احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ

فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

اردو ترجمہ

طحاوی شریف

تصنیف

محدثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ وتلخیص

علامہ محمد صدیق ہزاروی

فرید بُک سٹال

۳۸- اردو بازار لاہور

احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ

فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

المعروف

طحاوی شریف (عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف، محدّثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۳۹ھ ــــــ ۳۲۱ھ

۸۵۳ء ــــــ ۹۳۳ء

ترجمہ وتلخیص: علّامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصّالحین

تقدیم: علّامہ غلام رسول سعیدی، شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔اردو بازار لاہور

marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرہ، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔

Copyright ©
All Rights reserved

This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	:	شرح معانی الآثار (اردو ترجمہ طحاوی شریف)
تصنیف	:	محدثِ جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ
مترجم	:	مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی
تصحیح	:	مولانا محمد طفیل (جلد اول)
	:	مولانا خادم حسین (جلد دوئم)
مطبع	:	رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور
طبع بار اول	:	اکتوبر ۱۹۹۳ء
طبع بار دوئم	:	صفر ۱۴۲۴ھ / اپریل ۲۰۰۳ء

تقسیم کار

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل ۳۸، اردو بازار لاہور
فون نمبر ۷۱۲۳۴۳۵۔۷۳۱۲۱۷۳۔۰۹۲۔۴۲
فیکس نمبر ۷۲۲۴۸۹۹۔۰۹۲۔۴۲
ای۔میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

HAMID & COMPANY®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	تقدیم	۷
۲	طہارت کا بیان	۲۱
۳	بلی کے جھوٹے کا بیان	۳۶
۴	کتے کے جھوٹے کا بیان	۴۲
۵	انسان کا جھوٹا	۴۷
۶	وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا	۵۳
۷	نماز کے لیے ایک ایک اور تین تین بار وضو کرنا۔	۵۸
۸	وضو میں سر کے مسح کی فرضیت	۶۱
۹	نماز کے وضو میں کانوں کا حکم	۶۵
۱۰	نماز کے وضو میں پاؤں دھونے کی فرضیت۔	۷۰
۱۱	آیت کریمہ (آیت وضو) کا مفہوم	۸۲
۱۲	کیا ہر نماز کے لیے وضو فرض ہے یا نہ؟	۸۷
۱۳	جس کی مذی نکلے وہ کیا کرے	۹۵
۱۴	منی کا حکم کہ وہ پاک ہے یا ناپاک	۱۰۱
۱۵	جو آدمی جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو	۱۱۲
۱۶	آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟	۱۲۸
۱۷	کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہوتا ہے؟	۱۴۷
۱۸	موزوں پر مسح کا بیان	۱۶۴
۱۹	مقیم کے لیے اس کی کتنی مدت ہے اور مسافر کے لیے کتنی؟	۱۶۴
۲۰	جنبی، حیض والی عورت اور بے وضو کا قرآن پاک پڑھنا وغیرہ	۱۷۵
۲۱	دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کے پیشاب کا حکم	۱۸۸
۲۲	جس آدمی کے پاس صرف کھجور کا رس ہو وہ اس سے وضو کر سکتا ہے یا تیمم کرے۔	۱۹۴
۲۳	جرابوں پر مسح	۱۹۸
۲۴	مستحاضہ عورت نماز کے لیے طہارت کیسے حاصل کرے۔	۲۰۱
۲۵	جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم۔	۲۱۹
۲۶	تیمم کا طریقہ کیا ہے؟	۲۲۴
۲۷	یوم الجمعہ کا غسل	۲۳۲
۲۸	ڈھیلے کا استعمال	۲۴۴
۲۹	ہڈیوں سے استنجاء کرنا	۲۵۰
۳۰	جنبی کے احکام	۲۵۳
۳۱	جنبی سونے، کھانے، پینے اور جماع کا ارادہ کرے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟	۲۵۳ ۲۵۳
۳۲	نماز کا بیان	۲۶۶
۳۳	اذان کا طریقہ	۲۶۶

marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۴	اقامت کا طریقہ کیا ہے؟	۲۷۱
۳۵	مؤذن کا صبح کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا	۲۷۹
۳۶	فجر کی اذان کس وقت دی جائے، طلوعِ فجر کے بعد یا اس سے پہلے۔	۲۸۱
۳۷	اذان ایک کہے اور اقامت دوسرا؟	۲۹۰
۳۸	اذان سنتے وقت کیا کہنا مستحب ہے؟	۲۹۳
۳۹	اوقاتِ نماز	۳۰۱
۴۰	دو نمازوں کو جمع کرنا کیسا ہے؟	۳۲۸
۴۱	درمیانی نماز کون سی ہے؟	۳۴۲
۴۲	نمازِ فجر کس وقت ادا کی جائے؟	۳۶۱
۴۳	نمازِ ظہر کا مستحب وقت	۳۷۹
۴۴	نمازِ عصر جلدی پڑھی جائے یا دیر سے؟	۳۸۹
۴۵	آغازِ نماز میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں؟	۴۰۰
۴۶	تکبیرِ اولیٰ کے بعد کیا پڑھا جائے؟	۴۰۵
۴۷	نماز میں بسم اللہ پڑھنا۔	۴۰۹
۴۸	ظہر و عصر میں قرأت	۴۲۱
۴۹	نمازِ مغرب میں قرأت	۴۳۳
۵۰	امام کے پیچھے قرأت کرنا۔	۴۴۲
۵۱	نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہنا۔	۴۵۲
۵۲	رکوع و سجود نیز رکوع سے اٹھتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے چاہئیں یا نہیں؟	۴۵۶
۵۳	رکوع میں تطبیق۔	۴۶۸
۵۴	رکوع اور سجدہ کی کم از کم مقدار	۴۷۵
۵۵	رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھا جائے؟	۴۷۷
۵۶	کیا امام کے لیے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنا لک الحمد کہنا مناسب ہے۔	۴۸۶
۵۷	فجر اور دوسری نمازوں میں قنوت پڑھنا۔	۴۹۳
۵۸	سجدے میں پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے؟	۵۱۸
۵۹	سجدے میں ہاتھ کہاں رکھنا مناسب ہے۔	۵۲۴
۶۰	نماز میں بیٹھنے کا طریقہ۔	۵۲۶
۶۱	نماز میں تشہد کا طریقہ	۵۳۴
۶۲	نماز میں سلام کا طریقہ	۵۴۵
۶۳	نماز میں سلام فرض ہے یا سنت؟	۵۵۷
۶۴	وتروں کا بیان	۵۶۶
۶۵	فجر کی دو رکعتوں میں قرأت	۶۰۳
۶۶	عصر کے بعد دو رکعتیں	۶۱۱
۶۷	دو مقتدیوں کا امام کہاں کھڑا ہو؟	۶۲۲
۶۸	نمازِ خوف کا طریقہ	۶۲۶
۶۹	حالتِ جنگ میں سوار نماز پڑھے یا نہ؟	۶۴۷
۷۰	طلبِ بارش کا طریقہ اور کیا اس میں نماز ہے؟	۶۴۹
۷۱	نمازِ کسوف کا طریقہ	۶۵۸
۷۲	سورج گرہن کی نماز میں قرأت کیسی ہو	۶۶۹
۷۳	رات اور دن کے نوافل	۶۷۱
۷۴	جمعہ کے بعد نوافل	۶۷۵
۷۵	کیا بیٹھ کر نماز شروع کرنے والے کے لیے کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز ہے؟	۶۷۷
۷۶	مساجد میں نوافل پڑھنا	۶۸۰
۷۷	وتروں کے بعد نوافل پڑھنا	۶۸۱
۷۸	رات کی نماز میں قرأت	۶۸۹
۷۹	ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کرنا	۶۹۱
۸۰	رمضان المبارک میں نمازِ شبینہ گھر میں پڑھنا افضل ہے یا با جماعت؟	۶۹۷
۸۱	طوالِ مفصل میں سجدۂ تلاوت ہے یا نہیں؟	۷۰۱
۸۲	کوئی شخص اپنی منزل میں نماز پڑھ کر مسجد میں	۷۱۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	آئے اور لوگ ابھی نماز پڑھ رہے ہوں تو کیا کرے؟	
۸۳	خطبہ جمعہ کے دوران مسجد میں آنے والا نماز پڑھے یا نہ؟	۲۲،
۸۴	جو شخص مسجد میں آئے اور فجر کی جماعت کھڑی ہو اور اس نے سنتیں نہ پڑھی ہوں تو اب پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔	۳۴،
۸۵	ایک کپڑے میں نماز پڑھنا۔	۴۳،
۸۶	اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا	۵۴،
۸۷	امام سے عید کی نماز رہ جائے تو دوسرے دن پڑھے یا نہ۔	۵۹،
۸۸	کعبہ شریف میں نماز پڑھنا	۶۲،
۸۹	تلخیص مضامین الابواب	۷۱،
۰۰	....	

علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی

تقدیم

امام طحاوی

امام ابوجعفر طحاوی تیسری صدی کے عظیم محدث اور بے بدل فقیہہ تھے۔ محدثین اور فقہاء کے طبقات میں ان کا یکساں شمار کیا جاتا تھا۔ سلف صالحین میں ایسے جامع حضرات کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جو حدیث اور فقہ دونوں شعبوں میں سند کی حیثیت رکھتے ہوں۔ محدثین ان کو حافظ اور امام کہتے ہیں اور فقہاء ان کو مجتہد منتسب قرار دیتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر نے کہا کہ وہ ثقہ، نبیل اور حدیث کا مسکن تھے۔ سمعانی نے کہا، وہ امام، عاقل اور ثقہ شخصیت کے مالک تھے۔ اور ان کی وفات کے بعد دنیا آج تک ان کی نظیر نہیں پیش کر سکی۔ امام سیوطی نے کہا وہ حدیث اور فقہ میں امام، علوم دینیہ کے ماوی اور احادیث نبویہ کے ملجاء تھے اور حافظ ابو شیرازی کہا کرتے تھے کہ امام ابو جعفر طحاوی، اصحاب ابوحنیفہ کی علمی ریاست کے منتہاء ہیں۔[1]

حافظ ابن عبدالبر نے کہا کہ وہ کوفیوں کی روایات اور مسائل فقیہہ کی سب سے زیادہ معرفت رکھتے تھے اور تمام مذاہب فقہاء کے عالم تھے[2] اور اتقانی نے کہا کہ مذہب حنفیہ تو الگ رہا ابو جعفر طحاوی کی نظیر کسی مذہب میں نہیں ملتی۔[3]

ولادت اور نام و نسب:

آپ کا پورا نام مع کنیت والقاب و نسب اس طرح ہے۔ الامام الحافظ ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک بن سلمۃ بن سلیم بن خباب الازدی المصری الطحاوی الحنفی ہے۔ ازدی یں قبیلہ ازد کی طرف نسبت ہے جو ازد بن عمران کی طرف منسوب ہے۔ حجری قبیلہ حجر کی طرف نسبت ہے۔ حجر نام کے تین قبائل تھے۔ حجر بن وحید، حجر ذی ابین اور حجر الند۔ امام طحاوی کی جس قبیلہ کی طرف نسبت ہے وہ یہی ہے۔ مصر میں وادیٔ نیل کے کنارے طحا نام کی ایک بستی ہے۔ اس میں پیدا ہونے کی وجہ سے آپ کو طحاوی کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ محدث محی الدین

---

[1] ذہبی احمد محدث سورتی — ترجمہ طحاوی علی شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۱

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۷۶

[3] محمد عبدالرحمن مبارک پوری مقدمہ التحفۃ الاحوذی ص ۹۲ — [4] لسان المیزان، ص ۲۷۴

marfat.com

ابو محمد عبدالقادر صاحب متوفی[۱] ۶۹۶ھ الجواہر المضیۃ، شاہ عبدالعزیز محدث متوفی ۱۲۲۹ھ دہلوی[۲] نے اور مولوی عبدالحیٔ لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ[۳] نے امام طحاوی سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اپنا سال ولادت ۲۳۹ھ بیان فرمایا ہے اور امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ[۴] نے ان سے ۲۳۰ھ نقل فرمایا ہے۔

اساتذہ :

امام طحاوی نے ابتدائی تعلیم کے بعد اپنے ماموں ابوابراہیم مزنی سے فقہ شافعی پڑھنا شروع کی لیکن آپ کی طبیعت سلیمہ میں جو قوت استدلال کی تلاش اور نظر میں باریک بینی تھی اس نے بہت جلد آپ کا رُخ شافعیت سے حنفیت کی طرف موڑ دیا۔ چنانچہ ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر جاکر اس وقت کے شہرہ آفاق استاذ ابوجعفر احمد بن ابی عمران موسیٰ بن عیسیٰ سے فقہ حنفی کی تحصیل شروع کر دی۔ احمد بن ابی عمران فقہ حنفی میں زبردست دسترس رکھتے تھے اور دو واسطوں سے ان کا سلسلہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے مل جاتا تھا اس طرح امام طحاوی کی جو سند امام اعظم سے متصل ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔ احمد بن ابی عمران عن محمد بن سماعۃ عن ابی یوسف عن ابی حنیفہ؛

مصر کے بعد امام طحاوی شام چلے گئے اور وہاں شام کے قاضی القضاۃ ابوحازم سے فقہ کی تحصیل کی ان کے علاوہ مصر کے باقی مشائخ سے علم حدیث میں استفادہ کیا اور جس قدر مشائخ حدیث ان کی زندگی میں مصر آئے ان سب سے امام طحاوی نے علم حدیث میں استفادہ کیا جن میں سلیمان بن شعیب کیسانی، ابوموسیٰ یونس بن عبدالاعلیٰ الصدفی وغیرہ کے نام لیے جاتے ہیں[۵] حافظ ابن حجر عسقلانی نے علم حدیث میں امام طحاوی کے جن مشائخ کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہیں: یونس بن عبدالاعلیٰ، ہارون بن سعید ایلی، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، بحر بن نصر، عیسیٰ بن مثرود، ابراہیم بن ابی داؤد لنصر لیس، ابوبکرہ، بکار بن قتیبہ[۶] اور امام ذہبی نے ان اساتذہ کے علاوہ عبدالغنی بن رفاعۃ کا بھی ذکر کیا ہے۔[۷]

تلامذہ :

امام طحاوی کی علمی شہرت دور دراز علاقوں میں پھیل چکی تھی اس لیے آپ سے استفادہ کرنے کے لیے دور دراز سے تشنگانِ علم آتے تھے جن بے شمار لوگوں نے آپ سے علم حدیث میں سماع حاصل کیا ان میں سے چند حضرات کے اسماء یہ ہیں: ابومحمد عبدالعزیز بن محمد الھیثمی الجوہری، حافظ احمد بن القاسم بن عبداللہ البغدادی المعروف بابن الخشاب، ابوبکر

۱۔ الجواہر المضیہ، ج ۲ ص ۱۰۳
۲۔ بستان المحدثین ص ۲۸۸
۳۔ الفوائد البہیۃ، ص ۳۲
۴۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۸۰۹
۵۔ وصی احمد محدث سورتی، ترجمہ امام طحاوی علیٰ شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۲
۶۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۷۴ تا ۲۷۵
۷۔ امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

marfat.com

علی بن سعدویہ البروعی، ابوالقاسم مسلمۃ ابن القاسم بن ابراہیم القرطبی ابوالقاسم عبداللہ بن علی الداؤدی، حسن بن القاسم بن عبدالرحمان المصری، قاضی ابن ابی العوام، ابوالحسن محمد بن احمد الخمینی، حافظ ابوبکر محمد بن ابراہیم بن علی المقری، ابوالحسن علی بن احمد الطحاوی ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی صاحب المعجم، حافظ ابوسعید عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس مصری، حافظ ابوبکر محمد بن جعفر بن الحسین بغدادی میمون بن حمزہ العبیدلی وغیرہ [1]

تبدیلی مسلک:

امام ابوجعفر طحاوی ابتداء میں شافعی المذہب تھے۔ بعد میں شافعیت کو چھوڑ کر حنفی مسلک اختیار کر لیا۔ عام شوافع مصنفین نے اس کا سبب بیان کرنے میں حقیقت پسندی سے کام نہیں لیا۔ مثلاً امام ذہبی لکھتے ہیں:

وكان اولاً شافعيا يقرء على المزني فقال له يوم والله ما جاء منك شيء فغضب من ذلك وانتقل من ابي عمران [2]

امام طحاوی پہلے شافعی المذہب تھے۔ ایک دن دوران تعلیم ان کے ماموں مزنی ان پر ناراض ہوئے اور کہا تم سے کچھ نہ ہو سکے گا۔ امام طحاوی اس بات پر ناراض ہو گئے اور جا کر ابو عمران حنفی سے پڑھنا شروع کر دیا۔

لیکن استاذ کا شاگرد پر محض ناراض ہونا کوئی اتنی اہم اور شدید بات نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے مسلک بدلنا پڑے۔ اصل بات کیا تھی اس کا علامہ عبدالعزیز ہاروی ذکر فرماتے ہیں:

ان الطحاوی کان شافعی المذهب فقرء فی کتابه ان الحاملة اذا ماتت وفی بطنها ولد حیّ لم یشق فی بطنها خلافاً لابی حنیفة وکان الطحاوی ولد مشقوقاً فقال لا ارضی بمذهب رجل یرضی بهلاکی فترك مذهب الشافعی وصار من عظماء المجتهدین علی مذهب ابی حنیفة [3]

امام طحاوی ابتداء شافعی المذہب تھے۔ ایک دن انھوں نے کتب شافعیہ میں پڑھا کہ جب حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو اس کے پیٹ کو چیرا نہیں جائے گا۔ برخلاف مذہب ابو حنیفہ۔ اور امام طحاوی کو مذہب حنفی پر پیٹ چیر کر نکالا گیا تھا۔ امام طحاوی نے اس کو پڑھ کر کہا میں اس شخص کے مذہب سے راضی نہیں، جو میری ہلاکت پر راضی ہو، پھر انھوں نے شافعیت کو چھوڑ دیا اور حنفی مسلک کو اختیار کیا اور اس مسلک کے عظیم مجتہد بن گئے۔

مولانا فقیر محمد جہلمی نے اس واقعہ کو ذرا اور تفصیل سے بیان کیا ہے لکھتے ہیں:

فتاوی برہنہ میں آپ کے انتقال مذہب کا یہ سبب لکھا ہے کہ آپ ایک دن اپنے ماموں سے پڑھ

---

[1] محی الدین ابو محمد عبدالقادر، محدث متوفی ۷۷۵ھ، الجواہر المضیۃ ج ۱ ص ۱۰۴

[2] امام ابو عبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

[3] علامہ عبدالعزیز پرہاروی، نبراس ص ۱۱۰۔

marfat.com

رہتے تھے کہ آپ کے سبق میں یہ مسئلہ آیا کہ اگر کوئی حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو برخلاف مذہب امام ابوحنیفہ کے امام شافعی کے نزدیک عورت کا پیٹ چیر کر بچہ نکالنا جائز نہیں، آپ اس مسئلہ کے پڑھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس شخص کی ہرگز پیروی نہیں کرتا جو مجھ جیسے آدمی کی ہلاکت کی پرواہ نہ کرے، کیونکہ آپ اپنی والدہ کے پیٹ ہی میں تھے کہ آپ کی والدہ فوت ہوگئی تھیں اور آپ پیٹ چیر کر نکالے گئے تھے۔ یہ حال دیکھ کر آپ کے ماموں نے آپ سے کہا خدا کی قسم تو ہرگز فقیہہ نہیں ہوگا۔ پس جب آپ خدا کے فضل سے فقہ و حدیث میں امام بے عدیل اور فاضل بے مثل ہوئے تو اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے ماموں پر خدا کی رحمت نازل ہو اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنے مذہب شافعی کے بموجب ضرور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرتے۔"[1]

حدیث اور فقہ میں مہارت:

۲۷۰ھ کے بعد امام طحاوی نے مصر کے قاضی ابوعبداللہ محمد بن عبدہ کی نیابت کا عہدہ قبول کیا۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں قاضی کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص آیا اور کہنے لگا، ابوعبیدہ بن عبداللہ نے اپنی ماں سے اور انہوں نے اپنے باپ سے کون سی حدیث روایت کی ہے جب شرکاء مجلس میں کسی شخص کو جواب نہ آیا تو میں نے اپنی سند کے ساتھ وہ حدیث بیان کی:-

حدثنا بكار بن قتيبة نا ابو احمد نا سفيان عن عبد الاعلى التغلبي عن ابی عبيدة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله ليغار للمؤمن فليغز وحدثنا به ابراهيم بن ابی داؤد نا سفيان بن وكيع عن ابيه عن سفيان موقوفا۔

جب آپ اس کی مطلوب حدیث کو دو سندوں کے ساتھ مرفوعاً اور موقوفاً بیان کر چکے تو وہ شخص بے ساختہ کہنے لگا شام کو میں نے آپ کو فقہاء کے میدان میں دیکھا تھا اور اب آپ حدیث کے میدان میں ہیں۔ بہت کم لوگ ہوں گے جو ان دونوں فنون میں آپ کی طرح جامعیت رکھتے ہوں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا انعام ہے[2]

امام بیہقی کا انکار:

شافعیہ کا مسلک ہے کہ مسِ ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں اس حدیث کی تمام اسانید پر جرح کی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ اس حدیث کی تمام اسانید کمزور اور مجروح ہیں جس وجہ سے یہ حدیث لائق استدلال اور قابلِ احتجاج نہیں ہے۔ امام بیہقی م ۴۵۸ھ نے کتاب المعرفۃ میں اس بحث کا ذکر کیا ہے ان سے امام طحاوی کے دلائل کا جواب تو نہیں بن سکا، فقط اتنا کہہ دیا، ان علم الحدیث لم یکن من صناعتہ کہ علم حدیث امام طحاوی کا فن نہیں تھا۔ لیکن اہل علم کے نزدیک امام بیہقی کے اس بے دلیل قول کا کوئی وزن نہیں ہے۔ فنِ حدیث میں

---

[1] حدائق حنفیہ، ص ۱۶۵

[2] امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

marfat.com

امام طحاوی کے سطوت کے بارے میں ہم سطور سابقہ میں حافظ ابن عبد البر اندلسی مالکی م ۴۶۳ھ کی شہادت پیش کر چکے ہیں جو مصر اور مغرب کے علماء پر امام بیہقی سے زیادہ نظر رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ ابو سعید بن یونس مؤرخ مصر اور دیگر ائمہ کبار اور علماء رجال نے فن حدیث میں امام طحاوی کے فضل و کمال کا اعتراف کیا ہے۔ درحقیقت امام بیہقی کا یہ قول احناف کے خلاف تعصب کے سوا کچھ نہیں اور اسی تعصب کے سبب سے امام بیہقی نے سنن کبریٰ میں احناف کی مؤید روایات کی تضعیف اور شوافع کی مؤید روایات کی تصحیح اور رجال کی تخریج اور توثیق میں شدید لغزشیں کھائی ہیں اور جگہ جگہ غلطیاں کی ہیں چنانچہ شیخ علاؤ الدین علی بن عثمان المعروف بابن الترکمانی م ۷۵۰ھ نے الجواہر الحنفی فی الرد علی البیہقی میں ان تمام لغزشوں اور غلطیوں کو متعین کر دیا ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اتقانی سے نقل کرتے ہوئے لکھا، امام طحاوی کی جلالت علم اور ان کے اجتہاد، ورع تقویٰ اور معرفت مذاہب میں ان کے تقدم کے پیش نظر ان لوگوں کے انکار کا کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ یہ منکرین امام طحاوی سے کافی متاخر ہیں۔ اگر کسی شخص کو امام طحاوی کی مہارت حدیث میں شک ہو تو وہ صرف معانی الآثار ہی کا مطالعہ کرے جو ان کی پہلی تصنیف ہے۔ ہمارا مسلک تو الگ رہا کیا کوئی شخص کسی مذہب سے بھی اس کتاب کی نظیر لا سکا ہے۔

اعزاز و اکرام:

امام طحاوی کے علم و فضل اور ورع و تقویٰ کے سبب تمام لوگ ان کا احترام کیا کرتے تھے۔ اکابر سلطنت اور اعاظم ملت سب کے دلوں میں ان کی عظمت اور عقیدت جاگزین تھی اور عوام و خواص سب ان کا اعزاز اور اکرام ملحوظ رکھتے تھے۔

ابن زولاق بیان کرتے ہیں کہ جب عبد الرحمان بن اسحاق معمر جوہری مصر کے عہدہ قضاء پر متمکن ہوئے تو وہ امام طحاوی کے آداب و احترام کا پورا پورا خیال رکھتے تھے اور سواری پر ہمیشہ ان کے بعد سوار ہوتے تھے اور ان کے بعد اترتے تھے جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگے، امام طحاوی عمر میں مجھ سے گیارہ سال بڑے ہیں اور اگر وہ مجھ سے گیارہ گھنٹے بھی بڑے ہوتے تو مجھ پر پھر بھی ان کا احترام لازم تھا کیونکہ عہدۂ قضاء کوئی ایسی بڑی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے میں امام طحاوی جیسی شخصیت پر فخر کر سکوں۔ [1]

اسی طرح جب ابو عبد اللہ محمد بن زبیر نے عہدۂ قضا سنبھالا اور امام طحاوی ان سے ملنے آئے تو انہوں نے آپ کا بہت اعزاز اور اکرام کیا اور ان سے ایک حدیث املاء کرائی جس کو انہوں نے تیس سال پہلے ایک شخص کے واسطہ سے امام طحاوی سے روایت کیا تھا۔ [2]

سیرت اور عظمت کردار:

امام طحاوی حق گو، نڈر اور بے باک شخصیت کے مالک تھے۔ بغیر کسی لاگ لپیٹ کے اور نتائج کی پرواہ کئے

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۱۔ [2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۰ تا ۲۸۱

marfat.com

بیز کلمہ حق کہتے اور اس پر قائم رہتے۔ وہ قاضی ابو عبید کے نائب تھے لیکن اس کو ہمیشہ صحیح روش کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے قاضی سے فرمایا کہ وہ اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کریں۔ قاضی نے جواب دیا کہ اسماعیل بن اسحاق اپنے کارندوں کا حساب نہیں لیتے تھے۔ امام طحاوی نے فرمایا قاضی بکار اپنے کارندوں کا حساب نہیں لیتے تھے۔ قاضی نے پھر اسماعیل کی مثال دی۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کرتے تھے اور اس سلسلہ میں ابن اللتبیہ کا قصہ سنایا۔ ؎۱ جب کارندوں کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ غضب ناک ہو گئے اور انھوں نے قاضی کو امام طحاوی کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا یہاں تک کہ قاضی امام طحاوی کا مخالف ہو گیا۔ اسی اثناء میں قاضی معزول کر دیا گیا۔ جب امام طحاوی نے اس کی معزولی کا پروانہ پڑھا تو کچھ لوگ کہنے لگے آپ کو مبارک ہو، امام طحاوی یہ سن کر سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے، قاضی بہرحال صاحب علم آدمی تھا میں کس کے ساتھ علمی گفتگو کیا کروں گا۔ ؎۲

تصانیف:

امام طحاوی کثیر التعداد کتب کے مصنف تھے، مؤرخین اور تذکرہ نگار ہر دور میں آپ کو سراہتے رہے ہے تفسیر حدیث، فقہ، اصول فقہ، کلام، تاریخ، رجال اور مناقب تقریباً تمام موضوعات پر آپ کی تصانیف موجود ہیں جن کی تفصیل یہ ہے (۱) احکام القرآن (۲) شرح معانی الآثار (۳) مشکل الآثار (۴) اختلاف العلماء (۵) کتاب الشروط (۶) الشروط الصغیر (۷) الشروط الاوسط (۸) مختصر الطحاوی فی الفقہ (۹) النوادر الفقہیہ (۱۰) کتاب النوادر والحکایات (۱۱) حکم ارض مکہ (۱۲) حکم الفئ والغنائم (۱۳) نقض کتاب المدلسین (۱۴) کتاب الاشربہ (۱۵) الرد علی عیسیٰ بن ابان (۱۶) الرد علی ابی عبید (۱۷) اختلاف الروایات (۱۸) الرزیہ (۱۹) شرح الجامع الکبیر (۲۰) شرح الجامع الصغیر (۲۱) کتاب المحاضر والسجلات (۲۲) کتاب الوصایا والفرائض (۲۳) کتاب التاریخ الکبیر (۲۴) اخبار ابی حنیفہ (۲۵) (۲۶) عقیدۃ الطحاوی (۲۷) تسویہ بین اخبرنا وحدثنا (۲۸) سنن الشافعی (۲۹) صحیح الآثار ؎۳

وصال:

بیاسی سال کی عظیم اور پرشکوہ زندگی گزارنے کے بعد امام طحاوی یکم ذیقعد ۳۲۱ھ میں وصال فرما گئے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں: اسی سال مصر میں ان کے شیخ ابو بکر احمد بن عبد الوارث، ہرات میں ابو علی احمد بن الباسانی، اصفہان میں

؎۱۔ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن اللتبیہ نامی ایک شخص کو صدقہ کا عامل بنایا جب وہ مال لے کر آیا تو کہنے لگا کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا یہ شخص اپنے گھر کیوں نہ بیٹھا پھر دیکھتے اس کو ہدیہ ملتا ہے یا نہیں۔ الحدیث مشکوٰۃ ص ۱۵۶

؎۲۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ۔ لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۰ تا ۲۸۱

؎۳۔ الفوائد البہیۃ ص ۳۲، الحدائق الحنفیہ ص ۱۶۵۔ الجواہر المضیئۃ ج ۱ ص ۱۰۵

marfat.com

ابوعلی الحسن بن محمد، بغداد میں حافظ سعید بن محمدان کے علاوہ محمد بن الحسن ازدی، محمد بن نوح نیشاپوری، مکحول، بیرونی، اور رئیس معتزلہ ابوعلی جبائی انتقال کر گئے۔ لہ

شرح معانی الآثار

شرح معانی الآثار فنِ حدیث میں ایک عظیم تصنیف اور احناف کا سرمایہ افتخار ہے۔ اس کتاب میں حدیث، فقہ اور رجال کے متعدد علوم کو حُسن اور عمدگی کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔ تبھی تو فاضل افغانی نے فخر سے سر اٹھا کر کہا تھا کہ جو شخص امام طحاوی کی علمی مہارت کا اندازہ کرنا چاہتا ہو اُسے چاہیے کہ شرح معانی الآثار کا مطالعہ کرے۔ مسلک حنفی تو الگ رہا کسی مذہب سے بھی اس کتاب کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ ٹہ

اس کتاب سے امام طحاوی کا مقصد صرف احادیث کو جمع کرنا نہیں تھا بلکہ ان کے سامنے اصل مقصد احناف کی تائید اور یہ ثابت کرنا تھا کہ مسائل شرعیہ میں امام اعظم کا موقف کسی جگہ بھی احادیث کے خلاف نہیں ہے اور جو روایات بظاہر امام اعظم کے مسلک کے خلاف ہیں وہ یا موول ہیں یا منسوخ۔

اس تصنیف میں امام طحاوی متعدد جگہ احادیث پر فنی حیثیت سے کلام کرتے ہیں اور مخالفین کی پیش کردہ روایات پر فن رجال کے لحاظ سے جرح کرتے ہیں اس کے علاوہ عقلی لحاظ سے بھی مخالفین کے نقطۂ نظر کی تضعیف کرتے ہیں اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب روایت اور درایت کی جامع ہے اور جن خوبیوں اور محاسن پر یہ کتاب مشتمل ہے۔ صحاح ستہ کی تمام کتب ان سے خالی ہیں۔

سببِ تالیف:

امام ابوجعفر طحاوی اس کتاب کی تصنیف کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مجھ سے بعض اہل علم حضرات نے فرمائش کی کہ میں ایک ایسی کتاب تصنیف کروں جس میں احکام سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کو جمع کروں جو بعض متعارض ہیں اور چونکہ ملحدین اور مخالفینِ اسلام اس ظاہری تعارض کی وجہ سے اسلام پر طعن کرتے ہیں اس لیے ان متعارض روایات میں تطبیق دینے کے لیے علماء اسلام کی ان "تاویلات" کا ذکر بھی کروں جو کتاب وسنت، اجماع اور اقاویل صحابہ سے موید ہیں اور جو روایات منسوخ ہو چکی ہیں ان کے نسخ پر دلائل پیش کروں تاکہ احادیث نبویہ کے درمیان تعارض نہ رہے اور طعن مخالفین سے یہ روایات بے غبار ہو جائیں۔ ٣ہ

لہ۔ امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۱۰

ٹہ۔ حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۷۲۸

٣ہ۔ امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۵

تسمیہ:

امام طحاوی نے اپنی اس تصنیف کا نام شرح معانی الآثار رکھا ہے۔ آثار سے مراد احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ ہیں یعنی احادیث اور آثار کے معانی ہیں فی نفسہا یا باہم ظاہری طور پر جو تعارض ہے امام طحاوی نے ان احادیث و آثار کے معانی کی شرح اور وضاحت کر کے اس تعارض کو اٹھا دیا ہے۔ اصل نام تو اس کتاب کا شرح معانی الآثار ہی ہے لیکن بعض دفعہ اختصار اور تخفیف کی غرض سے اس کو معانی الآثار سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

اسلوب:

تمام امہات کتب حدیث میں امام طحاوی کا طرز سب سے منفرد اور دلچسپ ہے۔ وہ ایک باب کے تحت پہلے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث وارد کرتے ہیں پھر ذکر کرتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے اس کے بعد ذکر کرتے ہیں کہ احناف کثرہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں اور ان کی دلیل ایک اور حدیث ہے جو اس حدیث کے مخالف ہے پھر اس حدیث کے متعدد طرق ذکر کرتے ہیں۔ اخیر میں مذہب احناف کو تقویت دیتے ہیں۔ دونوں حدیثوں کا الگ الگ محل بیان کر کے تعارض دور کرتے ہیں اور کبھی پہلی حدیث کا ضعف ثابت کر کے دوسری حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور بعض اوقات پہلی حدیث کا منسوخ ہونا واضح کر دیتے ہیں۔ نیز انہوں نے ہر باب میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ احناف کی تائید کرنے کے لیے آخر میں ایک عقلی دلیل پیش کی جائے۔ اور اگر مسلک احناف پر کوئی اشکال وارد ہوتا ہو تو اس کو بھی دور کرتے ہیں۔ سطور ذیل میں ہم چند مثالوں سے اس اسلوب کی وضاحت کر رہے ہیں۔

تطبیق:

امام طحاوی نے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث روایت کی۔ عن ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاصلوٰۃ لمن لا وضوء لہ ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ[1] یعنی نہ بغیر وضو کے نماز صحیح ہے اور نہ بغیر بسم اللہ کے وضو۔ پھر اس مضمون کی ایک اور حدیث روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں: فذھب قوم الی ان من لم یسم علی وضوء الصلوٰۃ فلا یجزیہ وضوءہ واحتجوا فی ذلک بھذہ الآثار۔ یعنی ایک قوم کا یہی مذہب ہے کہ وضو بغیر بسم اللہ کے صحیح نہیں ہے۔ پھر لکھتے ہیں: وخالفھم فی ذلک اٰخرون فقالوا من لم یسم علی وضوء فقد اساء وقد طھر بوضوء لہ ذلک واحتجوا فی ذلک بما حدثنا۔ یعنی بعض دوسرے حضرات (احناف) نے ان لوگوں سے اختلاف کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ جس شخص نے وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی اس نے اچھا نہیں کیا لیکن اس کا وضو صحیح ہے اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ مہاجرین قنفذ

---

[1] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۶

marfat.com

سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت سلام کیا حضور نے ان کے سلام کا جواب وضو سے فارغ ہو کر دیا اور فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے اس کے سوا اور کوئی چیز مانع نہیں تھی کہ میں بغیر وضو کے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو پسند نہیں کرتا ہوں۔ اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد امام طحاوی فرماتے ہیں اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی کیونکہ آپ نے بغیر وضو کے اللہ کے ذکر کو جو سلام کے جواب کی صورت میں تھا، ناپسند فرمایا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا وضوء لمن لم یسم، کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ بسم اللہ کے بغیر وضوء اصلاً صحیح نہیں دوسرا یہ کہ بسم اللہ کے بغیر وضو کامل نہیں ہوتا اور یہی معنی مناسب ہے تاکہ دونوں حدیثوں میں تعارض نہ رہے۔
پھر اس معنی پر مزید قرائن بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث روایت کرتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مسکین نہیں ہے جس کو ایک کھجور یا دو کھجوریں یا ایک لقمہ یا دو لقمے لوٹا دیں۔ اس حدیث سے آپ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ شخص فی نفسہ مسکین ہی نہیں، بلکہ آپ کا مقصد یہ ہے کہ وہ مسکین کامل نہیں ہے اسی طرح ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص مسلمان نہیں ہے جو رات سیر ہو کر گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو اس حدیث کا بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ ایسا شخص مسلمان نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص مسلمان کامل نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ان قرائن کے پیش نظر لا وضوء لمن لم یسم کو بھی اس معنی پر محمول کرنا چاہیے کہ جو شخص وضو سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو کامل نہیں ہے۔ تاکہ احادیث آپس میں متعارض نہ رہیں۔

نسخ:

جب دو متعارض حدیثوں میں سے کسی ایک کے بارے میں نسخ کی دلیل مل جائے تو امام طحاوی اس کے منسوخ ہونے کی تصریح کر دیتے ہیں اور ایک حدیث کو معمول اور دوسری کو متروک اور منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ امام طحاوی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضؤا مما مست النار[1] یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس حدیث کو اختلاف الفاظ کے ساتھ طرق متعددہ سے روایت کرنے کے بعد امام طحاوی ایسی احادیث روایت کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ مثلاً روایت کرتے ہیں: عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل من ثور اقط فتوضأ ثم اکل بعدہ کتفا فصلی ولم یتوضأ فثبت بما ذکرنا ان اٰخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو ترک الوضوء مما غیرت النار[2]
یعنی حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور دوبارہ نیا وضو کیے بغیر نماز پڑھی، امام طحاوی فرماتے ہیں ان دلائل سے واضح ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کو ترک کرنا تھا اور جو روایات اس کے مخالف ہیں وہ سب منسوخ ہیں۔

جرح:

متعارض روایات میں سے کسی ایک روایت کو فیصلہ کن قرار دینے کے لیے بعض اوقات امام طحاوی فن رجال سے کام

---

[1] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵۵

marfat.com

لیتے ہیں اور دو متضاد روایات میں سے کسی ایک روایت کو باعتبار اسناد کے مجروح قرار دیتے ہیں اور دوسری روایت کو راجح اور استنباط حکم کے لیے اصل قرار دیتے ہیں اس کی ایک مثال یہ ہے کہ بعض فقہاء کے نزدیک مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جس حدیث سے یہ حکم ثابت ہوتا ہے امام طحاوی اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ بسرہ بنت صفوان سے روایت کرتے ہیں: انها سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یأمر بالوضوء من مس الفرج [1] امام طحاوی اس حدیث کو زہری کی روایت سے مفصلاً بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مروان نے عروہ سے اس مسئلہ میں گفتگو کی کہ مجھے بسرہ بنت صفوان نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جب عروہ نے مروان سے اس مسئلہ میں موافقت نہیں کی تو مروان نے اپنا ایک سپاہی بھیج کر بسرہ سے اس حدیث کی تصدیق کرائی۔ امام طحاوی فرماتے ہیں جب عروہ کے نزدیک خود مروان کی روایت حجت نہ تھی تو اس کے سپاہی کی روایت ان کے نزدیک کس طرح معتبر ہوگی۔

امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ربیعہ نے اس حدیث کو سن کر کہا کہ ذکر، خون یا حیض کی طرح نجس نہیں ہے اور جب خون یا حیض میں ہاتھ ڈال دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو مس ذکر سے وضو کس طرح ٹوٹ سکتا ہے اس کے بعد مس ذکر سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں: حدثنا یونس قال انا ابن وهب قال حدثنی سعید بن عبد الرحمن عن هشام بن عروة عن ابیه عن بسرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا مس احدکم ذکره فلا یصلین حتی یتوضأ اس حدیث کی سند پر جرح کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہشام بن عروہ کا اپنے والد عروہ سے سماع ثابت نہیں ہے دراصل یہ روایت انھوں نے ابوبکر سے سنی۔ اور تدلیس کر کے اپنے والد عروہ سے سماع ظاہر کیا۔ اس کے بعد انھوں نے ایک اور سند سے اس حدیث کو روایت کیا۔ حدثنا محمد بن الحجاج وربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهیعة قال ثنا ابو الاسود انه سمع عروة یذکر عن بسرة عن النبی صلی الله علیه وسلم۔ اس سند پر گفتگو کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں جو فقہاء اور محدثین مس ذکر سے وضو کے قائل ہیں ان کے نزدیک خود بھی ابن لہیعہ قابل استدلال نہیں ہے کیوں کہ دوسری جگہ وہ اس کی روایت کا اعتبار نہیں کرتے پھر ایک اور سند سے روایت کرتے ہیں: حدثنا علی بن معبد قال ثنا یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال ثنا ابی عن ابن اسحاق قال حدثنا محمد بن مسلم بن عبید الله بن عبد الله بن عروة بن الزبیر عن زید بن خالد قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من مس فرجه فلیتوضأ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عیاش الرقام قال ثنا عبد الاعلی عن ابی اسحق فذکر باسناده مثله: اس سند پر گفتگو کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ مخالفین کے نزدیک یہ بھی مسلم ہے کہ جب محمد بن اسحاق دوسرے راویوں کی مخالفت کرتے تو اس کی روایت کا اعتبار نہیں ہوتا اور نہ ہی حالت انفراد میں اس کی روایت قابل قبول ہے نیز فرماتے ہیں کہ یہاں نفس حدیث ہی منکر ہے بلکہ غلط ہے کیونکہ مروان نے جب عروہ سے یہ مسئلہ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ مس ذکر سے وضو نہیں ٹوٹتا، تب مروان نے بسرہ کی یہ روایت بیان کی کہ مس ذکر سے وضو لازم ہے عروہ نے کہا کہ تم نے اس حدیث کو بسرہ سے نہیں سُنا۔ یہ واقعہ زید بن خالد کی موت کے کافی عرصہ بعد پیش آیا ہے۔ پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ یہ حدیث زید بن خالد سے مروی ہوتی اور عروہ اس کا انکار کرتے۔ بعد ازاں امام طحاوی نے اس حدیث کو عمر بن شریح، صدقہ بن عبد اللہ اور علاء بن سلیمان کی تین مختلف اسانید سے روایت کیا ہے پھر ان روایات پر جرح کرتے

---

[1] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵۵

marfat.com

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان اسانید میں ضعیف راوی ہیں نیز وہ مخالفین کے نزدیک بھی ناقابل اعتبار ہیں۔ علاوہ ازیں فی نفسہ یہ روایات منکر ہیں پھر یزید بن عبدالملک کی سند سے اس کو روایت کیا اور بتلایا کہ یہ منکر الحدیث ہے ایک اور سند ذکر کی جس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ منقطع ہے کیونکہ اس میں مکحول کا عنبسہ سفیان سے سماع نہیں ہے غرض یہ کہ جس قدر طرق اور اسانید سے یہ حدیث مروی ہے ان سب پر جرح کر کے انہیں ساقط الاعتبار قرار دیتے ہیں پھر جس صحیح الاسناد حدیث سے یہ ثابت ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا اس کو روایت کرتے ہیں۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا ملازم عن عبداللہ بن بدر عن قیس بن طلق عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سالہ رجل فقال یا نبی اللہ ما تری فی مس الرجل ذکرہ بعد ما توضأ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل ھو الا بضعۃ منک او مضغۃ منک یعنی حضور نے فرمایا ذکر بھی جسم کا ایک حصہ ہے اس کو چھونے سے وضو کس طرح ٹوٹ سکتا ہے اس حدیث پر اپنی رائے پیش کرتے ہوئے امام طحاوی لکھتے ہیں فھذا حدیث ملازم صحیح مستقیم الاسناد غیر مضطرب فی اسنادہ ولا فی متنہ فھو اولی عندنا مما رویناہ اولا من الآثار المضطربۃ فی اسانیدھا۔ [1]
یعنی یہ حدیث صحیح ہے جس کا متن اور سند دونوں اضطراب اور ضعف سے محفوظ ہیں، لہٰذا یہ اس روایت سے بہتر ہے جس کی تمام اسانید مضطرب ہیں۔

نظر صحیح سے ثبوت:

امام طحاوی کا طریقہ ہے کہ وہ ہر باب میں اپنے مختار کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرنے کے بعد دلائل عقلیہ اور نظر صحیح سے اس کو ثابت کرتے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ سر پر مسح کرنے کی مقدار میں ائمہ کا اختلاف ہے امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ پورے سر کا مسح فرض ہے اور امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ امام اعظم کے مسلک پر احادیث سے دلائل دینے کے بعد امام طحاوی فرماتے ہیں وضو میں بعض اعضاء یعنی چہرہ اور ہاتھ پیر بالاتفاق دھوئے جاتے ہیں اور سر پر بالاتفاق مسح کیا جاتا ہے البتہ مقدار میں اختلاف ہے احناف کے نزدیک سر کے بعض کا اور مالکیہ کے نزدیک کل کا مسح فرض ہے اور جب ہم نے مسح کی ایک اور نظیر تلاش کی تو ہم نے دیکھا کہ جب پیروں پر موزے پہنے ہوئے ہوں تو ان پر مسح جائز ہے۔ اور سب کا اتفاق ہے کہ موزوں کے کل پر مسح نہیں ہوتا بلکہ بعض پر مسح ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ مسح کے باب میں اصل متفق علیہ یہ ہے کہ بعض پر مسح ہو۔ لہٰذا سر کے بھی بعض حصہ پر مسح فرض ہونا چاہیے۔ [2]

استدراک:

نظر صحیح کی بحث میں امام طحاوی بعض اوقات مخالف کی نظر فاسد کا جواب بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً روافض کا مسلک یہ ہے کہ وضو میں پیروں کو دھونے کی بجائے ان پر مسح کرنا چاہیے ان کی دلیل یہ ہے کہ جن اعضاء کو وضو میں دھویا جاتا ہے ان

[1] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۵۸

[2] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵

marfat.com

اعضاء پر تیمم میں مسح کیا جاتا ہے اور جن اعضاء پر وضوء میں مسح کیا جاتا ہے تیمم میں وہ اعضاء اصلاً ساقط ہیں اور جبکہ بالاتفاق تیمم میں پیروں کا مسح ساقط ہے تو معلوم ہوا وضو میں ان پر مسح ہے کیونکہ اگر وضو میں ان کا حکم دھونا ہوتا تو تیمم میں ان پر مسح ہوتا۔ اس کے جواب میں امام طحاوی فرماتے ہیں کہ تیمم جس طرح وضو کا نائب ہے اسی طرح غسل کا نائب ہے اس بناء پر لازم آئے گا کہ تیمم میں جن اعضاء کو چھوڑ دیا جاتا ہے غسل میں ان تمام اعضاء پر مسح کیا جائے گا۔ لہٰذا غسل میں تمام بدن کو دھونا فرض نہیں رہے گا بلکہ ضروری ہوگا کہ چہرہ اور ہاتھوں کو دھو کر باقی بدن پر مسح کر لیا جائے اور جب کہ یہ بداہتہً باطل ہے تو معلوم ہوا کہ مخالف نے جس نظر سے استدلال کیا ہے وہ فاسد ہے۔ [۱]

شروح:

شرح معانی الآثار کی افادیت اور عظمت کے پیش نظر اس کی متعدد شروحات تصنیف کی گئی ہیں۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں بعض شروحات کا ذکر کیا ہے[۲] سب سے پہلے اس کی شرح ابوالحسین محمد بن محمد بابلی متوفی ۳۲۸ھ نے کی ہے اس کے بعد اس کی سب سے عظیم اور قابل قدر شرح حافظ بدرالدین محمود بن محمد عینی متوفی ۸۵۵ھ نے کی ہے جس کا ایک مخطوطہ مصر کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نام مبانی الاخبار فی شرح معانی الآثار ہے اور یہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے اس کے علاوہ شرح معانی الآثار کے رجال کی تحقیق میں بھی علامہ عینی نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام مغانی الاخیار فی رجال معانی الآثار رکھا ہے۔

معانی الآثار کے رجال پر ایک کتاب شیخ قاسم بن قطلوبغا متوفی ۸۷۹ھ نے بھی لکھی ہے جس کا نام الایثار برجال معانی الآثار ہے۔ حافظ ابن عبدالبر اور حافظ زیلعی نے اس کی تلخیص بھی کی ہے۔ متاخرین میں سے مولانا امجد علی مصنف بہار شریعت نے بھی اس کی ایک مبسوط شرح لکھی ہے لیکن وہ نہ تو مکمل ہو سکی اور نہ طبع۔ محدث سورتی نے اس پر ایک مختصر اور مفید حاشیہ لکھا ہے جس میں مشکل الفاظ کے معانی اور باب کی پوری بحث کا خلاصہ پیش کر دیئے ہیں! جو آج کل مطبوعہ نسخہ کے ساتھ دستیاب ہے۔

کچھ ترجمہ اور مترجم کے بارے میں:

علم اور دینی خدمات کے حوالے سے حضرت مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی کا نام جانا پہچانا ہے، جامع ترمذی اور ریاض الصالحین کا سلیس اردو ترجمہ لکھ کر انھوں نے مترجمین کی صف میں ایک منفرد مقام بنالیا ہے، حضرت مولانا موصوف نے زرالابصاح کا ترجمہ اور اس پر حواشی بھی تحریر فرمائے ہیں اور یہ بھی ایک قابل قدر اور لائق تحسین علمی اور دینی خدمت ہے۔ شرح معانی الآثار، امام ابوجعفر طحاوی کی حدیث میں اہم تصنیف ہے، اس کتاب میں امام طحاوی نے تمام مسائل فرعیہ کے متعلق فقہاء احناف کی مؤید احادیث کو قوی اسانید کے ساتھ پیش کیا ہے اور اس کے مقابلہ میں دوسرے ائمہ عن احادیث

---

[۱]۔ امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۳۶

[۲]۔ حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۷۲۸

marfat.com

سے استدلال کرتے ہیں ان کا صحیح محمل بیان کیا ہے، یا پھر دلائل سے واضح کیا ہے کہ ان کی احادیث ضعیف ہیں یا منسوخ ہو چکی ہیں، اور جن احادیث سے فقہاء احناف نے استدلال کیا ہے، وہی احادیث معمول بہا ہیں، اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ امام ابوحنیفہ کے موقف کی بنیاد احادیث صحیحہ پر ہے اور مخالفین کا یہ الزام قطعاً غلط ہے کہ امام ابوحنیفہ احادیث کے مقابلہ میں اپنے قیاس اور رائے سے کام لیتے ہیں۔

ان خصوصیات کی بناء پر اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ اس کتاب کا عام فہم اردو میں ترجمہ کیا جاتا تاکہ عام قارئین بھی اس سے استفادہ کر سکیں، سید محمد اعجاز صاحب (مالک فرید بک سٹال) کی نظر انتخاب قابل داد اور لائق تحسین ہے کہ انھوں نے اس کتاب کے ترجمہ کے لیے حضرت مولانا محمد صدیق سعیدی ایسے نوجوان فاضل کو منتخب کیا جن کی علمیت اور زود نویسی مسلم ہے۔ امام طحاوی چونکہ بہت طویل گفتگو کرتے ہیں جس کو پڑھتے ہوئے عام قاری کے ذہن سے پہلی بات کا سرا نکل جاتا ہے، اور اس طوالت کی وجہ سے وہ الجھ کر رہ جاتا ہے اور اس کتاب سے کماحقہ استفادہ نہیں کر سکتا، مولانا محمد صدیق سعیدی نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہر باب کی تلخیص ذکر کر دی ہے، اہل علم حضرات تو نفس کتاب سے استفادہ کر سکتے ہیں لیکن عام قارئین اور طلبہ کے لیے ہر باب کی تلخیص اور تشریح ضروری تھی۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا محمد صدیق سعیدی کے علم اور عمر میں برکت عطا فرمائے امام طحاوی کے فیوضات سے ان کو بہرہ مند فرمائے، ان کی علمی اور دینی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کو بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے، اس کے ساتھ ساتھ میں سید محمد اعجاز صاحب کے لیے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو صحت و عافیت کے ساتھ تا ابد سلامت رکھے، ان کی اشاعتی خدمات کو مقبول اور مشکور فرمائے اور ان کے حوصلوں کو مزید جولانیاں عطا فرمائے۔

غلام رسول سعیدی غفرلہ

۱۴۱۰ - ۱۱ - ۱۸ ھ

۹۰ - ۶ - ۱۲ ع

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کا بیان

فَمِنْ ذٰلِكَ بَابُ الْمَاءِ يَقَعُ فِيْهِ النَّجَاسَةُ

جس پانی میں نجاست گر جائے

۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ يُلْقٰى فِيْهَا الْجِيَفُ وَالْمَحَائِضُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیر بضاعہ (ایک کنواں) سے وضو فرماتے تھے۔ عرض کیا گیا "یارسول اللہ! اس میں مُردار اور حیض کے خون والے) کپڑے ڈالے جاتے ہیں"۔ آپ نے فرمایا " پانی ناپاک نہیں ہوتا"۔

۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ أَبُوْ دَاوُدَ الْأَسَدِيُّ قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْطِ بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ يُسْتَقٰى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيْهَا عَذِرَةُ النَّاسِ وَمَحَائِضُ النِّسَاءِ وَلَحْمُ الْكِلَابِ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عرض کیا گیا "یارسول اللہ! آپ کے لیے بیر بضاعہ سے پانی لایا جاتا ہے حالانکہ یہ وہ کنواں ہے جس میں لوگوں کا پاخانہ، عورتوں کے حیض والے کپڑے اور کتوں کا گوشت ڈالا جاتا ہے"۔ آپ نے فرمایا "بے شک پانی پاک ہے۔ اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے

إِبْرَاهِيمُ الْبَرْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيُّ قَالَ ثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي نَوْفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُلْقَى فِيهَا مَا يُلْقَى مِنَ النَّتْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْنَا عَلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَوْ سَقَيْتُكُمْ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ لَكَرِهْتُمْ ذٰلِكَ وَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي مِنْهَا.

۵- حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ عَنْ طَرِيفٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ أَوْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى غَدِيرٍ وَفِيهِ جِيفَةٌ فَكَفَفْنَا وَكَفَّ النَّاسُ حَتَّى أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكُمْ لَا تَسْتَقُونَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هٰذِهِ الْجِيفَةُ فَقَالَ اسْتَقُوا فَإِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقَيْنَا وَارْتَوَيْنَا.

اَلْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا

اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بیر بضاعہ سے وضو فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا آپ اس سے وضو کرتے ہیں۔ حالانکہ اس میں بدبودار (گندی) چیزیں ڈالی جاتی ہیں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی"۔

حضرت محمد بن یحییٰ اسلمی اپنی والدہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم چار عورتیں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انھوں نے فرمایا اگر میں تمہیں بیر بضاعہ سے پانی پلاؤں تو تمہیں یہ بات ناگوار ہوگی حالانکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے اس کنویں کا پانی پلایا ہے۔

حضرت ابو نضرہ، حضرت جابر یا حضرت ابو سعید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہم ایک تالاب پر پہنچے جس میں مردار پڑا ہوا تھا ہم رک گئے اور لوگ بھی رک گئے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ پانی نہیں پیتے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس مردار کی وجہ سے، آپ نے فرمایا پیو، کیونکہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ چنانچہ ہم نے خوب سیر ہو کر پیا۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے ان احادیث کے ظاہر کو اپناتے ہوئے

marfat.com

لا ينجس الماء شيء وقع فيه إلا أن يغير
لونه أو طعمه أو ريحه فإن ذلك إذا
كان فقد نجس الماء وخالفهم في ذلك
آخرون فقالوا أما ما ذكرتموه من بئر
بضاعة فلا حجة لكم فيه لأن بئر بضاعة
قد اختلف فيها ما كانت فقال قوم كانت
طريقا للماء إلى البساتين فكان الماء لا
يستقر فيها فكان حكم مائها كحكم ماء
الأنهار وهكذا نقول في كل موضع كان على
هذه الصفة وقعت في مائه نجاسة فلا
ينجس ماؤه إلا أن يغلب على طعمه أو
لونه أو ريحه أو يعلم أنها في الماء الذي
يؤخذ منها فإن علم ذلك كان نجسا
وإن لم يعلم ذلك كان طاهرا وقد
حكي هذا القول الذي ذكرناه في بئر بضاعة
عن الواقدي حدثنيه أبو جعفر أحمد بن
أبي عمران عن أبي عبد الله محمد بن شجاع
الثلجي عن الواقدي إنها كانت كذلك
وكان من الحجة في ذلك أيضا أنهم قد
أجمعوا أن النجاسة إذا وقعت في البئر
فغلبت على طعم مائها أو ريحه أو لونه
أن ماءها قد فسد وليس في بئر بضاعة
من هذا شيء إنما فيه أن النبي صلى الله
عليه وسلم سئل عن بئر بضاعة فقيل
له إنه يلقى فيها الكلاب والحائض
فقال إن الماء لا ينجسه شيء ونحن نعلم
أن بئرا لو سقط فيها ما هو أقل من ذلك
لكان محالا أن لا يتغير ريح مائها و
طعمه هذا مما يعقل ويعلم فلما كان

کہا کہ پانی میں گر جانے والی چیز اس کو ناپاک نہیں کرتی جب تک وہ اس کا رنگ، ذائقہ اور بُو نہ بدل دے ان میں سے کوئی بھی بات پائی جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا جو کچھ تم نے بیر بضاعہ" کے سلسلے میں ذکر کیا اس میں تمہارے موقف پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ بیر بضاعہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ کیا تھا ایک قوم کہتی ہے کہ وہ باغوں کو جانے والے پانی کی گزرگاہ تھی اور اس میں پانی ٹھہرتا نہیں تھا لہٰذا اس کے پانی کا حکم وہی ہے جو نہر کے پانی کا حکم ہے ہم ہر اس جگہ کے بارے میں جو اس طرح کی ہو یہی بات کہتے ہیں کہ اگر اس میں نجاست گر جائے تو جب تک وہ اس کے ذائقے، رنگ یا بُو پر غالب نہ آجائے پانی ناپاک نہ ہوگا یا معلوم ہو جائے کہ اس سے لیے جانے والے پانی میں نجاست کے اجزاء ہیں اگر معلوم ہو تو ناپاک ہوگا اور پتہ نہ چلے تو پاک رہے گا۔ بیر بضاعہ کے بارے میں ہم نے جو یہ بات ذکر کی ہے یہ واقدی سے منقول ہے ہم سے ابوجعفر احمد بن ابوعمران نے بیان کیا۔ انھوں نے ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی کے واسطہ سے واقدی سے نقل کیا کہ وہ (کنواں) ایسا ہی تھا۔ اس سلسلے میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ان (فقہاء کرام) کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب کنوئیں میں نجاست گر کر پانی کے ذائقے، بُو یا رنگ پر غالب آجائے تو اس کا پانی ناپاک ہو جائے گا اور بیر بضاعہ کے سلسلہ میں یہ بات نہیں ہے وہاں تو یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیر بضاعہ کے بارے میں پوچھا گیا اور عرض کیا گیا کہ اس میں کُتّے اور حیض کے کپڑے ڈالے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی اور ہم جانتے ہیں کہ اگر کنوئیں میں اس سے بھی کم چیز گر جائے تو محال ہے کہ اس کے پانی کی بُو اور ذائقہ نہ بدلے یہ معقول اور معلوم بات ہے اور جب یہ بات یوں ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اس پانی کو جائز قرار دیا تو یہ بات سب کے نزدیک مسلمہ ہے کہ وہ

marfat.com

ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ اَبَاحَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءَهَا فَاَجْمَعُوْا اَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ وَقَدْ دَاخَلَ الْمَاءَ التَّغْيِيْرُ مِنْ جِهَةٍ مِنَ الْجِهَاتِ اللَّاتِيْ ذَكَرْنَا اِسْتَحَالَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَكُوْنَ سُؤَالُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَائِهَا وَجَوَابُهٗ اِيَّاهُمْ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا اَجَابَهُمْ كَانَ وَالنَّجَاسَةُ فِي الْبِئْرِ وَلٰكِنَّهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ كَانَ بَعْدَ اَنْ اُخْرِجَتِ النَّجَاسَةُ مِنَ الْبِئْرِ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ هَلْ تَطْهُرُ بِاِخْرَاجِ النَّجَاسَةِ مِنْهَا فَلَا يَنْجُسُ مَاءُهَا الَّذِيْ يَطْرَاُ هَا بَعْدَ ذٰلِكَ مَوْضِعٌ مُشْكِلٌ لِاَنَّ حِيْطَانَ الْبِئْرِ لَمْ تُغْسَلْ وَطِيْنَهَا لَمْ يُخْرَجْ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الْمَاءَ الَّذِيْ طَرَاَ عَلَيْهَا بَعْدَ اِخْرَاجِ النَّجَاسَةِ مِنْهَا لَا اَنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ اِذَا خَالَطَتْهُ النَّجَاسَةُ وَقَدْ رَاَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ.

خراب نہیں ہوا تھا اور کبھی پانی کا داخلی حصہ ان وجوہات میں سے کسی وجہ سے بدل جاتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا، ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے پانی کے بارے میں سوال کرنا اور آپ کا ان کو وہ جواب دینا جو آپ نے ارشاد فرمایا کنوئیں میں نجاست کی موجودگی کی صورت میں ہو، ہو سکتا ہے کہ یہ سوال، کنوئیں سے نجاست نکالنے کے بعد ہوا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ گویا انہوں نے پوچھا کہ کیا اس سے نجاست نکالی جائے تو پاک ہو جائے گا اور اس کا وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا جو اب وہاں پڑے گا کیونکہ نہ تو کنوئیں کی دیواریں دھوئی گئیں اور نہ ہی اس کا کیچڑ نکالا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی ناپاک نہیں ہوتا اس سے آپ کی مراد وہ پانی تھا جو نجاست نکالنے کے بعد وہاں پہنچے یہ بات نہیں کہ پانی میں نجاست مل جائے تب بھی ناپاک نہیں ہوتا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مومن ناپاک نہیں ہوتا۔“

٦ - حَدَّثَنَا ه ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَمَدَّ يَدَهٗ اِلَيَّ فَقَبَضْتُ يَدِيْ عَنْهُ وَقُلْتُ اِنِّيْ جُنُبٌ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَنْجُسُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور مجھے غسل کی حاجت تھی آپ نے اپنا دست مبارک میری طرف بڑھایا لیکن میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کیا میں جنبی ہوں آپ نے فرمایا ”سبحان اللہ“ ”مومن ناپاک نہیں ہوتا“ دوسری حدیث میں ہے آپ نے فرمایا ”زمین ناپاک نہیں ہوتی۔“

٧ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْبَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب

قُتَيْبَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثنا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُقَيْلٍ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ ثنا الْحَسَنُ إِنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ لَهُمْ قُبَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَوْمٌ أَنْجَاسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ أَنْجَاسِ النَّاسِ شَيْءٌ إِنَّمَا أَنْجَاسُ النَّاسِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَلَمْ يَكُنْ مَعْنَى قَوْلِهِ الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنَّ بَدَنَهُ لَا يَنْجُسُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ النَّجَاسَةُ إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّهُ لَا يَنْجُسُ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ الْأَرْضُ لَا تَنْجُسُ لَيْسَ بِذٰلِكَ أَنَّهَا لَا تَنْجُسُ وَإِنْ أَصَابَتْهَا النَّجَاسَةُ وَكَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ وَقَدْ أَمَرَ بِالْمَكَانِ الَّذِي بَالَ فِيهِ الْأَعْرَابِيُّ مِنَ الْمَسْجِدِ أَنْ يُصَبَّ عَلَيْهِ ذَنُوبٌ مِنْ مَاءٍ۔

وفد ثقیف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ نصب کروایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ناپاک لوگ ہیں آپ نے فرمایا لوگوں کی ناپاکی کا زمین سے کچھ تعلق نہیں ان کی نجاست قلبی ہے۔

پس آپ کے ارشاد گرامی "کہ مومن ناپاک نہیں ہوتا" کا مطلب یہ نہیں کہ اس کا جسم ناپاک نہیں ہوتا اگرچہ اس کے ساتھ نجاست لگ جائے۔ آپ کی مراد کسی اور معنی کے اعتبار سے ناپاک نہ ہونا ہے اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ زمین ناپاک نہیں ہوتی کا یہ مطلب نہیں کہ نجاست لگنے کے باوجود وہ ناپاک نہیں ہوتی اور یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ آپ نے مسجد کی اس جگہ پر پانی کا ایک ڈول بہانے کا حکم فرمایا جہاں ایک اعرابی نے پیشاب کیا تھا۔

٨- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ قَالَ ثنا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثنا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْعَذِرَةِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ قَالَ عِكْرِمَةُ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دوران کہ ہم سرکار دوعالم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک دیہاتی آیا اور کھڑے ہوکر مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ کرام نے فرمایا ٹھہر جا، ٹھہر جا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ چنانچہ انھوں نے چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے پیشاب کر لیا۔ پھر آپ نے اسے بلا کر فرمایا کہ پیشاب اور پاخانہ ان مسجدوں کے لائق نہیں ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یا جیسے بھی حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر آپ نے ایک شخص کو پانی کا ایک ڈول لانے کا حکم

marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَجُلًا فَجَاءَهُ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ۔

دیا اور اس (پیشاب) پر بہا دیا۔

٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ إِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ **وَرَوٰى** طَاؤُسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِمَكَانِهِ أَنْ يُحْفَرَ۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اسی طرح ذکر کرتے تھے البتہ انھوں نے "یہ مساجد" آخر تک کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کو کھودنے کا حکم دیا۔

١٠- **حَدَّثَنَا** بِذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ بِذٰلِكَ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت عمرو بن دینار نے حضرت طاؤس سے یہ حدیث روایت کی۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

١١- **حَدَّثَنَا** فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مَالِكٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُبَّ عَلَيْهِ دَلْوٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَحُفِرَ مَكَانُهُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر پانی کا ایک ڈول بہایا گیا پھر آپ نے حکم دیا تو اس جگہ کو کھودا گیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ مَعْنٰى قَوْلِهِ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَنْجُسُ أَيْ أَنَّهَا لَا تَبْقٰى نَجِسَةً إِذَا زَالَتِ النَّجَاسَةُ مِنْهَا لَا أَنَّهُ يُرِيْدُ أَنَّهَا غَيْرُ نَجِسَةٍ فِيْ حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ فِيْ بِئْرِ بُضَاعَةَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ لَيْسَ هُوَ عَلٰى حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ کے ارشاد گرامی "زمین ناپاک نہیں ہوتی" کا معنی یہ ہے کہ جب اس سے نجاست دور ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں رہتی یہ مطلب نہیں کہ وہاں نجاست موجود ہو تب بھی ناپاک نہیں ہوتی۔ پس اسی طرح بیر بضاعہ کے سلسلے میں آپ کا ارشاد گرامی کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ نجاست پائے جانے کے وقت سے

marfat.com

فِيهَا إِنَّمَا هُوَ عَلَى حَالِ عَدَمِ النَّجَاسَةِ فِيهَا فَهٰذَا وَجْهُ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَقَدْ رَأَيْنَاهُ بَيَّنَ ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ.

متعلق نہیں بلکہ یہ عدم نجاست کی حالت کے بارے میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیر بضاعہ کے بارے میں ارشاد کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی کا مطلب یہی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے ہم نے کسی دوسری حدیث میں دیکھا کہ آپ نے

۱۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ الصَّلْتِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَهٰى أَوْ نُهِيَ أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ أَوِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ أَوْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا منع کیا یا منع کیا گیا کہ آدمی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرے پھر اس سے وضو یا غسل کرے۔

۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہیں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرے۔

۱۴ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى أَبُو مُوسَى الصَّدَفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ أَوْ يَشْرَبُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرے یا اسے نوش کرے۔

۱۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جب کہ وہ حالت جنابت میں ہو (راوی نے حضرت

marfat.com

هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) پوچھا اے ابوہریرہ! وہ کیسے کرے؟ فرمایا اس سے پانی لے لے۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ سے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہیں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے غسل بھی کرے۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْمُعَارِكِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان نے ابوالزناد سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

حضرت عبدالرحمن اعرج فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ اس کے بعد اس سے غسل کرے۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَهْبُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَجْلَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ اس میں غسل کرے۔

marfat.com

٢٠- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيْهِ جُنُبٌ.

حضرت عبد اللہ بن عباس بواسطہ اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں فرمایا کہ اس میں جنبی غسل نہ کرے۔

٢١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يُتَوَضَّاَ فِيْهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کھڑے پانی میں پیشاب کیا جائے پھر اس سے وضو کیا جائے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا خَصَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الرَّاكِدَ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ دُوْنَ الْمَاءِ الْجَارِيْ عَلِمْنَا بِذٰلِكَ اَنَّهُ اِنَّمَا فَصَلَ ذٰلِكَ لِاَنَّ النَّجَاسَةَ تُدَاخِلُ الْمَاءَ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ وَلَا تُدَاخِلُ الْمَاءَ الْجَارِيْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا فِيْ غَسْلِ الْاِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ مَا سَنَذْكُرُهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى نَجَاسَةِ الْاِنَاءِ وَنَجَاسَةِ مَائِهِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِغَالِبٍ عَلٰى رِيْحِهِ وَلَا عَلٰى لَوْنِهِ وَلَا عَلٰى طَعْمِهِ فَتَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ يُوْجِبُ فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ مَعَانِيْ حَدِيْثِ بِئْرِ بُضَاعَةَ مَا وَصَفْنَا لِتَتَّفِقَ مَعَانِيْ ذٰلِكَ وَمَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَلَا تَتَضَادَّ فَهٰذَا حُكْمُ الْمَاءِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ اِذَا وَقَعَتْ فِيْهِ النَّجَاسَةُ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ غَيْرَ اَنَّ قَوْمًا وَقَّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھڑے پانی کی تخصیص فرمائی جو جاری نہیں، جاری کا ذکر نہیں فرمایا تو اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے اس کو الگ کر دیا کیونکہ نجاست اس پانی میں داخل ہوتی ہے جو جاری نہیں ہوتا، جاری پانی میں داخل نہیں ہوتی ــــــ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات بھی مروی ہے جو آپ نے کتے کے چاٹے ہوئے برتن کے دھونے کے بارے میں فرمایا ہم اسے کتاب میں کسی دوسری جگہ عنقریب ذکر کریں گے ان شاء اللہ، یہ پانی اور برتن کے ناپاک ہونے کی دلیل ہے حالانکہ یہ اس کے بو، رنگ اور ذائقے پر غالب نہیں ہوتا پس ان روایات کی تصحیح بھی اسی چیز کو واجب کرتی ہے جو ہم نے بیر بضاعۃ سے متعلق حدیث کے ضمن میں بیان کیا تاکہ اس حدیث کا معنی ان آثار کے معنی سے متفق ہو جائے اور کوئی تضاد نہ ہو۔ یہ اس پانی کا حکم ہے جو جاری نہیں اور اس میں نجاست گر جائے اور یہ ان روایات کی تصحیح کے طریقے پر ہے۔ لیکن ایک قوم نے اس ضمن میں کچھ مقدار مقرر کرتے ہوئے کہا کہ جب پانی دو مٹکوں کی مقدار ہو تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

marfat.com

شَيْئًا فَقَالُوْا إِذَا كَانَ الْمَاءُ مِقْدَارَ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا۔

۲۲- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا بَحْرُ ابْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَلَيْسَ يَحْمِلُ الْخَبَثَ۔

ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ روایت ہے جسے ہم نے بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا پانی جب دو مشکوں تک پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۳- وَكَمَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِيْ بِالْبَادِيَةِ تُصِيْبُ مِنْهَا السِّبَاعُ فَقَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا۔

اور جیسا کہ حضرت عبیداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جو جنگلوں میں ہوتے ہیں اور ان سے درندے پیتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو مشکوں تک پہنچ جائے تو وہ نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن جعفر بھی بواسطہ حضرت عبیداللہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۵- وَكَمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی بواسطہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

marfat.com

۲۶ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ الْمُنْذِرِ اَخْبَرَهُمْ قَالَ كُنَّا فِيْ بُسْتَانٍ لَنَا اَوْ بُسْتَانٍ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَضَرَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ فَقَامَ اِلٰى بِئْرِ الْبُسْتَانِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَفِيْهِ جِلْدُ بَعِيْرٍ مَيِّتٍ فَقُلْتُ اَتَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَهٰذَا فِيْهِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَنْجُسْ۔

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں عاصم بن منذر نے انکو بتایا کہ ہم اپنے باغ میں یا عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے باغ میں تھے کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا۔ حضرت عبیداللہ، باغ کے ایک کنواں کی طرف تشریف لے گئے اور اس سے وضو فرمایا حالانکہ اس میں مردار کا چمڑا پڑا ہوا تھا میں نے عرض کیا کیا ہم اس سے وضو کریں؟ حالانکہ اس میں یہ (چمڑا) ہے، حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میرے باپ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو مشکوں تک پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۷ - وَكَمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَرْفَعْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَهٗ عَلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ هٰذَا الْمِقْدَارَ لَمْ يَضُرَّهٗ مَا وَقَعَتْ فِيْهِ مِنَ النَّجَاسَةِ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰى رِيْحِهٖ اَوْ طَعْمِهٖ اَوْ لَوْنِهٖ۔

اور جیسا کہ یحییٰ بن حسان نے حضرت حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچایا بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک موقوف کیا (حدیث موقوف بیان کی) تو ان بزرگوں نے فرمایا جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو اس میں گرنے والی نجاست اس کو نقصان نہیں پہنچاتی مگر وہ جو اس کی بو، ذائقے اور رنگ پر غالب آجائے۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ صَحَّحْنَاهَا اَنَّ هَاتَيْنِ الْقُلَّتَيْنِ لَمْ يُبَيَّنْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا مِقْدَارُهُمَا فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مِقْدَارُهُمَا قُلَّتَيْنِ مِنْ قِلَالِ هَجَرَ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَيَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ قُلَّتَيْنِ اُرِيْدَ قُلَّةُ الرَّجُلِ وَهِيَ قَامَتُهٗ فَاُرِيْدَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ اَيْ قَامَتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا لِكَثْرَتِهٖ وَلِاَنَّهٗ يَكُوْنُ بِذٰلِكَ فِيْ مَعْنَى الْاَنْهَارِ۔

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا لیکن یہ دلیل خود ان کے خلاف ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ آثار و روایات میں قلتین کی مقدار بیان نہیں کی گئی پس جائز ہے کہ ان کی مقدار مقام ہجر کے دو مشکوں کے برابر ہو، جیسا کہ تم نے ذکر کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مرد کا قد مراد ہو لہٰذا مراد یہ ہوگی کہ جب پانی دو قدوں تک پہنچ جائے تو اپنی کثرت کی وجہ سے نجاست کو نہیں اٹھاتا۔ کیونکہ اس صورت میں وہ نہروں کے پانی کے معنی میں ہوگا۔

فَاِنْ قُلْتُمْ اِنَّ الْخَبَرَ عِنْدَنَا عَلٰى ظَاهِرِهٖ وَالْقِلَالُ هِيَ قِلَالُ الْحِجَازِ الْمَعْرُوْفَةُ

پس اگر تم کہو کہ ہمارے نزدیک حدیث ظاہر پر محمول ہے اور مشکوں سے حجاز کے معروف مشکے مراد ہیں۔

marfat.com

قِيلَ لَكُمْ فَإِنْ كَانَ الْخَبَرُ عَلَى ظَاهِرِهِ كَمَا ذَكَرْتُمْ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ الْمَاءُ إِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمِقْدَارَ لَا يَضُرُّهُ النَّجَاسَةُ وَإِنْ غَيَّرَتْ لَوْنَهُ أَوْ طَعْمَهُ أَوْ رِيحَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَالْحَدِيثُ عَلَى ظَاهِرِهِ فَإِنْ قُلْتُمْ فَإِنَّهُ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَدْ ذَكَرَهُ فِي غَيْرِهِ

۲۸- فَذَكَرْتُمْ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى لَوْنِهِ أَوْ طَعْمِهِ أَوْ رِيحِهِ.

قِيلَ لَكُمْ هٰذَا مُنْقَطِعٌ وَأَنْتُمْ لَا تُثْبِتُونَ الْمُنْقَطِعَ وَلَا تَحْتَجُّونَ بِهِ فَإِنْ كُنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ قَوْلَهُ فِي الْقُلَّتَيْنِ عَلَى خَاصٍّ مِنَ الْقِلَالِ جَازَ لِغَيْرِكُمْ أَنْ يَجْعَلَ الْمَاءَ عَلَى خَاصٍّ مِنَ الْمِيَاهِ فَيَكُونُ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلَى مَا يُوَافِقُ مَعَانِيَ الْآثَارِ الْأُوَلِ وَلَا يُخَالِفُهَا فَإِذَا كَانَتِ الْآثَارُ الْأُوَلُ الَّتِي قَدْ جَاءَتْ فِي الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَفِي نَجَاسَةِ الْمَاءِ الَّذِي فِي الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوغِ الْهِرَّةِ فِيهِ عَامًّا لَمْ يُذْكَرْ مِقْدَارُهُ وَجُعِلَ عَلَى كُلِّ مَاءٍ لَا يَجْرِي ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا فِي حَدِيثِ الْقُلَّتَيْنِ هُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي يَجْرِي وَلَا يُنْظَرُ فِي ذٰلِكَ إِلَى مِقْدَارِ الْمَاءِ كَمَا لَمْ يُنْظَرْ فِي شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا إِلَى مِقْدَارِهِ حَتَّى لَا يَتَضَادَّ شَيْءٌ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِي

تو تمہیں کہا جائے گا کہ اگر بقول تمہارے حدیث ظاہر پر محمول ہو تو چاہیے کہ جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو اسے نجاست نقصان نہ پہنچائے، اگرچہ اس کا رنگ، ذائقہ اور بو بدل جائے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس کا ذکر نہیں فرمایا اور حدیث ظاہر پر محمول ہو گی، اگر تم کہو کہ اگرچہ اس حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں فرمایا لیکن دوسری حدیث میں اس کو بیان فرمایا۔

اور تم وہ حدیث ذکر کرو جسے ہم سے محمد بن حجاج نے بیان کیا وہ متعدد واسطوں سے حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی مگر جو چیز اس کے رنگ، ذائقے اور بو پر غالب آجائے۔

تو تمہیں کہا جائے گا یہ حدیث منقطع ہے اور تم حدیث منقطع کو ثابت نہیں کرتے اور نہ ہی اس سے استدلال کرتے ہو اگر تم حضور علیہ السلام کے ارشاد "قلتین" میں خاص قسم کے مٹکے مراد لیتے ہو تو دوسرے کے لیے بھی جائز ہے کہ وہ پانی سے خاص قسم کا پانی مراد لے پس اس کے نزدیک یہ پہلی روایات کے معانی کے موافق ہو گا اور ان کے مخالف نہ ہو گا اور جب پہلی روایات کھڑے پانی میں پیشاب کرنے اور اس پانی کے ناپاک ہونے کے بارے میں جو برتن میں ہو اور اسے بلی نے چاٹا، عام ہیں، ان میں پانی کی مقدار کا ذکر نہیں ہے اور اُن سے ہر وہ پانی مراد ہے جو جاری نہ ہو تو اس سے ثابت ہوا کہ حدیث قلتین میں اس پانی کا ذکر ہے جو جاری ہو اور اس میں پانی کی مقدار کو نہیں دیکھا جائے گا جیسا کہ ان صورتوں میں ہے جن کا ہم نے ذکر کیا مقدار کو نہیں دیکھا جاتا تاکہ اس باب میں مروی روایات میں اور ان آثار کے معنی میں جو تصحیح ہم نے بیان کی ہے تضاد نہ ہو۔

یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ

صححنا علیه معانی هذه الآثار هو قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمهم الله.

وقد روی فی ذلک عمن تقدمهم ما یوافق مذهبهم.

کا قول ہے۔ اس سلسلے میں ان (ائمہ کرام) سے پہلے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے بھی مروی ہیں جو ان کے مذہب کے موافق ہیں۔

۲۹- فمما روی فی ذلک ما حدثنا صالح ابو عبد الرحمن قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا هشیم قال ثنا منصور عن عطاء ان حبشیا وقع فی زمزم فمات فامر ابن الزبیر فنزح ماءها فجعل الماء لا ینقطع فنظر فاذا عین تجری من قبل الحجر الاسود فقال ابن الزبیر حسبکم.

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک حبشی چاہ زمزم میں گر کر مر گیا تو حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کا پانی نکالا گیا لیکن پانی ختم نہ ہوتا تھا۔ دیکھا تو حجر اسود کی طرف سے ایک چشمہ بہہ رہا تھا۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہیں یہ کافی ہے۔

۳۰- وما قد حدثنا حسین بن نصر ثنا الفریابی ثنا سفیان اخبرنی جابر عن ابی الطفیل قال وقع غلام فی زمزم فنزفت.

حضرت جابر، حضرت ابو الطفیل (رضی اللہ عنہما) سے نقل کرتے ہیں ایک لڑکا زمزم کے کنوئیں میں گر کر مر گیا تو سارا پانی نکالا گیا۔

۳۱- وما قد حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا حماد بن سلمة عن عطاء بن السائب عن میسرة ان علیا رضی الله تعالی عنه قال فی بئر وقعت فیها فارة فماتت قال ینزح ماؤها.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ ایک کنوئیں میں چوہا گر کر مر گیا تو آپ نے فرمایا اس کا پانی نکالا جائے۔

۳۲- وما قد حدثنا محمد بن حمید ابن هشام الرعینی قال ثنا علی بن معبد قال ثنا موسی بن اعین عن عطاء عن میسرة وزاذان ان علیا قال اذا سقطت الفارة او الدابة فی البئر نزحها حتی یغلبک الماء.

ایک دوسری سند کے ساتھ اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب چوہا یا کوئی جانور کنوئیں میں گر جائے۔ تو اس (پانی) کو نکالو حتی کہ پانی تم پر غالب آجائے۔

۳۳- حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حماد عن ابی المهزم قال سالنا ابا هریرة عن الرجل یمر بالغدیر ایبول فیه قال لا فانه یمر به اخوه المسلم فیشرب منه ویتوضا وان کان جاریا فلیبل فیه ان شاء.

حضرت ابو مہزم کہتے ہیں ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو تالاب کے پاس سے گزرتا ہے کہ کیا وہ اس میں پیشاب کرے؟ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ وہاں سے اس کے مسلمان بھائی گزرتے ہیں وہ اس سے پیتے اور وضو کرتے ہیں اور اگر وہ جاری ہو تو پیشاب کر سکتا ہے۔

marfat.com

۳۴۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

۳۵۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الطَّيْرِ وَالسِّنَّوْرِ وَنَحْوِهِمَا يَقَعُ فِي الْبِئْرِ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ دَلْوًا۔

حضرت زکریا نے امام شعبی سے پرندے، بلی اور ان جیسے جانوروں کے بارے میں روایت کیا کہ اگر وہ کنوئیں میں گریں تو اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ دَلْوًا۔

دوسری سند کے ساتھ بھی امام شعبی سے مروی ہے فرماتے ہیں اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں۔

۳۷۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ يَدْلُوْا مِنْهَا سَبْعِيْنَ دَلْوًا۔

حضرت عبداللہ بن سبرہ ہمدانی، حضرت شعبی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا اس سے ستر ڈول نکالیں۔

۳۸۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ النَّخَعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَاَلْنَاهُ عَنِ الدَّجَاجَةِ تَقَعُ فِي الْبِئْرِ فَتَمُوْتُ فِيْهَا قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا سَبْعُوْنَ دَلْوًا۔

حضرت عبداللہ بن سبرہ ہمدانی فرماتے ہیں ہم نے حضرت شعبی سے اس مرغی کے بارے میں پوچھا جو کنوئیں میں گر کر مر جائے تو فرمایا اس سے ستر ڈول (پانی) نکالے جائیں۔

۳۹۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْبِئْرِ يَقَعُ فِيْهَا الْجُرَذُ اَوِ السِّنَّوْرُ فَيَمُوْتُ قَالَ يَدْلُوْا مِنْهَا اَرْبَعِيْنَ دَلْوًا قَالَ الْمُغِيْرَةُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ الْمَاءُ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس کنوئیں کے بارے میں نقل کرتے ہیں جس میں بڑا چوہا یا بلی گر کر مر جائے انھوں نے فرمایا اس سے چالیس ڈول نکالے۔ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں یہاں تک کہ پانی کا رنگ بدل جائے۔

۴۰۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ فَارَةٍ وَقَعَتْ فِيْ

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس چوہے کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کنوئیں میں گر جائے انھوں نے فرمایا اس سے چالیس ڈول کا

marfat.com

بِئْرٍ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِينَ دَلْوًا۔

۴۱ - وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْبِئْرِ تَقَعُ فِيهَا الْفَارَةُ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا دِلَاءٌ۔

۴۲ - وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُ قَالَ فِي دَجَاجَةٍ وَقَعَتْ فِي بِئْرٍ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِينَ دَلْوًا أَوْ خَمْسِينَ ثُمَّ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا۔

فَهٰذَا مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيهِمْ قَدْ جَعَلُوا مِيَاهَ الْآبَارِ نَجِسَةً بِوُقُوعِ النَّجَاسَاتِ فِيهَا وَلَمْ يُرَاعُوا كَثْرَتَهَا وَلَا قِلَّتَهَا وَرَاعَوْا دَوَامَهَا وَرُكُودَهَا وَفَرَّقُوا بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَا يَجْرِي مِمَّا سِوَاهَا فَإِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ مَعَ مَا تَقَدَّمَهَا مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ أَصْحَابُنَا فِي النَّجَاسَاتِ الَّتِي تَقَعُ فِي الْآبَارِ وَلَمْ يَجُزْ لَهُمْ أَنْ يُخَالِفُوهَا لِأَنَّهُ لَمْ يُرْوَ عَنْ أَحَدٍ خِلَافُهَا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ مَاءَ الْبِئْرِ نَجِسًا بِوُقُوعِ النَّجَاسَةِ فِيهَا فَكَانَ يَنْبَغِي أَنْ لَا تَطْهُرَ تِلْكَ الْبِئْرُ أَبَدًا لِأَنَّ حِيطَانَهَا قَدْ تَشَرَّبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ النَّجِسَ وَاسْتَكَنَّ فِيهَا فَكَانَ يَنْبَغِي أَنْ تُطَمَّ۔

قِيلَ لَهُ لَمْ تَرَ الْعَادَاتِ جَرَتْ عَلَى هٰذَا قَدْ فَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا ذَكَرْنَا فِي زَمْزَمَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرُوا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا

اندازہ پانی نکالا جائے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس چوہے کے بارے میں جو کنوئیں میں گر جائے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا اس سے کچھ ڈول نکالے جائیں۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت حماد بن ابی سلیمان سے نقل کرتے ہیں انھوں نے اس مرغی کے بارے میں جو کنوئیں میں گر کر مر جائے فرمایا، چالیس یا پچاس ڈولوں کا اندازہ نکالا جائے۔ پھر اس سے وضو کیا جائے۔

بحث: یہ ان روایات میں سے ہے جو ہم نے صحابہ کرام اور تابعین عظام (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا۔ انھوں نے نجاست کے گرنے سے کنوئیں کو ناپاک قرار دیا ہے اور کثرت و قلت کا اعتبار نہیں کیا بلکہ اس کے کھڑے رہنے کا اعتبار کیا ہے اور اس میں اور اس کے علاوہ جو جاری ہے اس میں فرق کیا ہے۔ پس کنوؤں میں نجاست گرنے کے سلسلے میں ہمارے اصحاب احناف نے ان روایات اور اس سے پہلے جو روایات ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں کو اپنایا ہے پس ان کے لیے ان روایات کی مخالفت جائز نہیں کیونکہ کسی سے ان کے خلاف مروی نہیں ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے نجاست گرنے کے سبب کنوئیں کے پانی کو ناپاک قرار دیا تو چاہیے کہ وہ کنواں کبھی بھی ناپاک نہ ہو کیونکہ یہ ناپاک پانی اس کی دیواروں میں جذب ہو گیا اور وہاں ٹھہر گیا۔ لہٰذا چاہیے کہ اسے توڑ دیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا تم دیکھتے نہیں کہ یہی طریقہ جاری ہے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں چاہ زمزم کے ساتھ اسی طرح کیا جو ہم نے ذکر کیا۔ لیکن نہ تو صحابہ نے اس کا انکار فرمایا اور نہ ہی بعد والوں نے۔

marfat.com

انکرہ من بعدھم ولا رای احد منھم طمھا وقد امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاناء الذی قد نجس من ولوغ الکلب فیہ ان یغسل ولم یامر بان یکسر وقد شرب من الماء النجس ثم یؤمر بکسر ذلک الاناء فکذلک لا یؤمر بطم تلک البئر۔

فان قال قائل فانا قد رأینا الاناء یغسل فلم لا کانت البئر کذلک **قیل لہ** ان البئر لا یستطاع غسلھا لان ما یغسل بہ یرجع فیھا ولیست کالاناء الذی یھراق منہ ما یغسل بہ فلما کانت البئر مما لا یستطاع غسلھا وقد ثبت طھارتھا فی حال ما وکان کل من اوجب نجاستھا بوقوع النجاسۃ فیھا فقد اوجب طھارتھا بنزحھا وان لم ینزح ما فیھا من طین فلما کان بقاء طینھا فیھا لا یوجب نجاسۃ ما یطرأ فیھا من الماء وان کان یجری علی ذلک الطین کان اذا ما بین حیطانھا احری ان لا ینجس ولو کان ذلک ماخوذا من طریق النظر لما طھرت حتی تغسل حیطانھا ویخرج طینھا ویحفر فلما اجمعوا ان نزح طینھا وحفرھا غیر واجب کان غسل حیطانھا احری ان لا یکون واجبا وھذا کلہ قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالی۔

اور کسی نے اس کو تھوڑنا اور بند کرنا ضروری نہ سمجھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن کو دھونے کا حکم فرمایا جو کتے کے چاٹنے سے ناپاک ہوا اور آپ نے اسے توڑنے کا حکم نہیں دیا حالانکہ اس نے کچھ نہ کچھ ناپاک پانی جذب کیا پس جس طرح اس برتن کو توڑنے کا حکم نہیں دیا گیا، اسی طرح اس کنویں کو بند کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں برتن دھویا جاتا ہے تو کنوئیں کے ساتھ ایسا کیوں نہیں کیا جاتا؟

جواب: اس کو کہا جائے گا کہ کنوئیں کو دھویا نہیں جا سکتا کیونکہ اس سے جو کچھ دھویا جائے گا وہ اسی میں لوٹ جائے گا یہ برتن کی طرح نہیں کہ جس سے دھویا جائے اس کو بہا دیا جاتا ہے۔ پس جب کنواں ان چیزوں میں سے ہے جن کو دھونا ممکن نہیں اور اس کی طہارت کسی نہ کسی صورت میں ثابت ہے کیونکہ جو شخص کنوئیں میں نجاست گرنے کے باعث اس کو ناپاک قرار دیتا ہے وہ پانی نکالنے کے ذریعے اس کا پاک ہونا ضروری خیال کرتا ہے اگرچہ اس کا کیچڑ نہ نکالا جائے پس جب اس کے کیچڑ کا باقی رہنا بعد میں آنے والے پانی کو ناپاک نہیں کرتا اگرچہ وہ اس کیچڑ پر چلے تو اس صورت میں دیواروں کا ناپاک نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ اگر ظاہر کا اعتبار کرتے تو جب تک دیواریں نہ دھوئی جاتیں، کیچڑ نہ نکالا جاتا اور اسے کھودا نہ جاتا، کنواں پاک نہ ہوتا۔ پس جب فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ اس کے کیچڑ کا نکالنا، اور کھودنا ضروری نہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ دیواروں کا دھونا واجب نہ ہو، یہ سب امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب سؤر الھر

باب بلی کے جھوٹے کا بیان

۴۳ حدثنا یونس بن عبد الاعلی قال

حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا

marfat.com

أنا عبد الله بن وهب أن مالكا حدثه عن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن حميدة بنت عبيد بن رفاعة عن كبشة بنت كعب بن مالك وكانت تحت ابن أبي قتادة أن أبا قتادة دخل عليها فسكبت له وضوءا فجاءت هرة فشربت منه فأصغى لها أبو قتادة الإناء حتى شربت قالت كبشة فرآني أنظر إليه فقال أتعجبين يا ابنة أخي قالت قلت نعم قال فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنها ليست بنجس إنها من الطوافين عليكم أو الطوافات۔

۴۴۔ حدثنا محمد بن الحجاج قال ثنا أسد بن موسى قال ثنا قيس بن الربيع عن كعب بن عبد الرحمن عن جده أبي قتادة قال رأيته يتوضأ فجاء الهر فأصغى له حتى شرب من الإناء فقلت يا أبتاه لم تفعل هذا فقال كان النبي صلى الله عليه وسلم يفعله أو قال هي من الطوافين عليكم۔

۴۵۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل ابن إسمعيل قال ثنا سفيان الثوري قال ثنا أبو الرجال عن أمه عمرة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كنت أغسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من الإناء الواحد وقد أصابت الهرة منه قبل ذلك۔

۴۶۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال ثنا سفيان الثوري عن حارثة بن أبي الرجال ح وحدثنا أبو بشر عبد الملك بن مروان الرقي قال ثنا شجاع بن الوليد عن حارثة بن محمد عن عمرة عن عائشة عن

فرماتی ہیں کہ ان کے خسر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو انھوں نے ان کے وضو کے لیے پانی رکھا۔ اتنے میں ایک بلی آکر اس سے پینے لگی۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس کی طرف جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے پانی پی لیا۔ حضرت کبشہ فرماتی ہیں انھوں نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو فرمایا اے بھتیجی! کیا تمہیں تعجب ہوا؟ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا "جی ہاں" تو انھوں نے فرمایا نبی اکرم نے ارشاد فرمایا یہ ناپاک نہیں یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں اور آنے جانے والیوں میں سے ہے۔

حضرت کعب بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ وضو کر رہے تھے کہ ایک بلی آئی آپ نے برتن اس کی طرف ٹیڑھا کر دیا یہاں تک کہ اس نے برتن سے (پانی) پیا میں نے عرض کیا ابا جان! آپ نے ایسا کیوں کیا۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتے تھے یا فرمایا یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور اس سے پہلے بلی اس سے پی جاتی تھی۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل مروی ہے۔

marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَمْرٍو الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْغِي الْاِنَاءَ لِلْهِرِّ وَيَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلی کے لیے برتن جھکا دیتے اور اس کے بچے ہوئے سے وضو فرماتے۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَلَمْ يَرَوْا بِسُؤْرِ الْهِرِّ بَاْسًا وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَرِهُوْهُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ حَدِيْثَ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ لِاَنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اُرِيْدَ بِهٖ كَوْنُهَا فِي الْبُيُوْتِ وَمُمَاسَّتُهَا الثِّيَابَ فَاَمَّا وُلُوْغُهَا فِي الْاِنَاءِ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ ذٰلِكَ يُوْجِبُ النَّجَاسَةَ اَمْ لَا وَاِنَّمَا الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ ذٰلِكَ فِعْلُ اَبِيْ قَتَادَةَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّحْتَجَّ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ يَحْتَمِلُ الْمَعْنَى الَّذِيْ يُحْتَجُّ بِهٖ فِيْهِ وَيَحْتَمِلُ خِلَافَهٗ وَقَدْ رَاَيْنَا الْكِلَابَ كَوْنُهَا فِي الْمَنَازِلِ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ وَسُؤْرُهَا مَكْرُوْهٌ فَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ اُرِيْدَ بِهِ الْكَوْنُ فِي الْمَنَازِلِ لِلْمُصِيْدِ وَالْحِرَاسَةِ وَالزَّرْعِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ سُؤْرِهَا

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر (طحاوی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کے ظاہر کو اپنایا ان کے نزدیک بلی کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں جن لوگوں کا یہ نظریہ ہے ان میں امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

لیکن کچھ لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس (بلی کے جھوٹے) کو مکروہ کہا ہے پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ اسحٰق بن عبداللہ سے مالک کی روایت (حدیث ۴۴) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ وہ تمہارے پاس آنے جانے والوں اور آنے جانے والیوں میں سے ہے، میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ کی مراد اس کا گھروں میں ہونا اور کپڑوں سے مس کرنا ہو جہاں تک اس کے برتن میں منہ ڈالنے کا تعلق ہے تو اس میں نجاست کے واجب ہونے یا نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں اس میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا عمل مذکور ہے لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے استدلال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس میں اس کا بھی احتمال ہے جس پر دلیل پیش کی گئی اور اس کے خلاف بھی احتمال ہے ہم دیکھتے ہیں کہ کتوں کا گھروں میں ہونا مکروہ نہیں حالانکہ ان کا جھوٹا مکروہ (ناپاک) ہے لہٰذا ہو سکتا ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اس سے اس کا شکار، حفاظت اور کھیتی باڑی کے لیے ہونا مراد ہو لیکن اس کے

marfat.com

هَلْ هُوَ مَكْرُوْهٌ أَمْ لَا وَلٰكِنَّ الْآثَارَ الْأُخَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا إِبَاحَةُ سُؤْرِهَا فَنُرِيْدُ أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُخَالِفُهَا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ـ

جھوٹے پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ مکروہ ہے یا نہیں۔ البتہ دوسری روایات جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں ان کے مطابق اس کا جھوٹا مباح ہے پس ہم دیکھیں گے کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی کچھ مروی ہے، پس ہم نے دیکھا کہ ۔ ۔ ۔ ۔

۴۸ - فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُهُوْرُ الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْهِرُّ أَنْ يُغْسَلَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ قُرَّةُ شَكَّ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُتَّصِلُ الْإِسْنَادِ فِيْهِ خِلَافُ مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ وَقَدْ فَضَلَهَا هٰذَا الْحَدِيْثُ بِصِحَّةِ إِسْنَادِهٖ فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ فَإِنَّ الْقَوْلَ بِهٰذَا أَوْلٰى مِنَ الْقَوْلِ بِمَا خَالَفَهٗ ـ

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب برتن میں بلی منہ مارے تو وہ دو یا (فرمایا) تین بار دھونے سے پاک ہوگا۔ قرہ (راوی) کو شک ہے۔ یہ حدیث متصل ہے اور پہلی روایات کے مفہوم کے خلاف ہے۔ صحت اسناد کی وجہ سے اسے ان روایات پر ترجیح حاصل ہے اگر جہت اسناد کی رعایت ضروری ہے تو مخالف روایات کی نسبت اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ فَلَمْ يَرْفَعْهُ وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ ـ

سوال: اگر کوئی یہ کہے کہ ہشام بن حسان نے یہ حدیث حضرت محمد بن سیرین سے غیر مرفوع روایت کی ہے اور اس سلسلے میں یوں مذکور ہے۔

۴۹ - مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُؤْرُ الْهِرَّةِ يُهَرَاقُ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ـ

حضرت محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا۔ بلی کا جھوٹا بہا دیا جائے اور برتن کو ایک یا دو بار دھو لیا جائے۔

قِيْلَ لَهٗ لَيْسَ فِيْ هٰذَا مَا يَجِبُ بِهٖ فَسَادُ حَدِيْثِ قُرَّةَ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يُوْقِفُهَا عَلَيْهِ فَإِذَا سُئِلَ عَنْهَا هَلْ هِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَهَا وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ

جواب: اس سے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں جو حضرت قرہ کی روایت کا فساد واجب کرے، کیونکہ حضرت محمد بن سیرین کبھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت موقوفاً بیان کرتے ہیں جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تو وہ اسے مرفوع روایت کرتے۔ (اس بات پر کہ وہ ایسا کرتے تھے) دلیل یہ ہے کہ یحییٰ بن عیسیٰ فرماتے ہیں جب محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

marfat.com

ثنا اسمٰعیل بن ابراہیم عن یحیی بن عیسی عن محمد بن سیرین انه کان اذا حدث عن ابی هریرة فقیل له عن النبی صلی الله علیه وسلم فقال کل حدیث ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وانما کان یفعل ذلک لان ابا هریرة لم یکن یحدثهم الا عن النبی صلی الله علیه وسلم فاغناه ما اعلمهم من ذلک فی حدیث ابن ابی داؤد ان یرفع کل حدیث یرویه لهم محمد عنه فثبت بذلک اتصال حدیث ابی هریرة هذا مع ثبت قرة وضبطه واتقانه ثم قد روی ذلک ایضا عن ابی هریرة موقوفا من غیر هذا الطریق ولکنه غیر مرفوع.

۵۰ - حدثنا ربیع بن الجیزی قال ثنا سعید بن کثیر بن عفیر قال انا یحیی ابن ایوب عن ابن جریج عن عمرو بن دینار عن ابی صالح السمان عن ابی هریرة قال یغسل الاناء من الهر کما یغسل من الکلب.

۵۱ - حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابن ابی مریم قال انا یحیی بن ایوب عن خیر ابن نعیم عن ابی الزبیر عن ابی صالح عن ابی هریرة مثله.

وقد روی ذلک عن جماعة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وتابعیهم.

۵۲ - حدثنا یزید بن سنان قال ثنا ابو بکر الحنفی قال ثنا عبد الله بن نافع مولی ابن عمر عن ابیه عن ابن عمر انه کان لا یتوضأ بفضل الکلب والهر وما سوی

سے روایت کرتے تو پوچھا جاتا کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تو فرماتے حضرت ابوہریرہ کی تمام روایات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں وہ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان سے ہر حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے پس حضرت محمد بن سیرین کو اس چیز نے جس کا انھوں نے ابن ابی داؤد کی روایت میں ذکر کیا، ہر اس حدیث کے رفع سے بے نیاز کر دیا جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے۔ اس سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا متصل ہونا ثابت ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ حضرت قرہ (حضرت محمد بن سیرین کے شاگرد) حافظ ضابط اور مضبوط راوی ہیں۔ پھر یہی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کیساتھ موقوفاً (غیر مرفوع) مروی ہے۔

حضرت ابو صالح السمان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا بلی (کے چاٹنے) سے برتن اسی طرح دھویا جائے جس طرح کتے (کے چاٹنے) سے دھویا جاتا ہے۔

حضرت ابو زبیر بواسطہ ابو صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کتے اور بلی کے جھوٹے سے وضو نہیں فرماتے تھے اور جو اس کے علاوہ ہے اس میں کوئی

marfat.com

ذٰلِكَ فَلَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ۔

حرج نہیں۔

۵۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى الْأُشْنَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَوَضَّئُوا مِنْ سُؤْرِ حِمَارٍ وَلَا الْكَلْبِ وَلَا السِّنَّوْرِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا گدھے، کتے بلی کے جھوٹے سے وضو نہ کرو۔

۵۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ إِذَا وَلَغَ السِّنَّوْرُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلْهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا۔

حضرت قتادہ، حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب بلی، برتن میں منہ مارے تو اسے دو یا تین بار دھو لو۔

۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي السِّنَّوْرِ يَلِغُ فِي الْإِنَاءِ قَالَ أَحَدُهُمَا يَغْسِلُهُ مَرَّةً وَقَالَ الْآخَرُ يَغْسِلُهُ مَرَّتَيْنِ

حضرت قتادہ، حضرت حسن اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما سے بلی کے برتن میں منہ مارنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک نے فرمایا اسے ایک بار دھوئے اور دوسرے نے فرمایا دو مرتبہ دھوئے۔

۵۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ يَقُولَانِ اغْسِلِ الْإِنَاءَ ثَلٰثًا يَعْنِي مِنْ سُؤْرِ الْهِرِّ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بلی کے جھوٹے سے برتن کو تین بار دھوؤ۔

۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ هِرٍّ وَلَغَ فِي إِنَاءٍ أَوْ شَرِبَ مِنْهُ قَالَ يُصَبُّ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ مَرَّةً۔

حضرت ابو حرہ، حضرت حسن (رضی اللہ عنہما) سے اس بلی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے برتن میں منہ ڈالا یا اس سے پیا، فرماتے ہیں اسے بہا دیا جائے اور برتن کو ایک بار دھو لیا جائے۔

۵۸- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ ابْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّهُ سَأَلَ يَحْيَى ابْنَ سَعِيدٍ عَمَّا لَا يُتَوَضَّأُ بِفَضْلِهٖ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ الْخِنْزِيرُ وَالْكَلْبُ وَالْهِرُّ۔

حضرت یحییٰ بن ایوب فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ان جانوروں کے بارے میں پوچھا جن کے جھوٹے سے وضو نہیں کیا جاتا تو فرمایا خنزیر، کتا اور بلی۔

marfat.com

وَقَدْ شَدَّ هٰذَا الْقَوْلَ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ وَذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا اللُّحْمَانَ عَلٰى أَرْبَعَةِ أَوْجُهٍ فَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ مَأْكُوْلٌ وَهُوَ لَحْمُ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ فَسُؤْرُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ طَاهِرٌ لِأَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا وَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ غَيْرُ مَأْكُوْلٍ وَهُوَ لَحْمُ بَنِيْ اٰدَمَ وَسُؤْرُهُمْ طَاهِرٌ لِأَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا وَمِنْهَا لَحْمٌ حَرَامٌ وَهُوَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَالْكَلْبِ فَسُؤْرُ ذٰلِكَ حَرَامٌ لِأَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا حَرَامًا فَكَانَ حُكْمُ مَا مَاسَّ هٰذِهِ اللُّحْمَانَ الثَّلٰثَةَ كَمَا ذَكَرْنَا يَكُوْنُ حُكْمُهٗ حُكْمَهَا فِي الطَّهَارَةِ وَالتَّحْرِيْمِ وَمِنَ اللُّحْمَانِ أَيْضًا لَحْمٌ قَدْ نُهِيَ عَنْ أَكْلِهٖ وَهُوَ لَحْمُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَكُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ أَيْضًا مِنْ ذٰلِكَ السِّنَّوْرُ وَمَا أَشْبَهَهٗ فَكَانَ ذٰلِكَ مَنْهِيًّا عَنْهُ مَمْنُوْعًا مِنْ أَكْلِ لَحْمِهٖ بِالسُّنَّةِ وَكَانَ فِي النَّظَرِ أَيْضًا سُؤْرُ ذٰلِكَ حُكْمُهٗ حُكْمُ لَحْمِهٖ لِأَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا مَكْرُوْهًا فَصَارَ حُكْمُهٗ حُكْمَهٗ كَمَا صَارَ حُكْمُ مَا مَاسَّ اللُّحْمَانَ الثَّلٰثَةَ الْأُوَلَ حُكْمَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ كَرَاهَةُ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اور جب ہم نے اس مسئلہ کو نظر صحیح کے ساتھ دیکھا تو یہ مزید مضبوط ہوگیا وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں گوشت کی چار قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو پاک ہے اور کھایا جاتا ہے۔ یہ اونٹ، گائے، اور بکری کا گوشت ہے ان تمام کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اس نے پاک گوشت سے مس کیا۔

دوسرا وہ گوشت ہے جو پاک ہے لیکن کھایا نہیں جاتا وہ انسان کا گوشت ہے ان کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اس نے پاک گوشت سے مس کیا۔

تیسرا وہ گوشت ہے جو حرام ہے یہ خنزیر اور کتے کا گوشت ہے ان چیزوں کا جھوٹا بھی حرام ہے کیونکہ اس نے حرام گوشت کو چھوا۔ پس ان تین قسم کے گوشت سے جو چیز مس کرے گی تو طہارت اور حرمت کے سلسلے میں اس کا وہی حکم ہوگا جو گوشت کا ہے۔

ایک گوشت وہ بھی ہے جس کے کھانے سے روکا گیا ہے وہ گھریلو گدھوں اور درندوں کا گوشت ہے جو دانتوں سے پھاڑ کر کھاتے ہیں بلی اور اس جیسے دوسرے جانور بھی اسی میں داخل ہیں ان کا گوشت سنت (حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حرام قرار دیا گیا اور اس سے منع کیا گیا لہٰذا ان کے جھوٹے کا حکم بھی ہوگا جو ان کے گوشت کا ہے کیونکہ وہ مکروہ گوشت کے ساتھ لگا تو اس کا حکم بھی وہی ہوگا جس طرح پہلے تین قسم کے گوشت سے مس کرنے والی چیز کا حکم گوشت کے حکم جیسا ہے اس سے ثابت ہوا کہ بلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ٣ سُؤْرِ الْكَلْبِ

۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

باب ۳: کتے کے جھوٹے کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ مارے تو اس کو سات بار دھوؤ۔

marfat.com

٦٠ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

٦١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ.

٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

٦٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سُئِلَ سَعِيدٌ عَنِ الْكَلْبِ يَلِغُ فِي الْإِنَاءِ فَأَخْبَرَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أُولَاهُنَّ أَوِ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ شَكَّ سَعِيدٌ.

الْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ الْمَسْأَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا الْأَثَرِ فَقَالُوا لَا يَطْهُرُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ حَتَّى يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنْ ذَلِكَ كَمَا يُغْسَلُ مِنْ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٦٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ ان میں سے پہلی بار مٹی سے دھوئیں۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عبدالوہاب بن عطاء فرماتے ہیں حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے کتے کے بارے میں پوچھا گیا جو برتن میں منہ ڈالتا ہے تو انھوں نے ہمیں قتادہ سے خبر دی انھوں نے ابن سیرین سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا البتہ یہ فرمایا کہ پہلی یا ساتویں بار مٹی سے دھوئیں اس میں حضرت سعید کو شک ہے۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے ان آثار کے ظاہر کو اپناتے ہوئے کہا کہ برتن میں کتا منہ ڈالے تو وہ پاک نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسے سات بار دھو لیا جائے پہلی بار مٹی سے دھوئیں جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے برتن اسی طرح دھویا جائے جس طرح دیگر نجاستوں سے دھوتے ہیں۔ اس سلسلے میں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ رسول اکرم

marfat.com

حسین بن نصر قال ثنا الفریابی قال ثنا الاوزاعی قال حدثنی ابن شھاب قال ثنی سعید بن المسیب ان ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلا یدخل یدہ فی الاناء حتی یفرغ علیھا مرتین او ثلثا فانہ لا یدری احدکم این باتت یدہ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اس پر دو یا تین بار پانی بہا لے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

۶۵- حدثنا ابن ابی داود وثنا فھد قالا ثنا ابو صالح قال حدثنی اللیث ابن سعد قال حدثنی عبد الرحمن بن خالد بن مسافر قال حدثنی ابن شھاب عن سعید وابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت سعید اور ابو سلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۶- حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا عبد اللہ بن رجاء قال انا زائدۃ بن قدامۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا احمد بن عبد اللہ بن یونس قال ثنا ابو شھاب عن الاعمش عن ابی صالح وابی رزین عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلہ غیر انہ قال فلیغسل یدیہ مرتین او ثلثا۔

حضرت ابو صالح اور ابو رزین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں یہ فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ دو یا تین مرتبہ دھولے۔

۶۸- حدثنا ابن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن محمد عن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۹- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا اصبغ ابن الفرج قال ثنا ابن وھب عن جابر بن

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ

marfat.com

إِسْمٰعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ أَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا۔

علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالتے۔

قَالُوْا فَلَمَّا رُوِيَ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّهَارَةِ مِنَ الْبَوْلِ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَغَوَّطُوْنَ وَيَبُوْلُوْنَ وَلَا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَأَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ إِذَا قَامُوْا مِنْ نَوْمِهِمْ لِأَنَّهُمْ لَا يَدْرُوْنَ أَيْنَ بَاتَتْ أَيْدِيْهِمْ مِنْ أَبْدَانِهِمْ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ فِي مَوْضِعٍ قَدْ مَسَحُوْهُ مِنَ الْبَوْلِ أَوِ الْغَائِطِ فَيَعْرَقُوْنَ فَتَنْجُسُ بِذٰلِكَ أَيْدِيْهِمْ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَسْلِهَا ثَلٰثًا وَكَانَ ذٰلِكَ طَهَارَةً لَهَا مِنَ الْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ إِنْ كَانَ أَصَابَهَا فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ يُطَهِّرُ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ وَهُمَا أَغْلَظُ النَّجَاسَاتِ كَانَ أَحْرٰى أَنْ يُطَهِّرَ بِمَا هُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ مِنَ النَّجَاسَاتِ وَقَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ قَوْلِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ان فقہاء کرام نے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشاب سے طہارت حاصل کرنے کے بارے میں یہ بات مروی ہے کیونکہ وہ (صحابہ کرام) قضائے حاجت کرتے اور پیشاب کرتے لیکن استنجا نہیں کرتے تھے تو آپ نے اس بات کا حکم فرمایا جب وہ نیند سے بیدار ہوں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ رات کو ان کے ہاتھ بدن کے کس حصے پر لگے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پیشاب اور قضائے حاجت پونچھنے کی جگہ لگے ہوں پس پسینے کی وجہ سے ان کے ہاتھ ناپاک ہو جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تین بار دھونے کا حکم فرمایا اور یہ پیشاب یا پاخانے سے طہارت ہے اگر وہ ہاتھوں کو پہنچے حالانکہ یہ سب سے غلیظ نجاستیں ہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ اس سے کم درجے کی نجاستیں بھی پاک ہو جائیں۔

اور اس بات پر جو ہم نے ذکر کی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا وہ قول دلالت کرتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ سے مروی ہے۔

٧٠- كَمَا قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْإِنَاءِ يَلِغُ فِيْهِ الْكَلْبُ أَوِ الْهِرُّ قَالَ يُغْسَلُ ثَلٰثَ مِرَارٍ۔

حضرت عطاء، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس برتن کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ جس میں کتے یا بلی نے منہ مارا کہ اسے تین بار دھویا جائے۔

فَلَمَّا كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ رَأٰى أَنَّ الثَّلٰثَ يُطَهِّرُ الْإِنَاءَ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ السَّبْعِ لِأَنَّا نُحْسِنُ الظَّنَّ بِهِ فَلَا نَتَوَهَّمُ عَلَيْهِ أَنَّهُ يَتْرُكُ مَا سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے خیال میں تین بار دھونا اس برتن کو پاک کر دیتا ہے جس میں کتے نے منہ مارا اور انھوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس سے سات بار دھونے کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا کیونکہ ہم ان کے بارے میں اچھا گمان رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہم اس بات کا وہم بھی نہیں کرتے کہ انھوں نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

marfat.com

سَلَّمَ اِلَّا اِلٰی مِثْلِہٖ وَاِلَّا سَقَطَتْ عَدَالَتُہٗ فَلَمْ یُقْبَلْ قَوْلُہٗ وَلَا رِوَایَتُہٗ وَلَوْ وَجَبَ اَنْ یُّعْمَلَ بِمَا رُوِیْنَا فِی السَّبْعِ وَلَا یُجْعَلُ مَنْسُوْخًا کَانَ مَا رَوٰی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُغَفَّلِ فِیْ ذٰلِکَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلٰی مِمَّا رَوٰی اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لِاَنَّہٗ زَادَ عَلَیْہِ۔

۷۱۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ وَّ وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَالِیْ وَالْکِلَابِ ثُمَّ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوا الثَّامِنَۃَ بِالتُّرَابِ۔

۷۲۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ عَنْ شُعْبَۃَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

فَھٰذَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُغَفَّلِ قَدْ رَوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یُغْسَلُ سَبْعًا وَّیُعَفَّرُ الثَّامِنَۃَ بِالتُّرَابِ وَزَادَ عَلٰی اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَالزَّائِدُ اَوْلٰی مِنَ النَّاقِصِ فَکَانَ یَنْبَغِیْ لِھٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا اَنْ یَّقُوْلَ لَا یَطْھُرُ الْاِنَاءُ حَتّٰی یُغْسَلَ ثَمَانِیَ مَرَّاتٍ السَّابِعَۃَ بِالتُّرَابِ وَالثَّامِنَۃَ کَذٰلِکَ لِیَاْخُذَ بِالْحَدِیْثَیْنِ جَمِیْعًا فَاِنْ تَرَکَ حَدِیْثَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُغَفَّلِ فَقَدْ لَزِمَہٗ مَا اَلْزَمَہٗ خَصْمُہٗ فِیْ تَرْکِہِ السَّبْعَ الَّتِیْ قَدْ ذَکَرْنَا وَاِلَّا فَقَدْ بَیَّنَّا اَنَّ اَغْلَظَ النَّجَاسَاتِ یَطْھُرُ مِنْھَا غَسْلُ الْاِنَاءِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَمَا دُوْنَھَا اَحْرٰی اَنْ یُّطَھِّرَہٗ ذٰلِکَ اَیْضًا وَلَقَدْ قَالَ الْحَسَنُ فِیْ ذٰلِکَ بِمَا رَوٰی عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ الْمُغَفَّلِ۔

سنا اس کی مثل پر عمل کیے بغیر اسے چھوڑ دیا ہو ورنہ ان کی عدالت ختم ہو جائے گی اور ان کا قول اور روایت قبول نہیں کی جائیگی اگر اس پر عمل کرنا ضروری ہو جو ہم نے سات (بار دھونے) کے بارے میں روایت کیا اور اسے منسوخ نہ سمجھا جائے تو اس سلسلے میں جو کچھ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس پر عمل کرنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل کی نسبت زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ اس میں کچھ اضافہ ہے

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا مجھے کتوں سے کیا واسطہ، پھر فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے برتن میں کتا منہ مارے تو اس برتن کو سات بار دھولو اور آٹھویں بار مٹی سے صاف کرو۔

حضرت وہب، حضرت شعبہ (رضی اللہ عنہما) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اسے سات بار دھویا جائے اور آٹھویں بار مٹی سے صاف کیا جائے یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر اضافہ کرتے ہیں اور زائد ناقص سے اولیٰ ہوتا ہے ہمارے اس مخالف کو چاہیے کہ وہ اس بات کا قائل ہو کہ برتن کو جب تک آٹھ بار نہ دھویا جائے پاک نہیں ہوتا ساتویں بار مٹی سے اور آٹھویں بار بھی اسی طرح تاکہ دونوں حدیثوں پر بیک وقت عمل ہو جائے اگر وہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت چھوڑیگا تو اس پر وہی بات لازم آئیگی، جو سات بار دھونے کے ترک کے سلسلے میں مخالف نے اس پر لازم قرار دی جس کا ابھی ہم نے ذکر کیا ہے ورنہ ہم نے بیان کر دیا کہ غلیظ ترین نجاست سے (ناپاک ہونے والا) برتن تین بار دھونے سے پاک ہو جاتا ہے تو جو اس سے کم ناپاک ہے وہ زیادہ لائق ہے کہ اس طرح دھونے سے پاک ہو جائے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا اس سلسلے میں وہی قول ہے جو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

marfat.com

٤٣ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا أبو حرة عن الحسن قال إذا ولغ الكلب في الإناء غسل سبع مرات والثامنة بالتراب.

وأما النظر في ذلك فقد كفانا الكلام فيه ما بينا من حكم اللحمان في باب سؤر الحر وقد ذهب قوم في الكلب يلغ في الإناء أن الماء طاهر ويغسل الإناء سبعا وقالوا إنما ذلك تعبد تعبدنا به في الآنية خاصة فكان من الحجة عليهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما سئل عن الحياض التي تردها السباع فقال إذا كان الماء قلتين لم يحمل خبثا فقد دل ذلك أنه إذا كان دون القلتين حمل الخبث ولولا ذلك لما كان لذكر القلتين معنى ولكان ما هو أقل منهما وما هو أكثر سواء فلما جرى الذكر على القلتين ثبت أن حكمهما خلاف حكم ما هو دونهما فثبت بهذا من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم أن ولوغ الكلب في الماء ينجس الماء وجميع ما بينا في هذا الباب هو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

باب سؤر بني آدم

٤٤ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا المعلى بن أسد قال ثنا عبد العزيز بن المختار عن عاصم الأحول عن عبد الله بن سرجس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يغتسل الرجل بفضل المرأة والمرأة

حضرت حسن فرماتے ہیں جب کتا برتن میں منہ مارے تو اسے سات بار دھوئیں اور آٹھویں بار مٹی سے دھوئیں۔

اس مسئلے میں مزید بحث کے سلسلے میں ہمیں وہ کلام کافی ہے جو ہم نے بلی کے جھوٹے کے بیان میں مختلف قسم کے گوشتوں کا حکم بتاتے ہوئے بیان کیا۔ کتے کے برتن میں منہ مارنے کے سلسلے میں ایک قوم کا خیال ہے کہ پانی پاک ہے اور برتن کو سات بار دھویا جائے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ محض عبادت ہے تو برتن کے سلسلے میں تعمیل حکم کرتے ہیں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے جب ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جن پر درندوں کی آمد ورفت ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کو پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب وہ دو قلوں سے کم ہو تو نجاست کو اٹھاتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو قلتین کے ذکر کی کوئی وجہ نہ تھی اور اس صورت میں اس سے کم یا زیادہ دونوں برابر ہوتے جب دو قلوں کا ذکر کیا گیا تو ثابت ہوا کہ ان (دو قلوں) کا حکم ان سے کم (پانی) کے حکم کے خلاف ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے ثابت ہوا کہ کتے کا پانی میں منہ مارنا پانی کو ناپاک کر دیتا ہے۔ اس باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

باب ۴: انسان کا جھوٹا

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے اور عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے بلکہ دونوں اکٹھے شروع

marfat.com

بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلٰكِنْ يَشْرَعَانِ جَمِيعًا۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسٰى قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيتُ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُوهُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوْ بِسُؤْرِ الْمَرْأَةِ لَا يَدْرِي أَبُوحَاجِبٍ أَيُّهُمَا قَالَ۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَوَادَةَ ابْنِ عَاصِمٍ أَبُوحَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُؤْرِ الْمَرْأَةِ۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيقِ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَكَرِهُوا أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوْ تَتَوَضَّأَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِهٰذَا كُلِّهِ وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوا بِهِ فِي ذٰلِكَ۔

۷۸۔ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ امْرَأَةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ

ہوں۔

حضرت حمید بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک ایسے شخص سے ملاقات کی جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اختیار کی جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوی میں چار سال رہنے کا شرف حاصل ہے۔ انھوں نے فرمایا حضور علیہ السلام نے منع فرمایا۔ (آگے پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا)

حضرت عاصم احول فرماتے ہیں میں نے ابوحاجب سے سنا وہ حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے بچے ہوئے یا جھوٹے پانی کے ساتھ وضو کرنے سے منع فرمایا حضرت ابوحاجب کو معلوم نہیں کہ آپ نے (دو باتوں میں سے) کونسی بات فرمائی۔

حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے جھوٹے سے منع فرمایا۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان آثار (کے ظاہر کو اپنایا ہے) پس ان کے نزدیک مکروہ ہے کہ مرد عورت کے بچے ہوئے اور عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ان کے دلائل میں سے یہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے

marfat.com

مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ.

۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

حضرت حماد، نے حضرت عاصم سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

حضرت ابن شہاب، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

حضرت ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

حضرت ابوبکر بن حفص بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

حضرت منصور بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ.

حضرت زینب، اپنی والدہ حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتی ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے

marfat.com

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي مَيْمُوْنَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

بتایا کہ وہ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۷۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۸۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت عطاء، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۹۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِي نَاعِمٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ نُفِيْضُ عَلَى أَيْدِيْنَا حَتّٰى نُنْقِيَهَا ثُمَّ نُفِيْضُ عَلَيْنَا الْمَاءَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ناعم ان سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور نبی اکرم صلی علیہ وسلم ایک ہی ٹب سے غسل کرتے تھے۔ ہم اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر ان کو پاک کرتے، پھر اوپر پانی بہاتے۔

۹۰۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَالْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ایک زوجہ مطہرہ ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمْ يَكُنْ فِي هٰذَا عِنْدَنَا حُجَّةٌ عَلَى مَا يَقُوْلُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَا كَانَا يَغْتَسِلَانِ جَمِيْعًا وَإِنَّمَا

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان احادیث میں پہلے قول کے قائلین کے خلاف ہمارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے وہ دونوں اکٹھے غسل فرماتے ہوں جبکہ

marfat.com

التنازع بين الناس إذا ابتدأ أحدهما قبل الآخر فنظرنا في ذلك۔

٩١- فإذا علي بن معبد قد حدثنا قال ثنا عبد الوهاب عن أسامة بن زيد عن سالم عن أم صبية الجهنية قال وزعم أنها قد أدركت وبايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت اختلفت يدي ويد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الوضوء من إناء واحد۔

٩٢- حدثنا يونس قال أنا ابن وهب قال أخبرني أسامة عن سالم ابن النعمان عن أم صبية الجهنية مثله ففي هذا دليل على أن أحدهما قد كان يأخذ من الماء بعد صاحبه۔

٩٣- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا أبان بن سمعة عن عكرمة عن عائشة قالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد يبدأ قبلي ففي هذا دليل على أن سور الرجل جائز للمرأة التطهير به۔

٩٤- حدثنا أحمد بن داود قال ثنا مسدد قال ثنا حماد بن زيد عن أفلح بن حميد عن القاسم عن عائشة قالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد تختلف فيه أيدينا من الجنابة۔

٩٥- حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب قال ثنا أفلح

تو اس بارے میں ہے کہ جب ایک شخص دوسرے سے پہلے ابتداء کرے۔ پس اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا . . .

حضرت سالم، حضرت ام صبیہ جہنیہ (رضی اللہ عنہا) سے جن کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور آپ کے دست مبارک پر بیعت بھی کی سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں ایک برتن سے وضو کرتے ہوئے میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک برتن میں یکے بعد دیگرے داخل ہوتے تھے۔

حضرت اسامہ، حضرت سالم بن نعمان کے واسطہ سے حضرت ام صبیہ جہنیہ (رضی اللہ عنہم) سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کے بعد پانی لیتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ آپ مجھ سے پہلے آغاز فرماتے۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ مرد کے جھوٹے سے عورت کا پاکیزگی حاصل کرنا جائز ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے جنابت کا غسل کرتے اور اس میں ہمارے ہاتھ یکے بعد دیگرے داخل ہو جاتے۔

حضرت افلح نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

marfat.com

ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا افلح فذکر مثله باسناده۔

۹۶- حدثنا علی بن شیبة قال ثنا یزید بن ھرون قال انا سفیان عن منصور عن ابراھیم عن الاسود عن عائشة قالت کنت انازع انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغسل من اناء واحد من الجنابة۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے جنابت کا غسل کرتے تھے۔

۹۷- حدثنا سلیمن بن شعیب الکیسانی قال ثنا الخصیب قال ثنا ھمام عن ھشام ابن عروة عن ابیہ عن عائشة انھا و النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسلان من اناء واحد یغترف قبلھا و تغترف قبلہ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے حضور علیہ السلام ام المومنین سے پہلے چلو بھرتے اور وہ آپ سے پہلے چلو بھرتیں۔

۹۸- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن مبارک بن فضالة عن امہ عن معاذة عن عائشة قالت کنت اغتسل انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد فاقول ابق لی ابق لی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے میں کہتی میرے لیے بھی چھوڑیئے میرے لیے بھی چھوڑیئے۔

۹۹- حدثنا محمد بن العباس بن الربیع اللؤلؤی قال ثنا اسد بن موسی قال ثنا المبارک فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت اسد بن موسی کہتے ہیں ہم سے حضرت مبارک نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کی۔

۱۰۰- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وھب بن جریر قال ثنا شعبة عن یزید الرشک عن معاذة عن عائشة مثلہ۔

حضرت یزید الرشک حضرت معاذہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱- حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو احمد قال ثنا سفیان عن سماک عن عکرمة عن ابن عباس ان بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغتسلت من جنابة فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا فقالت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے جنابت کا غسل فرمایا پھر آپ نے تشریف لا کر وضو فرمایا، ام المومنین نے عرض کیا (کہ میں نے اس سے غسل جنابت کیا ہے) تو فرمایا کہ پانی کو کوئی چیز

marfat.com

لَهٗ فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ.

فَقَدْ رَوَيْنَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَطَهُّرَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ بِسُؤْرِ صَاحِبِهٖ فَضَادَّ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَوَجَبَ النَّظَرُ هٰهُنَا لِنَسْتَخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْمَعْنَيَيْنِ الْمُتَضَادَّيْنِ مَعْنًى صَحِيْحًا فَوَجَدْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ اِذَا اَخَذَا بِاَيْدِيْهِمَا الْمَآءَ مَعًا مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ اِنَّ ذٰلِكَ لَا يُنَجِّسُ الْمَآءَ وَرَاَيْنَا النَّجَاسَاتِ كُلَّهَا اِذَا وَقَعَتْ فِي الْمَآءِ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ اَوْ مَعَ التَّوَضِّيْ مِنْهُ اَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ سَوَآءٌ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَكَانَ وُضُوْءُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مَعَ صَاحِبِهٖ لَا يُنَجِّسُ الْمَآءَ عَلَيْهِ كَانَ وُضُوْءُهٗ بَعْدَهٗ مِنْ سُؤْرِهٖ فِي النَّظَرِ اَيْضًا كَذٰلِكَ فَثَبَتَ بِهٰذَا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الْفَرِيْقُ الْاٰخَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ

۱۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ثِفَالٍ الْمُرِّيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَبَاحَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ ابْنِ حُوَيْطِبٍ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهٗ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

۱۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ

ناپاک نہیں کرتی۔

ہم نے ان آثار و روایات میں مرد و عورت میں سے ہر ایک کا دوسرے کے جھوٹے سے طہارت حاصل کرنا روایت کیا ہے اور یہ ان روایات کے خلاف ہیں جو ہم نے باب کے شروع میں روایت کی ہیں۔ پس ہمیں غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ ہم اس کے ذریعے متضاد معنوں میں سے صحیح مفہوم نکال سکیں چنانچہ ہم نے متفق علیہ ضابطہ یہ پایا کہ مرد اور عورت جب دونوں بیک وقت اپنے ہاتھ برتن میں ڈالیں تو پانی ناپاک نہیں ہوتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی نجاست وضو کرنے سے پہلے یا وضو کرتے وقت پانی میں گر جائے تو دونوں صورتوں میں حکم برابر ہے۔ پس جب یہ بات یوں ہے اور مرد اور عورت دونوں کے اکٹھے بیٹھ کر وضو کرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا تو ایک دوسرے کے بعد جھوٹے سے وضو کا بھی یہی حکم ہوگا۔ پس اس سے دوسرے فریق کا موقف ثابت ہوگیا۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب۵: وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں ہوتی اور اس آدمی کا وضو (جائز) نہیں جس نے اس میں بسم اللہ نہ پڑھی ہو۔

رباح بن عبد الرحمٰن بن ابوسفیان اپنی

marfat.com

البغدادی قال ثنا سعید بن کثیر بن عفیر قال حدثنی سلیمن بن بلال عن ابی ثفال المری قال سمعت رباح بن عبد الرحمن بن ابی سفیان یقول حدثتنی جدتی انها سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک۔

دادی سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مثل فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۱۰۴۔ حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعید قال انا الدراوردی عن ابن حرملة عن ابی ثفال المری عن رباح بن عبد الرحمن العامری عن ابن ثوبان عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت رباح بن عبد الرحمن عامری، بواسطہ ابن ثوبان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

الکلام فی ذلک

تحقیق مسئلہ

فذهب قوم الی ان من لم یسم علی وضوء الصلوة فلا یجزیه وضوءه واحتجوا فی ذلک بهذه الاثار وخالفهم فی ذلک اخرون فقالوا من لم یسم علی وضوءه فقد اساء وقد طهر بوضوءه ذلک واحتجوا فی ذلک۔

پس ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ جو شخص نماز کے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو جائز نہیں انھوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جس نے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھی اس نے گناہ کیا لیکن اس وضو کے ذریعے اسے طہارت حاصل ہوگئی انھوں نے اس ضمن میں اس حدیث سے استدلال کیا۔

۱۰۵۔ بما حدثنا علی بن معبد قال ثنا عبد الوهاب بن عطاء عن سعید عن قتادة عن الحسن عن حضین ابی ساسان عن المهاجر بن قنفذ انه سلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یتوضا فلم یرد علیه فلما فرغ من وضوءه قال انه لم یمنعنی ان ارد علیک الا انی کرهت ان اذکر اللہ الا علی طهارة۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا اور آپ وضو فرما رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا جب وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا، مجھے سلام کا جواب دینے سے کسی بات نے نہیں روکا مگر میں نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا پسند نہ کیا۔

ففی هذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کره ان یذکر اللہ الا علی طهارة ورد السلام بعد الوضوء الذی صار

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند فرمایا اور وضو کے ذریعے طہارت حاصل کرنے کے بعد سلام کا

بِهٖ مُتَطَهِّرًا فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهٗ قَدْ تَوَضَّأَ قَبْلَ اَنْ يَّذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ وَكَانَ قَوْلُهٗ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يُسَمِّ يَحْتَمِلُ اَيْضًا مَا قَالَهٗ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَيَحْتَمِلُ لَا وُضُوْءَ لَهٗ اَيْ لَا وُضُوْءَ لَهٗ مُتَكَامِلًا فِي الثَّوَابِ كَمَا قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ فَلَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمِسْكِيْنٍ خَارِجٍ مِّنْ حَدِّ الْمَسْكَنَةِ كُلِّهَا حَتّٰى تَحْرُمَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَاِنَّمَا اَرَادَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِالْمِسْكِيْنِ الْمُتَكَامِلِ فِي الْمَسْكَنَةِ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَ دَرَجَتِهٖ فِي الْمَسْكَنَةِ دَرَجَةٌ۔

۱۰۶- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ قَالُوْا فَمَنِ الْمِسْكِيْنُ قَالَ الَّذِيْ يَسْتَحْيِيْ اَنْ يَّسْاَلَ وَلَا يَجِدُ مَا يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهٗ فَيُعْطٰى

۱۰۷- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

۱۰۸- **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۱۰۹- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ

جواب دیا اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام لینے سے پہلے وضو فرمایا۔

اور آپ کے ارشاد گرامی کہ جو "بسم اللہ" نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوگا کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے جسے پہلے قول کے قائلین نے اختیار کیا اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ثواب کے اعتبار سے اس کا وضو کامل نہیں ہوتا۔ جیسے آپ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جسے ایک یا دو کھجوریں اور ایک یا دو لقمے دے کر ٹال دیا جائے آپ کی مراد یہ نہیں کہ ایسا شخص مسکین نہیں اور وہ محتاجی کی حد سے خارج ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ سے محروم ہو جائے بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ محتاجی میں اس درجۂ کمال کو نہیں پہنچا کہ اس کے بعد محتاجی کا درجہ باقی نہ رہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو چکر لگائے اور ایک یا دو کھجوروں یا ایک دو لقموں کے ذریعے اسے واپس کر دیا جائے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! مسکین کون ہے؟ آپ نے فرمایا مسکین جسے مانگنے سے حیا آئے اور اس کے پاس اتنا بھی نہ ہو جس کے ذریعے وہ (مانگنے سے) بے نیاز ہو جائے اور وہ لوگ اس کے حال سے واقف نہیں ہوتے۔

حضرت سفیان نے حضرت ابراہیم سے ان کی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اعرج بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اَوْ کَمَا قَالَ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَبِیْتُ شَبْعَانَ وَجَارُهٗ جَائِعٌ۔

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ بَشِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسَاوِرِ اَوْ اِبْنِ اَبِی الْمُسَاوِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یُعَاتِبُ ابْنَ الزُّبَیْرِ فِی الْبُخْلِ وَیَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَبِیْتُ شَبْعَانَ وَجَارُهٗ اِلٰی جَنْبِهٖ جَائِعٌ

فَلَمْ یُرِدْ بِذٰلِکَ اَنَّهٗ لَیْسَ بِمُؤْمِنٍ اِیْمَانًا اَخْرَجَ بِتَرْکِهٖ اِیَّاهُ اِلَی الْکُفْرِ وَلٰکِنَّهٗ اَرَادَ بِهٖ اَنَّهٗ لَیْسَ فِیْ اَعْلٰی مَرَاتِبِ الْاِیْمَانِ وَاَشْبَاهُ لِهٰذَا کَثِیْرَةٌ یَطُوْلُ الْکِتَابُ بِذِکْرِهَا فَکَذٰلِکَ قَوْلُهٗ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یُسَمِّ یُرِدْ بِذٰلِکَ اَنَّهٗ لَیْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوْءًا لَمْ یَخْرُجْ بِهٖ مِنَ الْحَدَثِ وَلٰکِنَّهٗ اَرَادَ اَنَّهٗ لَیْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوْءًا کَامِلًا فِیْ اَسْبَابِ الْوُضُوْءِ الَّذِیْ یُوْجِبُ الثَّوَابَ۔

فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنَ الْمَعَانِیْ مَا وَصَفْنَا وَلَمْ یَکُنْ هُنَاکَ دَلَالَةٌ یُقْطَعُ بِهَا لِاَحَدِ التَّاوِیْلَیْنِ عَلَی الْاٰخَرِ وَجَبَ اَنْ یُجْعَلَ مَعْنَاهُ مُوَافِقًا لِمَعَانِیْ حَدِیْثِ الْمُهَاجِرِ حَتّٰی لَا یَتَضَادَّانِ فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّ الْوُضُوْءَ بِلَا تَسْمِیَةٍ یَخْرُجُ بِهِ الْمُتَوَضِّئُ مِنَ الْحَدَثِ اِلَی الطَّهَارَةِ۔

حضرت ابوالزناد، اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اور جیسا کہ فرمایا وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

حضرت عبداللہ بن مساور یا ابن ابی المساور فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سُنا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بخل کے بارے میں جھڑکتے ہوئے فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر رات گزارے اور اس کے پڑوس میں پڑوسی بھوکا ہو۔

اس سے آپ کی مراد یہ نہیں کہ وہ اس (پڑوسی کی مدد) کو ترک کر کے ایمان سے خارج ہو گیا اور کفر میں چلا گیا بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ اسے ایمان کا اعلیٰ مرتبہ حاصل نہیں اس کی کئی مثالیں ہیں جن کے ذکر سے کتاب طویل ہو جائے گی اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ اس آدمی کا وضو نہیں جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی کا مطلب یہ نہیں کہ وہ شخص باوضو نہیں ہوا اور حدث سے نہیں نکلا بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کا وضو کامل نہیں ہوا جو حصول ثواب کا ایک سبب ہے۔

پس جب اس حدیث میں ان معانی کا احتمال بھی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا اور یہاں ایسی دلالت نہیں جس سے ایک تاویل کو دوسرے کے مقابلے میں قطعیت حاصل ہو جائے تو واجب ہے کہ اس کا معنی حدیث مہاجر کے معانی کے موافق کیا جائے تاکہ دونوں میں تضاد نہ ہو۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ بسم اللہ پڑھے بغیر وضو سے بھی وضو کرنے والا حدث سے طہارت کی طرف نکل جاتا ہے۔

marfat.com

وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّمَا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ لَا يُدْخَلُ فِيْهَا إِلَّا بِكَلَامٍ مِنْهَا الْعُقُوْدُ الَّتِيْ يَعْقِدُهَا بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ مِنَ الْبِيَاعَاتِ وَالْإِجَارَاتِ وَالْمُنَاكَحَاتِ وَالْخُلْعِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ فَكَانَتْ تِلْكَ الْأَشْيَاءُ لَا تَجِبُ إِلَّا بِأَقْوَالٍ وَكَانَتِ الْأَقْوَالُ مِنْهَا إِيْجَابٌ لِأَنَّهُ يَقُوْلُ قَدْ بِعْتُكَ قَدْ زَوَّجْتُكَ قَدْ خَلَعْتُكَ فَتِلْكَ أَقْوَالٌ فِيْهَا ذِكْرُ الْعُقُوْدِ وَأَشْيَاءُ تُدْخَلُ فِيْهَا بِأَقْوَالٍ وَهِيَ الصَّلٰوةُ وَالْحَجُّ فَتُدْخَلُ فِي الصَّلٰوةِ بِالتَّكْبِيْرِ وَفِي الْحَجِّ بِالتَّلْبِيَةِ فَكَانَ التَّكْبِيْرُ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِهَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوْءِ هَلْ تُشْبِهُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَاهَا غَيْرَ مَذْكُوْرٍ فِيْهَا إِيْجَابُ شَيْءٍ كَمَا كَانَ فِي النِّكَاحِ وَالْبُيُوْعِ فَخَرَجَتِ التَّسْمِيَةُ لِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ مَا وَصَفْنَا وَلَمْ تَكُنِ التَّسْمِيَةُ أَيْضًا رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِ الْوُضُوْءِ كَمَا كَانَ التَّكْبِيْرُ رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِ الصَّلٰوةِ وَكَمَا كَانَتِ التَّلْبِيَةُ رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِ الْحَجِّ فَخَرَجَ أَيْضًا بِذٰلِكَ حُكْمُهَا مِنْ حُكْمِ التَّكْبِيْرِ وَالتَّلْبِيَةِ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهَا فِي الْوُضُوْءِ كَمَا لَا بُدَّ مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ فِيْمَا يُعْمَلُ فِيْهِ۔

غور وفکر کے طریقے پر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کچھ چیزیں کلام کے بغیر ادا نہیں ہوتیں ان میں سے وہ عقود ہیں جو لوگوں کے درمیان خرید وفروخت اجارے نکاح خلع اور اس جیسی دوسری باتوں کی صورت میں پائے جاتے ہیں۔ یہ امور بات کیے بغیر واجب نہیں ہوتے اور ان میں گفتگو بھی واجب کرنے والی ہے کیونکہ آدمی کہتا ہے میں نے تجھ پر بیچا، میں نے تجھ سے نکاح کیا، میں نے تجھ سے خلع کیا یہ وہ اقوال ہیں جن میں عقود کا ذکر ہے اور یہ امور ان (عقود) میں اقوال کے ذریعے داخل ہیں اور یہ نماز ہے کہ اس میں تکبیر کے ذریعے اور حج میں تلبیہ کے ذریعے داخل ہوتے ہیں۔ پس نماز میں تکبیر اور حج میں تلبیہ ان کے ارکان میں سے ہیں۔

پھر ہم وضو میں بسم اللہ کی طرف لوٹتے ہیں کیا وہ ان میں سے کسی کے مشابہ ہے؟ تو ہم نے دیکھا کہ اس میں کسی چیز کو واجب کرنے کا ذکر نہیں جیسا کہ نکاح اور خرید وفروخت میں ہے پس بسم اللہ اس چیز کے حکم سے نکل گئی جس کا حکم ہم نے ذکر کیا اور بسم اللہ ارکانِ وضو میں سے نہیں جیسا کہ تکبیر نماز کا ایک رکن ہے اور تلبیہ حج کا ایک رکن ہے اس طرح اس کا حکم تکبیر وتلبیہ کے حکم سے بھی الگ ہو گیا۔ لہٰذا اس شخص کا قول باطل ہو گیا، جو کہتا ہے کہ وضو میں بسم اللہ اسی طرح لازمی ہے جس طرح یہ چیزیں متعلقہ عبادات میں ضروری ہیں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الذَّبِيْحَةَ لَا بُدَّ مِنَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَهَا وَمَنْ تَرَكَ ذٰلِكَ مُتَعَمِّدًا لَمْ تُؤْكَلْ ذَبِيْحَتُهُ فَالتَّسْمِيَةُ أَيْضًا عَلَى الْوُضُوْءِ كَذٰلِكَ۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ ہم دیکھتے ہیں ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنا بوقت ذبح ضروری ہے اور جو شخص جان بوجھ کر اسے چھوڑ دے اس کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا۔ پس وضو میں بسم اللہ پڑھنا بھی اسی طرح ضروری ہے۔

قِيْلَ لَهُ مَا ثَبَتَ فِيْ حُكْمِ النَّظَرِ أَنَّ مَنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَلَى الذَّبِيْحَةِ مُتَعَمِّدًا أَنَّهَا

جواب: اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ غور وفکر کے بعد جو چیز واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر ذبیحہ

لَا تُؤْكَلُ لَقَدْ تَنَازَعَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تُؤْكَلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تُؤْكَلُ فَأَمَّا مَنْ قَالَ تُؤْكَلُ فَقَدْ كَفَيْنَا الْبَيَانَ لِقَوْلِهِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ لَا تُؤْكَلُ فَإِنَّهُ يَقُولُ إِنْ تَرَكَهَا نَاسِيًا تُؤْكَلُ وَسَوَاءٌ عِنْدَهُ كَانَ الذَّابِحُ مُسْلِمًا أَوْ كَافِرًا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ كِتَابِيًّا فَجُعِلَتِ التَّسْمِيَةُ هٰهُنَا فِي قَوْلِ مَنْ أَوْجَبَهَا فِي الذَّبِيحَةِ إِنَّمَا هِيَ لِبَيَانِ الْمِلَّةِ فَإِذَا سَمَّى الذَّابِحُ صَارَتْ ذَبِيحَتُهُ مِنْ ذَبَائِحِ الْمِلَّةِ الْمَأْكُولَةِ ذَبِيحَتُهَا وَإِذَا لَمْ يُسَمِّ جُعِلَتْ مِنْ ذَبَائِحِ الْمِلَلِ الَّتِي لَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهَا وَالتَّسْمِيَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ لَيْسَ لِلْمِلَّةِ إِنَّمَا هِيَ مَجْعُولَةٌ لِذِكْرٍ عَلَى سَبَبٍ مِنْ أَسْبَابِ الصَّلٰوةِ فَرَأَيْنَا مِنْ أَسْبَابِ الصَّلٰوةِ الْوُضُوْءَ وَسَتْرَ الْعَوْرَةِ فَكَانَ مَنْ سَتَرَ عَوْرَتَهُ لَا بِتَسْمِيَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مَنْ تَطَهَّرَ أَيْضًا لَا بِتَسْمِيَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ الْوُضُوْءِ لِلصَّلٰوةِ مَرَّةً مَرَّةً وَثَلٰثًا ثَلٰثًا

۱۱۲ ـ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ خَالِدٍ أَوْ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۳ ـ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ

پر بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دے اس کے نہ کھانے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کھایا جائے بعض کہتے ہیں نہ کھایا جائے جو لوگ کہتے ہیں کھایا جائے ان کے قول پر ہمارا بیان کافی ہے اور جو شخص کہتا ہے نہ کھایا جائے وہ کہتا ہے اگر بھول کر چھوڑا تو کھایا جائے اس کے نزدیک برابر ہے ذبح کرنے والا مسلمان یا کافر، لیکن کافر ہو تو اہل کتاب سے ہو پس یہاں اس شخص کے قول کے مطابق جو اسے ذبیحہ پر واجب قرار دیتا ہے یہ بیان ملت کے لیے ہے جب ذبح کرنے والے نے بسم اللہ پڑھی تو یہ ان لوگوں کے ذبیحہ سے ہو گا جن کا ذبیحہ کھایا جاتا ہے۔ اور جب بسم اللہ نہ پڑھے تو یہ ان لوگوں کے ذبیحہ سے ہو گا جن کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا اور وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا کسی ملت کے اظہار کے لیے نہیں بلکہ یہ اسباب نماز سے زائد محض ذکر الٰہی کے لیے ہے پس ہم دیکھتے ہیں کہ وضو کرنا اور شرمگاہ کو چھپانا نماز کے اسباب و شرائط میں سے ہیں تو جو شخص بسم اللہ پڑھے بغیر شرمگاہ ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں لہٰذا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص بسم اللہ پڑھے بغیر طہارت حاصل کرے تو اس کے لیے بھی کوئی حرج نہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۶: نماز کے لیے ایک ایک اور تین تین بار وضو کرنا

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو فرمایا پھر ارشاد فرمایا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

حضرت ابو جحیفہ و نزاعی، حضرت علی کرم اللہ

قال ثنا اسرائيل قال ثنا ابو اسحق عن ابي حية الوداعي عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

وجہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴- حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا علي بن الجعد قال انا ابن ثوبان عن عبدة بن ابي لبابة عن شقيق قال رايت عليا وعثمان توضا ثلثا وقالا هكذا كان يتوضا رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

حضرت شفیق فرماتے ہیں میں نے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے تین تین بار (اعضاء دھونے کے ساتھ) وضو کیا اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح وضو کرتے تھے۔

۱۱۵- حدثنا احمد بن يحيى الصوري قال ثنا الهيثم بن جميل قال ثنا ابن ثوبان فذكر باسناده مثله۔

ہیثم بن جمیل فرماتے ہیں ہم سے ابن ثوبان نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کیا۔

۱۱۶- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي قال ثنا اسحق بن يحيى عن معاوية بن عبد الله عن عبد الله بن جعفر عن عثمان بن عفان انه توضا ثلثا ثلثا وقال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضا هكذا۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو کیا اور فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۱۷- حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا ابو الوليد قال ثنا حماد بن سلمة عن عمرو بن دينار عن سبيع عن ابي امامة ان النبي صلى الله عليه وسلم توضا ثلثا ثلثا۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار وضو فرمایا۔

ففي هذه الآثار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضا ثلثا ثلثا وقد روي عنه ايضا انه توضا مرة مرة۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء کو تین تین بار دھو کر وضو فرمایا اور آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک ایک بار دھو کر وضو فرمایا۔

۱۱۸- حدثنا الربيع بن سليمان المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا الضحاك بن شرحبيل عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال رايت رسول الله صلى

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایک ایک بار (اعضاء کو دھونے کے ساتھ) وضو فرمایا۔

marfat.com

اللہ علیہ وسلم توضأ مرۃ مرۃ۔

١١٩- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن سفیان عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس قال الا انبئکم بوضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ مرۃ او قال توضأ مرۃ مرۃ۔

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک بار وضو کرنے کے بارے میں نہ بتاؤں یا فرمایا آپ نے ایک ایک بار وضو فرمایا۔

١٢٠- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا یحیی ابن صالح الوحاظی قال ثنا عبید اللہ بن عمرو عن ابن ابی نجیح عن مجاہد عن عبد اللہ بن عمر قال توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ مرۃ۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو فرمایا۔

١٢١- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا علی بن معبد قال ثنا عبید اللہ عن الحسن بن عمارۃ عن ابن ابی نجیح ثم ذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت علی بن معبد فرماتے ہیں ہم سے عبید اللہ نے بیان کیا انھوں نے حضرت حسن بن عمارہ سے اور انھوں نے ابو نجیح سے روایت کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

١٢٢- حدثنا محمد بن خزیمۃ وابن ابی داود قالا ثنا سعید بن سلیمن الواسطی قال ثنا عبد العزیز بن محمد عن عمرو ابن ابی عمرو عن عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابیہ عن جدہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ثلثا ثلثا ورأیتہ غسل مرۃ مرۃ۔

حضرت عبید اللہ بن رافع اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے تین تین بار وضو کیا اور ایک ایک بار غسل کیا۔

فثبت بما ذکرنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ توضأ مرۃ مرۃ فثبت بذلک ان ما کان منہ من وضوئہ ثلثا ثلثا انما ہو لاصابۃ الفضل لا الفرض۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار (اعضاء دھو کر) وضو فرمایا لہذا جو کچھ آپ سے تین تین بار کے بارے میں مروی ہے وہ فضیلت حاصل کرنے کے لیے تھا۔ فرض کی ادائیگی کے لیے نہیں۔

marfat.com

بَابُ فَرْضِ مَسْحِ الرَّاسِ فِي الْوُضُوْءِ

۱۲۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَعَبْدُ الْغَنِيِّ ابْنُ اَبِي عُقَيْلٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَخَذَ بِيَدِهٖ فِي وُضُوْءِهٖ لِلصَّلٰوةِ مَآءً فَبَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِيَدِهٖ اِلٰى مُؤَخَّرِ الرَّاسِ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلٰى مُقَدَّمِهٖ قَالَ مَالِكٌ هٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي ذٰلِكَ وَاَعَمُّهُ فِي مَسْحِ الرَّاسِ.

۱۲۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اَبِيْ وَحَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَاسِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ مِنْ مُقَدَّمِ عُنُقِهٖ.

۱۲۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ.

۱۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِي الْاَزْهَرِ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ اَرَاهُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ مَسَحَ رَاسَهٗ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى مُقَدَّمِ رَاسِهٖ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِيْ

باب: وضو میں سر کے مسح کی فرضیت

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا وضو کرتے ہوئے دستِ مبارک میں پانی لے کر سر کی اگلی جانب سے شروع کیا پھر ہاتھ کو سر کی پچھلی جانب لے گئے پھر دونوں ہاتھوں کو آگے کی طرف لائے۔

امام مالک فرماتے ہیں مسح کے سلسلے میں جو کچھ میں نے سنا ہے وہ زیادہ اچھا اور عام ہے۔

حضرت طلحہ بن مصرف اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سر کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا حتیٰ کہ گردن کے سامنے گدی تک لے گئے۔

حضرت عبدالوارث بن سعید حضرت لیث سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابوالازہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان (اہل مجلس) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو بتایا۔ جب وہ سر کے مسح تک پہنچے تو اپنی ہتھیلیوں کو سر کے اگلے حصے پر رکھا پھر ان کو (پیچھے) لے گئے۔ حتیٰ کہ گدی تک پہنچ گئے پھر انہیں واپس لائے یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ گئے جہاں سے آغاز فرمایا تھا۔

marfat.com

مِنْهُ بَدَاَ۔

اَلْكَلَامُ فِىْ ذٰلِكَ

فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى اَنَّ مَسْحَ الرَّاْسِ كُلِّهٖ وَاجِبٌ فِىْ وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ لَا يُجْزِئُ تَرْكُ شَىْءٍ مِّنْهُ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا الَّذِىْ فِىْ اٰثَارِكُمْ هٰذِهٖ اِنَّمَا هُوَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَاْسَهٗ كُلَّهٗ فِىْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلٰوةِ فَهٰكَذَا نَاْمُرُ الْمُتَوَضِّئَ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ فِىْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلٰوةِ وَلَا نُوْجِبُ ذٰلِكَ بِكَمَالِهٖ عَلَيْهِ فَرْضًا وَّلَيْسَ فِىْ فِعْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ لِاَنَّهٗ فَرْضٌ فَقَدْ رَاَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا لَا اَنَّ ذٰلِكَ فَرْضٌ لَا يُجْزِئُ اَقَلُّ مِنْهُ وَلٰكِنْ مِّنْهُ فَرْضٌ وَّمِنْهُ فَضْلٌ۔

وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاٰثَارِ الدَّالَّةِ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ فِى الْفَرْضِ فِىْ مَسْحِ الرَّاْسِ اَنَّهٗ عَلٰى بَعْضِهٖ۔

۱۲۷۔ مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِىِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ فَمَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

تحقیق مسئلہ

بعض علماء کا یہ مسلک ہے کہ نماز کے وضو میں تمام سر کا مسح فرض ہے اس سے کچھ بھی چھوڑنا جائز نہیں، انہوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن بعض علماء نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ان روایات میں جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے وضو فرماتے ہوئے سارے سر کا مسح فرمایا۔ ہم بھی وضو کرنے والے کو یہی کہتے ہیں کہ وہ نماز کے وضو میں ایسا ہی کرے لیکن ہم پورے سر کا مسح فرض قرار نہیں دیتے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جس سے معلوم ہو کہ آپ نے پورے سر کا مسح اس لیے کیا کہ وہ فرض ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے تین تین بار وضو فرمایا لیکن اسلئے نہیں کہ تین تین بار دھونا فرض ہے اس سے کم جائز نہیں بلکہ اسلئے کہ اس سے کچھ (ایک بار دھونا) فرض ہے اور تین بار دھونا باعث فضیلت ہے۔ ——— نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایات بھی مروی ہیں جن سے ان (دوسرے گروہ) کا موقف ثابت ہوتا ہے کہ سر کے بعض حصے کا مسح فرض ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔ آپ کے سر پر عمامہ مبارک تھا۔ آپ نے اس پر اور پیشانی پر مسح فرمایا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً

marfat.com

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ رَفَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ فَمَسَحَ عَلَى عِمَامَتِهِ وَقَدْ ذَكَرَ النَّاصِيَةَ بِشَيْءٍ

مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے اپنے عمامہ مبارک اور کسی قدر پیشانی پر مسح فرمایا۔

فَفِي هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى بَعْضِ الرَّأْسِ وَهُوَ النَّاصِيَةُ وَظُهُورُ النَّاصِيَةِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ بَقِيَّةَ الرَّأْسِ حُكْمُهُ حُكْمُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ الْحُكْمُ قَدْ ثَبَتَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ لَكَانَ كَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا وَقَدْ غُيِّبَتِ الرِّجْلَانِ فِيهِمَا وَلَوْ كَانَ بَعْضُ الرِّجْلَيْنِ بَادِيًا لَمَا أَجْزَأَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ مَا ظَهَرَ مِنْهُمَا وَيَمْسَحَ عَلَى مَا غَابَ مِنْهُمَا فَجُعِلَ حُكْمُ مَا غَابَ مِنْهُمَا مُضَمَّنًا بِحُكْمِ مَا بَدَا مِنْهُمَا فَكَمَا وَجَبَ غَسْلُ الظَّاهِرِ وَجَبَ غَسْلُ الْبَاطِنِ فَكَذٰلِكَ الرَّأْسُ لَمَّا وَجَبَ مَسْحُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ مَسْحُ مَا بَطَنَ مِنْهُ لِيَكُونَ حُكْمُ كُلِّهِ حُكْمًا وَاحِدًا كَمَا كَانَ حُكْمُ الرِّجْلَيْنِ إِذَا غُيِّبَتْ بَعْضُهَا فِي الْخُفَّيْنِ حُكْمًا وَاحِدًا فَلَمَّا اكْتَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْأَثَرِ بِمَسْحِ النَّاصِيَةِ عَلَى مَسْحِ مَا بَقِيَ مِنَ الرَّأْسِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْفَرْضَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ هُوَ مِقْدَارُ النَّاصِيَةِ وَأَنَّ مَا فَعَلَهُ فِيمَا جَاوَزَ بِهِ النَّاصِيَةَ فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ كَانَ دَلِيلًا عَلَى الْفَضْلِ لَا عَلَى الْوُجُوبِ حَتّٰى تَسْتَوِيَ هٰذِهِ

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے بعض حصے پر مسح فرمایا اور وہ پیشانی ہے پیشانی کا ظاہر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ باقی سر کا بھی وہی حکم ہے جو اس کے ظاہر کا حکم ہے کیونکہ اگر عمامہ پر مسح سے حکم ثابت ہو جاتا تو وہ موزوں پر مسح کی طرح ہوتا اور وہاں تو پاؤں پوشیدہ ہیں اگر پاؤں کا کچھ حصہ ظاہر ہوتا تو ان میں سے ظاہر کو دھوتا اور پوشیدہ کا مسح کرنا کافی نہ ہوتا بس ان میں سے جو چھپا ہوا ہوتا، ظاہر کا حکم اس کو شامل ہوتا تو جب ظاہر کا دھونا واجب ہوتا تو پوشیدہ کا دھونا بھی واجب ہوتا اسی طرح سر کے سلسلے میں ہے کہ جب اس سے ظاہر کا مسح واجب ہوا تو ثابت ہوا کہ اس کا جو حصہ پوشیدہ ہے اس پر مسح جائز نہیں تاکہ اس تمام کا حکم ایک ہو جائے جیسا کہ پاؤں کا حکم ہے کہ جب ان میں سے بعض موزے میں پوشیدہ ہوں تو سب کا حکم ایک ہی ہے۔ پس جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت کے مطابق باقی سر کو چھوڑتے ہوئے صرف پیشانی کے مسح پر اکتفاء کیا تو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ سر کے مسح میں صرف پیشانی کا اندازہ فرض ہے اور آپ نے جو پیشانی سے زائد کا مسح فرمایا جیسا کہ دیگر روایات میں ہے تو وہ فضیلت پر دلیل ہے وجوب پر نہیں تاکہ تمام روایات برابر ہو جائیں۔ اور ان میں تضاد ثابت نہ ہو یہ آثار کے طریقے پر اس باب کا حکم ہے۔

marfat.com

الآثار ولا يتضاد. فهذا حكم هذا الباب من طريق الآثار. وأما من طريق النظر فإنا رأينا الوضوء يجب في أعضاء فمنها ما حكمه أن يغسل ومنها ما حكمه أن يمسح فأما ما حكمه أن يغسل فالوجه واليدان والرجلان في قول من يوجب غسلهما فكل قد أجمع أن ما وجب غسله من ذلك فلا بد من غسله كله ولا يجزئ غسل بعضه دون بعض وكلما كان ما وجب مسحه من ذلك وهو الرأس فقال قوم حكمه أن يمسح كله كما تغسل تلك الأعضاء كلها وقال آخرون يمسح بعضه دون بعضه فنظرنا فيما حكمه المسح كيف هو فرأينا حكم المسح على الخفين قد اختلف فيه فقال قوم يمسح ظاهرهما وباطنهما وقال آخرون يمسح ظاهرهما دون باطنهما فكل قد اتفق أن فرض المسح في ذلك هو على بعضهما دون مسح كليهما فالنظر على ذلك أن يكون كذلك حكم مسح الرأس هو على بعضه دون بعض قياسا ونظرا على ما بينا من ذلك وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله وقد روي في ذلك عمن بعد النبي صلى الله عليه وسلم أيضا ما يوافق ذلك.

١٢٩- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا يحيى ابن حمزة عن الزبيدي عن الزهري عن سالم عن أبيه أنه كان يمسح بمقدم رأسه إذا توضأ.

اور غور وفکر کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں وضو چند اعضاء میں واجب ہے ان میں سے بعض کو دھونے کا حکم ہے اور بعض کے مسح کا، جن اعضاء کو دھونے کا حکم ہے وہ چہرہ، ہاتھ اور پاؤں ہیں۔ جن کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے، پس تمام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس عضو کو دھونا فرض ہے اسکے تمام کا دھونا ضروری ہے بعض کو دھونا اور بعض کو نہ دھونا جائز نہیں پس جب سر کا مسح فرض ہے تو ایک قوم نے کہا سارے سر کا مسح کیا جائے جیسے یہ اعضاء پورے پورے دھوئے جاتے ہیں۔ دوسرے لوگوں نے کہا نہیں۔ صرف بعض کا مسح کیا جائے۔ پس ہم نے اس چیز کو دیکھا جس کا حکم مسح کرنا ہے کہ وہ کس طرح ہے تو ہم نے موزوں پر مسح کے مسئلہ کو دیکھا اس میں اختلاف ہے ایک قوم نے کہا کہ اس کے ظاہر و باطن پر مسح کیا جائے دوسرے نے کہا ظاہر پر کیا جائے باطن پر نہیں پس تمام اس بات پر متفق ہیں کہ اس میں بعض حصے کا مسح فرض ہے۔ بعض کا نہیں۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ سر کا حکم بھی اسی طرح ہو کہ بعض کا فرض ہو، بعض کا نہ ہو۔ یہ اس پر قیاس ہے جو کچھ ہم نے (موزوں کے مسح کے بارے میں) بیان کیا یہ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جو اس کی موافقت کرتی ہیں۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ وضو کرتے وقت سر کے اگلے حصے پر مسح فرماتے تھے۔

marfat.com

بَابُ حُكْمِ الْاُذُنَيْنِ فِيْ وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ

١٣٠- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ابْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ اَرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَلَا اَتَوَضَّأُ لَكَ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قُلْتُ بَلٰى فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا ذَكَرَ فِيْهِ اَنَّهُ اَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ مَّاءٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا فَصَكَّ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ الثَّانِيَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ ثُمَّ اَلْقَمَ اِبْهَامَيْهِ مَا اَقْبَلَ مِنْ اُذُنَيْهِ ثُمَّ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى فَصَبَّهَا عَلٰى نَاصِيَتِهِ ثُمَّ اَرْسَلَهَا تَسْتَنُّ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا وَالْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ وَظُهُوْرَ اُذُنَيْهِ.

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْاَثَرِ فَقَالُوْا مَا اَقْبَلَ مِنَ الْاُذُنَيْنِ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْوَجْهِ يُغْسَلُ مَعَ الْوَجْهِ وَمَا اَدْبَرَ مِنْهُمَا فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرَّاْسِ يُمْسَحُ مَعَ الرَّاْسِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ يُمْسَحُ مُقَدَّمُهُمَا وَمُؤَخَّرُهُمَا مَعَ الرَّاْسِ

باب: نماز کے وضو میں کانوں کا حکم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے پانی بہایا ہوا (غسل کیا ہوا) تھا آپ نے ایک پانی والا برتن منگوایا پھر فرمایا اے ابن عباس! کیا میں تمہارے لیے اس طرح کا وضو نہ کروں جیسے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس کے بعد حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ ہے کہ آپ نے دونوں ہاتھوں سے پانی کا لپ بھر کر چہرے پر ڈالا پھر دوسری اور تیسری بار بھی ایسے ہی کیا پھر دونوں انگوٹھے کانوں میں ڈالے، اس کے بعد داہنے ہاتھ سے ایک چلو پانی لے کر پیشانی پر بہایا اور اسے چہرے پر بہتے ہوئے چھوڑ دیا پھر دایاں ہاتھ کو کہنیوں تک تین بار دھویا بائیں کہنی کو اسی طرح دھویا پھر سر اور کانوں کے پچھلی طرف کا مسح فرمایا۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے اس روایت پر عمل کیا ہے وہ کہتے ہیں کانوں کے سامنے کا حصہ چہرے کے حکم میں ہے اسے چہرے کے ساتھ دھویا جائے اور جو اس کا پچھلا حصہ ہے وہ سر کے حکم میں ہے سر کے ساتھ اس کا بھی مسح کیا جائے۔

اس مسئلے میں دوسرے لوگوں نے انکی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کانوں کا سر سے تعلق ہے سر کیسا تھ انکی اگلی اور

marfat.com

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا.

پچھلی دونوں طرفوں کا مسح کیا جائے اس سلسلے میں انکی دلیل یہ ہے۔

١٣١- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ.

حضرت شقیق بن سلمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے وضو کرتے ہوئے سر اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٣٢- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَأُذُنَيْهِ.

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا پس سر اور کانوں کا مسح فرمایا۔

١٣٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ مَرَّةً وَّاحِدَةً.

یحیی بن یحیی فرماتے ہیں ہم سے عبدالعزیز نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

١٣٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِ يْكَرِبَ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهٖ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى مُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِيْ مِنْهُ بَدَأَ وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا مَرَّةً وَّاحِدَةً.

حضرت عبدالرحمن بن میسرہ فرماتے ہیں: کہ انھوں نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا جب سر کے مسح پر پہنچے تو آپ نے اپنی ہتھیلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھیں پھر ان کو (پیچھے کی طرف) لے گئے کہ گدی تک پہنچ گئے پھر ان کو واپس لائے یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ گئے جہاں سے آغاز کیا تھا۔ اور ایک مرتبہ کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

١٣٥- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَأُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا وَخَارِجَهُمَا.

حضرت عبادہ بن تمیم انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے سر اور کانوں کے اندر اور باہر کا مسح فرمایا۔

marfat.com

۱۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا حَبِيبٌ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَهُوَ حَبِيبُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ جَدِّ حَبِيبٍ هٰذَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَدَلَكَ أُذُنَيْهِ حِيْنَ مَسَحَهُمَا۔

حضرت حبیب بن زید، حضرت عبادہ بن تمیم سے وہ حضرت عبداللہ ابن زید سے جو ان (حضرت حبیب) کے جدامجد ہیں۔ روایت کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا تو آپ نے کانوں کا مسح کرتے وقت ان کو ملا۔

۱۳۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ الطُّهُوْرُ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ ظَاهِرَ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّابَتَيْنِ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا وضو کا کیا طریقہ ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو کیا تو آپ نے شہادت کی انگلیوں کو کانوں میں ڈالتے ہوئے ان کے ظاہری حصے کا انگوٹھوں سے اور اندرونی حصے کا انگشت شہادت سے مسح فرمایا۔

۱۳۸ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ مَعَ الرَّأْسِ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو سر کے ساتھ کانوں کا بھی مسح کیا اور فرمایا: کان سر سے ہیں۔

۱۳۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ ابْنَةِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ رَأْسَهُ عَلَى مَجَارِي الشَّعْرِ وَمَسَحَ صُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا۔

حضرت معوذ بن عفراء کی صاحبزادی حضرت ربیعہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں وضو فرمایا تو آپ نے بالوں کے اُگنے کی جگہ پر سر کا مسح فرمایا: نیز کنپٹیوں اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

۱۴۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ

حضرت سعید بن ایوب فرماتے ہیں مجھ

marfat.com

قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَجْلَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

سے ابن عجلان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۱۔ **حَدَّثَنَا** اَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں مجھ سے بکر بن مضر نے ابن عجلان سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۲۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہمام فرماتے ہیں ہم سے محمد بن عجلان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ فَمَسَحَ ظَاهِرَ اُذُنَيْهِ وَبَاطِنَهُمَا۔

حضرت عبداللہ بن محمد، حضرت ربیع (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو آپ نے وضو کرتے ہوئے کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

۱۴۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت روح بن قاسم حضرت عبداللہ بن محمد سے وہ حضرت ربیع سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ حُكْمَ الْاُذُنَيْنِ مَا اَقْبَلَ مِنْهُمَا وَمَا اَدْبَرَ مِنَ الرَّاْسِ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ بِذٰلِكَ مَا لَمْ تَتَوَاتَرْ بِمَا خَالَفَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ **وَاَمَّا** مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ اَنَّ الْمُحْرِمَةَ لَيْسَ لَهَا اَنْ تُغَطِّيَ وَجْهَهَا وَلَهَا اَنْ تُغَطِّيَ رَاْسَهَا وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ لَهَا اَنْ تُغَطِّيَ اُذُنَيْهَا ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں ان آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ کانوں کی اگلی پچھلی دونوں اطراف کا حکم بھی وہی ہے جو سر کا ہے اور اس سلسلے میں جس تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں اس کے خلاف سے متعلق اس قدر متواتر روایات نہیں ہیں آثار کے طریقے پر اس باب کی صورت یہ ہے۔

اور غور و فکر کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کرام کا اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ احرام والی عورت کو چہرہ ڈھانپنے کا حکم نہیں بلکہ وہ سر کو ڈھانپے گی اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ کانوں کے ظاہر و باطن

marfat.com

حکمهما حکم الرّأس فی المسح لا حکم
الوجه وحجّة أخرى إنّا قد رأيناهم
لم يختلفوا أنّ ما أدبر منهما يمسح مع
الرّأس واختلفوا فيما أقبل منهما على ما
ذكرنا فنظرنا في ذلك فرأينا الأعضاء
الّتي قد اتّفقوا على فرضيّتها في الوضوء
هي الوجه واليدان والرّجلان والرّأس
فكان الوجه يغسل كلّه وكذلك اليدان
وكذلك الرّجلان ولم يكن حكم شيء
من تلك الأعضاء خلاف حكم بقيّته بل
جعل حكم كلّ عضو منها حكمًا واحدًا
فجعل مغسولًا كلّه أو ممسوحًا كلّه و
اتّفقوا أنّ ما أدبر من الأذنين فحكمه
المسح فالنّظر على ذلك أن يكون ما أقبل
منهما كذلك وأن يكون حكم الأذن كلّه
حكمًا واحدًا كما كان حكم سائر الأعضاء
الّتي ذكرنا فهذا وجه النّظر في هذا الباب
وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمّد
رحمهم الله وقد قال بذلك جماعة من
أصحاب رسول الله صلّى الله عليه وسلّم۔

۱۴۵- حدّثنا عليّ بن شيبة قال ثنا يحيى
ابن يحيى قال ثنا هشيم عن حميد قال رأيت
أنس بن مالك توضّأ فمسح أذنيه ظاهرهما
وباطنهما مع رأسه وقال إنّ ابن مسعود
كان يأمر بالأذنين۔

۱۴۶- حدّثنا ابن أبي داؤد قال ثنا
ابن أبي مريم قال ثنا يحيى بن أيّوب قال
حدّثني حميد فذكر مثله۔

۱۴۷- حدّثنا عليّ بن أبي شيبة قال ثنا

کو ڈھانپ سکتی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مسح کے سلسلے میں ان کا وہی حکم ہے جو سر کا ہے چہرے والا حکم نہیں۔

دوسری دلیل: ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کا اس مسئلے میں خلاف نہیں کہ سر کے ساتھ کانوں کے پچھلے حصے کا مسح بھی کیا جائے ان کا اختلاف سامنے والے حصے میں ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

پس جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو ہم نے ان اعضاء کو دیکھا وضو میں جن کی فرضیت پر اتفاق ہے وہ چہرہ، ہاتھ، پاؤں اور سر ہے۔ چہرہ پورا دھویا جاتا ہے۔ یہی حال ہاتھوں اور پاؤں کا ہے ان اعضاء کے کسی ایک حصے کا حکم بقیہ عضو کے حکم کے خلاف نہیں بلکہ تمام عضو کے لیے ایک ہی حکم ہے یا تو سارے کا سارا دھویا جاتا ہے یا مکمل عضو کا مسح ہوتا ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ کانوں کے پچھلے حصے کا حکم مسح کرنا ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ ان کے سامنے والے حصے کا بھی یہی حکم ہو اور مکمل کان کا ایک ہی حکم ہو، جیسا کہ باقی ان تمام اعضاء کا حکم ہے جن کا ہم نے ذکر کیا۔

اس باب میں قیاس کے طریقے پر یہ حکم ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے یہی بات فرمائی ہے۔

حضرت حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا انھوں نے وضو فرمایا اور سر کے ساتھ کانوں کے ظاہر و باطن کا بھی مسح فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کانوں (کے مسح) کا حکم فرماتے تھے۔

حضرت یحییٰ بن ایوب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حمید نے بیان فرمایا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوحمزہ فرماتے ہیں میں نے حضرت

marfat.com

يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا۔

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے وضو فرمایا اور اپنے کانوں کے ظاہر و پوشیدہ کا مسح فرمایا۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَرَوَى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَوَيْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الثَّانِي مِنْ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ عَمِلَ هُوَ بِذٰلِكَ وَتَرَكَ مَا حَدَّثَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ نَسْخَ مَا رَوَى عَنْ عَلِيٍّ قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ۔

پس یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کی جسے ہم نے اس باب کے شروع میں روایت کیا اور ان ہی سے حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جیسا کہ ہم نے اس باب کی دوسری فصل میں ذکر کیا ہے پھر انھوں نے اس (دوسری روایت) پر عمل کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے جو حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی اسے چھوڑ دیا پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے

١٤٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ فَامْسَحُوهُمَا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کان، سر سے ہیں ان کا مسح کیا کرو۔

١٤٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ۔

حضرت غیلان بن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ کان، سر سے ہیں۔

١٥٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْسَحُ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا يَتَتَبَّعُ بِذٰلِكَ الْغُضُونَ۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرماتے تھے اور اسے (کانوں کی) جھریوں تک لے جاتے۔

بَابُ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِي وُضُوءِ الصَّلٰوةِ

باب ۹: نماز کے وضو میں پاؤں دھونے کی فرضیت

١٥١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز ظہر

marfat.com

مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِلنَّاسِ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ وَشَرِبَ فَضْلَهُ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ هٰذَا يُكْرَهُ وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ۔

اَلْقَوْلُ فِي ذٰلِكَ الْاَثَرِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَلَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا دَلِيْلٌ أَنَّ فَرْضَ الرِّجْلَيْنِ هُوَ الْمَسْحُ لِأَنَّ فِيْهِ أَنَّهُ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ فَكَانَ ذٰلِكَ الْمَسْحُ هُوَ غَسْلٌ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَسْحُهُ بِرِجْلِهِ أَيْضًا كَمَا۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ أَرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَجِئْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أَتَوَضَّأُ لَكَ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قُلْتُ بَلٰى فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَصَكَّ بِهَا عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى وَالْيُسْرٰى كَذٰلِكَ۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

پڑھ کر لوگوں کے ساتھ مسجد کے صحن میں تشریف فرما ہوئے پھر پانی لایا گیا تو آپ نے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر سر اور پاؤں کا مسح فرمایا اور باقی ماندہ کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مکروہ ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسے کیا جیسے میں نے کیا ہے اور یہ اس آدمی کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو۔

اس روایت پر کلام

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ پاؤں کا مسح فرض ہے کیونکہ اس میں تو یہ ہے کہ آپ نے اپنے چہرے کا مسح فرمایا اور یہ مسح درحقیقت دھونا تھا تو اس بات کا احتمال ہے کہ پاؤں کا مسح بھی اسی طرح ہو۔ (یعنی دھونا)۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے آپ نے پانی بہایا ہوا تھا (غسل کیا ہوا تھا) آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو ہم ایک برتن لائے آپ نے فرمایا اے ابن عباس! کیا میں تمہارے سامنے وضو نہ کروں جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر طویل حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس کے بعد انھوں نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر ایک لپ پانی لیا اور اسے دائیں پاؤں پر اور پھر اسی طرح بائیں پاؤں پر ڈالا۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ نے لپ

marfat.com

تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مِلْءَ كَفِّهٖ مَاءً فَرَشَّ بِهٖ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ ۔

پھر پانی لے کر پاؤں پر چھڑکا اور آپ نعلین مبارک پہنے ہوئے تھے۔

۱۵۴- حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ وَقَالَ لَوْلَا إِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمِ أَحَقَّ مِنْ ظَاهِرِهٖ ۔

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا اور قدم کے ظاہری حصہ پر مسح کرتے ہوئے فرمایا اگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو قدم کے ظاہر کی نسبت، اندرونی حصہ اس سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

۱۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللَّهَبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ وَنَعْلَاهُ فِيْ قَدَمَيْهِ مَسَحَ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهِ بِيَدَيْهِ وَيَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب وضو فرماتے اور آپ کی نعلین مبارک پاؤں میں ہوتیں تو ہاتھوں سے قدموں کے ظاہر کا مسح کرتے اور فرماتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۱۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى ابْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ حَتّٰى قَالَ إِنَّهٗ لَا تَتِمُّ صَلٰوةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَأْسِهٖ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس کے بعد حدیث ذکر کی یہاں تک کہ فرمایا تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وضو مکمل کرے پس اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے سر کا مسح کرے اور پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوئے۔

۱۵۷- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور قدموں پر مسح فرمایا اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

marfat.com

وَاَنَّ عُرْوَةَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا هٰكَذَا حُكْمُ الرِّجْلَيْنِ يُمْسَحَانِ كَمَا يُمْسَحُ الرَّأْسُ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُغْسَلَانِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ۔

۱۵۸- بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَوْ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الرَّحْبَةَ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهٖ ائْتِنِيْ بِطَهُوْرٍ فَاَتَاهُ بِمَاءٍ وَطَسْتٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰكَذَا كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۹- حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۱۶۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۱۶۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۱۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے یہی موقف اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ پاؤں کا حکم مسح کرنا ہے جیسا کہ سر کا مسح کیا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا نہیں بلکہ ان کو دھویا جائے انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ (استنجا کرنے کے بعد) صحن میں داخل ہوئے پھر غلام سے فرمایا وضو کے لیے پانی لاؤ وہ پانی اور ایک طشت لایا آپ نے وضو فرمایا اور پاؤں تین تین بار دھوئے اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح تھا۔

حضرت ابوحیہ وداعی بواسطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے ان سے ابواسحٰق نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مالک بن عرفطہ فرماتے ہیں میں نے عبد خیر سے سنا انھوں نے فرمایا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا پھر اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت معاویہ بن عبیداللہ بن جعفر حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے وضو فرمایا تو پاؤں کو تین بار دھویا اور فرمایا میں

marfat.com

بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ هٰكَذَا۔

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران نے ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ دَارَةَ بَيْتَهٗ فَسَمِعَنِيْ وَاَنَا اُمَضْمِضُ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ الْمَقَاعِدِ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى وُضُوْئِيْ۔

حضرت محمد بن عبداللہ بن ابی مریم فرماتے ہیں میں حضرت زید بن دارہ کے گھر ان کے پاس گیا تو انھوں نے مجھے حدیث سنائی میں کلی کر رہا تھا۔ انھوں نے مجھے فرمایا اے ابو محمد! میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں فرمایا کیا میں تجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی خبر نہ دوں۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں فرمایا میں نے حضرت عثمان بن عفان کو وضو کرنے کی جگہ دیکھا آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا پھر تین تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو کیا اور تین تین بار پاؤں کو دھویا پھر فرمایا جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ کا وضو دیکھنا چاہتا ہو وہ میرا وضو دیکھ لے۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانٍ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ لَوْ قُلْتُ اِنَّ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتُ۔

حضرت حمران بن ابان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا تو پاؤں کو تین تین بار دھویا اور فرمایا اگر میں کہوں کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے تو میں سچ کہنے والا ہوں گا۔

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

حضرت مستورد بن شداد قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ چھوٹی انگلی کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان مل رہے تھے۔ اور یہ صرف دھونے ہی ہوتا ہی

marfat.com

الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْقُرَشِيِّ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْلُكُ بِخِنْصَرِهٖ مَا بَيْنَ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ وَهٰذَا لَا يَكُوْنُ إِلَّا فِي الْغَسْلِ لِأَنَّ الْمَسْحَ لَا يَبْلُغُ فِيْهِ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى ظُهُوْرِ الْقَدَمَيْنِ خَاصَّةً۔

کیونکہ مسح وہاں تک نہیں پہنچتا۔ وہ خاص طور پر پاؤں کی پیٹھ پر ہوتا ہے۔

۱۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا۔

حضرت عمرو بن عبید اللہ بن ابی رافع اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے پاؤں کو تین بار دھویا۔

۱۶۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا فَيَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

حضرت ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاتے اور نماز کے لیے وضو فرماتے تو اپنے پاؤں مبارک تین تین بار دھوتے۔

۱۶۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَامِرُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَوَضَّأَ قَدَمَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو تین بار کلی کی ناک میں پانی چڑھایا چہرے کو تین بار دھویا بازوؤں کو تین بار دھویا، سر کا مسح کیا اور پاؤں کا وضو کیا (دھویا)۔

۱۷۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر سوال کیا وضو کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے پانی طلب فرمایا اور

marfat.com

وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ كَيْفَ الطُّهُوْرُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا اَوْ نَقَصَ فَقَدْ اَسَاءَ وَظَلَمَ۔

١٧١۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ وَابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

١٧٢۔ **حَدَّثَنَا** بَحْرٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا جُبَيْرٍ الْكِنْدِيَّ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُ بِوَضُوْءٍ فَقَالَ تَوَضَّ يَا اَبَا جُبَيْرٍ فَبَدَاَ بِفِيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَاْ بِفِيْكَ فَاِنَّ الْكَافِرَ يَبْدَاُ بِفِيْهِ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

١٧٣۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهِ قَالَ فَهْدٌ فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ فِيْ وُضُوْئِهِ لِلصَّلٰوةِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا

تین تین بار وضو فرمایا سر کا مسح کیا اور پاؤں کو دھو کر فرمایا وضو اس طرح ہے پس جس نے اس سے زیادہ یا کم کیا اس نے گناہ اور ظلم کیا۔

حضرت عمرو بن یحیٰی مازنی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ ہمیں دکھا سکتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو فرماتے تھے۔ تو انھوں نے پانی منگوایا وضو کیا اور پاؤں دھوئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو جبیر کندی (رضی اللہ عنہم) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے لیے وضو کا پانی لانے کا حکم فرمایا پھر فرمایا اے ابو جبیر! وضو کرو، انھوں نے منہ سے ابتداء کی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اپنے منہ سے ابتداء نہ کرو کیونکہ منہ سے ابتداء کافر کرتے ہیں پھر حضور علیہ السلام نے پانی منگوا کر تین تین بار وضو فرمایا سر کا مسح کیا اور پاؤں مبارک دھوئے۔

حضرت لیث بن سعد نے حضرت معاویہ سے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت فہد (راوی) فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن صالح سے ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت معاویہ بن صالح سے سنا ہے۔

یہ روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں کہ آپ نے نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے اپنے پاؤں مبارک کو دھویا۔ آپ سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو

marfat.com

مَا يَدُلُّ أَنَّ حُكْمَهُمَا الْغَسْلُ فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ ۔

١٧٤ - مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ وَابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْ إِلَيْهَا رِجْلَاهُ ۔

١٧٥ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيَغْسِلُ سَائِرَ رِجْلَيْهِ إِلَّا خَرَجَ مَعَ قَطْرِ الْمَاءِ كُلُّ سَيِّئَةٍ مَشَى بِهِمَا إِلَيْهَا ۔

١٧٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا أَدْرِي كَمْ حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجًا أَفْرَادًا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلَى ذَقَنِهِ ثُمَّ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلَى مِرْفَقَيْهِ وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ مِنْ قِبَلِ

اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان کا حکم دھونا ہے اس سلسلے میں مروی روایات سے یہ ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان یا (فرمایا) مومن بندہ وضو کرتا ہے پس وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھ سے دیکھا اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو وہ تمام گناہ جنہیں اس نے ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے کیا نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو وہ ہر گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف وہ اپنے پاؤں سے چل کر گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان وضو کرتے ہوئے پاؤں مکمل طور پر دھوئے تو پانی کے قطروں کے ساتھ ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جس کی طرف وہ ان (قدموں) کے ساتھ چلا۔

حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نہیں کیا معلوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ بات بیان فرمائی کہ جو بندہ اچھی طرح وضو کرے پس اپنے چہرے کو اچھی طرح دھوئے یہاں تک کہ پانی اس کی ٹھوڑی پر بہہ جائے پھر بازو دھوئے حتیٰ کہ پانی اس کی کہنیوں پر بہہ جائے اور پاؤں دھوئے یہاں تک کہ پانی ٹخنوں کی طرف جاری ہو جائے پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہ معاف

marfat.com

كَعْبَيْهِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ إِلَّا غَفَرَ اللهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهِ

١٧٧ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

١٧٨ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ بِطَهُورِهِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ وَأَطْرَافِ لِحْيَتِهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَطْرَافِ أَنَامِلِهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ بُطُونِ قَدَمَيْهِ.

١٧٩ - **حَدَّثَنَا** بَحْرٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ وَأَبِي يَحْيَى وَأَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ الْوُضُوءُ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ يَدَيْكَ ثَلَاثًا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَظْفَارِكَ وَأَنَامِلِكَ فَإِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ فِي مَنْخِرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ.

فرما دیتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن محمد بن خشیش بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے ابو الولید نے ان سے قیس نے بیان کیا پھر اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں حضرت شرحبیل بن سمط نے فرمایا ہم سے کون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرے گا تو حضرت عمرو بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی شخص وضو کے لیے پانی منگا کر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے اور داڑھوں کے کناروں سے گناہ گر جاتے ہیں جب ہاتھ دھوتا ہے تو پوروں کے کناروں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو بالوں کے کناروں سے گناہ اتر جاتے ہیں۔ جب دونوں پاؤں دھوتا ہے تو قدموں کے نچلے حصے سے گناہ نکل جاتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وضو کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھوں کو تین بار دھوئے تیرے گناہ ناخنوں اور پوروں کے درمیان سے نکل جائیں گے جب تو کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے۔ چہرہ اور بازو کہنیوں تک (سمیت) دھوئے اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئے تو تو نے اپنے تمام گناہوں سے غسل کر لیا۔

فهذه الآثار تدل أيضا على أن الرجلين فرضهما الغسل لأن فرضهما لو كان هو المسح لم يكن في غسلهما ثواب ألا ترى أن الرأس الذي فرضه المسح ثواب في غسله فلما كان في غسل القدمين ثواب دل ذلك أن فرضهما هو الغسل وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أيضا ما يدل على ذلك.

یہ روایات بھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے کیونکہ اگر ان کا مسح فرض ہوتا تو دھونے پہ ثواب نہ ملتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ سر کے جتنے حصے کا مسح فرض ہے اس کے دھونے پر ثواب نہیں ملتا تو جب پاؤں کے دھونے پر ثواب ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا دھونا ہی فرض ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں بھی روایات آئی ہیں۔

۱۸۰- حدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا إسرائيل عن أبي إسحق عن سعيد ابن أبي كريب عن جابر بن عبد الله قال رأى النبي صلى الله عليه وسلم في قدم رجل لمعة لم يغسلها فقال ويل للأعقاب من النار.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے پاؤں میں کچھ حصہ خشک دیکھا اس نے دھویا نہیں تھا تو آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

۱۸۱- حدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل بن إسمعيل قال ثنا سفيان عن أبي إسحق عن سعيد بن أبي كرب عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للأعقاب من النار أسبغوا الوضوء.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے وضو مکمل کیا کرو۔

۱۸۲- حدثنا أبو بكرة قال ثنا عمر بن يونس قال ثنا عكرمة بن عمار قال حدثني يحيى بن أبي كثير قال ثنا أبو سلمة قال ثنا سالم مولى المهري قال سمعت عائشة تنادي عبد الرحمن أسبغ الوضوء فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للأعقاب من النار.

حضرت مہری کے غلام حضرت سالم فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو آواز دے رہی تھیں کہ وضو مکمل کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

۱۸۳- حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عاصم قال ثنا ابن عجلان عن المقبري عن أبي سلمة أنه سمع عائشة رضي الله

حضرت مقبری حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے فرما رہی تھیں۔ آگے اس

marfat.com

عنها تقول يا عبد الرحمن فذكر مثله.

١٨٤ - **حَدَّثَنَا** ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا حرب بن شداد عن يحيى بن ابي كثير عن سالم الدوسي عن عائشة مثله.

١٨٥ - **حَدَّثَنَا** ربيع الجيزي قال ثنا ابو زرعة قال انا حيوة بن شريح قال انا ابو الاسود ان ابا عبد الله مولى شداد بن الهاد حدثه انه دخل على عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وعندها عبد الرحمن بن ابي بكر ثم ذكر مثله.

١٨٦ - **حَدَّثَنَا** فهد قال ثنا ابن ابي مريم قال انا سليمان بن بلال قال حدثني سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للاعقاب من النار يوم القيامة.

١٨٧ - **حَدَّثَنَا** ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن محمد بن زياد عن ابي هريرة قال قال ابو القاسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للاعقاب من النار.

١٨٨ - **حَدَّثَنَا** ابن خزيمة قال ثنا علي بن الجعد قال ثنا شعبة فذكر مثله باسناده.

١٨٩ - **حَدَّثَنَا** يونس قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال حدثني الليث عن حيوة بن شريح عن عقبة بن مسلم عن عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ويل للاعقاب وبطون الاقدام من النار.

١٩٠ - **حَدَّثَنَا** ربيع الجيزي قال ثنا

کی مثل روایت ہے۔

حضرت یحییٰ بن کثیر نے حضرت سالم دوسی سے انھوں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں کہ ان سے شداد بن ہاد کے غلام عبداللہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ وہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان کے پاس حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر (رضی اللہ عنہا) تھے پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابوالقاسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے (جہنم کی) آگ سے خرابی ہے۔

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پاؤں کی ایڑیوں اور تلووں کے لیے نار جہنم سے خرابی ہے۔

حضرت عقبہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے

marfat.com

اللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء سے سنا وہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اس کی مثل ذکر فرمایا۔

۱۹۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے نار جہنم سے خرابی ہے۔

۱۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى قَوْمًا تَوَضَّؤُا وَكَأَنَّهُمْ تَرَكُوا مِنْ أَرْجُلِهِمْ شَيْئًا فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا گویا انھوں نے پاؤں کا کچھ حصہ (دھوئے بغیر) چھوڑ دیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے وضو مکمل کیا کرو۔

۱۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتَى عَلَى مَاءٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ فَتَقَدَّمَ أُنَاسٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَقَدْ تَوَضَّؤُا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا مَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک پانی پر تشریف لائے اور عصر کا وقت ہو گیا کچھ لوگ آگے بڑھ گئے تھے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ وضو کر چکے تھے اور ان کی ایڑیاں (خشک رہنے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں ان کو پانی نہیں پہنچا تھا (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔ وضو پورا کیا کرو۔

۱۹۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کچھ پیچھے رہ گئے تھے۔ جب آپ ہم تک پہنچے تو نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا ہم وضو کرتے ہوئے

marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا صَلوٰةُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ وَ وَنَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِلَالٌ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا۔

۱۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو أَنَّهُمْ كَانُوْا يَمْسَحُوْنَ حَتّٰى أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَخَوَّفَهُمْ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الْمَسْحِ الَّذِيْ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَهٗ قَدْ نَسَخَهٗ مَا تَأَخَّرَ عَنْهُ مِمَّا ذَكَرْنَا فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِمَنْ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فِيْ وُضُوْئِهٖ مِنَ الثَّوَابِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُمَا مِمَّا يُغْسَلُ وَأَنَّهُمَا لَيْسَتَا كَالرَّأْسِ الَّذِيْ يُمْسَحُ وَغَاسِلُهٗ لَا ثَوَابَ لَهٗ فِيْ غَسْلِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

تَاوِيْلُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ الْآيَة

وَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَأَرْجُلَكُمْ فَأَضَافَهٗ قَوْمٌ إِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ قَصْدًا عَلٰى مَعْنًى وَ

اپنے پاؤں پر مسح کر رہے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو تین بار آواز دی ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

حضرت ابو داؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ وہ (صحابہ کرام) پاؤں کا مسح کیا کرتے تھے حتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وضو مکمل کرنے کا حکم دیا اور ڈراتے ہوئے فرمایا کہ ایڑیوں کے لیے نارِ جہنم سے خرابی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو مسح وہ کرتے تھے اس کے حکم کو بعد والے حکم نے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے منسوخ کر دیا۔ —— یہ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان ہے۔ —— لیکن غور و فکر اور قیاس کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم نے اس باب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اس کا ثواب ذکر کیا ہے جو وضو میں پاؤں دھونے والے کے لیے ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ ان اعضاء میں سے ہے جن کو دھویا جاتا ہے یہ سر کی طرح نہیں ہیں جس کا مسح کیا جاتا ہے اور دھونے والے کے لیے دھونے میں کوئی ثواب نہیں، ان آثار سے ثابت ہونے والا یہ مسئلہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام ابو محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

آیت کریمہ کا مفہوم

اللہ تعالیٰ کے قول وَاَرْجُلَکُمْ کی تاویل میں لوگوں کا اختلاف ہے ایک قوم نے اس کی اضافت . . وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ کی طرف کرتے ہوئے وَامْسَحُوْا

امْسَحُوا بِرُؤُسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ وَأَضَافَهُ قَوْمٌ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ فَقَرَءُوا وَأَرْجُلَكُمْ نَصْبًا عَلَى قَوْلِهِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَاغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ وَاغْسِلُوا أَرْجُلَكُمْ عَلَى الْإِضْمَارِ وَالنَّسَقِ وَقَدِ اخْتَلَفَ فِي ذَلِكَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ دُونَهُمْ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذَلِكَ۔

"برؤوسکم وارجلکم" کو ایک معنیٰ میں منحصر کیا ہے جب کہ دوسری قوم نے "فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق" کی طرف منسوب کرتے ہوئے "وارجلکم" (نصب کے ساتھ) پڑھا ہے۔

اس بارے میں صحابہ کرام اور دوسرے حضرات کا اختلاف ہے اس سلسلے میں ان سے جو کچھ مروی ہے وہ یہ ہے۔

۱۹۶- مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَرَأَ وَأَرْجُلَكُمْ بِالْفَتْحِ

حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے "وارجلکم" فتح کے ساتھ پڑھا ہے۔

۱۹۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَرَأَهَا كَذَلِكَ۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔

۱۹۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت یوسف بن مہران حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ هُشَيْمًا يَقُولُ أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَرَأَهَا كَذَلِكَ وَقَالَ عَادَ إِلَى الْغَسْلِ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے اسی طرح پڑھا اور فرمایا یہ قرأت دھونے کی طرف لوٹتی ہے۔

۲۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ رَجَعَ الْقِرَاءَةُ إِلَى

حضرت قیس، حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ قرأت قرآن دھونے کی طرف لوٹتی ہے اور آپ نے نصب کے

marfat.com

الْغُسْلِ وَقَرَأَ وَأَرْجُلَكُمْ وَنَصَبَهَا۔

ساتھ "وَأَرْجُلَكُمْ" پڑھا۔

۲۰۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت داؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان فرمایا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۲۰۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان بن عیینہ، بواسطہ ہشام بن عروہ ان کے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو التیاح، حضرت شہر بن حوشب سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۲۰۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِالْمَسْحِ وَالسُّنَّةُ بِالْغُسْلِ۔

حضرت عاصم، حضرت شعبی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا قرآن (پاؤں کے) مسح کے ساتھ اترا اور سنت دھونے کے ساتھ وارد ہے۔

۲۰۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَرَأَهَا وَأَرْجُلِكُمْ خَفَضَهَا۔

حضرت حمید اعرج، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے جر کے ساتھ "وَأَرْجُلِكُمْ" پڑھا۔

۲۰۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَرَأَهَا كَذٰلِكَ۔

حضرت قرہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَغْسِلُونَ فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ۔

صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ وہ پاؤں دھوتے تھے اس سلسلے میں مروی روایات یہ ہیں۔

۲۰۷ - مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ أَكَانَ عُمَرُ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ كَانَ يَغْسِلُهُمَا غَسْلًا۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، میں نے حضرت اسود سے پوچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پاؤں دھوتے تھے؟ انھوں نے فرمایا "ہاں" وہ انھیں خوب دھوتے تھے۔

---

۲۰۸ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

marfat.com

مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَوَضَّأَ عُمَرُ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

جب وضو فرمایا تو پاؤں کو دھویا۔

۲۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ رَبِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تین تین بار پاؤں دھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۱۰- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ الْجِيْزِيِّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مَرَّةً وَّكَانَ اِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَادَ اَنْ يَّبْلُغَ نِصْفَ الْعَضُدِ وَرِجْلَيْهِ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَقُلْتُ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اُرِيْدُ اَنْ اُطِيْلَ غُرَّتِيْ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِيْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَلَا يَاْتِيْ اَحَدٌ مِّنَ الْاُمَمِ كَذٰلِكَ۔

حضرت ابن محمد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک بار (اعضاء دھوتے ہوئے) وضو فرماتے جب ہاتھ دھوتے تو قریب ہوتا کہ بازو کے نصف تک پہنچ جائیں اور جب پاؤں دھوتے تو نصف پنڈلی تک پہنچنے کے قریب ہوتے، میں نے اس سلسلے میں ان سے بات کی فرمایا میں چمک بڑھانا چاہتا ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میری امت قیامت کے دن اس طرح آئے گی کہ وضو سے انکے اعضاء چمک رہے ہونگے دوسری کوئی امت اس طرح نہیں آئیگی۔

۲۱۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ ذُكِرَ لَهُ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ غَسْلًا وَّاَنَا اَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَآءَ سَكْبًا۔

حضرت ابوبشر، حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس پاؤں پر مسح کا ذکر گیا تو فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پاؤں کو خوب دھوتے تھے اور میں آپ پر پانی بہاتا۔

۲۱۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوبشر، حضرت مجاہد سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ اِذَا تَوَضَّاَ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب وضو کرتے تو پاؤں کو دھوتے۔

۲۱۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ

حضرت عبدالملک فرماتے ہیں میں نے

marfat.com

بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَبَلَغَكَ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ لَا۔

حضرت عطاء سے پوچھا کیا کسی صحابی سے آپ تک یہ بات پہنچتی ہے کہ انھوں نے پاؤں پر مسح کیا، فرمایا نہیں۔

وَقَدْ زَعَمَ زَاعِمٌ أَنَّ النَّظَرَ يُوجِبُ مَسْحَ الْقَدَمَيْنِ فِي وُضُوءِ الصَّلٰوةِ قَالَ لِأَنِّي رَأَيْتُ حُكْمَهُمَا بِحُكْمِ الرَّأْسِ أَشْبَهَ لِأَنِّي رَأَيْتُ الرَّجُلَ إِذَا عَدِمَ الْمَاءَ فَصَارَ فَرْضُهُ التَّيَمُّمَ يَمَّمَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَلَا يُيَمِّمُ رَأْسَهُ وَلَا رِجْلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ عَدَمُ الْمَاءِ يُسْقِطُ فَرْضَ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِلَى فَرْضٍ آخَرَ وَهُوَ التَّيَمُّمُ وَيُسْقِطُ فَرْضَ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ لَا إِلَى فَرْضٍ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الرِّجْلَيْنِ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ كَحُكْمِ الرَّأْسِ لَا كَحُكْمِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ يَكُونُ فَرْضُهَا الْغَسْلَ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ ثُمَّ يَسْقُطُ ذٰلِكَ الْفَرْضُ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلَى فَرْضٍ مِنْ ذٰلِكَ الْجُنُبُ عَلَيْهِ أَنْ يَغْتَسِلَ سَائِرَ بَدَنِهِ بِالْمَاءِ فِي حَالِ وُجُودِهِ وَإِنْ عَدِمَ الْمَاءَ وَجَبَ عَلَيْهِ التَّيَمُّمُ فِي وَجْهِهِ وَيَدَيْهِ فَأُسْقِطَ فَرْضُ حُكْمِ سَائِرِ بَدَنِهِ بَعْدَ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ لَا إِلَى بَدَلٍ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِدَلِيلٍ أَنَّ مَا سَقَطَ فَرْضُهُ مِنْ ذٰلِكَ لَا إِلَى بَدَلٍ كَانَ فَرْضُهُ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحُ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا لَا يَكُونُ سُقُوطُ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلَى بَدَلٍ بِدَلِيلٍ أَنَّ حُكْمَهُمَا كَانَ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحُ فَبَطَلَتْ بِذٰلِكَ عِلَّةُ الْمُخَالِفِ إِذَا كَانَ قَدْ لَزِمَهُ فِي قَوْلِهِ مِثْلُ مَا أَلْزَمَ

کسی گمان کرنے والے کا خیال ہے کہ غور و فکر سے معلوم ہوتا ہے (نماز کے وضو میں) پاؤں پر مسح کرنا واجب ہے وہ کہتا ہے میں نے دیکھا کہ ان کا حکم سر کے حکم سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں جب کسی شخص کے پاس پانی نہ ہو تو اس پر تیمم فرض ہے وہ اپنے چہرے اور ہاتھ کا تیمم (مسح) کرتا ہے۔ سر اور پاؤں کا تیمم نہیں کرتا۔ پس جب پانی کا ہونا چہرے اور ہاتھوں کے دھونے کی فرضیت کو دوسرے فرض کی طرف ساقط کر دیتا ہے اور وہ تیمم ہے جبکہ سر اور پاؤں کے فرض (دھونے) کو کسی دوسرے فرض کی طرف ساقط نہیں کرتا تو اس سے ثابت ہوا کہ پانی کی موجودگی میں پاؤں کا حکم سر کے حکم جیسا ہے، چہرے اور ہاتھوں کی طرح نہیں۔

اس کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں پانی کی موجودگی میں بعض اشیاء کا دھونا فرض ہوتا ہے پھر پانی نہ ہونے کی صورت میں یہ فرض کسی دوسرے فرض کی طرف ساقط نہیں ہوتا۔ اسی سے جنبی ہے اس پر لازم ہے کہ پانی کی موجودگی میں تمام بدن کو دھوئے اور جب پانی نہ ہو تو اس پر (صرف) چہرے اور ہاتھوں کا تیمم واجب ہوتا ہے تو چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ باقی تمام بدن کے حکم کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے لیکن کسی بدل کی طرف نہیں پس یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ جس کی فرضیت کسی بدل کی طرف ساقط نہ ہو تو پانی کی موجودگی میں اس کا مسح فرض ہوتا ہے۔ اسی طرح پانی نہ ملنے کی صورت میں پاؤں (کے دھونے) کی فرضیت کا کسی بدل کی طرف ساقط نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ پانی کی موجودگی میں ان کا حکم مسح تھا۔ اس سے مخالفت کی علت باطل ہو گئی کیونکہ اس نے اپنے قول سے جو کچھ مخالف پر لازم کیا تھا وہ خود اس پر لازم ہو گیا۔

marfat.com

بَابُ الْوُضُوْءِ هَلْ يَجِبُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اَمْ لَا

باب: کیا ہر نماز کے لیے وضو فرض ہے یا نہ

۲۱۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ الْفَتْحُ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ.

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے جب فتح مکہ کا دن تھا تو آپ نے ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھیں۔

۲۱۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَّاَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ صَنَعْتَ شَيْئًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهٗ يَا عُمَرُ.

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو کے ساتھ پانچ نمازیں پڑھیں اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کام کیا جو پہلے نہیں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

۲۱۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ.

حضرت سلیمان اپنے والد سے (رضی اللہ عنہما) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

تحقیق مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْحَاضِرِيْنَ يَجِبُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَوَضَّئُوْا لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَّاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَكْثَرُ الْعُلَمَآءِ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَّكَانَ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا

ایک قوم کا خیال ہے کہ مقیم لوگوں پر ہر نماز کے لیے وضو کرنا واجب ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے لیکن اس معاملے میں اکثر علماء نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا وضو صرف بے وضو ہونے والے پر واجب ہے اس ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت ان کے مسلک کے

ذَهَبُوْا اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ۔

٢١٨ فَاحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَابْنُ سَمْعَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ اَصْحَابُهٗ فَقُرِّبَتْ لَهُمْ شَاةٌ مُصَلِّيَةٌ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ حَانَتِ الظُّهْرُ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى فَضْلِ طَعَامِهٖ فَاَكَلَ ثُمَّ حَانَتِ الْعَصْرُ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْئِهِ الَّذِيْ كَانَ فِيْ وَقْتِ الظُّهْرِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ وُضُوْءُهٗ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَلٰى مَا رَوَى ابْنُ بُرَيْدَةَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْتِمَاسِ الْفَضْلِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ فِيْ هٰذَا مِنْ فَضْلٍ فَلْيُلْتَمَسْ قِيْلَ لَهٗ نَعَمْ۔

٢١٩- قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ اَبِيْ غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الظُّهْرَ فَانْصَرَفَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْ دَارِهٖ فَانْصَرَفْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا نُوْدِيَ بِالْعَصْرِ دَعَا بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَجْلِسِهٖ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا نُوْدِيَ بِالْمَغْرِبِ دَعَا بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ لَهٗ اَيُّ شَيْءٍ هٰذَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوُضُوْءُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ وَقَدْ فَطِنْتَ بِهٰذَا مِنِّيْ لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ اِنْ كَانَ لَكَافٍ وُضُوْئِيْ

موافق ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری خاتون کے گھر تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) بھی تھے۔ اس نے ان کے سامنے ایک بھنی ہوئی بکری پیش کی۔ پس آپ نے اور ہم نے اسے کھایا۔ پھر ظہر کا وقت ہو گیا تو آپ نے وضو کر کے ظہر کی نماز پڑھی، پھر باقی کھانے کی طرف لوٹے اس سے تناول فرمایا پھر عصر کا وقت ہو گیا تو آپ نے نماز پڑھی لیکن (نیا) وضو نہیں کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ظہر اور عصر اسی ایک وضو سے پڑھی جو ظہر کے وقت کیا تھا اور جائز ہے کہ آپ کا ہر نماز کے لیے وضو کرنا جیسا کہ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے طلب فضیلت کے لیے ہو وجوب کے لیے نہ ہو۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ کیا اس میں کوئی فضیلت ہے جسے طلب کیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا ہاں!

حضرت ابوغطیف ہذلی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر وہ اپنے گھر کی مجلس میں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا یہاں تک کہ جب عصر کے لیے اذان ہوئی تو آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کر کے تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر اپنی نشست گاہ کی طرف تشریف لے آئے میں بھی ساتھ ہی لوٹا۔ حتیٰ کہ مغرب کے لیے اذان ہو گئی تو آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن! یہ کیا ہے ہر نماز کے لیے وضو؟ انہوں نے فرمایا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ سنت (مؤکدہ) نہیں مجھے صبح کی نماز کا وضو تمام نمازوں کے لیے کافی ہے جب تک میں بے وضو نہ ہو جاؤں۔ لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلَوَاتِیْ كُلَّهَا مَا لَمْ اُحْدِثْ
وَلٰكِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِذٰلِكَ
عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَفِیْ ذٰلِكَ رَغِبْتُ يَا ابْنَ اَخِیْ ۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا فَعَلَ مَا رَوٰى عَنْهُ ابْنُ بُرَيْدَةَ لِاِصَابَةِ هٰذَا الْفَضْلِ لَا لِاَنَّ ذٰلِكَ كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ وَقَدْ رَوٰى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ۔

۲۲۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نُصَلِّی الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ ۔

فَهٰذَا اَنَسٌ قَدْ عَلِمَ حُكْمَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ فَرْضًا عَلٰى غَيْرِهٖ وَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَهُوَ وَاجِبٌ ثُمَّ نُسِخَ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْاٰثَارِ يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى ۔

۲۲۱ - فَاِذَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَرَاَيْتَ تَوَضِّیَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَاكَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْهِ اَسْمَاءُ ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ

سے سُنا آپ نے فرمایا جس نے حالتِ طہارت میں وضو کیا اس کے لیے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ تو اے بھتیجے! میں نے اس بات کی خواہش کی ہے۔

لہٰذا جائز ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل جو حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اس فضیلت کو پانے کے لیے ہو اس لیے نہیں کہ یہ آپ پر واجب تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس بات پر حدیث مروی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

حضرت عمرو بن عامر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی علیہ وسلم کے پاس پانی لایا گیا آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا اور "آپ لوگ"؟ فرمایا ہم ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھتے ہیں۔

یہ ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کا حکم جانتے ہیں جس کا ہم نے ذکر کیا اور انھوں نے اسے ہر نماز کے لیے فرض نہیں سمجھا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ اس وقت واجب تھا پھر منسوخ ہو گیا اس سلسلے میں ہم نے غور کیا کہ ہمیں کچھ روایات مل سکتی ہیں جو اس معنی پر دلالت کرتی ہوں (تو وہ روایات یہ ہیں):۔

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے عام اس سے کہ باوضو ہوں یا بے وضو؟ انھوں نے فرمایا: حضرت زید بن خطاب کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز

marfat.com

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى أَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ.

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْوُضُوْءَ يُجْزِيْ مَا لَمْ يَكُنِ الْحَدَثُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ إِيْجَابُ السِّوَاكِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَكَيْفَ لَا تُوْجِبُوْنَ ذٰلِكَ وَتَعْمَلُوْنَ بِكُلِّ الْحَدِيْثِ إِذْ كُنْتُمْ قَدْ عَمِلْتُمْ بِبَعْضِهٖ قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصَّ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ دُوْنَ أُمَّتِهٖ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا هُمْ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً وَلَيْسَ يُوْصَلُ إِلٰى حَقِيْقَةِ ذٰلِكَ إِلَّا بِالتَّوْقِيْفِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ شَيْئًا يَدُلُّنَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ.

٢٢٢- فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ.

٢٢٣- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

کے لیے وضو کا حکم دیا گیا۔ باوضو ہوں یا بے وضو، جب آپ کے لیے یہ مشکل ہو گیا تو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دیا گیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اندر اس کی طاقت دیکھتے ہیں پس ہر نماز کے لیے وضو کرنا نہیں چھوڑتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دیا گیا پھر یہ منسوخ ہو گیا پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جب تک آدمی بے وضو نہ ہو، (پہلا) وضو کافی ہے۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ اس حدیث میں ہر نماز کے لیے مسواک کے واجب ہونے کا ذکر ہے تو تم کیسے اسکو واجب نہیں سمجھتے حالانکہ تم مکمل حدیث پر عمل کرتے ہو جبکہ تم اس کے بعض پر عمل کر چکے ہو۔

جواب: اس سے کہا جائے گا کہ ممکن ہے مسواک کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہو امت کو نہ دیا گیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اور وہ (امتی) اس سلسلے میں برابر ہوں۔ اس بات کی حقیقت تک پہنچنا اس وقت ممکن نہیں جب تک واقفیت حاصل نہ کی جائے۔ پس ہم نے اس پر غور کیا کہ کیا ہم اس سلسلے میں کچھ پاتے ہیں جو ہماری راہنمائی کرے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل

marfat.com

أَبِي لَيْلَى قَالَ ثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

بیان کیا۔

۲۲۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَلَفٍ الْعَمَادِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت نافع حضرت عبداللہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مَا كَتَبْنَاهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اسے ہم نے صرف ابن مرزوق سے نقل کیا ہے۔

۲۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أُمِّ صُبَيَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ام حبیبہ کے غلام حضرت عطاء رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ وَابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ.

حضرت حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

۲۲۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

marfat.com

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمُ السِّوَاكَ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ۔

۲۲۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہا) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ جانتا تو انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

۲۳۰- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہا) سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۳۱- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِىُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهٗ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالزناد حضرت اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

فَثَبَتَ بِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ اَنَّهٗ لَمْ يَاْمُرْهُمْ بِذٰلِكَ وَاَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ وَاَنَّ فِى ارْتِفَاعِ ذٰلِكَ عَنْهُمْ وَهُوَ الْمَجْعُوْلُ بَدَلًا مِّنَ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ وَلَا اُمِرُوْا بِهٖ وَاَنَّ الْمَاْمُوْرَ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَهُمْ وَاَنَّ حُكْمَهٗ كَانَ فِىْ ذٰلِكَ غَيْرَ حُكْمِهِمْ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِى الْاٰثَارِ وَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ ارْتِفَاعُ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْوُضُوْءَ طَهَارَةً مِّنْ حَدَثٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا سے ثابت ہوا کہ آپ نے ان کو حکم نہیں دیا اور یہ ان پر واجب نہیں اور اس کا اٹھا دینا بالخصوص جبکہ یہی نماز کے لیے وضو کا بدل ہے اس کی بات کی دلیل ہے کہ ان پر ہر نماز کے لیے وضو واجب نہ تھا اور نہ ہی ان کو اس کا حکم دیا گیا۔ یہ حکم صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا ان (صحابہ کرام) کو نہیں اور اس سلسلے میں آپ کا الگ حکم تھا اور صحابہ کرام کا الگ۔

مفہوم روایات کی تصحیح کا اعتبار کرتے ہوئے اس باب کا بیان یہی ہے اور اس سے ہر نماز کے لیے وضو کے وجوب کا حکم اٹھ گیا۔

غور و فکر اور قیاس کے اعتبار سے ان کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، وضو، حدث سے طہارت حاصل کرنا ہے

marfat.com

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِي الطَّهَارَاتِ مِنَ الْاَحْدَاثِ كَيْفَ حُكْمُهَا وَمَا الَّذِي يُنْقِضُهَا فَوَجَدْنَا الطَّهَارَاتِ الَّتِي تُوجِبُهَا الْاَحْدَاثُ عَلٰى ضَرْبَيْنِ فَمِنْهَا الْغُسْلُ وَمِنْهَا الْوُضُوْءُ فَكَانَ مَنْ جَامَعَ وَاَجْنَبَ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَكَانَ مَنْ بَالَ اَوْ تَغَوَّطَ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ فَكَانَ الْغُسْلُ الْوَاجِبُ بِمَا ذَكَرْنَا لَا يَنْقُضُهُ مُرُوْرُ الْاَوْقَاتِ وَلَا يَنْقُضُهُ اِلَّا الْاَحْدَاثُ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَ الطَّهَارَةِ مِنَ الْجِمَاعِ وَالْاِحْتِلَامِ كَمَا ذَكَرْنَا كَانَ فِي النَّظَرِ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الطَّهَارَاتِ مِنْ سَائِرِ الْاَحْدَاثِ كَذٰلِكَ وَاَنَّهُ لَا يَنْقُضُ ذٰلِكَ مُرُوْرُ وَقْتٍ كَمَا لَا يَنْقُضُ الْغُسْلَ مُرُوْرُ وَقْتٍ.

وَحُجَّةٌ اُخْرٰى اِنَّا رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْمُسَافِرَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَاِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِي الْحَاضِرِ فَوَجَدْنَا الْاَحْدَاثَ مِنَ الْجِمَاعِ وَالْاِحْتِلَامِ وَالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُلَّ مَا اِذَا كَانَ مِنَ الْحَاضِرِ كَانَ حَدَثًا يُوْجِبُ بِهِ عَلَيْهِ طَهَارَةً فَاِنَّهُ اِذَا كَانَ مِنَ الْمُسَافِرِ كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا وَوَجَبَ عَلَيْهِ مِنَ الطَّهَارَةِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ لَوْ كَانَ حَاضِرًا وَرَاَيْنَا طَهَارَةً اُخْرٰى يَنْقُضُهَا خُرُوْجُ وَقْتٍ وَهِيَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَكَانَ الْحَاضِرُ وَالْمُسَافِرُ فِي ذٰلِكَ سَوَاءً يَنْقُضُ طَهَارَتَهُمَا خُرُوْجُ وَقْتٍ مَا وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ فِي نَفْسِهِ مُخْتَلِفًا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَاِنَّ مَا يَنْقُضُ طَهَارَةَ الْحَاضِرِ مِنْ ذٰلِكَ يَنْقُضُ طَهَارَةَ الْمُسَافِرِ وَكَانَ خُرُوْجُ الْوَقْتِ عَنِ الْمُسَافِرِ لَا يَنْقُضُ طَهَارَتَهُ كَانَ خُرُوْجُهُ عَنِ

تو ہم نے ارادہ کیا ہے کہ دیکھیں احداث سے طہارت کا کیا حکم ہے اور اسے کیا چیز توڑتی ہے تو ہم نے ان طہارتوں کو جو حدث سے واجب ہوتی ہیں دو قسموں پر پایا ان میں سے ایک غسل ہے اور دوسرا وضو، پس جو شخص جماع کرے یا جنبی ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہے اور جو آدمی پیشاب یا قضائے حاجت کرے اس پر وضو واجب ہے جس واجب غسل کا ذکر ہم نے کیا ہے وہ اوقات کے گزرنے سے نہیں ٹوٹتا اور اسے صرف حدیث توڑتے ہیں جب ثابت ہوا کہ جماع اور احتلام سے طہارت حاصل کرنے کا حکم اسی طرح ہے جیسے ہم نے ذکر کیا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ تمام حدثوں سے طہارت اسی طرح حاصل ہو اور وقت کے گزرنے سے وہ نہ ٹوٹے جس طرح وقت کا گزرنا غسل کو نہیں توڑتا۔

دوسری دلیل: ہم دیکھتے ہیں کہ تمام فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ مسافر جب تک بے وضو نہ ہو تمام نمازیں ایک وضو کے ساتھ ادا کر سکتا ہے۔ اختلاف مقیم کے بارے میں ہے پس ہم نے دیکھا کہ جماع، احتلام، قضائے حاجت، پیشاب اور ہر وہ چیز جو مقیم کے لیے حدث ہے اور اس پر طہارت کو واجب کرتی ہے۔ جب وہ مسافر سے وقوع پذیر ہو تو وہ بھی اسی طرح ہو گی اور اس پر اسی طہارت کا حصول واجب ہوگا جو مقیم ہونے کی صورت میں اس پر واجب ہوتا۔ ایک دوسری طہارت جو وقت گزرنے سے ٹوٹ جاتی ہے یعنی موزوں پر مسح اس میں بھی مسافر اور مقیم برابر ہیں۔ ان کی طہارت کسی نہ کسی وقت کے نکلنے سے ٹوٹ جاتی ہے اگرچہ سفر و حضر کے اعتبار سے وقت میں تفاوت ہے۔

جب ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اسی طرح ہے اور جو چیز مقیم کی طہارت کو توڑتی ہے۔ اس سے مسافر کی طہارت بھی ختم ہو جاتی ہے اور وقت کا نکلنا مسافر کی طہارت کو نہیں توڑتا، تو قیاس کا تقاضا ہے کہ وقت نکلنے سے مسافر کی طہارت بھی نہ ٹوٹے جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔ یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

marfat.com

عَنِ الْمُقِيْمِ اَيْضًا كَذٰلِكَ قِيَاسًا وَّنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک جماعت اس کی قائل رہی ہے۔

۲۳۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَصْحَابَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ تَوَضَّؤُوْا وَصَلَّوُا الظُّهْرَ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامُوْا لِيَتَوَضَّؤُوْا فَقَالَ لَهُمْ مَا لَكُمْ اَحْدَثْتُمْ فَقَالُوْا لَا فَقَالَ الْوُضُوْءُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ لَيُوْشِكُ اَنْ يَّقْتُلَ الرَّجُلُ اَبَاهُ وَاَخَاهُ وَعَمَّهُ وَابْنَ عَمِّهٖ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے وضو کرکے ظہر کی نماز پڑھی۔ جب عصر کا وقت ہوا تو وضو کے لیے کھڑے ہوئے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تمہیں کیا ہوا تم بے وضو ہو گئے، انھوں نے عرض کیا نہیں فرمایا تو کیا بغیر حدث کے وضو کرتے ہو، قریب ہے کہ کوئی شخص حدث کے بغیر وضو کرنے پر اپنے باپ، بھائی، چچا اور چچازاد بھائی کو قتل کر دے۔

۲۳۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ۔

حضرت عمرو بن عامر فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس (رضی اللہ عنہا) کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم جب تک بے وضو نہ ہوتے تمام نمازیں ایک وضو کے ساتھ ادا کرتے۔

۲۳۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَسْعُوْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ سَعْدًا كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جب تک بے وضو نہ ہوتے تمام نمازیں ایک وضو سے ادا کرتے۔

۲۳۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ عِكْرِمَةَ وَزَادَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَيَتْلُوْ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ۔

حضرت عبدالصمد بن عبدالوارث فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کیا البتہ انھوں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ اضافہ کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور یہ آیت تلاوت فرماتے (ترجمہ) اور جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو دھو لو۔ (آخر تک)۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ وَلَيْسَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عِنْدَنَا دَلِيْلٌ عَلٰى وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهٗ ذٰلِكَ عَلَى الْقِيَامِ وَهُمْ مُحْدِثُوْنَ اَلَا تَرٰى اَنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ حُكْمَ الْمُسَافِرِ هُوَ هٰذَا وَاَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حَتّٰى يُحْدِثَ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ هٰذَا حُكْمُ الْمُسَافِرِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَقَدْ خُوْطِبَ بِهَا كَمَا خُوْطِبَ الْحَاضِرُ ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَ الْحَاضِرِ فِيْهَا كَذٰلِكَ اَيْضًا وَقَدْ قَالَ ابْنُ الْغَفْوَا اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحْدَثُوْا لَمْ يَتَكَلَّمُوْا حَتّٰى يَتَوَضَّئُوْا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَخْبَرَ اَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الْقِيَامُ اِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدَ حَدَثٍ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس آیت میں ہر نماز کے لیے وضو کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہاں بے وضو ہونے کی حالت میں نماز کا ارادہ کرنا مراد ہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمام فقہاء کا مسافر کے لیے اسی حکم پر اجماع ہے اور یہ کہ جب تک وہ بے وضو نہ ہو اس پر وضو واجب نہیں جب معلوم ہوا کہ مسافر کا یہ حکم اسی آیت میں ہے اور اسے بھی اسی طرح مخاطب کیا گیا جیسے مقیم کو خطاب ہوا تو ثابت ہوا کہ اس سلسلے میں مقیم کا حکم بھی وہی ہے۔

ابن نقوادنے فرمایا کہ جب وہ (صحابہ کرام) بے وضو ہوتے تو اس وقت تک کلام نہ کرتے جب تک وضو نہ کر لیتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ" الآیۃ تو بتایا کہ یہ بے وضو ہونے کے بعد نماز کے لیے کھڑا ہونا ہے۔

۲۳۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ مَرَّةً اُخْرٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ عَلِيٍّ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ عِكْرِمَةَ۔

حضرت شعبہ نے حضرت مسعود بن علی (رضی اللہ عنہم) سے یہ بات روایت کی لیکن حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۲۳۷- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ۔

حضرت ایوب، حضرت محمد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ تمام نمازیں ایک وضو کے ساتھ پڑھتے تھے۔

۲۳۸- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

حضرت یزید بن ابراہیم، حضرت حسن (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ ذَكَرِهِ الْمَذْيُ كَيْفَ يَفْعَلُ

باب ۱۱: جس کی مذی نکلے وہ کیا کرے

۲۳۹- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ

marfat.com

قال ثنا روح بن القاسم عن ابن ابي نجيح عن عطاء عن اياس ابن خليفة عن رافع بن خديج ان عليا امر عمارا ان يسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المذي فقال يغسل مذاكيره ويتوضأ.

کو حکم دیا کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم پوچھیں تو آپ نے فرمایا وہ اپنے اعضائے تناسل کو دھوئے اور وضو کرے۔

الكلام في المسألة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان غسل المذاكير واجب على الرجل اذا امذى واذا بال واحتجوا في ذلك بهذا الاثر وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لم يكن ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم على ايجاب غسل المذاكير ولكنه ليتقلص المذي فلا يخرج قالوا ومن ذلك ما امر به المسلمون في الهدي اذا كان له لبن ان تنضح ضرعه بالماء ليتقلص ذلك فيه فلا يخرج وقد جاءت الآثار متواترة بما يدل على ما قالوا فمن ذلك.

تحقیق مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک قوم کا مذہب ہے کہ جب کسی شخص کو مذی آئے یا پیشاب کرے تو اس پر اعضائے تناسل کو دھونا واجب ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اعضائے تناسل کو دھونا واجب نہیں کرتا بلکہ (مطلب یہ ہے) کہ مذی رک جائے اور نہ نکلے وہ فرماتے ہیں اسی سے آپ کا مسلمانوں کو قربانی کے بارے میں حکم دینا ہے کہ اگر وہ دودھ والا ہو تو تھنوں پر پانی کے چھینٹے ماریں تاکہ دودھ رک جائے۔

ایسی روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں جو ان لوگوں کے موقف پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے ہے۔

۲۴۰ - ما حدثنا ابن ابي داود ابن ابي عمران قال ثنا عمرو بن محمد الناقد قال ثنا عبيدة بن حميد عن الاعمش عن حبيب بن ابي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال علي رضي الله عنه كنت رجلا مذاء فامرت رجلا يسأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال فيه الوضوء.

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مجھے بکثرت مذی آتی تھی تو میں نے ایک شخص کو کہا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا حکم) پوچھے۔ آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

۲۴۱ - حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال انا الاعمش عن منذر ابي يعلى الثوري عن محمد بن

حضرت منذر ابو یعلی ثوری، حضرت محمد بن حنفیہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں نے سنا وہ اپنے والد (حضرت علی کرم اللہ وجہہ) سے روایت

marfat.com

الْحَنفِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَجِدُ مَذْيًا فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ اَنْ يَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ لِاَنَّ ابْنَتَهُ عِنْدِيْ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّ كُلَّ فَحْلٍ يَمْذِيْ فَاِذَا كَانَ الْمَنِيُّ فَفِيْهِ الْغُسْلُ وَاِذَا كَانَ الْمَذْيُ فَفِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتْ عِنْدِيْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْهُ۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اِذَا اَمْذَيْتُ اِغْتَسَلْتُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا مجھے مذی آتی تھی تو میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھیں میں خود پوچھنے سے شرم محسوس کرتا تھا۔ کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں۔ انھوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر مذکر کو مذی آتی ہے اگر منی ہو تو اس میں غسل ہے اور اگر مذی ہو تو اس میں وضو ہے

حضرت ابو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بکثرت مذی آتی تھی اور میرے نکاح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں تو میں نے آپ کی خدمت میں (کسی کو) بھیجا تو آپ نے فرمایا وضو کرو اور اسے دھو لو۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔ اور منی میں غسل ہے۔

حضرت ہانی بن ہانی، حضرت علی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے مذی زیادہ آتی تھی تو جب بھی مجھے مذی آتی میں غسل کرتا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

حضرت عبداللہ بن رجاء کہتے ہیں ہم کو اسرائیل نے خبر دی اور حضرت ربیع مؤذن فرماتے ہیں ہمیں حضرت اسد نے اور ان سے اسرائیل نے بیان کیا اس کے بعد انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

٢٤٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ ثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَإِذَا رَأَيْتَ الْمَنِيَّ فَاغْتَسِلْ۔

حضرت حصین ابن قبیصہ حضرت علی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی، تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا حکم) پوچھا آپ نے فرمایا جب مذی کو دیکھو تو وضو کرو اور عضو مخصوص کو دھوؤ۔ اور جب منی دیکھو تو غسل کرو۔

٢٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ لِأَنَّ ابْنَتَهُ كَانَتْ تَحْتِيْ فَأَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَكْفِيْ مِنْهُ الْوُضُوْءُ۔

حضرت عائش بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں بہت زیادہ مذی والا شخص تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کا ارادہ کیا تو مجھے شرم آئی کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں چنانچہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا تو انھوں نے پوچھا حضور علیہ السلام نے فرمایا اس سے وضو کافی ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَفَلَا تَرَى أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَوْجَبَهُ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ ذَكَرَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ سِوٰى وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ مِمَّا أَمَرَ بِهِ فَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِغَيْرِ الْمَعْنَى الَّذِيْ وَجَبَ لَهُ وُضُوْءُ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَوٰى سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے اس بات کا ذکر کیا جو اس صورت میں واجب ہوتی ہے تو آپ نے نماز کے وضو کا ذکر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ وضو کے علاوہ جس بات کا آپ نے حکم دیا وہ اس سبب سے نہ تھا جس سبب سے مذی کی صورت میں وضو کرنا واجب ہے چنانچہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ روایت کیا وہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

٢٤٨ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

پس آپ نے بتایا کہ اس سے وضو واجب ہوتا ہے اور یہ اس بات کی نفی ہے کہ وضو کے

marfat.com

فَاَخْبَرُوْا اَنَّ مَا يَجِبُ فِيْهِ هُوَ الْوُضُوْءُ وَ ذٰلِكَ يَنْفِيْ اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ مَعَ الْوُضُوْءِ غَيْرُهٗ.

ساتھ کچھ اور بھی واجب ہو

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يُوَافِقُ مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَذَكَرَ.

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسی بات مروی ہے جو پہلے قول کے قائلین کے موافق ہے اور وہ یہ روایت کرے۔

۲۴۹- مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ اَنَّ سُلَيْمٰنَ بْنَ رَبِيْعَةَ الْبَاهِلِيَّ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ عَقِيْلٍ فَكَانَ يَاتِيْهَا فَيُلَاعِبُهَا فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاغْسِلْ فَرْجَكَ وَ اُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ.

حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن ربیعہ باہلی نے بنو عقیل کی ایک عورت سے نکاح کیا وہ اس کے پاس آتا اور اس کے ساتھ کھیل کود کرتا تھا۔ اس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا جب تم پانی (مذی) پاؤ تو اپنی شرمگاہ اور خصیتین کو دھو لو اور نماز کے وضو جیسا وضو کرو۔

قِيْلَ لَهٗ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ وَجْهُ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا صَرَفْنَا اِلَيْهِ وَجْهَ حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِمَّنْ بَعْدَهٗ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ.

اس کو جواب میں کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے اس کی وجہ وہی ہو جو ہم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے میں بیان کی ہے اور بعد والے لوگوں میں سے ایک جماعت سے اس کے موافق مروی ہے۔

۲۵۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هُوَ الْمَنِيُّ وَالْمَذِيُّ وَالْوَدِيُّ فَالْمَذِيُّ وَالْوَدِيُّ فَاِنَّهٗ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَ يَتَوَضَّاُ وَ اَمَّا الْمَنِيُّ فَفِيْهِ الْغُسْلُ.

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ منی، مذی اور ودی ہے۔ مذی اور ودی سے عضو مخصوص کو دھوئے اور وضو کرے۔ البتہ منی (کی صورت) میں غسل ہوگا۔

۲۵۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّيْ اَرْكَبُ الدَّابَّةَ فَاُمْذِيْ فَقَالَ اغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ

حضرت ابو جمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سواری پر سوار ہوتا ہوں تو مذی نکل آتی ہے۔ آپ نے فرمایا عضو تناسل دھوؤ اور نماز کے وضو جیسا وضو کرو۔

marfat.com

لِلصَّلٰوۃِ۔

اَفَلَا تَرٰی اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حِیْنَ ذَکَرَ مَا یَجِبُ فِی الْمَذْیِ ذَکَرَ الْوُضُوْءَ خَاصَّۃً وَّحِیْنَ اَمَرَ اَبَا جَمْرَۃَ اَمَرَہٗ مَعَ الْوُضُوْءِ بِغَسْلِ الذَّکَرِ۔

۲۵۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا الرَّبِیْعُ ابْنُ صَبِیْحٍ عَنِ الْحَسَنِ فِی الْمَذْیِ وَالْوَدْیِ قَالَ یَغْسِلُ فَرْجَہٗ وَیَتَوَضَّأُ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ۔

۲۵۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زِیَادِ بْنِ فَیَّاضٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اِذَا اَمْذَی الرَّجُلُ غَسَلَ الْحَشَفَۃَ وَتَوَضَّأَ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَھٰذَا وَجْہُ ھٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ تَصْحِیْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ فَقَدْ ثَبَتَ بِہٖ مَا وَصَفْنَا وَاَمَّا وَجْہُ ذٰلِکَ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَیْنَا خُرُوْجَ الْمَذْیِ حَدَثًا فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِیْ خُرُوْجِ الْاَحْدَاثِ مَا الَّذِیْ یَجِبُ بِہٖ فَکَانَ خُرُوْجُ الْغَائِطِ یَجِبُ بِہٖ غَسْلُ مَا اَصَابَ الْبَدَنَ مِنْہُ وَلَا یَجِبُ غَسْلُ مَا سِوٰی ذٰلِکَ اِلَّا التَّطَھُّرَ لِلصَّلٰوۃِ وَکَذٰلِکَ خُرُوْجُ الدَّمِ مِنْ اَیِّ مَوْضِعٍ مَا خَرَجَ فِیْ قَوْلِ مَنْ جَعَلَ ذٰلِکَ حَدَثًا فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَنْ یَکُوْنَ کَذٰلِکَ خُرُوْجُ الْمَذْیِ الَّذِیْ ھُوَ حَدَثٌ لَا یَجِبُ فِیْہِ غَسْلُ غَیْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِیْ اَصَابَہٗ مِنَ الْبَدَنِ غَیْرَ التَّطَھُّرِ لِلصَّلٰوۃِ فَثَبَتَ ذٰلِکَ اَیْضًا بِمَا ذَکَرْنَا مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب مذی سے واجب ہونے والی چیز کا ذکر کیا تو صرف وضو کا ذکر فرمایا اور جب حضرت ابوجمرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو وضو کے ساتھ عضو تناسل کو دھونے کا حکم بھی فرمایا۔

حضرت ربیع بن صبیح، حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) سے مذی اور ودی کا حکم نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کسی شخص کی مذی نکلے تو وہ حشفے (آلۂ تناسل کے سر) کو دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس باب کا معانی آثار کی تصحیح کے اعتبار سے بیان تھا اس سے وہ بات ثابت ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا غور و فکر اور اجتہاد کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مذی کا نکلنا حدث ہے پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں احداث کے نکلنے کی صورت میں کیا واجب ہوتا ہے، تو بول و براز کے نکلنے کی صورت میں بدن کے اس حصے کو دھونا واجب ہے جہاں وہ (نجاست) لگی اس کے علاوہ کچھ بھی واجب نہیں البتہ یہ کہ وہ نماز کے لیے طہارت حاصل کرے اسی طرح خون کا نکلنا ہے جس جگہ سے بھی نکلے ان لوگوں کے نزدیک جو اس کو حدث قرار دیتے ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ چونکہ مذی کا نکلنا بھی حدث ہے لہٰذا اس میں بھی بدن کا اتنا حصہ ہی دھونا واجب ہو جس کو یہ لگی ہے۔ البتہ نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے تو ہمارا موقف قیاس کے طریقے پر بھی ثابت ہو گیا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْمَنِيِّ هَلْ هُوَ طَاهِرٌ اَمْ نَجِسٌ

باب۱۲: منی کا حکم کہ وہ پاک ہے یا ناپاک

۲۵۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ كَانَ نَازِلًا عَلٰى عَائِشَةَ فَاحْتَلَمَ فَرَاَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ وَهُوَ يَغْسِلُ اَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهٖ اَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهٗ فَاَخْبَرَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا اَزِيْدُ عَلٰى اَنْ اَفْرُكَهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے کہ ان کو احتلام ہوگیا۔ ام المومنین کی ایک لونڈی نے ان کو دیکھا کہ وہ کپڑے سے نجاست کا اثر دھو رہے ہیں یا کپڑا دھو رہے ہیں۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو آپ نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے کھرچنے سے زائد کچھ نہیں کرتی تھی۔

۲۵۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ شُعْبَةُ اَنَا عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

حضرت وہب بن جریر فرماتے ہیں حضرت شعبہ نے حضرت حکم (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہوئے ہمیں خبر دی اسکے بعد انھوں نے اپنی سند کیساتھ اسکی مثل ذکر کیا۔

۲۵۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ.

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت ہمام سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۵۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

حضرت اعمش، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۵۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ.

حضرت زبید، حضرت اعمش سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۵۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ اَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

حضرت ابراہیم، حضرت اسود بن یزید اور ہمام سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

marfat.com

۲۶۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۱- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَمَا أَزِيْدُ عَلَى أَنْ أَحُتَّهُ مِنَ الثَّوْبِ فَإِذَا جَفَّ دَلَكْتُهُ۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں وہ فرماتے ہیں۔ حضرت ام المومنین نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں اس میں اضافہ نہیں کرتی تھی کہ کپڑے سے رگڑ دیتی اور جب وہ خشک ہوتا تو کھرچ دیتی۔

۲۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا وَاصِلُ الْأَحْدَبُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ لَقَدْ رَأَتْنِيْ عَائِشَةُ وَأَنَا أَغْسِلُ جَنَابَةً مِّنْ ثَوْبِيْ فَقَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَإِنَّهُ لَيُصِيْبُ ثَوْبَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَزِيْدُ عَلَى أَنْ يَّفْعَلَ بِهِ هٰكَذَا تَعْنِيْ يَفْرُكُهُ۔

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے کپڑے سے جنابت کا اثر دھو رہا تھا تو انھوں نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو یہ (اثر) پہنچا تو وہ اس عمل یعنی کھرچنے پر اضافہ نہ فرماتے۔

۲۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْمَنِيَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کا اثر کھرچ دیتی تھی۔

۲۶۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيْ مُخَلَّدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو مخلد، حضرت حارث بن نوفل سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک سے منی کھرچتی تھی۔ اور ان دنوں ہماری چادریں اُونی ہوتی

marfat.com

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ مِرْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مُرُوْطُنَا يَوْمَئِذِ الصُّوْفَ۔

تھیں۔

۲۶۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَابِسًا وَاَغْسِلُهُ اَوْ اَمْسَحُهُ اِذَا كَانَ رَطْبًا شَكَّ الْحُمَيْدِيُّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیتی تھی جب وہ خشک ہوتی اور دھو دیتی یا (فرمایا) پونچھ دیتی۔ جب وہ تر ہوتی (دھونے اور پونچھنے کے بارے میں) حمیدی راوی کو شک ہے۔

۲۶۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بُرْدٍ اَخِيْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ شَعْثَاءَ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوشعثاء المحاربی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّحَاوِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى اَنَّ الْمَنِيَّ طَاهِرٌ وَاَنَّهُ لَا يُفْسِدُ الْمَاءَ وَاِنْ وَقَعَ فِيْهِ وَاَنَّ حُكْمَهُ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ النُّخَامَةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ هُوَ نَجِسٌ وَقَالُوْا لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لِاَنَّهَا اِنَّمَا جَاءَتْ فِيْ ذِكْرِ ثِيَابٍ يُنَامُ فِيْهَا وَلَمْ تَاْتِ فِيْ ثِيَابٍ يُصَلّٰى فِيْهَا وَقَدْ رَاَيْنَا الثِّيَابَ النَّجِسَةَ بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالدَّمِ لَا بَاْسَ بِالنَّوْمِ فِيْهَا وَلَا تَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِيْهَا فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ

حضرت امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ منی پاک ہے اور اگر وہ پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس سلسلے میں اس کا وہی حکم ہے جو رینٹھ کا ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

جب کہ دوسرے لوگوں نے اس بارے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ناپاک ہے اور کہا کہ ان روایات میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ ان کپڑوں کے بارے میں آئی ہیں جن میں سویا جاتا ہے یہ روایات ان کپڑوں کے بارے میں نہیں جن میں نماز پڑھی جاتی ہے اور ہم بول و براز، پیشاب اور خون والے کپڑوں میں سونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے

marfat.com

الْمَنِيُّ كَذٰلِكَ وَإِنَّمَا يَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةً عَلَيْنَا لَوْ كُنَّا نَقُوْلُ لَا يَصْلُحُ النَّوْمُ فِي الثَّوْبِ النَّجِسِ فَإِذَا كُنَّا نُبِيْحُ ذٰلِكَ وَنُوَافِقُ مَا رَوَيْتُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَنَقُوْلُ مِنْ بَعْدُ لَا يَصْلُحُ الصَّلٰوةُ فِي ذٰلِكَ فَلَمْ نُخَالِفْ شَيْئًا مِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَاءَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْمَا كَانَتْ تَفْعَلُ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ إِذَا أَصَابَ الْمَنِيُّ۔

۲۶۸- مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَبِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِيْ ثَوْبِهٖ۔

۲۶۹- حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ۔

۲۷۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا عَمْرٌو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰكَذَا كَانَتْ عَائِشَةُ تَفْعَلُ بِثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْهُ وَتَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِهِ الَّذِيْ كَانَ لَا يُصَلِّيْ فِيْهِ وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ۔

البتہ ان میں نماز پڑھنا جائز نہیں، لہٰذا جائز ہے کہ منی کا بھی یہی حکم ہو۔ یہ حدیث ہمارے خلاف اس وقت حجت بنتی جب ہم کہتے کہ ناپاک کپڑوں میں سونا بھی صحیح نہیں جب ہم اسے جائز سمجھتے ہیں اور اس سلسلے میں جو کچھ تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس کی موافقت کرتے ہیں اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ ایسے کپڑے میں نماز جائز نہیں تو ہم اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث کی مخالفت نہیں کر رہے۔

حضور علیہ السلام کے کپڑوں سے منی لگنے کی صورت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے ساتھ جو عمل کرتی تھیں اس کے بارے میں روایات آئی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھوتی تھی پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور ابھی آپ کے کپڑے میں پانی کے اثرات ہوتے تھے۔

حضرت ابو معاویہ نے حضرت عمرو سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت عمرو نے خبر دی پھر ان کی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

امام ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کپڑے کے ساتھ جس میں آپ نماز پڑھتے۔ یہ عمل اختیار کرتی تھیں کہ اس سے منی کو دھو ڈالتیں اور جس میں آپ نے نماز نہ پڑھی ہوتی کھرچ دیتیں۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت اس کے موافق ہے۔

marfat.com

٢٧١ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُضَاجِعُكِ فِيْهِ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يُصِبْهُ أَذًى.

حضرت معاویہ بن ابو سفیان (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے انھوں نے اپنی ہمشیرہ زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے۔ جس میں آپ سے ہم بستر ہوتے انھوں نے فرمایا ہاں جب کہ نجاست نہ پہنچتی۔

٢٧٢ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ابن وہب فرماتے ہیں مجھے عمرو، ابن لہیعہ اور لیث نے حضرت یزید (رضی اللہ عنہم) سے خبر دی پھر انھوں نے انکی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

٢٧٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهِ.

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے ہم بستری والے لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

٢٧٤ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِيْ لُحُفِنَا.

حضرت شعبہ، حضرت اشعث سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ اس میں (لحف نسائہ کی بجائے "لحفنا" کے الفاظ ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَثَبَتَ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يَنَامُ فِيْهِ إِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنَ الْجَنَابَةِ وَثَبَتَ أَنَّ مَا ذَكَرَهُ الْأَسْوَدُ وَهَمَّامٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ فِيْ ثَوْبِ النَّوْمِ.

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس میں آرام فرما ہوتے جب کہ اس کے ساتھ جنابت (منی) سے کچھ لگا ہوتا اور ثابت ہوا کہ جو کچھ اسود اور ہمام نے حضرت عائشہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ نیند کے لباس کے بارے میں ہے۔

marfat.com

لَا فِیْ ثَوْبِ الصَّلٰوۃِ فَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لِاَھْلِ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ عَلٰی اَھْلِ الْقَوْلِ الثَّانِیْ فِیْ ذٰلِکَ۔

از کے لباس سے متعلق نہیں ہے۔

پس پہلے مسلک کے قائلین دوسرے قول والوں کے خلاف ان روایات سے استدلال کرتے ہیں۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْرُکُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَابِسًا بِاَصَابِعِیْ ثُمَّ یُصَلِّیْ فِیْہِ وَلَا یَغْسِلُہٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے خشک منی، اپنی انگلیوں کے ساتھ کھرچ دیتی پھر وہ اس میں نماز پڑھتے اور اسے نہ دھوتے۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَنَا شَرِیْکٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ ھَمَّامٍ عَنْ عَائِشَۃَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابراہیم، حضرت ہمام سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَسُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَا ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْرُکُہٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یُصَلِّیْ فِیْہِ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے کھرچ دیتی پھر آپ اس میں نماز ادا کرتے۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا قَزَعَۃُ بْنُ سُوَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدُ الْاَعْرَجُ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ عَائِشَۃَ مِثْلَہٗ۔

حضرت مجاہد، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ ثَنَا عِیْسَی بْنُ مَیْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ مِثْلَہٗ۔

حضرت قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَفِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ اَنَّھَا کَانَتْ تَفْرُکُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ الصَّلٰوۃِ کَمَا تَفْرُکُہٗ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) (حضور علیہ السلام کے) نماز کے کپڑوں سے بھی منی کھرچتی

من ثوب النوم قال ابو جعفر وليس في هذا عندنا دليل على طهارته فقد يجوز ان تكون كانت تفعل به هذا فيطهر بذلك الثوب والمني في نفسه نجس كما قد روي فيما اصاب النعل من الاذى.

تھیں جیسے شب باشی کے لباس سے کھرچتی تھیں۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں بھی ہمارے نزدیک طہارت کی کوئی دلیل نہیں، ہو سکتا ہے وہ اس طرح اس لیے کرتی ہوں کہ اس سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے جب کہ منی ذاتی طور پر ناپاک ہے جیسے جوتے سے نجاست لگنے کے سلسلے میں مروی ہے۔

۲۸۰- حدثنا فهد قال ثنا محمد بن كثير قال ثنا الاوزاعي عن محمد بن عجلان عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وطى احدكم الاذى بخفه او بنعله فطهورهما التراب.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے موزے یا جوتے کے ساتھ نجاست پر چلے تو مٹی ان کو پاک کرنے والی ہے۔

قال ابو جعفر فكان ذلك التراب يجزئ من غسلهما وليس في ذلك دليل على طهارة الاذى في نفسه فكذلك ما روينا في المني يحتمل ان يكون كان حكمه عندهم كذلك يطهر الثوب بازالتهم اياه عنه بالفرك وهو في نفسه نجس كما كان الاذى يطهر النعل بازالتهم اياه عنها وهو في نفسه نجس فالذي وقفنا عليه من هذه الاثار المروية في المني هو ان الثوب يطهر مما اصابه من ذلك بالفرك اذا كان يابسا ويجزئ ذلك من الغسل وليس في شيء من هذا دليل على حكمه هو في نفسه اطاهر هو ام نجس فذهب ذاهب الى انه قد روي عن عائشة ما يدل على انه كان عندها نجسا وذكر في ذلك.

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں مٹی ان دونوں کو دھونے کی جگہ کفایت کرتی ہے اس میں نجاست کے ذاتی طور پر پاک ہونے کی کوئی دلیل نہیں اسی طرح جو کچھ ہم نے منی کے بارے میں روایت کیا ہے ہو سکتا ہے ان کے نزدیک اس کا حکم بھی یہی ہو کہ کھرچ کر اسے دور کرنے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے لیکن وہ بذاتِ خود ناپاک ہے جیسے جوتے سے نجاست دور کر دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے حالانکہ نجاست فی ذاتہ ناپاک ہے۔

منی کے بارے میں مروی آثار سے ہمیں جو کچھ معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ جس کپڑے کو یہ لگ جائے وہ خشک ہونے کی صورت میں کھرچنے سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ دھونے کی جگہ کافی ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ ذاتی طور پر پاک ہے یا ناپاک۔

بعض حضرات تو اس بات کی طرف گئے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی روایت بھی مروی ہے جس سے پتہ چلتا ہی کہ یہ انکے نزدیک بھی ناپاک ہے اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا ہے۔

۲۸۱- حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى ابن سعيد عن شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت قاسم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب کپڑے میں منی لگ جائے

marfat.com

أَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمَنِيِّ إِذَا أَصَابَ الثَّوْبَ إِذَا رَأَيْتَهُ فَاغْسِلْهُ وَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَانْضَحْهُ۔

اگر تم دیکھو تو دھو لو اگر نہ دیکھو تو اس پر پانی چھڑک دو۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِي تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوبکر بن حفص فرماتے ہیں، میں نے اپنی پھوپھی سے سنا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ فَهٰذَا قَدْ دَلَّ عَلٰى نَجَاسَتِهٖ عِنْدَهَا۔

حضرت شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہوئے فرمایا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ (منی) ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے نزدیک ناپاک ہے۔

قِيلَ لَهٗ مَا فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ لِأَنَّهٗ لَوْ كَانَ حُكْمُهٗ عِنْدَهَا حُكْمَ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالدَّمِ لَأَمَرَتْ بِغَسْلِ الثَّوْبِ كُلِّهٖ إِذَا لَمْ يُعْرَفْ مَوْضِعُهٗ مِنْهُ أَلَا تَرٰى أَنَّ ثَوْبًا لَوْ أَصَابَهٗ بَوْلٌ نَخْفٰى مَكَانُهٗ أَنَّهٗ لَا يُطَهِّرُهُ النَّضْحُ وَإِنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْ غَسْلِهٖ كُلِّهٖ حَتّٰى يُعْلَمَ طُهُورُهٗ مِنَ النَّجَاسَةِ فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ الْمَنِيِّ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذَا كَانَ مَوْضِعُهٗ مِنَ الثَّوْبِ غَيْرَ مَعْلُومٍ النَّضْحَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَهٗ كَانَ عِنْدَهَا بِخِلَافِ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ۔

ان سے پوچھا گیا جو کچھ آپ نے بیان اس حدیث میں اس کی کوئی دلیل نہیں اس لیے کہ اگر ان کے نزدیک اس کا حکم باقی تمام نجاستوں مثلاً بول و براز، پیشاب اور خون جیسا ہوتا تو آپ پورے کپڑے کو دھونے کا حکم فرماتیں جب اس کی جگہ معلوم نہ ہوتی کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کپڑے میں پیشاب لگ جائے اور اس کی جگہ پوشیدہ ہو تو محض پانی بہانے (چھینٹے مارنے) سے وہ پاک نہیں ہوتا بلکہ پورے کپڑے کو دھونا ضروری ہے حتیٰ کہ نجاست سے اس کا پاک ہونا معلوم ہو جائے پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک منی کا حکم یہ ہے کہ جب کپڑے میں اس کی جگہ معلوم نہ ہو تو چھینٹے ماریں جائیں تو اس سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک اس کا حکم دیگر نجاستوں کے خلاف ہے۔

وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَرُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ۔

اس ضمن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہے اس سلسلے میں ان سے مروی ہے۔

۲۸۵۔ مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهٗ كَانَ يَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِهٖ۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے کپڑے سے جنابت (منی) کو کھرچتے تھے۔

فَهٰذَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يَفْعَلُ

پس اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ وہ ایسا اسلیے

ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ عِنْدَهٗ طَاهِرٌ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كَمَا يَفْعَلُ بِالرَّوْثِ الْمَحْكُوْكِ مِنَ النَّعْلِ لَا لِاَنَّهٗ عِنْدَهٗ طَاهِرٌ۔

۲۸۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّهٗ اِعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رُكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاَنَّ عُمَرَ عَرَّسَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَرِيْبًا مِّنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ فَاحْتَلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَقَدْ كَادَ اَنْ يُّصْبِحَ فَلَمْ يَجِدْ مَآءً فِي الرُّكْبِ فَرَكِبَ حَتّٰى جَآءَ الْمَآءَ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَاٰى مِنَ الْاِحْتِلَامِ حَتّٰى اَسْفَرَ فَقَالَ لَهٗ عَمْرٌو اَصْبَحْتَ وَمَعَنَا ثِيَابٌ فَدَعْ ثَوْبَكَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَهٗ۔

۲۸۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلَى الْجُرُفِ فَنَظَرَ فَاِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَانِيْ اِلَّا قَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَاٰى فِيْ ثَوْبِهٖ وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَهٗ۔

فَاَمَّا مَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ فَهُوَ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عُمَرَ فَعَلَ مَا لَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ لِضِيْقِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَحَدٌ مِّمَّنْ كَانَ مَعَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ اِيَّاهُ عَلٰى مَا رَاٰى مِنْ ذٰلِكَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَهٗ بِالْمَآءِ

کرتے ہوں کہ یہ ان کے نزدیک پاک ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ اس کے ساتھ یہ عمل اس بنیاد پر کرتے ہوں کہ جیسے جوتے سے گوبر کو کھرچا جاتا ہے اسلیے ایسا نہیں کرتے تھے کہ ان کے نزدیک یہ پاک ہے

حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سواروں کے اس دستے میں عمرہ کیا جس میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سفر کے سفر کے دوران بعض مقامات پر پانی کے قریب رات کو ٹھہرے ہوئے تھے تو آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو احتلام ہو گیا قریب تھا کہ صبح ہو جاتی سواروں کے پاس پانی نہ ملا آپ سوار ہو کر پانی کے پاس آئے اور احتلام سے جو کچھ دیکھا اسے دھونے لگے حتیٰ کہ صبح روشن ہو گئی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا صبح ہو گئی ہے ہمارے پاس کپڑے ہیں اپنے کپڑے چھوڑ دیجیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں جو کچھ مجھے نظر آتا ہے اسے دھوؤں گا اور جو کچھ دکھائی نہیں دیتا

حضرت زبید بن صلت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام جرف کی طرف گئے تو انھوں نے اچانک دیکھا تو ان کو احتلام آیا ہوا تھا اور انھوں نے غسل نہیں کیا تھا فرمایا اللہ کی قسم ابھی اپنے آپ کو نہیں دیکھتا مگر یہ کہ مجھے احتلام ہوا اور مجھے پتہ نہ چل سکا، میں نے نماز پڑھ لی اور غسل نہیں کیا پھر انھوں نے غسل کیا اور جو کچھ کپڑے میں نظر آیا اسے دھو لیا اور جو نظر نہ آیا اس پر چھینٹے مارے۔

اور جو کچھ حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ انھوں نے وقت کی تنگی کے پیش نظر جو کچھ ضروری تھا کیا اور آپ کے ساتھیوں میں سے کسی نے اس کا انکار نہ کیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے جو کچھ دیکھا اس میں انھوں نے آپ کی اتباع کی۔

marfat.com

فَإِنَّ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهٖ وَ أَنْضِحُ مَا لَمْ أَرَ مِمَّا أَتَوَهَّمُ أَنَّهُ أَصَابَهُ وَلَا أَتَيَقَّنُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَنْقَطِعَ ذٰلِكَ عَنْهُ الشَّكُّ فِيْمَا يُسْتَأْنَفُ وَيَقُوْلُ هٰذَا الْبَلَلُ مِنَ الْمَآءِ۔

اور آپ کا یہ فرمانا کہ جو کچھ میں نے نہیں دیکھا اس پر چھینٹے ماروں گا اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے آپ کی مراد یہ ہو کہ جب تک میں چیز نہ دیکھ لوں جس کا مجھے وہم ہے کہ اسے منی لگی ہوگی اور اس بات کا مجھے یقین نہیں ہوا لہٰذا شک دور کرنے کے لیے ایسا کروں گا۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ فِي الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ إِنْ رَأَيْتَهُ فَاغْسِلْهُ وَإِلَّا فَاغْسِلِ الثَّوْبَ كُلَّهُ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَرَاهُ نَجَسًا۔

حضرت طلحہ بن عبداللہ سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) نے اس منی کے بارے میں جو کپڑے کو لگ جائے فرمایا اگر اسے دیکھو تو دھو لو ورنہ پورے کپڑے کو دھوؤ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے ناپاک سمجھتے تھے۔

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ امْسَحُوْا بِإِذْخِرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسے إذخر (گھاس) سے رگڑ دو۔

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَرَاهُ طَاهِرًا۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے پاک سمجھتے تھے۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت عطاء سے وہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ قَالَ انْضَحْهُ بِالْمَآءِ۔

حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس منی کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے۔ فرمایا اس پر پانی کے چھینٹے مارو۔

فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِالنَّضْحِ الْغَسْلَ لِأَنَّ النَّضْحَ قَدْ يُسَمّٰى غَسْلًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ مَدِيْنَةً يَنْضَحُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا يَعْنِيْ يَضْرِبُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ أَرَادَ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

پس جائز ہے کہ چھینٹے مارنے سے مراد دھونا ہو کیونکہ "نضح" کو دھونا بھی کہتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں کہ سمندر اس کے ایک کنارے سے ٹکراتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد کچھ اور ہو۔

marfat.com

وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيْضًا عَنْ أَبِيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْنَبَ إِلَّا أَنَّهُ وَافَقَ الثَّوْرِيَّ فِيْ مَعْنٰى مَتْنِ الْحَدِيْثِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَ كُلِّ صَلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ فِيْ أَيَّامِ الْإِسْتِحَاضَةِ خَاصَّةً فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ أَيَّامَ الْحَيْضِ كَانَ مَوْضِعُهَا مَعْرُوْفًا ثُمَّ جَاءَ شُعْبَةُ فَرَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ كَمَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَيَّامَ الْأَقْرَاءِ وَتَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ فَلَمَّا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ كَمَا ذَكَرْنَا فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ كَشَفْنَاهُ لِنَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ جَاءَ الْإِخْتِلَافُ فَكَانَ ذِكْرُ أَيَّامِ الْأَقْرَاءِ فِيْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْنَبَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ عَائِشَةَ فَوَجَبَ أَنْ يُّجْعَلَ رِوَايَتُهُ عَنْ زَيْنَبَ غَيْرَ رِوَايَتِهِ عَنْ عَائِشَةَ فَكَانَ حَدِيْثُ زَيْنَبَ الَّذِيْ فِيْهِ ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ حَدِيْثًا مُنْقَطِعًا لَا يُثْبِتُهُ أَهْلُ الْخَبَرِ لِأَنَّهُمْ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَإِنَّمَا جَاءَ انْقِطَاعُهُ لِأَنَّ زَيْنَبَ لَمْ يُدْرِكْهَا الْقَاسِمُ وَلَمْ يُوْلَدْ فِيْ زَمَنِهَا لِأَنَّهَا تُوُفِّيَتْ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهِيَ أَوَّلُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاةً بَعْدَهُ وَكَانَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ هُوَ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ إِنَّمَا فِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ عَلٰى مَا فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُبَيِّنْ أَيُّ مُسْتَحَاضَةٍ هِيَ فَقَدْ وَجَدْنَا اسْتِحَاضَةً قَدْ تَكُوْنُ عَلٰى مَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ فَمِنْهَا أَنْ تَكُوْنَ مُسْتَحَاضَةً قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَأَيَّامُ حَيْضِهَا مَعْرُوْفَةٌ

ابن عیینہ نے بھی عبدالرحمن کے واسطہ سے ان کے والد سے روایت کیا لیکن انھوں نے حضرت زینب کا ذکر نہیں کیا البتہ انھوں نے متن حدیث کے مفہوم میں ثوری سے موافقت کی ہے اور یہ اسی استحاضہ کے دنوں میں خاص طور پر دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرنا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ان کے ایام حیض معروف تھے۔

پھر حضرت شعبہ نے بواسطہ عبدالرحمن ان کے والد سے انھوں نے حدیث عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے حضرت ثوری اور ابن عیینہ کی طرح روایت کیا لیکن انھوں نے ایام حیض کا ذکر نہیں کیا اس سلسلے میں محمد بن اسحق نے ان کی اتباع کی ہے۔ پس یہ حدیث یوں مروی ہے جیسے ہم نے ذکر کیا کہ اس میں ان کا اختلاف ہے تو ہم نے اس کو واضح کیا تاکہ معلوم ہو سکے کہ اختلاف کہاں سے آیا۔ ایام حیض کا ذکر جو بواسطہ قاسم حضرت زینب کی روایت میں ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں نہیں لہٰذا ضروری ہے کہ حضرت زینب سے ان کی روایت کو حضرت عائشہ سے مروی روایت کا غیر قرار دیا جائے پس حضرت زینب کی روایت جس میں حیض کا ذکر ہے حدیث منقطع ہے محدثین کے نزدیک وہ ثابت نہیں کیوں کہ وہ حدیث منقطع کے ساتھ استدلال نہیں کرتے۔ انقطاع اس لیے پیدا ہوا کہ حضرت قاسم نے حضرت زینب کا زمانہ نہیں پایا اور وہ ان کے زمانے میں پیدا نہیں ہوئے تھے کیونکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ان کا انتقال ہو چکا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے ان کا ہی انتقال ہوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ایام حیض کا ذکر نہیں اس میں صرف یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کو ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرنے کا حکم دیا جیسا کہ حدیث میں ہے اور یہ بیان نہیں کیا کہ وہ کون سی مستحاضہ تھیں۔

marfat.com

لها فسبيلها ان تدع الصلوة ايام حيضها ثم تغتسل وتتوضا بعد ذلك **ومنها** ان يكون مستحاضة لان دمها قد استمر بها فلا ينقطع عنها وايام حيضها قد خفيت عليها فسبيلها ان تغتسل لكل صلوة لانها لا ياتي عليها وقت الا احتمل ان تكون فيه حائضا او طاهرا من حيض او مستحاضة فيحتاط لها فتؤمر بالغسل **ومنها** ان تكون مستحاضة قد خفيت عليها ايام حيضها ودمها غير مستمر بها ينقطع ساعة ثم يعود بعد ذلك هكذا هي في ايامها كلها فتكون قد احاط علمها انها في وقت انقطاع دمها اذا اغتسلت حينئذ غير طاهر من حيض طهرا يوجب عليها غسلا فلها ان تصلي في حالها تلك ما ارادت من الصلوات بذلك الغسل ان امكنها ذلك **فلما** وجدنا المرأة قد تكون مستحاضة بكل وجه من هذه الوجوه التي معانيها مختلفة واحكامها مختلفة واسم المستحاضة يجمعها ولم نجد في حديث عائشة ذلك بيان استحاضة تلك المرأة التي امر النبي صلى الله عليه وسلم لها بما ذكرنا اي مستحاضة هي لم يجز لنا ان نحمل ذلك على وجه من هذه الوجوه دون غيره الا بدليل يدلنا على ذلك **فنظرنا** في ذلك هل نجد فيه دليلا۔

۶۰۸- **فاذا** ابوبكر بن ادريس قد **حدثنا** قال ثنا آدم قال ثنا شعبة قال ثنا

حالانکہ ہم دیکھتے ہیں مستحاضہ کی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا خون مسلسل جاری ہوا اور حیض کے دن معروف ہوں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے اور اس کے بعد وضو کرے (اور نماز پڑھے) دوسری صورت یہ ہے کہ مستحاضہ ہو یعنی اس کا خون مسلسل جاری ہو ختم نہ ہوتا ہو اور حیض کے دن اس پر مخفی ہوں اس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے کیونکہ ہر وقت اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ وہ حائضہ ہو یا حیض سے پاک ہو یا مستحاضہ ہو پس اسے احتیاطاً غسل کا حکم دیتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مستحاضہ پر ایام حیض مخفی ہوتے ہیں اور خون مسلسل جاری نہیں ہوتا اور ایک گھڑی کے لیے رک جاتا ہے پھر لوٹ آتا ہے تمام دنوں میں یہی صورتحال رہتی ہے تو وہ خیال کرے گی کہ خون بند ہونے کی حالت میں جب وہ غسل کرے تو اسے حیض سے وہ طہر حاصل نہیں ہوگا جس سے اس پر غسل واجب ہوتا ہے۔ پس وہ اس حالت میں اس غسل کے ساتھ جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتی ہے بشرطیکہ اس کے لیے ممکن ہو۔

پس جب ہم نے دیکھا کہ عورت بعض اوقات ان مختلف صورتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مستحاضہ ہوتی ہے اور ہر صورت کا حکم مختلف ہے جبکہ لفظ مستحاضہ سب کو شامل ہے تو ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس عورت کے بارے میں جس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حکم دیا تھا، وضاحت نہیں ملتی کہ وہ کون سی مستحاضہ تھی تو ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم کسی دلیل کے بغیر اسے کسی ایک مفہوم پر محمول کریں اور باقی کو چھوڑ دیں۔ بنا بریں ہم نے دیکھا کہ کیا اس سلسلے میں ہمارے پاس کوئی دلیل ہے۔

حضرت مسروق کی زوجہ، حضرت قمیر، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انھوں

marfat.com

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ وَالْمُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ بَيَانٌ قَالُوْا سَمِعْنَا عَامِرَ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ قَمِيْرَ امْرَأَةِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّ تَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ.

نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر ایک غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔

---

۶۰۹ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ وَبَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

حضرت سفیان، فراس اور بیان سے اور وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمَّا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهَا الَّذِيْ اَفْتَتْ بِهٖ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَمَا ذَكَرْنَا اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَّمَا ذَكَرْنَا اَنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ عَنْهَا ثَبَتَ بِجَوَابِهَا ذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ هُوَ النَّاسِخُ لِلْحُكْمَيْنِ الْاٰخَرَيْنِ لِاَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ عِنْدَنَا عَلَيْهَا اَنْ تَدَعَ النَّاسِخَ وَتُفْتِيَ بِالْمَنْسُوْخِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَسَقَطَتْ رِوَايَتُهَا فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ هٰذَا هُوَ النَّاسِخُ لِمَا ذَكَرْنَا وَجَبَ الْقَبُوْلُ بِهٖ وَلَمْ يَجُزْ خِلَافُهَا.

پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات مروی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ اسی کے ساتھ فتویٰ دیتی تھیں اور مستحاضہ کا حکم جو ہم نے ذکر کیا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور جو ہم نے ذکر کیا کہ ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرے اور وہ جو ہم نے بیان کیا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرے اور یہ تمام باتیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں تو آپ کے اس جواب سے ثابت ہوا کہ یہ حکم دوسرے دو حکموں کا ناسخ ہے کیونکہ ہمارے نزدیک ان کے بارے میں یہ خیال رکھنا جائز نہیں کہ انھوں نے ناسخ کو چھوڑ دیا اور منسوخ کے ساتھ فتویٰ دیتی تھیں اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو ان کی روایت ساقط ہو جاتی پس جب ثابت ہوا کہ یہی ناسخ ہے جس کا ہم نے ذکر کیا تو اس قول کو اپنانا واجب ہے اور اس کے خلاف جائز نہیں ہے۔

هٰذَا وَجْهٌ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عَلَيْهِ وَقَدْ يَجُوْزُ فِيْ هٰذَا وَجْهٌ اٰخَرُ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ اَبِيْ حُبَيْشٍ لَا يُخَالِفُ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ اَمْرِ سَهْلَةَ ابْنَةِ سُهَيْلٍ لِاَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ اَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ

روایات کے معانی کے سلسلے میں یہ بات بھی ہو سکتی ہے اور جائز ہے کہ کوئی دوسرا احتمال ہو اور ہو سکتا ہے کہ فاطمہ بنت ابی جیش کے بارے میں جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ اس کے مخالف نہ ہو جو سہلہ بنت سہل کے معاملے میں مروی ہے کیونکہ حضرت فاطمہ بنت ابی جیش کے ایام حیض معروف تھے اور حضرت سہلہ کے دن معلوم نہ تھے، البتہ ان کا خون کسی وقت ختم ہو جاتا اور کسی وقت

أيامها معروفة وسهلة كانت أيامها مجهولة إلا أن دمها ينقطع في أوقات ويعود في أوقات وهي قد أحاط علمها أنها لم تخرج من الحيض بعد غسلها إلى أن صلت الصلاتين جميعا فإن كان ذلك كذلك فإنا نقول بالحديثين جميعا فنجعل حكم حديث فاطمة على ما صرفناه إليه ونجعل حكم حديث سهلة على ما صرفناه أيضا إليه۔

لوٹ آتا، اس لیے وہ خیال کرسکتی تھیں کہ وہ غسل کے بعد بھی حیض سے نہیں نکلیں یہاں تک کہ وہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھتیں اگر یہ بات اسی طرح ہے تو ہم بیک وقت دونوں حدیثوں کو اختیار کرتے ہیں حضرت فاطمہ والی روایت کا حکم اس پر لگاتے ہیں جس کی طرف ہم نے اسے پھیرا (ایام حیض کا معلوم ہونا) اور حضرت سہلہ والی روایت کا حکم وہی ہوگا جو ہم نے بیان کیا۔

وأما حديث أم حبيبة فقد روي مختلفا فبعضهم يذكر عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرها بالغسل عند كل صلوة ولم يذكر أيام أقرائها فقد يجوز أن يكون أمرها بذلك ليكون ذلك الماء علاجا لها لأنها تقلص الدم في الرحم فلا يسيل وبعضهم يرويه عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرها أن تدع الصلوة أيام أقرائها ثم تغتسل لكل صلوة فإن كان ذلك كذلك فقد يجوز أن يكون أراد به العلاج وقد يجوز أن يكون أراد به ما ذكرنا في الفصل الذي قبل هذا لأن دمها سائل دائم السيلان فليست صلوة إلا يحتمل أن تكون عندها طاهرا من حيض ليس لها أن تصليها إلا بعد الاغتسال فأمرها بالغسل لذلك فإن كان هذا هو معنى حديثها فإنا كذلك نقول أيضا فيمن استمر بها الدم ولم تعرف أيامها

رہا مسئلہ ام حبیبہ والی حدیث کا تو وہ اختلاف کے ساتھ مروی ہے بعض راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ام حبیبہ) کو ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم فرمایا اور ان کے ایام حیض کا ذکر نہ فرمایا پس جائز ہے کہ آپ نے یہ حکم علاج کے طور پر دیا ہو کیونکہ یہ رحم میں خون کو ختم کر دیتا ہے اور وہ جاری نہیں ہوتا۔ اور بعض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دیں پھر ہر نماز کے لیے غسل کریں اگر یہ بات اسی طرح ہے تو جائز ہے کہ اس سے علاج مراد لیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے وہ بات مراد ہو جس کا ہم نے اس سے پہلی فصل میں ذکر کیا کیونکہ ان کا خون ہمیشہ جاری رہتا تھا تو ہر نماز کے وقت حیض سے پاک ہونے کا احتمال ہوتا اور غسل کے بعد ہی نماز پڑھ سکتی تھیں تو اس بنیاد پر ان کو غسل کا حکم فرمایا۔ اگر بات اسی طرح ہو تو ہم اس عورت کے بارے میں جس کا خون جاری ہو اور ایام حیض معلوم نہ ہوں یہی بات کہتے ہیں۔

فلما اختلفت هذه الآثار ما ذكرنا ورويناعن عائشة من قولها بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ما

جب یہ روایات اس کا احتمال رکھتی ہیں جو ہم نے ذکر کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عہد رسالت کے بعد کا قول ہم نے اس معنی میں روایت کیا جو ہم نے بیان کیا ہے تو ثابت ہوا

marfat.com

وَصَفْنَا ثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ حُكْمُ الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِيْ لَا تَعْرِفُ اَيَّامَهَا وَ ثَبَتَ اَنَّ مَا خَالَفَ ذٰلِكَ مِمَّا رُوِيَ عَنْهَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُسْتَحَاضَةٍ اِسْتِحَاضَتُهَا غَيْرُ اِسْتِحَاضَةِ هٰذِهٖ اَوْ فِيْ مُسْتَحَاضَةٍ اِسْتِحَاضَتُهَا مِثْلُ اِسْتِحَاضَةِ هٰذِهٖ اِلَّا اَنَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَيِّ الْمَعَانِيْ كَانَ فَمَا رُوِيَ فِيْ اَمْرِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَوْلٰى لِاَنَّ مَعَهُ الْاِحْتِيَارُ مِنْ عَائِشَةَ لَهٗ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَلِمَتْ مَا خَالَفَهٗ وَمَا وَافَقَهٗ مِنْ قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ اَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ اَنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اِنَّمَا اخْتَلَفَتْ اَقْوَالُهٗ فِيْ ذٰلِكَ لِاخْتِلَافِ الْاِسْتِحَاضَةِ الَّتِيْ اَفْتٰى فِيْهَا بِذٰلِكَ۔

کہ یہ اس مستحاضہ کا حکم ہے جس کے دن معروف نہ ہوں اور ثابت ہوا کہ جو کچھ اس کے خلاف بواسطہ ام المومنین، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستحاضہ کے بارے میں مروی ہے وہ اس استحاضہ کے علاوہ ہے یا اس مستحاضہ کے بارے میں ہے جس کا استحاضہ اس کی مثل ہے مگر یہ کہ اس سے جو بھی مراد ہو جو کچھ فاطمہ بنت ابی حبیش کے معاملے میں مروی ہے وہ اولیٰ ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے ہی اختیار فرمایا حالانکہ آپ کو علم تھا کہ حضور علیہ السلام کا کون سا قول اس کے موافق یا مخالف ہے۔ اسی طرح جو کچھ ہم نے مستحاضہ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور جو کچھ ہم نے ان سے روایت کیا کہ وہ ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرے نیز انہی سے مروی ہے کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرے تو اس سلسلے میں آپ کے اقوال کا اختلاف اس استحاضہ کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے جس کے بارے میں آپ نے فتویٰ دیا۔

وَاَمَّا مَا رَوَوْا عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ فِي اغْتِسَالِهَا لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَوَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا اَنَّهَا كَانَتْ تَتَعَالَجُ بِهٖ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَهِيَ الَّتِيْ يُحْتَجُّ بِهَا فِيْهِ ثُمَّ اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَتَوَضَّأُ لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَزُفَرَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلْ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَلَا يَعْرِفُوْنَ ذِكْرَ الْوَقْتِ فِيْ ذٰلِكَ فَاَرَدْنَا نَحْنُ اَنْ نَّسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَاَيْنَاهُمْ

اور جو کچھ انھوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کریں تو ہمارے نزدیک اس کا مقصد اس غسل کے ساتھ علاج کرنا تھا۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا حکم یہ ہے اور انہی روایات سے استدلال کیا جاتا ہے۔ پھر ان لوگوں کے درمیان بھی اختلاف ہے جو ہر نماز کے لیے وضو کے قائل ہیں بعض کہتے ہیں ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے۔ امام ابوحنیفہ، امام زفر، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں ہر نماز کے لیے وضو کرے اور اس سلسلے میں ذکر وقت کے بارے میں نہیں جانتے۔

تو ہم نے ارادہ کیا کہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول کو

marfat.com

قد اجمعوا انها اذا توضأت في وقت صلوة فلم تصل حتى خرج الوقت فارادت ان تصلي بذلك الوضوء انه ليس ذلك لها حتى تتوضأ وضوءا جديدا ورأيناها لو توضأت في وقت صلوة فصلت ثم ارادت تتطوع بذلك الوضوء كان ذلك لها ما دامت في الوقت **فدل** ما ذكرنا ان الذي ينقض تطهرها هو خروج الوقت فان وضوءها يوجبه الوقت لا الصلوة وقد رأيناها لو فاتتها صلوات فارادت ان تقضيهن كان لها ان تجمعهن في وقت صلوة واحدة بوضوء واحد فلو كان الوضوء يجب عليها لكل صلوة لكان يجب ان تتوضأ لكل صلوة من الصلوات الفائتات فلما كانت تصليهن جميعا بوضوء واحد ثبت بذلك ان الوضوء الذي يجب عليها هو لغير الصلوة وهو الوقت.

وحجة اخرى انا قد رأينا الطهارات تنتقض باحداث منها الغائط والبول و طهارات تنتقض بخروج اوقات وهي الطهارة بالمسح على الخفين ينقضها خروج وقت المسافر وخروج وقت المقيم وهذه الطهارات المتفق عليها لم نجد فيما ينقضها صلوة انما ينقضها حدث او خروج وقت وقد ثبت ان طهارة المستحاضة طهارة ينقضها الحدث وغير الحدث فقال قوم هذا الذي هو غير الحدث هو خروج الوقت وقال اخرون هو فراغ من صلوة ولم نجد الفراغ من الصلوة حدثا في شيء غير ذلك وقد وجدنا

سامنے لائیں تو ہم نے دیکھا کہ جب عورت مستحاضہ ایک نماز کے وقت کے لیے وضو کرے اور نماز پڑھے حتیٰ کہ وقت نکل جائے پھر اس وضو کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے تو ایسا نہیں کر سکتی یہاں تک کہ نیا وضو کرے اور ہم نے دیکھا کہ اگر وہ کسی نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑھے پھر اسی وضو کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے تو جب تک وقت موجود ہے پڑھ سکتی ہے۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا وضو وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتا ہے اور وقت (کے دخول) سے ہی اس پر وضو واجب بھی ہوتا ہے نماز سے نہیں، اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اگر اس سے کچھ نمازیں رہ جائیں اور وہ ان کو قضا کرنا چاہے تو وہ ان کو ایک وقت میں ایک وضو کے ساتھ جمع کر سکتی ہے۔ اگر ہر نماز کے لیے وضو واجب ہوتا تو اس پر لازم ہوتا کہ فوت شدہ نمازوں میں سے ہر نماز کے لیے وضو کرے جب وہ ان تمام نمازوں کو ایک وضو کے ساتھ پڑھ سکتی ہے تو ثابت ہوا کہ وضو کا وجوب غیر نماز یعنی وقت کے سبب سے ہے۔

اور دوسری دلیل یہ ہم دیکھتے ہیں کہ حدثوں کے ساتھ وضو ٹوٹ جاتا ہے ان حدثوں میں سے پاخانہ اور پیشاب بھی ہے۔ بعض طہارتیں وقت نکلنے کے ساتھ بھی ٹوٹ جاتی ہیں۔ مثلاً موزوں پر مسح کی طہارت، مسافر کا وقت اور مقیم کا وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ ان طہارتوں کے بارے میں جن پر سب کا اتفاق ہے ان کو توڑنے والی چیزوں میں ہم نماز کو نہیں پاتے انہیں یا تو حدث توڑتا ہے یا وقت کا نکلنا، پس ثابت ہوا کہ مستحاضہ کی طہارت ایسی طہارت ہے جو حدث یا غیر حدث سے ٹوٹتی ہے۔ ایک قوم نے کہا یہ غیر حدث یعنی وقت کے نکلنے سے ٹوٹتی ہے اور دوسروں نے کہا وہ نماز سے فراغت کے ساتھ ٹوٹتی ہے اور ہم اس کے علاوہ کہیں فراغت نماز کو حدث کے طور پر نہیں پاتے البتہ وقت کا نکلنا اس کے علاوہ بھی حدث ہے لہٰذا بہتر بات

marfat.com

نَحُوْ وُجُ الْوَقْتِ حَدَثًا فِیْ غَیْرِہٖ فَاَوْلَی الْاَشْیَاۗءِ اَنْ نَرْجِعَ فِیْ ھٰذَا الْحَدَثِ فِیْہِ فَنَجْعَلَہٗ کَالْحَدَثِ الَّذِیْ قَدْ اُجْمِعَ عَلَیْہِ وَ وُجِدَ لَہٗ اَصْلٌ وَّلَا نَجْعَلُہٗ کَمَا لَمْ یُجْمَعْ عَلَیْہِ وَلَمْ نَجِدْ لَہٗ اَصْلًا فَثَبَتَ بِذٰلِکَ قَوْلُ مَنْ ذَھَبَ اِلٰی اَنَّھَا تَتَوَضَّأُ لِکُلِّ وَقْتِ صَلٰوۃٍ وَّھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ ابْنِ الْحَسَنِ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

یہ ہے کہ ہم اس حدث کے بارے میں جس میں اختلاف ہے رجوع کریں گے اسے اس حدث کی طرح قرار دیں جس پر اتفاق ہے اور اس کی کوئی اصل بھی ہے ہم اسے اس کی طرح قرار نہیں دیں گے جس پہ ائمہ کا اتفاق بھی نہیں ہے اور اس کی کوئی اصل بھی نہیں۔ پس اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جن کا موقف یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے، امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۲ حُکْمِ بَوْلِ مَا یُؤْکَلُ لَحْمُہٗ

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم

۶۱۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَکْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِّنْ عُرَیْنَۃَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ فَاجْتَوَوْھَا فَقَالَ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰی ذَوْدٍ لَّنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِھَا قَالَ وَذَکَرَ قَتَادَۃُ اَنَّہٗ قَدْ حَفِظَ عَنْہُ اَبْوَالِھَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں وہاں کی ہوا موافق نہ آئی آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو ہمارے اونٹوں کی طرف جاؤ اور ان کے دودھ پیو۔ ابوبکرہ کہتے ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "ابوال" (پیشاب) کا لفظ یاد کیا ہے۔

۶۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَیْشٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ ثَابِتٍ وَّقَتَادَۃَ وَحُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ وَقَالَ مِنْ اَلْبَانِھَا وَاَبْوَالِھَا۔

حضرت ثابت، قتادہ اور حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور (کہتے ہیں) انہوں نے فرمایا ان کے دودھ اور پیشاب پیو۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَۃِ

بیانِ مسئلہ

فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ بَوْلَ مَا یُؤْکَلُ لَحْمُہٗ طَاھِرٌ وَّاَنَّ حُکْمَہٗ ذٰلِکَ کَحُکْمِ

ایک قوم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا پیشاب

marfat.com

لَحْمِهِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَالُوْا لَمَّا جَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوَاءً لِمَا بِهِمْ ثَبَتَ أَنَّهُ حَلَالٌ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُدَاوِهِمْ بِهِ لِأَنَّهُ دَاءٌ لَيْسَ بِشِفَاءٍ كَمَا قَالَ فِي حَدِيْثِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ.

٦١٢ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ بِأَرْضِنَا أَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا أَفَنَشْرَبُ مِنْهَا قَالَ لَا فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَسْتَشْفِيْ بِهَا الْمَرِيْضَ قَالَ ذَاكَ دَاءٌ وَلَيْسَ بِشِفَاءٍ وَكَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٦١٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ فِي رِجْسٍ أَوْ فِيْمَا حُرِّمَ شِفَاءً.

٦١٤ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ اشْتَكَى رَجُلٌ مِنَّا فَنُعِتَ لَهُ السَّكَرُ فَأَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

٦١٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اللّٰهُمَّ لَا تَشْفِ مَنِ اسْتَشْفَى بِالْخَمْرِ.

پاک ہے اور اس کا حکم وہی ہے جو اس جانور کے گوشت کا ہے جو لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں ان میں حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی ہیں۔ انھوں نے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان لوگوں کیلئے دوا قرار دیا تو ثابت ہوا کہ یہ حلال ہے کیونکہ اگر وہ حرام ہوتا تو آپ اس کے ساتھ ان کا علاج تجویز فرماتے کیونکہ یہ بیماری ہے شفاء نہیں جیسا کہ علقمہ بن وائل بن حجر کی حدیث

حضرت طارق بن سوید حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے علاقے میں انگور ہیں ہم ان کا رس نکالتے ہیں کیا ہم اس سے پی سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے دوبارہ عرض کیا تو فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس کے ساتھ بیمار کا علاج کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بیماری ہے شفاء نہیں اور جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔

حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ناپاک اور حرام چیز میں شفاء نہیں رکھتا۔

حضرت عاصم، حضرت ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص بیمار ہوگیا تو ہم نے اسے ایک نشہ آور چیز بتائی پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان سے پوچھا انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر جو کچھ حرام کیا ہے اس میں

حضرت عطاء فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دعا مانگی "یا اللہ! شراب کے ساتھ علاج کرنے والے کو شفا نہ دینا"!

marfat.com

قَالُوْا فَلَمَّا ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ الشِّفَاءَ لَا يَكُوْنُ فِيْمَا حُرِّمَ عَلَى الْعِبَادِ ثَبَتَ بِالْاَثَرِ الْاَوَّلِ الَّذِيْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوْلَ الْاِبِلِ فِيْهِ دَوَاءً اَنَّهٗ طَاهِرٌ غَيْرُ حَرَامٍ.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا.

٦١٦ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِيْ اَبْوَالِ الْاِبِلِ وَاَلْبَانِهَا شِفَاءً لِلذَّرِبَةِ بُطُوْنُهُمْ.

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کے پیشابوں اور دودھ میں ان کی شکمی بیماری کے لیے شفاء ہے۔

قَالُوْا فَفِيْ ذٰلِكَ تَثْبِيْتُ مَا وَصَفْنَا اَيْضًا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَبْوَالُ الْاِبِلِ نَجِسَةٌ وَحُكْمُهَا حُكْمُ دِمَائِهَا لَا حُكْمُ اَلْبَانِهَا وَلُحُوْمِهَا وَقَالُوْا اَمَّا مَا رُوِّيْتُمُوْهُ فِيْ حَدِيْثِ الْعُرَنِيِّيْنَ فَذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ لِلضَّرُوْرَةِ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهٗ مُبَاحٌ فِيْ غَيْرِ الضَّرُوْرَةِ لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ اُبِيْحَتْ فِي الضَّرُوْرَاتِ وَلَمْ تُبَحْ فِيْ غَيْرِ الضَّرُوْرَاتِ وَرُوِيَتْ فِيْهَا الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وہ (ائمہ) فرماتے ہیں اس حدیث میں بھی اُس بات کا ثبوت ہے جسے ہم نے بیان کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو ان کے خون کا ہے، ان کے دودھ اور گوشت والا حکم نہیں ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ تم نے عرینہ قبیلے کے لوگوں سے متعلق جو حدیث بیان کی ہے تو وہ (حکم) ضرورت کے تحت تھا۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ یہ ضرورت کے بغیر بھی مباح ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بہت سی چیزیں ضرورت کے طور پر جائز ہوتی ہیں لیکن ضرورت کے بغیر جائز نہیں ہوتیں اور اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں۔

٦١٧ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ اَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ الزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ شَكَوَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قَمِيْصِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہما نے ایک غزوہ کے موقع پر بارگاہ نبوی میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے ان کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں پر ریشمی قمیص دیکھی ہے۔

marfat.com

الحَرِيرِ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَمِيصًا مِنْ حَرِيرٍ۔

فَهٰذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ الْحَرِيرَ لِمَنْ أَبَاحَ لَهُ اللُّبْسَ مِنَ الرِّجَالِ لِلْحِكَّةِ الَّتِي كَانَتْ بِمَنْ أَبَاحَ ذٰلِكَ لَهُ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ عِلَاجِهَا وَلَمْ يَكُنْ فِي إِبَاحَتِهِ ذٰلِكَ لَهُمْ لِلْعِلَّةِ الَّتِي كَانَتْ بِهِمْ مَا يَدُلُّ أَنَّ ذٰلِكَ مُبَاحٌ فِي غَيْرِ تِلْكَ الْعِلَّةِ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا مَا أَبَاحَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعُرَنِيِّينَ لِلْعِلَلِ الَّتِي كَانَتْ بِهِمْ فَلَيْسَ فِي إِبَاحَتِهِ ذٰلِكَ لَهُمْ دَلِيلٌ أَنَّ ذٰلِكَ مُبَاحٌ فِي غَيْرِ تِلْكَ الْعِلَلِ وَلَمْ يَكُنْ فِي تَحْرِيمِ لُبْسِ الْحَرِيرِ مَا يَنْفِي أَنْ يَكُونَ حَلَالًا فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَلِأَنَّهُ عِلَاجٌ مِنْ بَعْضِ الْعِلَلِ وَكَذٰلِكَ حُرْمَةُ الْبَوْلِ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ لَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ أَنَّهُ حَرَامٌ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ إِنَّهُ دَاءٌ وَلَيْسَ بِشِفَاءٍ إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُمْ كَانُوا يَسْتَشْفُونَ بِهَا لِأَنَّهَا خَمْرٌ فَذٰلِكَ حَرَامٌ وَكَذٰلِكَ مَعْنٰى قَوْلِ عَبْدِ اللهِ عِنْدَنَا إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا هُوَ لِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ بِالْخَمْرِ لِإِعْظَامِهِمْ إِيَّاهَا وَلِأَنَّهُمْ كَانُوا يَعُدُّونَهَا شِفَاءً فِي نَفْسِهَا فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ **فَهٰذِهِ** وُجُوهُ هٰذِهِ الْآثَارِ فَلَمَّا احْتَمَلَتْ مَا ذَكَرْنَا وَلَمْ يَكُنْ فِيهَا دَلِيلٌ عَلَى طَهَارَةِ الْأَبْوَالِ احْتَجْنَا

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مردوں کے لیے ریشم پہننا جائز قرار دیا جن کو خارش کی تکلیف تھی اور یہ ان کے لیے علاج تھا۔ اس بیماری کی وجہ سے ان کے لیے ریشم کے جواز میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس بیماری کے علاوہ بھی ریشم جائز ہے۔ اسی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرینہ کے لیے بیماری کے باعث جو چیز حلال قرار دی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ اس بیماری کے علاوہ بھی حلال ہو۔ ریشمی لباس پہننے کی حرمت ضرورت کی حالت میں اس کے حلال ہونے کی نفی نہیں کرتی اسی طرح ضرورت کے بغیر پیشاب کے حرام ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ضرورت کے وقت بھی حرام ہو۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ شراب کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ یہ بیماری ہے اس میں شفاء نہیں، اس بنیاد پر تھا کہ وہ اسے شراب سمجھتے ہوئے اس سے شفاء حاصل کرتے تھے اور یہ حرام ہے ہمارے نزدیک حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو تم پر حرام کیا ہے اس میں تمہارے لیے شفاء نہیں رکھی، اس بنیاد پر تھا کہ وہ شراب کی تعظیم کرتے تھے اور وہ اسے ذاتی طور پر نافع سمجھتے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی جسے تم پر حرام کیا ہے۔

ان روایات میں یہ احتمالات ہیں پس جب ان میں وہ احتمال بھی ہے جو ہم نے بیان کیا اور اس میں پیشاب کے پاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے ضروری سمجھا کہ غور و فکر اور

marfat.com

أَنْ نَرْجِعَ فَنَلْتَمِسَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهُ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا لُحُومُ بَنِي آدَمَ كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهَا لُحُومٌ طَاهِرَةٌ وَأَنَّ أَبْوَالَهُمْ حَرَامٌ نَجِسَةٌ فَكَانَتْ أَبْوَالُهُمْ بِاتِّفَاقِهِمْ مَحْكُومًا لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهِمْ لَا بِحُكْمِ لُحُومِهِمْ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ تَكُونَ كَذٰلِكَ أَبْوَالُ الْإِبِلِ يُحْكَمُ لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهَا لَا بِحُكْمِ لُحُومِهَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ أَبْوَالَ الْإِبِلِ نَجِسَةٌ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُونَ فِي ذٰلِكَ.

قیاس کے طور پر دیکھیں کہ اس کا حکم کیا ہے۔

جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ تمام ائمہ کے نزدیک بالاتفاق گوشت پاک اور پیشاب ناپاک ہے اور پیشاب کا حکم سب کے نزدیک خون کے تابع ہے گوشت کے حکم پر مبنی نہیں لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ اونٹوں کے بارے میں اسی طرح ان کے خون کی بنیاد پر حکم لگایا جائے گوشت کی بنیاد پر نہیں۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ اونٹ کا پیشاب ناپاک ہے یہی قیاس کا تقاضا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔ متقدمین کا اس سلسلے میں اختلاف ہے ان سے مروی روایات میں سے یہ ہیں۔

۶۱۸ - فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ ثَنَا جَابِرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ أَنْ يُتَدَاوَى بِهَا.

حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں، اونٹ، گائے اور بکری کے پیشاب کو بطور دوا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ لِأَنَّهَا عِنْدَهُ حَلَالٌ طَاهِرَةٌ فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا كَمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَبَاحَ الْعِلَاجَ بِهَا لِلضَّرُورَةِ لَا لِأَنَّهَا طَاهِرَةٌ فِي نَفْسِهَا وَلَا مُبَاحَةٌ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ.

ممکن ہے انھوں نے یہ موقف اس لیے اختیار کیا ہو کہ یہ (پیشاب) ان کے نزدیک تمام حالات میں حلال پاک ہو جیسا کہ حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا اور ہو سکتا ہے کہ انھوں نے ضرورت کے تحت اس سے محض علاج جائز قرار دیا ہو، اس لیے نہیں کہ وہ ذاتی طور پر پاک ہے اور غیر ضروری حالات میں بھی جائز ہے۔

۶۱۹ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَسْتَشْفُونَ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ لَا يَرَوْنَ بِهَا بَأْسًا.

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ اونٹوں کے پیشاب سے شفا حاصل کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے

فَقَدْ يَحْتَمِلُ هٰذَا أَيْضًا مَا احْتَمَلَ قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

اس میں بھی وہی احتمال ہے جو حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما کے قول میں ہے

۶۲۰ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ

حضرت عطاء فرماتے ہیں جس چیز کا گوشت

marfat.com

ثنا الفریابی قال ثنا سفیان عن عبد الکریم عن عطاء قال کل ما اکلت لحمہ فلا باس ببولہ۔

فھذا حدیث مکشوف المعنی۔

کہا یا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں،

اس حدیث کا معنی واضح ہے۔

۶۲۱ - حدثنا بکر بن ادریس قال ثنا ادم قال ثنا شعبۃ عن یونس عن الحسن انہ کرہ ابوال الابل والبقر والغنم او کلاما ھذا معناہ۔

حضرت یونس، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اونٹ، گائے اور بکری کا پیشاب مکروہ جانتے تھے یا اس کے ہم معنی مروی ہے۔

باب ۲۳ صفۃ التیمم کیف ھی

تیمم کا طریقہ کیا ہے؟

۶۲۲ - حدثنا ابن ابی داود قال ثنا الوھبی قال ثنا ابن اسحق عن الزھری عن عبید اللہ عن عبد اللہ بن عباس عن عمار قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین نزلت آیۃ التیمم فضربنا ضربۃ واحدۃ للوجہ ثم ضربنا ضربۃ للیدین الی المنکبین ظھرا وبطنا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب آیت تیمم نازل ہوئی تو میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ہم نے ایک ضرب (زمین پر ہاتھ مارنا) چہرے کے لیے ماری پھر ہم نے (دوسری) ضرب کاندھوں تک ہاتھوں کے ظاہر و باطن کے لیے ماری۔

۶۲۳ - حدثنا ابن ابی داود و محمد ابن النعمان قالا حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی قال ثنا ابراھیم بن سعد عن صالح عن ابن شھاب فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت ابراہیم بن سعد نے حضرت صالح سے انھوں نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۲۴ - حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء قال انا جویریۃ عن مالک عن الزھری عن عبید اللہ ابن عبد اللہ انہ اخبرہ عن ابیہ عن عمار قال تمسحنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتراب فمسحنا وجوھنا وایدینا الی المناکب۔

حضرت عبید اللہ نے بواسطہ اپنے والد حضرت عبد اللہ، حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مٹی سے مسح کیا تو ہم نے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا کاندھوں تک مسح کیا۔

۶۲۵ - حدثنا محمد بن علی بن داود

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ نے اپنے والد

marfat.com

قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارٍ مِثْلَهُ۔

سے انھوں نے حضرت عمار سے اس کی مثل روایت کیا۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَنَاكِبِ۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کاندھوں تک مسح کیا۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَهَلَكَ عِقْدٌ لِعَائِشَةَ فَطَلَبُوْهُ حَتّٰى اَصْبَحُوْا وَلَيْسَ مَعَ الْقَوْمِ مَاءٌ فَنَزَلَتِ الرُّخْصَةُ فِي التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ فَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ فَضَرَبُوْا بِاَيْدِيْهِمْ اِلَى الْاَرْضِ فَمَسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَهُمْ فَظَاهِرَ اَيْدِيْهِمْ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَبَاطِنَهَا اِلَى الْاٰبَاطِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا۔ صحابہ کرام تلاش کرتے رہے حتی کہ صبح ہو گئی اور قوم کے پاس پانی نہ تھا تو مٹی کے ساتھ تیمم کی اجازت کا حکم نازل ہوا چنانچہ مسلمان اٹھے اور انھوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مار کر ان کے ساتھ اپنے چہروں اور ہاتھوں کے ظاہر کا کاندھوں تک اور اندرونی حصے کا بغلوں تک مسح کیا۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ وَابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا الْاُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس سے وہ حضرت عمار بن یاسر سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم

marfat.com

فَقَالُوا هٰكَذَا التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَ
ضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ
وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَافْتَرَقُوا
فِرْقَتَيْنِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ التَّيَمُّمُ
لِلْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَقَالَتْ
فِرْقَةٌ مِنْهُمُ التَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ
فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِهٰذَيْنِ الْفَرِيقَيْنِ عَلَى
الْفِرْقَةِ الْأُولَى أَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ لَمْ
يَذْكُرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ
أَنْ يَتَيَمَّمُوا كَذٰلِكَ وَإِنَّمَا أَخْبَرَهُمْ عَنْ
فِعْلِهِمْ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ الْآيَةُ لَمَّا
أُنْزِلَتْ لَمْ تُنْزَلْ بِتَمَامِهَا وَإِنَّمَا أُنْزِلَ
مِنْهَا فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا وَلَمْ يُبَيِّنْ
لَهُمْ كَيْفَ يَتَيَمَّمُونَ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ
عَلَى كُلِّ مَا فَعَلُوا مِنَ التَّيَمُّمِ لَا وَقْتَ
فِي ذٰلِكَ وَقْتًا وَلَا عُضْوًا مَقْصُودًا بِهِ إِلَيْهِ
بِعَيْنِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَامْسَحُوا
بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ.

۶۲۹- وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا مِنْ ذٰلِكَ مَا
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
قَالَ ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ
لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ
عُرْوَةَ يُخْبِرُهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْبَلْنَا
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ غَزْوَةٍ لَهُ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْمُعَرَّسِ
قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ نَعَسْتُ مِنَ اللَّيْلِ
وَكَانَتْ عَلَيَّ قِلَادَةٌ تُدْعَى السِّمْطَ
تَبْلُغُ السُّرَّةَ فَجَعَلْتُ أَنْعُسُ فَخَرَجَتْ
مِنْ عُنُقِي فَلَمَّا نَزَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

کا یہی موقف ہے وہ کہتے ہیں تیمم کا طریقہ یہی ہے ایک ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ضرب کاندھوں اور بغلوں تک بازوؤں کے لیے ہے۔ —— لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے ان کے بھی دو گروہ بن گئے۔ ایک جماعت کہتی ہے تیمم چہرے اور کہنیوں تک بازوؤں کے لیے ہے اور دوسرا گروہ کہتا ہے تیمم صرف چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ہے۔ پہلی جماعت کے خلاف ان دو گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس طرح تیمم کرنے کا حکم فرمایا ہے انھوں نے صحابہ کرام کے عمل کے بارے میں خبر دی ہے لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ جب آیت اتری تو وہ مکمل نہ اتری ہو اور اس کا صرف یہی حصہ نازل ہوا ہو "تو پاک مٹی سے تیمم کرو" اور ان کے لیے تیمم کا طریقہ بیان نہ کیا ہو، اور ان کے نزدیک تیمم کا وہی طریقہ ہو جس طرح انھوں نے کیا نہ اس کے لیے وقت مقرر ہو اور نہ کوئی خاص عضو مقصود ہو یہاں تک کہ اس کے بعد نازل ہوا "پس اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس (پاک مٹی) سے مسح کرو۔"

اسی سے یہ روایت بھی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ سے واپس آئے یہاں تک کہ جب مدینہ طیبہ کے قریب مقام معرس پر پہنچے تو رات کے وقت مجھے نیند آگئی اور میں نے ایک ہار پہن رکھا تھا جسے "سمط" کہا جاتا تھا اور وہ ناف تک پہنچتا تھا میں سوتی رہی اور وہ میرے گلے سے اتر کر نکل گیا جب میں نماز فجر کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتری تو میں نے عرض کیا میرا ہار گلے سے گر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! تمہاری ماں کا ہار گم ہو گیا ہے اسے تلاش کرو چنانچہ

marfat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ خَرَّتْ قِلَادَتِيْ مِنْ عُنُقِيْ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اُمَّكُمْ قَدْ ضَلَّتْ قِلَادَتَهَا فَابْتَغُوْهَا فَابْتَغَاهَا النَّاسُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاشْتَغَلُوْا بِابْتِغَائِهَا اِلٰى اَنْ حَضَرَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَوَجَدُوا الْقِلَادَةَ وَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى مَاءٍ فَمِنْهُمْ مَنْ تَيَمَّمَ اِلَى الْكَفِّ وَمِنْهُمْ مَنْ تَيَمَّمَ اِلَى الْمَنْكِبِ وَبَعْضُهُمْ عَلٰى جَسَدِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ اٰيَةُ التَّيَمُّمِ.

لوگوں نے اسے تلاش کیا اور ان کے پاس پانی نہ تھا وہ تلاش ہار میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ نماز کا وقت ہو گیا انھیں ہار تو مل گیا لیکن پانی پر قادر نہ تھے تو ان میں سے کسی نے ہتھیلیوں تک تیمم کیا اور کسی نے کاندھے تک کیا اور بعض نے تو (پورے) جسم پر تیمم کیا یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو (اس وقت) آیت تیمم نازل ہوئی۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ نُزُوْلَ اٰيَةِ التَّيَمُّمِ كَانَ بَعْدَ مَا تَيَمَّمُوْا هٰذَا التَّيَمُّمَ الْمُخْتَلِفَ الَّذِيْ بَعْضُهٗ اِلَى الْمَنَاكِبِ فَعَلِمْنَا تَيَمُّمَهُمْ اَنَّهُمْ لَمْ يَفْعَلُوْا ذٰلِكَ اِلَّا وَقَدْ تَقَدَّمَ عِنْدَهُمْ اَصْلُ التَّيَمُّمِ وَعَلِمْنَا بِقَوْلِهَا فَاَنْزَلَ اللهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ اَنَّ الَّذِيْ نَزَلَ بَعْدَ فِعْلِهِمْ هُوَ صِفَةُ التَّيَمُّمِ فَهٰذَا وَجْهُ حَدِيْثِ عَمَّارٍ عِنْدَنَا وَمِمَّا يَدُلُّ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ تَنْفِيْ مَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوٰى غَيْرُهٗ عَنْهُ فِي التَّيَمُّمِ الَّذِيْ عَمِلَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ خِلَافَ ذٰلِكَ.

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نزولِ آیت اس تیمم کے بعد ہوا جس میں اختلاف ہے کہ بعض نے کاندھوں تک تیمم کیا معلوم ہوا کہ انھوں نے تیمم اسی وقت کیا جب ان کے نزدیک اصل تیمم پہلے سے ثابت تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کہ اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی، سے معلوم ہوا کہ جو کچھ ان سے عمل کے بعد نازل ہوا وہ تیمم کا طریقہ تھا۔ ہمارے نزدیک حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت کا بھی یہی مطلب ہے۔

اور ان باتوں میں سے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ آیت ان کے عمل کی نفی کرتی ہے یہ بھی ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسرے لوگوں نے انہی سے اس کے بعد کا عمل بھی روایت کیا جو اس کے خلاف ہے۔ اسی سے یہ ہے۔

۶۳۰ - فِيْمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ سَاَلَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَاَمَرَهٗ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ.

حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں (کے مسح) کا حکم فرمایا۔

---

marfat.com

٦٣١ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن الحكم قال سمعت ذر ابن عبد الله يحدث عن ابن ابى عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه ان رجلا اتى عمر رضى الله تعالى عنه فقال انى كنت فى سفر فاجنبت فلم اجد الماء فقال عمر لا تصل فقال عمار يا امير المؤمنين ما تذكر انى كنت انا واياك فى سرية فاجنبنا فلم نجد الماء فاما انت فلم تصل واما انا فتمرغت فى التراب فاتينا النبى صلى الله عليه وسلم فاخبرناه فقال اما انت فكان يكفيك وقال بيديه فضرب بهما ونفخ فيهما ومسح بهما وجهه وكفيه.

فقعل عمار اذا تمرغ يريد بذلك التيمم وان كان ذلك بعد نزول الاية فانما كان ذلك منه عندنا والله اعلم لانه عمل على ان التيمم للجنابة غير التيمم للحدث حتى علمه رسول الله صلى الله عليه وسلم انهما سواء.

حضرت ابن ابی عبدالرحمن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں سفر میں تھا تو جنبی ہو گیا لیکن مجھے پانی نہ ملا، تو حضرت عمر نے فرمایا "تم نماز نہ پڑھو"۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیرالمؤمنین آپ کو یاد نہیں میں اور آپ ایک لشکر میں تھے، ہم جنبی ہو گئے اور ہم نے پانی نہ پایا، آپ نے نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹ گیا پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کو واقعہ کی خبر دی تو آپ نے فرمایا تمہیں یہ عمل کافی ہے آپ نے ہاتھوں کا اشارہ کرتے ہوئے انھیں مٹی پر مارا۔ پھر ان میں پھونک ماری اور ان کے ساتھ چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ چنانچہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ تیمم کے ارادے سے مٹی میں لوٹ پوٹ ہوئے تھے اور آپ کا یہ عمل نزولِ آیت کے بعد تھا تو ہمارے نزدیک انھوں نے ایسا اسلیے کیا تھا کہ وہ جنابت کے لیے تیمم کو حدث کے تیمم سے جدا سمجھتے تھے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ دونوں برابر ہیں۔

٦٣٢ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا زائدة وشعبة عن حصين عن ابى مالك عن عمار انه قال الى المفصل ولم يرفعه.

حضرت ابو مالک، حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تیمم کہنیوں تک ہے۔ انھوں نے یہ حدیث مرفوعاً بیان نہیں کی۔

٦٣٣ - حدثنا محمد بن الحجاج قال ثنا على بن معبد قال ثنا عيسى بن يونس عن الاعمش عن سلمة بن كهيل عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن عمار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له انما يكفيك ان

حضرت سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ اپنے والد سے وہ حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارے لیے کافی ہے کہ یوں تیمم کرو، اعمش راوی نے (بیان کرتے ہوئے) اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر ان میں پھونک مار کر ان سے

marfat.com

تَقُولُ هٰكَذَا وَضَرَبَ الْاَعْمَشُ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ثُمَّ نَفَخَهُمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ۔

چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ اِلَى الْاَرْضِ وَاَدْنَاهُمَا مِنْ فِيْهِ فَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ اپنے والد سے وہ حضرت عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہیں اس طرح کافی ہے حضرت شعبہ (راوی) نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر انھیں اپنے منہ کے قریب کیا۔ ان میں پھونک ماری پھر چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں محمد بن خزیمہ نے اس حدیث کی سند میں اسی طرح بیان فرمایا کہ عبدالرحمن بن ابزیٰ نے اپنے والد سے روایت کیا حالانکہ حضرت ذر، حضرت عبدالرحمن سے (براہ راست نہیں بلکہ) ان کے بیٹے سعید کے واسطے سے روایت کرتے ہیں۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ نَحْوَهٗ قَالَ سَلَمَةُ لَا اَدْرِيْ بَلَغَ الذِّرَاعَيْنِ اَمْ لَا۔

حضرت سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ذر سے سنا وہ بواسطہ ابن عبدالرحمن (سعید) ان کے والد (عبدالرحمن بن ابزیٰ) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں وہ بازوؤں تک پہنچے یا نہیں؟

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى مِثْلَهٗ وَزَادَ فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ اِلٰى اَنْصَافِ الذِّرَاعِ۔

حضرت ابو مالک نے حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ سے اس کی مثل اور اس اضافہ کے ساتھ روایت کیا۔ پس آپ نے ان ہاتھوں سے چہرے اور نصف کہنیوں تک بازوؤں کا مسح کیا۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوبکرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے مؤمل نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَقَدِ اضْطَرَبَ عَلَيْنَا حَدِيْثُ عَمَّارٍ هٰذَا غَيْرَ اَنَّهُمْ جَمِيْعًا قَدْ نَفَوْا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ بَلَغَ الْمَنْكِبَيْنِ وَالْاِبْطَيْنِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ

—— حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں اضطراب ہے لیکن ان تمام (راویوں نے) اس بات کی نفی فرمائی ہے کہ وہ کاندھوں یا بغلوں

انتفاء ما روی عنه فی حدیث عبید الله عن ابیه وابن عباس وثبت احد القولین الآخرین فنظرنا فی ذلك فاذا ابوجهیم قد روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه تیمم وجهه وكفیه فذلك حجة لمن ذهب الی ان التیمم الی الكفین وروی نافع عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم انه تیمم الی مرفقیه وقد ذكرت هذین الحدیثین جمیعا فی باب قراءة القرآن للحائض۔

تک پہنچے پس اس سے اس بات کی نفی ثابت ہوئی جو ان (حضرت عمار) سے بواسطہ حضرت عبیداللہ ان کے والد یا حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نے روایت کی ہے اور آخری دو قولوں میں سے ایک ثابت ہوگیا ______ جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ ابو جہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کو (مسح کے ساتھ) گھیر لیا یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو ہتھیلیوں تک تیمم کے قائل ہیں۔ حضرت نافع بواسطہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہنیوں تک تیمم فرمایا۔ میں نے یہ دونوں حدیثیں "حائضہ کا قرآن پاک پڑھنا" کے باب میں اکٹھی ذکر کی ہیں۔

۶۳۸ - وقد حدثنا محمد بن الحجاج قال ثنا علی بن معبد قال ثنا ابو یوسف عن الربیع ابن بدر قال حدثنی ابی عن جدی عن اسلع التمیمی قال كنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فقال لی یا اسلع قم فارحل لنا قلت یا رسول الله اصابتنی بعدك جنابة فسكت عنی حتی اتاه جبرائیل بآیة التیمم فقال لی یا اسلع قم فتیمم صعیدا طیبا ضربتین ضربة لوجهك وضربة لذراعیك ظاهرهما وباطنهما فلما انتهینا الی الماء قال یا اسلع قم فاغتسل۔

حضرت اسلع تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ نے فرمایا اے اسلع! اٹھو ہمارے لیے سواری تیار کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے بعد مجھے جنابت لاحق ہوئی، آپ خاموش ہوگئے۔ یہاں تک حضرت جبرائیل علیہ السلام آیت تیمم لے کر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اے اسلع! اٹھو اور پاک مٹی سے تیمم کرو، یہ دو ضربیں ہیں ایک ضرب تمہارے چہرے کے لیے اور دوسری تمہارے بازوؤں کے ظاہر و باطن کے لیے، جب ہم پانی تک پہنچے تو فرمایا اے اسلع اٹھو اور غسل کرو۔

فلما اختلفوا فی التیمم كیف هو واختلفت هذه الروایات فیه رجعنا الی النظر فی ذلك لنستخرج به من هذه الاقاویل قولا صحیحا فاعتبرنا ذلك فوجدنا الوضوء علی الاعضاء التی ذكر

جب انہوں نے (فقہاء کرام نے) تیمم کے بارے میں اختلاف کیا کہ اس کا طریقہ کیا ہے اور اس سلسلے میں روایات بھی مختلف ہیں تو ہم نے اس ضمن میں غور و فکر کی طرف رجوع کیا تاکہ ہم ان اقوال سے صحیح قول نکال سکیں لہٰذا ہم نے اس کا جائزہ لیا تو وضو ان اعضاء پر پایا جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی

marfat.com

اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ وَكَانَ التَّيَمُّمُ قَدْ أُسْقِطَ عَنْ بَعْضِهَا فَأُسْقِطَ عَنِ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ فَكَانَ التَّيَمُّمُ هُوَ عَلَى بَعْضِ مَا عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ فَبَطَلَ ذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّهُ إِلَى الْمَنَاكِبِ لِأَنَّهُ لَمَّا بَطَلَ عَنِ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ وَهُمَا مِمَّا يُوَضَّأُ كَانَ أَحْرٰى أَنْ لَا يَجِبَ عَلَى مَا لَا يُوَضَّأُ ثُمَّ اخْتُلِفَ فِي الذِّرَاعَيْنِ هَلْ يُيَمَّمَانِ أَمْ لَا فَرَأَيْنَا الْوَجْهَ يُيَمَّمُ بِالصَّعِيْدِ كَمَا يُغْسَلُ بِالْمَاءِ وَرَأَيْنَا الرَّأْسَ وَالرِّجْلَيْنِ لَا يُيَمَّمُ مِنْهُمَا شَيْءٌ فَكَانَ مَا سَقَطَ التَّيَمُّمُ عَنْ بَعْضِهِ سَقَطَ عَنْ كُلِّهِ وَكَانَ مَا وَجَبَ فِيْهِ التَّيَمُّمُ كَانَ وَالْوُضُوْءُ سَوَاءً لِأَنَّهُ جُعِلَ بَدَلًا مِنْهُ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ بَعْضَ مَا يُغْسَلُ مِنَ الْيَدَيْنِ فِي حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ يُتَيَمَّمُ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ التَّيَمُّمَ فِي الْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ۔

کتاب میں ذکر کیا اور تیمم بعض اعضاء سے ساقط کر دیا گیا وہ سر اور پاؤں سے ساقط کر دیا گیا تو تیمم وضو کے بعض اعضاء پر رہا پس اس سے اس شخص کا قول باطل ہو گیا جو اسے کندھوں تک مانتا ہے کیونکہ جب یہ سر اور پاؤں سے ساقط ہو گیا حالانکہ یہ اعضاء وضو میں سے ہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ ان اعضاء پر واجب نہ ہو جن کا وضو نہیں کیا جاتا۔

پھر بازوؤں میں اختلاف ہے کہ کیا اُن کا تیمم کیا جائے گا یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ مٹی کے ساتھ چہرے کا تیمم کیا جاتا ہے جیساکہ وہ پانی سے دھویا جاتا ہے سر اور پاؤں کو دیکھا تو ان میں سے کسی کا تیمم نہیں ہوتا تو گویا جس عضو کے بعض حصے کا تیمم ساقط کیا گیا اُس پورے عضو کا تیمم بھی ساقط ہوا اور جس حصے پر واجب کیا گیا وہاں وضو اور تیمم کا ایک ہی حکم رکھا گیا کیونکہ اسے وضو کا بدل قرار دیا گیا ہے پس جب ثابت ہوا کہ پانی کی موجودگی میں ہاتھوں کے جس بعض حصے کو دھویا جاتا ہے پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم بھی اسی حصے کا کیا جاتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ ہاتھوں کا تیمم (مسح) کہنیوں تک ہے قیاس اور غور و فکر کا یہی تقاضا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا، امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے۔

٦٣٩ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرٰى فَمَسَحَ بِهِمَا ذِرَاعَيْهِ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تیمم کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر ان سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا اور دوسری ضرب مار کر اپنے بازوؤں کا مسح فرمایا۔

٦٤٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكُنَاسِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالعزیز ابو رواد، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۶۴۱ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ ابْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن عروہ، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ اَقْبَلَ مِنَ الْجُرُفِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمِرْبَدِ تَيَمَّمَ صَعِيْدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مقام جرف سے واپس تشریف لائے مقام مربد پر پہنچے تو پاک مٹی سے تیمم فرمایا آپ نے اس کے ساتھ چہرے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

۶۴۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَاِنِّيْ تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَقَالَ اَصِرْتَ حِمَارًا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ فَمَسَحَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا التَّيَمُّمُ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا میں جنبی ہو گیا اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا انہوں نے فرمایا کیا تم گدھے بن گئے ہو؟ اس کے بعد آپ نے زمین پر ہاتھ مار کر چہرے کا مسح کیا پھر ہاتھوں کو زمین پر مار کر کہنیوں سمیت ہاتھوں کا مسح کیا اور فرمایا تیمم اس طرح ہے۔ حضرت حسن سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ۔

۶۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ایک ضرب چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ہے اور دوسری ضرب کہنیوں تک بازوؤں کے لیے ہے۔

۶۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

حضرت ابوالاشہب، حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے کہنیوں تک کے الفاظ نہیں کہے۔

بَابُ ۲۴ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب ۲۴: یوم جمعہ کا غسل

۶۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ لوگ اس بات کا تذکرہ

marfat.com

ثنا أبي عن ابن إسحٰق عن الزهري عن طاوس قال قلت لابن عباس ذكروا أن النبي صلى الله عليه وسلم قال اغتسلوا يوم الجمعة واغسلوا رؤوسكم وإن لم تكونوا جنبا وأصيبوا من الطيب فقال ابن عباس أما الغسل فنعم وأما الطيب فلا أعلمه.

کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھولو اگرچہ جنبی نہ ہو اور کچھ خوشبو لگاؤ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا غسل کے بارے میں تو ٹھیک ہے لیکن خوشبو کے بارے میں مجھے علم نہیں۔

۶۴۷- حدثنا ابن أبي داؤد قال ثنا أبو اليمان قال أنا شعيب بن أبي حمزة عن الزهري قال قال طاوس قلت لابن عباس ثم ذكر مثله.

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت طاؤس نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا، پھر (راوی نے) اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۴۸- حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عاصم قال ثنا ابن جريج عن إبراهيم بن ميسرة عن طاوس عن ابن عباس مثله.

حضرت ابراہیم بن میسرہ، طاؤس سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۹- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان بن مسلم قال ثنا شعبة عن أبي إسحٰق عن يحيى بن وثاب قال سمعت رجلا سأل ابن عمر عن الغسل يوم الجمعة فقال أمرنا به رسول الله صلى الله عليه وسلم.

حضرت یحییٰ بن وثاب فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا اس نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم جمعہ کے غسل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم فرمایا ہے۔

۶۵۰- حدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا إسرائيل عن أبي إسحٰق عن نافع وعن يحيى بن وثاب قالا سمعنا ابن عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك.

حضرت ابواسحٰق، حضرت نافع اور یحییٰ بن وثاب (دونوں) سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ہم نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے یہ بات فرمائی ہے۔

۶۵۱- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو داؤد قال ثنا شعبة عن الحكم أنه سمع نافعا يحدث عن ابن عمر عن النبي

حضرت شعبہ، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت نافع سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

۶۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت ابن جریج، زہری سے وہ سالم بن عبد اللہ کی حدیث سے وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔

۶۵۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۶۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت ایوب، نافع سے وہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۶۵۵ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت سالم اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۶۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ أَبُوْ بِشْرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت ابن شہاب حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ (کی نماز) کے لیے آئے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔

جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

۶۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ الرَّوَاحُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلٰى مَنْ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْغُسْلُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر، زوجۂ رسول حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جمعہ کے لیے جانے والے ہر بالغ پر اور ہر اس شخص پر جو مسجد کی طرف جاتا ہے غسل لازم ہے۔

۶۵۹ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَيَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّادٍ الْبَصْرِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت یحیی بن عبداللہ، یزید بن موہب، اور عبداللہ بن عباد بصری کہتے ہیں ہم سے حضرت مفضل نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کا مثل ذکر کیا۔

۶۶۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن غسل کا حکم فرماتے تھے۔

۶۶۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَنْ يَّتَطَيَّبَ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک انصاری صحابی فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا بشرطیکہ اس کے پاس ہو، ہر مسلمان پر لازم ہے

۶۶۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

marfat.com

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ كُلِّ اُسْبُوْعٍ يَوْمًا وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر مسلمان پر ہفتے میں ایک دن غسل کرنا واجب ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ يُبَلِّغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً حدیث روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ صَفْوَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

ابن وہب فرماتے ہیں کہ صفوان نے ان سے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَنْ يَّمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ طِيْبٌ فَاِنَّ الْمَاءَ طِيْبٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر گھر میں خوشبو ہو تو لگائے اگر ان کے پاس خوشبو نہ ہو تو پانی بھی خوشبو ہے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اِيْجَابِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِوَاجِبٍ وَلٰكِنَّهُ مِمَّا قَدْ اَمَرَ

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے انہوں نے اس ضمن میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن کچھ دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں

marfat.com

بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعَانٍ قَدْ كَانَتْ

فَمِنْهَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ ـ

۶۶۶ ـ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ طُهُوْرٌ وَّخَيْرٌ فَمَنِ اغْتَسَلَ فَحَسَنٌ وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَا كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَقَدْ عَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ رِيَاحٌ حَتّٰى اٰذٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ مِثْلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ ـ

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ اَنَّ ذٰلِكَ الْاَمْرَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ لَمْ يَكُنْ لِّوُجُوْبٍ عَلَيْهِمْ وَاِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ ثُمَّ ذَهَبَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ فَذَهَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ اَحَدُ مَنْ

بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وجوہ کی بنیاد پر انھیں غسل کا حکم فرمایا جو پائی جاتی تھیں۔ اس سلسلے میں مروی ہے۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ انھوں نے فرمایا نہیں لیکن یہ پاک کرنے والا اور بہتر ہے پس جس نے غسل کیا تو اچھا ہے اور جو غسل نہ کرے اس پر واجب نہیں اور میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا کہ یہ کیسے شروع ہوا لوگ محنت مشقت کرتے تھے اونی لباس پہنتے اور اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھاتے تھے مسجد تنگ تھی اور چھت قریب تھی گویا وہ ایک قسم کا سائبان تھی ایک گرم دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو اونی لباس میں پسینہ آیا ہوا تھا بو پھیل گئی حتیٰ کہ انھیں ایک دوسرے سے اذیت پہنچی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو محسوس فرمائی تو ارشاد فرمایا لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کر لیا کرو تیل اور خوشبو جو بھی پاؤ لگا لیا کرو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ خوشحالی لایا اور لوگوں نے غیر اونی لباس پہنا محنت و مشقت سے بھی کچھ فراغت ہو گئی اور مسجد بھی وسیع ہو گئی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا جو حکم فرمایا وہ وجوب کے لیے نہ تھا وہ ایک علت کی بنا پر تھا پھر وہ علت دور ہو گئی تو غسل کا حکم بھی ختم ہو گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان راویوں میں سے ایک ہیں جن کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۶۶۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَنَسُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَاَلْتُ عَمْرَةَ عَنْ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ فَيَرُوْحُوْنَ بِهَيْئَاتِهِمْ فَقَالَ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ۔

فَهٰذِهِ عَائِشَةُ تُخْبِرُ بِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ نَدَبَهُمْ اِلَى الْغُسْلِ لِلْعِلَّةِ الَّتِيْ اَخْبَرَ بِهَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ حَتْمًا وَهِيَ اَحَدُ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَقَعْ عِنْدَهُ مَوْقِعَ الْفَرْضِ۔

۶۶۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَلْاٰنَ حِيْنَ تَوَضَّاْتَ فَقَالَ مَا زِدْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ الْاَذَانَ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ذَكَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا سَمِعْتُ

سے مروی ہے کہ آپ غسل کا حکم فرماتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں میں نے غسل جمعہ کے بارے میں حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا انھوں نے ذکر کیا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ کام کاج میں مصروف ہوتے پھر اسی صورت میں واپس لوٹتے تو آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم غسل کر لیتے۔

تو یہ ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو بتاتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس علت کی بنیاد پر غسل کی ترغیب دی جس کی خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دی ہے آپ نے اسے ان پر لازم نہیں کیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ان راویوں میں سے ایک ہیں جن سے ہم نے پہلی فصل میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن غسل کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے وہ بات مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے نزدیک یہ حکم فرض کے قائم مقام نہ تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دن جمعۃ المبارک کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا وہ مسجد میں داخل ہوا تو آپ نے فرمایا اس وقت اور صرف وضو کر کے آئے ہو اس نے عرض کیا میں اذان سننے کے بعد وضو سے زائد کچھ نہیں کر سکا پھر میں حاضر ہو گیا جب امیر المومنین (خانۂ اقدس میں) داخل ہوئے تو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین! آپ نے سنا جو کچھ اس شخص نے کہا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا اس

marfat.com

مَا قَالَ قَالَ وَ مَا قَالَ قُلْتُ قَالَ مَا زِدْتُ عَلَى اَنْ تَوَضَّاْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ النِّدَآءَ ثُمَّ اَقْبَلْتُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّا اُمِرْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ قُلْتُ وَ مَا هُوَ قَالَ الْغُسْلُ قُلْتُ اَنْتُمْ اَيُّهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ اَمِ النَّاسُ جَمِيْعًا قَالَ لَا اَدْرِيْ۔

۶۶۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ فَقَالَ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوْقِ فَسَمِعْتُ النِّدَآءَ فَمَا زِدْتُ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ فَقَالَ عُمَرُ الْوُضُوْءُ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ قَالَ مَالِكٌ وَ الرَّجُلُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ۔

۶۷۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مَالِكٍ اَنَّهٗ عُثْمَانُ۔

۶۷۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

۶۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

نے کہا جب میں نے اذان سنی تو صرف وضو کیا اور آ گیا آپ نے فرمایا اس کو معلوم ہے کہ ہمیں اس کے علاوہ کا حکم دیا گیا میں نے پوچھا وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا "غسل"۔ میں نے کہا اے پہلے ہجرت کرنے والے حضرات! آپ تمام لوگوں کی بنیاد ہیں انھوں نے فرمایا مجھے کچھ معلوم نہیں۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جمعہ کے دن ایک صحابی مسجد میں داخل ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (اس وقت) خطبہ دے رہے تھے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کون سی گھڑی ہے؟ اس نے عرض کیا اے امیر المومنین! میں بازار سے لوٹا تو اذان کی آواز سنی اور صرف وضو کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا صرف وضو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے۔ مالک (راوی) فرماتے ہیں یہ صحابی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت جویریہ، حضرت مالک سے وہ زہری سے وہ حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے مالک کا یہ قول نقل نہیں کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت معمر، زہری سے وہ سالم سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل

marfat.com

۶۷۲ وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ النَّاسَ اِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ لَهٗ عُمَرُ وَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَّتَاَخَّرُوْنَ بَعْدَ النِّدَاۤءِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تعریض کرتے ہوئے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اذان کے بعد تاخیر کرتے ہیں پھر اس (پہلی نقل) کی مثل ذکر کیا۔

---

۶۷۳ - وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعُمَرُ يَخْطُبُ فَنَادَاهُ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ مَا كَانَ اِلَّا الْوُضُوْءَ ثُمَّ الْاِقْبَالُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ابتدائی مہاجرین میں سے ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو آواز دیتے ہوئے فرمایا یہ کون سا وقت ہے؟ (آنے والے نے) جواب دیا صرف وضو کیا اور حاضر ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا صرف وضو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ ہمیں غسل کا حکم دیا گیا ہے۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ غَيْرُ مَعْنًى يَّنْفِیْ وُجُوْبَ الْغُسْلِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَاِنَّ عُثْمَانَ لَمْ يَغْتَسِلْ وَاكْتَفٰی بِالْوُضُوْءِ وَقَدْ قَالَ لَهٗ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا بِالْغُسْلِ وَلَمْ يَاْمُرْهُ عُمَرُ اَيْضًا بِالرُّجُوْعِ لِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِالْغُسْلِ۔ فَفِیْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰۤى اَنَّ الْغُسْلَ الَّذِیْ كَانَ اَمَرَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمَا عَلَى الْوُجُوْبِ وَاِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ مَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ اَوْ لِغَيْرِ ذٰلِكَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا تَرَكَهٗ عُثْمَانُ وَلَمَا سَكَتَ عُمَرُ عَنْ اَمْرِهٖ بِالرُّجُوْعِ حَتّٰی يَغْتَسِلَ وَذٰلِكَ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ قَدْ سَمِعُوْا ذٰلِكَ

امام ابوجعفر طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (پہلی روایات کے خلاف) ان روایات میں ایک سے زائد باتیں ہیں جو وجوب غسل کی نفی کرتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غسل نہ کیا اور وضو پر اکتفاء کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا آپ جانتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں غسل کا حکم دیتے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امر غسل کی بنا پر واپس لوٹنے کا حکم نہیں دیا۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جس غسل کا حکم دیا گیا تھا وہ ان دونوں حضرات کے نزدیک واجب نہ تھا وہ اس سبب سے تھا جس کا ذکر حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے کیا یا کسی اور سبب سے تھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غسل کرنا نہ چھوڑتے اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو واپس کرنے کے حکم سے خاموش رہتے یہاں تک کہ وہ غسل کر

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَمِعَهُ عُمَرُ وَعَلِمُوا مَعْنَاهُ الَّذِي أَرَادَهُ فَلَمْ يُنْكِرُوا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلَمْ يَأْمُرُوا بِخِلَافِهِ **فَفِي** هٰذَا إِجْمَاعٌ مِنْهُمْ عَلَى نَفْيِ وُجُوبِ الْغُسْلِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ طَرِيقِ الْاِخْتِيَارِ وَإِصَابَةِ الْفَضْلِ۔

لیتے اور یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا صحابہ کرام وہ مفہوم سمجھ گئے جو ان کی مراد تھی لہٰذا انھوں نے نہ تو ان کی بات کا انکار کیا اور نہ اس کے خلاف حکم دیا۔

اس میں وجوب غسل کی نفی پر صحابہ کرام کا اجماع ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ غسل اختیار اور فضیلت حاصل کرنے کے طریقے پر تھا۔

٦٧٤ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الرَّبِيعُ ابْنُ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ حَسَنٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو بھی ٹھیک ہے اور جس نے غسل کیا تو یہ اچھی بات ہے۔

---

٦٧٥ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں، البتہ انھوں نے فرمایا "اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے"۔

---

٦٧٦ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صُبَيْحٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ربیع بن صبیح اور سفیان ثوری، یزید رقاشی سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

---

٦٧٧ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْعَطَّارُ قَالَ أَنَا قَيْسُ ابْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

marfat.com

٦٧٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ حَمْزَةَ الْأَمْلُوكِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَقَدْ أَدَّى الْفَرْضَ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اچھا ہے اس نے فرض ادا کر دیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

فَبَيَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْفَرْضَ هُوَ الْوُضُوءُ وَأَنَّ الْغُسْلَ أَفْضَلُ لِمَا يُنَالُ بِهِ مِنَ الْفَضْلِ لَا عَلَى أَنَّهُ فَرْضٌ **فَإِنِ** احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي وُجُوبِ ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا کہ فرض صرف وضو ہے اور غسل افضل ہے کیونکہ اس کے ذریعے فضیلت حاصل ہوتی اس لیے نہیں کہ فرض ہے۔

اگر کوئی استدلال کرنے والا اس کے وجوب پر حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سعد، حضرت ابو قتادہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کرے (مثلاً)

٦٧٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ سَعْدٍ فَذَكَرَ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ابْنُهُ فَلَمْ أَغْتَسِلْ فَقَالَ سَعْدٌ مَا كُنْتُ أَرَى مُسْلِمًا يَدَعُ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

حضرت عبد اللہ بن حارث فرماتے ہیں میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا انھوں نے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں ذکر کیا تو ان کے صاحبزادے نے کہا میں نے تو غسل نہیں کیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کسی مسلمان کو نہیں دیکھتا تھا کہ وہ جمعہ کے دن غسل چھوڑ دے۔

٦٨٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ زَاذَانَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ اغْتَسِلْ إِذَا شِئْتَ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنِ الْغُسْلِ الَّذِي هُوَ الْغُسْلُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحٰى.

حضرت زاذان فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے پوچھا تو انھوں نے فرمایا جب چاہو غسل کرو، میں نے عرض کیا میں آپ سے اس غسل کے بارے میں پوچھتا ہوں جو غسل (باعث ثواب) ہے فرمایا جمعہ کے دن، عرفہ ذوالحجہ، عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن۔

٦٨١ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ

marfat.com

يَقُولُ حَقٌّ لِلّٰهِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْتَسِلُ وَيَغْسِلُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَيَمَسُّ طِيبًا إِنْ كَانَ لِأَهْلِهِ ۔

کا حق اور مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ہر ہفتے (ایک بار) غسل کرے اپنے جسم سے ہر چیز دھو ڈالے اور خوشبو لگائے اگر گھر میں ہو۔

۶۸۲ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُصْعَبَ ابْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ثَابِتَ ابْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَهُ اغْتَسِلْ لِلْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ فَقَدِ اغْتَسَلْتُ لِلْجَنَابَةِ ۔

حضرت ثابت بن ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا جمعہ کے لیے غسل کرو انھوں نے جوابًا کہا میں نے جنابت کا غسل کر لیا ہے۔

---

۶۸۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحْدِثُ بَعْدَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُعِيدُ الْغُسْلَ ۔

حضرت سعید بن عبد الرحمن بن ابزی فرماتے ہیں، ان کے والد جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد بے وضو ہو جاتے تو وضو کرتے اور غسل نہ لوٹاتے۔

قِيلَ لَهُ أَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَا دَلَالَةَ فِيهِ عَلَى الْفَرْضِ لِأَنَّهُ لَمَّا قَالَ لَهُ زَاذَانُ إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنِ الْغُسْلِ الَّذِي هُوَ الْغُسْلُ أَيِ الَّذِي فِي إِصَابَتِهِ الْفَضْلُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ فَقَرَنَ بَعْضَ ذٰلِكَ بِبَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ مَا ذُكِرَ مَعَ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَيْسَ عَلَى الْفَرْضِ فَكَذٰلِكَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ۔

وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ مِنْ قَوْلِهِ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ مُسْلِمًا يَدَعُ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَيْ لِمَا فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ الْكَبِيرِ مَعَ خِفَّةِ مُؤْنَتِهِ ۔

وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ قَوْلِهِ حَقٌّ لِلّٰهِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَغْتَسِلُ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ فَقَدْ قَرَنَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ

اس معترض کو جواب دیا جائے گا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی روایت میں فرضیت کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ جب زاذان نے ان سے کہا کہ میں اس غسل کے بارے میں پوچھتا ہوں جو غسل ہے یعنی جس سے فضیلت حاصل ہوتی ہے تو انھوں نے فرمایا جمعہ کے دن، عید الفطر کے دن، قربانی کے دن اور نویں ذوالحجہ کے دن، تو آپ نے ان دنوں کو ایک دوسرے سے ملایا تو جمعہ کے غسل کے ساتھ جن کا ذکر ہوا ہے جب وہ فرض نہیں تو جمعہ کے غسل کا بھی وہی حکم ہوگا۔ ——— اور وہ جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جمعہ کے دن کسی مسلمان کو غسل چھوڑتا ہوا نہ دیکھتا تھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں تھوڑی مشقت کے ساتھ زیادہ فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

اور وہ جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ہفتے میں (ایک دن) غسل کرے تو آپ نے اسے خوشبو لگانے کے ساتھ

marfat.com

وَلْيَمَسَّ طِيْبًا إِنْ كَانَ لِأَهْلِهِ فَلَمْ يَكُنْ مَسِيْسُ الطِّيْبِ عَلَى الْفَرْضِ فَكَذٰلِكَ الْغُسْلُ وَهُوَ فَقَدْ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ لِعُثْمَانَ مَا ذَكَرْنَاهُ وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالرُّجُوْعِ بِحَضْرَتِهِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ أَيْضًا دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّهُ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ۔

وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ مِمَّا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَهُوَ إِرَادَةٌ مِّنْهُ لِلْقَصْدِ بِالْغُسْلِ إِلَى الْجُمُعَةِ لِإِصَابَةِ الْفَضْلِ فِيْ ذٰلِكَ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى خِلَافَ ذٰلِكَ وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

بَابُ ۲۵ الْاِسْتِجْمَارِ

۶۸۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ۔

۶۸۵- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۶۸۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا

ملایا اگر گھر میں خوشبو ہو، اور خوشبو لگانا فرض نہیں لہٰذا غسل کا بھی یہی حکم ہوگا حالانکہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ بات سنی تھی جو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمائی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کی موجودگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو واپسی کا حکم نہیں دیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مخالفت نہیں کی تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک بھی غسل کا یہی حکم ہے (واجب نہیں)۔

اور وہ جو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کا ہم نے اس سلسلے میں ذکر کیا تو ان کی مراد یہ تھی کہ جمعہ کے دن قصداً غسل کیا جائے تاکہ اس کی فضیلت حاصل ہو اور عبدالرحمن بن ابزیٰ سے ہم نے اس کے خلاف ذکر کیا ہے جو کچھ ہم نے اس باب میں ذکر کیا ہے یہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب ۲۵: ڈھیلے کا استعمال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (استنجا کے لیے) ڈھیلا استعمال کرے اسے طاق ڈھیلے استعمال کرنے چاہییں۔

حضرت ابو ادریس خولانی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عائذ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم

marfat.com

الزُّهْرِيُّ عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے اس کی مثل فرمایا۔

۶۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوادریس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَتَى أَحَدُنَا الْغَائِطَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ۔

حضرت ابوصالح سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین پتھروں (سے استنجاء) کا حکم فرماتے۔

۶۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَنْظِفُ بِهَا فَإِنَّهَا سَتَكْفِيهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے نکلے تو تین پتھر لے جائے۔ جن کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرے، بے شک یہ اسے کفایت کرتے ہیں۔

۶۹۰- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص ڈھیلا (یا پتھر) استعمال کرے تو طاق استعمال کرے۔

marfat.com

مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔

۶۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ ثَنَا الْقَعْقَاعُ ابْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِثَلٰثَةِ أَحْجَارٍ يَعْنِي فِي الْاِسْتِجْمَارِ۔

حضرت ابوصالح، سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین پتھروں کا حکم فرماتے تھے اس سے مراد استنجار کے لیے استعمال کرنا ہے۔

۶۹۲ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِجْمَارِ بِثَلٰثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ۔

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجار کے لیے پتھر استعمال کرنے کے سلسلے میں فرمایا تین پتھر ہوں ان میں گوبر نہ ہو

۶۹۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَنْدَلُ ابْنُ وَالِقٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ نُهِينَا أَنْ نَكْتَفِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ أَحْجَارٍ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں تین پتھروں سے کم پر اکتفاء کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْاِسْتِجْمَارَ لَا يُجْزِئُ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ أَحْجَارٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ وَ خَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَا اسْتَجْمَرَ بِهِ مِنْهَا فَأَنْقَى بِهِ الَّذِي ثَلٰثَةً

بیان مسئلہ

ایک قوم کا موقف ہے کہ تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجار کافی نہیں انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے جن کا ہم نے ذکر کیا، استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا جتنے پتھروں سے بھی استنجار کیا جائے ان سے

كانت او اكثر منها او اقل وترا كانت او غير وتر كان ذلك طهره وكان من الحجة لهم في ذلك ان امر النبي صلى الله عليه وسلم في هذا بالوتر يحتمل ان يكون ذلك على الاستحباب منه للوتر لا على ان ما كان غير وتر لا يطهر ويحتمل ان يكون اراد به التوقيت الذي لا يطهر ما هو اقل منه -

فنظرنا في ذلك هل نجد فيه ما يدل على شيء من ذلك -

٦٩٤ - فاذا يونس قد حدثنا قال ثنا يحيى بن حسان قال حدثني عيسى بن يونس قال ثنا ثور بن يزيد عن حصين الحبراني عن ابي سعيد عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكتحل فليوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن استجمر فليوتر من فعل فقد احسن ومن تخلل فليلفظ ومن لاك بلسانه فليبتلع من فعل هذا فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اتى الغائط فليستتر فان لم يجد الا كثيبا يجمعه فليستتر به فان الشيطان يتلاعب بمقاعد بني ادم -

٦٩٥ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا حصين الحميري قال حدثني ابو سعيد الخير عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله وزاد من استجمر فليوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج -

نجاست دور کی جائے تین ہوں یا زیادہ یا کم، طاق ہوں یا نہ ان سے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طاق ڈھیلوں کا حکم دینا استحباب کے لیے ہو یہ نہیں کہ طاق نہ ہوں تو طہارت حاصل نہیں ہوگی۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کا تعداد مقرر کرنا اس صورت میں ہو جب کم کے ساتھ طہارت حاصل نہ ہوتی ہو۔

اس سلسلے میں جب ہم نے دیکھا کہ آیا ہم اس پر دلالت کرنے والی کوئی روایت پاتے ہیں تو دیکھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سرمہ لگائے وہ طاق بار لگائے جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے اس طرح نہ کیا تو کوئی حرج نہیں جو شخص استنجام کے لیے پتھر استعمال کرے تو طاق استعمال کرے جس نے ایسا کیا تو نہایت اچھا ہے اور جو خلال کرے اسے چاہیے کہ نکلنے والے ریزوں کو پھینک دے اور جو زبان سے نکالے وہ نگل لے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، جو شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ پردہ کرے اگر ریت کے علاوہ کچھ نہ پائے تو اسے جمع کر کے آڑ بنائے کیونکہ شیطان انسان کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے۔

حضرت ابوسعید الخیر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ جو شخص پتھر استعمال کرے وہ طاق استعمال کرے جس نے اس طرح کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

marfat.com

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ بِالْوِتْرِ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ اِسْتِحْبَابًا مِنْهُ لِلْوِتْرِ لَا اَنَّ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ الْفَرْضِ الَّذِيْ لَا يُجْزِئُ اِلَّا هُوَ۔

یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی روایات میں جو طاق بار کا حکم فرمایا وہ طاق بار کے اچھا ہونے کے سبب سے ہے فرض کے طور پر نہیں کہ اس کے سوا کفایت نہ کرے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جس میں اس بات کا بیان ہے۔

۶۹۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى الْغَائِطَ فَقَالَ اِيْتِنِيْ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ فَالْتَمَسْتُ فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حَجَرَيْنِ وَرَوْثَةً فَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَقَالَ اِنَّهَا رِكْسٌ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے فرمایا مجھے تین پتھر لاکر دو۔ مجھے تلاش کے بعد صرف دو پتھر اور لید ملی، آپ نے لید پھینک دی دونوں پتھر لیے اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔

۶۹۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ قَالَا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت علقمہ اور اسود فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ لِلْغَائِطِ فِيْ مَكَانٍ لَيْسَ فِيْهِ اَحْجَارٌ لِقَوْلِهٖ لِعَبْدِ اللّٰهِ نَاوِلْنِيْ ثَلٰثَةَ اَحْجَارٍ وَلَوْ كَانَ بِحَضْرَتِهٖ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَمَا احْتَاجَ اِلٰى اَنْ يُنَاوِلَهٗ مِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ الْمَكَانِ فَلَمَّا اَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اسْتِعْمَالِهِ الْحَجَرَيْنِ وَعَلٰى اَنَّهٗ قَدْ رَاٰى اَنَّ الْاِسْتِجْمَارَ بِهِمَا

اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے ایسے مقام پر بیٹھے جہاں پتھر نہ تھے کیونکہ آپ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا مجھے تین پتھر لادو اگر وہاں کوئی ایسی چیز ہوتی تو آپ دوسری جگہ سے حاصل کرنے کی ضرورت محسوس نہ فرماتے جب حضرت عبد اللہ ابن مسعود دو پتھر اور لید لے کر آئے تو آپ نے لید پھینک دی اور دو پتھر لے لیے یہ آپ کے دو پتھر استعمال کرنے کی دلیل ہے، اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسی جگہ جہاں تین پتھر کفایت کرتے ہیں

marfat.com

يُجْزِئُ مِمَّا يُجْزِئُ مِنْهُ الْاِسْتِجْمَارُ بِالثَّلٰثِ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ لَا يُجْزِئُ الْاِسْتِجْمَارُ بِمَا دُوْنَ الثَّلٰثِ لَمَا اكْتَفٰى بِالْحَجَرَيْنِ وَلَاَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ اَنْ يَّبْغِيَهٗ ثَالِثًا فَفِيْ تَرْكِهٖ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اِكْتِفَائِهٖ بِالْحَجَرَيْنِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ۔

وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ اِذَا غُسِلَا بِالْمَآءِ مَرَّةً فَذَهَبَ بِذٰلِكَ اَثَرُهُمَا اَوْ رِيْحُهُمَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ اِنَّ مَكَانَهُمَا قَدْ طَهُرَ وَلَوْ لَمْ يَذْهَبْ لَوْنُهُمَا وَلَا رِيْحُهُمَا اُحْتِيْجَ اِلٰى غَسْلِهٖ ثَانِيَةً فَاِنْ غُسِلَ ثَانِيَةً فَذَهَبَ لَوْنُهُمَا وَرِيْحُهُمَا طَهُرَ بِذٰلِكَ كَمَا يَطْهُرُ بِالْوَاحِدَةِ وَلَوْ لَمْ يَذْهَبْ لَوْنُهُمَا وَلَا رِيْحُهُمَا بِغَسْلِ مَرَّتَيْنِ اُحْتِيْجَ اِلٰى اَنْ يُّغْسَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَذْهَبَ لَوْنُهُمَا وَرِيْحُهُمَا فَكَانَ مَا يُرَادُ فِيْ غَسْلِهِمَا هُوَ ذَهَابُهُمَا بِمَا اَذْهَبَهُمَا مِنَ الْغَسْلِ وَلَمْ يُرَدْ فِيْ ذٰلِكَ مِقْدَارًا مِّنَ الْغَسْلِ مَعْلُوْمًا لَا يُجْزِئُ مَا هُوَ اَقَلُّ مِنْهُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْاِسْتِجْمَارُ بِالْحِجَارَةِ لَا يُرَادُ مِنَ الْحِجَارَةِ فِيْ ذٰلِكَ مِقْدَارٌ مَعْلُوْمٌ لَا يُجْزِئُ الْاِسْتِجْمَارُ بِاَقَلَّ مِنْهُ وَلٰكِنْ يُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ مَا اَذْهَبَ بِالنَّجَاسَةِ مِمَّا قَلَّ اَوْ كَثُرَ وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ ابْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

دو پتھروں کو کافی سمجھتے تھے کیونکہ اگر تین پتھروں سے کم کافی نہ ہوتے تو آپ دو پتھروں پر اکتفا نہ کرتے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو تیسرا پتھر تلاش کرنے کا حکم فرماتے۔

اس کے چھوڑنے میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ دو پتھر کافی ہیں۔ مفہوم روایات کی تصحیح کے طور پر اس بات کا یہ بیان ہے جبکہ غور و فکر اور قیاس کے طریقے پر بیان یہ ہے کہ جب پاخانہ اور پیشاب پانی کے ساتھ ایک بار دھو دیے جائیں اور اس سے ان کا اثر اور بُو زائل ہو جائے یہاں تک کہ ان دونوں میں کچھ بھی باقی نہ رہے تو وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے اور اگر اس (ایک بار دھونے) کے ساتھ ان کا رنگ اور بُو زائل نہ ہوں تو دوبارہ دھونے کی ضرورت ہوگی۔ اگر دوبارہ دھونے سے ان کا رنگ اور بُو دور ہو جائیں تو اس صورت میں بھی پاک ہو جائے گا جس طرح ایک بار دھونے سے پاک ہو گیا تھا۔ اگر دوبارہ دھونے سے بھی رنگ اور بُو زائل نہ ہوں تو مزید دھونے کی حاجت ہوگی حتیٰ کہ ان (نجاستوں) کا رنگ اور بُو ختم ہو جائے گویا ان کے دھونے سے جو چیز مقصود ہے وہ ان نجاستوں کا دور ہونا ہے جتنی بار دھونے سے بھی زائل ہوں دھونے کی کوئی معلوم مقدار مراد نہیں کہ اس سے کم کفایت نہ کرے۔

پس قیاس کا تقاضا ہے کہ پتھروں سے استنجاء کی صورت میں بھی پتھروں کی معلوم مقدار مراد نہیں کہ ان سے کم کے ساتھ استنجاء نہ ہو سکے بلکہ اس قدر پتھر کافی ہیں جن سے نجاست دور ہو جائے کم ہوں یا زیادہ قیاس یہی چاہتا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب الاستجمار بالعظام ۲۶

باب ۲۶: ہڈیوں سے استنجاء کرنا

۶۹۸ - حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی یُونُسُ بْنُ یَزِیدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ بْنِ سَنَّةَ الْخُزَاعِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَسْتَطِیبَ اَحَدٌ بِعَظْمٍ اَوْ بِرَوْثَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی یا لید سے پاکیزگی حاصل کرے۔

۶۹۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَنْدَلُ ابْنُ وَالِقٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ نُهِینَا اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِعَظْمٍ اَوْ رَجِیعٍ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ہڈی یا گوبر کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۷۰۰ - حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُوسَی بْنِ اَبِی اِسْحٰقَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یَسْتَطِیبَ اَحَدٌ بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ جِلْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن، ایک صحابی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی، لید، یا چمڑے سے پاکیزگی حاصل کرے

۷۰۱ - حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَیْبٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور رمہ کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ رمہ ہڈی کو کہتے ہیں۔

marfat.com

وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّسْتَنْجٰى بِرَوْثٍ اَوْ رِمَّةٍ وَ الرِّمَّةُ الْعِظَامُ

٧٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ شُيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا رُوَيْفِعُ بْنَ ثَابِتٍ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَآبَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِّنْهُ بَرِيْءٌ۔

حضرت رُوَیفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے رُوَیفع بن ثابت! شاید تمہاری زندگی طویل ہو جائے تو لوگوں کو بتانا کہ جو شخص جانور کے گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرے گا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يُسْتَنْجٰى بِالْعِظَامِ وَجَعَلُوا الْمُسْتَنْجِيَ بِهَا فِيْ حُكْمِ مَنْ لَّمْ يَسْتَنْجِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَمْ يَنْهَ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعَظْمِ لِاَنَّ الْاِسْتِنْجَآءَ بِهٖ لَيْسَ كَالْاِسْتِنْجَآءِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهٖ وَلٰكِنَّهٗ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ جُعِلَ زَادًا لِّلْجِنِّ فَاَمَرَ بَنُوْ اٰدَمَ اَنْ لَّا يُقَذِّرُوْهُ عَلَيْهِمْ

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا مسلک یہ ہے کہ ہڈیوں سے استنجاء نہ کیا جائے انھوں نے ان (ہڈیوں) کے ساتھ استنجاء کرنے والے کو استنجاء نہ کرنے والے کے حکم میں رکھا ہے اور اس سلسلے میں انھوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں انکی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے اسلیے نہیں روکا گیا کہ اس سے استنجاء پتھر وغیرہ کیساتھ استنجاء کیطرح نہیں بلکہ اس لیئے روکا گیا ہے کہ اسے جنوں کی خوراک بنایا گیا ہے تو انسانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اسے ناپاک نہ کریں۔ اس بات کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

٧٠٣ - وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ فَاِنَّهُمَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہڈی اور لید کے ساتھ استنجاء نہ کرو وہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہے۔

marfat.com

أَزْوَادُ إِخْوَانِكُمُ الْجِنِّ.

٧٠٤. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلَتِ الْجِنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آخِرِ لَيْلَةٍ لَقِيَهُمْ فِيْ بَعْضِ شِعَابِ مَكَّةَ الزَّادَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَظْمٍ يَقَعُ فِيْ أَيْدِيْكُمْ قَدْ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَوْفَرَ مَا يَكُوْنُ لَحْمًا وَالْبَعْرُ يَكُوْنُ عَلَفًا لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ إِنَّ بَنِيْ آدَمَ يُنَجِّسُوْنَهُ عَلَيْنَا فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِرَوْثِ دَابَّةٍ وَلَا بِعَظْمٍ إِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ.

٧٠٥. حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ فِيْ حَاجَةٍ لَهُ وَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَاسْتَأْنَسْتُ وَتَنَحْنَحْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ابْغِنِيْ أَحْجَارًا أَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ وَلَا تَأْتِنِيْ بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِيْ مُلَاءَةٍ فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ أَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ اتَّبَعْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْأَحْجَارِ وَالْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ فَقَالَ إِنَّهُ جَاءَنِيْ وَفْدُ نَصِيْبِيْنَ مِنَ الْجِنِّ وَنِعْمَ الْجِنُّ هُمْ فَسَأَلُوْنِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جنوں نے جب آخری رات مکہ مکرمہ کی گھاٹیوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو آپ سے اپنی خوراک کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا جو ہڈی تمہارے ہاتھ آئے اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اور وہ گوشت سے بھری ہوئی ہو، اور مینگنیاں تمہارے جانوروں کی خوراک ہیں۔ انھوں نے کہا انسان اسے ناپاک کر دیتے ہیں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (انسانوں سے) فرمایا جانور کی لید اور ہڈی کے ساتھ استنجاء نہ کرو وہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا آپ ایک کام کے لیے تشریف لے گئے تھے آپ ادھر ادھر متوجہ نہ ہوتے تھے میں آپ کے قریب ہوا تو آپ کو مانوس کرنے کے لیے کھانسا آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا ابوہریرہ ہوں۔ آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ! مجھے کچھ پتھر دو تاکہ میں ان کے ساتھ طہارت حاصل کروں لیکن ہڈی اور لید نہ لانا۔ فرماتے ہیں میں آپ کی خدمت میں کچھ پتھر لایا جنھیں میں چادر میں رکھ کر لایا میں نے وہ آپ کے پہلو میں رکھ دیئے پھر میں الگ ہو گیا۔ جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے پیچھے ہو گیا اور میں نے پتھروں، ہڈی اور لید کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا اور وہ کیا ہی اچھے جن تھے۔ انھوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے بارے

إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهِ طَعَامًا۔

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ لِمَكَانِ الْجِنِّ لَا لِأَنَّهَا لَا تُطَهِّرُ كَمَا الْحَجَرُ وَجَمِيعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِنَ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ إِنَّهُ يُطَهِّرُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

ہیں سوال کیا تو جن نے بارگاہ خداوندی میں ان کے لیے دعا کی کہ وہ جس ہڈی یا لید سے گزریں اس پر خوراک پائیں۔

حضرت عمرو بن یحییٰ نے بھی اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کی وجہ سے ہڈیوں کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا اس لیے نہیں کہ وہ پاک نہیں کرتیں جیسے پتھر پاک کرتے ہیں اور یہ تمام بحث جس کی طرف ہم گئے ہیں کہ ہڈیوں کے ساتھ استنجاء کرنے سے پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۷ الْجُنُبِ يُرِيدُ النَّوْمَ أَوِ الْأَكْلَ أَوِ الشُّرْبَ أَوِ الْجِمَاعَ

باب ۲۷: جنبی کے احکام

جنبی سونے کھانے پینے اور جماع کا ارادہ کرے تو اسے کیا کرنا چاہیے۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ الْمَاءَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں آرام فرما ہو جاتے اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگاتے۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْمَسْجِدِ صَلَّى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ مَالَ إِلَى فِرَاشِهِ وَإِلَى أَهْلِهِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضَاهَا ثُمَّ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ وَلَا يَمَسُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد سے واپس تشریف لاتے تو جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتا نماز پڑھتے پھر اپنے بستر اور اہل خانہ کی طرف متوجہ ہو جاتے اگر ضرورت محسوس کرتے تو اپنی حاجت پوری کرتے پھر اسی حالت میں آرام فرما ہو جاتے اور پانی استعمال نہ کرتے۔

marfat.com

الْمَاءَ۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً حَتّٰى يَقُوْمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَغْتَسِلُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنابت لاحق ہوتی پھر آپ پانی استعمال کیے بغیر آرام فرماتے یہاں تک کہ اس کے بعد اٹھ کر غسل فرماتے۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت حجاج بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے ابوبکر بن عیاش نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت اسماعیل ابن ابی خالد، ابواسحق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبیداللہ بن عمرو، اعمش سے اور وہ ابواسحق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ يُوْسُفَ فَقَالُوْا لَا نَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّنَامَ الْجُنُبُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّتَوَضَّاَ لِاَنَّ التَّوَضِّيَ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ حَالِ الْجَنَابَةِ اِلٰى حَالِ الطَّهَارَةِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ وَقَالُوْا

بیان مسئلہ

ایک قوم نے جن میں امام ابویوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں یہی راہ اختیار کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جنبی وضو کیے بغیر سو جائے کیونکہ وضو کرنا اسے جنابت کی حالت سے حالت طہارت کی طرف نہیں نکال سکتا۔ اور دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مناسب ہے سونے سے پہلے نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔ اور انھوں نے کہا کہ یہ حدیث غلط ہے کیونکہ یہ

marfat.com

هٰذَا الْحَدِيْثُ غَلَطٌ لِاَنَّهُ حَدِيْثٌ مُّخْتَصَرٌ اِخْتَصَرَهُ اَبُوْ اِسْحٰقَ مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فَاَخْطَاَ فِيْ اِخْتِصَارِهِ اِيَّاهُ ۔

۷۱۳ ۔ **وَذٰلِكَ** اَنَّ فَهْدًا **حَدَّثَنَا** قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ اَتَيْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ وَكَانَ لِيْ اَخًا وَّصَدِيْقًا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِيْ مَا حَدَّثَتْكَ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَهُ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ مَاءً فَاِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ وَثَبَ وَمَا قَالَتْ قَامَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَمَا قَالَتِ اغْتَسَلَ وَاَنَا اَعْلَمُ مَا تُرِيْدُ وَاِنْ كَانَ جُنُبًا تَوَضَّاَ وُضُوْءَ الرَّجُلِ لِلصَّلٰوةِ ۔

فَهٰذَا الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَدْ اَبَانَ فِيْ حَدِيْثِهِ لَمَّا ذَكَرْنَاهُ بِطُوْلِهِ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ وَاَمَّا قَوْلُهَا فَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضَاهَا ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ مَاءً فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْرُ ذٰلِكَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِيْ يَغْتَسِلُ بِهِ لَا عَلَى الْوُضُوْءِ **وَقَدْ** بَيَّنَ ذٰلِكَ غَيْرُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ۔

۷۱۴ ۔ **وَذٰلِكَ** مَا **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ

ایک مختصر حدیث ہے جسے ابو اسحٰق نے طویل حدیث سے مختصر کیا اور اس کے اختصار میں اُن سے خطا واقع ہوئی۔

ابواسحٰق کہتے ہیں "میں اسود بن یزید کے پاس آیا اور وہ میرے بھائی اور دوست تھے۔ میں نے کہا اے ابو عمرو! مجھ سے وہ حدیث بیان کیجیے جو ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سے بیان فرمائی۔ انھوں نے بتایا کہ ام المؤمنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پہلے حصے میں آرام فرماتے اور اس کے آخری حصے کو (عبادت کے ساتھ) زندہ رکھتے۔ پھر اگر کوئی حاجت ہوتی تو اُسے پورا فرماتے (اس سے جماع مراد ہے) پھر پانی استعمال کیے بغیر آرام فرماتے جب پہلی اذان ہوتی تو تیزی سے کود جاتے اور ام المؤمنین نے "اٹھ کھڑے ہوتے" کے الفاظ نہیں فرمائے۔ پھر اپنے اوپر پانی بہاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ نہیں فرمایا کہ "غسل کرتے" اور میں جانتا ہوں کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اور اگر جنبی ہوتے تو وضو کرتے جیسا کہ آدمی نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ اور یہ اسود بن یزید ہیں جنھوں نے اپنی اس روایت میں جسے ہم نے مکمل ذکر کیا واضح کیا کہ جب آپ حالتِ جنابت میں ہوتے اور آرام کرنے کا ارادہ فرماتے تو نماز کی طرح کا وضو کرتے، رہا ام المؤمنین کا یہ قول کہ "اگر آپ کو جماع کی حاجت ہوتی تو اسے پورا فرماتے پھر پانی کو ہاتھ لگائے بغیر آرام فرماتے" اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس پانی کا اندازہ مراد ہو جس سے آپ غسل کرتے وضو پر محمول نہیں ہوگا۔ ابواسحٰق کے علاوہ دوسرے دیگروں نے بھی بواسطہ اسود حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ آپ نماز کی طرح کا وضو فرماتے تھے۔

حضرت ابراہیم اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

marfat.com

قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ اَوْ يَاْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ يَتَوَضَّأُ۔

عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے یا کھانے کا ارادہ فرماتے اور آپ حالتِ جنابت میں ہوتے تو وضو فرماتے۔

ثُمَّ رُوِیَ عَنِ الْاَسْوَدِ مِنْ رَّاْيِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

اس کے بعد انھوں نے حضرت اسود کی رائے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ الْاَسْوَدُ اِذَا اَجْنَبَ الرَّجُلُ فَاَرَادَ اَنْ يَّنَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابراہیم سے مروی ہے حضرت اسود نے فرمایا جب کوئی شخص جنبی ہو پھر وہ سونے کا ارادہ کرے تو اُسے وضو کرنا چاہیے۔

فَاسْتَحَالَ عِنْدَنَا اَنْ تَكُوْنَ عَائِشَةُ قَدْ حَدَّثَتْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّهٗ كَانَ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَآءً ثُمَّ يَاْمُرُهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْوُضُوْءِ وَلٰكِنَّ الْحَدِيْثَ فِیْ ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

پس ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ان سے بیان فرمایا کہ آپ آرام فرما ہوتے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے۔ پھر وہ (حضرت اسود) لوگوں کو وضو کا حکم فرماتے تھے لیکن اس سلسلے میں حدیث وہی ہے جسے حضرت ابراہیم نے روایت کیا۔ اسود کے علاوہ لوگوں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے موافق روایت کی ہے۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ وَاللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب آرام فرمانا چاہتے اور آپ حالتِ جنابت میں ہوتے تو نماز کے وضو جیسا وضو کرتے۔

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

marfat.com

وسلم مثله.

۷۱۸ - حدثنا محمد بن عبد الله ابن ميمون قال ثنا الوليد عن الأوزاعي عن يحيى فذكر بإسناده مثله.

حضرت اوزاعی نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۱۹ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا بشر بن بكر قال ثنا الأوزاعي عن الزهري عن عروة عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۷۲۰ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال انا محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله وزاد ويغسل فرجه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ آپ اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔

۷۲۱ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا ابو الزبير عن جابر ان ابا عمرو مولى عائشة اخبره عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل حديث الزهري عن ابي سلمة.

حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے (آزاد کردہ) غلام ابوعمرو نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس حدیث کی مثل روایت کیا جو امام زہری نے حضرت ابوسلمہ سے روایت کی ہے۔

فهذا غير الاسود قد روى عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يوافق ما روى ابراهيم عن الاسود عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد روي عن عائشة من قولها مثل ذلك.

پس یہ اسود کے علاوہ لوگ ہیں جنھوں نے بواسطہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے موافق روایت کیا جو ابراہیم نے اسود سے اور انھوں نے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان کا اپنا قول بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۷۲۲ - حدثنا يونس قال انا وهب ان مالكا حدثه عن هشام ابن عروة عن ابيه عن عائشة انها كانت تقول اذا اصاب احدكم

حضرت ہشام ابن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنی عورت کے پاس جائے۔ پھر سونا چاہے تو اس وقت تک نہ سوئے

الْمَرْأَةَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ فَلَا يَنَامُ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

جب تک نماز کے وضو جیسا وضو نہ کرلے۔

۷۲۳۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَإِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ نَفْسَهٗ تُصَابُ فِيْ نَوْمِهٖ۔

فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ هٰذَا ثُمَّ تُفْتِيْ بِهٰذَا **فَثَبَتَ** بِمَا ذَكَرْنَا فَسَادُ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ مِمَّا ذَكَرْنَا وَثَبَتَ مَا رَوٰى إِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْأَسْوَدِ۔

محمد بن سعید فرماتے ہیں۔ مجھے ہشام نے بتایا کہ میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی مثل کے ساتھ مجھے خبر دی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ نہیں جانتا شاید نیند کی حالت میں ہی اس کی روح پرواز کر جائے۔ پس یہ بات محال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اس کے خلاف بات ہو پھر وہ اس کے ساتھ فتویٰ دیں۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ابو اسحٰق کی اسود سے روایت کا غلط ہونا اور ابراہیم کی اسود سے روایت کا صحیح ہونا ثابت ہوگیا۔

وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ مَا أَرَادَ أَبُوْ إِسْحٰقَ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَا يَمَسُّ مَاءً يَعْنِي الْغُسْلَ فَإِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا۔

یہ بھی احتمال ہے کہ ابو اسحٰق کے ان الفاظ کہ آپ نے پانی کو ہاتھ نہ لگایا سے مراد غسل ہو۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ان سے اس سلسلے میں کچھ روایت کیا ہے۔

۷۲۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُوْدُ وَلَا يَتَوَضَّأُ وَيَنَامُ وَلَا يَغْتَسِلُ۔

حضرت امام ابو حنیفہ اور موسیٰ بن عقبہ، ابو اسحٰق ہمدانی سے وہ اسود بن یزید سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع کرتے پھر دوبارہ جماع کرتے وضو نہ فرماتے اور سو جاتے اور غسل بھی نہ کرتے۔

فَكَانَ مَا ذَكَرَ أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهٗ إِذَا جَامَعَ قَبْلَ نَوْمِهٖ هُوَ الْغُسْلُ فَذٰلِكَ لَا يَنْفِي الْوُضُوْءَ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

اس میں سونے سے پہلے جس کام کے نہ کرنے کا ذکر کیا ہے وہ غسل ہے اور وہ وضو کی نفی نہیں کرتا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۷۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے فرمایا ہاں لیکن وضو کرلے۔

۷۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے "نماز کے وضو جیسا"۔

۷۲۷ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت ابن عون، نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ.

حضرت عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اس میں یہ اضافہ ہے کہ "اپنی شرمگاہ کو دھو لو"۔

۷۲۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ثُمَّ اجْتَمَعُوا جَمِيعًا فَقَالُوا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

حضرت سفیان، حضرت عبد اللہ ابن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۷۳۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ.

حضرت مالک نے حضرت عبد اللہ بن دینار سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

وَرُوِيَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَّ

حضرت عمار بن یاسر اور ابو سعید رضی اللہ عنہما

أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ.

سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَأْكُلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو اجازت دی ہے کہ جب وہ سونے، پینے یا کھانے کا ارادہ کرے تو نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

۷۳۲- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَنَافِعُ بْنُ يَزِيدَ نَحْوَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُصِيبُ أَهْلِي وَأُرِيدُ النَّوْمَ قَالَ تَوَضَّأْ وَارْقُدْ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی بیوی سے جماع کرتا ہوں پھر سونا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا وضو کر کے سو جایا کرو۔

فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ بِمَا ذَكَرْنَا وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ نَفَرٌ مِنَ الصَّحَابَةِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْهُمْ عَائِشَةُ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ عَنْهَا مِنْ رَأْيِهَا فِيمَا تَقَدَّمَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنبی کے بارے میں کہ جب وہ سونا چاہے تو وہ عمل کرے جس کا ہم نے ذکر کیا (وضو) تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے بھی یہی فرمایا، ان میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں اور اس سے پہلے ہم ان کی رائے ذکر کر چکے ہیں۔ ـــــ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی یہی بات مروی ہے۔

۷۳۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْجُنُبُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ فَقَدْ بَاتَ طَاهِرًا.

حضرت قبیصہ بن ذویب، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جب جنبی سونے سے پہلے وضو کرے تو اس نے طہارت کی حالت میں رات گذاری۔

فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يُخْبِرُ أَنَّهُ

تو یہ ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جو بتاتے

marfat.com

إِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَّنَامَ ثُمَّ نَامَ كَانَ كَمَنْ قَدِ اغْتَسَلَ قَبْلَ أَنْ يَّنَامَ فِي ثَوَابِ الَّذِي يُكْتَبُ لِمَنْ بَاتَ طَاهِرًا **وَقَدْ** ذَكَرْنَا حَدِيْثَ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِي لِلْجُنُبِ أَنْ يَّطْعَمَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ أَنْ يَّطْعَمَ وَإِنْ لَّمْ يَتَوَضَّأْ۔

وَكَانَ لَهُمْ مِنَ الْحُجَّةِ فِي ذٰلِكَ أَنَّ فَهْدًا۔

۷۳۴۔ **حَدَّثَنَا** قَالَ أَخْبَرَنِي سُحَيْمٌ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَيْلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ كَفَّيْهِ۔

فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَا ذَكَرْنَا وَرُوِيَ عَنْهَا خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا مِمَّا رَوَيْنَا عَنْهَا أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ فَلَمَّا تَضَادَّ ذٰلِكَ عَنْهَا احْتَمَلَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يَّكُوْنَ وُضُوْءُهُ حِيْنَ كَانَ يَتَوَضَّأُ فِي الْوَقْتِ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَاءَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فَكَانَ يَتَوَضَّأُ لِيَتَكَلَّمَ فَيُسَمِّيَ وَيَأْكُلَ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ لِلتَّنْظِيْفِ وَتَرَكَ الْوُضُوْءَ وَكَذٰلِكَ وُضُوْءُهُ صَلَّى

ہیں کہ جب سونے سے پہلے وضو کر کے سو جائے تو وہ اس اعتبار سے جو طہارت کی حالت میں رات گزارنے والے کے لیے لکھا جاتا ہے اس شخص کی طرح ہے جس نے سونے سے پہلے غسل کیا۔ ——— ہم نے حکم بن ابراہیم کی روایت ذکر کی ہے جو انھوں نے بواسطہ اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حالتِ جنابت میں ہوتے اور کھانا تناول فرمانا چاہتے تو وضو کر لیتے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔ تو ایک قوم کا یہی نظریہ ہے کہ جنبی کے لیے کھانا مناسب نہیں جب تک وضو نہ کرلے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کھانے کوئی میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وضو نہ کیا ہو اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ جنابت میں کھانا تناول کرنا چاہتے تو ہاتھ دھو لیتے۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حالانکہ آپ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے کہ آپ نماز کی طرح کا وضو فرماتے۔ جب آپ سے مروی روایات میں تضاد ہو گیا تو ہمارے نزدیک یہ احتمال ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ کا یہ وضو اس وقت ہو جس کا ہم نے اس کے علاوہ باب میں ذکر کیا کہ جب آپ پانی دیکھتے تو گفتگو نہ کرتے بس آپ گفتگو کرنے کے لیے وضو کرتے پھر بسم اللہ پڑھتے اور کھانا تناول فرماتے پھر یہ منسوخ ہو گیا تو آپ پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے ہاتھوں کو دھوتے اور وضو چھوڑ دیا اس طرح سونے کے وقت آپ کے وضو میں یہ احتمال ہے کہ آپ سونے کے

marfat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ النَّوْمِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُهُ أَيْضًا لِيَنَامَ عَلَى ذِكْرٍ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَأُبِيْحَ لِلْجُنُبِ ذِكْرُ اللهِ فَلَا تَقَعُ الْمَعْنَى الَّذِيْ لَهُ تَوَضَّأَ۔

وَقَدْ رَوَيْنَا فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقِيْلَ لَهُ أَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ أُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَأَتَوَضَّأُ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ لَا يَتَوَضَّأُ إِلَّا لِلصَّلٰوةِ فَفِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا نَفْيُ الْوُضُوْءِ عَنِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ أَوِ الْأَكْلَ أَوِ الشُّرْبَ

وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى نَسْخِ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَوٰى مَا ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَوَابِهِ لِعُمَرَ ثُمَّ جَاءَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۳۵۔ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ وَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ غَسَلَ كَفَّيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَلَمْ يَغْسِلْ قَدَمَيْهِ فَهٰذَا وُضُوْءٌ غَيْرُ تَامٍّ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فِيْ ذٰلِكَ بِوُضُوْءٍ تَامٍّ

فَلَا يَكُوْنُ هٰذَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ لِذٰلِكَ عِنْدَهُ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُرِيْدُ الْمُعَاوَدَةَ

لیے وضو کرتے ہوں پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور جنبی کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہو گیا لہٰذا وہ علت باقی نہ رہی جس کے لیے آپ نے وضو فرمایا۔

ہم نے دوسری جگہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو عرض کیا گیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا جب میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں تو وضو کرتا ہوں۔ تو حضور علیہ السلام نے بتایا کہ آپ (فرض) وضو صرف نماز کے لیے کرتے ہیں اس سے بھی جنبی پر سونے یا کھانے پینے کا ارادہ کرتے وقت وضو (کے لازم ہونے) کی نفی ہو گئی۔

اس کے منسوخ ہونے پر دلالت کرنے والی باتوں میں سے ایک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں ارشاد فرمایا (حدیث ۷۲۵) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول یوں ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جب کوئی شخص جنبی ہو جائے پھر وہ کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اپنے ہاتھوں کو دھوئے، کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے چہرے اور ہاتھوں نیز شرمگاہ کو دھوئے اور پاؤں نہ دھوئے۔

پس یہ نامکمل وضو ہے حالانکہ یہ بات معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں مکمل وضو کا حکم دیا ہے۔

پس یہ بات اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ان کے نزدیک اس (وضو) کا منسوخ ہونا ثابت ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں بھی مروی ہے کہ جو اپنی بیوی سے ایک بار جماع کرنے کے بعد دوبارہ کرنا چاہتا ہے۔

marfat.com

٧٣٦ - مَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کرے۔

---

٧٣٧ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت شعبہ نے حضرت عاصم سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَ بِهٰذَا فِي حَالِ مَا كَانَ الْجُنُبُ لَا يَسْتَطِيعُ ذِكْرَ اللّٰهِ حَتَّى يَتَوَضَّأَ فَأَمَرَ بِالْوُضُوْءِ لِيُسَمِّيَ عِنْدَ جِمَاعِهٖ كَمَا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَهُمْ جُنُبٌ فَارْتَفَعَ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُودُ وَلَا يَتَوَضَّأُ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ فَهٰذَا عِنْدَنَا نَاسِخٌ لِذٰلِكَ۔

ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم اس وقت دیا ہو جب جنبی وضو کیے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر سکتا تھا تو آپ نے وضو کا حکم فرمایا تاکہ وہ (دوبارہ) جماع کے وقت بسم اللہ پڑھ سکے جس طرح دیگر احادیث میں آپ نے حکم فرمایا پھر آپ نے صحابہ کرام کو حالت جنابت میں ذکر خداوندی کی اجازت دے دی لہٰذا یہ حکم اٹھ گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع فرماتے پھر دوبارہ جماع کرتے لیکن وضو نہ فرماتے ہم نے یہ بات اس باب کے علاوہ ذکر کی ہے پس ہمارے نزدیک اس کی ناسخ ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهٖ فَكَانَ يَغْتَسِلُ كُلَّمَا جَامَعَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ مروی ہے آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور جب ایک سے جماع کر لیتے تو غسل فرماتے اور وہ (معترض) اس سلسلے میں یہ ذکر کرے

٧٣٨ - وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهٖ سَلْمٰى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو رافع فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک دن میں اپنی (تمام یا بعض) ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے (جماع کرتے) تو آپ جلدی جلدی ہر ایک کے پاس غسل فرماتے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اگر آپ ایک بار ہی غسل کریں؟ (تو کیا حرج ہے) آپ نے فرمایا اس میں پاکیزگی اور طہارت زیادہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ عَلَى نِسَآئِهِ فِي يَوْمٍ فَجَعَلَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ وَعِنْدَ هٰذِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ جَعَلْتَهُ غُسْلًا وَاحِدًا فَقَالَ هٰذَا أَزْكَى وَأَطْهَرُ وَأَطْيَبُ۔

قِيلَ لَهُ فِي هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْوُجُوبِ لِقَوْلِهِ هٰذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ۔

تو اس (معترض) سے کہا جائے گا کہ اس میں ایسی بات ہے جو غسل کے وجوب پر دلالت نہیں کرتی اور وہ آپ کا قول ہے کہ یہ زیادہ پاکیزگی اور طہارت کا باعث ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ایک غسل کیا تھا اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے (یعنی بعد میں ایک ہی غسل فرماتے)

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ وَيَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غسل کے ساتھ اپنی ازواج مطہرات پر چکر لگایا۔

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو نعیم، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا

حضرت ہشام بن زید حضرت ثابت سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ

marfat.com

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢ــــ كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

بَابُ ٢٨ اَلْاَذَانِ كَيْفَ هُوَ؟

٧٤٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَعَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ وَاُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ يَعْنِيْ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ رَوْحٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ كَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْاٰنَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ رَوْحٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ

باب ٢٨: اذان کا طریقہ

حضرت ام عبد الملک بن ابی محذورہ، حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اذان سکھائی جس طرح آجکل اذان دی جاتی ہے "اللہ اکبر، اللہ اکبر" آخر تک اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف، آؤ بھلائی کی طرف، آؤ بھلائی کی طرف، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

حضرت روح (راوی) اپنی روایت میں فرماتے ہیں مجھے یہ تمام خبر، عبد الملک بن ابی محذورہ کی ماں نے دی کہ انھوں نے حضرت ابو محذورہ سے سُنا، ابو عاصم (راوی) نے اپنی روایت میں فرمایا مجھے یہ تمام خبر عثمان بن سائب نے اپنے والد اور ام عبد الملک بن ابو محذورہ سے دی کہ ان

أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ وَقَالَ أَبُوْ عَاصِمٍ فِي حَدِيْثِهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ۔

دونوں نے حضرت ابو محذورہ سے سنا۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ وَكَانَ يَتِيْمًا فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلٰوةِ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقٰى عَلَيَّ التَّأْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ التَّأْذِيْنِ الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ۔

عبداللہ ابن محیریز جو یتیم تھے اور انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پرورش پائی تھی، حضرت ابو محذورہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اٹھو اور نماز کے لیے اذان دو، فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا، آپ نے بذات خود مجھے کلمات اذان بتائے پھر انھوں نے اس اذان کی مثل ذکر کیا جو پہلی حدیث میں بیان ہوئی

الْكَلَامُ فِي ذٰلِكَ

اس سلسلے میں گفتگو

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُؤَذَّنَ وَخَالَفَهُمْ آخَرُوْنَ فِي مَوْضِعَيْنِ أَحَدُهُمَا اِبْتِدَاءُ الْأَذَانِ فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ أَنْ يُقَالَ فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کرتے ہوئے فرمایا کہ اذان اس طرح دی جائے لیکن دوسرے لوگوں نے دو جگہوں میں اختلاف کیا۔ اول ابتدائے اذان: وہ کہتے ہیں اذان کے شروع میں چار بار اللہ اکبر کہا جائے اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ

حضرت مکحول فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن محیریز

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَامِرُ الْأَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَكْحُوْلٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُوْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْأَذَانِ عَلٰى مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ۔

۷۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ وَأَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَا ثَنَا هَمَّامٌ ثُمَّ ذَكَرُوْا مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ يَقُوْلُ فِيْ أَوَّلِ الْأَذَانِ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَكَانَ هٰذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا أَصَحَّ الْقَوْلَيْنِ فِي النَّظَرِ لِأَنَّا رَأَيْنَا الْأَذَانَ مِنْهُ مَا يُرَدَّدُ فِيْ مَوْضِعَيْنِ وَمِنْهُ مَا لَا يُرَدَّدُ إِنَّمَا يُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَأَمَّا مَا يُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ وَلَا يُكَرَّرُ فَالصَّلٰوةُ وَالْفَلَاحُ فَذٰلِكَ يُنَادٰى بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَالشَّهَادَةُ تُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعَيْنِ فِيْ أَوَّلِ الْأَذَانِ وَفِيْ آخِرِهِ فَيُثَنّٰى فِيْ أَوَّلِهِ فَيُقَالُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُفْرَدُ فِيْ آخِرِهِ فَيُقَالُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يُثَنّٰى ذٰلِكَ فَكَانَ مَا يُثَنّٰى مِنَ الْأَذَانِ إِنَّمَا

نے حضرت ابو محذورہ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان سترہ کلمات (پر مشتمل) سکھائی ہے۔ چار بار "اللہ اکبر" پھر باقی اذان اسی طرح جیسے پہلی حدیث میں ہے۔

حضرت ہمام اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ہے کہ وہ اذان کے شروع میں "اللہ اکبر" چار بار کہتے تھے۔

ہمارے (امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ کے) نزدیک قیاس کے مطابق یہ قول زیادہ صحیح ہے۔

کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اذان کے بعض کلمات دو مقامات پر آتے ہیں اور بعض صرف ایک جگہ میں آتے ہیں جو کلمات صرف ایک مقام پر آتے ہیں اور تکرار سے نہیں آتے وہ "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" ہیں، یہ دو بار کہے جاتے ہیں۔ کلمہ شہادت دو جگہوں میں آتا ہے اذان کے اول میں بھی اور آخر میں بھی، شروع میں دو بار آتا ہے "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ"، اور آخر میں ایک بار "لا الٰہ الا اللہ" کہا جاتا ہے دو بار نہیں آتا پس جو کلمات دو بار آتے ہیں وہ دوسری بار پہلے سے نصف ہو کر آتے ہیں۔ "اللہ اکبر" بھی دو جگہ آتا ہے اذان کے شروع میں اور حی علی الفلاح کے بعد اور اس بات پر اجماع ہے کہ حی علی الفلاح کے بعد اللہ اکبر دو مرتبہ

ثُنِّیَ عَلٰی نِصْفِ مَا هُوَ عَلَیْهِ فِی الْاَوَّلِ فَکَانَ التَّکْبِیْرُ یُذْکَرُ فِیْ مَوْضِعَیْنِ فِیْ اَوَّلِ الْاَذَانِ وَبَعْدَ الْفَلَاحِ فَاَجْمَعُوْا اَنَّهٗ بَعْدَ الْفَلَاحِ یَقُوْلُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ فَالنَّظْرُ عَلٰی مَا وَصَفْنَا اَنْ یَّکُوْنَ مَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِمَّا یُبْتَدَاُ بِهِ الْاَذَانُ مِنَ التَّکْبِیْرِ اَنْ یَّکُوْنَ مِثْلَ مَا یُثَنّٰی بِهٖ قِیَاسًا وَّنَظَرًا عَلٰی مَا بَیَّنَّا مِنَ الشَّهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَیَکُوْنُ مَا یُبْتَدَاُ بِهِ الْاَذَانُ مِنَ التَّکْبِیْرِ عَلٰی ضِعْفِ مَا یُثَنّٰی فِیْهِ مِنَ التَّکْبِیْرِ فَاِذَا کَانَ الَّذِیْ هُوَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَانَ الَّذِیْ یُبْتَدَاُ بِهٖ هُوَ ضِعْفُهٗ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ فَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ الصَّحِیْحُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ غَیْرَ اَنَّ اَبَا یُوْسُفَ قَدْ رُوِیَ عَنْهُ اَیْضًا فِیْ ذٰلِكَ مِثْلَ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ.

وَالْمَوْضِعُ الْاٰخَرُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنْهُ وَهُوَ التَّرْجِیْعُ، فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَی التَّرْجِیْعِ وَتَرَکَهٗ اٰخَرُوْنَ.

۴۹، **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِكَ بِمَا **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَیْدٍ رَاٰی رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ عَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ اَوْ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلٰی جِذْمِ حَائِطٍ فَنَادٰی اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ فَذَکَرَ الْاَذَانَ عَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرِ التَّرْجِیْعَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ہے تو اس قیاس کے مطابق جو ہم نے بیان کیا شروع میں دوگنا ہونا چاہیے جیسے کہ کلمہ شہادت کا ہم نے ذکر کیا تو شروع کی تکبیر (اللہ اکبر) آخر کی تکبیر سے دوگنا ہونی چاہیے۔ لہٰذا جب آخر میں یہ کلمات اللہ اکبر اللہ اکبر (دو بار) ہیں تو شروع میں (چار بار) اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر ہونا چاہیے۔ یہی صحیح قیاس ہے اور امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے، البتہ امام ابویوسف رحمہ اللہ سے پہلے قول کی مثل بھی مروی ہے۔

اختلاف کا دوسرا مقام ترجیع[1] ہے۔ ایک قوم ترجیع کی قائل ہے جبکہ دوسروں نے اسے ترک کر دیا اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے آسمان سے ایک شخص اترتا ہوا دیکھا۔ اس پر دو سبز کپڑے یا سبز چادریں تھیں وہ دیوار پر کھڑا ہو گیا اس نے پکارا اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر اللہ اکبر، انہوں نے اذان کا اسی طرح ذکر کیا جیسے ابو محذورہ نے کیا تھا، البتہ ترجیع کا ذکر نہیں کیا پھر اس نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر خبر دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے بہت اچھا خواب دیکھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔

[1] کلمہ شہادت کو پہلی بار آہستہ اور دوسری بار بلند آواز سے کہنا ترجیع کہلاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

martat.com

فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَهٗ نِعْمَ مَا رَاَيْتَ عَلِّمْهُ بِلَالًا۔

۷۵۰۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِنِ الْاَنْصَارِيَّ رَاَى الْاَذَانَ فِي الْمَنَامِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ عَلِّمْهُ بِلَالًا فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِهِ التَّرْجِيْعَ فَقَدْ خَالَفَ اَبَا مَحْذُوْرَةَ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الْاَذَانِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ التَّرْجِيْعُ الَّذِيْ حَكَاهُ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ اِنَّمَا كَانَ لِاَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ لَمْ يَمُدَّ بِذٰلِكَ صَوْتَهٗ عَلٰى مَا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ وَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ هٰكَذَا اللَّفْظُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ وَجَبَ النَّظَرُ لِنَسْتَخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَاَيْنَا مَا سِوٰى مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الشَّهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ لَا تَرْجِيْعَ فِيْهِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَعْطُوْفًا عَلٰى مَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ وَيَكُوْنَ اِجْمَاعُهُمْ اَنْ لَّا تَرْجِيْعَ فِي سَائِرِ الْاَذَانِ غَيْرَ الشَّهَادَةِ يَقْضِيْ عَلَى اخْتِلَافِهِمْ فِيْ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں مجھے صحابہ کرام نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری نے خواب میں اذان دیکھی تو بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر خبر دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت بلال کو سکھا دو چنانچہ حضرت بلال اُٹھے اور دو دو بار کلمات کے ساتھ اذان کہی۔

تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں ترجیع کا ذکر نہیں فرمایا لہٰذا اذان میں ترجیع کے سلسلے میں انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا۔ پس اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے جس ترجیع کا ذکر کیا وہ اس بنیاد پر تھی کہ انھوں نے اپنی آواز کو اس انداز میں بلند نہ کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا دوبارہ کہو اور آواز بلند کرو۔ اس حدیث کے الفاظ اسی طرح ہیں۔ پس احتمال پیدا ہونے کی وجہ سے غور و فکر ضروری ہو گیا۔ تاکہ ہم اس کے ذریعے صحیح قول واضح کر سکیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشہد ان محمد رسول اللہ جہاں ترجیع سے متعلق اختلاف ہے کے علاوہ اس (اذان) میں ترجیع نہیں ہے۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس بات میں اختلاف ہے اسے اس پر قیاس کیا جائے جس پر سب متفق ہیں، اس طرح ان کا شہادت کے علاوہ باقی اذان میں ترجیع نہ ہونے پر اتفاق شہادت کے سلسلے میں اختلاف کا فیصلہ کر دے گا۔ یہی بات جو ترجیع کی نفی کے سلسلے میں ہم نے بیان کی ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

marfat.com

فِي التَّرْجِيعِ فِي الشَّهَادَةِ وَهٰذَا الَّذِي وَصَفْنَا وَمَا بَيَّنَّاهُ مِنْ نَفْيِ التَّرْجِيعِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ ۲۹ الْإِقَامَةِ كَيْفَ هِيَ

باب ۲۹: اقامت کا طریقہ کیا ہے۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُبَشِّرِ بْنِ مُكَسِّرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يُشْفِعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان (میں کلمات) دوبار اور اقامت میں ایک بار کہیں۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سلیمان بن حرب کہتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ اور حماد بن زید نے بیان کیا پھر ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان نے حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن سلمہ اور حماد بن یزید، حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشیم نے حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الطَّاحِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا قَدْ أَرَادُوا أَنْ يَضْرِبُوا بِالنَّاقُوسِ وَأَنْ يَرْفَعُوا نَارًا لِإِعْلَامِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى رَأَى

حضرت ابوقلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے نماز کے اعلان کے لیے ناقوس (بجانے) اور آگ روشن کرنے کا ارادہ کیا، یہاں تک کہ اس شخص نے وہ خواب دیکھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ دو بار (کلمات کے ساتھ) اذان اور ایک

marfat.com

ذٰلِكَ الرَّجُلُ تِلْكَ الرُّؤْيَا فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يُّشْفِعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ۔

بار (کلمات کے ساتھ) اقامت کہیں۔

٧٥٧ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو نِ الْجَزْرِيُّ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يُّشْفِعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان (کے کلمات) دو بار اور اقامت (کے کلمات) ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔

اَلْكَلَامُ فِيْ ذٰلِكَ

اس میں گفتگو

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا الْإِقَامَةُ تُفْرَدُ مَرَّةً مَرَّةً وَخَالَفَهُمْ آخَرُوْنَ فِيْ حَرْفٍ وَاحِدٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا إِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَإِنَّهُ يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يُّثَنِّيَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی بات اختیار کرتے ہوئے کہا کہ اقامت اسی طرح ہے ہر کلمہ ایک ایک بار کہا جائے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ایک کلمے "قد قامت الصلوٰۃ" میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے دوبار کہنا مناسب ہے انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔

٧٥٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يُّشْفِعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

حضرت ابوقلابہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا اذان کے کلمات دو دو بار اور "قد قامت الصلوٰۃ" کے علاوہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔

٧٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يُّشْفِعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ قَالَ إِسْمٰعِيْلُ فَحَدَّثْتُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔

حضرت اسماعیل (راوی) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ایوب سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اقامت کے کلمات ایک بار کہے جائیں تو انھوں نے فرمایا "سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے"

marfat.com

بِهٖ اَيُّوبُ فَقُلْتُ لَهٗ وَاَنْ يُّوتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ ۔

٦٦٠ ـ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ عَنْ مُسْلِمٍ مُؤَذِّنٍ كَانَ لِاَهْلِ الْكُوْفَةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهٗ اِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَعَرَفْنَا اَنَّهَا الْاِقَامَةُ فَيَتَوَضَّاُ اَحَدُنَا ثُمَّ يَخْرُجُ ۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مِّنَ النَّظَرِ فَقَالُوْا قَدْ رَاَيْنَا الْاَذَانَ مَا كَانَ مِنْهُ مُكَرَّرًا لَمْ يُثَنَّ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ اِلَّا وَجُعِلَ عَلَى النِّصْفِ مِمَّا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْاِبْتِدَاءِ وَكَانَتِ الْاِقَامَةُ لَا يُبْتَدَاُ بِهَا اِنَّمَا يَكُوْنُ بَعْدَ الْاَذَانِ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ مَا فِيْهَا مِمَّا هُوَ فِي الْاَذَانِ غَيْرُ مُثَنًّى وَمَا فِيْهَا مِمَّا لَيْسَ فِي الْاَذَانِ مُثَنًّى فَكُلُّ الْاِقَامَةِ فِي الْاَذَانِ غَيْرُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَيُفْرَدُ الْاِقَامَةُ كُلُّهَا وَلَا يُثَنّٰى غَيْرُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّهَا تُكَرَّرُ لِاَنَّهَا لَيْسَتْ فِي الْاَذَانِ ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا الْاِقَامَةُ كُلُّهَا مَثْنٰى مَثْنٰى مِثْلَ الْاَذَانِ سَوَاءً غَيْرَ اَنَّهٗ يُقَالُ فِيْ اٰخِرِهَا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَقَالُوْا مَا ذَكَرْتُمْ عَنْ بِلَالٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ مِمَّا سَنَذْكُرُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

اہل کوفہ کے مؤذن حضرت مسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عہد نبوی میں اذان (کے کلمات) دو، دو بار اور اقامت ایک ایک بار (کلمات کے ساتھ) تھی لیکن جب انھوں نے اقامت کہی تو "قد قامت الصلوٰۃ" دو بار کہا اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ اقامت ہے پس ہم سے ایک وضو کرتا پھر (گھر سے جلدی جلدی) نکل جاتا۔

انھوں نے اس سلسلے میں قیاس سے بھی استدلال کیا ہے وہ کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ اذان میں جو کلمات تکرار کے ساتھ آتے ہیں وہ دوسری بار دوگنا نہیں ہوتے بلکہ شروع کے مقابلہ میں نصف ہوتے ہیں اور اقامت سے ابتداء نہیں ہوتی بلکہ وہ اذان کے بعد ہوتی ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے وہ الفاظ جو اذان میں ہیں وہ جفت نہ ہوں اور جو اذان میں نہیں ہیں وہ جفت ہوں پس قد قامت الصلوٰۃ کے علاوہ تمام اقامت اذان میں پائی جاتی ہے لہٰذا قد قامت الصلوٰۃ کے علاوہ تمام کلمات اقامت ایک ایک بار ہونے چاہییں۔ قد قامت الصلوٰۃ تکرار کے ساتھ ہو کیونکہ وہ اذان میں نہیں ہے۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اذان کی طرح اقامت کے تمام کلمات دو، دو بار ہیں اور یہ دونوں برابر ہیں البتہ اس کے آخر میں "قد قامت الصلوٰۃ" کہا جاتا ہے وہ کہتے ہیں جو کچھ تم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، ان سے ہی اس کے خلاف بھی مروی ہے۔ ہم عنقریب اسے ذکر کریں گے، ان شاء اللہ۔

marfat.com

۷۶۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ
قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى رَجُلًا
نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ
أَوْ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلَى جِزْمِ حَائِطٍ
فَأَذَّنَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا
فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَعَدَ ثُمَّ قَامَ فَأَقَامَ
مِثْلَ ذٰلِكَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ نِعْمَ مَا رَأَيْتَ عَلِّمْهَا
بِلَالًا۔

حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت
عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو آسمان
سے اترا اس پر دو سبز کپڑے یا دو سبز چادریں تھیں۔
اس نے دیوار کے کنارے پر کھڑے ہو کر اذان دی
"اللہ اکبر، اللہ اکبر" جیسا کہ ہم نے پہلے باب میں ذکر
کیا پھر بیٹھ گیا پھر کھڑا ہوا اور اسی طرح اقامت کہی حضرت
عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر
اس بات کی خبر دی آپ نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا
یہ (کلمات) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔

۷۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا
يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَصْحَابُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَأَى فِي الْمَنَامِ
الْأَذَانَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ عَلِّمْهُ بِلَالًا فَأَذَّنَ مَثْنَى
مَثْنَى وَقَعَدَ قَعْدَةً۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں مجھے
صحابہ کرام نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری
رضی اللہ عنہ نے خواب میں اذان دیکھی۔ تو وہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ
کو واقعہ بتایا آپ نے فرمایا حضرت بلال کو یہ سکھا
دو، چنانچہ انھوں نے جفت جفت کلمات کے
ساتھ اذان کہی اور بیٹھ گئے۔

۷۶۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ
مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ
زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
أَصْحَابُنَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْلَا
أَنِّي أَتَّهِمُ نَفْسِي لَظَنَنْتُ أَنِّي رَأَيْتُ ذٰلِكَ
وَأَنَا يَقْظَانُ غَيْرُ نَائِمٍ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ أَنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ طَافَ بِيَ الَّذِي
طَافَ بِعَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي

حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں ہم
سے ہمارے اصحاب نے بیان فرمایا انھوں نے
پہلے کی مثل ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عبداللہ
بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے اپنے نفس
کی ملامت کا ڈر نہ ہوتا تو میں کہتا میں نے یہ بات
جاگتے ہوئے دیکھی ہے سوتے ہوئے نہیں،
فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
نے فرمایا قسم بخدا آج رات میرے پاس بھی وہی
شخص آیا جو حضرت عبداللہ کے پاس آیا جب میں

سَكَتُّ۔

فَفِيْ هٰذَا الْاَثَرِ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ بِتَعْلِيْمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ بِاَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِذٰلِكَ فَاَقَامَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَهٰذَا يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهُ كَانَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى مَثْنٰى فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلَى انْتِفَاءِ مَا رَوٰى اَنَسٌ۔

۷۶۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهُ كَانَ يُثَنِّي الْاَذَانَ وَيُثَنِّي الْاِقَامَةَ۔

۷۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى۔

۷۶۶- فَهٰذَا بِلَالٌ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي الْاِقَامَةِ مَا يُخَالِفُ مَا ذَكَرَ اَنَسٌ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

۷۶۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ

نے دیکھا کہ وہ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں تو میں خاموش رہ گیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی تعلیم سے اذان دی اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا تھا پس آپ نے اقامت کے کلمات بھی دو دو بار کہے لہٰذا یہ حدیث پہلی روایت کے خلاف ہے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اذان اور اقامت (دونوں) دو دو بار کلمات کے ساتھ کہتے تھے۔

پس یہ بات بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کی نفی پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت اسود، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اذان بھی دو، دو بار کلمات کے ساتھ کہتے اور اقامت کے الفاظ بھی جفت کہتے تھے۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سنا وہ اذان بھی جفت کلمات کے ساتھ کہتے اور اقامت بھی۔

پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اقامت کے بارے میں وہ بات مروی ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت دو دو بار (کلمات) کے ساتھ سکھائی ہے۔

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت جفت کلمات کے ساتھ سکھائی ہے۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا الٰہ الا اللہ

marfat.com

عن أبيه وأم عبد الملك بن أبي محذورة
قال سمعت أبا محذورة ح وحدثنا
أبو بكرة قال ثنا أبو عاصم قال ثنا ابن
جريج قال أخبرني عثمان بن السائب
عن أبيه وأم عبد الملك بن أبي محذورة
أنهما سمعا أبا محذورة يقول علمني
رسول الله صلى الله عليه وسلم الإقامة
مثنى مثنى الله أكبر الله أكبر أشهد أن
لا إله إلا الله أشهد أن لا إله إلا الله
أشهد أن محمدا رسول الله أشهد أن محمدا رسول الله حي على
الصلاة حي على الصلاة حي على الفلاح
حي على الفلاح قد قامت الصلاة قد
قامت الصلاة الله أكبر الله أكبر لا إله
إلا الله غير أن أبا بكرة لم يذكر في
حديثه قد قامت الصلاة۔

آخر تک۔ ——— (ترجمہ پیچھے گذر چکا ہے۔) البتہ ابو بکرہ (راوی) نے اپنی روایت میں قد قامت الصلوٰۃ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۷۶۷۔ حدثنا أبو بكرة وعلي بن
عبد الرحمن قالا ثنا عفان قال ثنا
همام قال حدثني عامر الأحول قال
حدثني مكحول أن عبد الله بن محيريز
حدثه أن أبا محذورة حدثه
أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم علمه الإقامة سبع
عشر كلمة الله أكبر الله أكبر الله
أكبر الله أكبر ثم ذكر مثل حديث
روح سواء۔

حضرت عبد اللہ بن محیریز فرماتے ہیں ان سے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت سترہ کلمات کے ساتھ سکھائی "اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر" اس کے بعد حضرت روح (راوی) کی روایت کی مثل ذکر کیا۔
(یعنی حدیث ۷۶۶)

۷۶۸۔ حدثنا علي بن معبد قال
ثنا موسى بن داود قال ثنا همام ح و
حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا
محمد بن سنان قال ثنا همام عن

حضرت مکحول، ابن محیریز سے وہ ابو محذورہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

عامر الاحول عن مكحول عن ابن محيريز عن ابي محذورة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

۷۶۹ - **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا ابو الوليد وابو عمر الحوضي قال ثنا همام ح وحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا همام قال ثنا عامر الاحول قال ثنا مكحول ان ابن محيريز حدثه انه سمع ابا محذورة علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم الاقامة سبع عشر كلمة۔

حضرت مکحول، ابن محیریز سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت سترہ کلمات (پر مشتمل) سکھائی۔

فتصحيح معاني هذه الآثار يوجب ان يكون الاقامة مثل الاذان سواء على ما ذكرنا لان بلالا لا اختلاف فيما امر به من ذلك ثم ثبت هو من بعد على التثنية في الاقامة بتواتر الآثار في ذلك فعلم ان ذلك هو ما امر به وفي حديث ابي محذورة التثنية ايضا فقد ثبت التثنية في الاقامة۔ **واما** وجه ذلك من طريق النظر فان قوما احتجوا في ذلك ممن يقول الاقامة تفرد مرة مرة بالحجة التي ذكرناها لهم في هذا الباب مما يكرر في الاذان مما لا يكرر فكانت الحجة في ذلك ان الاذان كما ذكروا ما كان منه مما يذكر في موضعين يثنى في الموضع الاول وافرد في الموضع الآخر وما كان منه غير مثنى وافرد اما الاقامة فانما تفعل بعد انقطاع الاذان فلها حكم

ان روایات کے معانی کی تصحیح سے لازم آتا ہے کہ اقامت اور اذان ایک جیسی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس سلسلے میں جس بات کا حکم دیا گیا اس میں اختلاف ہے۔ پھر اس کے بعد وہ اقامت میں جفت کلمات پر ثابت ہے۔ اس ضمن میں روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ کو اسی بات کا حکم دیا گیا تھا۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جفت کلمات کا ثبوت ہے لہٰذا اقامت میں کلمات کا جفت ہونا ثابت ہو گیا۔

اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ جو لوگ اقامت میں کلمات کے ایک ایک ہونے کے قائل ہیں۔ ان کی دلیل جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہے۔ کہ اذان کے بعد کلمات میں تکرار ہے اور کچھ میں تکرار نہیں تو اسی سے استدلال کیا جاتا ہے، جیسا کہ انھوں نے ذکر کیا کہ جو کلمات دو جگہ ذکر کیے جاتے ہیں وہ پہلی جگہ دو دو بار اور دوسرے مقام پر انفرادی طور پر آتے ہیں اور جو دو جگہ نہیں آتے وہ ایک ایک بار ہیں لیکن اقامت' اذان ختم ہونے کے بعد کہی جاتی ہے پس اس کا حکم مستقل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ پر اقامت ختم ہوتی ہے اور اسی پر اذان بھی اختتام پذیر ہوتی ہے پس قیاس کا تقاضا ہے کہ باقی اقامت

marfat.com

مُسْتَقِلٌّ وَقَدْ رَأَيْنَا مَا يُخْتَمُ بِهِ الْإِقَامَةُ مِنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ هُوَ مَا يُخْتَمُ بِهِ الْأَذَانُ أَيْضًا فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ بَقِيَّةُ الْإِقَامَةِ عَلَى مِثْلِ بَقِيَّةِ الْأَذَانِ أَيْضًا فَكَانَ مِمَّا يَدْخُلُ عَلَى هٰذِهِ الْحُجَّةِ إِنَّا رَأَيْنَا مَا يُخْتَمُ بِهِ الْإِقَامَةُ لَا نِصْفَ لَهُ فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْمَقْصُوْدُ إِلَيْهِ مِنْهُ هُوَ نِصْفُهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهُ نِصْفٌ كَانَ حُكْمُهُ حُكْمَ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي لَا تَنْقَسِمُ مِمَّا إِذَا وَجَبَ بَعْضُهَا وَجَبَ بِوُجُوْبِهِ كُلُّهَا فَلِهٰذَا صَارَ مَا يُخْتَمُ بِهِ الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ مِنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سَوَاءً فَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ لِأَحَدِ الْمُعْتَنِيَيْنِ عَلَى الْآخَرِ ثُمَّ نَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَرَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّهُ فِي الْإِقَامَةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْفَلَاحِ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَجِيْءُ بِهِ هٰهُنَا عَلَى مِثْلِ مَا يَجِيْءُ بِهِ فِي الْأَذَانِ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ أَيْضًا وَلَا يَجِيْءُ بِهِ عَلَى نِصْفِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا مِنَ الْإِقَامَةِ مِمَّا لَهُ نِصْفٌ عَلَى مِثْلِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ سَوَاءً كَانَ مَا بَقِيَ مِنَ الْإِقَامَةِ أَيْضًا هُوَ عَلَى مِثْلِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ أَيْضًا سَوَاءً لَا يُحْذَفُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا۔

بھی باقی اذان کی طرح ہو۔ البتہ اس دلیل پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جن الفاظ کے ساتھ اقامت ختم ہوتی ہے وہ نصف نہیں ہوتے پس جائز ہے کہ اس سے مقصود اس کا نصف ہونا ہو لیکن جب وہ نصف نہیں ہوتے تو اس کا حکم ان تمام اشیاء کی طرح ہو گا جو تقسیم نہیں ہوتیں اور جب ان کا بعض واجب ہو جائے تو تمام وجوب کے ساتھ واجب ہوتی ہے پس اذان اور اقامت دونوں لا الہ الا اللہ پر ختم ہوتی ہیں لہٰذا اس میں دونوں میں سے ایک مفہوم پر بھی دلیل نہ ہوئی۔

پھر ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ اقامت میں حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے بعد اللہ اکبر دو بار کہا جاتا ہے تو یہاں یہ کلمات اس طرح لائے جائیں جیسے اذان میں اس مقام پر لائے جاتے ہیں اور اذان کے مقابلے میں یہاں نصف نہیں لائے جاتے، پس جب اقامت میں یہ کلمات اذان میں پائے جانے والے ان کلمات سے نصف نہیں ہوتے تو اقامت کے باقی کلمات بھی اذان کے اعتبار سے ایک جیسے ہونے چاہییں اور اس سے کوئی چیز چھوڑی نہ جائے اس سے ثابت ہوا کہ اقامت کے کلمات دو دو بار ہیں۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام سے بھی یہی بات منقول ہے۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَمِّعِ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ كَانَ يُثَنِّي الْإِقَامَةَ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے غلام آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ اقامت کے کلمات دو دو بار کہتے تھے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ ثَوْبَانُ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت (دونوں) دو دو بار کلمات کے ساتھ کہتے تھے۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُوْرَةَ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى۔

حضرت عبد العزیز بن رفیع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ اذان اور اقامت دو دو بار کلمات کے ساتھ ساتھ کہتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا۔

اس سلسلے میں حضرت مجاہد سے مروی ہے:

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْإِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ اسْتَخَفَّهُ الْأُمَرَاءُ۔

فَأَخْبَرَ مُجَاهِدٌ أَنَّ ذٰلِكَ مُحْدَثٌ وَأَنَّ الْأَصْلَ هُوَ التَّثْنِيَةُ۔

فطر بن خلیفہ نقل کرتے ہیں کہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہنا حکمرانوں نے تخفیف کی خاطر اختیار کیا تو حضرت مجاہد نے بتایا کہ یہ بدعت ہے اور اصل بات جفت کلمات کہنا ہے۔

بَابُ ۳۰ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ فِيْ أَذَانِ الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

باب ۳۰: موذن کا صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنا

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ كَرِهَ قَوْمٌ أَنْ يُّقَالَ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے

marfat.com

فِي أَذَانِ الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِي الْأَذَانِ الَّذِي أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلِيمَهُ إِيَّاهُ بِلَالًا بِالتَّأْذِينِ

نزدیک فجر کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر النوم" (نماز نیند سے بہتر ہے) کہنا مکروہ ہے انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن زید کی اس حدیث سے استدلال کیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آپ نے حضرت بلال کو اذان سکھائی

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَاسْتَحَبُّوا أَنْ يُقَالَ ذٰلِكَ فِي التَّأْذِينِ لِلصُّبْحِ بَعْدَ الْفَلَاحِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فَقَدْ عَلَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مَحْذُورَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي الْأَذَانِ لِلصُّبْحِ۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ صبح کی اذان میں حي علی الفلاح کے بعد یہ کلمات کہنا مستحب ہے۔ اس بارے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اگرچہ یہ بات حضرت عبداللہ بن زید کی روایت میں نہیں ہے لیکن اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائے اور انھیں حکم دیا کہ ان کو صبح کی اذان میں داخل کریں۔

٧٧٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ فِي الْأَذَانِ الْأَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

اُم عبدالملک بن ابومحذورہ، حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صبح کی پہلی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کے الفاظ سکھائے۔

٧٧٥ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُورَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا صَبِيًّا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابومحذورہ سے سنا کہ میں بچہ تھا تو حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا "الصلوٰۃ خیر النوم"، "الصلاۃ خیر النوم"

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا عَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَبَا مَحْذُورَةَ كَانَ ذٰلِكَ زِيَادَةً عَلَى مَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَوَجَبَ اسْتِعْمَالُهَا وَقَدْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائے اور حضرت ابوعبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی ان کا اضافہ ہے تو ان کا استعمال واجب ہوا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

استعمل ذلك اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من بعده ۔

کے بعد صحابہ کرام نے بھی ان کو استعمال کیا۔

۷۷۶ ـ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا سفيان عن محمد بن عجلان عن نافع عن ابن عمر قال كان في الاذان الاول بعد الفلاح الصلوة خير من النوم الصلوة خير من النوم ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ (صبح کی) پہلی اذان میں "حی علی الفلاح" کے بعد الصلوٰۃ خیر النوم، الصلوٰۃ خیر النوم، کے الفاظ تھے۔

۷۷۷ ـ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يحيى بن يحيى قال انا هشيم ح وحدثنا ابن ابي داود قال ثنا عمرو بن عون قال انا هشيم عن ابي عون عن محمد بن سيرين عن انس قال كان التثويب في صلوة الغداة اذا قال المؤذن حي على الفلاح قال الصلوة خير من النوم مرتين ۔

حضرت محمد بن سیرین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صبح کی نماز میں تثویب یہ ہے کہ مؤذن "حی علی الفلاح" کے بعد دوبارہ "الصلوٰۃ خیر النوم" کہے۔

فهذا ابن عمر وانس يخبران ذلك مما كان المؤذن يؤذن به في اذان الصبح فثبت بذلك ما ذكرنا وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى ۔

تو حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ مؤذن صبح کی اذان میں یہ کلمات کہتے تھے۔ اس سے ہمارا موقف ثابت ہوا امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۳۱ التاذين للفجر اي وقت هو بعد طلوع الفجر او قبل ذلك

باب ۳۱: فجر کی اذان کس وقت دی جائے طلوع فجر کے بعد یا اس سے پہلے

۷۷۸ ـ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي قال ثنا مالك عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں۔ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے اذان دینے تک کھاؤ پیو،

marfat.com

أَنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت ابن مکتوم نابینا تھے وہ اذان نہ دیتے یہاں تک کہ ان سے کہا جاتا کہ آپ نے صبح کر دی، آپ نے صبح کر دی۔

۷۷۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (حضرت سالم کے والد) کا ذکر نہیں کیا۔

۷۸۰ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن شہاب، سالم سے وہ حضرت ابن عمر سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۸۱ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۸۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت سالم بن عبداللہ نے فرمایا میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں تم کھاؤ پیو، حتیٰ کہ حضرت ابن ام مکتوم اذان دیں۔

۷۸۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَنْصُورٍ الْبَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زہری سالم سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۸۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۷۸۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک، عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۸۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ وَشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ حَتّٰى يُنَادِيَ بِلَالٌ اَوِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ شَكَّ شُعْبَةُ۔

حضرت مالک اور شعبہ، حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ انھوں نے فرمایا یہاں تک کہ حضرت بلال اذان دیں یا حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما حضرت شعبہ (راوی) کو شک ہے۔

۷۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا مِقْدَارُ مَا يَنْزِلُ هٰذَا وَيَصْعَدُ هٰذَا۔

حضرت قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں لیکن اس میں (حضرت بلال اور ابن ام مکتوم کے درمیان) شک نہیں ہے۔ اور ان دونوں (کی اذان) کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا کہ یہ (حضرت بلال مقام اذان سے) اترتے اور وہ (حضرت ابن ام مکتوم) چڑھتے۔

۷۸۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمَّتِهٖ اُنَيْسَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَوِ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ بِلَالٌ اَوِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ هٰذَا وَاَرَادَ هٰذَا اَنْ يَّصْعَدَ تَعَلَّقُوْا بِهٖ وَقَالُوْا كَمَا اَنْتَ حَتّٰى نَتَسَحَّرَ۔

حضرت خبیب بن عبدالرحمن اپنی پھوپھی حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال یا (فرمایا) حضرت ابن ام مکتوم رات کو اذان دیتے ہیں تم کھاؤ پیو یہاں تک کہ حضرت بلال یا (فرمایا) ابن ام مکتوم اذان دیں۔ جب یہ (ایک موذن) اترتے اور وہ (دوسرے موذن) اوپر جانا چاہتے تو صحابہ کرام انھیں پکڑ لیتے اور کہتے ٹھہر جاؤ سحری ہونے دو۔

۷۸۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ وَزَادَ وَكَانَتْ قَدْ حَجَّتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا مِقْدَارُ مَا يَصْعَدُ هٰذَا وَ

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اس میں اضافہ ہے کہ حضرت انیسہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تھا اور ان دونوں (کی اذان) کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا کہ یہ چڑھتے اور

marfat.com

يَنْزِلُ هٰذَا۔

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرٌو وَابْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهٖ اُنَيْسَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا نِدَآءَ بِلَالٍ۔

وہ اترتے۔

حضرت خبیب بن عبد الرحمٰن اپنی پھوپھی حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابن ام مکتوم رات کو اذان دیتے ہیں لہٰذا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سننے تک کھاؤ پیو۔

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيَّ وَكَانَ اِمَامَهُمْ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ ابْنَ جُنْدُبٍ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَآءُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ وَيَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سوادہ قشیری سے سنا اور وہ ان کے امام تھے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ سفیدی، یہاں تک کہ فجر ہو جائے اور پھوٹ نکلے۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ سوادہ قشیری سے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْفَجْرَ يُؤَذَّنُ لَهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ فَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُؤَذَّنَ لِلْفَجْرِ اَيْضًا اِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا كَمَا لَا يُؤَذَّنُ لِسَائِرِ الصَّلَوَاتِ اِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک فجر کے لیے وقت داخل ہونے سے پہلے اذان دی جائے اس سلسلے میں انھوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے، جن لوگوں نے یہ راہ اختیار کی ہے ان میں امام ابو یوسف رحمہم اللہ بھی ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ فجر کے لیے بھی وقت داخل ہونے کے بعد اذان دی جائے جیسا کہ باقی نمازوں کے لیے وقت داخل ہونے کے بعد اذان دی

إنما كان أذان بلال الذي كان يؤذن به بليل لغير الصلاة.

۷۹۳ - فذكروا ما حدثنا علي بن معبد وأبو بشر الرقي قالا حدثنا شجاع بن الوليد واللفظ لابن معبد ح وحدثنا محمد بن عمرو بن يونس قال ثنا أسباط بن محمد ح وحدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا نعيم قال ثنا ابن المبارك ح وحدثنا فهد قال ثنا أبو غسان قال ثنا زهير عن سليمان التيمي عن أبي عثمان النهدي عن عبد الله بن مسعود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يمنعن أحدكم أذان بلال من سحوره فإنه ينادي أو يؤذن ليرجع غائبكم ولينتبه نائمكم وقال ليس الفجر أو الصبح هكذا وهكذا وجمع أصبعيه وفرقهما وفي حديث زهير خاصة ورفع زهير يده وخفضها حتى يقول هكذا ومد زهير يديه عرضا.

فقد أخبر النبي صلى الله عليه وسلم أن ذلك النداء كان من بلال لينتبه النائم وليرجع الغائب لا للصلاة.

وقد روي عن ابن عمر ما.

۷۹۴ - حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا حماد بن سلمة ح وحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر أن بلالا أذن قبل طلوع الفجر فأمره

جاتی ہے انہوں نے اس سلسلے میں استدلال کرتے ہوئے کہا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو اذان رات کو دیتے تھے وہ نماز کے علاوہ ہوتی تھی انہوں نے اس ضمن میں ذکر کیا۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے وہ اس لیے اذان دیتے ہیں کہ تم میں سے جو غائب ہیں وہ لوٹ آئیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ جاگ جائیں اور فجر یا (فرمایا) صبح اس طرح اور اس طرح نہیں ہے آپ نے دو انگلیوں کو اکٹھا کیا اور پھر الگ کیا۔ حضرت زہیر کی روایت میں خاص طور پر ہے کہ حضرت زہیر نے اپنے ہاتھ کو اٹھایا اور جھکایا یہاں تک کہ کہا اس طرح، اور حضرت زہیر نے اپنے ہاتھوں کو چوڑائی میں پھیلایا۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اس لیے ہوتی تھی کہ سویا ہوا بیدار ہو جائے اور غیر حاضر واپس لوٹ آئے نماز کے لیے نہیں تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر سے پہلے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان لوٹانے کا حکم دیا تو آپ نے آواز دی سنو! بندہ سو گیا تھا، پھر آواز دی سنو! بندہ سو گیا تھا۔

marfat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْجِعَ فَنَادٰى اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ فَرَجَعَ فَنَادٰى اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يَرْوِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ مِمَّنْ قَدْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُّنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا كَانَ مِنْ نِدَائِهٖ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِمَّا كَانَ مُبَاحًا لَهٗ هُوَ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ وَاِنَّ مَا اَنْكَرَهٗ عَلَيْهِ اِذْ فَعَلَهٗ قَبْلَ الْفَجْرِ كَانَ لِلصَّلٰوةِ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا عَنْ حَفْصَةَ مَا۔

۷۹۵ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْفَجْرِ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ الطَّعَامَ وَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُصْبِحَ۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُؤَذِّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ اِلَّا بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَاَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا بِلَالًا اَنْ يَّرْجِعَ فَيُنَادِيَ اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عَادَتَهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَعْرِفُوْنَ اَذَانًا قَبْلَ

تو حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کرتے ہیں جس کا ہم نے ذکر کیا اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں، پس کھاؤ پیو یہاں تک کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی وہ اذان جو طلوع فجر سے پہلے ہوتی تھی اور وہ ان کے لیے جائز تھی وہ نماز کے لیے نہ تھی اور جس اذان کے فجر سے پہلے دینے پر اعتراض کیا وہ نماز کے لیے تھی۔

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ بنت عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ جب موذن فجر کی اذان کہتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر فجر کی دو رکعتیں پڑھتے پھر مسجد کی طرف تشریف لے جاتے اور کھانا کھانا حرام قرار دیتے اور فجر سے پہلے اذان نہ ہوتی تھی۔

تو یہ ہیں حضرت ابن عمر، جو حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے اس بات کی خبر دے رہے ہیں کہ موذن، نماز کے لیے اذان، طلوع فجر کے بعد ہی دیتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان لوٹانے کا حکم دیا کہ وہ اعلان کریں بندہ سو گیا تھا، یہ ان کی اس عادت پر دلالت ہے کہ ان کے ہاں فجر سے پہلے اذان معروف نہ تھی اگر وہ

marfat.com

الفجر ولو كانوا يعرفون ذلك اذًا لما احتاجوا الى هذا النداء واراد به عندنا والله اعلم بذلك النداء انما هو ليعلمهم انهم في ليل بعد حتى يصلي من آثر منهم ان يصلي ولا يمسك عما يمسك عنه الصائم وقد يحتمل ان يكون بلال كان يؤذن في وقت كان يرى ان الفجر قد طلع فيه ولا يتحقق ذلك لضعف بصره.

والدليل على ذلك ما

٧٩٦ - **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا احمد بن اشكاب ح وحدثنا فهد قال ثنا شهاب بن عباد العبدي قالا ثنا محمد بن بشر عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغرنكم اذان بلال فان في بصره شيئا.

فدل ذلك على ان بلالا كان يريد الفجر فيخطئه لضعف بصره فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يعملوا على اذانه اذ كان من عادته الخطأ لضعف بصره.

٧٩٧ - **وقد حدثنا** الربيع بن سليمن الجيزي قال ثنا ابو الاسود قال ثنا ابن لهيعة عن سالم عن سليمن بن ابي عثمان انه حدثه عن عدي بن حاتم عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال انك تؤذن اذا كان الفجر ساطعا وليس ذلك

اس اذان کو جانتے ہوتے تو اس (دوبارہ) اعلان کے محتاج نہ ہوتے اور ہمارے نزدیک اس اعلان کی مراد یہ تھی، اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ انھیں آگاہ کر دیں کہ ابھی تک رات ہے تاکہ جو شخص رات کی نماز پڑھنا چاہے پڑھ لے اور ان امور سے نہ رکے جن سے روزے دار رک جاتا ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ سمجھ کر اذان دیتے ہوں کہ فجر طلوع ہوگئی لیکن بینائی کمزور ہونے کی وجہ سے صحیح وقت پر نہ کہہ سکتے ہوں۔

اور اس بات کی دلیل یہ ہے:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے کیونکہ ان کی بینائی میں کچھ کمزوری ہے۔

یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کا ارادہ فرماتے لیکن ضعف بصر کی وجہ سے خطا واقع ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ لوگ ان کی اذان پر عمل نہ کریں کیونکہ ضعف بصر کی وجہ سے خطا ان کی عادت بن چکی تھی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ اس وقت اذان دیتے ہیں جب صبح کی روشنی بلند ہو رہی ہوتی ہے یہ صبح نہیں، صبح اس طرح (افق میں) پھیلتی ہے۔

marfat.com

الصُّبْحِ اِنَّمَا الصُّبْحُ هٰكَذَا مُعْتَرِضًا۔

فَاَخْبَرَهُ فِي هٰذَا الْاَثَرِ اَنَّهُ كَانَ يُؤَذِّنُ بِطُلُوْعِ مَا يَرٰى اَنَّهُ الْفَجْرُ وَلَيْسَ هُوَ فِي الْحَقِيْقَةِ بِفَجْرٍ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا مِقْدَارُ مَا يَصْعَدُ هٰذَا وَيَنْزِلُ هٰذَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَ اَذَانَيْهِمَا مِنَ الْقُرْبِ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ اَنَّهُمَا كَانَا يَقْصِدَانِ وَقْتًا وَاحِدًا وَهُوَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ فَيُخْطِئُهُ بِلَالٌ لِمَا بِبَصَرِهِ وَيُصِيْبُهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهُ الْجَمَاعَةُ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ۔

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَتٰى تُوْتِرِيْنَ قَالَتْ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ الْاَسْوَدُ وَاِنَّمَا كَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَهٰذَا اَذَانُهُمْ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ الْاَسْوَدَ اِنَّمَا كَانَ سَمَاعُهُ عَنْ عَائِشَةَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهِيَ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوَيْنَا عَنْهَا ذٰلِكَ فَلَمْ تُنْكِرْ عَلَيْهِمْ تَرْكَهُمُ التَّاذِيْنَ قَبْلَ الْفَجْرِ وَلَا اَنْكَرَ ذٰلِكَ غَيْرُهَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مُرَادَ

تو آپ نے اس حدیث میں ان کو بتایا کہ وہ اس چیز کے طلوع ہونے پر اذان دیتے ہیں جسے وہ فجر سمجھتے ہیں لیکن وہ حقیقت میں فجر نہیں اور ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رات کو اذان دیتے ہیں پس کھاؤ پیو یہاں تک کہ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں (ام المومنین) فرماتی ہیں ان کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا کہ یہ چڑھتے اور وہ اترتے اور جب ان دونوں کی اذان میں اتنا قرب تھا جو ہم نے بیان کیا تو ثابت ہوا کہ وہ دونوں ایک ہی وقت یعنی طلوع فجر کا قصد کرتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بصارت میں خرابی کے باعث خطا ہو جاتی اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ٹھیک وقت پر اذان دیتے کیونکہ وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک جماعت یہ نہ کہتی کہ صبح ہو گئی، صبح ہو گئی" ________ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے مومنوں کی ماں! آپ نماز وتر کب پڑھتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا جب موذن اذان دیتا ہے یا حضرت اسود فرماتے ہیں موذن صبح کے بعد اذان دیتے تھے۔ اور ان کی یہ اذان مسجد نبوی میں ہوتی تھی۔ کیونکہ حضرت اسود کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سماعت مدینہ طیبہ میں حاصل ہوئی۔ اور ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کی جو ہم نے ان سے روایت کی ہے۔ پس صحابہ کرام کے فجر سے پہلے اذان چھوڑنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ اور غیر صحابہ نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

marfat.com

بِلَالٍ بِأَذَانِهٖ ذٰلِكَ الْفَجْرَ وَأَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ إِنَّمَا هُوَ لِإِصَابَةِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ۔

کی اس اذان سے فجر کی اذان مراد تھی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاؤ پیئو وہ طلوع فجر کے صحیح ہونے کی بنیاد پر تھا۔

فَلَمَّا رُوِيَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ بَطَلَ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ يُوْسُفَ وَإِنْ كَانَ الْمَعْنٰى عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ قَبْلَ الْفَجْرِ عَلَى الْقَصْدِ مِنْهُمْ لِذٰلِكَ فَإِنَّ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّنَ أَنَّ ذٰلِكَ التَّأْذِيْنَ كَانَ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ وَفِيْ تَأْذِيْنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ دَلِيْلٌ أَنَّ ذٰلِكَ مَوْضِعُ أَذَانٍ لِتِلْكَ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مَوْضِعَ أَذَانٍ لَهَا لَمَا أُبِيْحَ الْأَذَانُ فِيْهَا

جب یہ روایات اس طرح مروی ہیں جس طرح ہم نے ذکر کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ وہ لوگ طلوع فجر تک اذان نہیں دیتے تھے تو جب بات یوں ہے تو وہ معنیٰ باطل ہو گیا جس کی طرف امام ابو یوسف رحمہ اللہ گئے ہیں اور اگر وہ دوسری بات ہو اور وہ ارادۃً فجر سے پہلے اذان دیتے ہوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ روایت کیا ہے اس نے واضح کر دیا کہ وہ اذان غیر نماز کے لیے ہوتی تھی اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے طلوع فجر کے بعد اذان دینے میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس نماز کی اذان کا وقت تھا اگر وہ اس کی اذان کا وقت نہ ہوتا تو اس وقت اذان جائز نہ ہوتی۔

فَلَمَّا أُبِيْحَ ذٰلِكَ ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ وَقْتٌ لِلْأَذَانِ وَاحْتَمَلَ تَقْدِيْمُهُمْ أَذَانَ بِلَالٍ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا۔

جب وہ جائز ہوئی تو ثابت ہوا کہ وہ اذان کا وقت تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کی تقدیم میں وہی احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔

ثُمَّ اعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَأَيْنَا سَائِرَ الصَّلَوَاتِ غَيْرَ الْفَجْرِ لَا يُؤَذَّنُ لَهَا إِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ أَوْقَاتِهَا وَاخْتَلَفُوْا فِي الْفَجْرِ فَقَالَ قَوْمٌ اَلتَّأْذِيْنُ لَهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلْ هُوَ بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا وَصَفْنَا أَنْ يَّكُوْنَ الْأَذَانُ لَهَا كَالْأَذَانِ لِغَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ

پھر ہم نے غور و فکر اور قیاس کے طور پر بھی اس کا جائزہ لیا تاکہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول نکال سکیں تو ہم نے دیکھا کہ فجر کے علاوہ دیگر نمازوں کے لیے دخول وقت کے بعد ہی اذان دی جاتی ہے۔ فجر میں اختلاف ہوا، ایک قوم کہتی ہے کہ اس کے لیے وقت سے پہلے اذان دی جائے اور دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ نہیں بلکہ وہ بھی دخول وقت کے بعد ہو گی۔ تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کے لیے اذان بھی اسی طرح ہو جس طرح دیگر نمازوں کے لیے ہوتی ہے جب وہ وقت داخل ہونے

marfat.com

دُخُولِ اَوْقَاتِهَا كَانَ اَيْضًا فِي الْفَجْرِ بِذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

کے بعد ہوتی ہے تو فجر کے لیے بھی اسی طرح ہوگی، یہی قیاس ہے اور یہی امام ابو حنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيْدٍ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اِنِّي اُؤَذِّنُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِاَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ السَّمَاءِ بِالنِّدَاءِ فَقَالَ سُفْيَانُ لَا حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

حضرت علی بن جعد فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان بن سعید سے سُنا ان سے ایک شخص نے کہا کہ میں طلوع فجر سے پہلے اذان کہتا ہوں تاکہ میں اذان کے ذریعے سب سے پہلے سماعت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا ہو جاؤں تو حضرت سفیان نے فرمایا نہیں (ایسا نہ کرو) یہاں تک کہ فجر پھوٹ نکلے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلْقَمَةَ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ مروی ہے

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ شَيَّعْنَا عَلْقَمَةَ اِلٰى مَكَّةَ فَخَرَجَ بِلَيْلٍ فَسَمِعَ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ خَالَفَ سُنَّةَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَائِمًا كَانَ خَيْرًا لَهُ فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَذَّنَ۔

فَاَخْبَرَ عَلْقَمَةُ اَنَّ التَّاذِيْنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ خِلَافٌ لِسُنَّةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں ہم نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ کی طرف الوداع کہا آپ رات کو نکلے تو ایک مؤذن کو رات کے وقت اذان دیتے ہوئے سُنا، فرمایا اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی ہے۔ اگر یہ سویا رہتا تو اچھا تھا صبح ہوتی تو اذان کہتا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ طلوع فجر سے پہلے اذان کہنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے کے خلاف ہے۔

بَابُ ۳۲ الرَّجُلَيْنِ يُؤَذِّنُ اَحَدُهُمَا وَيُقِيْمُ الْاٰخَرُ

باب ۳۲: اذان ایک کہے اور اقامت دوسرا

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ اَنَّهُ

حضرت زیادہ بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب صبح کا آغاز ہوا تو آپ نے مجھے حکم

marfat.com

سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ أَوَّلُ الصُّبْحِ أَمَرَنِي فَأَذَّنْتُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَجَاءَ بِلَالٌ لِيُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي أَنْ يُقِيمَ لِلصَّلٰوةِ غَيْرُ الَّذِي أَذَّنَ لَهَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يُقِيمَ لِلصَّلٰوةِ غَيْرُ الَّذِي أَذَّنَ لَهَا۔

وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ حِينَ أُرِيَ الْأَذَانَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ فَأَقَامَ۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

دیا میں نے اذان کہی پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے کے لیے آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے بھائی صدائی نے اذان کہی ہے اور جو اذان کہے وہ اقامت بھی کہے۔

حضرت زیاد بن نعیم، حضرت عبداللہ بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اس حدیث کو اپناتے ہوئے کہا کہ جس آدمی نے نماز کے لیے اذان کہی ہے اس کے غیر کیلئے اقامت کہنا مناسب نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا مؤذن کے علاوہ کوئی دوسرا نماز کیلئے اقامت کہے تو اس میں کوئی حرج نہیں انھوں

حضرت عبداللہ ابن محمد بن عبداللہ بن زید بواسطہ اپنے والد، دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب انھوں نے (خواب میں) اذان دیکھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہنے کا حکم فرمایا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے اقامت کہی۔

حضرت ابوعمیس، حضرت عبداللہ بن محمد عبداللہ بن زید سے وہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ میں نے کس

marfat.com

جَدِّهٖ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ كَيْفَ رَاَيْتُ الْاَذَانَ فَقَالَ اَلْقِهِنَّ عَلٰى بِلَالٍ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ فَلَمَّا اَذَّنَ بِلَالٌ نَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ۔

فَلَمَّا تَضَادَّ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ اَرَدْنَا اَنْ نَلْتَمِسَ حُكْمَ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا **فَنَظَرْنَا** فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّؤَذِّنَ رَجُلَانِ اَذَانًا وَاحِدًا يُؤَذِّنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بَعْضَهٗ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ الْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ كَذٰلِكَ لَا يَفْعَلُهُمَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَّاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَا كَالشَّيْئَيْنِ الْمُتَفَرِّقَيْنِ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَّتَوَلّٰى كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا رَجُلٌ عَلٰى حِدَةٍ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الصَّلٰوةَ لَهَا اَسْبَابٌ تَتَقَدَّمُهَا مِنَ الدُّعَاءِ اِلَيْهَا بِالْاَذَانِ وَمِنَ الْاِقَامَةِ لَهَا هٰذَا فِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ وَرَاَيْنَا الْجُمُعَةَ يَتَقَدَّمُهَا خُطْبَةٌ لَا بُدَّ مِنْهَا فَكَانَتِ الصَّلٰوةُ مُضَمَّنَةً بِالْخُطْبَةِ وَكَانَ مَنْ صَلَّى الْجُمُعَةَ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ فَصَلَاتُهٗ بَاطِلَةٌ حَتّٰى تَكُوْنَ الْخُطْبَةُ فَقَدْ تَقَدَّمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَاَيْنَا الْاِمَامَ يَجِبُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ هُوَ غَيْرُ الْخَطِيْبِ لِاَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مُضَمَّنٌ بِصَاحِبِهٖ فَلَمَّا كَانَ لَا بُدَّ مِنْهُمَا لَمْ يَنْبَغِ اَنْ يَّكُوْنَ الْقَائِمُ بِهِمَا اِلَّا رَجُلًا وَّاحِدًا وَّرَاَيْنَا الْاِقَامَةَ جُعِلَتْ مِنْ اَسْبَابِ الصَّلٰوةِ

طرح اذان کی (کیفیت) دیکھی تو آپ نے فرمایا یہ کلمات (حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بتاؤ کیونکہ ان کی آواز تمہاری آواز سے بلند ہے جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہہ چکے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے شرمندگی محسوس کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت کہنے کا حکم فرمایا۔

جب ان دو (قسم کی) احادیث میں تعارض پایا گیا تو ہم نے چاہا کہ قیاس کے طریقے پر اس مسئلہ کا حکم تلاش کریں تاکہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول سامنے لاسکیں۔ جب ہم نے غور کیا تو ایک متفق علیہ قاعدہ پایا کہ دو آدمیوں کے لیے ایک ہی اذان کہنا جائز نہیں کہ ان میں سے ہر ایک بعض اذان کہے ...... پس اس بات کا احتمال ہے کہ اذان اور اقامت کی بھی یہی صورت ہو کہ وہ ایک ہی آدمی کہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ دونوں دو متفرق چیزوں کی طرح ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ دونوں میں سے ہر ایک کے لیے علیحدہ آدمی ہو۔ جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ نماز کے لیے کچھ اسباب ہیں جو اس سے پہلے ہوتے ہیں اور اذان اور اقامت بھی اس کی طرف بلانے والے اسباب ہیں یہ بات تمام نمازوں میں پائی جاتی ہے اور ہم جمعہ (کی نماز) کو دیکھتے ہیں کہ اس سے پہلے خطبہ ہونا ضروری ہے تو نماز خطبہ کو بھی شامل ہے لہٰذا جو شخص جمعہ کی نماز خطبہ کے بغیر پڑھے اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے جب تک نماز سے پہلے خطبہ نہ پڑھا جائے اور ہم دیکھتے ہیں کہ امام کا خطیب کے علاوہ ہونا ضروری نہیں کیونکہ یہ دونوں (خطبہ اور نماز) ایک دوسرے کو شامل ہیں پس جب ان دونوں کا ہونا ضروری ہے تو دونوں کو قائم کرنے کے لیے ایک آدمی ہی مناسب ہے اور ہم دیکھتے ہیں اقامت کو بھی اسباب نماز میں سے قرار دیا گیا اور اس بات پر اجماع ہے کہ غیر امام بھی اس کو قائم کرسکتا ہے تو جس طرح اس کو غیر امام قائم کرے گا حالانکہ یہ اذان کی نسبت سے نماز کے زیادہ قریب ہے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غیر مؤذن اس کی ذمہ داری اٹھائے یہی قیاس ہے اور امام ابوحنیفہ

marfat.com

أَيْضًا وَأَجْمَعُوا أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَوَلَّاهَا غَيْرُ الْإِمَامِ فَكَمَا كَانَ يَتَوَلَّاهَا غَيْرُ الْإِمَامِ وَهِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ أَقْرَبُ مِنْهَا مِنَ الْأَذَانِ كَانَ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَوَلَّاهَا غَيْرُ الَّذِي يَتَوَلَّى الْأَذَانَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۳۳ مَا يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَهُ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ

باب ۳۳ اذان سنتے وقت کیا کہنا مستحب ہے۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو، حضرت مالک کی روایت میں لفظ نداء ہے (یعنی جب اذان سنو) تو جو کچھ وہ کہتا ہے اس کی مثل کہو حضرت مالک کی روایت میں ہے جو کچھ مؤذن کہتا ہے (وہ کہو)۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عثمان بن عمر، حضرت یونس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ جُبَيْرٍ مَوْلَى نَافِعِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو جو کچھ وہ کہتا ہے اس کی مثل کہو پھر مجھ پر درود شریف پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر (ایک بار) درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے (منصب

marfat.com

سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰى لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْا أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.

وسیلہ کا سوال کرو وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں پس جس نے میرے لیے وسیلے کا سوال کیا اس کے لیے شفاعت جائز ہو گئی۔

۸۰۸- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى يَسْكُتَ.

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موذن کو اذان کہتے ہوئے سنتے تو جو کچھ وہ کہتا آپ بھی کہتے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جاتا۔

۸۰۹- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِوٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَقَالَتِهٖ أَوْ كَمَا قَالَ.

حضرت محمد ابن عمرو اللیثی اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو موذن نے اذان دی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اس کے کلام کی طرح یا (فرمایا) جیسے اس نے کہا تم بھی کہو۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ لِمَنْ سَمِعَ الْأَذَانَ أَنْ يَقُوْلَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ أَذَانِهٖ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا کہ اذان سننے والے کو چاہیے کہ وہ بھی اسی طرح کہے جس طرح موذن کہتا ہے یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہو جائے۔

marfat.com

ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ بِقَوْلِهٖ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَعْنًى لِاَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ لِيَدْعُوْا بِهِ النَّاسَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِلَى الْفَلَاحِ وَالسَّامِعُ لَا يَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى جِهَةِ دُعَاءِ النَّاسِ اِلٰى ذٰلِكَ اِنَّمَا يَقُوْلُهٗ عَلٰى جِهَةِ الذِّكْرِ وَلَيْسَ هٰذَا مِنَ الذِّكْرِ فَيَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّجْعَلَ مَكَانَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاٰثَارِ الْاُخْرٰى وَهُوَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ ذٰلِكَ اِنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُهٗ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى يَسْكُتَ اَيْ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا ابْتَدَاَ بِهِ الْاَذَانَ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى يَسْكُتَ فَيَكُوْنَ التَّكْبِيْرُ وَالشَّهَادَةُ هُمَا الْمَقْصُوْدُ اِلَيْهِمَا بِقَوْلِهٖ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَقَدْ قَصَدَ اِلٰى ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہنے کا کوئی مقصد نہیں مؤذن تو اس لیے کہتا ہے کہ وہ ان (الفاظ) کے ذریعے لوگوں کو نماز اور کامیابی کی طرف بلاتا ہے اور سننے والا تو یہ کلمات لوگوں کو بلانے کی خاطر نہیں کہتا بلکہ وہ بطور ذکر کہتا ہے اور یہ ذکر کے الفاظ میں سے نہیں لہٰذا اسے چاہیے کہ ان کی جگہ وہ الفاظ کہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایات میں مروی ہیں اور وہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" (برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے) ہیں۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے ان کا قول کہ جیسے وہ کہے تم بھی کہو یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے کا مطلب یہ ہو کہ اس کی مثل کہو جو اس نے اذان کی ابتداء میں اللہ اکبر اور اشہد ان لا الٰہ الا اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ کہا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے اور اس کی مثل کہنے سے تکبیر اور شہادت ہی مقصود ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا قصد موجود ہے۔

۸۱۰ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَشَهَّدَ الْمُؤَذِّنُ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن شہادت کے کلمات کہے تو تم بھی اس کی مثل کہو۔

وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ عِنْدَ ذٰلِكَ

اور وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اس وقت لاحول ولا قوۃ پڑھا جائے اور اس پر ترغیب

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَفِي الْحَضِّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

بھی دی ہے وہ یہ ہے۔

۸۱۱- فَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدِ الْفَرْوِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو موذن "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہے اور تم میں سے ایک (جواب میں) اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی اشہدان لا الہ الا اللہ کہے پھر وہ اشہدان محمد رسول اللہ کہے تو یہ بھی اشہدان محمد رسول اللہ کہے، جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر وہ حی علی الفلاح کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر اس کے اللہ اکبر کہنے پر اللہ اکبر کہے اور یہ بات دل (کے خلوص) سے کہے تو جنت میں داخل ہوگا

۸۱۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَاِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب موذن کو اذان دیتے ہوئے) سنتے تو جو کچھ وہ کہتا آپ بھی کہتے اور جب وہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتا تو آپ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے۔

۸۱۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ فرماتے ہیں ہم

اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ الْقُرَشِیِّ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰی بَلَغَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ فَقَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ یَحْیٰی وَحَدَّثَنِیْ رَجُلٌ اَنَّ مُعَاوِیَةَ لَمَّا قَالَ ذٰلِکَ قَالَ هٰکَذَا سَمِعْنَا نَبِیَّکُمْ یَقُوْلُ۔

حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے پاس تھے تو مؤذن نے اذان کہی اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اس نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہؓ نے بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا۔ مؤذن نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو انہوں نے بھی اشہد ان محمد رسول اللہ کہا جب وہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح پر پہنچا تو آپ نے پڑھا لا حول ولا قوۃ الا باللہ،

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں اور مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ کلمات کہے تو فرمایا ہم نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔

۸۱۴- حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ مُعَاوِیَةَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت محمد بن عمرو بواسطہ والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مثل فرمایا، پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔

۸۱۵- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَیْضًا یَحْیٰی دَاؤُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا اِلٰی جَنْبِ مُعَاوِیَةَ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِیَةُ هٰکَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ۔

حضرت عبداللہ بن علقمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۸۱۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ

حضرت عیسیٰ بن محمد، حضرت عبداللہ بن وقاص سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے

marfat.com

قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ عِيْسَى بْنَ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ وَقَّاصٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

ہیں۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْاَذَانِ وَيَاْمُرُ بِهٖ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اذان کے وقت یہ الفاظ کہتے اور اسی کا حکم بھی فرماتے۔ (الفاظ آئندہ حدیث میں آرہے ہیں)

۸۱۷ - مَا حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَكِيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے موذن کو (اذان دیتے ہوئے) سن کر کہا انا اشہد (آخر تک) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے رب اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں،" تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

۸۱۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن یوسف، حضرت لیث سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۱۹ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْحَكِيْمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ وَزَادَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ۔

حضرت عبید اللہ بن مغیرہ، حضرت حکیم بن عبداللہ بن قیس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ ان کی روایت ہیں یہ الفاظ زائد ہیں "جس نے موذن کو سن کر شہادت کے کلمات کہے۔"

۸۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْبَزَّازُ عَنْ قَيْسِ بْنِ

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان دینے والے سے (اذان) سن کر اس کی تکبیر پر

مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَيَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهٗ اِلَّا وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

تکبیر کہے پھر اس کے اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد رسول اللہ کہنے پر بھی یہ کہے "اللھم" آخر تک یا اللہ! حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما آپ کا درجہ علیین میں بنا برگزیدہ لوگوں میں ان کی محبت اور مقربین میں ان کا گھر بنا"، تو اس شخص کے لیے قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو گئی۔

۸۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے موذن سے اذان سنتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم رب ہذہ الدعوۃ" (آخر تک) یا اللہ! اس مکمل دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب ہمارے سردار حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور آپ کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا۔

۸۲۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الطَّحَّانُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ عَلَّمَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ وَقَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِذَا كَانَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ فَقُوْلِيْ اللّٰهُمَّ عِنْدَ اسْتِقْبَالِ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارِ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتِ دُعَاتِكَ وَحُضُوْرِ صَلَاتِكَ اغْفِرْ لِيْ۔

حضرت حفصہ بنت ابی کثیر، اپنی ماں سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سکھایا وہ فرماتی ہیں مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا۔ آپ نے فرمایا اے ام سلمہ! جب مغرب کی اذان کے وقت یہ کلمات کہو" اللھم عند استقبال" (آخر تک) یا اللہ! اپنی رات کے آنے، دن کے جانے، اپنی طرف بلانے والوں کی آوازوں اور اپنی نماز کی حاضری کے وقت مجھے بخش دے۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ بِمَا يُقَالُ عِنْدَ الْاَذَانِ الذِّكْرَ فَكُلٌّ

یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اذان کے وقت جو کچھ کہا جاتا ہے اس سے ذکر

marfat.com

الأذان ذكر غير حيّ على الصلوٰة حيّ على الفلاح فإنهما دعاء فما كان من الأذان ذكر فينبغي للسامع أن يقوله وما كان منه دعاء إلى الصلوٰة فالذكر الذي هو غيره أفضل منه وأولى أن يقال۔

وقال قال قوم قول رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول على الوجوب **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا ذلك على الاستحباب لا على الوجوب۔

فكان من الحجة لهم في ذلك ما

۸۲۳ - **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا عبيد الله بن معاذ قال ثنا أبي قال ثنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أبي الأحوص عن علقمة عن عبد الله قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض أسفاره فسمع مناديا وهو يقول الله أكبر الله أكبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم على الفطرة فقال أشهد أن لا إله إلا الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج من النار قال فابتدرناه فإذا هو صاحب ماشية أدركته الصلوٰة فنادى بها۔

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد سمع المنادي ينادي فقال غير ما قال فدل ذلك على أن قوله إذا سمعتم المنادي فقولوا مثل الذي يقول إن ذلك ليس على الإيجاب وإنه

مراد ہے۔ پس "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" کے علاوہ تمام اذان ذکر خداوندی ہے، وہ پکار ہے تو اذان میں جو ذکر ہے سننے والے کو بھی وہ الفاظ کہنے چاہییں اور اس میں جو نماز کی طرف بلانا ہے تو اس کی بجائے دوسرے الفاظ ذکر کا پڑھنا زیادہ فضیلت کا باعث اور بہتر ہے۔

ایک قوم کہتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جب مؤذن کو سنو تو اس کی مثل کہو اس سے وجوب مراد ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس بات کی مخالفت کرتے ہوئے کہا یہ مستحب ہے واجب نہیں اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم کسی سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے اذان دینے والے کو سنا اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا "یہ فطرت اسلام پر ہے" اس نے "اشہد ان لا الہ الا اللہ" کہا تو آپ نے فرمایا "یہ جہنم سے دور رہا۔ ہم نے جلدی جلدی اس کی طرف دیکھا تو وہ اونٹوں کا چرواہا تھا۔ نماز کا وقت ہوا تو اس نے اس کے لیے اذان دی،

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنا لیکن آپ نے مؤذن کے الفاظ کے علاوہ کلمات کہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا ارشاد گرامی کہ جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اس کی مثل کہو سے مراد اس کا وجوب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ بھلائی اور فضیلت حاصل کرنا ہے

marfat.com

عَلَى الِاسْتِحْبَابِ وَالنُّدْبَةِ إِلَى الْخَيْرِ وَإِصَابَةِ الْفَضْلِ كَمَا عَلَّمَ النَّاسَ مِنَ الدُّعَاءِ الَّذِي أَمَرَهُمْ أَنْ يَقُولُوهُ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ۔

جیسا کہ آپ نے لوگوں کو نماز وغیرہ کے بعد کی دعائیں سکھائیں اور ان کا حکم دیا۔

بَابُ ۳۴ مَوَاقِيتُ الصَّلٰوةِ

۸۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِي جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ صَارَ

باب ۳۴ اوقات نماز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کے پاس دو بار مجھے نماز پڑھائی مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہو گئی۔ فجر کی نماز مجھے اس وقت پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اور دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اور عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہو گیا۔ مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزے دار روزہ افطار کرتا ہے اور مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب رات کا تہائی حصہ گزر گیا اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب وہ سفید ہو گئی (روشنی ہو گئی) پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (نمازوں) کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ یہ آپ سے پہلے انبیاء کرام کا وقت ہے۔

marfat.com

ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ وَصَلَّى بِي الْعِشَاءَ حِينَ مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِي الْغَدَاةَ عِنْدَ مَا أَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ۔

٨٢٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ السَّاعِدِيِّ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِي جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعَصْرَ حِينَ قَامَتْ قَائِمَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَّنِي فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَصَلَّى الظُّهْرَ وَفَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلُهُ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْفَيْءُ قَامَتَانِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ وَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے نماز میں میری امامت کی تو ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا، عصر اس وقت پڑھائی جب سورج ابھی کھڑا تھا نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، نماز عشاء اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہو گئی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب فجر طلوع ہو گئی۔ پھر دوسرے دن میری امامت کی تو نماز ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل تھا عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جبکہ سایہ دو مثل ہوا، مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، اور عشاء کی نماز رات کی پہلی تہائی ختم ہونے پر پڑھائی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج طلوع ہونے کے قریب تھا۔ پھر فرمایا ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

٨٢٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو تمہیں تمہارے دین کی باتیں سکھاتے ہیں پھر اس کی مثل ذکر فرمایا، البتہ نماز عشاء کے بارے میں فرمایا کہ وہ دوسرے دن اس وقت پڑھائی جب رات

marfat.com

هٰذَا جِبْرَائِيْلُ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِيْنِكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ۔

کی ایک ساعت گزر گئی۔

۸۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ مَعِيْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ شَطْرُ اللَّيْلِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا میرے ساتھ نماز پڑھنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب فجر طلوع ہوئی پھر ظہر کی نماز پڑھی جب سورج ڈھل گیا پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب انسان کا سایہ اس کی مثل ہو گیا۔ پھر غروب آفتاب کے وقت مغرب کی نماز پڑھی عشاء کی نماز غروب شفق سے پہلے پڑھی پھر نماز فجر روشنی میں پڑھی پھر ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب انسان کا سایہ اس کی ایک مثل ہو گیا نماز عصر اس وقت ادا کی جب انسان کا سایہ دو مثل ہوا پھر شفق غائب ہونے سے پہلے مغرب کی نماز ادا فرمائی، اس کے بعد نماز عشاء پڑھی، بعض (راوی) فرماتے ہیں رات کے تہائی حصہ گزرنے پر اور بعض کے نزدیک نصف رات کے وقت پڑھی۔

۸۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّشْهَدَ الصَّلٰوةَ

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا آپ نے اسے اپنے ساتھ نماز میں حاضر رہنے کا حکم فرمایا پس آپ نے صبح کی نماز جلدی پڑھی پھر ظہر کی نماز پڑھی تو بھی جلدی کی عصر کی نماز بھی جلدی پڑھی، پھر نماز مغرب

مَعَهُ فَصَلَّى الصُّبْحَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا مِنَ الْغَدِ فَأَخَّرَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ مَا بَيْنَ صَلَوَتِيْ فِيْ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَقْتٌ كُلُّهُ۔

جلدی میں پڑھی اور اس کے بعد نماز عشاء بھی جلدی ادا فرمائی دوسرے دن آپ نے تمام نمازیں دیر کر کے پڑھیں۔

بعد ازاں اس شخص سے فرمایا ہمارے ان دو وقتوں کے درمیان تمام نمازوں کا (مستحب) وقت ہے۔

۸۲۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاهُ سَائِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ أَوْ لَمْ وَكَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ کے پاس ایک سائل آیا اور اس نے اوقات نماز کے بارے میں دریافت کیا آپ نے اسے کچھ بھی جواب نہ دیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے نماز فجر کیلیے اقامت کہی جب فجر طلوع ہوگئی اور لوگ (اندھیرے کی وجہ سے) ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتے تھے پھر آپ نے حکم دیا تو انھوں نے سورج ڈھلنے پر ظہر کے لیے اقامت کہی، کوئی کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے یا نہیں لیکن آپ سب سے زیادہ جاننے والے تھے پھر حکم دیا تو انھوں نے عصر کے لیے اقامت کہی اس وقت سورج بلند تھا غروب آفتاب پر آپ کے حکم سے نماز مغرب قائم کی پھر حکم دیا تو عشاء کے لیے اقامت کہی اسوقت شفق غائب ہو چکی تھی۔

دوسرے دن فجر میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ جب آپ نے سلام پھیرا تو کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہوگیا یا ہونیوالا ہے پھر ظہر کو عصر کے قریب تک مؤخر فرمایا پھر عصر کی نماز تاخیر سے پڑھی یہاں تک کہ جب سلام پھیرا تو کہنے والا کہتا سورج سرخ ہوگیا پھر مغرب کی نماز میں تاخیر فرمائی یہاں تک شفق غائب ہونے کے وقت پڑھی پھر عشاء کی نماز مؤخر کی حتیٰ کہ رات کا پہلا تہائی حصہ گذر گیا اس کے بعد سائل کو بلا کر فرمایا ان وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

۸۳۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے وہ نبی کریم

ثنا موسى قال ثنا إسمعيل بن سالم قال ثنا إسحق بن يوسف عن سفيان الثوري عن علقمة بن مرثد عن سليمن بن بريدة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم أن رجلا سأله عن وقت الصلوة فقال صل معنا قال فلما زالت الشمس أمر بلالا فأذن ثم أمره فأقام العصر والشمس بيضاء مرتفعة نقية ثم أمره فأقام المغرب حين غابت الشمس ثم أمره فأقام العشاء حين غاب الشفق ثم أمره فأقام الفجر حين طلع الفجر فلما كان في اليوم الثاني أمره فأذن للظهر فأبرد بها فأنعم أن يبرد بها وصلى العصر والشمس مرتفعة أخرها فوق الذي كان وصلى المغرب قبل أن يغيب الشفق وصلى العشاء بعد ما ذهب ثلث الليل وصلى الفجر فأسفر بها ثم قال أين السائل عن وقت الصلوة فقال الرجل أنا يا رسول الله فقال وقت صلوتكم فيما بين ما رأيتم.

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ راوی فرماتے ہیں جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انھوں نے اذان دی پھر حکم فرمایا تو عصر کے لیے اقامت کہی اس وقت سورج بلند، سفید اور صاف تھا۔ اس کے بعد حکم دیا تو انھوں نے غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب قائم کی پھر حکم دیا تو انھوں نے شفق غائب ہوتے وقت عشاء کی نماز کھڑی کی، پھر حکم دیا تو طلوع فجر کے وقت فجر کی نماز قائم کی۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے حکم دیا، انھوں نے ظہر کے لیے ٹھنڈے وقت میں اذان دی اور اچھی طرح ٹھنڈا کیا۔ عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج بلند تھا اسے پہلے دن سے مؤخر کیا۔ مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھی۔ عشاء کی نماز رات کا پہلا تہائی گذرنے پر پڑھی صبح کی نماز روشنی میں ادا فرمائی، پھر ارشاد فرمایا اوقات نماز کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے اس شخص نے عرض کیا میں یہ ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تمہاری نماز کا وقت اس کے درمیان ہے جو کچھ تم نے دیکھا۔

الكلام في ذلك

فأما ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الآثار في صلوة الفجر فلم يختلفوا عنه فيه أنه صلاها في اليوم الأول حين طلع الفجر وهو أول وقتها وصلاها في اليوم الثاني حين كادت الشمس أن تطلع وهذا اتفاق المسلمين أن أول وقت الفجر حين

اس مسئلہ پر گفتگو

ان روایات میں نماز فجر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اس میں ان (ائمہ کرام) کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ پہلے دن آپ نے یہ نماز طلوع فجر کے وقت ادا کی اور وہ اس کا پہلا وقت ہے۔ دوسرے دن اس وقت پڑھی جب سورج طلوع ہونے کے قریب تھا اور اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ فجر کا پہلا وقت وہ ہے جب فجر طلوع ہوتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج طلوع ہوتا ہے

marfat.com

يطلع الفجر وآخر وقتها حين تطلع الشمس
وأما ما ذكر عنه في صلوٰة الظهر فإنه ذكر
عنه أنه صلاها حين زالت الشمس وعلى
ذلك اتفاق المسلمين أن ذلك أول وقتها
وأما آخر وقتها فإن ابن عباس وأبا
سعيد وجابرا وأبا هريرة رووا عنه أنه
صلاها في اليوم الثاني حين كان ظل
كل شيء مثله فاحتمل أن يكون ذلك بعد
ما صار ظل كل شيء مثله فيكون ذلك
هو وقت الظهر بعد واحتمل أن يكون
ذلك على قرب أن يصير ظل كل شيء
مثله وهذا جائز في اللغة قال الله عز و
جل وإذا طلقتم النساء فبلغن أجلهن
فأمسكوهن بمعروف أو سرحوهن بمعروف
فلم يكن ذلك الإمساك أو التسريح مقصودا
به أن يفعل بعد بلوغ الأجل لأنها بعد
بلوغ الأجل قد بانت وحرم عليه أن
يمسكها وقد بين الله عز وجل ذلك في
موضع آخر فقال وإذا طلقتم النساء فبلغن
أجلهن فلا تعضلوهن أن ينكحن أزواجهن
فأخبر الله عز وجل أن حلالا لهن بعد
بلوغ أجلهن أن ينكحن فثبت بذلك
أن ما جعل للأزواج عليهن في الآية
الأخرى إنما هو في قرب بلوغ الأجل
لا بعد بلوغ الأجل فكذلك ما روي عمن
ذكرنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
أنه صلى الظهر في اليوم الثاني حين
صار ظل كل شيء مثله يحتمل أن
يكون على قرب أن يصير ظل كل شيء

نمازِ ظہر کے بارے میں جو کچھ آپ سے مروی ہے اس میں یہ مذکور ہے کہ آپ نے اسے اس وقت ادا فرمایا جب سورج ڈھل گیا اور اس پر بھی مسلمان متفق ہیں کہ یہ اس کا پہلا وقت ہے لیکن اس کے آخری وقت کے بارے میں حضرت ابن عباس، ابوسعید خدری، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آپ نے دوسرے دن یہ نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا، اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہوا ہو اور ابھی تک ظہر کا وقت باقی ہو اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہونے کے قریب تھا۔ اور یہ لغت میں جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اچھے طریقے سے روک لو اور مناسب طریقے سے چھوڑ دو۔"

یہ مقصد نہیں کہ عدت پوری ہونے کے بعد اسے روکا یا چھوڑا جائے کیونکہ وہ جدا ہو گئی اور اسے روکنا حرام قرار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

"اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو۔"

اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ عدت پوری ہونے کے بعد ان کے لیے نکاح کرنا جائز ہے پس ثابت ہوا کہ دوسری آیت میں خاوندوں کو ان کے بارے میں جو کچھ اختیار دیا گیا ہے وہ اس وقت ہے جب عدت پوری ہونے کے قریب ہو عدت پوری ہونے کے بعد نہیں اسی طرح جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہم نے اس کا ذکر کیا کہ آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ قریب تھا ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جاتا پس جب سایہ ایک مثل ہو جائے گا تو ظہر کا وقت نکل جائے گا۔

marfat.com

مِثْلَهُ فَيَكُوْنُ الظِّلُّ إِذَا صَارَ مِثْلَهُ فَقَدْ خَرَجَ وَقْتُ الظُّهْرِ۔

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ

اِنَّ الَّذِيْنَ ذَكَرُوْا هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرُوْا عَنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَيْضًا اَنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ فَاسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنَ مَا بَيْنَهُمَا وَقْتٌ وَقَدْ جَمَعَهُمَا فِيْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ وَلٰكِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسٰى وَذٰلِكَ اَنَّهُ قَالَ فِيْمَا اَخْبَرَ عَنْ صَلٰوتِهٖ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِّنَ الْعَصْرِ فَاَخْبَرَ اَنَّهُ اِنَّمَا صَلَّاهَا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِيْ قُرْبِ دُخُوْلِ وَقْتِ الْعَصْرِ لَا فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اِذَا اَجْمَعُوْا فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ اَنَّ بَعْدَ مَا يَصِيْرُ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَقْتًا لِلْعَصْرِ اِنَّهُ مُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ وَقْتًا لِلظُّهْرِ لِاِخْبَارِهٖ اَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاتَيْهِ فِي الْيَوْمَيْنِ۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا

۸۳۱- **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی دلیل یہ ہے کہ جن لوگوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کی ہے تو انھوں نے انھی روایات میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ نے پہلے دن نماز عصر اس وقت ادا فرمائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر فرمایا ان دو کے درمیان وقت ہے، پس محال ہے کہ ان دونوں کے درمیان وقت ہو جب کہ ان دونوں کو ایک ہی وقت میں جمع فرمایا ہو لیکن ہمارے نزدیک اس کا وہی مفہوم ہے جو ہم نے ذکر کیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اس بات پر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کا مضمون بھی دلالت کرتا ہے جو انھوں نے آپ کی دوسرے دن کی نماز کے بارے میں خبر دی تو فرمایا آپ نے ظہر کو موخر کیا حتیٰ کہ عصر قریب ہو گئی، تو انھوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن یہ نماز وقت عصر داخل ہونے کے قریب ادا فرمائی عصر کے وقت نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب ان تمام روایات میں اس بات پر اتفاق ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جائے تو وہ وقت عصر ہے تو محال ہے کہ یہ ظہر کا وقت ہو کیونکہ آپ نے فرمایا ہر نماز کا وقت وہ ہے جو آپ کی دو دنوں کی نمازوں کے درمیان ہے۔

حضرت ربیع موذن کی روایت جو ہم نے بیان کی ہے وہ بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اول وقت بھی ہے اور آخر (وقت) بھی ظہر کا پہلا وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب وقت عصر داخل ہو جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وقت عصر اس وقت داخل

marfat.com

وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ دُخُوْلَ وَقْتِ الْعَصْرِ بَعْدَ خُرُوْجِ وَقْتِ الظُّهْرِ۔

ہوگا جب ظہر کا وقت نکل جائے گا۔

وَاَمَّا مَا ذُكِرَ عَنْهُ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَلَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ اَنَّهُ صَلَّاهَا فِيْ اَوَّلِ يَوْمٍ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فَثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ اَوَّلُ وَقْتِهَا وَذُكِرَ عَنْهُ اَنَّهُ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ هُوَ اٰخِرُ وَقْتِهَا الَّذِيْ اِذَا خَرَجَ فَاتَتْ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ هُوَ الْوَقْتُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُؤَخَّرَ الصَّلٰوةُ حَتّٰى يَخْرُجَ وَاِنَّ مَنْ صَلَّاهَا بَعْدَهُ وَاِنْ كَانَ قَدْ صَلَّاهَا فِيْ وَقْتِهَا مُفَرِّطٌ لِاَنَّهُ قَدْ فَاتَهُ مِنْ وَقْتِهَا مَا فِيْهِ الْفَضْلُ وَاِنْ كَانَتْ لَمْ تَفُتْ بَعْدُ۔

نمازِ عصر کے بارے میں جو کچھ آپ سے مروی ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ نے اسے پہلے دن اس وقت ادا فرمایا جس کا ہم نے ذکر کیا (مثل اول پر) پس ثابت ہوا کہ یہی اس کا پہلا وقت ہے اور آپ سے مذکور ہے کہ دوسرے دن آپ نے اسے اس وقت پڑھا جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہو گیا پھر ارشاد فرمایا ان دو وقتوں کے درمیان (نماز کا) وقت ہے۔ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ اس کا آخری وقت ہے کہ جب یہ نکل جائے تو نمازِ عصر فوت ہو گئی اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ وہ وقت ہے کہ اس سے نماز کو مؤخر کرنا مناسب نہیں یہاں تک کہ ختم ہو جائے، اور جس نے اس کے بعد نماز پڑھی اگرچہ اس نے وقت پر پڑھی ہے لیکن وہ کوتاہی کرنے والا شمار ہو گا کیونکہ اس کی نماز فضیلت والے وقت سے رہ گئی اگرچہ ابھی تک فوت (قضاء) نہیں ہوئی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ وَلَمْ تَفُتْهُ وَلَمَا فَاتَهُ مِنْ وَقْتِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْوَقْتِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْ بَقِيَّةِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ الْوَقْتُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُؤَخَّرَ الْعَصْرُ حَتّٰى يَخْرُجَ هٰذَا الْوَقْتُ الَّذِيْ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے آپ نے فرمایا آدمی نماز پڑھتا ہے اور وہ اس سے فوت نہیں ہوتی لیکن اس سے وہ وقت فوت ہو جاتا ہے جو اس کے لیے اہل و مال سے بہتر ہے ____ اس سے ثابت ہوا کہ خاص وقت میں نماز پڑھنا باقی وقت میں پڑھنے سے افضل ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ وقت جس سے عصر کو مؤخر کیا جائے حتیٰ کہ یہ وقت نکل جائے وہ ہے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن یہ نماز ادا فرمائی۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مَا۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر حضرت ربیع کی روایت دلالت کرتی ہے۔

marfat.com

٨٣٢ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اول (وقت) بھی ہے اور آخر (وقت) بھی، عصر کا پہلا وقت وہ ہے، جب اس کا وقت شروع ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج کا رنگ زرد ہو جائے۔

---

٨٣٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عصر کا وقت وہ ہے جب تک سورج کا رنگ زرد نہ ہو جائے۔

---

٨٣٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَرَفَعَهُ مَرَّةً وَّلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو ایوب، حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھ سے (بواسطہ قتادہ، ابو ایوب نے) تین بار یہ حدیث بیان کی ہے ایک بار مرفوع اور دو بار غیر مرفوع، پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْاَثَرِ اَنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا يَصِيْرُ الظِّلُّ قَامَتَيْنِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ قَصَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ مِنْ وَقْتِهَا هُوَ وَقْتُ الْفَضْلِ لَا الْوَقْتُ الَّذِيْ اِذَا خَرَجَ فَاتَتِ الصَّلٰوةُ بِخُرُوْجِهِ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ غَيْرَ اَنَّ قَوْمًا ذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

اس روایت میں ہے کہ عصر کا آخری وقت سورج کا پیلا پڑ جانا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب سایہ دو مثل ہو جائے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی روایات میں جس وقت کا قصد کیا ہے وہ فضیلت کا وقت ہے نہ وہ کہ جب وقت نکل جائے تو اس کے نکلنے سے نماز فوت ہو جاتی ہے۔ (یہ مفہوم مراد لینا اس لیے ضروری ہے) تاکہ احادیث صحیح قرار پائیں اور ان میں تضاد ثابت نہ ہو۔ البتہ ایک قوم کے نزدیک اس کا آخری وقت غروب آفتاب ہے۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

انھوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا جو ہم سے ابن مرزوق نے بیان کی۔

٨٣٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

marfat.com

ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك ركعة من صلوة الصبح قبل طلوع الشمس فقد ادرك الصلوة ومن ادرك ركعتين من صلوة العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کو طلوع آفتاب سے پہلے صبح کی ایک رکعت مل گئی اسے مکمل نماز مل گئی اور جس نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پا لیا اس نے (عصر کی نماز کو) پا لیا۔

۸۳۶۔ حدثنا علي بن معبد قال ثنا عبد الوهاب بن عطاء قال ثنا سعيد اخبرنا معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار وبشر بن سعيد وعبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك ركعة من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح ومن ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك العصر۔

حضرت عطاء بن یسار، بشر بن سعید اور عبدالرحمن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع شمس سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پا لیا اسے صبح کی نماز مل گئی اور جس کو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت مل گئی تحقیق اسے عصر کی نماز مل گئی۔

۸۳۸۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قالوا فلما كان من ادرك من العصر ما ذكرنا في هذه الآثار مدركا لها ثبت ان آخر وقتها هو غروب الشمس وممن قال بذلك ابو حنيفة

وہ (فقہاء کرام) فرماتے ہیں جب ان آثار کے مطابق جن کا ہم نے ذکر کیا عصر کا کچھ حصہ پا لینے والا عصر کو پانے والا ہے تو ثابت ہوا کہ اس کا آخری وقت غروب آفتاب ہے جن فقہاء کرام کا یہ نظریہ ہے۔ ان میں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف

marfat.com

وَاَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَکَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰی اَنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا اِلٰی اَنْ تَتَغَیَّرَ الشَّمْسُ مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْیِهٖ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ بھی ہیں۔
اور جن لوگوں کے نزدیک اس کا آخری وقت سورج کا رنگ تبدیل ہونے تک ہے ان کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے جس کے مطابق آپ نے غروب آفتاب کے وقت نماز سے منع فرمایا۔

فَمِنْ ذٰلِكَ مَا۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ ابْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ ابْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰهِ کُنَّا نُنْهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا وَنِصْفِ النَّهَارِ۔

حضرت ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ہمیں سورج کے طلوع و غروب اور دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے روکا جاتا تھا۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ زَیْدِ ابْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ اِذَا طَلَعَ قَرْنُ الشَّمْسِ اَوْ غَابَ قَرْنُ الشَّمْسِ۔

حضرت محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کا سینگ (کنارہ) طلوع ہوتے اور اس کے غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا مُوْسٰی ابْنُ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّیَ فِیْهِنَّ وَاَنْ نَقْبُرَ فِیْهِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ یَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَحِیْنَ تَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ حَتّٰی تَمِیْلَ وَحِیْنَ تَضِیْفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰی تَغْرُبَ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین گھڑیاں ایسی ہیں کہ نبی اکرم ہمیں ان میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے روکتے تھے، جب سورج مکمل طور پر طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب وہ دوپہر کے وقت کھڑا ہو یہاں تک کہ (مغرب کی طرف) ڈھل جائے اور جب سورج غروب ہونے لگے یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ

حضرت سالم بن عبداللہ بواسطہ اپنے والد نبی

marfat.com

قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا وَاِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سورج کے طلوع و غروب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے تو اس کے (مکمل) ظاہر ہونے تک نماز کو مؤخر کرو۔ جب سورج کا کنارہ غائب ہو جائے تو (مکمل سورج) غائب ہونے تک نماز مؤخر کرو۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں کوئی اس بات کا قصد نہ کرے کہ طلوع آفتاب اور غروب کے وقت نماز پڑھے۔

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَحَرّٰى طُلُوْعُ الشَّمْسِ اَوْ غُرُوْبُهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو وہم ہوا (حقیقت یہ ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد کرنے سے منع فرمایا۔

۸۴۶۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے دو سینگوں

marfat.com

اَبُو يَحْيٰى وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ وَاَبُو طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَيَذْهَبَ شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ اِلٰى اَنْ تَنْتَصِفَ النَّهَارُ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَفِيْءَ الْفَيْءُ ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ۔

کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور وہ عبادتِ کفار کا وقت ہے۔ پس نماز چھوڑ دو یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور اس کی شعاعیں ختم ہو جائیں پھر نماز کا وقت ہے یہاں تک کہ دوپہر ہو جائے اس وقت جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اسے بھڑکایا جاتا ہے۔ پس نماز چھوڑ دو یہاں تک کہ سایہ واپس (مشرق کی طرف) لوٹ جائے، پھر غروبِ آفتاب تک نماز کا وقت ہے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور یہ کفار کی عبادت کا وقت ہے۔

۸۴۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ ابْنَ اَبِيْ صُفْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَلُّوْا عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ اَوْ عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَتَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ اَوْ عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلوعِ آفتاب اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے (راوی کو شک ہے کہ بین کا لفظ فرمایا) یا لفظ علی فرمایا) اور شیطان کے سینگوں کے درمیان یا (فرمایا) شیطان کے سینگوں پر غروب ہوتا ہے۔

قَالُوْا فَلَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ ثَبَتَ اَنَّهُ لَيْسَ بِوَقْتِ صَلٰوةٍ وَاَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ يَخْرُجُ بِدُخُوْلِهِ۔ **فَكَانَ** مِنْ حُجَّةِ الْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِ اَنَّهُ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَرُوِيَ فِيْ

یہ ائمہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غروبِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا تو ثابت ہوا کہ یہ نماز کا وقت نہیں ہے اور اس کے آتے ہی عصر کا وقت نکل جاتا ہے۔
ان لوگوں کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں غروبِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت مروی ہے لیکن دوسری روایت میں ہے کہ جس نے سورج کے

marfat.com

غيره من أدرك ركعة من العصر قبل أن تغيب الشمس فقد أدرك العصر فكان في ذلك إباحة الدخول في العصر في ذلك الوقت فجعل النهي في الحديث الأول على الغير الذي أبيح في الحديث الآخر حتى لا يتضاد الحديثان فهذا أولى ما حملت عليه هذه الآثار حتى لا يتضاد

وأما وجه النظر عندنا في ذلك فإنا رأينا وقت الظهر والصلوات كلها فيه مباحة من التطوع كله وقضاء كل صلوة فائتة وكذلك ما اتفق عليه أنه وقت العصر ووقت الصبح مباح قضاء الصلوات الفائتات فيه فإنما نهي عن التطوع خاصة فيه فكان كل وقت قد اتفق عليه أنه وقت الصلوة من هذه الصلوات كل قد أجمع أن الصلوة الفائتة تقضى فيه فلما ثبت أن هذه صفة أوقات الصلوات المجمع عليها وثبت أن غروب الشمس لا يقضى فيه صلوة فائتة باتفاقهم خرجت بذلك صفته من صفة أوقات الصلوات المكتوبات وثبت أنه لا يصلى فيه صلوة أصلا كنصف النهار وطلوع الشمس وأن نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة عند غروب الشمس ناسخ لقوله من أدرك من العصر ركعة قبل أن تغرب الشمس فقد أدرك العصر للدلائل التي شرحناها وبيناها فهذا هو النظر عندنا وهو

غائب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کو پا لیا تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ وقت عصر کے وقت میں داخل ہو سکتا ہے تو پہلی حدیث میں وارد نہی کو اس بات کے غیر پر محمول کیا جائے گا جسے دوسری روایات میں جائز رکھا گیا تاکہ دونوں حدیثوں میں تضاد نہ ہو۔ لہٰذا ان روایات کی مراد میں یہ بات سب سے بہتر ہے تاکہ تضاد ثابت نہ ہو۔

ہمارے نزدیک قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم ظہر اور باقی تمام نمازوں کے اوقات کو دیکھتے ہیں کہ ان تمام میں نفل اور قضاء نمازیں پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ عصر اور صبح کے وقت بھی فوت شدہ نمازیں پڑھنا جائز ہے ان میں خاص طور پر نفل پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ پس ان نمازوں میں سے ہر وہ وقت جس کے وقت نماز ہونے پر اتفاق ہے اس میں قضاء نماز پڑھنے پر بھی سب متفق ہیں جب ثابت ہوا کہ تمام نمازوں کی یہ صفت متفق علیہ ہے اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ غروب آفتاب کے وقت بالاتفاق کوئی قضاء نماز پڑھنا جائز نہیں تو اس سے فرض نمازوں کے اوقات کی صفت سے اس کا حکم خارج ہو گیا اور ثابت ہوا کہ اس وقت کوئی نماز نہ پڑھی جائے جیسے دوپہر اور طلوع آفتاب کے وقت نہیں پڑھی جاتی۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غروب آفتاب کے نماز پڑھنے سے منع کرنا آپ کے اس ارشاد گرامی کا ناسخ ہے کہ جس کو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت مل گئی اس نے عصر کو پا لیا یہ ان دلائل کی بنیاد پر ہے جن کو ہم نے کھول کر واضح طور پر بیان کیا۔

ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول بھی یہی ہے۔

وقت مغرب کے بارے میں گزشتہ تمام روایات میں ہے کہ آپ نے یہ نماز غروب آفتاب کے وقت ادا فرمائی

marfat.com

قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ

وَاَمَّا وَقْتُ الْمَغْرِبِ فَاِنَّ فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ كُلِّهَا اَنَّهٗ قَدْ صَلَّاهَا عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی خِلَافِ ذٰلِكَ فَقَالُوْا اَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِیْنَ یَطْلُعُ النَّجْمُ.

کچھ لوگوں نے اس کے خلاف موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کا ابتدائی وقت وہ ہے جب ستارے نمودار ہو جائیں

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا.

انھوں نے اس سلسلے میں یہ استدلال کیا ہے:

۸۴۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِی اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَیْرِ بْنِ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْ هُبَیْرَةَ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمِ الْجَیْشَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَیَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا مِنْكُمْ اُوْتِیَ اَجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاهِدُ.

حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز مقام مخمص میں پڑھائی اور فرمایا یہ وہ نماز ہے جو تم سے پہلے لوگوں کو عطاء کی گئی تو انھوں نے اسے ضائع کر دیا پس تم میں سے جو شخص اس کی حفاظت کریگا اس کو دوگنا اجر عطا کیا جائے گا اور اس کے بعد نماز (جائز) نہیں یہاں تک کہ تارے دکھائی دیں۔

۸۴۹ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ خَیْرِ بْنِ نُعَیْمٍ الْحَضْرَمِیِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرْ بِالْمُخَمَّصِ وَقَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یُرَی الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ.

یزید بن ابو حبیب نے، خیر بن نعیم حضرمی سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے مخمص کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا اس کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ شاہد دکھائی دے اور شاہد سے ستارہ مراد ہے۔

فَقَالُوْا طُلُوْعُ النَّجْمِ هُوَ اَوَّلُ وَقْتِهَا وَكَانَ قَوْلُهٗ عِنْدَنَا وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یُرَی الشَّاهِدُ قَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَكُوْنَ هٰذَا اٰخِرُ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّیْثُ وَیَكُوْنُ الشَّاهِدُ هُوَ اللَّیْلُ وَلٰكِنَّ الَّذِیْ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ستارے کا نمودار ہونا اس کا اول وقت ہے اور ہمارے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جب تک ستارہ دکھائی نہ دے، ہو سکتا ہے آپ کا آخری قول ہو جیسا کہ ابو اللیث نے ذکر کیا ہے انھوں نے شاہد کا معنی ستارہ لیا ہے اور یہ ان کی اپنی رائے ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

marfat.com

رواه غير الليث ناول أن الشاهد هو النجم فقال ذلك برأيه لا عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد تواترت الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يصلي المغرب إذا توارت الشمس بالحجاب.

نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں کہ آپ اس وقت نماز مغرب ادا فرماتے جب سورج پردے میں چلا جاتا۔

۸۵۰- **حدثنا** فهد قال ثنا عمرو بن حفص بن غياث قال ثنا أبي قال ثنا الأعمش عن عمارة عن أبي عطية قال دخلت أنا ومسروق على عائشة فقال مسروق يا أم المؤمنين رجلان من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كلاهما لا يألو عن الخير أما أحدهما فيعجل المغرب ويعجل الإفطار والآخر يؤخر المغرب حتى يبدو النجوم ويؤخر الإفطار يعني أبا موسى قالت أيهما يعجل الصلوة والإفطار قال عبد الله قالت عائشة كذلك كان يفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم.

حضرت ابو عطیہ فرماتے ہیں میں اور حضرت مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مسروق نے عرض کیا اے مومنوں کی ماں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی ہیں جو بھلائی میں کوتاہی نہیں کرتے، ان میں سے ایک نماز مغرب جلدی ادا کرتا ہے اور افطار میں بھی جلدی کرتا ہے اور دوسرا ستاروں کے ظاہر ہونے تک مغرب کی نماز مؤخر کرتا ہے اور افطار میں بھی تاخیر کرتا ہے۔ اور یہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ام المومنین نے فرمایا نماز اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۸۵۱- **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني يزيد بن أبي حبيب عن أسامة بن زيد عن ابن شهاب عن عروة قال أخبرني بشير بن أبي مسعود عن أبي مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي المغرب إذا وجبت الشمس.

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج غروب ہو جاتا۔

۸۵۲- **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن سعد

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج چھپتے ہی نمازِ مغرب

marfat.com

ابن ابراهيم عن محمد بن عمرو بن الحسن عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي المغرب اذا وجبت الشمس.

ادا فرماتے۔

۸۵۳- حدثنا علي بن معبد قال ثنا مكي بن ابراهيم قال ثنا يزيد بن ابي عبيد عن سلمة بن الاكوع قال كنا نصلي المغرب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توارت بالحجاب.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب سورج نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا۔

وقد روي في ذلك ايضا عمن بعد النبي صلى الله عليه وسلم.

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والے لوگوں سے بھی یہ بات مروی ہے۔

۸۵۴- حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا زهير بن معاوية عن عمران بن مسلم عن سويد بن غفلة قال قال عمر صلوا هذه الصلوة يعني المغرب والفجاج مسفرة.

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ نماز یعنی نماز مغرب اس وقت پڑھو جب راستوں میں ابھی روشنی ہو۔

۸۵۵- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن عمران فذكر مثله باسناده.

حضرت شعبہ، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۵۶- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا ابو عوانة عن عمران فذكر مثله باسناده.

حضرت ابو عوانہ، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۵۷- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو عمر الحوضي قال ثنا يزيد بن ابراهيم قال ثنا محمد بن سيرين عن المهاجر ان عمر بن الخطاب كتب الى ابي موسى ان صل المغرب حين تغرب الشمس.

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا، غروب آفتاب کے وقت مغرب کی نماز پڑھو۔

---

۸۵۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْجَابِيَةِ اَنْ صَلُّوا الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ تَبْدُوَ النُّجُومُ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت عمر فاروق نے جابیہ والوں کو لکھا کہ ستارے ظاہر ہونے سے پہلے مغرب کی نماز ادا کرو۔

---

۸۵۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِي عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ صَلّٰى عَبْدُ اللّٰهِ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فَقَامَ اَصْحَابُهٗ يَتَرَاءَوْنَ الشَّمْسَ فَقَالَ مَا تَنْظُرُوْنَ قَالُوْا نَنْظُرُ أَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَغْرِبِ فَقَالَ هٰذَا غَسَقُ اللَّيْلِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَطْلَعِ فَقَالَ هٰذَا دُلُوْكُ الشَّمْسِ قِيْلَ حَدَّثَكُمْ عُمَارَةُ اَيْضًا قَالَ نَعَمْ

حضرت عبد الرحمن بن الیزید فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی تو ساتھیوں نے اٹھ کر سورج دیکھنا شروع کر دیا آپ نے فرمایا کیا دیکھ رہے ہو؟ انھوں نے عرض کیا ہم دیکھتے ہیں کیا سورج غروب ہو گیا ہے؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس نماز کا یہی وقت ہے۔ پھر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی " اقم الصلاۃ : الآیۃ (ترجمہ) غروب آفتاب سے رات تاریک ہونے تک نماز ادا کرو۔ اور آپ نے ہاتھ کیساتھ مغرب کی طرف اشارہ فرمایا پھر فرمایا یہ رات کی تاریکی ہے اور آپ نے ہاتھ سے مقام طلوع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ سورج کا ڈوبنا ہے کہا گیا تم سے حضرت عمارہ نے بھی یہی روایت کی ہے تو انھوں نے کہا ہاں!

۸۶۰ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ صَلّٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِاَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ

حضرت عبد الرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے رفقاء کو مغرب کی نماز، غروب آفتاب کے وقت پڑھائی پھر فرمایا اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، اس نماز کا وقت یہی ہے۔

---

۸۶۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ قَالَ ثَنَا اَبِي عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ

حضرت مسروق، حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ لَمِيْقَاتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ قَالَ وَ دُلُوْكُهَا حِيْنَ تَغِيْبُ وَغَسَقُ الَّيْلِ حِيْنَ يَظْلِمُ فَالصَّلٰوةُ بَيْنَهُمَا۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے غروب آفتاب کے وقت فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نماز کا وقت یہی ساعت ہے پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی تائید میں قرآن پاک کی آیت پڑھی "اقم الصلوٰۃ" الایۃ۔ اور فرمایا دلوک سے مراد غروب ہے اور غسق اللیل سے مراد اندھیرا ہونا ہے پس نماز ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ قَالَ قَالَ لِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَتٰى غَسَقُ الَّيْلِ قَالَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَاحْدُرِ الْمَغْرِبَ فِیْ اَثَرِهَا ثُمَّ احْدُرْهَا فِیْ اَثَرِهَا۔

حضرت عبدالرحمن بن لبیبہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا رات کب چھا جاتی ہے کہا جب سورج غروب ہو جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد نماز مغرب میں جلدی کر د۔ اس کے بعد جلدی کرو۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ فِیْ رَمَضَانَ اِذَا اَبْصَرَا اِلَى اللَّيْلِ الْاَسْوَدِ ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدُ۔

حضرت حمید ابن عبدالرحمن فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ رمضان شریف میں نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب رات کی تاریکی دیکھتے پھر اس کے بعد روزہ افطار کرتے۔

فَهٰؤُلَآءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِیْ اَنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ اَيْضًا لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَا دُخُوْلَ النَّهَارِ وَقْتًا لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ

تو یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں جن کا اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ مغرب کا پہلا وقت غروب آفتاب ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں دن کا داخل ہونا نماز فجر کا وقت ہے اسی طرح رات کا آجانا نماز مغرب کا وقت ہے۔ امام ابوحنیفہ،

marfat.com

فَكَذٰلِكَ دُخُوْلُ اللَّيْلِ وَقْتٌ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَعَامَّةِ الْفُقَهَاءِ وَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ خُرُوْجِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ قَوْمٌ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَهُوَ الْحُمْرَةُ خَرَجَ وَقْتُهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَهُوَ الْبَيَاضُ الَّذِيْ بَعْدَ الْحُمْرَةِ خَرَجَ وَقْتُهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَكَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا اَنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْحُمْرَةَ الَّتِيْ قَبْلَ الْبَيَاضِ مِنْ وَقْتِهَا وَاِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِي الْبَيَاضِ الَّذِيْ بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْحُمْرَةِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْفَجْرَ يَكُوْنُ قَبْلَهُ حُمْرَةٌ ثُمَّ يَتْلُوْهَا بَيَاضُ الْفَجْرِ فَكَانَتِ الْحُمْرَةُ وَالْبَيَاضُ فِيْ ذٰلِكَ وَقْتًا لِصَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ الْفَجْرُ فَاِذَا خَرَجَا خَرَجَ وَقْتُهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ الْبَيَاضُ وَالْحُمْرَةُ فِي الْمَغْرِبِ اَيْضًا وَقْتًا لِصَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ وَحُكْمُهُمَا حُكْمًا وَاحِدًا اِذَا خَرَجَا خَرَجَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ اللَّذَانِ هُمَا وَقْتٌ لَهَا۔

وَاَمَّا الْعِشَاءُ الْاٰخِرَةُ فَاِنَّ تِلْكَ الْاٰثَارَ كُلَّهَا فِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا فِيْ اَوَّلِ يَوْمٍ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ اِلَّا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ ذَكَرَ اَنَّهُ صَلَّاهَا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّفَقُ فَيَحْتَمِلُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَكُوْنَ جَابِرٌ عَنَى الشَّفَقَ الَّذِيْ هُوَ الْبَيَاضُ وَعَنٰى

امام ابو یوسف، امام محمد اور عام فقہاء رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

مغرب کا وقت ختم ہونے کے بارے میں بھی لوگوں (فقہائے کرام) کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں جب شفق غائب ہو جائے اور یہ سرخی ہے تو وقتِ مغرب نکل جاتا ہے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب شفق غائب ہو جائے تو وقتِ مغرب ختم ہو جاتا ہے لیکن شفق وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد ہوتی ہے۔

اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کا قیاس یہ ہے کہ اس بات پر تمام متفق ہیں کہ سرخی سے پہلے جو سفیدی ہوتی ہے وہ مغرب کا وقت ہے۔ اختلاف بعد والی سفیدی میں ہے۔

بعض حضرات فرماتے ہیں اس کا وہی حکم ہے جو سرخی کا ہے اور بعض فرماتے ہیں اس کا حکم سرخی کے حکم کے خلاف ہے۔

جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ فجر سے پہلے سرخی ہوتی ہے پھر اس کے بعد صبح کی سفیدی آتی ہے اس وقت یہ سرخی اور سفیدی دونوں نمازِ فجر کا وقت ہیں جب یہ دونوں چلی جائیں تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مغرب کے وقت بھی سرخی اور سفیدی دونوں ایک ہی نماز کا وقت ہوں اور دونوں کا ایک ہی حکم ہو اور جب یہ دونوں غائب ہو جائیں تو اس نماز کا وقت ختم ہو جائے یہ دونوں جس کا وقت تھیں۔

وقتِ عشاء کے بارے میں حضرت ابن عباس، ابو سعید خدری اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم نے ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رات کی (پہلی) تہائی تک مؤخر کر کے پڑھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسے ایک وقت میں پڑھا۔ بعض حضرات نے اس سے رات کا

marfat.com

الآخرون الشفق الذی هو الحمرة فیکون قد صلاها بعد غیبوبة الحمرة و قبل غیبوبة البیاض حتی تصح هذه الآثار ولا تتضاد وفی ثبوت ما ذکرنا ما یدل علی ما کان بعضهم ان بعد غیبوبة الحمرة وقت المغرب الی ان تغیب البیاض واما اخر وقت العشاء الآخرة فان ابن عباس وابا سعید الخدری وابا موسی ذکروا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اخرها الی ثلث اللیل ثم صلاها وقال جابر بن عبد الله صلاها فی وقت قال بعضهم هو ثلث اللیل وقال بعضهم هو نصف اللیل فاحتمل ان یکون صلاها قبل مضی الثلث فیکون مضی الثلث هو اخر وقتها واحتمل ان یکون صلاها بعد الثلث فیکون قد بقیت بقیة من وقتها بعد خروج الثلث فلما احتمل ذلک نظرنا فیما روی فی ذلک۔

تہائی مراد لیا بعض نے فرمایا رات کا نصف مراد ہے۔ پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ تہائی کے بعد ادا فرمائی ہو اور تہائی رات کا گزرنا اس کا آخری وقت ہو۔ یہ بھی احتمال ہے کہ تہائی رات کے بعد ادا فرمائی ہو اور تہائی گزرنے کے بعد بھی اس کا آخری وقت باقی ہو جب اس بات کا بھی احتمال ہے تو ہم نے اس سلسلے میں مروی روایات کو دیکھا۔

فاذا ربیع المؤذن قد

۸۶۵- حدثنا قال ثنا اسد بن موسی قال ثنا محمد بن الفضیل عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان للصلوة اولا واخرا وان اول وقت العشاء حین یغیب الافق وان اخر وقتها حین ینتصف اللیل وان اول وقت الفجر حین یطلع الفجر وان اخر وقتها حین تطلع الشمس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا پہلا وقت بھی ہے اور آخری بھی، عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب آدھی رات گزر جائے، فجر کا پہلا وقت طلوع فجر ہے اور طلوع آفتاب اس کا آخری وقت ہے۔

۸۶۶- حدثنا سلیمن بن شعیب قال

حضرت عبداللہ بن عمرو، رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی

marfat.com

ثنا الخصيب قال ثنا همام عن قتادة عن ابي ايوب عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال وقت العشاء الى نصف الليل.

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا عشاء، نصف رات تک ہے۔

۸۶۷ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدي قال ثنا شعبة عن قتادة عن ابي ايوب عن عبد الله بن عمرو وقال شعبة حدثنيه ثلث مرات فرفعه مرة ولم يرفعه مرتين فذكر مثله.

حضرت شعبہ، قتادہ سے وہ ابوایوب سے وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت شعبہ فرماتے ہیں انھوں نے مجھ سے تین مرتبہ یہ حدیث بیان کی ایک بار مرفوع اور دو مرتبہ غیر مرفوع، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فثبت بهذه الآثار ان ما بعد ثلث الليل ايضا هو وقت من وقت العشاء الآخرة وقد روي في ذلك ايضا ما يدل على ذلك.

ان روایات سے ثابت ہوا کہ تہائی رات کے بعد کا وقت بھی عشاء ہے۔ اس سلسلے میں بھی ایسی روایات ہیں جو اس موقف پر دلالت کرتی ہیں۔

۸۶۸ - حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا الحسن بن عمر بن شقيق قال ثنا جرير عن منصور عن الحكم عن نافع عن ابن عمر قال مكثنا ذات ليلة ننتظر رسول الله صلى الله عليه وسلم للعشاء الآخرة فخرج الينا حين ذهب ثلث الليل او بعده ولا ندري اشيء شغله في اهله او غير ذلك فقال حين خرج انكم لتنتظرون صلوة ما ينتظرها اهل دين غيركم ولولا ان يثقل على امتي لصليت بهم هذه الساعة ثم امر المؤذن فاقام الصلوة وصلى.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک رات ہم نماز عشاء کے لیے سرکار دو عالم کی انتظار میں ٹھہر گئے آپ رات کا تہائی حصہ گزرنے پر یا اس کے بعد ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہمیں معلوم نہیں کسی گھریلو کام نے آپ کو مشغول رکھا یا کوئی دوسری بات تھی۔ جب آپ تشریف لائے تو فرمایا تم اس نماز کی انتظار کر رہے ہو جس کے لیے تمہارے علاوہ کسی دین کے لوگ منتظر نہیں رہے اگر میں اسے اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو ان کو یہ نماز اس وقت پڑھاتا پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔

۸۶۹ - حدثنا فهد قال ثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا الحسين بن علي عن زائدة ابن سليمان عن ابي سفيان عن جابر قال جهز رسول الله صلى الله

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا یہاں تک کہ جب آدھی رات ہوگئی یا دہ وقت ہونے لگا تو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو چکے

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ بَلَغَ ذٰلِكَ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَأَنْتُمْ تَنْتَظِرُوْنَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ أَمَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا۔

اور تم اس وقت کے انتظار میں ہو سو اتم مسلسل نماز میں (شمار) ہو گے جب تک اس کے منتظر رہو گے۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ فَقَالَ نَامَ النَّاسُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ لَا يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ قَالَتْ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيْبَ غَسَقُ اللَّيْلِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو آواز دیتے ہوئے عرض کیا بچے (ایک نسخہ کے مطابق عورتیں) اور بچے سو گئے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا زمین والوں میں سے تمہارے علاوہ کوئی بھی اس کے انتظار میں نہیں اور آج (اس وقت) صرف مدینہ طیبہ میں نماز پڑھی جا رہی ہے۔ ام المومنین فرماتی ہیں وہ (صحابہ کرام) رات تاریک ہو جانے سے تہائی رات کے درمیان عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا حُمَيْدُنِ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ إِلٰى قَرِيْبٍ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز نصف شب تک مؤخر فرمائی جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور جب تک تم انتظار میں رہو، حالت نماز میں شمار ہوتے ہو۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ أَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا ثَابِتٌ أَنَّهُمْ سَأَلُوْا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَخَّرَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انگوٹھی تھی انھوں نے فرمایا "ہاں" پھر فرمایا آپ نے ایک رات عشاء کی نماز مؤخر کر دی یہاں تک کہ قریب تھا رات کا نصف حصہ چلا جاتا، یا (فرمایا) نصف رات تک مؤخر کی پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مُضِيِّ ثُلُثِ اللَّيْلِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مُضِيَّ ثُلُثِ اللَّيْلِ لَا يَخْرُجُ بِهِ وَقْتُهَا وَلٰكِنْ مَعْنَى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِنَّ أَفْضَلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ هُوَ مِنْ حِينِ يَغِيبُ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَهُوَ الْوَقْتُ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا فِيهِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ ثُمَّ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى أَنْ يَمْضِيَ نِصْفُ اللَّيْلِ فِي الْفَضْلِ دُونَ ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ بَعْدَ خُرُوجِ نِصْفِ اللَّيْلِ مِنْ وَقْتِهَا شَيْءٌ.

ان روایات سے ثابت ہوا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز تہائی رات گزرنے کے بعد ادا فرمائی، اور اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تہائی رات گزرنے سے عشاء کا وقت نہیں نکلتا، لیکن ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ عشاء کا افضل وقت جس میں اسے پڑھنا چاہیے شفق غائب ہونے سے لے کر تہائی رات تک ہے اور اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ نماز ادا فرماتے تھے جیسا کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ذکر کیا۔ پھر نصف شب گزرنے تک مؤخر کرنا اس کی نسبت کم فضیلت کا حامل ہے۔ (یہ مفہوم اس لیے اختیار کیا گیا) تاکہ ان روایات میں تضاد ثابت نہ ہو۔

فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا يُونُسُ قَدْ

پھر ہم نے دیکھنا چاہا کہ کیا نصف شب کے بعد بھی اس کا وقت باقی رہتا ہے تو ہم نے اس سلسلے میں یہ روایت پائی۔

۸۷۳ - حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَخَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلَّى بِنَا فَقَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا.

حضرت حمید الطویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نمازِ عشاء نصف رات تک مؤخر فرمائی پھر نماز پڑھانے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور تم مسلسل حالتِ نماز میں ہو۔ جس وقت سے انتظار کر رہے ہو۔

۸۷۴ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ.

حضرت اسماعیل بن جعفر، حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۸۷۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي

حضرت یحییٰ بن ایوب، حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

marfat.com

يحيى بن ايوب عن حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

ففي هذه الآثار انه صلاها بعد مضي نصف الليل فذلك دليل انه قد كانت بقية من وقتها بقية بعد مضي نصف الليل وقد روى عنه في ذلك ايضا ما هو ادل من هذا.

۸۷۶ - حدثنا علي بن معبد وابو بشر الرقي قالا ثنا حجاج بن محمد عن ابن جريج قال اخبرني المغيرة بن حكيم عن ام كلثوم بنت ابي بكر انها اخبرته عن عائشة ام المؤمنين انها قالت اعتم النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة حتى ذهب عامة الليل حتى نام اهل المسجد ثم خرج فصلى وقال انه لوقتها لولا ان اشق على امتي.

ففي هذا انه صلاها بعد مضي اكثر الليل واخبر ان ذلك وقت لها فثبت بتصحيح هذه الآثار ان اول وقت العشاء الآخرة من حين يغيب الشفق الى ان يمضي الليل كله ولكنه على اوقات ثلثة فاما من حين يدخل وقتها الى ان يمضي ثلث الليل فافضل وقت صليت فيه واما من بعد ذلك الى ان يتم نصف الليل ففي الفضل دون ذلك واما بعد نصف الليل ففي الفضل دون كل ما قبله وقد روى ايضا عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في وقتها ايضا ما يدل على ما ذكرنا.

اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ آپ نے یہ نماز نصف شب گزرنے کے بعد بھی ادا فرمائی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نصف رات گزرنے کے بعد بھی عشاء کا وقت باقی رہتا ہے اس سلسلے میں آپ سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس موقف پر زیادہ دلالت کرتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ رات کا زیادہ حصہ گزر گیا اور مسجد والے سو گئے پھر آپ باہر تشریف لائے نماز پڑھائی اور فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو اس نماز کا وقت یہ ہے۔

اس روایت میں یہ ہے کہ آپ نے رات کا زیادہ حصہ گزرنے کے بعد نماز پڑھی اور بتایا کہ اس کا (صحیح) وقت یہ ہے ان روایات کی تصحیح کی بنیاد پر عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب شفق غائب ہوتی ہے یہاں تک کہ تمام رات گزر جائے لیکن اس کے تین اوقات ہیں، وقت داخل ہونے سے تہائی شب گزرنے تک افضل وقت ہے، اس کے بعد نصف شب مکمل ہونے تک پہلے کی نسبت کم فضیلت کا حامل ہے۔ نصف رات کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت پہلے دو اوقات سے کم ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو ہمارے اس بیان پر دلالت کرتی ہیں۔

marfat.com

۸۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ أَنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا تُؤَخِّرُوهَا إِلَى ذٰلِكَ إِلَّا مِنْ شُغْلٍ وَلَا تَنَامُوا قَبْلَهَا فَمَنْ نَامَ قَبْلَهَا فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ قَالَهَا ثَلَاثًا۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ وقت عشاء شفق غائب ہونے سے تہائی رات (گذرنے) تک ہے کسی مصروفیت کے بغیر اسے موخر نہ کرو اور نہ اس سے پہلے سوؤ، جو اس سے پہلے سو جائے اس کی آنکھیں نہ سوئیں۔ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا مَا۔

تو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جن سے یہ بھی مروی ہے۔

۸۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ صَلِّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ مِنَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ أَيَّ حِينٍ شِئْتَ۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عشاء کی نماز عشاء (کا وقت شروع ہونے) سے نصف رات تک جب چاہو پڑھ سکتے ہو۔

۸۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن حسان، محمد بن سیرین سے وہ حضرت مہاجر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۸۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا أُرَى ذٰلِكَ إِلَّا نِصْفًا لَكَ۔

حضرت عبداللہ بن عون، حضرت محمد سے وہ مہاجر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ میں اسے تمہارے لیے نصف سمجھتا ہوں۔

فَفِي هٰذَا أَنَّهُ قَدْ جَعَلَ أَنْ يُصَلِّيَهَا إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَقَدْ جَعَلَ ذٰلِكَ نِصْفًا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ مَا۔

اس روایت سے ثابت ہوا کہ آپ نے ان کو اجازت دی کہ نصف رات تک پڑھ سکتے ہیں اور اسے نصف قرار دیا۔

آپ سے یہ بھی مروی ہے۔

۸۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عشاء کی نماز رات کو پڑھیں اور اس سے غافل نہ ہوں۔

marfat.com

قَالَ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى وَصَلِّ الْعِشَاءَ أَيَّ اللَّيْلِ شِئْتَ وَلَا تُغْفِلْهَا.

فَفِي هٰذَا أَنَّهُ جَعَلَ اللَّيْلَ كُلَّهُ وَقْتًا لَهَا عَلَى أَنَّهُ لَا يُغْفِلُهَا فَوَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى أَنَّ تَرْكَهُ إِيَّاهَا إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ إِغْفَالٌ وَتَرْكَهُ إِيَّاهَا إِلَى أَنْ تَمْضِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ لَيْسَ بِإِغْفَالٍ لَهَا بَلْ هُوَ مُوَاخَذٌ بِالْفَضْلِ الَّذِي يُطْلَبُ فِي تَقْدِيمِهَا فِي وَقْتِهَا وَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ نِصْفًا بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ أَيْ أَنَّهُ دُونَ الْوَقْتِ الْأَوَّلِ وَفَوْقَ الْوَقْتِ الثَّانِي فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا أَيْضًا مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ مَعْنَى مَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ مِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ مَا.

۸۸۲- **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ مَا إِفْرَاطُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَالَ طُلُوعُ الْفَجْرِ.

فَهٰذَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ جَعَلَ إِفْرَاطَهَا الَّذِي بِهِ تَفُوتُ طُلُوعَ الْفَجْرِ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي حِينَ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ مَا مَضَى سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ وَفِي حَدِيثِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ وَقْتَهَا إِلَى

اس روایت میں ہے کہ آپ نے پوری رات کو اس کا وقت قرار دیکر غفلت سے منع فرمایا ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ نصف رات تک موخر کرنا غفلت برتنا ہے اور تہائی رات گزرنے تک تاخیر کرنا اس سے غفلت نہیں بلکہ اسے وہ فضیلت حاصل ہوتی ہے جس کو وقت کے اندر تقدیم نماز کے ذریعے طلب کیا جاتا ہے۔ اور ان دو وقتوں کے درمیان دونوں امور کا نصف ہے یعنی پہلے وقت کے اعتبار سے فضیلت کم ہے اور دوسرے وقت سے زیادہ ہے۔ یہ بھی اس مفہوم کے موافق ہے جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کا مفہوم بیان کرتے ہوئے ذکر کیا۔

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت عبید بن جریج فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا عشاء کی نماز میں کوتاہی کیا ہے آپ نے فرمایا طلوع فجر (تک موخر کرنا) تو آپ نے اس سلسلے میں اس کوتاہی کو جس سے یہ فوت ہو جائے طلوع فجر (تک موخر کرنا) قرار دیا۔

اور ہم نے انہی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جب آپ سے نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے دوسرے دن رات کا کچھ حصہ گزرنے پر عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ اور آپ سے ہی مروی روایت میں ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقت عشاء نصف شب تک ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اس کا وقت طلوع فجر تک ہے لیکن اس کا بعض حصہ بعض سے افضل ہے، یہ تمام اقوال جو

marfat.com

طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَلٰكِنْ بَعْضُهُ اَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا مِنْ هٰذِهِ الْاَقَاوِيْلِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ اِلَّا مَا بَيَّنَّا مِمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ وَقْتِ الظُّهْرِ فَاِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ قَالَ هُوَ اِلٰى اَنْ يَّصِيْرَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ هٰكَذَا رَوٰى عَنْهُ اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْمَا۔

ہم نے اس باب میں بیان کیے ہیں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے مگر جو کچھ ہم نے وقت ظہر کے بارے میں بیان کیا تو اس سلسلے میں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ دو مثل سایہ تک ہے حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۸۸۳۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ مَعْبَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

ہم سے احمد بن عبداللہ بن محمد بن خالد کندی نے بیان کیا۔ انھوں نے علی بن معبد سے انھوں نے امام محمد سے انھوں نے حضرت امام ابویوسف سے اور انھوں نے حضرت امام ابوحنیفہ سے روایت کیا۔

وَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنِ ابْنِ الثَّلْجِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ اٰخِرُ وَقْتِهَا اِذَا صَارَ الظِّلُّ مِثْلَهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَبِهِ نَاْخُذُ۔

اور مجھ سے ابن ابی عمر نے بھی بیان کیا وہ ابن ثلجی سے وہ حسن بن زیاد سے وہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس کا آخری وقت وہ ہے جب سایہ ایک مثل ہو جائے۔ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم نے بھی اسے ہی اختیار کیا۔

بَابُ ۳۵ الْجَمْعِ بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ كَيْفَ هُوَ

باب ۳۵ دو نمازوں کو جمع کرنا کیسا ہے؟

۸۸۴۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کی حالت میں دو نمازیں جمع فرماتے تھے۔

۸۸۵۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں ہمیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ غزوہ تبوک کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر اور مغرب و عشاء

marfat.com

اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

کو جمع فرماتے تھے۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ قَالَ ثَنَا قُرَّۃُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ ثَنَا اَبُو الطُّفَیْلِ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ قَالَ قُلْتُ مَا حَمَلَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا یُحْرِجَ اُمَّتَهٗ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں ہم سے ابوالطفیل نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتے تھے تو انھوں نے فرمایا تاکہ امت کو حرج میں نہ ڈالیں۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَیْدٍ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیًا جَمِیْعًا وَّسَبْعًا جَمِیْعًا۔

حضرت جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعتیں (ظہر و عصر کی نماز) ایک وقت میں اور سات رکعتیں (مغرب و عشاء) ایک وقت میں ادا فرمائیں۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ اَنَا جَابِرُ بْنُ زَیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ ثَمَانِیًا جَمِیْعًا وَّسَبْعًا جَمِیْعًا قُلْتُ لِاَبِی الشَّعْثَاءِ اَظُنُّهٗ اَخَّرَ الظُّھْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَاَنَا اَظُنُّ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں آٹھ رکعتیں ایک وقت میں اور سات رکعتیں ایک وقت میں ادا کیں۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے ابوالشعثاء (جابر بن زید) سے کہا میرے خیال میں ظہر کو موخر کیا اور عصر کی نماز جلدی پڑھی، مغرب میں تاخیر فرمائی اور عشاء کی نماز میں جلدی کی۔ انھوں نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ الْمَكِّیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِیْعًا فِیْ غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف و سفر کے بغیر ہمیں ظہر و عصر کی نماز اکٹھی اور مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھائیں۔

marfat.com

۸۹۰ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا حَمَلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ .

حضرت قرۃ نے حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ فرماتے ہیں میں نے (ابو الزبیر سے) پوچھا آپ نے ایسا کیوں کیا تو انھوں نے فرمایا تاکہ امت میں حرج نہ پڑے۔

۸۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرِ نِ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

حضرت ابن جریج حضرت ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

---

۸۹۲ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ ابْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ غَيْرِ سَفَرٍ وَّلَا مَطَرٍ .

حضرت صالح (توأمہ کے غلام) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے "سفر اور بارش کے بغیر" کے الفاظ فرمائے ہیں

---

۸۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخَّرَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ اَلصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اُمَّ لَكَ اَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلٰوةِ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمَدِيْنَةِ .

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک رات مغرب کی نماز میں تاخیر فرمائی ایک شخص نے عرض کیا نماز، نماز (یعنی نماز کا وقت ہو گیا) آپ نے فرمایا تمہاری ماں نہ ہو تم ہمیں نماز سکھاتے ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں کئی بار دو نمازوں کو جمع فرمایا۔

۸۹۴ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَفَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَجَّلَ السَّيْرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَكَانَ قَدِ اسْتُصْرِخَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهٖ ابْنَةِ اَبِيْ عُبَيْدٍ فَسَارَ حَتّٰى هَمَّ الشَّفَقُ اَنْ يَّغِيْبَ وَاَصْحَابُهٗ يُنَادُوْنَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ حَتّٰى اِذَا اَكْثَرُوْا عَلَيْهِ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَاَنَا اَجْمَعُ بَيْنَهُمَا .

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جانے کی جلدی فرمائی اور آپ کو خبر ملی تھی کہ آپ کی ایک زوجہ مطہرہ جو ابو عبید رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں سخت بیمار ہیں آپ چلے گئے حتیٰ کہ شفق غائب ہونے لگی آپ کے ساتھی نماز کے لیے آوازیں دیتے رہے لیکن آپ نہ مانے یہاں تک کہ جب انھوں نے اصرار کیا تو فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دو نمازیں یعنی مغرب و عشاء جمع کرتے ہوئے دیکھا ہے میں بھی ان کو جمع کروں گا۔

marfat.com

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی جانا ہوتا تو مغرب وعشاء (کی نمازوں) کو جمع فرماتے

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

حضرت سالم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جلدی جانا ہوتا تو مغرب وعشاء (کی نمازیں) جمع فرماتے۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ ذُوَيْبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْنَا اَنْ نَقُوْلَ لَهُ الصَّلٰوةُ فَسَارَ حَتّٰى ذَهَبَتْ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ وَرَاَيْنَا بَيَاضَ الْاُفُقِ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثَلٰثًا الْمَغْرِبَ وَاثْنَتَيْنِ الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

حضرت اسماعیل بن ذویب فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا سورج غروب ہوا تو ہم نے انھیں یہ بات کہنے میں ڈر محسوس کیا کہ نماز پڑھیں آپ چلتے رہے حتی کہ مغرب کا اندھیرا چلا گیا اور ہم نے افق میں روشنی دیکھی پھر آپ اترے اور مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعات ادا فرمائیں پھر فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی کرتے دیکھا ہے۔

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَدَاوٗدُ بْنُ مُوْسَى الطَّائِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيَى الْاَشْنَانِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ لِلرُّخَصِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا عِلَّةٍ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں خوف یا کسی دوسرے سبب کے بغیر بطور رخصت ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے کر

marfat.com

ابن محمد بن الدراوردي عن مالك بن انس عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غربت له الشمس بمكة فجمع بينهما بسرف يعني الصلوة.

سورج غروب ہوا تو آپ نے مقام سرف میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا۔

۹۰۰- حدثنا ابن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا ابان ابن يزيد عن يحيى بن ابي كثير عن حفص بن عبيد الله عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين المغرب والعشاء في السفر.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے تھے۔

بيان المسئلة

بیان مسئلہ

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الظهر والعصر وقتهما واحد قالوا ولذلك جمع النبي صلى الله عليه وسلم بينهما في وقت احدهما وكذلك المغرب والعشاء في قولهم وقتهما وقت واحد لا تفوت احدهما حتى يخرج وقت الاخرى منهما وخالفهم في ذلك اخرون فقالوا بل كل واحدة من هذه الصلوات وقتها منفرد من وقت غيرها وقالوا اما ما رايتموه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من جمعه بين الصلوتين فقد روي عنه كما ذكرتم وليس في ذلك دليل انه جمع بينهما في وقت احدهما فقد يحتمل ان يكون جمعه بينهما كان كما ذكرتم ويحتمل ان يكون صلى كل واحدة منهما في وقتها

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہ راہ اختیار کی ہے کہ ظہر اور عصر کا وقت ایک ہے وہ کہتے ہیں اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو نمازوں کو ان میں سے ایک کے وقت میں جمع فرمایا اسی طرح ان کے نزدیک مغرب اور عشاء کا پہلا وقت بھی ایک ہے جب تک دوسری نماز کا وقت ختم نہ ہو پہلی نماز قضا نہیں ہوتی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا (یہ بات نہیں) بلکہ ان میں سے ہر نماز کا وقت الگ ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو نمازوں کو جمع کرنے کی جو روایات تم نے نقل کی ہیں یہ آپ سے اسی طرح مروی ہیں لیکن ان میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ نے ان کو ایک نماز کے وقت میں جمع فرمایا اس میں ان کو جمع کرنے کی اس صورت کا بھی احتمال ہے جو تم نے بیان کی اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے ہر نماز اپنے وقت پر پڑھی ہو جیسا کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ کا خیال ہے اور یہ بات انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

marfat.com

كَمَا ظَنَّ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ رَوٰى ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ مِنْ بَعْدِهٖ. فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى قَدْ وَجَدْنَا فِيْ بَعْضِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ صِفَةَ الْجَمْعِ الَّذِيْ كَمَا قُلْنَا.

فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا.

۹۰۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اسْتُصْرِخَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِيْ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَسَارَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُوْمُ وَكَانَ رَجُلٌ يَصْحَبُهٗ يَقُوْلُ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ قَالَ وَقَالَ لَهٗ سَالِمٌ الصَّلٰوةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ فِيْ سَفَرٍ جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ وَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَسَارَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.

۹۰۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ مَا يَغِيْبُ الشَّفَقُ وَيَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَهُمَا.

قَالُوْا فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى صِفَةِ جَمْعِهِمْ كَيْفَ كَانَ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِمُخَالِفِيْهِمْ أَنَّ حَدِيْثَ أَيُّوْبَ الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ فَسَارَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ

کی اور ان کے بعد حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی ہے۔ پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں کہ ہم نے بعض روایات میں وہ مفہوم پایا ہے۔ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کو اس طریقے پر جمع فرمایا جیسا کہ ہم نے کہا وہ یوں ذکر کرتے ہیں۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو (اپنی زوجہ) صفیہ بنت ابو عبید کی بیماری کی اطلاع ملی وہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے انہوں نے مدینہ طیبہ کی طرف سفر شروع کر دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نظر آنے لگے آپ کے ہمراہی پکارنے لگے نماز، نماز۔ راوی کہتے ہیں حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بھی کہا نماز (کا وقت جا رہا ہے)، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو آپ ان دو نمازوں کو جمع فرماتے اور میں بھی ان کو جمع کرنا چاہتا ہوں، آپ چل پڑے حتیٰ کہ شفق غائب ہو گئی پھر آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع فرمایا

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو شفق غائب ہونے کے بعد آپ مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے۔ اور فرماتے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں جانے کی جلدی ہوتی تو آپ ان دو نمازوں کو جمع فرماتے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات میں طریقہ جمع کی دلیل موجود ہے۔

ان حضرات کے مخالفین ان کے خلاف دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایوب کی روایت (ر ۹۰۱) جس میں کہا گیا

marfat.com

ثُمَّ نَزَلَ كُلُّ أَصْحَابِ نَافِعٍ لَمْ يَذْكُرُوا ذٰلِكَ لَا عُبَيْدُ اللهِ وَلَا مَالِكٌ وَلَا اللَّيْثُ وَلَا مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَإِنَّمَا أُخْبِرَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ ابْنِ عُمَرَ وَذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْعُ وَلَمْ يَذْكُرْ كَيْفَ جَمَعَ فَأَمَّا حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ جَمْعَ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ وَإِنَّهُ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ أَنَّ صَلَاتَهُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ الَّتِيْ بِهَا كَانَ جَامِعًا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ وَإِنْ كَانَ قَدْ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَطُّ جَامِعًا بَيْنَهُمَا حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَصَارَ بِذٰلِكَ جَامِعًا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَقَدْ رَوٰى ذٰلِكَ غَيْرُ أَيُّوْبَ مُفَسَّرًا عَلٰى مَا قُلْنَا۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَدَّ بِهِ السَّيْرُ فَرَاحَ رَوْحَةً لَمْ يَنْزِلْ إِلَّا لِظُهْرٍ أَوْ لِعَصْرٍ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى صَرَخَ بِهِ سَالِمٌ قَالَ الصَّلٰوةَ فَصَمَتَ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كَانَ عِنْدَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ نُزُوْلَهُ لِلْمَغْرِبِ كَانَ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ فَاحْتَمَلَ

بلکہ آپ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی پھر اترے تو حضرت نافع کے تمام ساتھیوں نے یہ بات ذکر نہیں کی، نہ عبید اللہ نے، نہ مالک نے، اور نہ ہی لیث نے، اور نہ اس نے جس سے ہم نے اس باب میں حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل کی خبر دی گئی ہے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازیں جمع کرنے کا ذکر کیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ کیسے جمع کیا حضرت عبید اللہ کی روایت (ر ۹۰۲) ہیں۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کو جمع فرمایا پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے جمع کرنے کا طریقہ بیان کیا اور بتایا کہ انھوں نے شفق غائب ہونے کے بعد ایسا کیا ہو سکتا ہے ان کی مراد یہ ہو کہ جب دونوں نمازوں کو جمع کیا تو عشاء کی نماز شفق غائب ہونے کے بعد تھی، اور مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھ چکے تھے۔ کیونکہ جب تک عشاء نہ پڑھی جاتی آپ جمع کرنے والے شمار نہ ہوتے تو اس طرح آپ مغرب وعشاء کے جامع ہوئے حضرت ایوب کے علاوہ دوسرے حضرات نے اسے تفصیل سے روایت کیا ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مجھے حضرت نافع نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سفر میں جلدی تھی، آپ چلتے رہے تو ظہر یا عصر کے وقت اترے آپ نے مغرب کی نماز کو مؤخر کیا یہاں تک کہ حضرت سالم نے آواز دی "نماز" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے جب شفق غائب ہونے لگی تو آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع کیا اور فرمایا میں نے دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی جلدی جانا ہوتا تو اسی طرح کرتے تھے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ کا نماز مغرب کے لیے اترنا شفق غائب ہونے سے پہلے تھا لہذا حضرت ایوب

marfat.com

اَنْ یَّکُوْنَ قَوْلُ نَافِعٍ بَعْدَمَا غَابَ الشَّفَقُ فِیْ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ اِنَّمَا اَرَادَ بِهٖ قُرْبَهٗ مِنْ غَیْبُوْبَةِ الشَّفَقِ لِئَلَّا یَتَضَادَّ مَا رُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ۔ وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ غَیْرُ اُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ كَمَا رَوَاهُ اُسَامَةُ۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ یُرِیْدُ اَرْضًا لَهٗ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ صَفِیَّةَ بِنْتَ اَبِیْ عُبَیْدٍ لِمَا بِهَا وَلَا اَظُنُّ اَنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَكَانَ عَهْدِیْ بِصَاحِبِیْ وَهُوَ مُحَافِظٌ عَلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَبْطَاَ قُلْتُ الصَّلٰوةُ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَمَا الْتَفَتَ اِلَیَّ وَمَضٰی كَمَا هُوَ حَتّٰی اِذَا كَانَ فِیْ اٰخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَتْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجَّلَ بِهٖ اَمْرٌ صَنَعَ هٰكَذَا۔

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِیُّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ اُسْتُصْرِخَ عَلٰی زَوْجَتِهٖ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ فَرَاحَ مُسْرِعًا حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَلَمْ یَنْزِلْ حَتّٰی اِذَا اَمْسٰی فَظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ نَسِیَ فَقُلْتُ الصَّلٰوةُ فَسَكَتَ حَتّٰی اِذَا كَادَ الشَّفَقُ اَنْ یَغِیْبَ نَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ وَ

روایت کی ہے حضرت نافع کے قول "شفق غائب ہونے کے بعد" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کی مراد یہ تھی کہ شفق غائب ہونے والی تھی تاکہ ان سے مروی روایات میں تضاد نہ ہو۔ یہ حدیث حضرت اسامہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی حضرت نافع سے روایت کی ہے۔

حضرت ابن جابر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت نافع نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلا آپ اپنی زمین پر جانا چاہتے تھے۔ ہم ایک مقام پر اترے تو ایک شخص نے آکر بتایا کہ حضرت صفیہ بنت ابوعبید شدید بیمار ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ ان کو (زندہ) پالیں گے چنانچہ آپ جلدی جلدی چلے، آپ کے ساتھ ایک قریشی مرد تھا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا اور نماز نہ پڑھی اور میں اپنے مالک (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) کو اچھی طرح جانتا تھا وہ نماز کے پابند تھے۔ جب تاخیر ہوگئی تو میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے نماز (رہ گئی) آپ میری طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ اسی طرح چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو آپ نے پہلے مغرب کی نماز اور پھر عشاء کی نماز ادا فرمائی اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی کام

میں جلدی ہوتی تو آپ اسی طرح کرتے تھے

حضرت عطاء بن خالد مخزومی، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر پر نکلے ابھی ہم راستے ہی میں تھے کہ آپ کی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید کی بیماری کی اطلاع ملی آپ نے جلدی جلدی چلنا شروع کر دیا یہاں تک کہ سورج غائب ہو گیا نماز کے لئے اذان ہوئی لیکن آپ نہ اترے یہاں تک کہ شام ہو گئی ہم نے سوچا کہ شاید آپ (نماز پڑھنا) بھول گئے ہیں۔ میں نے کہا نماز کا وقت ہے آپ خاموش رہے یہاں تک

marfat.com

غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِنَا السَّيْرُ.

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ يَرْوِي عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نُزُوْلَ ابْنِ عُمَرَ كَانَ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ وَقَدْ ذَكَرْنَا احْتِمَالَ قَوْلِ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ حَتّٰى إِذَا غَابَ الشَّفَقُ الخ إِنَّهُ يَحْتَمِلُ قُرْبَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ يُحْمَلَ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِّ فَنَجْعَلُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نُزُوْلَهُ لِلْمَغْرِبِ كَانَ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ أَنَّهُ عَلَى قُرْبِ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ إِذَا كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّ نُزُوْلَهُ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ وَلَوْ تَضَادَّ ذٰلِكَ لَكَانَ حَدِيْثُ ابْنِ جَابِرٍ أَوْلَاهُمَا لِأَنَّ حَدِيْثَ أَيُّوْبَ أَيْضًا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَابِرٍ صِفَةُ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فَهُوَ أَوْلَى فَإِنْ قَالُوْا فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ مَا قَدْ فَسَّرَ الْجَمْعَ كَيْفَ كَانَ.

فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

٩٠٦ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُقَيْلِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ مِثْلَهُ يَعْنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ يَوْمًا جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا

کہ شفق غروب ہونے لگی تو آپ اترے اور مغرب کی نماز ادا فرمائی شفق غائب ہوئی تو نماز عشاء پڑھی اور فرمایا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتے تو جلدی جانے کی صورت میں یہی طریقہ اختیار کرتے۔

یہ تمام راوی حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اترنا شفق غائب ہونے سے پہلے تھا اور ہم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ایوب نے جو حضرت نافع کا قول نقل کیا کہ "جب شفق غائب ہو گئی" اس میں غروب شفق کے قریب ہونے کا احتمال ہے لہٰذا ہمارے لیے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ ان تمام روایات کو متفق علیہ بات پر محمول کیا جائے تضاد پر نہیں، پس ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی اس روایت کو کہ آپ نماز مغرب کے لیے شفق غائب ہونے کے بعد اترے اس بات پر محمول کریں گے کہ شفق غائب ہونے کے قریب تھی کیونکہ آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ شفق غائب ہونے سے پہلے اترے اگر ان احادیث میں تضاد ہو تو حضرت ابن جابر رضی عنہ کی روایت ان دونوں میں سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ ایوب کی روایت میں بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔ پھر انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل نقل کیا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ بھی مذکور ہے پس یہ زیادہ بہتر ہو گی۔

اگر وہ حضرات کہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نے جمع کرنے کی کیفیت واضح طور پر بیان کی ہے اس سلسلے میں وہ یوں ذکر کریں۔

حضرت شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یعنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دن جانے کی جلدی ہوتی تو ظہر اور عصر کو جمع فرماتے اور جب رات کو سفر کرنا چاہتے تو مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے ظہر کو عصر کے پہلے وقت تک مؤخر کر کے دونوں کو جمع کرتے

marfat.com

أَرَادَ السَّفَرَ لَيْلَةً جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حَتَّى يَغِيبَ الشَّفَقُ.

اور مغرب کو مؤخر کر کے اسے اور عشاء کو جمع فرماتے یہاں تک شفق غائب ہو جاتی۔

قَالُوا فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ وَإِنَّ جَمْعَهُ بَيْنَهُمَا كَانَ كَذٰلِكَ. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ صِفَةُ الْجَمْعِ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ كَثِيرًا مَا يَفْعَلُ هٰذَا يَصِلُ الْحَدِيثَ بِكَلَامِهِ حَتَّى يُتَوَهَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ إِلَى قُرْبِ أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَإِنْ كَانَ مَعْنَاهُ بَعْضَ مَا صَرَفْنَاهُ إِلَيْهِ مِمَّا لَا يَجِبُ مَعَهُ أَنْ يَكُونَ صَلَّاهَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ فَلَا حُجَّةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الَّذِي يَقُولُ إِنَّهُ صَلَّاهَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ وَإِنْ كَانَ أَصْلُ الْحَدِيثِ عَلَى أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ هُوَ جَمْعُهُ بَيْنَهُمَا فَإِنَّهُ قَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فِيمَا رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالَفَتْهُ فِي ذٰلِكَ عَائِشَةُ أَيْضًا.

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ نے ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں پڑھا اور ان دونوں کے جمع کرنے کی یہی صورت تھی۔ پہلے قول کے قائلین ان کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ جمع کی کیفیت کا بیان امام زہری کا کلام ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہ ہو۔ کیونکہ وہ اکثر اسی طرح کرتے ہیں کہ حدیث کو اپنے کلام سے ملا دیتے ہیں یہاں تک کہ اس کے حدیث کا حصہ ہونے کا وہم ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے "قول عصر کے پہلے وقت تک" سے "وقت عصر کا قریب ہونا مراد ہو۔ اگر اس کا وہ مطلب ہو جو ہم نے بیان کیا کہ اس سے وقت عصر میں پڑھنا لازم نہیں آتا، تو اس حدیث میں جس میں کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے عصر کے وقت میں پڑھا، کوئی دلیل نہیں اور اگر اصل حدیث یہ ہو کہ انہوں نے وقت عصر میں یہ نمازیں پڑھیں تو ان دونوں نمازوں کو جمع کرنا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت جو ہم نے ان کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی اس کی مخالفت ہے اور اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

٩٠٧ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيِّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُقَدِّمُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ

حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم فرماتے تھے مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء کو مقدم فرماتے

marfat.com

وَيُقَدِّمُ الْعِشَاءَ ۔
ثُمَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ ۔

پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ حالتِ سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ وَالْفِرْيَابِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ فِيْ غَيْرِ وَقْتِهَا اِلَّا اَنَّهٗ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ لِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بے وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ نے مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع فرمایا اور اس دن آپ نے فجر کی نماز غیر وقت میں ادا فرمائی۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَا عَايَنَ مِنْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ هُوَ بِخِلَافِ مَا تَاَوَّلَهُ الْمُخَالِفُ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِيْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَقَدْ ذُكِرَ فِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ كَمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي السَّفَرِ فَيَجُوْزُ لِاَحَدٍ فِي الْحَضَرِ لَا فِيْ حَالِ خَوْفٍ وَّلَا عِلَّةٍ اَنْ يُّؤَخِّرَ الظُّهْرَ اِلٰى قُرْبِ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ ثُمَّ يُصَلِّيَ ۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح دو نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا ہے وہ ہمارے مخالف کی تاویل کے خلاف ہے یہ بیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کے بارے میں مروی روایات کے سلسلے میں تصحیح معانی کے اعتبار سے ہے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے سفر کے علاوہ حالتِ خوف کے بغیر بھی اسی طرح دو نمازیں جمع کر کے ادا کیں جس طرح سفر میں جمع کرتے تھے لہٰذا جائز ہے کہ کوئی شخص گھر میں بھی کسی خوف اور علت کے بغیر ظہر کو سورج کا رنگ بدلنے تک مؤخر کر کے پڑھے۔

وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّفْرِيْطِ فِي الصَّلٰوةِ مَا ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں کوتاہی کے سلسلے میں فرمایا۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیند میں کوتاہی نہیں کوتاہی بیداری کی حالت میں ہے

marfat.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ بِأَنْ يُؤَخِّرَ صَلٰوةً إِلٰى وَقْتِ أُخْرٰى.

کہ نماز کو دوسرے وقت تک مؤخر کیا جائے۔

فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَأْخِيْرَ الصَّلٰوةِ إِلٰى وَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا تَفْرِيْطٌ وَقَدْ كَانَ قَوْلُهُ ذٰلِكَ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ الْمُسَافِرَ وَالْمُقِيْمَ فَلَمَّا كَانَ مُؤَخِّرُ الصَّلٰوةِ إِلٰى وَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا مُفَرِّطًا فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِمَا كَانَ بِهِ مُفَرِّطًا وَلٰكِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَصَلّٰى كُلَّ صَلٰوةٍ مِنْهُمَا فِيْ وَقْتِهَا وَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نماز کو دوسرے وقت تک مؤخر کرنا کوتاہی ہے اور یہ بات آپ نے حالتِ سفر میں فرمائی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اس سے مسافر اور مقیم دونوں مراد لیے ہیں پس جب دوسرے وقت تک نماز کو مؤخر کرنے والا کوتاہی کرنے والا ہے تو محال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز میں نمازوں کو جمع کیا ہو جس سے کوتاہی لازم آتی ہے بلکہ آپ نے دوسرے طریقے پر جمع فرمایا یعنی دونوں نمازوں کو اپنے اپنے وقت پر ادا فرمایا۔

اور یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جن سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازوں کو جمع فرمایا پھر انھوں نے فرمایا:

۹۱۰ - ثُمَّ قَدْ قَالَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَفُوْتُ صَلٰوةٌ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْأُخْرٰى.

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نماز اس وقت تک فوت نہیں ہوتی جب تک دوسرا وقت نہ آجائے۔

فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ مَجِيْءَ وَقْتِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا فَوْتٌ لَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا عَلِمَهُ مِنْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ كَانَ بِخِلَافِ صَلٰوتِهِ إِحْدٰهُمَا فِيْ وَقْتِ الْأُخْرٰى.

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ دوسری نماز کا وقت آجانے سے پہلی نماز فوت ہو جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کے بارے میں جو کچھ معلوم ہوا وہ اس بات کے خلاف تھا کہ ایک نماز کو دوسری کے وقت میں پڑھا جائے۔

وَقَدْ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی کی مثل فرمایا۔

۹۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ وَشَرِيْكٌ إِنَّهُمَا سَمِعَا

حضرت عبد اللہ بن موہب سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا نمازیں

marfat.com

عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سُئِلَ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا التَّفْرِيْطُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَنْ تُؤَخِّرَ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْاُخْرٰى ۔

۹۱۲۔ قَالُوْا وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ بِعَيْنِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهُ وَقْتٌ لَهُمَا جَمِيْعًا قِيْلَ لَهُمْ مَا فِيْ هٰذَا حُجَّةٌ تُوْجِبُ مَا ذَكَرْتُمْ لِاَنَّ هٰذَا قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اُرِيْدَ بِهٖ اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِيْ قُرْبِ الْوَقْتِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَالْحُجَّةَ فِيْهِ فِيْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ فَلَوْ كَانَ كَمَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا لَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا وَقْتٌ اِذَا كَانَ مَا قَبْلَهُمَا وَمَا بَعْدَهُمَا وَقْتٌ كُلُّهٗ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى اَنَّ كُلَّ صَلٰوةٍ مِنْ تِلْكَ الصَّلَوَاتِ مُنْفَرِدَةٌ بِوَقْتٍ غَيْرِ وَقْتِ غَيْرِهَا مِنْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ وَحُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَيَا ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَالَا هُمَا فِي التَّفْرِيْطِ فِي الصَّلٰوةِ اِنَّهُ تَرْكُهَا حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ وَقْتَ كُلِّ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ خِلَافُ وَقْتِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ

کوتاہی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اسے دوسرے وقت کے آنے تک مؤخر کرنا۔

ان (مخالفین) نے کہا کہ اس پر وہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقاتِ نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پہلے دن نمازِ عصر اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر دوسرے دن نمازِ ظہر اسی وقت ادا فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ یہ ان دونوں کا وقت ہے۔

(جواباً) ان سے کہا جائے گا کہ اس میں تمہارے موقف کے ثبوت پر کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت کے قریب پڑھی جس وقت آپ نے پہلے دن نمازِ عصر ادا فرمائی تھی۔ ہم نے یہ بات اور اس کی دلیل اوقاتِ نماز کے باب میں ذکر کی ہے۔

اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی دلیل ہے آپ نے فرمایا (مستحب) وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ اگر یہ بات اسی طرح ہوتی جس طرح مخالف نے کہا ہے تو ان سے پہلے اور بعد میں وقت ہونے کی صورت میں ان کے درمیان وقت نہ ہوتا اور نہ ہی اس بات کی دلیل ہوتی کہ ان میں سے یہ نماز کا الگ وقت ہے جس کے ساتھ دوسری نماز کا کوئی تعلق نہیں۔

اور غور وفکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ائمہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ صبح کی نماز کو وقت سے مقدم یا مؤخر کرنا مناسب نہیں کیونکہ اس کا ایک مخصوص وقت ہے جو دوسری نمازوں کے لیے نہیں ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ باقی نمازوں کا اپنا اپنا الگ وقت ہو اور ان کو وقت سے آگے یا پیچھے کرنا جائز نہ ہو۔

اگر کوئی شخص عرفات اور مزدلفہ کی نمازوں کو علت بنائے

marfat.com

بعدها فهذا وجه هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار وأما وجه ذلك من طريق النظر فإنا قد رأيناهم أجمعوا أن صلاة الصبح لا ينبغي أن تقدم على وقتها ولا يؤخر عنه فإن وقتها وقت لها خاصة دون غيرها من الصلوات فالنظر على ذلك أن يكون كذلك سائر الصلوات كل واحدة منهن منفردة بوقتها دون غيرها فلا ينبغي أن تؤخر عن وقتها ولا يقدم قبله فإن اعتل معتل بالصلاة بعرفة وبجمع قيل له قد رأيناهم أجمعوا أن الإمام بعرفة لو صلى الظهر في وقتها في سائر الأيام وصلى العصر في وقتها في سائر الأيام وفعل مثل ذلك في المغرب والعشاء بمزدلفة فصلى كل واحدة منهما في وقتها كما صلى في سائر الأيام كان مسيئا ولو فعل ذلك وهو مقيم أو فعله وهو مسافر في غير عرفة وجمع لم يكن مسيئا فثبت بذلك أن عرفة وجمع مخصوصتان بهذا الحكم وأن حكم ما سواهما في ذلك بخلاف حكمهما.

فثبت بما ذكرنا أن ما روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجمع بين الصلاتين أنه تأخير الأولى وتعجيل الأخرى وكذلك كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من بعده يجمعون بينهما.

٩١٣ - حدثنا محمد بن النعمان

تو اسے کہا جائے گا ہم دیکھتے ہیں فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر امام (حج کے موقعہ پر) عرفات میں دوسرے دنوں کی طرح ظہر کو اپنے وقت میں اور عصر کو اپنے وقت میں پڑھے تو گناہ گار ہوگا۔ اسی طرح مزدلفہ میں مغرب اور عشاء میں سے ہر نماز کو اپنے اپنے وقت پر ادا کرے تو بھی گناہ گار ہوگا اور اگر عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ حالت اقامت یا سفر میں ایسا کرے (ہر نماز اپنے وقت پر پڑھے) تو گناہ گار نہ ہوگا معلوم ہوا کہ عرفات اور مزدلفہ (اور وہ بھی حج کے موقعہ پر) اس حکم کے ساتھ مخصوص ہیں اور ان دو مقامات کے علاوہ دوسرا حکم ہے۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ دو نمازیں جمع کرنے کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ پہلی نماز کو مؤخر کرنا اور دوسری کو جلدی پڑھنا ہے آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح جمع کرتے تھے۔

حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں میں اور سعد بن

marfat.com

السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ وَفَدْتُ أَنَا وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَنَحْنُ نُبَادِرُ لِلْحَجِّ فَكُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ وَنَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ۔

مالک (رضی اللہ عنہما) حج کے لیے روانہ ہوئے اور ہم جلدی جلدی جا رہے تھے تو ہم ظہر اور عصر کو جمع کرتے تھے۔ ایک کو مقدم کرتے اور دوسری کو مؤخر کرتے اور مغرب وعشاء کو بھی اسی طرح جمع کرتے تھے ایک کو مقدم اور دوسری کو مؤخر کر کے پڑھتے حتیٰ کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ صَحِبْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فِي حَجَّةٍ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَيُسْفِرُ بِصَلٰوةِ الْغَدَاةِ۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں حج کے موقعہ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کی نماز جلدی پڑھتے۔ مغرب کی نماز میں تاخیر کرتے، نماز عشاء میں جلدی کرتے اور فجر کی نماز روشنی میں ادا کرتے

وَجَمِيعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي هٰذَا الْبَابِ مِنْ كَيْفِيَّةِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اس باب میں دو نمازیں جمع کرنے کی کیفیت کے سلسلے میں یہ سب باتیں جنھیں ہم نے اپنایا ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۶ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى أَيُّ الصَّلَوَاتِ

باب ۳۶: درمیانی نماز کون سی ہے؟

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزِّبْرِقَانِ قَالَ إِنَّ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ اجْتَمَعُوا فَمَرَّ بِهِمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ غُلَامَيْنِ لَهُمْ يَسْأَلَانِهِ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ فَقَامَ إِلَيْهِ

ابن ابی ذئب، زبرقان (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ قریش کے کچھ لوگ اکٹھے تھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے تو انھوں نے اپنے دو غلام آپ کے پاس درمیانی نماز کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجے انھوں نے فرمایا وہ ظہر کی نماز ہے تو ان میں سے ایک آدمی اٹھا اور حضرت زید بن ثابت کے پاس

marfat.com

رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ فَلَا يَكُوْنُ وَرَآءَهٗ اِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ وَالنَّاسُ فِيْ قَائِلَتِهِمْ وَتِجَارَتِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ اَوْ لَاُحَرِّقَنَّ بُيُوْتَهُمْ۔

آیا۔ انہوں نے فرمایا یہ ظہر کی نماز ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (زوال کے بعد) پڑھتے تھے تو آپ کے پیچھے ایک یا دو صفیں ہوتیں لوگ اس وقت قیلولے یا تجارت میں معروف ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگ نماز ترک کرنے سے) باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھر جلادوں گا۔

۹۱۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَكِيْمٍ عَنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ اَوْ قَالَ بِالْهَاجِرَةِ وَكَانَتْ اَثْقَلَ الصَّلَوٰتِ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى لِاَنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَيْنِ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (لفظ ہجیر فرمایا یا لفظ ہاجرہ) ادا فرماتے تو صحابہ کرام پر یہ نماز سب سے زیادہ بھاری ہوتی اس پر آیت نازل ہوئی: "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو" کیونکہ اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں اور بعد میں بھی۔

۹۱۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرِنِ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ هِيَ الظُّهْرُ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابان بن عثمان اپنے والد سے وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ نماز ظہر ہے۔

۹۱۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابن عمر سے وہ حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۱۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ ابْنِ الْيَرْبُوْعِ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن یربوع مخزومی فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہی بات فرماتے ہوئے سنا ہے۔

marfat.com

٩٢٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَابْنِ لَهِيعَةَ قَالَا أَنَا أَبُو صَخْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ يَقُولُ سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ ذٰلِكَ ـ

حضرت یزید بن عبداللہ ابن قسیط فرماتے ہیں میں نے حضرت خارجہ بن زید بن ثابت (رضی اللہ عنہما) سے سُنا وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو یہی بات فرماتے ہوئے سُنا۔

---

٩٢١ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى ابْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَدِينِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَفْلَحَ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِهِ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَسْأَلُهُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهَا الَّتِي فِي أَثَرِ الضُّحٰى قَالَ فَرَدُّونِي إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُونَ بَيِّنْ لَنَا أَيُّ صَلٰوةٍ هِيَ فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ إِنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهَا الصَّلٰوةُ الَّتِي وُجِّهَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ وَقَدْ عَرَفْنَاهَا هِيَ الظُّهْرُ ـ

حضرت عبدالرحمٰن بن افلح فرماتے ہیں کہ ان کے کچھ ساتھیوں نے انھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس درمیانی نماز کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا انھوں نے فرمایا ان کو سلام کہو اور بتاؤ کہ ہم باہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ وہ نماز ہے جو چاشت کے بعد آتی ہے، فرماتے ہیں انھوں (دوستوں) نے مجھے دوبارہ بھیجا میں نے کہا وہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں واضح طور پر بتائیے کہ وہ کون سی نماز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان کو سلام کہو اور بتاؤ کہ ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ وہ نماز ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کی طرح رُخ کیا فرماتے ہیں ہمیں یہ معلوم ہے کہ یہ ظہر کی نماز ہے۔

الْكَلَامُ فِي ذٰلِكَ

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى مَا ذَكَرْنَا فَقَالُوا هِيَ الظُّهْرُ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا احْتَجَّ بِهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ رَبِيعٍ الْمُؤَذِّنِ وَبِمَا رَوَيْنَاهُ فِي ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا أَمَّا حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَلَيْسَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلُهُ

ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی طرف گئی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا وہ کہتے ہیں یہ نماز ظہر ہے انھوں نے اس سلسلے میں اسی بات سے استدلال کیا جسے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دلیل بنایا اور اسے ہم نے حضرت ربیع موذن کی روایت میں ان سے ذکر کیا نیز ان لوگوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی استدلال کیا جو ہم نے ذکر کی ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے

marfat.com

لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ اَوْ لَاُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ وَلَا يَجْتَمِعُ مَعَهٗ اِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاسْتَدَلَّ هُوَ بِذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهَا الظُّهْرُ فَهٰذَا قَوْلٌ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَلَمْ يَرْوِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عِنْدَنَا دَلِيْلٌ عَلٰى ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُنْزِلَتْ لِلْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا الْوُسْطٰى وَغَيْرِهَا فَكَانَتِ الظُّهْرُ فِيْمَا اُرِيْدَ وَلَيْسَتْ هِيَ الْوُسْطٰى فَوَجَبَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ الْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا وَمِنَ الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا حُضُوْرُهَا حَيْثُ تُصَلّٰى فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ الَّتِيْ يُفَرِّطُوْنَ فِيْ حُضُوْرِهَا لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ اَوْ لَاُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ يُرِيْدُ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ تَضْيِيْعِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ قَدْ اَمَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا اَوْ لَاُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اَيُّ صَلٰوةٍ هِيَ مِنْهُنَّ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ اِنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَمْ يَكُنْ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاِنَّمَا كَانَ لِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

۹۲۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کہا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آجائیں ورنہ میں ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔ اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (زوال سے متصل) پڑھتے تھے اور آپ کے ساتھ ایک یا دو صفیں ہوتیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا کہ وہ ظہر کی نماز ہے، یہ خود ان کا اپنا قول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں ہے اور ہمارے نزدیک اس آیت میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہ آیت نماز وسطیٰ اور اس کے علاوہ تمام نمازوں کی محافظت کے لیے نازل ہوئی اور ان میں ظہر کی نماز بھی مراد ہو لیکن وہ درمیانی نماز نہیں ہے پس اس آیت سے تمام نمازوں کی حفاظت واجب ہوگئی اور حفاظت یہ ہے کہ جب وہ نمازیں پڑھی جائیں تو ان میں حاضر ہونا چاہیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس نماز کے بارے میں جس میں وہ کوتاہی کرتے تھے فرمایا ان لوگوں کو باز آنا چاہیے ورنہ میں ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں گا تو آپ کی مراد یہ تھی کہ وہ لوگ اس نماز کو ضائع کرنے سے باز رہیں جس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ورنہ میں ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں گا اس پر درمیانی نماز کے بارے میں کوئی دلیل نہیں کہ وہ کون سی نماز ہے۔

ایک قوم کہتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نماز ظہر کے بارے میں نہیں تھا بلکہ وہ نماز جمعہ کے بارے میں ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کچھ لوگ جمعہ (کی نماز) سے پیچھے رہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز

marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَالَ لِقَوْمٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحْرِقُ عَلٰی قَوْمٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ فِیْ بُیُوْتِھِمْ

پڑھائے پھر میں جمعہ سے پیچھے رہنے والوں ان کے گھروں میں جلا دوں ـــــ

فَھٰذَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ یُخْبِرُ اَنَّ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ اِنَّمَا کَانَ لِلْمُتَخَلِّفِیْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ فِیْ بُیُوْتِھِمْ وَلَمْ یَسْتَدِلَّ ھُوَ بِذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ الْجُمُعَۃَ ھِیَ الصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی بَلْ قَالَ بِضِدِّ ذٰلِکَ وَاِنَّھَا الْعَصْرُ وَسَنَاْتِیْ بِذٰلِکَ فِیْ مَوْضِعِہٖ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَدْ وَافَقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَلٰی مَا قَالَ مِنْ ذٰلِکَ غَیْرُہٗ مِنَ التَّابِعِیْنَ۔

توحضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ان لوگوں کے بارے میں ہے جو جمعہ کی نماز چھوڑ کر گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں تو انھوں نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے جمعہ کی نماز درمیانی نماز قرار نہیں دیا۔ انشاء اللہ یہ بات اپنی جگہ پر آئے گی۔

کچھ تابعین نے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موافقت کی ہے

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ زَعَمَ حُمَیْدٌ وَغَیْرُہٗ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ کَانَتِ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّحَرِّقَ عَلٰی اَھْلِھَا صَلٰوۃَ الْجُمُعَۃِ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ نماز جس کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے گھر جلانے کا ارادہ فرمایا تھا، جمعہ کی نماز تھی۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ خِلَافُ ذٰلِکَ اَیْضًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا بِحَطَبٍ فَیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَھَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں وہ لکڑیاں جمع کرے پھر نماز کے لیے حکم دوں تو اس کے لیے اذان کہی جائے پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں اور ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں اس ذات کی

فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ

۹۲۵ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ وَمَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ.

۹۲۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَآءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اٰخُذَ شُعَلًا مِّنْ نَّارٍ فَاُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَّمْ يَخْرُجْ اِلَى الصَّلٰوةِ بَيْتَهٗ.

۹۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَخَّرَ الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ قُرْبُهٗ ثُمَّ جَآءَ وَفِي النَّاسِ رُقُوْدٌ وَهُمْ عِزُوْنَ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا ثُمَّ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا نَدَبَ النَّاسَ اِلٰى عَرْقٍ اَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَاَجَابُوْا وَهُمْ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَتَخَلَّفَ عَلٰى اَهْلِ

قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ وہ موٹی (پر گوشت) ہڈی یا بکری کے نہایت عمدہ پائے حاصل کرے گا تو وہ عشاء کی نماز میں حاضر ہو۔

ابن ابی الزناد اور مالک، ابو الزناد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق پر فجر اور عشاء سے بڑھ کر کوئی نماز بھاری نہیں اگر انھیں معلوم ہوتا کہ ان دو نمازوں کا کیا ثواب ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوتے اگرچہ گھٹنوں کے بل چلنا پڑتا میں چاہتا ہوں کہ مؤذن کو اقامت کا حکم دوں پھر کسی شخص کو لوگوں کی امامت پر مامور کروں اس کے بعد آگ کا ایک شعلہ لے کر ان لوگوں کے گھر جلا دوں جو نماز کے لیے نہیں آئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی حتی کہ رات کا تہائی حصہ گذر گیا یا اس کے قریب وقت ہوا تو آپ تشریف لائے لوگ کپڑے اتار کر سو چکے تھے۔ آپ کو سخت غصہ آیا پھر فرمایا اگر کوئی شخص لوگوں کو کھجوروں کی ایک ٹوکری یا (بکری کے) پایوں کی دعوت دے تو وہ اسے قبول کریں گے لیکن وہ اس نماز سے پیچھے رہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو اس نماز سے پیچھے رہتے ہیں اور انہیں آگ لگا کر جلا دوں۔

marfat.com

هٰذِهِ الدُّوْرِ الَّذِيْنَ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاضْرِمْهَا عَلَيْهِمْ بِالنِّيْرَانِ۔

۹۲۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهِ۔

حضرت ابوبکر نے حضرت عاصم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ اَنَّ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ قَالَ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ هِيَ الْعِشَاءُ وَلَمْ يَدُلَّهُ ذٰلِكَ عَلٰى اِنَّهَا هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى بَلْ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ مِمَّا سَنَذْكُرُهُ فِيْ مَوْضِعِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ وَافَقَ اَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ التَّابِعِيْنَ عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ۔

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات عشاء کے بارے میں فرمائی ہے لیکن اس میں اس کے درمیان نماز ہونے پر کوئی دلیل نہیں بلکہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے جسے ہم انشاء اللہ اس کے مقام پر ذکر کریں گے۔

بعض تابعین نے بھی اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کی ہے۔

۹۲۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَطَاءُ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّحَرِّقَ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا صَلٰوةُ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ۔

حضرت عطاء خراسانی، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جس نماز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ اس سے پیچھے رہنے والوں کو جلا دیں وہ نماز عشاء تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خِلَافُ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَاِنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالِ الصَّلٰوةِ وَاِنَّمَا كَانَ لِحَالٍ اُخْرٰى۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ان تمام باتوں کے خلاف مروی ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد حالت نماز کے لیے نہیں بلکہ کسی دوسرے حال کے لیے تھا۔

۹۳۰- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا شَيْءٌ فَقَالَ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَاَمَرْتُ رَجُلًا

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے کوئی بات مانع نہ ہوتی تو میں آدمی کو حکم دیتا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان کو ان کے گھروں میں جلا دیتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ایک

marfat.com

أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ حَرَّقْتُ بُيُوتًا عَلَى مَا فِيهَا قَالَ جَابِرٌ إِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ رَجُلٍ بَلَغَهُ عَنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَأُحْرِقَنَّ بَيْتَهُ عَلَى مَا فِيهِ۔

آدمی کی وجہ سے تھا آپ کو اس کی طرف سے ایک خبر پہنچی تو فرمایا اگر وہ باز نہ آیا تو میں اسے گھر کے اندر جلا دوں گا۔

فَهٰذَا جَابِرٌ يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ لِلتَّخَلُّفِ عَمَّا لَا يَنْبَغِي التَّخَلُّفُ عَنْهُ فَلَيْسَ فِي هٰذَا وَلَا فِي شَيْءٍ مِمَّا تَقَدَّمَهُ الدَّلِيلُ عَلَى الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى مَا هِيَ فَلَمَّا انْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ فِيمَا رَوَيْنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيلٌ رَجَعْنَا إِلَى مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَإِذَا لَيْسَ فِيهِ حِكَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِهِ لِأَنَّهُ قَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِي وُجِّهَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

ترجمہ: یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اس بات سے پیچھے رہنے کے سلسلے میں تھا جس سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے اس روایت اور گزشتہ روایت میں ایسی کوئی بات نہیں جو اس بات کی دلیل ہو کہ درمیانی نماز کونسی ہے جب ہماری اس مذکورہ گفتگو کی بناء پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی روایت سے اس بات پر پائی جانے والی دلیل کی نفی ہو گئی تو ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی طرف رجوع کیا اس میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات منقول نہیں بلکہ وہ ان کا اپنا قول ہے کیونکہ انھوں نے فرمایا یہی وہ نماز ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سند کے علاوہ اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۹۳۱- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا درمیانی نماز، نماز عصر ہے

فَلَمَّا تَضَادَّ مَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ دَلَّ هٰذَا عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهِ شَيْءٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْنَا إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ۔

جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایات میں تضاد پایا گیا تو یہ اس بات کی دلیل بنے کہ ان کے نزدیک اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی ثابت نہیں اب ہم ان کے غیر سے مروی روایات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

marfat.com

۹۳۲- فَإِذَا أَبُوْبَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مُخْلَدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ الْغَدَاةَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

حضرت ابورجاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو انھوں نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی اور فرمایا یہ صبح کی نماز ہے۔

۹۳۳- حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ قَالَ ثَنَا أَبُوْرَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هِيَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ۔

حضرت ابورجاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ صبح کی نماز ہے۔

۹۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالخلیل، جابر بن زید سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت مجاہد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۶- حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَالَ رَجُلٌ إِلٰى جَنْبِيْ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو میرے پہلو میں کھڑے ایک صحابی نے فرمایا یہ درمیانی نماز ہے۔

فَكَانَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ هٰذَا هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔ فَكَانَ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ عِنْدَهٗ هُوَ قُنُوْتُ الصُّبْحِ فَجَعَلَ بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ فِيْهَا الْقُنُوْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں اس آیت سے استدلال کیا ہے، تمام نمازوں اور (بالخصوص) درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ۔ ان کے نزدیک یہ قنوت، فجر کی نماز میں تھا لہٰذا انھوں نے اس سے ثابت کیا کہ درمیانی نماز وہی ہے جس میں ان کے نزدیک قنوت ہے۔

marfat.com

عِنْدَهٗ وَقَدْ خُوْلِفَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْمَ نَزَلَتْ۔

اس آیت کے شانِ نزول کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی گئی ہے۔

۹۳۷- فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے حضور باادب کھڑے ہو جاؤ" اس کے بعد ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

۹۳۸- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حسین بن نصر کہتے ہیں میں نے یزید بن ہارون سے سنا انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۳۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُفْيَانَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَذَكَرَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَالْقُنُوْتُ السُّكُوْتُ وَالْقُنُوْتُ الطَّاعَةُ۔

حضرت سفیان، اس آیت "وقوموا للہ قانتین" کے بارے میں منصور سے وہ حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ لوگ نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ (مذکورہ بالا) آیت نازل ہوئی "قنوت" خاموشی کو کہتے ہیں اور قنوت فرمانبرداری کے معنیٰ میں بھی ہے۔

۹۴۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ قَالَ مِنَ الْقُنُوْتِ الرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ وَخَفْضُ الْجَنَاحِ وَغَضُّ الْبَصَرِ مِنْ رَّهْبَةِ اللّٰهِ۔

حضرت مجاہد، اس آیت "وقوموا للہ قانتین" کے بارے میں فرماتے ہیں رکوع، سجدہ، بازو بچھا دینا اور خوفِ خدا سے آنکھیں بند کر دینا قنوت ہے۔

۹۴۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَوْ كَانَ الْقُنُوْتُ كَمَا تَقُوْلُوْنَ لَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ اِنَّمَا الْقُنُوْتُ الطَّاعَةُ يَعْنِيْ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں اگر قنوت کا وہ مطلب ہوتا جو تم کہتے ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس سے کچھ حصہ نہ ہوتا، قنوت فرمانبرداری کے معنیٰ میں ہے "اور جو تم (ازواج مطہرات) میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے۔"

marfat.com

۹۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ كُلُّهَا قُنُوْتٌ اَمَّا الَّذِيْ تَصْنَعُوْنَ فَلَا اَدْرِيْ مَا هُوَ۔

حضرت ابوالاشہب فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا تمام نماز قنوت ہے جو کچھ تم کرتے ہو مجھے معلوم نہیں وہ کیا ہے۔

فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ يُخْبِرُوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ الْقُنُوْتَ الَّذِيْ اُمِرُوْا بِهٖ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ السُّكُوْتُ عَنِ الْكَلَامِ الَّذِيْ كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْقُنُوْتَ الْمَذْكُوْرَ فِيْهَا هُوَ الْقُنُوْتُ الْمَفْعُوْلُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَدْ اَنْكَرَ قَوْمٌ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِيْ بَابِ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَوْ كَانَ هٰذَا الْقُنُوْتُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ الْقُنُوْتَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذًا لَمَا تَرَكَهٗ اِذْ كَانَ قَدْ اَمَرَ بِهِ الْكِتَابُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الَّذِيْ ذَهَبَ اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى اٰخَرُ۔

تو یہ ہیں حضرت ابن ارقم اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات جو بتاتے ہیں کہ اس آیت میں جس قنوت کا حکم دیا گیا ہے وہ اس گفتگو سے خاموشی اختیار کرنا ہے جسے وہ لوگ نماز میں کرتے تھے ——— لہٰذا اس سے آیت میں مذکور قنوت سے نماز فجر کی قنوت پر دلیل کا امکان نہ رہا۔

بعض لوگوں نے اس بات سے بھی انکار کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے ہم نے اسے صبح کی نماز میں قنوت سے متعلق باب میں ان کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اگر اس آیت میں مذکور قنوت وہی نماز فجر والی قنوت ہوتی تو آپ اسے نہ چھوڑتے کیونکہ قرآن پاک نے اس کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے موقف پر دوسری دلیل بھی مروی ہے۔

۹۴۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الْمُهَلَّبِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ ثَوْرِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ الصُّبْحُ فَصَلَ بَيْنَ سَوَادِ اللَّيْلِ وَبَيَاضِ النَّهَارِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا درمیانی نماز' فجر کی نماز ہے یہ رات کی سیاہی اور دن کی روشنی کو جدا جدا کرتی ہے۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ اَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الَّذِيْ جَعَلَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِهٖ هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هٰذِهِ الْعِلَّةُ وَقَدْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جس دلیل کے ساتھ فجر کی نماز کو درمیانی نماز قرار دیا گیا ہے وہ یہی ہے، یہ بھی احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وقوموا للہ قانتین" سے

marfat.com

يَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ. اَرَادَ بِهٖ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ هُوَ طُوْلُ الْقِيَامِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ فَقَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا.

جو انھوں نے صبح کی نماز کا قنوت مراد لیا ہے اس سے طویل قیام مراد ہو جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا جس میں قیام طویل ہو ہم نے یہ بات اس کتاب میں اپنے مقام پر ان کی سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّمَا اُقِرَّتِ الصُّبْحُ رَكْعَتَيْنِ لِطُوْلِ الْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ اَيْضًا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُهٗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ اَرَادَ بِهٖ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى وَغَيْرُهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ "صبح کی نماز، طویل قرأت کی وجہ سے دو رکعتیں برقرار رکھی گئیں" دوسرے مقام پر ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔

یہ بھی احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وقوموا للہ قانتین" سے اس (قنوت) کا تمام نمازوں اور درمیانی نماز میں بھی ہونا مراد ہو وسطیٰ ہو یا غیر وسطیٰ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى اَنَّهَا الْعَصْرُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے درمیانی نماز کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نماز عصر ہے۔

۹۴۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ ذِرِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَبْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ.

حضرت ذر بن عبید اللہ عبدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ "صلوٰۃ وسطیٰ" نماز عصر ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ۔"

فَلَمَّا اخْتُلِفَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ اَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ وَذَهَبَ اَيْضًا مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّهَا غَيْرُ الْعَصْرِ اَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ.

جب اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مختلف باتیں مروی ہیں تو ہم نے چاہا کہ ان کے غیر کی روایات دیکھیں جو لوگ اس سے نماز عصر کے علاوہ مراد لیتے ہیں وہ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

۹۴۵- فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوْحٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَنَافِعٌ

حضرت ابو جعفر محمد بن علی اور حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن رافع (حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) نے ان دونوں سے بیان فرمایا کہ وہ ازواج مطہرات کے دور میں قرآن پاک

مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ رَافِعٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ عَلَى عَهْدِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَكْتَبَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْحَفًا وَقَالَتْ لِي اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَلَا تَكْتُبْهَا حَتّٰى تَاْتِيَنِي فَاُمْلِيَهَا عَلَيْكَ كَمَا حَفِظْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اَتَيْتُهَا بِالْوَرَقَةِ الَّتِي اَكْتُبُهَا فَقَالَتِ اكْتُبْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ.

لکھا کرتے تھے فرماتے ہیں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے مجھے ایک نسخہ لکھنے کے لیے دیا اور فرمایا جب سورۂ بقرہ کی اس آیت پر پہنچو تو اسے نہ لکھنا یہاں تک کہ میرے پاس آؤ میں تمہیں اس طرح لکھاؤں گی جس طرح میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا ہے' فرماتے ہیں جب میں اس پر پہنچا تو وہ کاغذ جس پر میں نے لکھا تھا لے کر حاضر ہوا' ام المومنین نے فرمایا لکھو "

تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز' اور نماز عصر کی حفاظت کرو۔

۹۴۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ مِثْلَهُ عَنْ حَفْصَةَ غَيْرَ اَنَّهَا لَمْ تَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت زید بن اسلم، حضرت عمرو بن رافع سے وہ حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔

۹۴۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ اَنَّهُ قَالَ اَمَرَتْنِي عَائِشَةُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَفْصَةَ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابو یونس سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم فرمایا اس کے بعد انھوں نے حضرت حفصہ سے علی بن معبد کی روایت کی طرح ذکر کیا۔

۹۴۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ حُمَيْدٍ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اَلصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَتْ كُنَّا نَقْرَؤُهَا عَلَى الْحَرْفِ الْاَوَّلِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ام حمید بنت عبدالرحمن فرماتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "الصلوۃ الوسطیٰ" کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا پہلے ہم عہد رسالت میں اس طرح پڑھتے تھے: "حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین"۔

marfat.com

وَسَلَّمَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ.

قَالُوا فَلَمَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا ذُكِرَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوُسْطٰى غَيْرُ الْعَصْرِ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عِنْدَنَا عَلَى مَا ذَكَرُوا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ الْعَصْرُ مُسَمَّاةً بِالْعَصْرِ وَمُسَمَّاةً بِالْوُسْطٰى فَذَكَرَهَا هٰهُنَا بِاسْمَيْهَا جَمِيعًا هٰذَا يَجُوزُ لَوْ ثَبَتَ مَا فِي تِلْكَ الْآثَارِ مِنَ التِّلَاوَةِ الزَّائِدَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ الَّتِي قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ مَعَ أَنَّ التِّلَاوَةَ الَّتِي قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ دَافِعَةٌ لِكُلِّ مَا خَالَفَهَا **وَقَدْ** رُوِيَ أَنَّ الَّذِي كَانَ فِي مُصْحَفِ حَفْصَةَ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرُ مَا رَوَيْنَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ.

٩٤٩- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ قَالَ كَانَ مَكْتُوبًا فِي مُصْحَفِ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَهِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ.

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ تَأْوِيلَ الْآثَارِ الْأُوَلِ مِنْ قَوْلِهِ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ لِأَنَّهُ سَمَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِالْعَصْرِ وَبِالْوُسْطٰى فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا قَوْلُ مَنْ

فقہاء کرام فرماتے ہیں ان روایات کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے "حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطى وصلوة العصر" فرمایا تو ثابت ہوا کہ "صلوۃ وسطی" (درمیانی نماز) عصر کے علاوہ ہے لیکن ان کی اس بات پر ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے عصر کو عصر بھی کہا جاتا ہو اور وسطی بھی، لہٰذا یہاں ان کے دونوں نام ذکر فرمائے۔ لیکن یہ بات اس وقت ممکن ہوگی جب ان روایات میں پائی جانے والی مشہور قراءت پر (لفظ صلوۃ العصر کی) زائد قراءت ثابت ہو حالانکہ جس وقت تلاوت کے ساتھ یہ دلیل قائم ہو چکی ہے تو وہ ہر اس بات کو دور کرتی ہے جو اس کے خلاف ہے۔

یہ بھی مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مصحف میں پہلے روایت کی گئی روایات کے خلاف (مذکور) ہے۔

حضرت عمرو بن رافع فرماتے ہیں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے مصحف میں لکھا ہوا تھا "حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وہی صلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین" (یعنی صلوۃ العصر کا ذکر صلوۃ وسطی کی تفسیر کے طور پر ہوا)۔

پہلی روایات میں مذکور ارشاد خداوندی کا مفہوم جو ہم نے بیان کیا وہ اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ عصر کی نماز کو نماز عصر بھی کہتے تھے اور صلوۃ وسطی بھی، لہٰذا اس سے ان لوگوں کا موقف ثابت ہو گیا جن کے نزدیک اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔

marfat.com

مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِي ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى نَسْخِ مَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ كُلْثُوْمٍ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی روایت حضرت حفصہ، حضرت عائشہ اور حضرت ام کلثوم (رضی اللہ عنہم) کی روایت کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

٩٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُوْ شُرَيْحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شَقِيْقُ بْنُ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنْزَلَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "حافظوا علی الصلوات وصلوٰۃ العصر" نازل ہوئی تو ہم دور رسالت میں جس قدر اللہ نے چاہا اسے پڑھتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر کے یہ آیت نازل فرمائی "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ"۔

فَأَخْبَرَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ التِّلَاوَةَ الْأُوْلٰى هِيَ مَا رَوَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَأَنَّهُ نَسَخَهَا ذٰلِكَ التِّلَاوَةُ الَّتِيْ قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ فَإِنْ كَانَ قَوْلُهُ الثَّانِيْ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى نَسْخًا لِلْعَصْرِ أَنْ تَكُوْنَ هِيَ الْوُسْطٰى فَذٰلِكَ نَسْخٌ لَهَا وَإِنْ كَانَ نَسْخًا لِتِلَاوَةِ أَحَدِ اسْمَيْهَا وَتَثْبِيْتِ اسْمِهَا الْآخَرِ فَإِنَّهُ قَدْ ثَبَتَ أَنَّ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا مَا ذَكَرْنَا عُدْنَا إِلٰى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ.

تو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بتایا کہ پہلی تلاوت وہی ہے جسے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا اور یہ تلاوت اس تلاوت کے ساتھ منسوخ ہوگئی جس کے ساتھ حجت قائم ہے اگر "والصلوٰۃ الوسطیٰ" عصر کی تنسیخ کے لیے ہے کہ یہ صلوٰۃ وسطیٰ نہیں تو یہ اس بات کا نسخ ہوگا اور اگر اس کے ایک نام کی تلاوت منسوخ کرنے اور دوسرے کو باقی رکھنے کے لیے ہے تو ثابت ہوا کہ "صلوٰۃ وسطیٰ" سے نماز عصر ہی مراد ہے۔ جب ہمارے اس بیان میں احتمال کی صورت پیدا ہوگئی تو ہم نے اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کی طرف رجوع کیا۔

٩٥١ - فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا يُحَدِّثُ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت زر رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم غزوۂ احزاب کے موقع پر لڑتے رہے حتی کہ نماز عصر نہ پڑھ سکے اور سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا تو رسول اکرم

marfat.com

قاتلنا الاحزاب فشغلونا عن صلوٰة العصر حتى كربت الشمس ان تغيب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم املا قلوب الذين شغلونا عن الصلوٰة الوسطى نارا او املا بيوتهم نارا او املا قبورهم نارا فقال علي كنا نرى انها صلوٰة الفجر۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ! جن لوگوں نے ہمیں "صلوٰۃ وسطیٰ" (درمیانی نماز) سے روکے رکھا ان کے دلوں کو آگ سے بھر دے، ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے، ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ہم خیال کیا کرتے تھے کہ اس سے فجر کی نماز مراد ہے۔

فهذا علي قد اخبر انهم كانوا يرونها قبل قول النبي صلى الله عليه وسلم هذا الصبح حتى سمعوا النبي صلى الله عليه وسلم يومئذ يقول هذا فعلموا بذلك انها العصر۔

تو یہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ صحابہ کرام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے پہلے اسے صبح کی نماز سمجھتے تھے یہاں تک کہ اس دن انھوں نے آپ سے سنا تو جان گئے کہ یہ نماز عصر ہے۔

۹۵۲- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدي عن شعبة عن الحكم عن يحيى ابن الجزار عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قعد يوم الخندق على فرضة من فرض الخندق ثم ذكر نحوه الا انه لم يذكر قول علي كنا نرى انها الصبح۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ غزوۂ خندق کے دن خندق کے ایک دہانے پر تشریف فرما ہوئے، پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ہم اسے صبح کی نماز سمجھتے تھے۔

۹۵۳- حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا الفريابي عن سفيان عن عاصم ابن ابي النجود عن زر بن حبيش قال قلت لعبيدة سل لنا عليا عن الصلوٰة الوسطى فسأله فذكر نحوه وزاد كنا نرى انها الفجر حتى سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول هذا۔

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبیدہ سے کہا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں پوچھیں انھوں نے پوچھا تو آپ نے اس (پہلے) کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ فرمایا کہ ہم اسے فجر کی نماز سمجھتے تھے حتیٰ کہ ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا۔

۹۵۴- حدثنا علي قال ثنا اسحق بن منصور قال ثنا محمد بن طلحة عن زبيد عن مرة عن عبد الله عن النبي

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول کہ ہم اسے فجر کی نماز

marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَلِيٍّ كُنَّا نَرَى اَنَّهَا الْفَجْرُ.

سمجھتے تھے، ذکر نہیں کیا۔

۹۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

حضرت ابو عامر، حضرت محمد بن طلحہ سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۵۶- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خُبَابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوًا فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْهُ حَتّٰى مَسَّا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تشریف لے گئے آپ واپس نہ لوٹے حتیٰ کہ عصر کی نماز اس وقت سے رہ گئی جس میں آپ پڑھتے تھے اور شام ہو گئی۔ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعْدَوَيْهِ عَنْ عَبَّادٍ عَنْ هِلَالٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ.

حضرت عبادہ، حضرت بلال سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۹۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت مقسم اور سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "خندق کے دن" اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر فرمایا۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُّقْبَلَ عَنْهُ مِنْ رَّاْيِهٖ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ.

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) بتاتے ہیں کہ یہ نماز عصر ہے، تو آپ سے کس طرح اس کے خلاف رائے قبول کی جائے۔

۹۵۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ سَبَلَانُ عَنْ كُهَيْلِ بْنِ حَرْمَلَةَ النَّمَرِيِّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دمشق میں آکر ابو کلثم دوسی کے پاس اترے پھر مسجد میں تشریف لا کر اس کے مغربی کونے میں تشریف فرما ہوئے۔ لوگوں نے درمیانی نماز کے

marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ اَقْبَلَ حَتّٰی نَزَلَ دِمَشْقَ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ كُلْثُمَ الدَّوْسِیِّ فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَجَلَسَ فِیْ غَرْبِیِّهٖ فَتَذَاكَرُوا الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰی فَاخْتَلَفُوْا فِیْهَا فَقَالَ اخْتَلَفْنَا فِیْهَا كَمَا اخْتَلَفْتُمْ وَنَحْنُ بِفِنَاءِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْنَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَبُوْ هَاشِمِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ لَكُمْ ذٰلِكَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ جَرِیًّا عَلَیْهِ فَاسْتَاْذَنَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَاَخْبَرَنَا اَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

بارے میں گفتگو کرتے ہوئے باہم اختلاف کیا انھوں نے فرمایا اس سلسلے میں تمہاری طرح ہم میں بھی اختلاف تھا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس کے صحن میں تھے۔ ہم میں سے ایک نیک شخص ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس تھے انھوں نے فرمایا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور وہ آپ سے بے تکلف تھے اجازت مانگ کر اندر داخل ہوئے پھر باہر ہمارے پاس آئے اور بتایا کہ اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔

---

۹۶۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ حُمَیْدٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ وَرْدَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰی صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

حضرت موسیٰ بن وردان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درمیانی نماز، نماز عصر ہے۔

---

۹۶۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذِهِ اٰثَارٌ قَدْ تَوَاتَرَتْ وَجَاءَتْ مَجِیْئًا صَحِیْحًا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰی هِیَ الْعَصْرُ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ اَیْضًا جُمْلَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ روایات متواترہ صحیح طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں کہ درمیانی نماز سے نماز عصر مراد ہے اور جلیل القدر صحابہ کرام نے بھی یہی بات فرمائی ہے۔

---

marfat.com

٩٦٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: درمیانی نماز سے نمازِ عصر مراد ہے۔

٩٦٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ مِثْلَهٗ۔

حضرت حسن، حضرت ابوسعید (رضی اللہ عنہما) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٦٤ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اَبِي عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ۔

حضرت حارث، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٦٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ الطَّائِفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ سَاَقْرَاُ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى تَعْرِفَهَا اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهٖ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ الظُّهْرِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ الْمَغْرِبِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ الْعَتَمَةَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ هِيَ الْعَصْرُ هِيَ الْعَصْرُ۔

حضرت عبدالرحمن ابن لبیبہ طائفی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا عنقریب میں تیرے سامنے قرآن پڑھوں گا حتی کہ تو جان جائے گا کیا اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد نہیں فرماتا۔ "زوالِ شمس کے وقت نماز پڑھو"، اس سے ظہر کی نماز مراد ہے۔ "رات چھا جانے" سے مغرب، عشاء کی نماز کے بعد، یہ تینوں تمہارے پردے کے وقت ہیں" سے عشاء کی نماز، "صبح کا وقت (فرشتوں کی) حاضری کا وقت ہے" سے نمازِ فجر مراد ہے۔ پھر فرمایا "تمام نمازوں بالخصوص نمازِ عصر کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ" سے نمازِ عصر مراد ہے، یہ نمازِ عصر ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَلِمَ سُمِّيَتْ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةَ الْعَصْرِ قِيْلَ لَهٗ قَدْ قَالَ النَّاسُ فِي هٰذَا قَوْلَيْنِ فَقَالَ قَوْمٌ سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِاَنَّهَا بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ

اگر کوئی شخص کہے کہ نمازِ عصر کو "صلوٰۃ وسطیٰ" (درمیانی نماز) کیوں کہا گیا تو اسے جواب دیا جائے گا اس سلسلے میں لوگ دو باتیں کہتے تھے ایک قوم کہتی ہے یہ نام اس لیے رکھا گیا کہ رات کی دو نمازوں اور دن کی دو نمازوں کے درمیان

marfat.com

مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَبَيْنَ صَلٰوتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ النَّهَارِ۔

ہے۔ دوسرے لوگ اس سلسلے میں کہتے ہیں۔

۹۶۶۔ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنِيْ الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ بَحْرَ بْنَ الْحَكَمِ الْكَيْسَانِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ يَقُوْلُ اِنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا تِيْبَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْفَجْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَصَارَتِ الصُّبْحَ وَفُدِيَ اِسْحٰقُ عِنْدَ الظُّهْرِ فَصَلّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْبَعًا فَصَارَتِ الظُّهْرُ وَبُعِثَ عُزَيْرٌ فَقِيْلَ لَهٗ كَمْ لَبِثْتَ فَقَالَ يَوْمًا فَرَاَى الشَّمْسَ فَقَالَ اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَصَارَتِ الْعَصْرُ وَقَدْ قِيْلَ غُفِرَ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَغْرِبِ فَقَامَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَجُهِدَ فَجَلَسَ فِي الثَّالِثَةِ فَصَارَتِ الْمَغْرِبُ ثَلٰثًا وَاَوَّلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن، عبیداللہ بن محمد بن عائشہ (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں جب صبح کے وقت حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، یہ صبح کی نماز ہوگئی۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قربانی[1] ظہر کے وقت پیش کی گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعتیں پڑھیں، یہ نماز ظہر ہوگئی، حضرت عزیر علیہ السلام کو زندہ کر کے پوچھا آپ کتنا عرصہ ٹھہرے انہوں نے عرض کیا ایک دن پھر سورج کو دیکھ کر کہا یا دن کا کچھ حصہ، اس کے بعد آپ نے چار رکعات ادا کیں تو یہ نماز عصر ہوگئی۔ یہ بھی کہا گیا کہ مغرب کے وقت حضرت عزیر اور حضرت داؤد علیہ السلام کی بخشش ہوئی تو چار رکعتیں پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے جب تھک گئے تو تیسری رکعت پر بیٹھ گئے تو مغرب کی تین رکعتیں ہوگئیں اور عشاء کی نماز سب سے پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی اسی لیے

فَلِذٰلِكَ قَالُوا الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَهٰذَا عِنْدَنَا مَعْنًى صَحِيْحٌ لِاَنَّ اَوَّلَ الصَّلَوَاتِ اِنْ كَانَتِ الصُّبْحَ وَاٰخِرَهَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَالْوُسْطٰى فِيْمَا بَيْنَ الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ هِيَ الْعَصْرُ فَلِذٰلِكَ قُلْنَا اِنَّ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

نماز عصر کو درمیانی نماز کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ توجیہ صحیح ہے کیونکہ اگر صبح کی نماز پہلی اور عشاء کی نماز آخری نماز ہو تو پہلی اور آخری کے درمیان درمیانی نماز عصر کی نماز ہوگی، اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ درمیانی نماز، نماز عصر ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِيْ يُصَلّٰى فِيْهِ الْفَجْرُ اَيُّ وَقْتٍ هُوَ

باب: نماز فجر کس وقت ادا کی جائے

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مسلمان عورتیں

[1] قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ہوئی سے اسحٰق علیہ السلام کی نہیں ہوئی [illegible] ۱۲

marfat.com

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلٰى أَهْلِهِنَّ وَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کیا کرتی تھیں وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوتی تھیں پھر اپنے گھروں کو واپس جاتیں تو انھیں کوئی شخص پہچان نہ سکتا۔

۹۶۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت شعیب نے امام زہری سے روایت کیا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۶۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا مِّنَ الْغَلَسِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے فرمایا اندھیرے کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو نہ پہچان سکتیں۔

۹۷۰- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

یحییٰ بن سعید، حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں البتہ انھوں (یحییٰ بن سعید) نے فرمایا کہ وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔

۹۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ فَغَلَّسَ بِهَا ثُمَّ صَلَّاهَا فَأَسْفَرَ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى الْإِسْفَارِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں مجھے حضرت بشیر بن ابو مسعود نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی پھر آپ نے سفیدی میں ادا فرمائی اس کے بعد روشنی کی طرف نہ لوٹے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک قبض فرمائی۔

۹۷۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ

حضرت نہیک بن یریم، حضرت مغیث بن سُمَیّ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہمیں نے

ح وحدثنا فهد قال ثنا محمد بن كثير قال ثنا الاوزاعي قال حدثني نهيك ابن يريم عن مغيث ابن سمي انه قال صليت مع ابن الزبير الصبح بغلس فالتفت الى عبد الله بن عمر فقلت ما هذا فقال هذه صلوتنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع ابي بكر ومع عمر فلما قتل عمر رضي الله عنه اسفر بها عثمان رضي الله عنه.

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہا کے ساتھ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی، تو میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے انھوں نے فرمایا ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز روشنی میں ادا فرمائی۔

۹۷۳- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدي قال ثنا هشام بن ابي عبد الله عن قتادة عن انس بن مالك وزيد بن ثابت قالا تسحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم خرجنا الى الصلوة قلت كم بين ذلك قال قدر ما يقرأ الرجل خمسين اية.

حضرت قتادہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی، پھر ہم نماز کے لیے نکلے۔ میں (حضرت قتادہ) نے پوچھا ان کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انھوں نے فرمایا جتنے وقت میں کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کرتا ہے۔

۹۷۴- حدثنا محمد بن سليمن الباغندي قال ثنا عمرو بن عون قال انا هشيم عن منصور بن زاذان عن قتادة عن انس عن زيد بن ثابت مثله.

حضرت منصور بن زاذان، حضرت قتادہ سے وہ حضرت انس سے وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۷۵- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة قال حدثني سعد بن ابراهيم قال سمعت محمد ابن عمرو بن الحسن قال لما قدم الحجاج جعل يؤخر الصلوة فسألنا جابر بن عبد الله عن ذلك فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الصبح او قال كانوا يصلون الصبح بغلس.

محمد بن عمرو بن حسن فرماتے ہیں جب حجاج آیا تو اس نے نماز کو موخر کر دیا ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا فرمایا صحابہ کرام صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

۹۷۶- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا

حضرت محمد بن عمرو بن حسن، حضرت جابر رضی اللہ عنہ

marfat.com

وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نماز فجر اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

---

۹۷۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ وَدُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ اَنَّهُمَا اَخْبَرَتْهُمَا قَيْلَةُ بِنْتُ مَخْرَمَةَ اَنَّهَا قَدِمَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ وَقَدْ اُقِيْمَتْ حِيْنَ شَقَّ الْفَجْرُ وَالنُّجُوْمُ شَابِكَةٌ فِي السَّمَاءِ وَالرِّجَالُ لَا تَكَادُ تَعَارَفُ مَعَ الظُّلْمَةِ۔

حضرت صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ، حضرت قیلہ بنت مخرمہ سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی، تو حضور علیہ السلام صحابہ کرام کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، طلوع فجر کے ساتھ ہی اقامت کہی گئی۔ اس وقت ستارے آسمان میں صاف نظر آ رہے تھے اور اندھیرے کی وجہ سے لوگ .. پہچانے نہیں جاتے تھے۔

---

۹۷۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَا ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوْسِيُّ قَالَ ثَنَا ضُرْغَامَةُ بْنُ عُلَيْبَةَ ابْنِ حَرْمَلَةَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْبٍ مِّنَ الْحَيِّ فَصَلّٰى بِنَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَانْصَرَفَ وَمَا اَكَادُ اَنْ اَعْرِفَ وُجُوْهَ الْقَوْمِ اَيْ كَانَهٗ بِغَلَسٍ۔

حضرت ضرغامہ بن علیبہ بن حرملہ عنبری فرماتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے میرے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں اپنے قبیلہ کے کچھ سواروں کے ساتھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب آپ فارغ ہوئے تو اندھیرے کی وجہ سے لوگوں کے چہرے پہچان نہیں سکتا تھا۔

---

۹۷۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ عَنْ ضُرْغَامَةَ بْنِ عُلَيْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ضرغامہ ابن علیبہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَقَالُوْا هٰكَذَا يُفْعَلُ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يُغَلَّسُ بِهَا فَاِنَّهُ اَفْضَلُ مِنَ الْاِسْفَارِ بِهَا۔ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلِ الْاِسْفَارُ بِهَا اَفْضَلُ مِنَ التَّغْلِيْسِ

۹۸۰ - وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَمَرَنِىْ عَلْقَمَةُ اَنْ اَلْزَمَهُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ مُزْدَلِفَةَ وَطَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ اَقِمْ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ مَا رَاَيْتُكَ تُصَلِّىْ فِيْهَا قَطُّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ هٰذِهِ يَعْنِىْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ فِىْ هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَاْتِى النَّاسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ وَصَلٰوةُ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَنْزِعُ الْفَجْرُ رَاَيْتُ

۹۸۱ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِىُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَ النَّحْرِ حِيْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا فِىْ هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبُ وَصَلٰوةُ

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا ہے کہ فجر کی نماز اسی طرح اندھیرے میں پڑھی جائے وہ روشنی میں پڑھنے کی نسبت افضل ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا اندھیرے کی بجائے سفیدی میں پڑھنا افضل ہے انھوں نے اس سلسلے میں یہ دلیل دی ہے:

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حج کے لیے گئے تو حضرت علقمہ نے مجھے ان کے ساتھ رہنے پر مامور فرمایا، مزدلفہ کی رات جب صبح طلوع ہوئی تو فرمایا اقامت کہو میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! میں نے آپ کو کبھی بھی اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا تو انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اس مقام پر یہ نماز اسی وقت پڑھتے تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹا کر پڑھی جاتی ہیں مغرب کی نماز جب لوگ مزدلفہ میں آجائیں اور صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی جاتی ہے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف گیا تو انھوں نے قربانی کے دن نماز فجر، فجر طلوع ہوتے ہی ادا فرمائی پھر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ دو نمازیں اس مقام پر اپنے وقت سے ہٹائی جائیں۔ مغرب کی نماز اور نماز فجر جو اس وقت پڑھی جاتی ہے۔

marfat.com

الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ۔

٩٨٢- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي سَمُرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طَرِيفٍ أَنَّهُ كَانَ شَاهِدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِصْنَ الطَّائِفِ فَكَانَ يُصَلِّي بِنَا صَلٰوةَ الْفَجْرِ حَتّٰى لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا رَمٰى بِنَبْلِهِ أَبْصَرَ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ۔

٩٨٣- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْفَجْرَ كَاسْمِهَا۔

٩٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلٰى أَبِي بَرْزَةَ فَسَأَلَهُ أَبِي عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالرَّجُلُ يَعْرِفُ وَجْهَ جَلِيسِهِ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔

قَالُوا فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى تَأْخِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا وَعَلٰى تَنْوِيرِهِ بِهَا وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِي خِلَافِ الْوَقْتِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ بِمُزْدَلِفَةَ وَإِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ تُحَوَّلُ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَلَيْسَ

حضرت ابو طریف فرماتے ہیں میں طائف کے قلعے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ صبح کی نماز اس وقت پڑھاتے کہ اگر کوئی شخص اپنا تیر پھینکتا تو اس کے گرنے کی جگہ دیکھ لیتا۔

حضرت عبد اللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے نام کی طرح اس میں تاخیر فرماتے تھے (کیونکہ فجر روشنی پھیلنے اور پھوٹنے کو کہتے ہیں تو آپ روشنی میں نماز پڑھتے)

حضرت عوف بن یسار بن سلامہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابو برزہ کے پاس حاضر ہوا میرے والد نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ نماز فجر سے فارغ ہوتے تو اس وقت آدمی اپنے ہم نشین کے چہرے کو پہچان سکتا تھا آپ ساٹھ سے سو تک آیات پڑھتے تھے۔

ان روایات میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نماز فجر تاخیر سے اور روشنی میں پڑھتے تھے اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ فجر کی نماز اس وقت کے خلاف پڑھتے جس وقت آپ مزدلفہ میں پڑھتے اور یہ نماز (مزدلفہ میں) اپنے وقت سے ہٹائی گئی۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات اور گزشتہ روایات میں کوئی ایسی بات نہیں جو ان میں سے کسی

marfat.com

فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ وَلَا فِيْمَا تَقَدَّمَهَا دَلِيْلٌ عَلَى الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ فَعَلَ شَيْئًا وَغَيْرُهُ أَفْضَلُ مِنْهُ عَلَى التَّوْسِعَةِ مِنْهُ عَلَى أُمَّتِهِ كَمَا تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَكَانَ وُضُوْءُهُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ سِوَى هٰذِهِ الْآثَارِ هَلْ فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَضْلِ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

ایک کی فضیلت پر دلالت کرے یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کسی وقت ایک کام کریں اور دوسرے وقت اس کے علاوہ عمل کریں تاکہ امت کے لیے آسانی ہو جیسے آپ نے ایک ایک بار (اعضاء دھوکر) وضو فرمایا حالانکہ آپ کا تین تین اعضاء کو دھونا افضل تھا تو ہم نے ارادہ کیا کہ ان کے علاوہ روایات کو دیکھیں کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو ان میں سے کسی کے افضل ہونے کی دلیل ہو۔

۹۸۵۔ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ ابْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَكُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ أَوْ قَالَ لِأُجُوْرِكُمْ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو جب تم روشنی میں پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہوگا یا فرمایا تمہارے ثواب زیادہ ہوں گے

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِحُوْا بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَمَا أَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے انصاری صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز خوب صبح کر کے پڑھو جب تم اچھی طرح صبح کرو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو اس کا ثواب زیادہ ہے۔

marfat.com

نَوِّرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ.

٩٨٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَكُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ.

زید بن اسلم، عاصم بن عمر سے وہ اپنی قوم کے چند انصار صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز، خوب صبح کر کے پڑھو جب تم اسے اچھی طرح صبح کر کے پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

٩٨٩- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوِّرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ.

محمود بن لبید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشنی میں پڑھو، اس کا ثواب زیادہ ہے۔

٩٩٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سَيَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنْ بِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت جابر، ابوبکر صدیق سے وہ حضرت بلال (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْإِخْبَارُ عَنْ مَوْضِعِ الْفَضْلِ وَإِنَّهُ التَّنْوِيْرُ بِالْفَجْرِ وَفِي الْآثَارِ الْأُوَلِ الَّتِيْ فِي الْفَصْلَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ الْإِخْبَارُ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ وَقْتٍ هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ مَرَّةً يُغَلِّسُ وَمَرَّةً يُسْفِرُ عَلَى التَّوْسِعَةِ وَالْأَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ مَا بُيِّنَ فِيْ حَدِيْثِ رَافِعٍ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں فضیلت کا وقت بتایا گیا ہے اور وہ صبح کو خوب روشن کرنا ہے پہلی دو فصلوں میں مروی روایات میں وہ وقت بتایا گیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے، ہو سکتا ہے آپ امت کے لیے وسعت پیدا کرتے ہوئے کبھی اندھیرے میں اور کبھی روشنی میں پڑھتے ہوں لیکن ان میں سے افضل وہ ہے جو حضرت رافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے تاکہ روایات میں تضاد نہ ہو۔ اس باب میں مروی روایات کا یہ بیان ہے اور وہ جو آپ کے بعد والوں سے مروی ہے وہ یہ ہے۔

marfat.com

الآثَارُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَمَّنْ بَعْدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ۔

٩٩١- فَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يُحَدِّثُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ حَيَّانَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ السُّحُوْرِ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت قرہ بن حیان بن حارث فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی جب آپ سحری سے فارغ ہوئے تو آپ نے موذن کو حکم دیا اس نے نماز کے لیے اقامت کہی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ عَلِيًّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى وَقْتِ خُرُوْجِهٖ مِنْهَا اَيُّ وَقْتٍ كَانَ فَقَدْ يُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ اَطَالَ فِيْهَا الْقِرَاءَةَ فَاَدْرَكَ التَّغْلِيْسَ وَالتَّنْوِيْرَ جَمِيْعًا وَذٰلِكَ عِنْدَنَا حَسَنٌ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنْهُ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے طلوع فجر کے وقت نماز شروع فرمائی اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس سے فارغ کب ہوئے ممکن ہے آپ نے طویل قرأت کی ہو اور اس طرح اندھیرے اور روشنی دونوں کو پا لیا ہو۔ اور ہمارے نزدیک یہ بہترین تاویل ہے۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ دیکھیں کیا اس سلسلے میں ان سے کوئی بات مروی ہے۔

٩٩٢- فَاِذَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ دَاؤُدَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَوْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يُصَلِّيْ بِنَا الْفَجْرَ وَنَحْنُ نَتَرَاءَى الشَّمْسَ مَخَافَةَ اَنْ تَكُوْنَ قَدْ طَلَعَتْ۔

حضرت داؤد بن یزید اودی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تو ہم سورج کو دیکھتے کہ مبادا طلوع ہو گیا ہو۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يُخْبِرُ عَنِ انْصِرَافِهٖ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ حَالِ التَّنْوِيْرِ فَدَلَّ ذٰلِكَ

یہ حدیث اس بات کی خبر دیتی ہے کہ وہ روشنی کی حالت ہوتی تھی۔ یہ ہماری مذکورہ گفتگو پر دلالت کرتی ہے آپ سے

عَلٰی مَا ذَکَرْنَا وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ اَیْضًا فِیْ ذٰلِکَ الْاَمْرُ بِالْاِسْفَارِ.

یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے روشنی میں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔

۹۹۳- حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ یَا قَنْبَرُ اَسْفِرْ اَسْفِرْ.

حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے اے قنبر! روشن کرو، روشن کرو!۔

۹۹۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ اَنَا سَیْفُ بْنُ هٰرُوْنَ الْبُرْجُمِیُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ سَلْعٍ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ کَانَ عَلِیٌّ یُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ اَحْیَانًا وَیُغَلِّسُ بِهَا اَحْیَانًا.

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فجر کی نماز کبھی اندھیرے میں اور کبھی روشنی میں پڑھاتے تو آپ کا اندھیرے میں پڑھانا اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ روشنی کر پایا جائے۔

فَیُحْتَمَلُ تَغْلِیْسُهٗ بِهَا اَنْ یَکُوْنَ تَغْلِیْسًا یُدْرِکُ بِهِ الْاِسْفَارَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلُ ذٰلِکَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۹۹۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ اَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ وَیُغَلِّسُ وَیُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَیَقْرَاُ بِسُوْرَةِ یُوْسُفَ وَیُوْنُسَ وَقِصَارِ الْمَثَانِیْ وَالْمُفَصَّلِ.

حضرت خرشہ بن حر فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز روشنی میں بھی پڑھتے اور اندھیرے میں بھی، اور اس کے درمیان بھی پڑھتے آپ سورۂ یوسف، سورۂ یونس، قصار مثانی اور مفصل کی تلاوت فرماتے۔

وَقَدْ رُوِیَتْ عَنْهُ اٰثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ قَدْ کَانَ یَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوتِهٖ مُسْفِرًا.

اور آپ سے متواتر روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ روشنی میں نماز سے فارغ ہوئے۔

۹۹۶- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ یَقُوْلُ صَلَّیْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں ہم نے صبح کی نماز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی۔ آپ نے اس میں سورۂ یوسف اور سورۂ حج آہستہ قرأت کے ساتھ تلاوت کیں تو اس نے کہا اللہ کی قسم پھر تو وہ طلوع فجر کے وقت (نماز کے

marfat.com

فِيهَا بِسُورَةِ يُوسُفَ وَسُورَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيئَةً فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُومُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ أَجَلْ.

لیے) کھڑے ہوتے ہوں گے تو انھوں نے کہا ہاں۔

۹۹۷- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيهَا بِالْبَقَرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا اسْتَشْرَفُوا فَقَالُوا طَلَعَتْ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ.

حضرت محمد بن یوسف فرماتے ہیں میں نے حضرت سائب بن یزید سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے اس میں سورہ بقرہ تلاوت کی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج نکل رہا تھا لوگوں نے کہا سورج طلوع ہو گیا ہے تو انھوں نے فرمایا اس نے ہمیں غافل تو نہیں پایا۔

۹۹۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفَ حَتّٰى جَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى جُدُرِ الْمَسْجِدِ هَلْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورہ بنی اسرائیل اور سورہ کہف کی تلاوت فرمائی حتیٰ کہ میں نے مسجد کی دیواروں کو دیکھنا شروع کر دیا کہ کہیں سورج تو طلوع نہیں ہوا۔

۹۹۹- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِالْكَهْفِ وَبَنِي إِسْرَائِيلَ.

حضرت عبد الملک بن میسرہ، حضرت زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نمازِ فجر میں سورہ کہف اور سورہ بنی اسرائیل کی تلاوت فرمائی۔

۱۰۰۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ بِسُورَةِ الْكَهْفِ وَسُورَةِ يُوسُفَ.

حضرت عبد اللہ بن عامر فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نمازِ فجر میں سورہ کہف اور سورہ یوسف پڑھی۔

۱۰۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْأَحْنَفُ ابْنُ قَيْسٍ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِعَاقُولِ الْكُوفَةِ

حضرت عبد اللہ بن شقیق فرماتے ہیں ہمیں احنف بن قیس نے مقام عاقول کوفہ میں فجر کی نماز پڑھائی انھوں نے پہلی رکعت میں سورہ کہف اور دوسری میں سورہ یوسف پڑھی اور فرماتے ہیں ہمیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی تو انھوں

marfat.com

فقرأ في الركعة الأولى الكهف وفي الثانية بسورة يوسف قال وصلى بنا عمر رضي الله عنه صلوة الصبح فقرأ بهما فيهما.

نے بھی یہی دو سورتیں پڑھیں۔

۱۰۰۲- حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا ابو الاحوص عن ابي اسحق عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال صلى بنا عمر بن الخطاب بمكة صلوة الفجر فقرأ في الركعة الأولى بيوسف حتى بلغ وابيضت عيناه من الحزن فهو كظيم. ثم ركع ثم قام فقرأ في الركعة الثانية بالنجم فسجد ثم قام فقرأ اذا زلزلت الارض زلزالها ورفع صوته بالقراءة حتى لو كان في الوادي احد لاسمعه.

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی پہلی رکعت میں سورہ یوسف پڑھتے ہوئے "غم کی وجہ سے ان کی آنکھیں سفید ہوگئیں اور وہ اندر ہی اندر غصہ پیتے تھے (آیت)" پر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے دوسری رکعت میں سورہ نجم پڑھی سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر سورہ زلزال پڑھی اور اتنی بلند آواز سے قرأت کی کہ اگر وادی میں کوئی ہوتا تو اسے سن لیتا۔

۱۰۰۳- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو الوليد قال ثنا شعبة عن الحكم عن ابراهيم التيمي عن ابيه انه صلى مع عمر الفجر فقرأ في الركعة الأولى بيوسف وفي الثانية بالنجم فسجد.

حضرت حکم بن ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نماز فجر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ادا کی آپ نے پہلی رکعت میں سورہ یوسف اور دوسری میں سورہ نجم پڑھی پھر سجدہ کیا۔

۱۰۰۴- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا ابي قال سمعت الاعمش يحدث عن ابراهيم التيمي عن حصين بن سبرة قال صلى بنا عمر فذكر مثله.

حضرت حصین بن سبرہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

قال ابو جعفر فلما روي ما ذكرنا عن عمر وفي حديث عبد الله بن عامر ان قراءته تلك كانت قراءة بطيئة لم نر والله اعلم ان يكون دخوله فيها كان الا بغلس ولا خروجه كان منها الا وقد اسفر اسفارا شديدا وكان يكتب الى عماله.

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایات مروی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا اور حضرت عبد اللہ بن عامر سے مروی ہے کہ آپ آرام آرام سے قرأت کرتے تھے تو ہمارے خیال میں اندھیرے میں نماز شروع کرتے اور نہایت روشنی میں فارغ ہوتے آپ اپنے ماتحت حکمرانوں کو بھی اسی طرح لکھتے تھے۔

marfat.com

١٠٠٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ صَلِّ الْفَجْرَ بِسَوَادٍ أَوْ قَالَ بِغَلَسٍ وَأَطِلِ الْقِرَاءَةَ.

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھیں اور لمبی قرأت کریں۔ (راوی کو شک ہے کہ لفظ سواد فرمایا یا غلس، بہرحال معنی ایک ہے۔)

١٠٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ.

حضرت محمد، مہاجر سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

أَفَلَا تَرَاهُ يَأْمُرُهُمْ أَنْ يَكُونَ دُخُولُهُمْ فِيهَا بِغَلَسٍ وَأَنْ يُطِيلُوا الْقِرَاءَةَ فَكَذَلِكَ عِنْدَنَا أَرَادَ مِنْهُ أَنْ يُدْرِكُوا الْإِسْفَارَ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي هَذَا شَيْئًا سِوَى عُمَرَ قَدْ كَانَ ذَهَبَ إِلَى هَذَا الْمَذْهَبِ أَيْضًا.

کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ ان کو اندھیرے میں نماز شروع کرنے اور لمبی قرأت کرنے کا حکم دیتے ہیں ہمارے نزدیک ان کا مقصد یہی تھا کہ وہ روشنی کے وقت کو پہنچ جائیں اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے علاوہ جن سے ہم نے روایات نقل کی ہیں ان کا بھی یہی مذہب ہے۔

١٠٠٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ فَقَالُوا قَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ آل عمران پڑھی، لوگوں نے کہا سورج طلوع ہونے کو ہے۔ انھوں نے فرمایا اگر طلوع ہو گیا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔

١٠٠٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيعًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عُمَرُ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ.

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو دونوں رکعتوں میں سورۂ بقرہ پڑھی، فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا سورج طلوع ہونے والا ہے فرمایا اگر طلوع ہوا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ دَخَلَ فِيهَا فِي وَقْتٍ غَيْرِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اندھیرے میں نماز شروع کی پھر لمبی قرأت

الإسفار ثم مدّ القراءة فيها حتى خيف
عليه طلوع الشمس وهذا بحضرة أصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم وبقرب
عهدهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم
وبفعله لا ينكر ذلك عليه منهم منكر
فذلك دليل على متابعتهم له ثم فعل
ذلك عمر من بعده فلم ينكره عليه من
حضره منهم فثبت بذلك أن هكذا
يفعل في صلوة الفجر وأن ما عملوا من
فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم
غير مخالف لذلك فإن قال قائل
فما معنى قول ابن عمر لمغيث بن سمي
لما غلس بالفجر هذه صلوتنا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم ومع أبي بكر
ومع عمر فلما قتل عمر أسفر بها عثمان.
قيل له قد يحتمل أن يكون أراد
بذلك وقت الدخول فيها لا وقت الخروج
منها حتى يتفق ذلك وما روينا قبله
ويكون قوله ثم أسفر بها عثمان أي
ليكون خروجهم في وقت يأمنون فيه ولا
يخافون فيه أن يغتالوا كما اغتيل عمر
وقد روي عن عثمان أيضا ما يدل
أنه كان يدخل فيها بسواد لإطالته
القراءة فيها

۱۰۹ ـ حدثنا يونس قال أنا ابن
وهب أن مالكا حدثه عن يحيى بن سعيد
وربيعة بن أبي عبد الرحمن عن القاسم
ابن محمد أن الفرافصة بن عمير الحنفي
أخبره ما أخذت سورة يوسف إلا من

کی حتیٰ کہ طلوع آفتاب کا خوف ہوا یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں اور عہد رسالت کے قریب قریب ہوا لیکن آپ کے عمل کا کسی نے بھی انکار نہ کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے آپ کی اتباع کی، اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا تو حاضرین میں سے کسی نے اختلاف نہ کیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ فجر کی نماز میں یونہی کیا جائے۔ جو کچھ حضور علیہ السلام کے عمل سے انھیں معلوم ہوا وہ اس بات کے خلاف نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس قول کا کیا مطلب ہے جب انھوں نے اندھیرے میں نماز پڑھائی تو مغیث بن سمی سے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر، اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہماری نماز اس طرح ہوتی تھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے روشنی میں پڑھا۔

جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے اس سے نماز شروع کرنا مراد ہو، فارغ ہونے کا وقت نہیں تاکہ یہ پہلی روایات کے مطابق ہو، اور ان کے قول کہ "حضرت عثمان نے روشنی میں پڑھی" کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اس وقت فارغ ہوں جب کسی قسم کا خوف نہ رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ان کے ساتھ دھوکا نہ ہو۔ اس سلسلے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایسی روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ طویل قرأت کی خاطر اندھیرے میں نماز شروع کرتے تھے۔

حضرت فرافصہ بن عمیر حنفی فرماتے ہیں میں نے سورۂ یوسف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اسے صبح کی نماز میں بار بار پڑھنے سے سیکھی ہے

marfat.com

قِرَاءَةِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا۔

فَهٰذَا يَدُلُّ أَيْضًا أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَحْذُو فِيهَا حَذْوَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الدُّخُولِ فِيهَا بِسَوَادٍ وَالْخُرُوجِ مِنْهَا فِي حَالِ الْإِسْفَارِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ مَسْعُودٍ أَيْضًا يَنْصَرِفُ مِنْهَا مُسْفِرًا۔

یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اس سلسلے میں پہلے دونوں حضرات سے مطابقت رکھتے تھے یعنی اندھیرے میں نماز شروع کرتے اور روشنی کی حالت میں فارغ ہوتے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی روشنی کی حالت میں اس نماز سے فارغ ہوتے تھے۔

۱۰۱۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ إِمَامِهِمْ فِي التَّيْمِ فَيَقْرَأُ بِهِمْ سُورَةً مِنَ الْمِئِينَ ثُمَّ يَأْتِي عَبْدَ اللهِ فَيَجِدُهُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

حضرت حارث بن سوید فرماتے ہیں وہ قبیلہ تیم میں اپنے امام کے ساتھ نماز پڑھتے وہ ص کی تلاوت کرتے پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو انھیں فجر کی نماز میں پاتے۔

۱۰۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ هَاشِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَكَانَ يُسْفِرُ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ

حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں ہم حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھتے تو صبح کی نماز روشنی میں ادا کرتے۔

فَقَدْ عَقَلْنَا بِهٰذَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ يُسْفِرُ فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ خُرُوجَهُ مِنْهَا كَانَ حِينَئِذٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ دُخُولَهُ فِيهَا فِي أَيِّ وَقْتٍ كَانَ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ عَلَى مِثْلِ مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَدْ كَانَ يَفْعَلُ أَيْضًا مِثْلَ هٰذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس روایت سے ہم نے سمجھ لیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دن کو روشن کر دیتے اس سے یہ تو معلوم ہوا کہ آپ کی فراغت اس وقت ہوتی تھی لیکن ان احادیث میں اس بات کا ذکر نہیں کہ آپ شروع کب کرتے تھے۔ پس ہمارے نزدیک یہ دوسرے صحابہ کرام سے مروی روایات کی طرح ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ اور عہد رسالت میں ایسا ہوتا تھا۔

۱۰۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ

حضرت عراک ابن مالک فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں۔ میں

marfat.com

قَالَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ
ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ
وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ
وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَسَمِعْتُهٗ
يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى
بِسُوْرَةِ مَرْيَمَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِوَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ.

مدینہ طیبہ میں آیا اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔ بنو غفار قبیلے کا ایک شخص امامت کرا رہا تھا۔ میں نے سنا اس نے صبح کی پہلی رکعت میں سورہ "مریم" اور دوسری میں "ویل للمطففین" پڑھی۔

۱۰۱۳ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا
الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ
خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ
سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ الْغِفَارِيَّ فَصَلَّيْتُ خَلْفَهٗ.
فَهٰذَا سِبَاعُ بْنُ عُرْفُطَةَ قَدْ كَانَ
فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِاسْتِخْلَافِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِيَّاهُ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ هٰكَذَا
بِتَطْوِيْلِ فِيْهَا الْقِرَاءَةَ حَتّٰى يُصِيْبَ فِيْهَا
التَّغْلِيْسَ وَالْاِسْفَارَ جَمِيْعًا **وَقَدْ** رُوِيَ
اَيْضًا عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ.

حضرت خثیم بن عراک اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے سباع بن عرفطہ غفاری کو مدینہ طیبہ میں اپنا نائب مقرر کیا تو میں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔

تو یہ ہیں سباع بن عرفطہ جو مدینہ طیبہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے اس میں اسی طرح طویل قرأت کرتے کہ اندھیرا اور روشنی جمع ہو جاتے۔

اس سلسلے میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ مروی ہے۔

۱۰۱۴ - **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ
اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ صَلّٰى
بِنَا مُعَاوِيَةُ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ
اَسْفِرُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ اَفْقَهُ لَكُمْ
اِنَّمَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَخْلُوْا بِحَوَائِجِكُمْ.
فَهٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مِنْ اَبِي
الدَّرْدَاءِ عَلٰى اِنْكَارِهٖ عَلَيْهِمْ تَرْكَ الْمَدِّ
بِالْقِرَاءَةِ اِلٰى وَقْتِ الْاِسْفَارِ لَا عَلٰى اِنْكَارِهٖ

حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھائی تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نماز کو سفید کرکے پڑھا کرو یہ تمہارے لیے زیادہ تعلیم کا باعث ہے تم اپنے کاموں کے لیے جلد فارغ ہونا چاہتے ہو

ہمارے نزدیک حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا ان پر یہ اعتراض اس بنیاد پر تھا کہ انھوں نے روشنی تک طویل قرأت نہ کی اندھیرے میں نماز شروع کرنے پر اعتراض نہیں کیا۔

marfat.com

عَلَيْهِمْ وَقْتَ الدُّخُولِ فِيهَا فَلَمَّا كَانَ مَا رُوِّينَا عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْإِسْفَارُ الَّذِي يَكُونُ الْإِنْصِرَافُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيهِ مَعَ مَا رُوِّينَا عَنْهُ مِنْ إِطَالَةِ الْقِرَاءَةِ فِي تِلْكَ الصَّلٰوةِ ثَبَتَ أَنَّ الْإِسْفَارَ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ تَرْكُهُ وَأَنَّ التَّغْلِيسَ لَا يُفْعَلُ إِلَّا وَمَعَهُ الْإِسْفَارُ فَيَكُونُ هٰذَا فِي أَوَّلِ الصَّلٰوةِ وَهٰذَا فِي آخِرِهَا۔

پس ہم نے صحابہ کرام سے جو چیز روایت کی ہے وہ یہ ہے کہ روشنی کی حالت میں نماز سے فارغ ہوتے تھے اس کے ساتھ ہم نے یہ بھی روایت کیا ہے کہ وہ اس میں طویل قرات کرتے تھے اس سے ثابت ہوا کہ صبح کی نماز کے لیے روشنی کو چھوڑنا کسی کے لیے جائز نہیں اور اندھیرے میں یہ نماز اس طرح پڑھی جاسکتی ہے کہ اس کے ساتھ روشنی بھی متصل ہو، اندھیرا نماز کے آغاز میں ہو اور روشنی آخر میں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى مَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النِّسَاءَ كُنَّ يُصَلِّينَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْصَرِفْنَ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ قِيلَ لَهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِإِطَالَةِ الْقِرَاءَةِ فِيهَا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کا کیا مطلب ہوگا جس میں آپ فرماتی ہیں کہ عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتی تھیں پھر وہ واپس جاتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔

جواباً کہا جائے گا ہوسکتا ہے یہ طویل قرأت کے حکم سے پہلے کی بات ہو۔

۱۰۱۵۔ فَإِنَّهُ قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا مُرَجَّا ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُصِلَ إِلَى كُلِّ صَلٰوةٍ مِثْلُهَا غَيْرَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُ وِتْرٌ وَصَلٰوةَ الصُّبْحِ لِطُولِ قِرَاءَتِهَا وَكَانَ إِذَا سَافَرَ عَادَ إِلَى صَلٰوتِهِ الْأُولَى۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں شروع میں نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مغرب اور فجر کی نماز کے علاوہ ہر نماز کے ساتھ اتنی ہی رکعات ملا دیں مغرب کی طاق رکعتیں ہیں اور فجر میں لمبی قرأت کی وجہ سے اسی طرح چھوڑ دیا اور جب آپ سفر فرماتے تو پہلی نماز (دو رکعتوں) کی طرف لوٹ آتے۔

فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ تُتَمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى مِثَالِ مَا يُصَلِّي إِذَا سَافَرَ وَحُكْمُ الْمُسَافِرِ تَخْفِيفُ الصَّلٰوةِ ثُمَّ أُحْكِمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَزِيدَ فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ وَأُمِرَ بِإِطَالَةِ بَعْضِهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث میں بتایا کہ نماز مکمل ہونے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھتے جیسے آپ حالت سفر میں پڑھتے اور مسافر کے لیے نماز میں تخفیف کا حکم ہے پھر بعض نمازوں میں اضافہ اور بعض میں طویل قرأت کا حکم دیا گیا۔ لہٰذا ممکن ہے کہ آپ کا اندھیرے میں نماز پڑھنا اور عورتوں کا اس وقت لوٹنا

marfat.com

فیجوز واللہ اعلم ان یکون ما کان یفعل من تغلیسہ بہا وانصراف النسآء منہا ولا یعرفن من الغلس کان ذلک فی الوقت الذی کان یصلیہا فیہ علی مثل ما یصلی فیہ الآن فی السفر ثم امر باطالۃ القرآءۃ فیہا وان تکون مفعولۃ فی الحضر بخلاف ما یفعل فی السفر من اطالۃ ھذہ وتخفیف ھذہ وقال اسفروا بالفجر ای اطیلوا القراءۃ فیہا لیس ذلک علی ان یدخلوا فیہا فی آخر وقت الاسفار ولکن یخرجوا منہا فی وقت الاسفار فثبت بذلک نسخ ما روت عآئشۃ بما ذکرنا مع قد دل علی ذلک ایضا من فعل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بعدہ فی اصابتہم الاسفار فی وقت انصرافہم منہا واتفاقہم علی ذلک حتی لقد قال ابراہیم النخعی ما قد۔

کہ اندھیرے کی وجہ سے نہ پہچانی جاتی ہوں اس وقت کی بات ہو جب آپ آج کی سفر نماز جیسی نماز پڑھتے ہوں پھر اس میں لمبی قرأت کا حکم دیا گیا اور ہو سکتا ہے آپ حالتِ اقامت میں طویل قرأت کرتے ہوں اور سفر کی صورت میں تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہوں اور آپ نے فرمایا صبح کی نماز روشن کرو یعنی اس میں لمبی قرأت کرو اس کا یہ مطلب نہیں کہ روشنی میں نماز شروع کرو بلکہ یہ کہ اس سے روشنی کی حالت میں فارغ ہو۔

اس سے ثابت ہوا کہ ہماری ذکر کردہ روایات سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت منسوخ ہو گئی اور اس کے ساتھ ساتھ بعد میں صحابہ کرام کا عمل بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ روشنی کے وقت نماز سے فارغ ہوتے اور اسی پر ان کا اتفاق ہے حتی کہ حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا۔ جو ہم سے حضرت محمد بن خزیمہ نے بیان کیا۔

۱۰۱۶ - حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا القعنبی قال ثنا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابراہیم قال ما اجتمع اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی شیء ما اجتمعوا علی التنویر فاخبر انہم کانوا قد اجتمعوا علی ذلک۔

حضرت اعمش، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے صبح کی نماز روشنی میں پڑھنے پر جس قدر اتفاق کیا ہے اتنا کسی دوسری بات پر نہیں کیا۔

فلا یجوز عندنا واللہ اعلم اجتماعہم علی خلاف ما قد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ الا بعد نسخ ذلک وثبوت خلافہ فالذی

لہٰذا ہمارے نزدیک صحابہ کرام کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے خلاف اس وقت تک اتفاق ممکن نہیں جب تک اس کا نسخ اور اس کے خلاف آپ کا عمل ثابت نہ ہو جائے پس صبح کی نماز اندھیرے میں شروع کرنا اور روشنی کی حالت میں اس

marfat.com

يَنْبَغِي الدُّخُولُ فِي الْفَجْرِ فِي وَقْتِ التَّغْلِيسِ وَالْخُرُوجُ مِنْهَا فِي وَقْتِ الْإِسْفَارِ عَلَى مُوَافَقَةِ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔

سے فارغ ہونا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی روایات کے موافق ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۸ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَنْ يُصَلَّى صَلٰوةُ الظُّهْرِ فِيهِ

باب ۳۸: نماز ظہر کا مستحب وقت

۱۰۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر، زوال کے فوراً بعد ادا فرماتے تھے۔

۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ يَقُولُ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ أَوْ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ۔

حضرت محمد بن عمرو بن حسین فرماتے ہیں ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے یا (فرمایا) جب سورج ڈھل جاتا۔

۱۰۱۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصْبَاءِ أَوْ مِنَ التُّرَابِ فَأَجْعَلُهَا فِي كَفِّي ثُمَّ أُحَوِّلُهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے پھر میں کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی لے کر اپنی ہتھیلی میں رکھتا۔ پھر دوسری ہتھیلی میں ڈالتا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈی ہو جاتیں پھر میں پیشانی کی جگہ پر رکھتا اور میں سخت گرمی کی وجہ سے ایسا کرتا۔

marfat.com

فِي الْكَفِّ الْأُخْرَى حَتَّى تَبْرُدَ ثُمَّ أَضَعُهَا فِي مَوْضِعِ جَبِينِي مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ.

۱۰۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ بِالْهَجِيرِ فَمَا أَشْكَانَا.

حضرت سعید بن وہب سے روایت ہے خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت سورج کی تپش سے متعلق شکایت کی لیکن آپ نے اسے تسلیم نہ کیا۔

۱۰۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ كَانَ يُعَجِّلُ الظُّهْرَ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الْحَرُّ.

حضرت ابواسحٰق، سعید بن وہب سے وہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ ابواسحٰق فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز جلدی پڑھتے تھے جس سے لوگوں کو سخت گرمی محسوس ہوتی۔

۱۰۲۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَوْ مَنْ هُوَ مِثْلُهُ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ خَبَّابٌ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا.

حضرت ابواسحٰق، حارثہ بن مضرب یا ان کی مثل کسی دوسرے صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے بارگاہِ رسالت میں سورج کی تپش (کے وقت نمازِ ظہر) کے بارے میں شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت کو تسلیم نہ کیا۔

۱۰۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهُ.

حضرت اعمش، ابواسحٰق سے وہ حارثہ سے وہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو ظہر کی نماز کے لیے جلدی کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ام المومنین نے اپنے

marfat.com

سُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَثْنَتْ اَبَاهَا وَلَا عُمَرَ۔

والد ماجد اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی استثناء بھی نہیں فرمائی۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَوْفُ الْاَعْرَابِيُّ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الظُّهْرَ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت سیار بن سلامہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجیر کی نماز جسے تم نماز ظہر کہتے ہو سورج ڈھلنے پر پڑھتے تھے۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمْزَةَ الْعَائِذِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ رَجُلٌ وَلَوْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ وَلَوْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی منزل پر اترتے تو جب تک ظہر کی نماز نہ پڑھ لیتے وہاں سے کوچ نہ کرتے۔ ایک شخص نے پوچھا اگرچہ دوپہر کا وقت ہو؟ فرمایا اگرچہ دوپہر کا وقت ہو۔ (زوال کے بعد کا وقت مراد ہے)

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ۔

حضرت ابن شہاب کہتے ہیں مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم زوالِ شمس پر باہر تشریف لاتے اور صحابہ کرام کو نمازِ ظہر پڑھاتے۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ مِهْرَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الظُّهْرَ

حضرت مسروق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج ڈھل گیا۔ انھوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نماز کا یہی وقت ہے۔

marfat.com

حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ هٰذَا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَاسْتَحَبُّوا التَّعْجِيْلَ الظُّهْرَ فِى الزَّمَانِ كُلِّهِ فِىْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا فِىْ اَيَّامِ الشِّتَاءِ فَيُعَجَّلُ بِهَا كَمَا ذَكَرْتُمْ وَاَمَّا فِىْ اَيَّامِ الصَّيْفِ فَتُؤَخَّرُ حَتّٰى يُبْرَدَ بِهَا۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک جماعت کا یہی موقف ہے وہ سال بھر ظہر کی نماز میں جلدی کرنا اور پہلے وقت میں پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ ان کی دلیل وہی ہے جو ہم نے روایت کیا۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ سردیوں میں جلدی کی جائے جیسا کہ تم نے ذکر کیا لیکن گرمیوں کے دنوں میں اسے مؤخر کرکے ٹھنڈے وقت میں پڑھنا چاہیے۔ انھوں نے یوں استدلال کیا ہے۔

وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا

۱۰۲۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ اَبِى الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَنْزِلٍ فَاَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا بِلَالُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ مَهْ يَا بِلَالُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ مَهْ يَا بِلَالُ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم ایک منزل پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال! ٹھہرو، پھر انھوں نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا بلال! ٹھہرو، وہ پھر اذان کہنے لگے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا بلال ٹھہرو، حتی کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت، جہنم کی بھاپ سے ہے لہٰذا جب گرمی کے دن ہوں تو نماز ٹھنڈی کرکے پڑھو۔

۱۰۳۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ظہر کی) نماز ٹھنڈی کرکے پڑھو بے شک گرمی کی شدت، جہنم کی لپیٹ سے ہے چنانچہ وہ گرمی کے موسم میں ٹھنڈے وقت میں نماز ظہر ادا کرتے۔

marfat.com

۱۰۳۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ أَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت ابوصالح، حضرت ابوسعید سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت ابوسلمہ اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۳ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

نافع بن یزید بواسطہ ابن الہاد، محمد بن ابراہیم سے وہ ابوسلمہ سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت لیث ابن الہاد سے وہ بواسطہ محمد بن ابراہیم ابوسلمہ سے، وہ حضرت ابوہریرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت ابوسلمہ اور حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۱۰۳۷- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۳۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّي قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَسَلْمَانَ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

حضرت بسر بن سعید اور سلمان اغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو! کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے۔

۱۰۳۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ.

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے۔ پس نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

۱۰۴۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى يَرْفَعُهُ قَالَ أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ الَّذِي تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ جو گرمی تم محسوس کرتے ہو وہ جہنم کی لپٹ ہے۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ الْأَمْرُ بِالْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَذٰلِكَ لَا يَكُونُ إِلَّا

ان روایات میں گرمی کی شدت کے باعث ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور وہ گرمیوں کے موسم میں ہی ہو

marfat.com

فِي الصَّيْفِ فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ فِي الْحَرِّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْآثَارِ الْأُوَلِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا دَلَّ أَنَّ أَحَدَ الْأَمْرَيْنِ أَوْلٰى مِنَ الْآخَرِ قِيْلَ لَهُ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ أَنَّ تَعْجِيْلَ الظُّهْرِ فِي الْحَرِّ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ ثُمَّ نُسِخَ۔

سکتا ہے یہ روایات ان پہلی روایات کے خلاف ہیں جن میں گرمیوں کے موسم میں ظہر کی نماز میں جلدی کرنے کا ذکر ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ دونوں میں سے ایک کے بہتر ہونے پر کون سی دلیل ہے تو اسے جواب میں کہا جائے گا کہ گرمیوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھی جاتی تھی۔ لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَتَمِيْمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ بِالْهَجِيْرِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز زوال کے فوراً بعد پڑھائی پھر فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے لہٰذا اس نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

فَأَخْبَرَ الْمُغِيْرَةُ فِيْ حَدِيْثِهِ هٰذَا أَنَّ أَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ بَعْدَ إِنْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي الْحَرِّ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَوَجَبَ اسْتِعْمَالُ الْإِبْرَادِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِيْ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَجِّلُهَا فِي الشِّتَاءِ وَيُؤَخِّرُهَا فِي الصَّيْفِ۔

تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں بتایا کہ ٹھنڈا کرنے کے بارے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اس نماز کو گرم وقت میں پڑھنے کے بعد ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ موسم گرما میں ظہر کی نماز میں جلدی کرنا منسوخ ہو گیا اور سخت گرمی میں ٹھنڈے وقت میں پڑھنا واجب ہوا۔

حضرت انس بن مالک اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ وہ اسے سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں مؤخر کرتے۔

۱۰۴۲ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ بَشِيْرُ

حضرت بشیر بن ابی مسعود، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھتے دیکھا اور کبھی گرمی کی شدت کے باعث مؤخر کیا۔ ان ہی کی سند کے ساتھ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بھی

marfat.com

ابْنُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّهْرَ حِیْنَ تَزِیْغُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا اَخَّرَهَا فِیْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَبِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَجِّلُهَا فِی الشِّتَآءِ وَیُؤَخِّرُهَا فِی الصَّیْفِ۔

مروی ہے کہ انھوں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا آپ نماز ظہر سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں دیر سے پڑھتے۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدَةَ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت سردی میں (ظہر کی) نماز جلدی پڑھتے اور سخت گرمی میں ٹھنڈا کر کے ادا فرماتے۔

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الشِّتَآءُ بَكَّرَ بِالظُّهْرِ وَاِذَا كَانَ الصَّیْفُ اَبْرَدَ بِهَا۔

حضرت ابوخالدہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سردیوں میں نماز ظہر جلدی ادا فرماتے اور گرمی کے موسم میں ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰكَذَا السُّنَّةُ عِنْدَنَا فِیْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ عَلٰی مَا ذَكَرَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٌ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ فِیْمَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ مَا تَجِبُ بِهٖ خِلَافُ شَیْءٍ مِنْ هٰذَا اِلَّا حَدِیْثَ اُسَامَةَ وَعَائِشَةَ وَخَبَّابٍ وَاَبِیْ بَرْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كُلُّهَا عِنْدَنَا مَنْسُوْخَةٌ بِحَدِیْثِ الْمُغِیْرَةِ الَّذِیْ رَوَیْنَاهُ فِی الْفَصْلِ الْاٰخِرِ وَاَمَّا حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَحَلْفُهٗ اَنَّ ذٰلِكَ وَقْتُهَا فَلَیْسَ فِیْ ذٰلِكَ الْحَدِیْثِ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ فِی الصَّیْفِ وَلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنْهُ فِیْ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک ظہر کی نماز میں سنت طریقہ یہی ہے جیسے حضرت ابومسعود اور حضرت انس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا۔ اور پہلی فصل میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے اس کا خلاف واجب ہوتا کیونکہ حضرت اسامہ، عائشہ، خباب اور ابو برزہ رضی اللہ عنہم تمام کی روایات حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے منسوخ ہیں جسے ہم نے دوسری فصل میں ذکر کیا ہے۔ رہی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کہ انھوں نے سورج ڈھلنے کو ظہر کا وقت بتایا اور اس پر قسم بھی کھائی تو اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ یہ گرمیوں کا وقت ہے نہ یہ کہ سردیوں کا وقت ہے اور نہ ہی اس کے غیر کے خلاف پر کوئی دلیل ہے۔

اور یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں ان سے امام زہری علیہ الرحمۃ

marfat.com

الشِّتَاءِ وَلَا دَلَالَةَ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى خِلَافِ غَيْرِهِ وَهٰذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ جَاءَ أَبُوْ خَالِدَةَ فَفَسَّرَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي الشِّتَاءِ مُعَجِّلًا وَفِي الصَّيْفِ مُؤَخِّرًا فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا رَوَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ هُوَ كَذٰلِكَ أَيْضًا۔

کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب سورج ڈھل گیا پھر حضرت ابو خالدہ نے آکر اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ آپ سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں مؤخر کرتے۔ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اس بات کا احتمال ہے۔

۱۰۴۵ - فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِيْ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعَ الْحَجَّاجُ أَذَانَهُ بِالظُّهْرِ وَهُوَ فِي الْجَبَّانَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَصَرَفَهُ وَقَالَ لَا تُؤَذِّنْ وَلَا تَؤُمَّ۔

اگر کوئی شخص نماز ظہر جلدی ادا کرنے کے سلسلہ میں یوں استدلال کرے۔

حضرت سوید ابن غفلہ فرماتے ہیں حجاج نے ان کی اذان ظہر سنی اور وہ جبانہ میں تھا تو اس نے پیغام بھیجا کہ یہ کیسی اذان ہے انہوں نے کہا میں حضرت ابوبکر صدیق، عمر بن خطاب اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ سورج ڈھلنے پر نماز پڑھی ہے وہ فرماتے ہیں اس کے بعد حجاج نے ان کو اذان دینے اور نماز پڑھانے سے منع کر دیا۔

قِيْلَ لَهُ لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ رَاٰهُمْ فِيْهِ سُوَيْدٌ كَانَ فِي الصَّيْفِ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ فِي الشِّتَاءِ وَيَكُوْنُ حُكْمُ الصَّيْفِ عِنْدَهُمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ اس حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں کہ حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے ان کو جس وقت دیکھا وہ موسم گرما کا وقت تھا ممکن ہے یہ سردیوں کی بات ہو اور ان کے نزدیک گرمیوں کا حکم اس کے خلاف ہو۔

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّ يَزِيْدَ بْنَ سِنَانٍ قَدْ

اور اس پر دلیل یہ ہے۔

۱۰۴۶ - حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِأَبِيْ مَحْذُوْرَةَ بِمَكَّةَ إِنَّكَ بِأَرْضٍ حَارَّةٍ شَدِيْدَةِ الْحَرِّ فَأَبْرِدْ ثُمَّ أَبْرِدْ بِالْأَذَانِ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم ایسی زمین میں ہو جو سخت گرم ہے لہٰذا نماز کے لیے اذان ٹھنڈے وقت میں کہو۔

marfat.com

أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ قَدْ أَمَرَ أَبَا مَحْذُورَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ بِالْإِبْرَادِ لِشِدَّةِ الْحَرِّ وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ مَا رَوَاهُ عَنْهُ سُوَيْدٌ عَلَى غَيْرِ خِلَافِ ذٰلِكَ فَيَكُونُ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ فِي وَقْتٍ لَا حَرَّ فِيهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ حُكْمَ الظُّهْرِ أَنْ تُعَجَّلَ فِي سَائِرِ الزَّمَانِ وَلَا تُؤَخَّرُ كَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ خَبَّابٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي بَرْزَةَ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ إِيَّاهُمْ بِالْإِبْرَادِ رُخْصَةً مِنْهُ لَهُمْ لِشِدَّةِ الْحَرِّ لِأَنَّ مَسْجِدَهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلَالٌ وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سخت گرمی کی وجہ سے ٹھنڈے وقت (میں اذان کہنے) کا حکم فرمایا لہٰذا بہترین بات یہ ہے کہ ان سے مروی حضرت سوید رضی اللہ عنہ کی روایت کو اس کے علاوہ پر محمول کیا جائے پس وہ ایسا وقت ہوگا جس میں گرمی نہ ہو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تمام موسموں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنے کا حکم ہے اور اسے مؤخر نہ کیا جائے، جیسا کہ حضرت خباب، عائشہ، جابر اور ابو برزہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور آپ کا ان کو ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے کا حکم دینا محض رخصت تھی اور اس کی وجہ گرمی کی شدت تھی کیونکہ وہاں سایہ نہیں تھا۔ اس سلسلے میں یوں مذکور ہے۔

١٠٤٧۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ وَإِنَّمَا كَانُوا يَكْرَهُونَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ لِأَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ بِمَكَّةَ وَكَانَتْ شَدِيدَةَ الْحَرِّ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ ظِلَالٌ فَقَالَ أَبْرِدُوا بِهَا۔

حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں دوپہر (بعد زوال) نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ صحابہ کرام دوپہر کے وقت نماز پڑھنا اس لیے پسند نہیں کرتے تھے کہ وہ مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے جہاں سخت گرمی ہوتی تھی اور سایہ بھی نہ تھا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

قِيلَ لَهُ هٰذَا كَلَامٌ يَسْتَحِيلُ لِأَنَّ هٰذَا لَوْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتَ لَمَا أَخَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي السَّفَرِ حَيْثُ لَا كِنَّ وَلَا ظِلَّ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ وَيُصَلِّيهَا حِينَئِذٍ لِأَنَّهُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا مِنْ غَيْرِ كِنٍّ وَلَا ظِلٍّ فَتَرْكُهُ الصَّلٰوةَ حِينَئِذٍ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَا كَانَ مِنْهُ مِنَ الْأَمْرِ بِالْإِبْرَادِ لَيْسَ لِأَنْ يَكُونُوا فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فِي الْكِنِّ ثُمَّ يَخْرُجُونَ فَيُصَلُّونَ الظُّهْرَ فِي حَالِ ذَهَابِ

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا یہ بات محال ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مؤخر نہ کرتے اسلئے وہاں تو سایہ وغیرہ نہیں ہوتا تھا جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے تو آپ اسے اسی (پہلے) وقت میں پڑھتے کیونکہ وہاں سایہ وغیرہ کا کوئی مسئلہ نہ تھا تو آپ کا اس وقت اسے چھوڑ دینا اس بات کی دلیل ہے کہ ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے سے متعلق آپ کا حکم اس لیے نہیں تھا کہ وہ سخت گرمی میں سائے کے نیچے رہیں پھر وہ باہر آئیں اور گرمی ختم ہونے پر نماز ظہر ادا کریں۔ کیونکہ اگر ایسی بات ہوتی تو آپ سایہ نہ ہونے کی

marfat.com

الآخر، لأنه لو كان ذلك كذلك لصلاها حيث لا كن في أول وقتها ولكن ما كان منه في هذا القول عندنا والله أعلم إيجاب منه أن ذلك هو سنتها كان الكن موجودا أو معدوما وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

صورت میں اسے پہلے وقت میں ادا کرتے۔ لہٰذا ہمارے نزدیک آپ کا یہ حکم بطور ایجاب واقع ہوا ہے اور اس کا سنت طریقہ یہی ہے سایہ ہو یا نہ ہو، امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۳۹ صلوة العصر هل تعجل أو تؤخر

باب ۳۹ نماز عصر جلدی پڑھی جائے یا دیر سے۔

۱۰۴۸- حدثنا علي بن معبد قال ثنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد قال ثنا أبي عن ابن إسحق عن عاصم بن عمر بن قتادة الأنصاري ثم الظفري عن أنس بن مالك قال سمعته يقول ما كان أحد أشد تعجيلا لصلوة العصر من رسول الله صلى الله عليه وسلم إن كان أبعد رجلين من الأنصار دارا من مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبو لبابة بن عبد المنذر أخو بني عمرو بن عوف وأبو عبس بن جبر أحد بني حارثة ودار أبي لبابة بقباء ودار أبي عبس في بني حارثة ثم إن كانا ليصليان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر ثم يأتيان قومهما وما صلوها لتبكير رسول الله صلى الله عليه وسلم بها.

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری، ظفری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر عصر کی نماز جلدی پڑھنے والا کوئی نہیں تھا۔ انصار میں سے دو آدمیوں کے گھر مسجد سے دور تھے (ایک) حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر جو عمرو بن عوف کے بھائی تھے اور (دوسرے) حضرت ابوعبس بن جبر جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا حضرت ابولبابہ کا گھر قباء میں اور ابوعبس کا مکان بنو حارثہ میں تھا۔ یہ دونوں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کر کے اپنی قوم کے پاس آتے تو انھوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی اور ایسا اس لیے ہوتا کہ حضور علیہ السلام جلدی نماز پڑھتے۔

۱۰۴۹- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبد الله بن يوسف قال أنا مالك عن

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم عصر کی نماز ادا کرتے پھر کوئی شخص بنو عمرو بن عوف

marfat.com

إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ۔

کے پاس جاتا تو انھیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

۱۰۵۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءَ قَالَ أَحَدُهُمَا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَقَالَ الْآخَرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے پھر جانے والا قباء کی طرف جاتا (امام زہری اور اسحاق میں سے) ایک (راوی) کہتے ہیں تو وہ نماز پڑھ رہے ہوتے اور دوسرے (راوی) کہتے ہیں سورج ابھی بلند ہوتا۔

۱۰۵۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءَ فَيَأْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم عصر کی نماز پڑھتے پھر کوئی جانے والا قباء کی طرف جاتا جب ان کے پاس پہنچتا تو سورج ابھی بلند ہوتا۔

۱۰۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْعَوَالِي عَلَى الْمِيْلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَالْأَرْبَعَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھاتے پھر کوئی جانے والا عوالی (مدینہ طیبہ کے اردگرد ٹیلوں پر واقع دیہات) کی طرف جاتا تو سورج ابھی بلند ہوتا۔ حضرت زہری فرماتے ہیں عوالی دو تین میل کے فاصلے پر واقع تھے میرا خیال ہے انھوں نے چار میل کا بھی ذکر کیا۔

۱۰۵۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے تو ابھی سورج بلند اور روشن ہوتا پھر کوئی جانے

marfat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

١٠٥٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَبْيَضِ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى قَوْمِي وَهُمْ جُلُوسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ فَأَقُولُ لَهُمْ قُومُوا فَصَلُّوا فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى۔

والا عوالی کی طرف جاتا جب وہاں پہنچتا تو ابھی سورج بلند ہوتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز عصر پڑھاتے اور سورج ابھی روشن ہوتا پھر میں اپنی قوم کی طرف لوٹتا تو وہ مسجد کے ایک کنارے میں بیٹھے ہوتے میں ان سے کہتا اٹھو نماز پڑھو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَكَانَ مَا رَوَى عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَأَبُو الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَدُلُّ عَلَى التَّعْجِيلِ بِهَا لِأَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهَا ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي ذَكَرُوا فَيَجِدُهُمْ لَمْ يُصَلُّوا الْعَصْرَ وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ أُولٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا يُصَلُّونَهَا إِلَّا قَبْلَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ فَهٰذَا دَلِيلُ التَّعْجِيلِ وَأَمَّا مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ فَإِنَّهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ مُرْتَفِعَةً وَقَدِ اصْفَرَّتْ فَقَدِ اضْطَرَبَ حَدِيثُ أَنَسٍ هٰذَا لِأَنَّ مَعْنَى مَا رَوَى

بیان مسئلہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں تضاد ہے۔ آپ سے عاصم بن عمر بن قتادہ، اسحٰق بن عبداللہ اور ابوالابیض نے جو کچھ روایت کیا وہ جلدی نماز پڑھنے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ان حضرات کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے پھر جانے والا اس جگہ کی طرف جاتا جس کا انھوں نے ذکر کیا تو انھیں اس حالت میں پاتا کہ ابھی تک انھوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی۔ اور ہم جانتے ہیں کہ وہ سورج کا رنگ زرد ہو جانے سے پہلے نماز پڑھ لیتے تھے۔ پس یہ جلدی پڑھنے کی دلیل ہے۔

اور حضرت زہری نے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر عوالی کی طرف آتے تو سورج ابھی بلند ہوتا تو ممکن ہے کہ وہ بلند بھی ہو اور زرد بھی ہو چکا ہو۔

لہٰذا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں اضطراب ہے کیونکہ جو کچھ حضرت زہری نے ان سے روایت کیا ہے اس

الزُّهْرِيُّ مِنْهُ بِخِلَافِ مَا رَوَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ أَنَسٍ.

کا مفہوم اس حدیث کے خلاف ہے جو اسحٰق بن عبد اللہ، عاصم بن عمر اور ابوالابیض نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے لوگوں سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

١٠٥٥ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو أَرْوَى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ آتِي الشَّجَرَةَ ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَهِيَ عَلَى رَأْسِ فَرْسَخَيْنِ.

حضرت ابوارویٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کرتا پھر سورج غروب ہونے سے پہلے شجرہ ذوالحلیفہ آتا اور یہ دو فرسخ کے فاصلے پر ہے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَرْسَخَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ سَيْرًا عَلَى الْأَقْدَامِ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ سَيْرًا عَلَى الْإِبِلِ وَالدَّوَابِّ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ.

اس حدیث میں ہے کہ وہ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب سے پہلے پہلے دو فرسخ کا فاصلہ طے کرتے ممکن ہے یہ سیر پیدل ہو اور ہو سکتا ہے اونٹوں اور دیگر چارپایوں پر ہو۔ پس ہم نے اس بات کو غور سے دیکھا۔

١٠٥٦ - فَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سَالِمٍ الصَّائِغُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُعَلَّى وَأَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أَرْوَى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمْشِي إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ فَآتِيهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ.

حضرت اروی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عصر کی نماز، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ادا کرتا پھر پیدل چل کر ذوالحلیفہ کی طرف جاتا اور غروب آفتاب سے پہلے ان لوگوں کے پاس پہنچ جاتا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِيهَا مَاشِيًا وَأَمَّا قَوْلُهُ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ وَقَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا الْقَلِيلُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ.

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پیدل چل کر جاتے تھے ان کا یہ کہنا کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے پہنچ جاتے تو ممکن ہے وہ زرد ہو جاتا ہو اور بالکل تھوڑا سا باقی رہتا ہو۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ ابْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَۃَ بْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ بَشِیْرُ بْنُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ مُرْتَفِعَۃٌ یَسِیْرُ الرَّجُلُ حِیْنَ یَنْصَرِفُ مِنْہَا اِلٰی ذِی الْحُلَیْفَۃِ سِتَّۃَ اَمْیَالٍ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

حضرت بشیر بن ابی مسعود رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرتے تو سورج ابھی روشن بلند ہوتا اور فراغت کے بعد کوئی شخص ذوالحلیفہ کی طرف جاتا جو چھ میل کے فاصلے پر واقع ہے تو غروب آفتاب سے پہلے وہاں پہنچ جاتا۔

فَقَدْ وَافَقَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا حَدِیْثَ اَبِیْ اَرْوٰی وَزَادَ فِیْہِ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْہَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ فَذٰلِکَ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ قَدْ کَانَ یُؤَخِّرُھَا۔

یہ حدیث بھی حضرت اروی رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نماز عصر ادا کرتے تو ابھی سورج بلند ہوتا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے مؤخر کرتے تھے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَیْضًا مَا یَدُلُّ عَلٰی ھٰذَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ حَرْبٍ الْمِسْمَعِیُّ الْبَصْرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیٍّ عَنْ اَبِی الْاَبْیَضِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ مُحَلِّقَۃٌ۔

حضرت ابوالابیض، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج روشن اور بلند ہوتا۔

فَقَدْ اَخْبَرَ اَنَسٌ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْہَا وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ مُحَلِّقَۃٌ فَذٰلِکَ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ قَدْ کَانَ یُؤَخِّرُھَا ثُمَّ یَکُوْنُ بَیْنَ الْوَقْتِ الَّذِیْ کَانَ یُصَلِّیْہَا فِیْہِ وَبَیْنَ غُرُوْبِہَا مِقْدَارُ مَا کَانَ یَسِیْرُ الرَّجُلُ اِلٰی ذِی الْحُلَیْفَۃِ وَاِلٰی مَا ذُکِرَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ مِنَ الْاَمَاکِنِ۔

اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج روشن اور بلند ہوتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کبھی دیر سے نماز پڑھتے اور نماز پڑھنے کے وقت اور غروب کے درمیان اتنا وقت ہوتا کہ کوئی شخص ذوالحلیفہ اور ان مقامات کی طرف جاتا جن کا ان روایات میں ذکر ہے۔

marfat.com

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَيْضًا فِي ذٰلِكَ مَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے۔

۱۰۵۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ صَدَقَةَ مَوْلٰى اَنَسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ مَا بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو صدقہ سے مروی ہے کہ ان (حضرت انس رضی اللہ عنہ) سے اوقاتِ نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر تمہاری ان دو نمازوں کے درمیان پڑھتے تھے۔

فَذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى تَاْخِيْرِهِ الْعَصْرَ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ فِيْمَا بَيْنَ تَعْجِيْلِكُمْ وَتَاْخِيْرِكُمْ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى التَّاْخِيْرِ اَيْضًا وَلَيْسَ بِالتَّاْخِيْرِ الشَّدِيْدِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الْاَبْيَضِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ دَلَّ عَلٰى اَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ فِيْ ذَمِّ مَنْ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ۔

اس میں یہ احتمال ہے کہ آپ کے ارشاد "ان دو نمازوں کے درمیان" سے ظہر اور مغرب کی نماز مراد ہو۔ یہ تاخیرِ عصر کی دلیل ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے تعجیل و تاخیر کا درمیان مراد ہو، تو یہ بھی تاخیر کی دلیل ہے لیکن زیادہ دیر نہیں۔ جب اس حدیث میں احتمال پایا گیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ابو الابیض کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج روشن بلند ہوتا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کبھی مؤخر کر کے پڑھتے تھے۔
اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ بات کیسے ہو سکتی ہے حالانکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان لوگوں کی مذمت آئی ہے جو عصر کی نماز میں تاخیر کرتے ہیں اور وہ معترض یہ روایت ذکر کرے۔

۱۰۶۰ - فَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ذَكَرْنَا تَعْجِيْلَ الصَّلٰوةِ اَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِيْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا يَجْلِسُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ

حضرت علاء بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ وہ ظہر کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ تو انھوں نے کھڑے ہو کر نمازِ عصر پڑھنا شروع کر دی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا یا انھوں نے خود ہی اس بات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یہ منافقین کی نماز ہے۔ تین بار فرمایا کہ ایک شخص بیٹھا رہے جب سورج

marfat.com

الشَّمْسُ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ اِلَّا قَلِيْلًا۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ بَيَّنَ اَنَسٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ التَّاْخِيْرَ الْمَكْرُوْهَ مَا هُوَ وَاِنَّمَا هُوَ التَّاْخِيْرُ الَّذِيْ لَا يُمْكِنُ بَعْدَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ الْعَصْرَ اِلَّا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا فَاَمَّا صَلٰوةٌ يُصَلِّيْهَا مُتَمَكِّنًا وَيَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا مُتَمَكِّنًا قَبْلَ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ فَلَيْسَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَوَّلِ فِيْ شَيْءٍ وَالْاَوْلٰى بِمَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لَمَّا جَاءَتْ هٰذَا الْمَجِيْءَ اَنْ نَّحْمِلَهَا وَنُخْرِجَ وُجُوْهَهَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ لَا عَلَى الْخِلَافِ وَالتَّضَادِّ فَنَجْعَلُ التَّاْخِيْرَ الْمَكْرُوْهَ فِيْهَا هُوَ مَا بَيَّنَهُ الْعَلَاءُ عَنْ اَنَسٍ وَنَجْعَلُ الْوَقْتَ الْمُسْتَحَبَّ مِنْ وَقْتِهَا اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْهِ هُوَ مَا بَيَّنَهٗ اَبُو الْاَبْيَضِ عَنْ اَنَسٍ وَوَافَقَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّعْجِيْلِ بِهَا۔

۱۰۶۱۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا

کا رنگ زرد ہو جائے اور وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان ہونے لگے تو کھڑا ہو کر چار بار ٹھونگیں مارے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرے۔

اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں مکروہ تاخیر کا ذکر کیا ہے اور یہ وہ تاخیر ہے جس کے بعد صرف چار رکعتیں پڑھنا ممکن ہو اور ذکر الٰہی بھی قلیل ہو، لیکن وہ نماز جسے اطمینان کے ساتھ ادا کر سکے اور اس میں اطمینان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکے سورج کا رنگ بدلنے سے پہلے ہے اور اس کے ساتھ اس پہلی بات (وعید) کا کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے لیے مناسب اور بہتر یہی ہے کہ ہم ان روایات کے اتفاقی معانی واضح کریں۔ اختلاف و تضاد پیدا نہ کریں۔ لہٰذا جو کچھ حضرت علاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایات کیا اسے مکروہ تاخیر پر محمول کریں اور مستحب وقت اسے قرار دیں جسے حضرت ابو الابیض نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی موافقت کی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی تعجیل پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔ (مثلاً) —

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج کی دھوپ میرے حجرے میں ہوتی اور ابھی وہ ظاہر نہ ہوتا (یعنی دھوپ باہر نہ نکلتی)۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرتے اور سورج ابھی ان کے حجرے میں ہوتا اور اس کے بعد سایہ نہ ہوتا۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت

حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اِنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِیْ حُجْرَتِیْ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے تو سورج ابھی میرے حجرے میں چمک رہا ہوتا (یعنی دھوپ ہوتی)

قِیْلَ لَهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ اٰخَرَ الْعَصْرَ لِقِصَرِ حُجْرَتِهَا فَلَمْ یَكُنِ الشَّمْسُ تَنْقَطِعُ مِنْهَا اِلَّا بِقُرْبِ غُرُوْبِهَا فَلَا دَلَالَةَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَلٰى تَعْجِیْلِ الْعَصْرِ۔

اس معترض سے کہا جائے گا کہ ممکن ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہو لیکن کبھی آپ تاخیر سے پڑھتے لیکن حجرہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے دھوپ غروب کے قریب منقطع ہوتی تھی پس اس حدیث میں نماز عصر جلدی پڑھنے میں کوئی دلیل نہیں۔

۱۰۶۴ - وَذُكِرَ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِیِّ بْنُ اَبِیْ عَقِیْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ یَسَارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ عَلٰى اَبِیْ بَرْزَةَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْعَصْرَ فَیَرْجِعُ الرَّجُلُ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِیْنَةِ وَالشَّمْسُ حَیَّةٌ۔

اس سلسلے میں یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے:

حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا فرماتے۔ پھر کوئی شخص مدینہ طیبہ کے دوسرے کنارے کی طرف لوٹتا۔ تو سورج ابھی چمک رہا ہوتا۔

قِیْلَ لَهٗ قَدْ مَضٰى جَوَابُنَا فِیْ هٰذَا فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فَلَمْ نَجِدْ فِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لَمَّا صُحِّحَتْ وَجُمِعَتْ مَا یَدُلُّ اِلَّا عَلٰى تَاْخِیْرِ الْعَصْرِ وَلَمْ نَجِدْ شَیْئًا مِّنْهَا مَا یَدُلُّ عَلٰى تَعْجِیْلِهَا اِلَّا مَا قَدْ عَارَضَهٗ غَیْرُهٗ فَاسْتَحْبَبْنَا تَاْخِیْرَ الْعَصْرِ اِلَّا اَنَّهَا تُصَلّٰى وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ فِیْ وَقْتٍ یَبْقٰى بَعْدَهٗ مِنْ وَقْتِهَا مُدَّةٌ قَبْلَ تَغَیُّبِ الشَّمْسِ وَلَوْ خُلِّیْنَا وَالنَّظْرَ لَكَانَ تَعْجِیْلُ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِیْ اَوَائِلِ اَوْقَاتِهَا اَفْضَلَ وَلٰكِنِ اتِّبَاعُ مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْاٰثَارُ اَوْلٰى وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَصْحَابِهٖ

اس سے کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں ہمارا جواب گزشتہ باب میں گزر چکا ہے۔ پس ان روایات کی تطبیق و تصحیح کے بعد ہم ان میں ایسی بات نہیں پاتے جو تاخیر عصر پر دلالت نہ کرتی ہو اور ہمیں عصر کی نماز جلدی پڑھنے کے بارے میں بھی کوئی دلیل نہیں ملتی البتہ یہ کہ روایات میں تعارض ہو۔ پس ہم نے عصر کی نماز تاخیر سے پڑھنا مستحب قرار دیا لیکن زیادہ دیر نہیں بلکہ) اس وقت پڑھی جائے جب سورج روشن ہو اور غروب آفتاب سے پہلے کچھ وقت بچتا ہو، اگر ہم غور نہ کریں تو تمام نمازوں کو شروع وقت میں جلدی پڑھنا افضل ہے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اور متواتر روایات سے ثابت ہے اس پر عمل زیادہ بہتر ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے۔

marfat.com

مِنْ بَعْدِهٖ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا۔

۱۰۶۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اَنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِيَ الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ صَلُّوا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً۔

۱۰۶۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ جَنَازَةٍ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ وَسَكَتَ حَتّٰى رَاجَعْنَاهُ مِرَارًا فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى رَاَيْنَا الشَّمْسَ عَلٰى رَاْسِ اَطْوَلِ جَبَلٍ بِالْمَدِيْنَةِ۔

۱۰۶۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ وَاَشَدَّ تَاْخِيْرًا لِلْعَصْرِ مِنْكُمْ۔

فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَكْتُبُ اِلٰى عُمَّالِهٖ وَهُمْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُهُمْ بِاَنْ يُّصَلُّوا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ اَخَّرَهَا حَتّٰى رَاٰهَا عِكْرِمَةُ عَلٰى رَاْسِ اَطْوَلِ جَبَلٍ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ اِبْرَاهِيْمُ يُخْبِرُ عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهٗ يَعْنِيْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمْ كَانُوْا اَشَدَّ تَاْخِيْرًا لِلْعَصْرِ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا مِنْ اَفْعَالِهِمْ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کو لکھا کہ میرے نزدیک تمہارا اہم کام نماز ہے جس نے اس کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی اور جس نے اسے ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ امور کو زیادہ ضائع کرنے والا ہے عصر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج بلند روشن اور صاف ہو اور (اس کے بعد) سوار دو یا فرسخ مسافت طے کر سکے۔ —— حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک جنازے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انھوں نے عصر کی نماز نہ پڑھی اور خاموش رہے اور ہم نے بار بار اُن کیطرف رجوع کیا لیکن انھوں نے نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ ہم نے مدینہ طیبہ کے سب سے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر سورج دیکھا۔

حضرت منصور حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تمہاری نسبت ظہر میں زیادہ جلدی کرتے اور عصر میں زیادہ تاخیر کرتے تھے۔

تو یہ ہیں حضرت عمر بن خطاب جو اپنے عمال کو لکھتے ہیں اور وہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ انھیں عصر کی نماز اس وقت پڑھنے کا حکم دیتے جب سورج روشن بلند ہو۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے تاخیر سے پڑھا حتیٰ کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے سورج، مدینہ طیبہ کے سب سے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر دیکھا۔ پھر حضرت ابراہیم پہلے لوگوں یعنی صحابہ کرام اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے بارے میں بتاتے ہیں کہ وہ بعد والوں کی نسبت عصر میں زیادہ تاخیر کرتے تھے۔

جب صحابہ کرام کے اقوال وافعال اس طرح آتے ہیں

۵۰۔ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

marfat.com

وَمِنْ اَقْوَالِهِمْ مُؤْتَلِفًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَرُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَفِيْ بَعْضِ الْاٰثَارِ مُحَلِّقَةٌ وَجَبَ التَّمَسُّكُ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَتَرْكُ خِلَافِهَا وَاَنْ يُؤَخِّرُوا الْعَصْرَ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ تَاخِيْرُهَا يُدْخِلُ مُؤَخِّرَهَا فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ اَخْبَرَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فِيْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِيْنَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ هُوَ الْوَقْتُ الْمَكْرُوْهُ تَاخِيْرُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلَيْهِ فَاَمَّا قَبْلَهٗ مِنْ وَقْتِهَا مِمَّا لَمْ تَدْخُلِ الشَّمْسَ فِيْهِ صُفْرَةٌ وَكَانَ الرَّجُلُ يُمْكِنُهٗ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا مُتَمَكِّنًا وَيَخْرُجُ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالشَّمْسُ كَذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِتَاخِيْرِ الْعَصْرِ اِلٰى ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ لِمَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ **وَلَقَدْ** رُوِيَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتُعْصَرَ

۱۰۶۸ - **حَدَّثَنَا** بِذٰلِكَ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتُعْصَرَ فَاَخْبَرَ اَبُوْ قِلَابَةَ اَنَّ اِسْمَهَا هٰذَا اِنَّمَا هُوَ لِاَنَّ سَبِيْلَهَا اَنْ تُعْصَرَ وَهٰذَا الَّذِيْ اِسْتَحْبَبْنَاهُ مِنْ تَاخِيْرِ الْعَصْرِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اِلٰى وَقْتٍ قَدْ تَغَيَّرَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ اَوْ دَخَلَتْهَا صُفْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی کہ آپ یہ نماز اس وقت پڑھتے جب سورج بلند ہوتا بعض روای میں محلقہ کا لفظ ہے (یعنی بلند ہوتا) تو ان روایات کو اختیار ک ان کے خلاف کو چھوڑنا واجب ہے اور وہ نماز عصر کو مؤخر کریں اتنی تاخیر نہ ہو کہ تاخیر کرنے والا اس وقت تک پہنچ جائے جس بارے میں حضرت علاء کی روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ منافقوں کی نماز یہی وہ وقت جس تک نماز عصر کی تاخیر مکروہ ہے لیکن پہلے جب تک سورج کا رنگ زرد نہ ہو جائے تاخیر عصر کوئی حرج نہیں، اور یہ ان روایات کے مطابق افضل ہے جو اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مروی ہیں۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عصر کو تاخیر کی وجہ سے عصر کہتے ہیں۔ تو حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اس کا یہ نام اس لیے ہے کہ اس میں تاخیر کی جاتی ہے۔ پس اس وقت تاخیر کو ہم مستحب سمجھتے ہیں لیکن اتنی دیر نہ ہو جائے کہ سورج کا رنگ بدل جائے یا وہ پیلا پڑ جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور ہم نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے۔ اگر کوئی یہ نماز جلدی پڑھنے کے سلسلے میں اس روایت سے استدلال کرے۔

ابْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِی التَّبْكِیْرِ بِهَا اَیْضًا بِمَا۔

۱۰۶۹ - حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو النَّجَاشِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَافِعُ ابْنُ خَدِیْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَنْحَرُ الْجَزُوْرَ فَنَقْسِمُهٗ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ نَطْبَخُ فَنَاْكُلُ لَحْمًا نَضِیْجًا قَبْلَ اَنْ تَغِیْبَ الشَّمْسُ۔

حضرت ابوالنجاشی کہتے ہیں مجھ سے حضرت نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر اونٹنی ذبح کرتے، اسے دس حصوں میں تقسیم کرتے پھر گوشت پکا کر کھاتے اور ابھی سورج غروب نہ ہوتا۔

قِیْلَ لَهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنُوْا یَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ بِسُرْعَةِ عَمَلٍ وَقَدْ اُخِّرَتِ الْعَصْرُ فَلَیْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَنَا حُجَّةٌ عَلٰی مَنْ یَّرٰی تَاْخِیْرَ الْعَصْرِ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِیْ بَابِ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ فِیْ حَدِیْثِ بُرَیْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ صَلَّی الْعَصْرَ فِی الْیَوْمِ الْاَوَّلِ وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ نَقِیَّةٌ ثُمَّ صَلَّاهَا فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِیْ قَدْ كَانَ اَخَّرَهَا فِی الْیَوْمِ الْاَوَّلِ فَكَانَ قَدْ اَخَّرَهَا فِی الْیَوْمَیْنِ جَمِیْعًا وَلَمْ یُعَجِّلْهَا فِیْ اَوَّلِ وَقْتِهَا كَمَا فَعَلَ فِیْ غَیْرِهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ الَّذِیْ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی فِیْهِ هُوَ مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰی تَاْخِیْرِهَا لَا مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ الْاٰخَرُوْنَ اٰخِرُ كِتَابِ الْاَذَانِ وَالْمَوَاقِیْتِ۔

جواباً کہا جائے گا کہ وہ لوگ یہ کام جلدی جلدی کرتے تھے اور عصر دیر سے پڑھی جاتی تھی۔ پس ہمارے نزدیک اس میں قائلینِ تاخیر کے خلاف کوئی دلیل نہیں۔

اور ہم نے "اوقاتِ نماز" کے بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقاتِ نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پہلے دن عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج روشن، بلند اور صاف تھا پھر دوسرے دن اس وقت پڑھی جب سورج بلند تھا، تو آپ نے پہلے دن بھی تاخیر سے پڑھی لیکن دوسرے دن اس سے بھی تاخیر فرمائی لہٰذا دونوں دنوں میں تاخیر فرمائی اور دوسری نمازوں کی طرح جلدی نہیں پڑھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ عصر کا وقت جس میں نماز پڑھنا مناسب ہے وہ ہے جس کی طرف تاخیر کے قائلین گئے ہیں نہ وہ جس کو دوسرے حضرات نے اپنایا ہے

اذان اور اوقاتِ نماز کی بحث مکمل ہو گئی۔

marfat.com

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ إِلٰى أَيْنَ يَبْلُغُ بِهِمَا

۱۰۷۰ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ مَوْلَى الزُّرَقِيِّيْنَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔

باب آغازِ نماز میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں

حضرت زرقیین کے آزاد کردہ غلام ،سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اٹھاتے۔

أَقْوَالُ أَهْلِ الْعِلْمِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ مَدًّا وَلَمْ يُوَقِّتُوْا فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ۔

اہلِ علم کے اقوال

ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ مرد جب نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھوں کو کھلے طرح اٹھائے لیکن انھوں نے اس کا کوئی تعین نہیں کیا۔ وہ اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھانا مناسب ہے انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا

۱۰۷۱ - حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۰۷۲ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ

marfat.com

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ.

جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ کاندھوں کے برابر ہو جاتے۔

۱۰۷۳ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۰۷۴ - وَبِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ —— حضرت مالک، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۵ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِمَ فَوَاللهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهُ تَبَعَةً وَلَا أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى قَالُوا فَاعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ قَالَ فَقَالُوا جَمِيعًا صَدَقْتَ

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو حمید ساعدی سے سنا اور وہ دس صحابہ کرام کے ساتھ موجود تھے جن میں سے ایک حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ تھے۔ فرماتے ہیں حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں انھوں نے پوچھا کیوں؟ اللہ کی قسم تم نہ تو ہم سے زیادہ آپ کی پیروی کرنے والے ہو اور نہ ہی آپ کی صحبت میں ہم سے مقدم ہو۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں صحابہ کرام نے فرمایا، اچھا پیش کیجیے۔ تو حضرت ابو حمید نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے۔

راوی فرماتے ہیں ان سب نے فرمایا آپ نے

marfat.com

هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّى۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا الرَّفْعُ فِى التَّكْبِيْرِ فِىْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ يُبَلِّغُ بِهِ الْمَنْكِبَيْنِ وَلَا يُجَاوِزُ اِنِ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَكَانَ فِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عِنْدَنَا غَيْرُ مُخَالِفٍ لِهٰذِهِ الْاٰثَارِ اِنَّمَا ذُكِرَ فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا فَلَيْسَ فِىْ ذٰلِكَ ذِكْرُ الْمُنْتَهٰى بِذٰلِكَ الْمَدِّ اِلَيْهِ اَىُّ مَوْضِعٍ هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ يُبَلِّغُ بِهِمَا حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الرَّفْعُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ لِلدُّعَاءِ ثُمَّ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَلَى الرَّفْعِ عِنْدَ الْقِيَامِ لِلصَّلٰوةِ لِلدُّعَاءِ وَحَدِيْثُ عَلِىٍّ وَابْنِ عُمَرَ عَلَى الرَّفْعِ بَعْدَ ذٰلِكَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ **وَخَالَفَ** فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يُرْفَعُ الْاَيْدِىْ فِىْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهَا الْاُذُنَانِ۔

وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ

۱۰۷۶- **حَدَّثَنَا** اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ اِبْهَامَاهُ قَرِيْبًا مِنْ شَحْمَتَىْ اُذُنَيْهِ۔

۱۰۷۷- وَبِمَا قَدْ **حَدَّثَنَا** اَبُوْبَكْرَةَ

پوچھا آپ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا نظریہ ہے وہ فرماتے ہیں نماز کے شروع میں ہاتھ کا ندھو[ں] تک اٹھائے جائیں اس سے تجاوز نہ کریں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے اور جو کچھ ابو ہر[یرہ] رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے وہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ اس میں اتنا ذکر کیا گیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب ن[ماز کے] لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو خوب اٹھاتے اس حدیث [میں یہ] بات مذکور نہیں کہ آپ کہاں تک اٹھاتے تھے ممکن ہے کاند[ھوں] تک پہنچاتے ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ اٹھانا نماز سے پہلے دعا کے لیے ہو پھر اس کے بعد نماز کی تکبیر کہتے ہوں اور ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے ہوں۔

پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے پر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اس کے بعد نماز کے لیے ہاتھ اٹھانے پر محمول ہوگی۔ تاکہ یہ روایات ایک دوسرے کے خلاف نہ ہوں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا۔ نماز کے شروع میں ہاتھ کانوں تک اٹھائے جائیں۔ اس ضمن میں انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اتنا اٹھاتے کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو کے قریب ہو جاتے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں

قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ۔

نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے تکبیر کہتے ہوئے دیکھا۔ آپ ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۰۷۸۔ وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو الاحوص نے عاصم بن کلیب سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۹۔ وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ السُّوسِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَوْقَ أُذُنَيْهِ۔

حضرت نصر بن عاصم، مالک بن حویرث سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا "حتیٰ کہ آپ ان کو کانوں کے اوپر کے مقابل لے جاتے"۔

۱۰۸۰۔ وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُخَلَّدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهٖ۔

عباس بن سہل، حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ صحابہ کرام سے فرمایا کرتے تھے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو چہرے کے برابر اٹھاتے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي فِيهَا بَيَانُ الرَّفْعِ إِلٰى أَيِّ مَوْضِعٍ هُوَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی یہ روایات جن میں ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے کہ کہاں تک اٹھائے جائیں، ایک دوسرے سے مختلف ہو گئیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم نے

انتهى به وخرج حديث ابي هريرة الذي بدأنا بذكره ان يكون مضادا لها اردنا ان ننظر اي هذين المعنيين اولى ان يقال به۔

۱۰۸۱- فاذا فهد بن سليمان قد حدثنا قال ثنا محمد بن سعيد بن الاصبهاني قال انا شريك عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فرأيته يرفع يديه حذاء اذنيه اذا كبر واذا رفع واذا سجد فذكر من هذا ما شاء الله قال ثم اتيته من العام المقبل وعليهم الاكسية والبرانس فكانوا يرفعون ايديهم فيها واشار شريك الى صدره۔

فاخبر وائل بن حجر في حديثه هذا ان رفعهم الى مناكبهم انما كان لان ايديهم كانت حينئذ في ثيابهم واخبر انهم كانوا يرفعون اذا كانت ايديهم ليست في ثيابهم الى حذاء اذانهم فاعملنا روايته كلها فجعلنا الرفع اذا كانت اليدان في الثياب لعلة البرد الى منتهى ما يستطاع الرفع اليه وهو المنكبان واذا كانتا باديتين رفعهما الى الاذنين كما فعل صلى الله عليه وسلم ولم يجز ان يجعل حديث ابن عمر وما اشبهه الذي فيه ذكر رفع اليدين الى المنكبين كان ذلك واليدان باديتان اذ كان قد يجوز ان تكونا

شروع میں ذکر کیا وہ ان کے خلاف نہ ہو تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں معنوں کو دیکھیں کہ ان میں سے کس کا قائل ہونا بہتر ہے۔ تو ہم نے دیکھا۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ جب آپ تکبیر کہتے، رکوع کرتے اور سجدہ کرتے۔ اور جو کچھ اللہ نے چاہا انھوں (حضرت وائل بن حجر) نے ذکر کیا۔

پھر آئندہ سال آپ کے پاس حاضر ہوا تو صحابہ کرام پر چادریں اور ٹوپیاں تھیں۔ وہ ان کے اندر سے ہی ہاتھ اٹھاتے حضرت شریک (راوی) نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا

تو حضرت وائل بن حجر نے اپنی حدیث میں بتایا کہ وہ اپنے ہاتھ کندھوں تک اس لیے اٹھاتے تھے کہ اس وقت وہ کپڑوں (چادروں) میں ہوتے تھے اور یہ بھی بتایا کہ جب ان کے ہاتھ کپڑوں کے اندر نہ ہوتے تو کانوں کے برابر اٹھاتے تو ہم نے ان کی مکمل روایت پر عمل کیا۔ ہمارے نزدیک جب سردی کی وجہ سے ہاتھ کپڑوں کے اندر ہوتے تو اس وقت جہاں تک ممکن ہوتا اٹھاتے اور وہ کاندھے ہیں۔ اور جب ہاتھ ظاہر ہوتے تو کانوں تک اٹھاتے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا۔

یہ بات جائز نہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اور اس کی مثل روایت جن میں کاندھوں تک کا ذکر ہے انھیں اس حالت پر محمول کیا جائے جب ہاتھ ننگے ہوں کیونکہ ممکن ہے وہ کپڑوں کے اندر ہوں تو یہ بات حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے خلاف ہوگی اور یوں احادیث میں تضاد ثابت ہوگا۔ بلکہ ہم اتفاق پر محمول کرتے ہوئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت

marfat.com

كَانَتَا فِي الثِّيَابِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ مُخَالِفًا لِمَا
رَوٰى وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فَيَتَضَادُّ الْحَدِيْثَانِ
وَلٰكِنَّا نَحْمِلُهُمَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ فَنَجْعَلُ
حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدَاهُ
فِي ثَوْبِهٖ عَلٰى مَا حَكَاهُ وَائِلٌ فِي حَدِيْثِهٖ
وَنَجْعَلُ مَا رَوٰى وَائِلٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ فِي غَيْرِ
حَالِ الْبَرْدِ مِنْ رَفْعِ يَدَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ
فَيُسْتَحَبُّ الْقَوْلُ بِهٖ وَتَرْكُ خِلَافِهٖ وَاَمَّا
مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَهُوَ
خَطَأٌ وَسَنُبَيِّنُ ذٰلِكَ فِي بَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ
فِي الرُّكُوْعِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَثَبَتَ
بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا رَوٰى وَائِلٌ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا
فَصَّلْنَا مِمَّا فَعَلَ فِي حَالِ الْبَرْدِ وَفِي غَيْرِ
حَالِ الْبَرْدِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي
يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

سے وہ حالت مراد لیں گے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کپڑے میں لپٹے ہوتے جیسا کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں بیان کیا اور جو کچھ حضرت وائل بن حجر سے مروی ہے یعنی کانوں تک اٹھانا وہ سردی نہ ہونے کی حالت پر محمول ہوگا۔ لہٰذا یہ قول اختیار کرنا اور اس کے غیر کو چھوڑنا اچھا ہے۔

اور جو کچھ اس سلسلے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے وہ صحیح نہیں جیسا کہ ہم "رکوع میں ہاتھ اٹھانے" سے متعلق باب میں ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ پس ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے وہ یہی ہے جو ہم نے سردی کی حالت کو دوسری حالت سے الگ قرار دیا ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۴ مَا يُقَالُ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ

باب ۴ تکبیر اولیٰ کے بعد کیا پڑھا جائے؟

۱۰۸۲ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي دَاوٗدَ
قَالَ ثَنَا اَبُوْ ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ
قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الضُّبَعِيُّ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ
النَّاجِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر پڑھتے: "سبحانک اللھم (آخر تک) یا اللہ! میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیرا نام بابرکت ہے تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود

marfat.com

إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا ثَلٰثًا ثُمَّ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ ثُمَّ يَقْرَأُ

نہیں پھر "لا الہ الا اللہ" پڑھتے۔ اس کے بعد تین بار "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہتے پھر پڑھتے اعوذ باللہ السمیع العلیم (آخر تک) شیطان مردود کے وسوسوں سے اللہ سننے جاننے والے کی پناہ چاہتا ہوں۔

۱۰۸۳ - وَحَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ سُلَيْمٰنَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ يَقْرَأُ۔

جعفر بن سلیمان نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن "پھر قراءت کرتے" نہیں فرمایا۔

۱۰۸۴ - وَحَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَيْفِ التُّجِيْبِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہتے، پھر سبحانک اللھم آخر تک پڑھتے۔

۱۰۸۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ هٰذَا إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

حسن بن ربیع فرماتے ہیں حضرت ابو معاویہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بھی یہی کلمات کہتے تھے۔

۱۰۸۶ - كَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ میں ہمیں نماز پڑھائی تو کہا "اللہ اکبر سبحانک اللھم" وتعالی

marfat.com

مَيْمُوْنٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ۔

"جدک" تک۔

١٠٨٧۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

حضرت شعبہ حکم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اور "ولا الٰہ غیرک" کا اضافہ کیا۔

١٠٨٨۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ۔

حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے ذوالحلیفہ کا ذکر نہیں کیا۔

١٠٨٩۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ أَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ يَسْمَعُ مَنْ يَلِيْهِ۔

حضرت علقمہ اور حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کرتے ہیں کہ جو شخص آپ کے قریب تھا اس نے سنا۔

١٠٩٠۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود، سے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٠٩١۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ كَبَّرَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ لِيَتَعَلَّمُوْهَا۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور اسی طرح یہ دعا پڑھی تاکہ وہ سیکھ لیں۔

---

marfat.com

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ اَنْ يَّقُوْلَ وَلَا يَزِيْدَ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا غَيْرَ التَّعَوُّذِ اِنْ كَانَ اِمَامًا اَوْ مُصَلِّيًا لِنَفْسِهٖ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّزِيْدَ بَعْدَ هٰذَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٠٩٢- فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَمِّهٖ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ.

١٠٩٣- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ.

١٠٩٤- وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ

اقوال اہل علم

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی۔ وہ کہتے ہیں نمازی کو نماز شروع کرتے وقت یہی الفاظ کہنے چاہییں اس میں اضافہ نہ کرے، البتہ امام ہو یا خود اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں لیکن دوسرے لوگوں نے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس میں اس بات کا اضافہ کرے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت یہ آیت پڑھتے "اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ" .... آخر تک (ترجمہ:) میں نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، خالص اس کا فرمانبردار ہو کر، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز اور میری قربانی، میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی سلمہ حضرت ماجشون سے اسی طرح روایت کرتے ہیں

حضرت ماجشون اور حضرت عبداللہ بن فضل حضرت اعرج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

marfat.com

عَنْ اَنَماجشُوْنَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن فضل، حضرت اعرج سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۰۹۵۔ وَمَاقَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

قَالُوْا فَلَمَّا جَاءَتِ الرِّوَايَةُ بِهٰذَا وَبِمَا قَبْلَهٗ اِسْتَحْبَبْنَا اَنْ يَّقُوْلَهُمَا الْمُصَلِّيْ جَمِيْعًا وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا اَبُوْ يُوْسُفَ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں سب روایات میں یہ کلمات بھی آئے ہیں اور پہلے والے کلمات بھی، تو ہم اس بات کو اچھا سمجھتے ہیں کہ نمازی یہ تمام کلمات پڑھے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اس کے قائلین میں ہیں۔

بَابُ ۴۲ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ

باب ۴۲ نماز میں بسم اللہ پڑھنا

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَرَاَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمِيْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نعیم بن مجمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی، جب "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" پڑھا تو "آمین" کہا۔ لوگوں نے بھی لفظ آمین کہا اس کے بعد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب کی نمازوں سے میری نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حجرہ مبارک میں نماز ادا کرتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور مکمل سورہ فاتحہ پڑھتے۔ (ترجمہ:) اللہ کے نام سے شروع جو

marfat.com

كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهَا فَيَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

نہایت مہربان رحم والا ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا نہایت مہربان رحم والا ہے۔ روز جزا کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھی راہ پر چلا جو تیرے انعام یافتہ لوگوں کی راہ ہے نہ ان لوگوں کی راہ پر جن پر غضب کیا گیا اور نہ ہی گمراہ لوگوں کی راہ پر (چلانا)

اَقْوَالِ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهُ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَقْرَاَ بِهَا كَمَا يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اقوال اہل علم

ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کے نزدیک "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سورۂ فاتحہ سے ہے اور نمازی کو چاہیے کہ سورۂ فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھے۔

انھوں نے اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایات سے بھی استدلال کیا ہے

۱۰۹۸۔ كَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَكَانَ اَبِيْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے بلند آواز سے بسم اللہ کی تلاوت کی اور میرے والد ماجد بھی بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۹۹ - وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے (نماز میں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھی۔

۱۱۰۰ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَبْلَ السُّوْرَةِ وَبَعْدَهَا اِذَا قَرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى فِي الصَّلٰوةِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نماز میں سورۃ سے پہلے اور بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ترک نہ کرتے بشرطیکہ بعد میں سورت پڑھنا ہوتی۔

marfat.com

۱۱۰۱- وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

حضرت یزید فقیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے قرأت کا آغاز فرماتے تھے۔

۱۱۰۲- وَكَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو زَيْدٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

حضرت ازرق بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے سنا آپ پڑھتے تھے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" —، غیر المغضوب علیہم ولا الضالین "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"۔

۱۱۰۳- وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي قَالَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَقَالَ هِيَ الْآيَةُ السَّابِعَةُ قَالَ وَقَرَأَ عَلَيَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ كَمَا قَرَأَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

ان حضرات نے بھی اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ "وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي ..." "ہم نے آپ کو بار بار پڑھی جانے والی سات آیات دی ہیں) سے سورۂ فاتحہ مراد ہے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر فرمایا یہ ساتویں آیت ہے حضرت جریج فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے اسطرح بیان کیا ہے جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے سامنے بیان کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا نَرَى الْجَهْرَ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَاخْتَلَفُوا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقُولُهَا سِرًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَقُولُهَا الْبَتَّةَ لَا فِي السِّرِّ وَلَا فِي الْعَلَانِيَةِ۔

وَاحْتَجُّوا عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى فِي ذٰلِكَ بِمَا:

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہم نماز میں اسے بلند آواز سے پڑھنے کے قائل نہیں ہیں اس کے بعد ان کا آپس میں اختلاف ہوا بعض کہتے ہیں آہستہ آواز سے پڑھے اور بعض کے نزدیک بالکل نہ پڑھے نہ آہستہ اور نہ بلند آواز سے۔ انھوں نے پہلے قول کے قائلین کے خلاف یہ دلیل پیش کی ہے۔

۱۱۰۴- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم

marfat.com

قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ فِي الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ.

صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لیے اٹھتے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور (شروع میں) خاموش نہ ہوتے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هَذَا دَلِيلٌ أَنَّ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَيْسَتْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَوْ كَانَتْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَقَرَأَ بِهَا فِي الثَّانِيَةِ كَمَا قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَالَّذِينَ اسْتَحَبُّوا الْجَهْرَ بِهَا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى لِأَنَّهَا عِنْدَهُمْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ اسْتَحَبُّوا ذَلِكَ أَيْضًا فِي الثَّانِيَةِ فَلَمَّا انْتَفَى بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهَا فِي الثَّانِيَةِ انْتَفَى بِهِ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَرَأَ بِهَا فِي الْأُولَى فَعَارَضَ هَذَا الْحَدِيثُ حَدِيثَ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ وَكَانَ هَذَا أَوْلَى مِنْهُ لِاسْتِقَامَةِ طَرِيقِهِ وَفَضْلِ صِحَّةِ مَجِيئِهِ عَلَى مَجِيءِ حَدِيثِ نُعَيْمٍ وَقَالُوا أَمَّا حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ الَّذِي رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَدِ اخْتَلَفَ الَّذِينَ رَوَوْهُ فِي لَفْظِهِ فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ وَرَوَاهُ آخَرُونَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم، سورۂ فاتحہ سے نہیں ہے۔ اگر وہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہوتی تو آپ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھتے اور جن لوگوں نے اسے سورہ فاتحہ کا حصہ قرار دیتے ہوئے پہلی رکعت میں بلند آواز سے پڑھنا پسند کیا ہے وہ دوسری رکعت میں بھی اسے مستحب سمجھتے ہیں۔ پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسری رکعت میں (بسم اللہ) پڑھنے کی نفی ہو گئی تو پہلی رکعت میں بھی نفی ثابت ہو گئی۔

پس یہ حدیث نعیم بن مجمر کی روایت (ر۱۰۹۵) کے معارض ہوئی حالانکہ یہ اپنے طریق روایت اور صحت سند کے اعتبار سے نعیم کی روایت سے زیادہ مستقیم اور فضیلت کی حامل ہے۔

وہ حضرات کہتے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت جسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کیا اس کے راویوں کا الفاظ میں اختلاف ہے بعض نے اسی طرح روایت کیا جسے ہم نے ذکر کیا اور بعض نے اس کے خلاف ذکر کیا۔ مثلاً

١١٠٥ كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ

حضرت ابن ابی ملیکہ حضرت یعلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت وضاحت

marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَتَتْ لَهُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

کے ساتھ ایک ایک حرف کر کے بیان کی۔

فَفِي هٰذَا اِنَّ ذِكْرَ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ اُمِّ سَلَمَةَ تَنْعَتُ بِذٰلِكَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَائِرِ الْقُرْاٰنِ كَيْفَ كَانَتْ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَمَعْنٰى هٰذَا غَيْرُ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

تو اس حدیث میں یہ ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا ذکر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ پورا قرآن پاک اسی طرح پڑھتے تھے۔ اس میں آپ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے پر کوئی دلیل نہیں تو ابن جریج کی روایت کا مفہوم اس کے خلاف ہے۔

وَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ تَقْطِيْعُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ كَانَ مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَيْضًا حِكَايَةً مِنْهُ لِلْقِرَاءَةِ الْمُفَسَّرَةِ حَرْفًا حَرْفًا الَّتِيْ حَكَاهَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ فِيْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِاَحَدٍ

یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت ابن جریج کی حدیث میں سورۂ فاتحہ کا جو ذکر ہے اس میں اس بات کا احتمال ہو کہ ابن جریج نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت وضاحت کے ساتھ بیان کی ہو جس طرح ابن ابی ملیکہ نے بیان فرمایا لہٰذا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں کسی کے لیے دلیل ثابت نہ ہوئی۔

وَقَالُوْا لَهُمْ اَيْضًا فِيْمَا رَوَوْهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ اَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ اَنَّهَا هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ فَاِنَّا لَا نُنَازِعُكُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ اَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْهَا فَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ مِمَّنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ اِنَّهٗ لَمْ يَجْهَرْ بِهَا وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا جَمِيْعًا اَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ سَبْعُ اٰيَاتٍ فَمَنْ جَعَلَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْهَا

یہ حضرات ان (پہلے قول کے قائلین) سے یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ تم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "ولقد اتینٰک سبعا من المثانی" کے بارے میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ (سورۂ فاتحہ) سبع مثانی سے ہے تو اس بارے میں ہم تم سے نہیں جھگڑتے لیکن تم نے یہ جو کہا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی اسی کا ایک حصہ ہے تو اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ بات مروی ہے جس کا تم نے ذکر کیا لیکن ان کے علاوہ ان حضرات سے جن سے ہم نے اس باب میں احادیث روایت کی ہیں یہ بات مروی ہے کہ آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے تو یہ روایت اس بات کے خلاف پر دلالت کرتی ہے اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں کہ سورۂ فاتحہ سات آیات پر مشتمل ہے

marfat.com

عدها اٰية ومن لم يجعلها منها عد
انعمت عليهم اٰية فلما اختلفوا في
ذلك وجب النظر وسنبين ذلك في
موضعه ان شاء الله تعالى۔

۱۱۰۶- وقد روي عن عثمان بن
عفان ما قد حدثنا علي بن
شيبة قال ثنا هوذة بن خليفة عن
عوف عن يزيد الرقاشي عن ابن عباس
قال قلت لعثمان بن عفان ما حملكم
على ان عمدتم الى الانفال وهي من السبع
الطول والى براءة وهي من المئين فقرنتم
بينهما وجعلتموهما في السبع الطول ولم
تكتبوا بينهما سطر بسم الله الرحمن
الرحيم فقال ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان ينزل عليه الاية
فيقول اجعلوها في السورة التي يذكر
فيها كذا وكذا وكانت قصتها شبيهة
بقصتها فتوفي رسول الله صلى الله
عليه وسلم ولم اساله عن ذلك
فخفت ان تكون منها فقرنت بينهما
ولم اكتب بينهما سطر بسم الله
الرحمن الرحيم وجعلتهما في
السبع الطول۔

قال ابو جعفر فهذا عثمان
يخبر في هذا الحديث ان بسم الله
الرحمن الرحيم لم تكن عنده من
السورة وانه انما كان يكتبها في
فصل السور وهي غيرهن فهذا خلاف
ما ذهب اليه ابن عباس من ذلك

پس جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اس سے قرار دیا اس نے اسے مستقل آیت شمار کیا اور جس نے اسے فاتحہ سے نہیں سمجھا اس نے "انعمت علیہم" کو آیت قرار دیا اور جب ان کا اس مسئلے میں اختلاف ہو گیا تو غور و فکر ضروری ہے۔ اور ہم اسے اپنے مقام پر وضاحت سے بیان کریں گے۔ اس سلسلے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کو کس بات نے سورۂ انفال جو سات طویل سورتوں میں سے ہے اور سورۂ براءت جو سو سو آیات والی سورتوں سے ہے، کو ملانے پر مجبور کیا اور آپ نے ان کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ لکھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو فرماتے اسے فلاں سورت میں داخل کرو جس میں فلاں فلاں باتوں کا ذکر ہے ان دونوں کا واقعہ ایک جیسا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور میں آپ سے اس بارے میں پوچھ نہ سکا مجھے ڈر ہوا کہیں یہ (دوسری) اسی (پہلی سورت) سے نہ ہو تو میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ لکھی اور میں نے ان دونوں کو سات طویل سورتوں سے قرار دیا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو اس حدیث میں بتاتے ہیں کہ ان کے نزدیک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورت کا حصہ نہ تھی۔ وہ اسے سورتوں کو الگ الگ کرنے کے لیے لکھتے تھے اور یہ سورتوں کا غیر ہے۔ یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف ہے نیز متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ

marfat.com

وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ.

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۰۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ عَنْ اَبِيْهِ وَقَلَّمَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَشَدَّ عَلَيْهِ حَدَثًا فِي الْاِسْلَامِ مِنْهُ فَسَمِعَنِيْ وَاَنَا اَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْحَدَثَ فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَلٰكِنْ اِذَا قَرَاْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

ابن عبداللہ بن مغفل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور میں نے اسلام میں نئی بات پیدا کرنے پر ان سے بڑھ کر کسی کو سخت نہیں پایا۔ انھوں نے مجھے بسم اللہ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا بیٹے! اسلام میں نئی بات پیدا کرنے سے بچو!۔ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے لیکن میں نے ان میں کسی سے یہ نہیں سنا لہٰذا جب قرأت کرو تو الحمد للہ رب العالمین پڑھو

۱۱۰۸ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأت شروع کرتے تھے۔

۱۱۰۹ - وَكَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبِ نِ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے تو میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے

بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نہیں سُنا۔

۱۱۱۰ - وَكَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ قُمْتُ وَرَآءَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكُلُّهُمْ كَانَ لَا يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میں حضرت صدیق، فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتدار میں کھڑا ہوا تو یہ تمام حضرات نماز شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۱۱ - وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَيَرٰى حُمَيْدٌ اَنَّهٗ قَدْ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حمید کے خیال میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کیا، اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۱۲ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے لیکن میں نے کسی ایک کو بھی بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھتے نہیں سنا۔

۱۱۱۳ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ قَالَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ يَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ثابت، حضرت انس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" نہیں پڑھتے تھے۔

marfat.com

الرَّحِيْمِ.

۱۱۱۴- وَكَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيْمِ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما آہستہ آہستہ آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔

۱۱۱۵- وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَالْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَسْتَفْتِحُوْنَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم الحمد للہ رب العالمین سے (قراءت) شروع کرتے تھے۔

۱۱۱۶- وَكَمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَيَّاطُ الْمَقْدِسِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہما، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۱۷- وَكَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ نُوْحٍ اَخَا بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

محمد بن نوح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو الحمد للہ رب العالمین سے قراءت شروع کرتے ہوئے سنا ہے۔

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَسْبَاطُ ابْنُ مُحَمَّدٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز "اللہ اکبر" سے

marfat.com

قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَيَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَيَخْتِمُهَا بِالتَّسْلِيْمِ.

شروع فرماتے، قرأت الحمد للہ کے ساتھ شروع کرتے اور سلام کے ساتھ مکمل کرتے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ بِمَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِيْ بَعْضِهَا أَنَّهُمْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَذْكُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا عُنِيَ بِالْقِرَاءَةِ هٰهُنَا قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فَاحْتَمَلَ أَنَّهُمْ لَمْ يَعُدُّوْا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُرْاٰنًا وَعَدُّوْهَا ذِكْرًا مِثْلَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَمَا يُقَالُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ فَكَانَ مَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَيُسْتَفْتَحُ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَفِيْ بَعْضِهَا أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا مِنْ غَيْرِ طَرِيْقِ الْجَهْرِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ لِذِكْرِهِمْ نَفْيَ الْجَهْرِ مَعْنًى فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَذِكْرُهَا سِرًّا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَغَيْرِهٖ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ متواتر روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا۔ ان میں سے بعض روایات میں ہے کہ وہ الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے تھے۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ اس سے پہلے یا بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔ کیونکہ یہاں قرأت سے قرأت قرآن مجید مراد ہے۔

لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو قرآن سے شمار نہیں کیا اسے سبحانک اللھم وبحمدک کی طرح شمار کیا ہے اور وہ جو آغاز نماز کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے مراد وہ قرأت قرآن ہے جو بسم اللہ کے بعد ہوتی ہے وہ الحمد للہ رب العالمین سے شروع کی جاتی ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ وہ بلند آواز سے بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دوسرے طریقے پر (آہستہ) پڑھتے تھے۔ کیونکہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو بلند آواز سے پڑھنے کی نفی کرنے کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔

لہٰذا ان روایات کی تصحیح سے بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کا ترک اور آہستہ پڑھنا ثابت ہوا۔ یہ بات حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

marfat.com

۱۱۱۹۔ كَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِيْنِ۔

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما "بسم اللہ"، "اعوذ باللہ" اور "آمین" بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِيْ بَشِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ ذٰلِكَ فِعْلُ الْاَعْرَابِ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ بدویوں کا کام ہے۔

۱۱۲۱۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِيْ بَشِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

عبد الملک ابن بشیر، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے خلاف ہے جسے ہم نے پہلی فصل میں ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۲۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ اَنَّ سِنَانَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّدَفِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ قَالَ اَدْرَكْتُ الْاَئِمَّةَ وَمَا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ اِلَّا بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

حضرت عبد الرحمن اعرج فرماتے ہیں میں نے ائمہ (خلفائے راشدین) کو پایا وہ "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأت شروع کرتے تھے۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو الاسود، حضرت عمر و ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

١١٢٤ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ لَقَدْ أَدْرَكْتُ رِجَالًا مِنْ عُلَمَائِنَا مَا يَقْرَءُوْنَ بِهَا.

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں میں نے اپنے علماء میں سے کئی حضرات کو پایا وہ اسے نہیں پڑھتے تھے۔

١١٢٥ - وَكَمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ مَا سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت قاسم کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّنْ ذَكَرْنَا بَعْدَهُ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثَبَتَ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْآنِ وَلَوْ كَانَتْ مِنَ الْقُرْآنِ لَوَجَبَ أَنْ يُجْهَرَ بِهَا كَمَا يُجْهَرُ بِالْقُرْآنِ سِوَاهَا أَلَا تَرَى أَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّتِيْ فِي النَّمْلِ يُجْهَرُ بِهَا كَمَا يُجْهَرُ بِغَيْرِهَا مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الَّتِيْ قَبْلَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ يُخَافَتُ بِهَا وَيُجْهَرُ بِالْقُرْآنِ ثَبَتَ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْآنِ وَثَبَتَ أَنْ يُخَافَتَ بِهَا وَيُسَرَّ كَمَا يُسَرُّ التَّعَوُّذُ وَالْاِفْتِتَاحُ وَمَا أَشْبَهَهُمَا وَقَدْ رَأَيْنَاهَا أَيْضًا مَكْتُوْبَةً فِيْ فَوَاتِحِ السُّوَرِ فِي الْمُصْحَفِ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِيْ غَيْرِهَا وَكَانَتْ فِيْ غَيْرِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَيْسَتْ بِآيَةٍ ثَبَتَ أَيْضًا أَنَّهَا فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَيْسَتْ بِآيَةٍ وَهٰذَا الَّذِيْ ثَبَّتْنَا مِنْ نَفْيِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد والے لوگوں (صحابہ کرام) سے بسم اللہ الرحمن الرحیم آواز بلند پڑھنے کا ترک ثابت ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ قرآن سے نہیں اگر یہ قرآن سے ہوتی تو باقی قرآن کی طرح اسے بھی بلند آواز سے پڑھنا واجب ہوتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ سورۂ نمل میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اسی طرح بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے جس طرح باقی قرآن پاک کو بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے کیونکہ وہ قرآن پاک کا ایک حصہ ہے۔ جب ثابت ہوا کہ سورۂ فاتحہ سے پہلے والی بسم اللہ آہستہ آواز سے پڑھی جاتی ہے اور قرآن پاک کی تلاوت بلند آواز سے ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ قرآن پاک سے نہیں ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ "اعوذ باللہ"، "سبحانک اللھم"، اور اس طرح کے دیگر اذکار کی طرح اسے بھی آہستہ پڑھا جائے۔ اور ہم اسے قرآن پاک کی تمام سورتوں، فاتحہ ہو یا کوئی دوسری سورت، سب کے شروع میں لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔ فاتحہ کے علاوہ یہ کسی سورت کی (ابتدائی) آیت نہیں تو ثابت ہوا کہ یہ سورۂ فاتحہ کی آیت بھی نہیں۔

یہ ہے وہ بات جو ہم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے سورۂ فاتحہ سے ہونے اور بلند آواز سے پڑھنے کی نفی کے

marfat.com

أن تكون من فاتحة الكتاب ومن نفي الجهر بها في الصلوة قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى.

کے بارے میں ثابت کی۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۴۳ القراءة في الظهر والعصر

۱۱۲۶- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد بن موسى قال ثنا سعيد وحماد ابنا زيد عن أبي جهضم موسى بن سالم عن عبد الله بن عبيد الله بن عباس قال كنا جلوسا في فتيان من بني هاشم إلى ابن عباس فقال له رجل أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الظهر والعصر قال لا قال فلعله كان يقرأ فيما بينه وبين نفسه في حديث سعيد قال لا وفي حديث حماد هي شر من الأولى ثم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عبدا لله أمره الله عز وجل فبلغ والله ما أمر به.

۱۱۲۷- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير بن حازم قال ثنا أبي قال سمعت أبا يزيد المدني يحدث عن عكرمة عن ابن عباس أنه قيل له إن ناسا يقرءون في الظهر والعصر فقال لو كان لي عليهم سبيل لقلعت ألسنتهم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ فكانت قراءته لنا قراءة وسكوته لنا سكوتا.

باب ۴۳: ظہر و عصر کی قراءت

حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم بنو ہاشم کے کچھ نوجوان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر (کی نماز) میں قراءت کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا نہیں' ہو سکتا ہے آپ دل میں پڑھتے ہوں۔ حضرت سعید کی روایت میں ہے فرمایا "نہیں" اور حضرت حماد کی روایت میں ہے یہ پہلے (یعنی پڑھنے) سے برا ہے، پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے (فرمانبردار) بندے تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا اور آپ نے اس کا حکم پہنچا دیا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ کچھ لوگ ظہر اور عصر (کی نماز) میں قراءت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر مجھے ان پر کوئی اختیار ہوتا تو ان کی زبانیں کاٹ دیتا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت فرمائی تو ہمارے لیے قراءت ضروری ہو گئی اور آپ نے خاموشی اختیار فرمائی تو ہمیں بھی خاموش رہنا ہو گا۔

بيان المسئلة

فذهب قوم إلى هذه الآثار التي

بیان مسئلہ

ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا کہ ہمارے

marfat.com

رَوَيْنَاهَا فَقَلَّدُوْهَا وَقَالُوْا لَا نَرٰى اَنْ يَّقْرَاَ اَحَدٌ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ الْبَتَّةَ وَرَوَوْا ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ۔

نزدیک ظہر وعصر میں بالکل قرأت نہیں ہے انھوں نے یہ بات حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۲۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْقَيْسِ قَالَ سَاَلْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ اَيَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَا۔

حضرت ولید بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ظہر اور عصر میں قرأت ہے، انھوں نے فرمایا نہیں۔

فَقِيْلَ لَهُمْ مَا لَكُمْ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حُجَّةٌ وَذٰلِكَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

ان حضرات سے کہا جائے گا کہ جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اس میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۱۲۹- كَمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ حَفِظْتُ السُّنَّةَ غَيْرَ اَنِّيْ لَا اَدْرِيْ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اَمْ لَا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے سنت یاد رکھی ہے لیکن مجھے معلوم نہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر میں قرأت کرتے تھے یا نہیں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ لَمْ يَتَحَقَّقْ عِنْدَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْرَاُ فِيْهِمَا وَاِنَّمَا اَمَرَ بِتَرْكِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا تَقَدَّمَتْ رِوَايَتُنَا عَنْهُ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْرَاْ فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا انْتَفٰى اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ تَحَقَّقَ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَفٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ لِاَنَّ غَيْرَهٗ قَدْ تَحَقَّقَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا مِمَّا سَنَذْكُرُهٗ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ اَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ رَاْيِهٖ

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو اس حدیث میں بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دو نمازوں میں قرأت نہ کرنا ان کے نزدیک ثابت نہیں اور ہم نے جو ان کی پہلی روایت بیان کی ہے اس میں انھوں نے قرأت چھوڑنے کا حکم دیا ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قرأت نہیں فرمائی۔ تو جب آپ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت متحقق نہیں ہوئی تو اس سلسلے میں آپ نے جو کچھ فرمایا اس کی نفی ہو گئی۔ کیونکہ دوسروں کے نزدیک ان نمازوں میں قرأت ثابت ہے جیسے کہ ہم اسے اپنے مقام پر بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

علاوہ ازیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اپنی رائے اس کے خلاف ہے۔

marfat.com

ما يدل على خلاف ذلك۔

١١٣٠ - كما حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال انا اسمعيل بن ابي خالد عن العيزار بن حريث عن ابن عباس قال اقرأ خلف الامام بفاتحة الكتاب في الظهر والعصر۔

حضرت عیزار بن حریث سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

١١٣١ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا ابو نعيم قال ثنا يونس بن ابي اسحق عن العيزار بن حريث قال شهدت ابن عباس فسمعته يقول لا تصل صلوة الا قرأت فيها ولو بفاتحة الكتاب۔

حضرت عیزار بن حریث فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرأت کے بغیر کوئی نماز نہ پڑھو اگر (قرأت) سورۂ فاتحہ ہی کیوں نہ ہو۔

١١٣٢ - حدثنا احمد بن داؤد بن موسى قال ثنا عبيد الله بن محمد التيمي وموسى بن اسمعيل قال ثنا حماد بن سلمة عن ايوب عن ابي العالية البراء قال سألت ابن عباس او سئل عن القراءة في الظهر والعصر فقال هو امامك فاقرأ منه ما قل وما كثر وليس من القرآن شئ قليل۔

حضرت ابو العالیہ براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ظہر اور عصر کی (نماز میں) قرأت کے بارے میں پوچھا یا آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ (قرآن پاک) تمہارا امام ہے پس اس سے تھوڑا یا زیادہ پڑھو اور قرآن میں کچھ بھی قلیل نہیں ہے۔

١١٣٣ - وكما حدثنا حسين بن نصر قال سمعت يزيد بن هارون قال انا سعيد بن ابي عروبة عن ابي العالية قال سألت ابن عباس فذكر مثله قال وسألت ابن عمر فقال اني لاستحيي ان اصلي صلوة لا اقرأ فيها بام القرآن او ما تيسر۔

حضرت سعید بن ابی عروبہ، حضرت ابو العالیہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا اور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا مجھے حیاء آتی ہے کہ میں سورۂ فاتحہ یا جو بھی آسان ہو، پڑھے بغیر نماز ادا کروں۔

قال ابو جعفر فهذا ابن عباس قد روي عنه من رأيه ان المأموم يقرأ خلف الامام في الظهر والعصر وقد رأينا الامام يتحمل عن المأموم ولم نر المأموم يتحمل عن الامام شيئا فاذا كان المأموم

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کی رائے مروی ہے کہ مقتدی ظہر وعصر میں امام کے پیچھے قرأت کرے اور ہم دیکھتے ہیں کہ امام مقتدی کا ذمہ دار ہوتا ہے اور مقتدی امام کی کسی بات کو نہیں اٹھاتا پس جب مقتدی قرأت کرے گا تو امام کے لیے

marfat.com

يَقْرَأُ فَالْإِمَامُ أَحْرٰى أَنْ يَقْرَأَ مَعَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ أَيْضًا مِنْ أَمْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا. فَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ مَا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ ذٰلِكَ.

قرأت زیادہ مناسب ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ بھی روایت کیا کہ انھوں (حضرت ابن عباس) نے ان دونوں (نمازوں) میں قرأت کا حکم فرمایا۔ اور وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف مروی ہے (وہ یہ ہے)

۱۱۳۴۔ فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ بَكَّارَ بْنَ قُتَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا.

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان کے والد نے انھیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کرتے تھے کبھی آپ (بلند آواز سے پڑھ کر) ہمیں آیت سناتے تھے۔

۱۱۳۵۔ وَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۳۶۔ وَإِنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَقُرْآنٍ وَفِي الْعَصْرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَفِي الْمَغْرِبِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَقُرْآنٍ وَفِي الثَّالِثَةِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کچھ آیات قرآن پڑھتے تھے عصر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کچھ آیات قرآن اور تیسری رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے حضرت عبیداللہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انھوں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۱۳۷۔ وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ

حضرت عبیداللہ ابن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے

marfat.com

البغدادي قد حدثنا قال ثنا الوليد ابن مسلم عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير قال حدثني عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ بأم القرآن وسورتين معها في الأوليين من صلوة الظهر والعصر ويسمعنا الآية أحيانا۔

والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ (کوئی) دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی آپ (بلند آواز سے قرأت کر کے) ہمیں آیت سناتے۔

۱۱۳۸۔ وإن أبا بكرة قد حدثنا قال ثنا أبو داود قال ثنا المسعودي عن زيد العمي عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال اجتمع ثلاثون من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا تعالوا حتى نقيس قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما لم يجهر فيه من الصلوات فما اختلف منهم رجلان فقاسوا قراءته في الركعتين من الظهر بقدر قراءة ثلاثين آية وفي الركعتين الأخريين على النصف من ذلك وفي صلوة العصر في الركعتين الأوليين على قدر النصف من الأوليين في الظهر وفي الركعتين الأخريين على قدر النصف من الركعتين الأخريين من الظهر۔

حضرت ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تیس صحابہ کرام نے جمع ہو کر کہا آؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان نمازوں کی قرأت کا اندازہ لگائیں جن میں آپ کی بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے تو اس سلسلے میں ان میں سے دو آدمیوں کے درمیان اختلاف نہ ہوا کہ انھوں نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ کی قرأت کا اندازہ تیس آیات سے اور پچھلی دو رکعات میں اس کے نصف سے لگایا، عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پہلی دو رکعتوں کی قرأت سے نصف اور پچھلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کی آدھی قرأت سے اندازہ لگایا۔

۱۱۳۹۔ وإن إبراهيم بن مرزوق قد حدثنا قال ثنا حبان بن هلال قال ثنا أبو عوانة عن منصور بن زاذان عن الوليد أبي بشر بن مسلم العنبري عن أبي الصديق الناجي عن أبي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم في الظهر في الركعتين الأوليين في كل ركعة قدر قراءة ثلاثين آية وفي الأخريين

حضرت ابو الصدیق ناجی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات اور دوسری میں اس سے نصف آیات کا اندازہ قیام فرماتے اور عصر کی نماز میں پہلی دو میں پندرہ آیات اور دوسری دو میں اس سے نصف کا اندازہ قیام فرماتے۔

marfat.com

نصف ذلك وكان يقوم في العصر في الركعتين الاوليين قدر خمس عشرة اية وفي الاخريين قدر نصف ذلك.

۱۱۴۰ - وان احمد بن شعيب قد حدثنا قال انا يعقوب بن ابراهيم الدورقي قال ثنا هشيم قال ثنا منصور بن زاذان عن الوليد بن مسلم عن ابي الصديق الناجي عن ابي سعيد الخدري قال كنا نحزر قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الظهر والعصر فحزرنا قيامه في الظهر قدر ثلثين اية قدر سورة السجدة في الركعتين الاوليين وفي الاخريين على قدر النصف من ذلك وحزرنا قيامه في الركعتين الاوليين من العصر على قدر الاخريين من الظهر وحزرنا قيامه في الركعتين الاوليين من العصر على قدر الاخريين من الظهر وحزرنا قيامه في الركعتين الاخريين من العصر على النصف من ذلك.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ظہر وعصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگاتے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیات یعنی سورۂ سجدہ کے برابر قیام کا اندازہ ہوتا اور دوسری دو رکعتوں میں اس سے نصف، اور ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اندازہ لگایا جبکہ عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں اس سے نصف مقدار کا اندازہ لگایا۔

۱۱۴۱ - وان علي بن معبد قد حدثنا قال ثنا يونس بن محمد المؤذن قال ثنا حماد بن سلمة عن سماك عن جابر بن سمرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الظهر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج ونحوهما من السور.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازوں میں سورۂ "والسماء والطارق" "والسماء ذات البروج" اور ان جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۱۴۲ - وان عبد الله بن محمد بن خشيش البصري قد حدثنا قال ثنا عارم قال ثنا ابو عوانة عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن عمران بن حصين قال

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے ظہر وعصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھی آپ نے سلام پھیرنے کے

marfat.com

قرأ رجل خلف النبي صلى الله عليه وسلم في الظهر او العصر فلما انصرف قال ايكم قرأ بسبح اسم ربك الاعلى قال رجل انا قال لقد علمت ان بعضكم قد خالجنيها۔

فرمایا تم میں سے کس نے "سبح اسم ربك الاعلى" پڑھی ہے۔ اس شخص نے عرض کیا میں نے، آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی نے مجھے خلجان میں ڈالا ہے۔

۱۱۴۳ - وان محمد بن خزيمة قد حدثنا قال ثنا محمد بن عبد الله الانصاري عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة ان زرارة حدثهم عن عمران عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت سعید بن عروبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت لیا۔

۱۱۴۴ - وان محمد بن خزيمة قد حدثنا قال ثنا حجاج ابن منهال قال ثنا حماد عن قتادة عن زرارة عن عمران عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت حماد کی روایت میں بھی اسی طرح ہے کہ حضرت عمران، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۵ - وان محمد بن بحر بن مطر البغدادي قد حدثنا قال ثنا يزيد بن هرون قال انا سليمان التيمي عن ابي مخلد عن ابن عمر قال ولم اسمعه منه ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد في صلوة الظهر قال فراه اصحابه انه قرأ تنزيل السجدة۔

حضرت ابو مخلد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں لیکن ان کو ان سے سماعت حاصل نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا صحابہ کرام کو اس سے اندازہ ہوا کہ آپ نے "سورۃ التنزیل السجدۃ" پڑھی ہے۔

۱۱۴۶ - وان عبد الرحمن بن الجارود قد حدثنا قال ثنا عبيد الله بن موسى قال انا ابن ابي ليلى عن عطاء عن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يؤمنا فيجهر ويخافت فجهرنا فيما جهر وخافتنا فيما خافت وسمعته يقول لا صلوة الا بقراءة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے ہوئے کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے قرأت کرتے پس جہاں آپ نے جہر کیا وہاں ہم نے بھی بلند آواز سے قرأت کی اور جہاں آپ نے آہستہ پڑھا ہم نے بھی آہستہ پڑھا، اور ہم نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۴۷ - وان ابن ابي داود قد حدثنا قال ثنا سهل بن بكار قال ثنا ابو عوانة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمام نماز میں قرأت ہے پس جہاں حضور علیہ السلام نے

marfat.com

عَنْ رَقَبَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ فِیْ كُلِّ الصَّلٰوةِ قِرَاءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفَاهُ عَلَيْنَا اَخْفَيْنَاهُ عَلَيْكُمْ۔

ہمیں سنایا ہم تمہیں سناتے ہیں (بلند آواز سے پڑھتے ہیں) اور جہاں آپ نے ہم سے پوشیدہ رکھا ہم بھی تم سے مخفی رکھتے ہیں (یعنی آہستہ پڑھتے ہیں)

۱۱۴۸ - وَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ السَّقْطِیَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُبَيْبِ نِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حبیب المعلم حضرت عطاء سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۹ - وَاِنَّ يُوْنُسَ بْنَ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

ابن جریج، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۵۰ - وَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا حُبَيْبُ نِ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ۔

عبدالوہاب بن عطاء حضرت حبیب المعلم سے وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۵۱ - وَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، ابن جریج سے وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۵۲ - وَاِنَّ ابْنَ اَبِیْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْوَاسِطِیُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ وَهُوَ حُمَيْدُ نِ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِی الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَعَ مَا ذَكَرْنَا بِمَا رُوِیَ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان حضرات نے ان مذکورہ روایات کے علاوہ ان (مندرجہ ذیل) روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔

marfat.com

١١٥٣ - كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذٰلِكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

حضرت ابو معمر فرماتے ہیں ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی نمازوں میں قرأت کرتے تھے انہوں نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا تمہیں کیسے پتا چلتا تھا؟ فرمایا آپکی داڑھی مبارک ہلنے سے (معلوم ہوتا تھا)۔

١١٥٤ - وَكَمَا قَالَ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت شریک، ابو معاویہ اور وکیع نے حضرت اعمش سے روایت کیا۔ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمْ يَكُنْ فِي هٰذَا عِنْدَنَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ تَضْطَرِبَ لِحْيَتُهُ بِتَسْبِيحٍ يُسَبِّحُهُ أَوْ دُعَاءٍ أَوْ غَيْرِهِ وَلٰكِنَّ الَّذِي حَقَّقَ الْقِرَاءَةَ مِنْهُ فِي هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مَنْ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ الْآثَارَ الَّتِي فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْقِيقُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَنَفْيُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ بَعْدَ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيهِ مَا يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْقِيَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَرْضًا وَكَذٰلِكَ الرُّكُوعُ وَكَذٰلِكَ السُّجُودُ وَهٰذَا كُلُّهُ مِنْ فَرْضِ الصَّلٰوةِ وَهِيَ بِهِ مُضَمَّنَةٌ لَا تُجْزِئُ الصَّلٰوةُ إِذَا تُرِكَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ ذٰلِكَ فِي سَائِرِ الصَّلَوَاتِ سَوَاءً وَرَأَيْنَا

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ ان دو نمازوں میں قرأت کرتے تھے، ہو سکتا ہے آپ کی ریش مبارک تسبیح یا دعا وغیرہ کی وجہ سے حرکت کرتی ہو البتہ ان روایات سے جو اس سے پہلے ذکر کی ہیں ان نمازوں میں قرأت ثابت ہوتی ہو۔

پس جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان مذکورہ روایات سے ظہر و عصر میں قرأت ثابت ہو گئی اور اس کے خلاف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی نفی ہو گئی تو ہم نے قیاس کی طرف رجوع کیا کہ آیا اس سے ان مذکورہ دو قولوں سے کسی ایک کی صحت ثابت ہوتی ہے ہم نے دیکھا کہ نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ فرض ہیں اور یہ تمام چیزیں نماز کے فرائض سے ہیں نماز ان پر مشتمل ہے ان میں سے کوئی چیز چھوڑی جائے تو نماز نہیں ہوتی اور یہ باتیں تمام نمازوں میں برابر ہیں پہلے قعدہ کے سنت (واجب) ہونے میں بھی کوئی اختلاف نہیں وہ بھی تمام نمازوں میں برابر ہے آخری قعدہ کو دیکھا تو اس کے بارے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک وہ فرض

marfat.com

القعود الاول سنة لا اختلاف فيه فهو في كل الصلوات سواء ورأينا القعود الاخير فيه اختلاف بين الناس فمنهم من يقول هو فرض ومنهم من يقول انه سنة وكل فريق منهم قد جعل ذلك في كل الصلوات سواء فكانت هذه الاشياء ما كان منها فرضا في صلوة فهو فرض في كل الصلوات وكان الجهر بالقراءة في صلوة الليل ليس بفرض ولكنه سنة وليست الصلوة به مضمنة كما كانت مضمنة بالركوع والسجود والقيام فذلك قد ينتفي من بعض الصلوات ويثبت في بعضها والذي هو فرض والصلوة به مضمنة لا تجزئ الا باصابته اذا كان في بعض الصلوات فرضا كان في سائرها كذلك فلما رأينا القراءة في المغرب والعشاء والصبح واجبة في قول هذا المخالف لا بد منها ولا تجزئ الصلوة الا باصابتها كان كذلك هي في الظهر والعصر فهذه حجة قاطعة على من ينفي القراءة من الظهر والعصر ممن يراها فرضا في غيرها واما من لا يرى القراءة من صلب الصلوة فان الحجة عليه في ذلك انا قد رأينا المغرب والعشاء يقرأ في كلهما في قوله ويجهر في الركعتين الاوليين منهما ويخافت فيما سوى ذلك فلما كانت سنة ما بعد الركعتين الاوليين هي القراءة ولم تسقط بسقوط الجهر كان النظر على ذلك ان تكون كذلك السنة في الظهر والعصر لما سقط الجهر فيهما

ہے اور بعض کے نزدیک سنت (واجب) لیکن سب کے نزدیک اس کا حکم تمام نمازوں میں ایک جیسا ہے قرآن میں سے جو چیز فرض ہے وہ تمام نمازوں میں فرض ہے لات کی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت فرض نہیں سنت (واجب) ہے، اور نماز اسے اس طرح شامل نہیں جس طرح رکوع، سجدے اور قیام کو شامل ہے یہ جہر بعض نمازوں میں ہے اور بعض میں نہیں جو چیز نماز میں فرض ہے وہ نماز میں اس طرح پائی جاتی ہے کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی کیونکہ جو چیز بعض نمازوں میں فرض ہے وہ تمام نمازوں میں اسی طرح ہے پس جب ہم نے دیکھا ہے کہ اس مخالف کے نزدیک مغرب عشاء اور صبح کی نمازوں میں قرأت واجب ہے اس کا پایا جانا ضروری ہے اور اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی تو وہ ظہر و عصر کی نمازوں میں اسی طرح ہوگی۔

یہ ان لوگوں کے خلاف مضبوط دلیل ہے جو ظہر اور عصر میں قرأت کی نفی کرتے اور دوسری نمازوں میں اسے فرض سمجھتے ہیں۔ اور جو لوگ نماز میں قرأت ضروری نہیں سمجھتے ان کے خلاف اس میں دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مغرب اور عشاء دونوں میں قرأت کی جاتی ہے۔ پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے اور اس کے علاوہ آہستہ آواز سے، پس جب پہلی دو رکعتوں کے بعد بھی قرأت سنت ہے اور جہر کے ساقط ہونے سے وہ ساقط نہیں ہوتی تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز میں بھی یہ سنت ہو اور جہر کے ساقط ہونے سے (مطلقاً) قرأت ساقط نہ ہو، یہ اس پر قیاس ہے جو ہم نے ذکر کیا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ

marfat.com

بِالْقِرَاءَةِ اَنْ لَا يَسْقُطَ الْقِرَاءَةُ قِيَاسًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کا یہی قول ہے۔

صحابہ کرام کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۱۵۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ "قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ"

حضرت ابوعثمان نہدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ظہر اور عصر کی نماز میں "قٓ والقرآن المجید" پڑھتے ہوئے سُنا۔

۱۱۵۶ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ اَوْ يُحِبُّ اَنْ يُّقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

حضرت ابن ابی رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حکم فرماتے تھے یا پسند فرماتے تھے کہ امام کے پیچھے ظہر وعصر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

۱۱۵۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَرْيَمَ الْاَسَدِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ

حضرت ابومریم اسدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں قرأت کرتے ہوئے سُنا۔

۱۱۵۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ وَحَكِيْمٍ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ فَصَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَرَاَ بِقٓ وَالذّٰرِيٰتِ اَسْمَعَهُمَا بَعْضَ قِرَاءَتِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَقَرَاَ

جمیل بن مرہ اور حکیم فرماتے ہیں کہ وہ حضرت مورق عجلی کے ہاں گئے تو انہوں نے ان کو ظہر کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ قٓ اور الذاریات کی تلاوت فرمائی اور ہمیں سنایا جیسے ہم تمہیں سناتے ہیں۔

بِقَافٍ وَالذَّارِيَاتِ وَاَسْمَعَنَا نَحْوَ مَا اَسْمَعْنَاكُمْ۔

۱۱۵۹- وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَابْنِ لَهِيْعَةَ قَالَا اَنَا بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مِقْسَمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهٗ اِذَا صَلَّيْتَ وَحْدَكَ فَاقْرَاْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَلَقِيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَا مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ۔

عبیداللہ بن مقسم فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا جب تم تنہا نماز پڑھو تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھو اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھو۔ راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو انہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح فرمایا۔

۱۱۶۰- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاَقْرَاُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت عبداللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ظہر اور عصر کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک ایک سورت پڑھتا ہوں اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۱۶۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ فِيْ صَلٰوتِكُمُ الَّتِيْ لَا تَجْهَرُوْنَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ اِذَا كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَقَالَ نَقْرَاُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَنَقْرَاُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَدْعُوْا۔

حضرت عبیداللہ بن مقسم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جن نمازوں میں بلند آواز سے قرأت نہیں ہوتی تو تم گھر میں نماز پڑھنے کی صورت میں کیا کرتے ہو۔ انھوں نے فرمایا ہم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھتے ہیں اور دوسری دو رکعتوں میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھتے اور دعا مانگتے ہیں۔

۱۱۶۲- يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حضرت عبیداللہ بن مقسم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔

marfat.com

ابنِ مقسمٍ قال سمعتُ جابرَ بنَ عبدِ اللهِ يقولُ إذا صليتَ وحدكَ شيئًا من الصلواتِ فاقرأْ في الركعتينِ الأوليينِ بسورةٍ مع أمِّ القرآنِ وفي الأخريينِ بأمِّ القرآنِ.

فرماتے ہیں جب میں تنہا نماز پڑھتا ہوں تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھتا ہوں اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۱۶۳ - **حدثنا** يزيدُ بنُ سنانٍ قال ثنا يحيى بنُ سعيدٍ قال ثنا مسعرُ بنُ كدامٍ قال حدثني يزيدُ بنُ الفقيرِ عن جابرِ بنِ عبدِ اللهِ سمعتُه يقولُ يقرأُ في الركعتينِ الأوليينِ بفاتحةِ الكتابِ وسورةٍ وفي الأخريينِ بفاتحةِ الكتابِ قال وكنا نتحدثُ أنه لا صلوةَ إلا بقراءةِ فاتحةِ الكتابِ فما فوقَ ذلك أو وما أكثرُ من ذلك.

حضرت یزید فقیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے اور فرماتے ہیں ہم باہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ سورۂ فاتحہ اور اس سے کچھ زائد آیات کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۶۴ - **حدثنا** فهدٌ قال ثنا ابنُ الأصبهانيِّ قال أنا شريكٌ عن زكريا عن عبدِ اللهِ بنِ خبابٍ عن خالدِ بنِ عرفطةَ قال سمعتُ خبابًا يقرأُ في الظهرِ والعصرِ إذا زلزلت.

حضرت خالد بن عرفطہ فرماتے ہیں میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو ظہر اور عصر (کی نمازوں) میں سورۂ زلزال پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۱۶۵ - **حدثنا** أبو بكرةَ قال ثنا أبو داودَ قال ثنا حربُ بنُ شدادٍ عن يحيى بنِ أبي كثيرٍ عن محمدِ بنِ إبراهيمَ قال سمعتُ هشامَ بنَ إسمعيلَ عندَ منبرِ رسولِ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم يقولُ قال أبو الدرداءِ اقرءوا في الركعتينِ الأوليينِ من الظهرِ والعصرِ بفاتحةِ الكتابِ وسورتينِ وفي الأخريينِ بفاتحةِ الكتابِ.

محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ہشام بن اسماعیل کو منبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں اور دوسری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھو۔

باب ۴۴ القراءةِ في صلوةِ المغربِ

باب ۴۴: نمازِ مغرب کی قرأت

۱۱۶۶ - **حدثنا** يونسُ قال أنا ابنُ وهبٍ قال حدثني مالكٌ عن ابنِ شهابٍ

حضرت جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِنِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ۔

کو نماز مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سُنا۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ وَّسُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک اور سفیان، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَتِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهٗ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَدْرٍ قَالَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالطُّورِ فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي حِينَ سَمِعْتُ الْقُرْآنَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُّسْلِمَ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں پہنچا تو آپ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے سورۂ طور کی تلاوت فرمائی میں نے تلاوتِ قرآن سنی تو گویا میرا دل شق ہو گیا اور یہ ان کے اسلام لانے سے پہلے کی بات ہے۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي قِرَاءَتُكَ هٰذِهِ السُّورَةَ أَنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں سورۂ "والمرسلات" پڑھ رہا تھا تو ام الفضل رضی اللہ عنہا نے سنا فرمایا بیٹے! یہ اس سورت کے ساتھ تمہاری قرأت نے مجھے یاد دلایا کہ یہی وہ آخری سورت ہے جسے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں پڑھتے ہوئے سُنا۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت یونس امام زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَا أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ مَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَسُورَةٍ أُخْرٰى صَغِيرَةٍ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِأَطْوَلِ الطُّولِ وَهِيَ الٓمٓصٓ۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے مروان بن حکم سے فرمایا اے ابوعبدالملک! تم مغرب کی نماز میں "قل ہو اللہ احد" اور کوئی دوسری چھوٹی سورت کس وجہ سے پڑھتے ہو؟ حضرت زید نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں نہایت طویل سورت یعنی "المص" پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

ابن لہیعہ، ابوالاسود سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَرْوَانَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ يٰسٓ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَوْ أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ شَكَّ هِشَامٌ لِمَرْوَانَ لِمَ تُقَصِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّولَيَيْنِ الْأَعْرَافِ۔

حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مروان، مغرب کی نماز میں سورہ یٰسین پڑھتا تھا ہشام کو شک ہے کہ حضرت زید بن ثابت نے یا ابوزید انصاری نے مروان سے فرمایا تم نماز مغرب میں کیوں اختصار کرتے ہو حالانکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں طویل سورت یعنی "اعراف" پڑھتے تھے۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُوسٰى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ فَقَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ مَا صَلّٰى بَعْدَهَا صَلٰوةً حَتّٰى قُبِضَ۔

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خانہ اقدس میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی آپ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ آپ نے سورہ "والمرسلات" تلاوت فرمائی اس کے بعد وصال تک آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔

فَزَعَمَ قَوْمٌ أَنَّهُمْ يَأْخُذُونَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَيُقَلِّدُونَهَا وَخَالَفَهُمْ

ایک قوم نے ان روایات کو اپنایا لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مغرب میں قصار مفصل

آخرون في قولهم فقالوا لا ينبغي ان
يقرأ في المغرب الا بقصار المفصل وقالوا
قد يجوز ان يكون يريد بقوله قرأ
بالطور قرأ ببعضها وذلك جائز في اللغة
يقال هذا فلان يقرأ القرآن اذا كان
يقرأ شيئا منه ويحتمل قرأ بالطور قرأ
بكلها فنظرنا في ذلك هل روي فيه
شيء يدل على احد التاويلين.

۱۱۷۵: فاذا هو صالح بن عبد الرحمن وابن
ابي داود قد حدثانا قالا ثنا سعيد
ابن منصور قال حدثنا هشيم عن
الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن
ابيه قال قدمت المدينة على عهد رسول
الله صلى الله عليه واله وسلم لاكلمه
في اسارى بدر فانتهيت اليه وهو يصلي
باصحابه صلوة المغرب فسمعته يقرأ
ان عذاب ربك لواقع فكانما صدع
قلبي فلما فرغ كلمته فيهم فقال شيخ
لو كان اتاني لشفعته يعني اباه مطعم
ابن عدي فهذا هشيم وقد روى هذا
الحديث عن الزهري فبين القصة على
وجهها واخبر ان الذي سمعه عن النبي
صلى الله عليه واله وسلم ان عذاب
ربك لواقع فبين هذا ان قوله في
الحديث الاول قرأ بالطور انما هو ما
سمعه يقرأ منها وليس لفظ جبير الا ما
روى هشيم لانه ساق القصة على وجهها
فصار ما حكى فيها عن النبي صلى الله عليه
واله وسلم هو قراءته ان عذاب

(لم یکن سے آخر تک) پڑھی جائیں وہ فرماتے ہیں ہو سکتا ہے
ان کے اس قول کہ آپ نے سورۂ طور پڑھی سے مراد سورت
کا بعض حصہ ہو اور لغت میں یہ اطلاق جائز ہے جب کوئی شخص
قرآن پاک سے کچھ پڑھے تو کہا جاتا ہے فلاں قرآن پڑھ رہا ہے
لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ پوری سورۂ طور پڑھی ہو۔
پس ہم نے دیکھا کہ کیا ایسی روایات ہیں جو ان میں سے
کسی ایک احتمال پر دلالت کرتی ہوں (تو وہ یوں مروی ہے۔

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم، اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے زمانے میں
مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تاکہ بدر کے قیدیوں کے بارے
میں گفتگو کروں، آپ کے پاس پہنچا تو آپ صحابہ کرام
کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے۔ میں نے سنا آپ
نے "ان عذاب ربک لواقع" (بے شک تمہارے
رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے) تلاوت فرمائی،
گویا کہ (اس قرأت نے) میرا دل پھاڑ دیا، آپ فارغ
ہوئے تو میں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا اگر میرے
پاس کوئی بوڑھا آتا تو میں اس کی سفارش قبول کرتا
اس سے حضرت جبیر بن مطعم کے والد مطعم بن عدی مراد تھے۔
تو یہ ہیں حضرت ہشیم جنہوں نے یہ حدیث حضرت زہری
سے روایت کرتے ہوئے اصل واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ انہوں
نے جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ "ان عذاب ربک
لواقع" ہے انہوں نے وضاحت کر دی کہ پہلی حدیث میں جو
سورۂ طور پڑھنے کا ذکر ہے اس سے وہی مراد ہے جو انہوں
نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا۔ حضرت جبیر کے
وہی الفاظ ہیں جو ہشیم سے مروی ہیں کیونکہ انہوں نے واقعہ کی صحیح
صورت بیان کی لہذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے
جو کچھ روایت کیا وہ آپ کا "ان عذاب ربک لواقع" کی قرأت
سے مخصوص ہے۔

marfat.com

وَتِلْكَ لَوَاقِعَةٌ خَاصَّةٌ وَأَمَّا حَدِيثُ مَالِكٍ فَمُخْتَصَرٌ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي قَوْلِهِ لِمَرْوَانَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّولَيَيْنِ الٓمٓصٓ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَلٰى قِرَاءَتِهِ بِبَعْضِهَا.

مالک کی حدیث اس سے بھی مختصر ہے اس طرح حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مروان سے فرمانا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے نہایت طویل سورت "المٓصٓ" پڑھتے سنا ہے۔ ہو سکتا ہے اس سے سورت کے بعض حصے کی قرأت مراد ہو۔ اس مفہوم پر اس حدیث میں دلالت ہے۔

۱۱۷۶۔ وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّأْوِيلِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْتَضِلُونَ.

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد تیر اندازی کا مقابلہ کرتے تھے۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسٰى قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْمِي أَحَدُنَا فَيَرٰى مَوْضِعَ نَبْلِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر ہم میں سے کوئی تیر پھینکتا تو اسے تیر لگنے کی جگہ دکھائی دیتی۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حجاج کہتے ہیں ہم سے حماد نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَهُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَدَّثُونِي أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْطَلِقُونَ يَرْتَمُونَ

حضرت علی بن بلال فرماتے ہیں میں نے کچھ انصار صحابہ کرام کے ساتھ نماز پڑھی ہے انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ کر تیر اندازی کرتے اور تیر لگنے کی جگہ ان سے پوشیدہ نہ ہوتی پھر وہ اپنے گھروں کو آتے اور مدینہ کے دوسرے کنارے میں بنو سلمہ قبیلے میں رہتے تھے۔

marfat.com

لَا يَخْفَى عَلَيْهِمْ مَوْقِعُ سِهَامِهِمْ حَتَّى يَأْتُوا دِيَارَهُمْ وَهُمْ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ فِي بَنِي سَلِمَةَ.

۱۱۸۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْخَيَّاطُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ بَعْضِ بَنِي سَلِمَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ مَوْقِعَ النَّبْلِ عَلَى قَدْرِ ثُلُثَيْ مِيلٍ.

حضرت زہری بنو سلمہ کے کچھ افراد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر اپنے گھروں کو جاتے اور میل کے دو تہائی تک تیر لگنے کی جگہ کو دیکھتے تھے۔

۱۱۸۱- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَأْتِي بَنِي سَلِمَةَ وَإِنَّا لَنُبْصِرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ انْصِرَافِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ اسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ وَقَدْ قَرَءَ فِيهَا الْأَعْرَافَ وَلَا نِصْفَهَا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر بنو سلمہ کے ہاں آتے اور تیر لگنے کی جگہ کو دیکھتے تھے

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغرب کی نماز سے فارغ ہونے کا یہ وقت ہے تو محال ہے کہ آپ اس میں سورۂ اعراف یا اس کا نصف پڑھتے ہوں۔

۱۱۸۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى مُعَاذٌ بِأَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ فَصَلَّى رَجُلٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ قَالَ لَوْ قَرَأْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا فَإِنَّهُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے مقتدیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی تو سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء شروع کی ایک شخص نماز پڑھ کر چلا گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی تو فرمایا یہ منافق ہے اس شخص کو اس بات کی خبر ملی تو بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو؟ آپ نے دو مرتبہ فرمایا اگر تم "سبح اسم ربك الاعلى" اور "والشمس وضحاها" پڑھتے تو اچھا تھا، تمہاری اقتدا میں ضرورت مند، کمزور، چھوٹے اور بڑے نماز پڑھتے ہیں۔

marfat.com

يُصَلِّي خَلْفَكَ ذُو الْحَاجَةِ وَالضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ .

۱۱۸۳- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

حضرت محارب بن دثار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ هِيَ الْعَتَمَةُ .

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ عشاء کی نماز تھی۔

۱۱۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى مَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ثُمَّ جَاءَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَنَحَّى نَاحِيَةً فَصَلَّى وَحْدَهُ فَقُلْنَا مَا لَكَ يَا فُلَانُ أَنَافَقْتَ قَالَ مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّى مَعَكَ ثُمَّ جَاءَ فَتَقَدَّمَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ تَنَحَّيْتُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ إِنَّمَا نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ مَرَّتَيْنِ اقْرَأْ سُورَةَ كَذَا اقْرَأْ سُورَةَ كَذَا لِلسُّوَرِ قِصَارٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ لَا أَحْفَظُهَا فَقُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ ثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز (نفل) پڑھتے پھر واپس آکر ہمیں نماز پڑھاتے ایک دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء تاخیر سے پڑھائی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ پڑھ کر تشریف لائے تاکہ ہمیں نماز پڑھائیں انھوں نے سورۂ بقرہ شروع کر دی، ایک شخص نے یہ حالت دیکھی تو الگ ایک کونے میں تنہا نماز پڑھ لی ہم نے پوچھا اے فلاں! تمہیں کیا ہوا کیا تم منافق ہو گئے ہو؟ اس نے کہا میں منافق نہیں ہوا اور میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اس بات کی اطلاع کر دوں گا۔ پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر واپس آکر ہمیں پڑھاتے ہیں گذشتہ رات آپ نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی تو انھوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر ہماری امامت کے لیے آئے اور سورۂ بقرہ شروع کر دی، جب میں نے یہ حالت دیکھی تو الگ ہو کر تنہا نماز پڑھ لی، یا رسول اللہ! ہم لوگ اونٹنیوں پر پانی لانے والے ہیں ہمارے جسم کام میں مصروف رہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِقْرَاْ بِسُوْرَةِ
وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالسَّمَآءِ
ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ فَقَالَ عَمْرُو
بْنُ دِیْنَارٍ هُوَ نَحْوُ هٰذَا **فَقَدْ** اَنْکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی مُعَاذٍ تَثْقِیْلَ
قِرَاءَتِهٖ بِهِمْ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَقَالَ لَهٗ اَفَتَّانٌ
اَنْتَ یَا مُعَاذُ وَاَمَرَهٗ بِالسُّوَرِ الَّتِیْ ذَکَرْنَا مِنَ
الْمُفَصَّلِ **فَاِنْ** کَانَتْ تِلْكَ الصَّلٰوةُ هِیَ صَلٰوةُ
الْمَغْرِبِ **فَقَدْ** ضَادَّ هٰذَا الْحَدِیْثُ حَدِیْثَ
زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَذَکَرْنَا مَعَهٗ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ
وَاِنْ کَانَتْ هِیَ صَلٰوةُ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَکَرِهَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ
یَّقْرَاَ فِیْهَا بِمَا ذَکَرْنَا مَعَ سِعَةِ وَقْتِهَا فَاِنَّ
صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ مَعَ ضِیْقِ وَقْتِهَا اَحْرٰی اَنْ
یَّکُوْنَ تِلْكَ الْقِرَاءَةُ فِیْهَا مَکْرُوْهَةً **وَقَدْ**
رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ فِیْمَا کَانَ یَقْرَاُ بِهٖ فِیْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ
الْاٰخِرَةِ نَحْوٌ مِنْ هٰذَا۔

۱۱۸۶ - **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ
الْخُرَاسَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ
قَالَ ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ
عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَ
سَلَّمَ کَانَ یَقْرَاُ فِیْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ
بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ **فَاِنْ**
قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ
الْمُفَصَّلِ **قِیْلَ** لَهٗ نَعَمْ۔

۱۱۸۷ - **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا
یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ

معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو؟ دو مرتبہ فرمایا۔ فلاں فلاں سورتیں پڑھا کرو۔ قصار مفصل میں سے پڑھو پوری سورت تم پڑھو، حضرت سفیان کہتے ہیں ہم نے عمرو بن دینار سے کہا کہ حضرت ابو زبیر نے ہم سے بیان کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ "واللیل اذا یغشی" "والشمس وضحٰها"، "والسماء ذات البروج"، اور "والسماء والطارق" پڑھا کرو۔ تو حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا اسی طرح ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا سورۂ بقرہ کی تلاوت کے ذریعے لوگوں پر بوجھ ڈالنا ناپسند فرمایا اور ان سے فرمایا اے معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو اور آپ نے ان کو قصار مفصل سے وہ سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

اگر یہ مغرب ہی کی نماز تھی تو یہ حدیث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت اور ان روایات کے خلاف ہے جو ہم نے اس کے ساتھ پہلی فصل میں ذکر کی ہیں اور اگر یہ عشاء کی نماز تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے وقت میں وسعت ہونے کے باوجود ان سورتوں کا پڑھنا ناپسند کیا تو مغرب کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے اس میں اس قرأت کا مکروہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عشاء میں قرأت کے سلسلے میں بھی اس کی خبر دی۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں "والشمس وضحٰها" اور اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اگر کوئی شخص پوچھے کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب کی نماز میں قصار مفصل پڑھنا مروی ہے تو اسے کہا جائے گا "ہاں"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں "والتین

عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔

والتین" کی تلاوت فرمائی۔

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں قصار مفصل (سے) پڑھتے تھے۔

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ فُلَانٍ قَالَ بُكَيْرٌ وَسَاَلْتُ سُلَيْمَانَ وَقَدْ كَانَ اَدْرَكَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فلاں شخص سے بڑھ کر کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ حضرت بکیر (راوی) فرماتے ہیں میں نے سلیمان (راوی) سے پوچھا اور انھوں نے اس شخص کو پایا تھا تو انھوں نے فرمایا وہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل (سے) پڑھتا تھا۔

۱۱۹۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا عُثْمَانُ بْنُ مِكْتَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عثمان بن مکتل، ضحاک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ اَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ فَاِنْ حَمَلْنَا حَدِيْثَ جُبَيْرٍ وَمَا رُوِيْنَا مَعَهٗ مِنَ الْاٰثَارِ عَلٰى مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ الْمُخَالِفُ لَنَا تَضَادَّتْ تِلْكَ الْاٰثَارُ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا وَاِنْ حَمَلْنَاهَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اتَّفَقَتْ هِيَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ وَالْاَوْلٰى بِنَا اَنْ تُحْمَلَ الْاٰثَارُ عَلَى الْاِتِّفَاقِ

تو یہ ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو یہ بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں قصار مفصل پڑھتے تھے اگر ہم حضرت جبیر کی حدیث اور اس کے ساتھ جو دوسری روایات ہم نے ذکر کی ہیں انھیں اس بات پر محمول کریں جو ہمارے مخالف کی مراد ہے تو ان روایات اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں تضاد ثابت ہوگا۔

اور اگر ہم انھیں اس مفہوم پر محمول کریں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ روایات اور یہ حدیث باہم متفق ہونگی اور ہمارے

marfat.com

لا علی التضاد فثبت بما ذکرنا ان ما ینبغی ان یقرأ فی صلوۃ المغرب قصار المفصل وھذا قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالٰی وقد روی مثل ذلک عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

لیے یہی مناسب ہے کہ آثار کو ایک معنی پر محمول کریں تضاد ثابت نہ کریں۔ پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل (سے) پڑھا جائے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۱۹۱ - حدثنا فھد قال ثنا ابن الاصبھانی قال اخبرنا شریک عن علی بن زید بن جدعان عن زرارۃ بن اوفی قال اقرأنی ابو موسٰی کتاب عمر الیہ اقرأ فی المغرب بآخر المفصل۔

حضرت زرارہ بن اوفی فرماتے ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ خط پڑھا جو ان کے نام تھا کہ مغرب میں مفصل کے آخر (قصار مفصل) سے پڑھو۔

باب ۴۵ القراءۃ خلف الامام

باب ۴۵: امام کے پیچھے قراءت کرنا

۱۱۹۲ - حدثنا حسین بن نصر قال سمعت یزید بن ھارون قال انا محمد ابن اسحاق عن مکحول عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوۃ الفجر فتعایت علیہ القراءۃ فلما اسلم قال اتقرءون خلفی قلنا نعم یا رسول اللہ قال فلا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فانہ لا صلوۃ لمن لم یقرأ بھا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو آپ کے لیے قراءت بوجھ بن گئی۔ سلام پھیرنے کے بعد فرمایا کیا تم میرے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا سورۂ فاتحہ کے علاوہ نہ پڑھو، کیونکہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۹۳ - حدثنا حسین بن نصر قال سمعت یزید قال انا محمد بن اسحاق قال ثنا یحیٰی ابن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ عباد عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول کل صلوۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فھی خداج۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

۱۱۹۴ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا حبان بن ھلال قال ثنا یزید بن زریع قال

یزید بن زریع فرماتے ہیں مجھے محمد بن اسحٰق نے بتایا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل

marfat.com

اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰی ھِشَامِ بْنِ زُھْرَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَھِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اِنِّیْ اَکُوْنُ اَحْیَانًا وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اِقْرَاْھَا یَا فَارِسِیُّ فِیْ نَفْسِکَ۔

ذکر کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھتے ہوئے اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز نامکمل ہے۔ (ابوالسائب کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں انھوں نے فرمایا اے ایرانی اول میں پڑھ لیا کرو۔

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ وَسَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت علاء بن عبد الرحمن اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

ابوغسان کہتے ہیں ہم سے علاء نے بیان کیا وہ بواسطہ والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَۃِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ اِلٰی ھٰذِہِ الْاٰثَارِ قَوْمٌ فَاَوْجَبُوْا بِھَا الْقِرَاءَۃَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ خَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرٰی اَنْ یَّقْرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَلَا بِغَیْرِھَا۔ وَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لَھُمْ عَلَیْھِمْ فِیْ

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض لوگوں نے ان روایات پر عمل کرتے ہوئے تمام نمازوں میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب قرار دیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی نماز میں بھی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ یا کسی دوسری سورت کی قرأت جائز نہیں سمجھتے۔

ان (پہلے) حضرات کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ

marfat.com

ذٰلِكَ اَنَّ حَدِيْثَيْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ الَّذِيْنَ رَوَوْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ صَلٰوةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ تَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ عَنٰى بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ لَا اِمَامَ فِيْهَا لِلْمُصَلِّيْ وَاَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَامُوْمَ بِقَوْلِهٖ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ قِرَاءَةٌ لَهٗ فَجَعَلَ الْمَامُوْمَ فِيْ حُكْمِ مَنْ يَقْرَأُ بِقِرَاءَةِ اِمَامِهٖ فَكَانَ الْمَامُوْمُ بِذٰلِكَ خَارِجًا مِنْ قَوْلِهٖ كُلُّ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ فَصَلٰوتُهٗ خِدَاجٌ۔

وَقَدْ رَاَيْنَا اَبَا الدَّرْدَاءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلَى الْمَامُوْمِ۔

۱۱۹۸- **حَدَّثَنَا** بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ قُرْاٰنٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ قَالَ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَرٰى اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ فَقَدْ كَفَاهُمْ۔

فَهٰذَا اَبُو الدَّرْدَاءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ قُرْاٰنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ فَلَمْ

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احادیث روایت کی ہیں کہ جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے ان میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس سے امام کی اقتداء میں پڑھی جانے والی نماز مراد ہے۔ ہوسکتا ہے اس سے آپ کی مراد وہ نماز ہو جو امام کے بغیر ہوتی ہے اور اس حکم سے مقتدی، اس ارشاد گرامی کی وجہ سے نکل گیا کہ جو آدمی امام کے ساتھ ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے۔ پس مقتدی اس آدمی کے حکم میں ہو گیا جو امام کی قرأت سے پڑھتا ہے لہٰذا مقتدی آپ کے ارشاد سے خارج ہو گیا کہ جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے۔ ہم دیکھتے ہیں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اس ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل سنا ہے لیکن ان کے نزدیک یہ مقتدی کے بارے میں نہیں۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول! نماز میں قرآن پڑھا جاتا ہے فرمایا ہاں، ایک انصاری نے کہا واجب ہو گیا۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے خیال میں جب امام قوم کی امامت کرائے تو وہ انہیں کفایت کرتا ہے۔

تو یہ ہیں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تمام نمازوں میں قرآن پڑھنا ہے۔ اس پر ایک انصاری نے کہا واجب ہو گیا تو نبی اکرم

marfat.com

يُنْكِرُ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ بَعْدُ مِنْ رَأْيِهٖ مَا قَالَ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى مَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ وَعَلَى الْاِمَامِ لَا عَلَى الْمَأْمُوْمِيْنَ فَقَدْ خَالَفَهُمْ ذٰلِكَ رَأْيُ اَبِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَأْمُوْمِ مَعَ الْاِمَامِ وَانْتَفٰى بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهٖ۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عُبَادَةَ فَقَدْ بَيَّنَ الْاَمْرَ وَاَخْبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ الْمَأْمُوْمِيْنَ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَهٗ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ ضَادَّ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ اَمْ لَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری کی بات کو رد نہیں فرمایا، اس کے بعد حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اس کے قول پر اپنی رائے ظاہر فرمائی اور ان کے نزدیک یہ اس آدمی کے بارے میں ہے جو تنہا نماز پڑھے اور امام کے ذمہ ہے، مقتدی پر نہیں۔

یہ بات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رائے کے خلاف ہے کیونکہ ان کے نزدیک یہ مقتدی اور امام دونوں پر واجب ہے لہٰذا اس میں کسی ایک فریق کے لیے بھی دوسرے کے خلاف دلیل نہیں۔

رہی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت تو انھوں نے بات واضح کی اور بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا یہ کسی دوسری روایت کے متضاد ہے یا نہیں۔

۱۱۹۹- **فَاِذَا** يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ مَعِيَ اَحَدٌ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَا لِيْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِيْنَ سَمِعُوْا مِنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز سے سلام پھیر کر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قرأت کی ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کہتا تھا کیا وجہ ہے کہ میرے ساتھ قرآن میں نزاع ہو رہا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ سے یہ بات سننے کے بعد صحابہ کرام نے ان نمازوں میں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہری قرأت فرماتے، قرأت ترک کر دی۔

۱۲۰۰- **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ

حضرت سعید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ فرمایا کہ اس سے مسلمانوں نے نصیحت پکڑ لی اور وہ قرأت نہیں

marfat.com

قَالَ فَاتَعَظَا الْمُسْلِمُوْنَ بِذٰلِكَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَقْرَءُوْنَ۔

کرتے تھے۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْاَوَّلِ الْاَحْوَلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ سُلَيْمٰنُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَلَطْتُمْ عَلَىَّ الْقِرَاءَةَ۔

حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا تم نے مجھ پہ قرأت خلط ملط کر دی۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى اللَّيْثُ عَنْ يَعْقُوْبَ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی امام کے پیچھے ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے۔

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ مُوْسَى ابْنِ اَبِىْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا۔

حضرت عبداللہ بن شداد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

۱۲۰۵۔ وَاِذَا اَبُوْ بَكْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ

حضرت عبداللہ بن شداد ایک بصری سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ وَلَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت جابر جعفی، حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا ابْنُ حَيٍّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت جابر، نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی گویا اس نے (نماز) نہیں پڑھی البتہ امام کے پیچھے (ہو تو ضرورت نہیں)

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت وہب بن کیسان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مُوْسَى بْنِ ابْنَةِ السُّدِّيِّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ أَرْفَعُهُ فَقَالَ خُذُوْا بِرِجْلِهٖ۔

اسمٰعیل بن موسیٰ بن ابنۃ السدی فرماتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا، فرماتے ہیں میں نے مالک سے پوچھا کیا میں اسے مرفوعاً بیان کروں؟ تو انھوں نے فرمایا اسے ٹانگ (یعنی مرفوعاً) بیان کرو

marfat.com

١٢١٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ أَتَقْرَءُونَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ فَسَكَتُوا فَسَأَلَهُمْ ثَلَاثًا فَقَالُوا إِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر (ہماری طرف) متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم اس وقت بھی پڑھتے ہو جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے۔ صحابہ کرام خاموش رہے آپ نے تین بار پوچھا انہوں نے عرض کیا ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پس (اب) ایسا نہ کرنا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ بَيَّنَّا بِمَا ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا رَوَى عُبَادَةُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے ان مذکورہ روایات کی روشنی میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف بیان کیا۔

فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ فِي ذٰلِكَ الْتَمَسْنَا حُكْمًا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَرَأَيْنَاهُمْ جَمِيعًا لَا يَخْتَلِفُونَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْإِمَامَ وَهُوَ رَاكِعٌ أَنَّهُ يُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ مَعَهُ وَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ وَإِنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ فِي حَالِ خَوْفِهٖ فَوْتَ الرَّكْعَةِ احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ لِمَكَانِ الضَّرُورَةِ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ لِأَنَّ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ لَيْسَتْ عَلَيْهِ فَرْضًا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ مَنْ جَاءَ إِلَى الْإِمَامِ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ فِي الصَّلٰوةِ بِتَكْبِيرٍ كَانَ مِنْهُ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يُجْزِئُهُ وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا تَرَكَهُ لِحَالِ الضَّرُورَةِ وَخَوْفِ فَوَاتِ الرَّكْعَةِ فَكَانَ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ قَوْمِهٖ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَخَوْفِ فَوَاتِ الرَّكْعَةِ فَكَانَ لَا بُدَّ مِنْ قَوْمَةٍ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَغَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ فَهٰذِهٖ صِفَاتُ الْفَرَائِضِ الَّتِي لَا بُدَّ مِنْهَا فِي الصَّلٰوةِ وَلَا تُجْزِئُ الصَّلٰوةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا فَلَمَّا كَانَتِ

جب ان مروی روایات میں تضاد و اختلاف پایا گیا تو ہم نے اس کا حکم غور و فکر اور قیاس کے طور پر تلاش کیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس بات پر تمام فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ جو شخص اس وقت آئے جب امام حالت رکوع میں ہو وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائے تو اس کی یہ رکعت شمار ہوتی ہے اگرچہ اس نے قراءت نہیں کی۔ جب رکعت نکل جانے کے خوف سے یہ بات جائز ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ ضرورت کے تحت جائز ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا جواز اس بنیاد پر ہو کہ امام کے پیچھے قراءت فرض نہیں پس جب ہم نے اس بات کا اعتبار کیا تو دیکھا کہ وہ تمام حضرات اس شخص کے بارے میں اختلاف نہیں کرتے جو اس وقت آیا جب امام رکوع میں تھا۔ اس نے تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرنے سے پہلے رکوع کر لیا تو یہ اس کے لیے کافی نہیں۔ اگرچہ اس کا چھوڑنا ضرورت کے تحت اور رکعت فوت ہونے کے خوف سے ہو تو حالت ضرورت اور رکعت فوت ہونے کے خوف کی صورت میں قیام ضروری ہوا لہٰذا ضرورت اور اس کے بغیر دونوں حالتوں میں قیام ضروری ہے یہ ان فرائض کی حالت ہے جن کا نماز میں پایا جانا ضروری ہے اور ان کے بغیر نماز جائز نہیں۔ جب

marfat.com

الْقِرَآءَةَ مُخَالِفَةٌ لِذٰلِكَ وَسَاقِطَةٌ فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ كَانَتْ مِنْ غَيْرِ جِنْسِ ذٰلِكَ فَكَانَتْ فِي النَّظَرِ اَنَّهَا سَاقِطَةٌ فِيْ غَيْرِ حَالَةِ الضَّرُوْرَةِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

قرأت کا مسئلہ اس کے خلاف ہے اور ضرورت کے وقت وہ ساقط ہو جاتی ہے تو وہ دوسری جنس سے ہوگی۔ (فرض نہ ہوگی) لہٰذا غور و فکر سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے بغیر بھی ساقط ہے اس سلسلے میں قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ الْاِمَامِ وَيَاْمُرُوْنَ بِذٰلِكَ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ چند صحابہ کرام سے مروی ہے کہ وہ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔

۱۲۱۳- حَدَّثَنَا مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ جَوَّابِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقِرَآءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالَ لِيْ اِقْرَاْ فَقُلْتُ وَاِنْ كُنْتَ خَلْفَكَ فَقَالَ وَاِنْ كُنْتَ خَلْفِيْ قُلْتُ وَاِنْ قَرَاْتَ قَالَ وَاِنْ قَرَاْتُ۔

یزید بن شریک ابو ابراہیم تیمی فرماتے ہیں، میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا پڑھو، میں نے کہا اگرچہ آپ کے پیچھے ہوں فرمایا اگرچہ میرے پیچھے ہو، میں نے پوچھا اگرچہ آپ قرأت کر رہے ہوں؟ فرمایا اگرچہ میں پڑھ رہا ہوں۔

۱۲۱۴- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں امام کے پیچھے سورۂ مریم پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۲۱۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فَكَانَ يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

حضرت حصین فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز ظہر و عصر ادا کی تو وہ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَمَّنْ ذَكَرْتُمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

اس (قائل) کو جواباً کہا جائے گا کہ ان حضرات سے جن سے تم نے روایت کیا اور ان کے علاوہ دوسروں سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔ —— ابو نعیم فرماتے ہیں

۱۲۱۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ

marfat.com

قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی وَمَرَّ عَلٰی دَارِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَكَانَ قَدْ قَرَأَ عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَیْسَ عَلَی الْفِطْرَةِ۔

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ ثَنَا وُهَیْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَنْصِتْ لِلْقِرَاءَةِ فَاِنَّ فِی الصَّلٰوةِ شُغُلًا وَّسَیَكْفِیْكَ ذٰلِكَ الْاِمَامُ۔

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَوْ اَبُوْ جَابِرٍ اَنَا اَشُكُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَّحْوَهٗ۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خُدَیْجُ بْنُ مُعَاوِیَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَیْتَ الَّذِیْ یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ مُلِئَ فُوْهُ تُرَابًا۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ نَحْوَهٗ۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ عَنْ بَكْرِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَزَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّجَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا تَقْرَءُوْا خَلْفَ الْاِمَامِ

نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا اور وہ ابن اصبہانی کے مکان سے گزر رہے تھے، فرماتے ہیں مجھ سے اس مکان والے نے بیان کیا انھوں نے مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہوئے میرے والد عبدالرحمٰن کے سامنے پڑھا فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جس نے امام کے پیچھے قرأت کی وہ

حضرت ابو وائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا، قرأت کے وقت خاموش رہو بے شک نماز میں مشغولیت ہے اور اس (قرأت کے) سلسلے میں تمہیں امام کافی ہے۔

حضرت منصور، ابو وائل سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ابو الاحوص منصور سے وہ ابو وائل سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا؛ کاش اس آدمی کا منہ مٹی سے بھر جائے جو امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبیداللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر، زید بن ثابت اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرو۔

marfat.com

فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ ۔

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ۔

حضرت عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انھوں نے اس کی مثل حدیث ذکر کی۔

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ ابْنُ بُكَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ لَا تَقْرَءْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ ۔

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرو۔

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ قُسَیْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدٍ مِثْلَهٗ ۔

یزید بن قسیط، عطاء بن یسار سے وہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْحَرَّانِیُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَقْرَأُ وَالْاِمَامُ بَیْنَ یَدَیَّ قَالَ لَا ۔

حضرت ابو حمزہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا میں قرأت کر سکتا ہوں جب امام میرے سامنے ہو فرمایا نہیں۔

۱۲۲۷ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ یَقْرَءُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ یَقُوْلُ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا یَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب پوچھا جاتا کہ کیا امام کے پیچھے قرأت کی جائے تو فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے امام کی قرأت کافی ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔

۱۲۲۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ یَكْفِیْكَ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ ۔

حضرت عبد اللہ بن دینار سے مروی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہارے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔

فَهٰؤُلَاءِ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ

تو یہ ہے صحابہ کرام کی ایک جماعت جو امام کے پیچھے

marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد اجمعوا علی ترک القراءۃ خلف الامام وقد وافقهم علی ذلک ما قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مما قد ذکرناہ وشهد لهم النظر بما قد ذکرنا فکذلک اولی مما خالفه۔

قرأت نہ کرنے پر متفق ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی جو احادیث ہم نے پہلے ذکر کی ہیں وہ ان کے موافق ہیں قیاس بھی ہمارے مذکورہ موقف کی گواہی دیتا ہے لہٰذا یہ نظریہ، مخالف مسلک سے بہتر ہے۔

باب ۴۶ الخفض فی الصلوۃ هل فیه تکبیر

باب ۴۶: نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہنا

۱۲۲۹ - حدثنا ابن ابی عمران قال ثنا ابو خیثمة قال ثنا یحیی بن حماد عن شعبة عن الحسن عن ابن عمران عن ابن عبد الرحمٰن ابن ابزی عن ابیه انه صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فکان لا یتم التکبیر۔

حضرت ابن عبدالرحمن بن ابزی فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ مکمل تکبیر نہیں کہتے تھے۔

۱۲۳۰ - حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عمرو بن مرزوق قال ثنا شعبة فذکر مثله باسنادہ۔

عمرو بن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

بیان المسئلة

بیانِ مسئلہ

قال ابو جعفر فذهب قوم الی هذا فکانوا لا یکبرون فی الصلوۃ اذا خفضوا ویکبرون اذا رفعوا وکذلک کانت بنو امیة تفعل ذلک۔

ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے وہ نیچے جھکتے وقت تکبیر نہیں کہتے تھے لیکن اٹھتے وقت تکبیر کہتے بنو امیہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

وخالفهم فی ذلک آخرون فکبروا فی الخفض والرفع جمیعا وذهبوا فی ذلک الی ما تواترت به الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے وقت دونوں حالتوں میں تکبیر کہی۔ انہوں نے ان متواتر روایات سے استدلال کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔

۱۲۳۱ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے

marfat.com

ابو الولید قال ثنا زہیر بن معاویۃ قال ثنا ابو اسحٰق عن عبد الرحمٰن الاسود عن ابیہ وعلقمۃ عن عبد اللہ قال انا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکبر فی کل وضع ورفع۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیچے جاتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے ہوئے دیکھا۔

۱۲۳۲- حدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا شجاع عن زہیر فذکر مثلہ باسنادہ قال ورایت ابا بکر وعمر یفعلان ذلک۔

حضرت شجاع نے حضرت زہیر سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا، اور فرمایا میں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح

۱۲۳۳- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ہمام قال ثنا عطاء بن السائب قال حدثنی سالم البراد قال وکان عندی اوثق من نفسی قال قال ابو مسعود البدری الا اصلی لکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فصلی بنا اربع رکعات یکبر فیہن کلما خفض ورفع وقال ہکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی۔

حضرت عطاء ابن سائب فرماتے ہیں مجھ سے سالم براد نے بیان کیا اور وہ میرے نزدیک مجھ سے بھی زیادہ باعتماد ہیں انھوں نے فرمایا حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا میں تمہارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) نہ پڑھوں پھر انھوں نے چار رکعتیں پڑھیں ان میں جب بھی نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے تکبیر کہتے (پھر) فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۲۳۴- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عبد العزیز بن المختار قال ثنا عبد اللہ الداناج قال ثنا عکرمۃ قال صلی بنا ابو ہریرۃ فکان یکبر اذا رفع واذا وضع فاتیت ابن عباس فاخبرتہ بذلک فقال اولیس ذلک سنۃ ابی القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی آپ اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا تو انھوں نے فرمایا کیا یہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں (یعنی آپ کی سنت ہے)

۱۲۳۵- حدثنا صالح بن عبد الرحمٰن قال ثنا سعید قال ثنا ہشیم قال اخبرنا ابو بشر عن عکرمۃ مثلہ ولم یذکر ابا ہریرۃ۔

ابوبشر، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۳۶- حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا اسرائیل عن ابی اسحٰق عن الاسود بن یزید قال ابو موسٰی الاشعری ذکرنا

حضرت اسود بن یزید سے مروی ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں وہ نماز یاد دلائی جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے

marfat.com

عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَإِمَّا نَسِيْنَاهَا وَإِمَّا تَرَكْنَاهَا عَمْدًا يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَكُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا سَجَدَ۔

یا تو ہم اسے بھلا چکے تھے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا۔ آپ جب بھی نیچے جاتے اور پر اٹھتے اور سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَصَمُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُتِمُّوْنَ التَّكْبِيْرَ يُكَبِّرُوْنَ اِذَا سَجَدُوْا وَاِذَا رَفَعُوْا وَاِذَا قَامُوْا مِنَ الرَّكْعَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تکبیر مکمل کہتے تھے۔ سجدے کرتے وقت اس سے اٹھتے ہوئے اور جب رکوع سے اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصَمِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، عبدالرحمن بن اصم سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمُ الْمَكْتُوْبَةَ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں فرض نماز پڑھاتے ہوئے جب بھی نیچے جھکتے یا اوپر اٹھتے تکبیر کہتے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا اللہ کی قسم! تم سب سے میری نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت ابوسلمہ اور ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

marfat.com

النُّعمان یُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ وَاَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَۃَ کَانَ یُصَلِّیْ بِهِمُ الْمَکْتُوْبَۃَ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ۔

انھیں فرض نماز پڑھاتے تھے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابن ابی ذئب المقبری سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِیْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی اَنَّ اَبَا سَلَمَۃَ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَۃَ یُکَبِّرُ فِی الصَّلٰوۃِ کُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَقُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَۃَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوۃُ فَقَالَ اِنَّهَا لَصَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نماز میں اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے ہوئے دیکھا تو میں نے عرض کیا اے ابوہریرہ! یہ کیسی نماز ہے؟ فرمایا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

فَکَانَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ الْمَرْوِیَّۃُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی التَّکْبِیْرِ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ اَظْهَرَ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰی وَاَکْثَرَ تَوَاتُرًا۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایات، حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ کی روایت سے زیادہ ظاہر اور متواتر ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم نے ان پر عمل کیا اور آج تک ان پر متواتر عمل ہو رہا ہے کوئی منکر ان کا انکار نہیں کرتا اور نہ کوئی رد کرنے والا ان کو رد کرتا ہے۔

وَقَدْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِیٌّ وَّتَوَاتَرَ بِهَا الْعَمَلُ اِلٰی یَوْمِنَا هٰذَا لَا یُنْکِرُ ذٰلِکَ مُنْکِرٌ وَّلَا یَدْفَعُهٗ دَافِعٌ۔

ثُمَّ النَّظَرُ یَشْهَدُ لَهٗ اَیْضًا وَذٰلِکَ اِنَّا رَاَیْنَا الدُّخُوْلَ فِی الصَّلٰوۃِ یَکُوْنُ بِالتَّکْبِیْرِ ثُمَّ الْخُرُوْجُ مِنَ الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ یَکُوْنَانِ اَیْضًا بِتَکْبِیْرٍ وَّکَذٰلِکَ الْقِیَامُ مِنَ الْقُعُوْدِ یَکُوْنُ اَیْضًا بِتَکْبِیْرٍ فَکَانَ مَا ذَکَرْنَا مِنْ تَغَیُّرِ الْاَحْوَالِ مِنْ حَالٍ اِلٰی حَالٍ قَدْ اُجْمِعَ اَنَّ فِیْهِ تَکْبِیْرًا فَقِیَاسًا عَلٰی مَا ذَکَرْنَا مِنْ ذٰلِکَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

پھر قیاس بھی اس کی گواہی دیتا ہے اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں نماز تکبیر سے شروع ہوتی ہے پھر رکوع اور سجدے سے بھی تکبیر کے ذریعے نکلا جاتا ہے قعدہ سے قیام کی طرف بھی تکبیر کے ذریعے انتقال ہوتا ہے تو یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جانا ہے اور ان میں تکبیر پر اجماع ہے۔ تو غور و فکر کا یہی تقاضا ہے کہ قیام سے رکوع اور سجدے کی طرف حالت کی تبدیلی بھی تکبیر کے ساتھ ہو اور یہ اس مذکورہ بات پر قیاس ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

marfat.com

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَالتَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ وَالرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ هَلْ مَعَ ذٰلِكَ رَفْعٌ أَمْ لَا

۱۲۴۴- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا فَرَغَ وَرَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ۔

۱۲۴۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۱۲۴۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا

باب ۴۷: رکوع و سجود نیز رکوع سے اٹھتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے چاہئیں یا نہیں

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے اور قرأت مکمل کرنے پر رکوع کرنا چاہتے تو بھی اسی طرح کرتے رکوع سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح کرتے قعدہ کی حالت میں ہاتھ نہ اٹھاتے دو سجدوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے وقت بھی ہاتھوں کو اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے، رکوع کرتے وقت اور اس سے اٹھتے وقت بھی ہاتھ اٹھاتے دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔

حضرت ابن شہاب حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھاتے

marfat.com

كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۱۲۴۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۲۴۸۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ ثَلٰثَ مِرَارٍ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَحِيْنَ رَكَعَ وَحِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ جَابِرٌ فَسَاَلْتُ سَالِمًا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۲۴۹۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ اَكْثَرَنَا لَهٗ تَبِعَةً وَلَا اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى فَقَالُوْا فَاَعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ فَاِذَا قَامَ مِنَ

اور فرماتے "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

بشر بن عمر کہتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن سالم رضی اللہ عنہا کو دیکھا انھوں نے نماز میں تین بار، ہاتھوں کو کاندھوں تک اُٹھایا نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور (رکوع سے) سر اُٹھاتے وقت۔ حضرت جابر فرماتے ہیں میں نے اس بارے میں حضرت سالم سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں دس صحابہ کرام جن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، کی موجودگی میں ابو حمید ساعدی سے سُنا انھوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے کہا کیوں اللہ کی قسم آپ ہم سے زیادہ متبع اور صحبت کے اعتبار سے مقدم نہیں ہیں، انھوں نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ انھوں نے کہا اچھا بیان کرو۔ حضرت ابو حمید نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پھر قرأت کرتے پھر تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اُٹھاتے پھر رکوع فرماتے اس کے بعد سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے پھر ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اُٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہہ کر زمین کی طرف جھک جاتے۔ دو رکعتوں کے بعد کھڑے

الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ قَالَ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ ۔

ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے اس کے بعد باقی نماز میں بھی اسی طرح کرتے (اس پر تمام موجود صحابہ کرام نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا حضور علیہ السلام اسی طرح نماز پڑھتے تھے

۱۲۵۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں ابوحمید، ابواسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر گفتگو کی۔ حضرت ابوحمید نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے پھر رکوع کے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ہاتھ بلند کرتے۔

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَحِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ اُذُنَيْهِ ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز کے لیے تکبیر کہتے وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابوالاحوص عاصم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْ رُكُوْعِهٖ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَوْقَ اُذُنَيْهِ ۔

حضرت مالک بن حویرث فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع کرتے وقت اور اس سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتی کہ ان کو کانوں کے اوپر کی طرف برابر کر دیتے۔

marfat.com

۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ بْنِ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَحِیْنَ یَرْکَعُ وَحِیْنَ یَسْجُدُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے، رکوع کرتے اور سجدہ کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَاَوْجَبُوا الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ النُّهُوْضِ اِلَی الْقِیَامِ مِنَ الْقُعُوْدِ فِی الصَّلٰوةِ کُلِّهَا۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرَی الرَّفْعَ اِلَّا فِی التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے تمام نمازوں میں رکوع کرتے وقت اور قعدہ سے قیام کی طرف اٹھتے وقت ہاتھ اٹھانا واجب قرار دیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہمارے نزدیک ہاتھوں کو صرف پہلی تکبیر میں اٹھانا جائز ہے انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۲۵۵ - وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یَکُوْنَ اِبْهَامَاهُ قَرِیْبًا مِنْ شَحْمَتَیْ اُذُنَیْهِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے حتی کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر ہوتے پھر نہ اٹھاتے (دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے)۔

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عِیْسَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عیسی بن عبد الرحمن اپنے والد سے وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَخِیْهِ وَعَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی

حضرت ابن ابی لیلیٰ، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت علقمہ حضرت عبداللہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نہ اٹھاتے۔

۱۲۵۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ.

حضرت وکیع، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ.

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے حدیث وائل رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا کہ انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو بلند کرتے تھے انھوں نے فرمایا اگر حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک مرتبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو پچاس مرتبہ ایسا نہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۲۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ حَدِيثُ وَائِلٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ إِنْ كَانَ وَائِلٌ رَآهُ مَرَّةً يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ رَآهُ عَبْدُ اللهِ خَمْسِينَ مَرَّةً لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں حضرموت کی مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد کی روایت بیان کر رہے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے اور بعد ہاتھ اٹھاتے تھے۔ میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو وہ غضبناک ہوگئے اور فرمایا انھوں نے دیکھا اور حضرت عبداللہ ابن مسعود اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہیں دیکھا۔

۱۲۶۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمَوْتَ فَإِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَآهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَلَا أَصْحَابُهُ.

یہ جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس قول کے قائلین کے استدلال میں سے ہے ان کے

فَكَانَ هٰذَا مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ أَهْلُ هٰذَا الْقَوْلِ لِقَوْلِهِمْ مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

marfat.com

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُخَالِفِهِمْ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنْ قَالَ مَا رَوَيْنَاهُ نَحْنُ بِتَوَاتُرِ الْآثَارِ وَصِحَّةِ أَسَانِيدِهَا وَاسْتِقَامَتِهَا فَقَوْلُنَا أَوْلٰى مِنْ قَوْلِكُمْ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ مَا سَنُبَيِّنُهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

أَمَّا مَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ الَّذِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهٖ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ۔

۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ فَحَدِيثُ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ هٰذَا قَدْ دَلَّ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي الزِّنَادِ عَلٰى أَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ فِي نَفْسِهٖ سَقِيمًا أَوْ لَا يَكُونَ فِيهِ ذِكْرُ الرَّفْعِ أَصْلًا كَمَا رَوَاهُ غَيْرُهُ۔

۱۲۶۴ - فَإِنَّ ابْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ وَالْوَهْبِيُّ قَالُوا أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ فَذَكَرُوا مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ فِي إِسْنَادِهٖ وَمَتْنِهٖ وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوظَ وَحَدِيثُ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ خَطَأً فَقَدْ

مخالفین ان کے خلاف دلیل پیش کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس جو روایات ہیں وہ متواتر ہیں ان کی اسناد صحیح اور مضبوط ہیں لہٰذا ہماری بات تمہارے قول سے بہتر ہے۔

اس ضمن میں ان کے خلاف حجت ہم عنقریب بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ابو الزناد کی روایت جو ہم نے اس باب کے شروع میں بیان کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا تو ابوبکرہ نے (اپنی سند کے ساتھ) ہم سے بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے اس کے بعد نہیں اٹھاتے تھے۔

حضرت عاصم اپنے والد سے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے روایت کرتے ہیں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عاصم بن کلیب کی یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ابوالزناد کی روایت کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ بذاتِ خود کمزور ہو یا اس میں ہاتھ اٹھانے کا بالکل ذکر نہ ہو۔ جیسا کہ ان کے علاوہ حضرات نے روایت کیا۔

عبداللہ بن رجا، عبداللہ بن صالح اور وہبی (تینوں) کہتے ہیں۔ ہمیں عبدالعزیز ابن سلمہ نے عبداللہ بن فضل سے روایت کرتے ہوئے خبر دی ان سب نے سند اور متن کے لحاظ سے ابن ابی الزناد کی حدیث کی طرح روایت کیا لیکن ان سب نے کہیں بھی ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں کیا اگر یہ حدیث محفوظ اور ابن ابی الزناد کی روایت خطا ہو تو حدیث خطا حجت نہیں ہو سکتی

marfat.com

اِرْتَفَعَ بِذٰلِكَ اَنْ تَجِبَ لَكُمْ بِحَدِيْثِ خَطَاٍ حُجَّةٌ وَاِنْ كَانَ مَا رَوٰى ابْنُ الزِّنَادِ صَحِيْحًا لِاَنَّهٗ زَادَ عَلٰى مَا رَوٰى غَيْرُهٗ فَاِنَّ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ لِيَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ ثُمَّ يَتْرُكُ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَهٗ اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ نَسْخُ الرَّفْعِ فَحَدِيْثُ عَلِيٍّ اِذَا صَحَّ فَفِيْهِ اَكْثَرُ الْحُجَّةِ لِقَوْلِ مَنْ لَّا يَرَى الرَّفْعَ۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ فِعْلِهٖ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

اگر ابن ابی الزناد کی روایت صحیح ہو کیونکہ اس میں دوسروں کی روایت سے زائد ہے اس لیے یہ نہیں ہو سکتا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا ہو پھر انھوں نے اٹھانا چھوڑ دیا تو یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کے نزدیک ہاتھ اٹھانے کا حکم منسوخ ہو گیا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت صحیح ہونے کی صورت میں اس میں ان لوگوں کی دلیل زیادہ ہے جو ہاتھ اٹھانا ناجائز سمجھتے ہیں۔

جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو ان سے وہ بھی مروی ہے جو ہم نے ان کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا اس کے خلاف عمل مروی ہے۔

۱۲۶۵ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے نماز میں صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ ثُمَّ تَرَكَ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ نَسْخُ مَا قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا لیکن آپ کے بعد ہاتھ اٹھانا چھوڑ دیا تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عمل منسوخ ہو چکا ہو جو آپ نے دیکھا تھا اور اس کے خلاف دلیل ثابت ہو گئی۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔ **قِيْلَ** لَهٗ وَمَا دَلَّكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَنْ تَجِدَ اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيْلًا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ حدیث منکر ہے تو اسے (جواب میں) کہا جائے گا اس پر کیا دلیل ہے تم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔

فَاِنْ قَالَ فَاِنَّ طَاؤُسًا قَدْ ذَكَرَ اَنَّهٗ رَاَى ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ مَا يُوَافِقُ مَا رُوِيَ عَنْهُ

اگر کہے کہ حضرت طاؤس نے ذکر کیا انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کے موافق عمل کرتے ہوئے

marfat.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ.

قِيْلَ لَهُمْ فَقَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ طَاوٗسٌ وَقَدْ خَالَفَهٗ مُجَاهِدٌ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ فَعَلَ مَا رَآهُ طَاوٗسٌ يَفْعَلُهٗ قَبْلَ أَنْ تَقُوْمَ عِنْدَهُ الْحُجَّةُ بِنَسْخِهٖ ثُمَّ قَامَتْ عِنْدَهُ الْحُجَّةُ بِنَسْخِهٖ فَتَرَكَهٗ وَفَعَلَ مَا ذَكَرَهٗ عَنْهُ مُجَاهِدٌ هٰكَذَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُحْمَلَ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ وَيُنْفٰى عَنْهُ الْوَهْمُ حَتّٰى يَتَحَقَّقَ ذٰلِكَ وَإِلَّا سَقَطَ أَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ.

وَأَمَّا حَدِيْثُ وَائِلٍ فَقَدْ ضَادَّهٗ إِبْرَاهِيْمُ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ مَا ذَكَرَ فَعَبْدُ اللّٰهِ أَقْدَمُ صُحْبَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَفْهَمُ بِأَفْعَالِهٖ مِنْ وَائِلٍ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ.

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ.

وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بَكْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَالَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى.

۱۲۶۷ - كَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

دیکھا جو انھوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ تو اُسے کہا جائے گا کہ حضرت طاؤس نے ذکر کیا لیکن حضرت مجاہد نے اس کے خلاف کہا ہے تو ہو سکتا ہے حضرت ابن عمر نے وہ عمل جسے طاؤس نے دیکھا اس وقت کیا ہو جب آپ کے نزدیک اس کے منسوخ ہونے کی دلیل ثابت نہیں ہوئی تھی پھر ان کے نزدیک اس کے منسوخ ہونے پر دلیل ثابت ہو گئی تو چھوڑ دیا اور وہ عمل کیا جسے حضرت مجاہد نے دیکھا۔ صحابہ کرام سے جو بات مروی ہے اس سے یہی مراد ہے کہ شک دور کیا جائے تاکہ وہ ثابت ہو جائے ورنہ اکثر روایات ساقط ہو جائیں گی۔

جہاں تک حضرت وائل کی روایات کا تعلق ہے تو حضرت ابراہیم اس کے خلاف ہیں انھوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مذکورہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قدیم صحبت حاصل ہے اور وہ حضرت وائل کی نسبت آپ کے افعال کو زیادہ سمجھتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین کو اپنے قریب کرنا پسند فرماتے تھے تاکہ

وہ آپ سے (مسائل) یاد رکھیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار کو اپنے قریب رکھنا پسند فرماتے تھے تاکہ وہ آپ سے (مسائل) یاد رکھیں۔

حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن بکر نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں عقلمند لوگ میرے قریب رہیں۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم میں سے عقلمند اور سمجھ دار لوگوں کو میرے قریب رہنا چاہیے۔ پھر جو اُن سے متصل ہیں اس کے بعد ان سے متصل حضرات۔

marfat.com

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُوْلُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ۔

۱۲۶۸ - **وَكَمَا** حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِيَاسِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ لِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُوْنُوْا فِي الصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْنِيْ۔

حضرت قیس بن عباد فرماتے ہیں حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا اس صف میں کھڑے ہو جو میرے قریب ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَعَبْدُ اللّٰهِ مِنْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَقْرُبُوْنَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِيَعْلَمُوْا اَفْعَالَهٗ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هِيَ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ ذٰلِكَ فَمَا حَكَوْا مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ اَوْلٰى مِمَّا جَآءَ بِهٖ مَنْ كَانَ اَبْعَدَ مِنْهُ مِنْهُمْ فِي الصَّلٰوةِ۔

فَاِنْ قَالُوْا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ غَيْرُ مُتَّصِلٍ۔

قِيْلَ لَهُمْ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا اَرْسَلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يُرْسِلْهُ اِلَّا بَعْدَ صِحَّتِهٖ عِنْدَهٗ وَتَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ قَالَ لَهُ الْاَعْمَشُ اِذَا حَدَّثْتَنِيْ فَاَسْنِدْ فَقَالَ اِذَا قُلْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَمْ اَقُلْ ذٰلِكَ حَتّٰى حَدَّثَنِيْهِ جَمَاعَةٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاِذَا قُلْتُ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ۔

۱۲۶۹ - **حَدَّثَنَا** بِذٰلِكَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ اَوْ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ شَكَّ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِذٰلِكَ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَاَخْبَرَ اَنَّ مَا اَرْسَلَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَمَخْرَجُهٗ عِنْدَهٗ اَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہتے تھے تاکہ وہ نماز میں آپ کے افعال کو دیکھ سکیں کہ ان کی کیا کیفیت ہے اور وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ لہٰذا ان حضرات کا فیصلہ دور رہنے والے حضرات کے فیصلہ سے زیادہ بہتر ہے۔

اگر وہ کہیں کہ جو کچھ تم نے بواسطہ ابراہیم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ غیر متصل ہے تو ان سے کہا جائے گا کہ حضرت ابراہیم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس وقت ارسال کرتے ہیں جب وہ روایت ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ مروی ہوتی ہے۔ حضرت اعمش نے ان سے کہا مجھ سے حدیث بیان کرتے وقت سند ذکر کیا کرو۔ انھوں نے فرمایا جب میں تم سے کہوں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو میں یہ بات اس وقت کہتا ہوں جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت شعبہ، حضرت اعمش سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں پس انھوں نے (حضرت ابراہیم نے) بتایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو ارسال کرتے ہیں تو ان کے نزدیک

marfat.com

مَا ذَكَرَهُ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَكَذٰلِكَ هٰذَا الَّذِيْ اَرْسَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يُرْسِلْهُ اِلَّا وَمَخْرَجُهُ عِنْدَهُ اَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ مَا يَرْوِيْهِ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ رَوَيْنَاهُ مُتَّصِلًا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَكَذٰلِكَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُ فِيْ سَائِرِ صَلٰوتِهٖ۔

یہ روایت اس کی نسبت زیادہ صحیح ہوتی ہے جسے وہ کسی معین شخص کے واسطے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ مرسل روایت بھی ان کے نزدیک اس روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے جسے انھوں نے کسی معین شخص کے واسطے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسے متصل روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی تمام نمازوں میں اسی طرح کرتے تھے۔

١٢٧٠ - كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِي الْاِفْتِتَاحِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آغاز نماز کے علاوہ کسی جگہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

١٢٧١ - كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ قَالَ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيَّ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نہیں اٹھاتے تھے۔ حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم اور شعبی کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُمَرُ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اَيْضًا اِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لِاَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ عَيَّاشٍ وَاِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اِنَّمَا دَارَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ ثِقَةٌ حُجَّةٌ قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ يَحْيَى ابْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهٗ اَفَتَرٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَفِيَ عَلَيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَلِمَ ذٰلِكَ مَنْ دُوْنَهٗ وَمَنْ هُوَ مَعَهٗ يَرَاهُ يَفْعَلُ غَيْرَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے مطابق صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور یہ صحیح حدیث ہے کیونکہ اس حدیث کا دارومدار حضرت حسن بن عیاش پر ہے اور وہ ثقہ حجت ہیں جیسا کہ یحییٰ بن معین وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر یہ بات مخفی رہی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور دوسروں کو یہ معلوم ہوگیا اور کیا یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے ساتھیوں نے آپ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل

marfat.com

مَا رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ هٰذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ وَفِعْلُ عُمَرَ هٰذَا وَتَرْكُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ عَلٰى ذٰلِكَ دَلِيلٌ صَحِيحٌ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْحَقُّ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ خِلَافُهُ.

وَأَمَّا مَا رَوَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ مِنْ حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ وَهُمْ لَا يَجْعَلُونَ إِسْمٰعِيلَ فِيمَا رَوَى عَنْ غَيْرِ الشَّامِيِّينَ حُجَّةً فَكَيْفَ يَحْتَجُّونَ عَلٰى خَصْمِهِمْ بِمَا لَوِ احْتَجَّ بِمِثْلِهِ عَلَيْهِمْ لَمْ يُسَوِّغُوهُ إِيَّاهُ.

وَأَمَّا حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ خَطَأٌ وَأَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْهُ أَحَدٌ إِلَّا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ خَاصَّةً وَالْحُفَّاظُ يُوقِفُونَهُ عَلٰى أَنَسٍ.

وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَإِنَّهُمْ يُضَعِّفُونَ عَبْدَ الْحَمِيدِ فَلَا يُقِيمُونَ بِهِ حُجَّةً فَكَيْفَ يَحْتَجُّونَ بِهِ فِي مِثْلِ هٰذَا وَمَعَ ذٰلِكَ فَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ لَمْ يَسْمَعْ ذٰلِكَ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَلَا مِمَّنْ ذَكَرَ مَعَهُ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ بَيْنَهُمَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ وَأَنَا ذَاكِرٌ ذٰلِكَ فِي بَابِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلٰوةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَحَدِيثُ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هٰذَا فِيهِ فَقَالُوا جَمِيعًا صَدَقْتَ فَلَيْسَ يَقُولُ ذٰلِكَ أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ.

١٢٧٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ

کے خلاف کرتے دیکھا اور اعتراض نہ کیا ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل کرنا اور صحابہ کرام کا اس پر اعتراض نہ کرنا اس بات کی صحیح دلیل ہے کہ یہی بات حق ہے کسی کو اس کے خلاف کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔

جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو وہ بواسطہ اسماعیل بن عیاش، صالح بن کیسان سے مروی ہے اور مخالفین کے نزدیک اسماعیل کی غیر شامیوں سے روایت حجت نہیں تو وہ اپنے مخالف کے خلاف ایسی روایات سے کسطرح استدلال کر سکتے ہیں کہ اگر اس سے ان کے خلاف استدلال کیا جائے تو وہ اسے قبول نہیں کرتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ وہ صحیح نہیں کیونکہ اسے صرف عبدالوہاب ثقفی نے مرفوعاً روایت کیا حفاظ حدیث کے نزدیک یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

عبدالحمید بن جعفر کی روایت کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ عبدالحمید کو ضعیف قرار دیتے ہیں اور اسے حجت نہیں ٹھہراتے تو اس قسم کے مسئلے میں ان سے کیسے استدلال کر سکتے ہیں علاوہ ازیں محمد بن عمرو بن عطاء نے یہ حدیث نہ تو عبدالحمید سے سنی اور نہ ہی ان حضرات سے جن کا ان کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان ایک مجہول شخص ہے۔ عطاف بن خالد نے ان کے واسطے سے ایک مجہول شخص سے روایت کیا میں اسے "نماز میں بیٹھنے" کے باب میں ذکر کروں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ عبدالحمید سے ابوعاصم کی اس روایت میں ہے کہ سب نے کہا تم نے سچ کہا تو یہ بات ابوعاصم کے علاوہ کسی نے نہیں کہی۔

ہشیم اور عبدالحمید نے اپنی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ ان سب (صحابہ کرام) نے

marfat.com

أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ فَذَكَرَاهُ بِإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَقُولَا فَقَالُوا جَمِيعًا صَدَقْتَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ عَبْدِ الْحَمِيدِ۔

فرمایا کہ تم نے سچ کہا عبدالحمید کے علاوہ لوگوں نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے ہم نے "باب الجلوس فی الصلوٰۃ" میں اسے ذکر کیا ہے۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي بَابِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلٰوةِ فَمَا نَرٰى كَشْفَ هٰذِهِ الْآثَارِ يُوجِبُ لَمَّا وُقِفَ عَلٰى حَقَائِقِهَا وَكَشْفِ مَخَارِجِهَا إِلَّا تَرْكَ الرَّفْعِ فِي الرُّكُوعِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ۔

ان روایات کی تحقیق و تفتیش کے بعد ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ رکوع میں ہاتھوں کو نہ اٹھایا جائے۔ روایات کے طریقے پر اس مسئلے کی وضاحت اس طرح ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ أَرَدْتُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ تَضْعِيفَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَا هٰكَذَا مَذْهَبِي وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ لَنَا۔

وَأَمَّا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ الْأُولٰى مَعَهَا رَفْعٌ وَالتَّكْبِيرُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَا رَفْعَ مَعَهَا۔

وَاخْتَلَفُوا فِي تَكْبِيرَةِ النُّهُوضِ وَتَكْبِيرِ الرُّكُوعِ۔

فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهَا حُكْمُ تَكْبِيرَةِ الْافْتِتَاحِ وَفِيهِمَا الرَّفْعُ كَمَا فِيهَا الرَّفْعُ۔

وَقَالَ آخَرُونَ حُكْمُهَا حُكْمُ التَّكْبِيرَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَلَا رَفْعَ فِيهِمَا كَمَا لَا رَفْعَ فِيهَا۔

وَقَدْ رَأَيْنَا تَكْبِيرَةَ الْافْتِتَاحِ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ لَا تُجْزِئُ الصَّلٰوةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا وَرَأَيْنَا التَّكْبِيرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلٰوتُهُ وَهُمَا مِنْ سُنَنِهَا فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَمَا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ النُّهُوضِ لَيْسَتَا مِنْ صُلْبِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے کسی اہل علم کی کمزوری بتانا میرا مقصد نہیں اور نہ ہی یہ میرا مذہب ہے بلکہ میرا مقصد اس ظلم کو واضح کرنا ہے جو ہمارے مخالف نے ہم پر کیا ہے

اس مسئلے کا غور و فکر کے طریقے پر حل یہ ہے کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے جائیں لیکن دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ اختلاف اُٹھتے وقت اور نیچے جاتے وقت کی تکبیر میں ہے۔ ایک قوم کہتی ہے کہ اس کا حکم وہی ہے جو پہلی تکبیر کا ہے اور ان دونوں میں بھی اسی طرح ہاتھ اٹھائے جائیں۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں اس کا حکم دو سجدوں کے درمیان تکبیر کے حکم جیسا ہے۔ وہاں ہاتھ نہ اٹھائے جائیں جیسے یہاں نہیں اٹھائے جاتے اور ہم دیکھتے ہیں کہ تکبیر اُولیٰ نماز کے ارکان میں سے ہے اس کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی لیکن دو سجدوں کے درمیان والی تکبیر ایسی نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اسے چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی، رکوع اور سجدے میں جانے کی تکبیر بھی نماز کے ارکان سے نہیں، کیونکہ اگر کوئی شخص اسے چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی یہ نماز کی سنتوں سے ہے جب یہ بھی سجدوں کی تکبیر کی طرح نماز کی سنتوں سے ہے تو ہاتھ نہ اٹھانے میں یہ اسی کی طرح ہوگی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ،

marfat.com

الصَّلٰوةِ لِاَنَّهٗ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلٰوتُهٗ وَهُمَا مِنْ سُنَنِهَا فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَمَا اَنَّ التَّكْبِيْرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَانَتَا كَهِيَ فِيْ اَنْ لَا رَفْعَ فِيْهِمَا كَمَا لَا رَفْعَ فِيْهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۲۷۳- وَلَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ فَقِيْهًا قَطُّ يَفْعَلُهٗ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ غَيْرِ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى۔

حضرت ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں میں نے کسی فقیہ کو کبھی بھی تکبیر اولیٰ کے علاوہ ہاتھ اٹھاتے نہیں دیکھا۔

بَابُ ۴۸ التَّطْبِيْقِ فِي الرُّكُوْعِ

باب ۴۸: رکوع میں تطبیق

۱۲۷۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقَالَا نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا فَطَبَّقَ ثُمَّ طَبَّقَ بِيَدَيْهِ فَجَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں حضرت علقمہ اور حضرت اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے بعد نماز پڑھ چکے ہیں، انھوں نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں طرف کیا۔ پھر ہم نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ آپ نے ہمارے ہاتھوں پر مارتے ہوئے تطبیق[1] کرائی پھر اپنے ہاتھوں کے ساتھ تطبیق کی۔ اور انھیں رانوں کے درمیان رکھا نماز پڑھ چکے تو فرمایا نبی اکرم

۱۲۷۵- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

عبدالرحمن بن اسود، حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس کے بعد اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۷۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور حضرت علقمہ حضرت ابن مسعو

[1] رکوع کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر گھٹنوں کے درمیان رکھنا تطبیق ہے۔ (مصباح اللغات)

marfat.com

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا
وَعَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَصَلَّى هَؤُلَاءِ
خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَصَلُّوا فَصَلَّى بِنَا فَلَمْ
يَأْمُرْنَا بِأَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَقَدَّمَنَا
فَقَامَ أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ
فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَحَنَا قَالَ
وَضَرَبَ يَدِي عَلَى رُكْبَتِي وَقَالَ هَكَذَا وَأَشَارَ
بِيَدِهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوا
جَمِيعًا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَدِّمُوا
أَحَدَكُمْ فَلْيَفْعَلْ هَكَذَا وَطَبَّقَ يَدَيْهِ ثُمَّ لِيَفْرِشْ
ذِرَاعَيْهِ بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا
وَاحْتَجُّوا بِهَذَا الْحَدِيثِ۔
وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا
بَلْ يَنْبَغِي لَهُ إِذَا رَكَعَ أَنْ يَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ
شِبْهَ الْقَابِضِ عَلَيْهِمَا وَيُفَرِّقُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔
۱۱۷۷۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَحَيَّانُ بْنُ
هِلَالٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُصَيْنٍ
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَمْسُوا فَقَدْ
سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ۔
۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مَرْزُوقٌ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ
قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ
قَالَ ثَنَا سَالِمٌ الْبَرَّادُ قَالَ وَكَانَ عِنْدِي أَوْثَقَ
مِنْ نَفْسِي قَالَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ
أَلَا أُرِيكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انھوں نے فرمایا کیا ان لوگوں
نے تمہارے بعد نماز پڑھ لی ہے ہم نے عرض کیا جی ہاں فرمایا
اچھا نماز پڑھو پھر انھوں نے ہمیں نماز پڑھائی اور اذان
واقامت کا حکم نہیں دیا ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے
لیکن آپ نے ہمیں آگے بڑھایا تو ہم میں سے ایک آپ
کی داہنی جانب اور دوسرا بائیں طرف کھڑا ہوگیا آپ
نے جب رکوع کیا تو ہاتھوں کو ٹانگوں کے درمیان
رکھ لیا اور جھک گئے۔ حضرت اسود فرماتے ہیں انھوں
نے میرے ہاتھ میرے گھٹنوں پر مارے اشارہ کرتے
ہوئے فرمایا اس طرح کرو، نماز پڑھ چکے تو فرمایا جب
تم تین آدمی ہو تو اکٹھے نماز پڑھو اور جب اس سے زیادہ ہو
تو ایک کو آگے کرلو اور جب تم ہی سے کوئی شخص رکوع
کرے تو ایسا کرے آپ نے ہاتھوں کو تطبیق دی پھر اپنے بازوؤں کو رانوں کے درمیان بچھایا گویا میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی بات اختیار
کی اور اس حدیث سے استدلال کیا لیکن دوسرے لوگوں نے اس کی
مخالفت کرتے ہوئے کہا رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں پر
رکھنا چاہیے۔ گویا گھٹنوں کو پکڑے ہوئے ہے لیکن انگلیاں
کشادہ رکھے۔ انھوں اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔
حضرت ابوعبدالرحمٰن سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا گھٹنوں کو پکڑو کیونکہ تمہارے لیے گھٹنوں کو
پکڑنا ہی سنت ہے۔

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں مجھ سے سالم
براد نے بیان کیا اور وہ میرے نزدیک مجھ سے
بھی زیادہ باوثوق ہیں فرماتے ہیں حضرت ابومسعود
بدری رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کیا میں تمہیں رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں پھر انھوں نے

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَفَصَّلَتْ اَصَابِعُهٗ عَلٰى سَاقَيْهِ۔

طویل حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا پھر رکوع کیا اور ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا اور پنڈلی پر انگلیوں کو کشادہ رکھا۔

۱۲۷۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرِنِ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَّاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فِيْمَا يَظُنُّ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلم رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر گفتگو فرمائی۔ ابوحمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں جب آپ رکوع کرتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے گویا آپ نے انہیں پکڑ رکھا ہو۔

۱۲۸۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدِ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ قَالَ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ۔

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں میں نے دس صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) جن میں سے حضرت ابوقتادہ بھی تھے، کی موجودگی میں ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا تو ان سب نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا۔

۱۲۸۱- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے۔

۱۲۸۲- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَجْلَانَ يُحَدِّثُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اشْتَكَى النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ التَّفَرُّجَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لوگوں نے بارگاہ نبوی میں تنگی سے نجات کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا گھٹنوں سے مدد حاصل کرو۔

marfat.com

وَالصَّلٰوۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسْتَعِیْنُوْا بِالرُّکَبِ فَکَانَتْ ھٰذِہِ الْاٰثَارُ مُعَارِضَۃً لِلْاَثَرِ الْاَوَّلِ وَمَعَھَا مِنَ التَّوَاتُرِ مَا لَیْسَ مَعَہٗ۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ ھَلْ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ مَا یَدُلُّ عَلَی النَّسْخِ اَحَدِ الْاَمْرَیْنِ بِصَاحِبِہٖ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِکَ۔

یہ روایات پہلی روایت کے خلاف ہیں علاوہ ازیں اُس کی نسبت ان میں تواتر زیادہ ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں آیا ان روایات میں کسی ایک بات کے منسوخ ہونے پر کوئی دلالت ہے تو ہم نے دیکھا۔

۱۲۸۳ - **فَاِذَا** اَبُوْبَکْرَۃَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ یَقُوْلُ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ فَجَعَلْتُ یَدَیَّ بَیْنَ رُکْبَتَیَّ فَضَرَبَ یَدِیْ فَقَالَ یَا بُنَیَّ اِنَّا کُنَّا نَفْعَلُ ھٰذَا فَاُمِرْنَا اَنْ نَضْرِبَ بِالْاَکُفِّ عَلَی الرُّکَبِ۔

ابو یعفور فرماتے ہیں میں نے حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے فرمایا میں اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے تو انھوں نے میرے ہاتھ پر مارتے ہوئے فرمایا اے بیٹے! ہم ایسا کیا کرتے تھے۔ لیکن ہمیں حکم دیا گیا کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

۱۲۸۴ - **حَدَّثَنَا** رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

ابو عوانہ، ابو یعفور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۸۵ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاؤدَ قَالَ ثَنَا زُھَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ سَعْدٍ فَلَمَّا اَرَدْتُ الرُّکُوْعَ طَبَّقْتُ فَنَھَانِیْ عَنْہُ وَقَالَ کُنَّا نَفْعَلُہٗ حَتّٰی نُھِیَ عَنْہُ۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی رکوع کرتے وقت میں نے تطبیق کی تو انھوں نے مجھے منع کر دیا اور فرمایا ہم ایسا کرتے تھے حتیٰ کہ ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا نَسْخُ التَّطْبِیْقِ وَاَنَّہٗ مُتَقَدِّمٌ لِمَا فَعَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ عَلَی الرُّکْبَتَیْنِ۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے تطبیق کا نسخ ثابت ہو گیا اور یہ عمل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے سے پہلے کا ہے۔

ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُکْمَ ذٰلِکَ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ کَیْفَ ھُوَ فَرَاَیْنَا التَّطْبِیْقَ فِیْہِ الْتِقَاءُ الْیَدَیْنِ وَرَاَیْنَا وَضْعَ الْیَدَیْنِ عَلَی الرُّکْبَتَیْنِ فِیْہِ تَفْرِیْقُھُمَا فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِیْ حُکْمِ اِشْکَالٍ

پھر ہم نے غور و فکر کے طور پر اس مسئلے کا حل تلاش کیا کہ وہ کیا ہے تو تطبیق میں ہاتھ کو ملانا ہوتا ہے اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے میں انھیں الگ الگ رکھا جاتا ہے تو ہم نے نماز میں اس جیسے دوسرے اعضاء کا جائزہ لیا کہ ان کا طریقہ کیا ہے

ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ فَرَاَيْنَا السُّنَّةَ جَاءَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالتَّجَافِيْ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ تَفْرِيْقِ الْاَعْضَاءِ وَكَمَنْ قَامَ فِي الصَّلٰوةِ اُمِرَ اَنْ يُّرَاوِحَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ الَّذِيْ رَوَى التَّطْبِيْقَ فَلَمَّا رَاَيْنَا تَفْرِيْقَ الْاَعْضَاءِ فِيْ هٰذَا بَعْضِهَا مِنْ بَعْضٍ اَوْلٰى مِنْ اِلْصَاقِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ اِلْصَاقِهَا وَتَفْرِيْقِهَا فِي الرُّكُوْعِ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ معادفا عَلٰى مَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْهُ فَيَكُوْنُ كَمَا كَانَ التَّفْرِيْقُ فِيْمَا ذَكَرْنَا اَفْضَلَ يَكُوْنُ فِيْ سَائِرِ الْاَعْضَاءِ كَذٰلِكَ۔

تو رکوع و سجود میں اعضاء کو الگ الگ رکھنا سنت ہے اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہ اعضاء کو کشادہ رکھنے سے ہی ممکن ہے اور جیسا کہ نماز میں کھڑے ہونے والے شخص کو قدموں کے درمیان فاصلہ رکھنے کا حکم ہے۔ یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور تطبیق کی روایت بھی ان ہی سے ہے۔ پس جب ہم نے دیکھا کہ اس میں اعضاء کو ایک دوسرے سے ملانے کے بجائے الگ الگ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔ اور رکوع میں ملانے اور جدا رکھنے کے سلسلے میں اختلاف ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اختلافی بات کو متفق علیہ بات کی طرف لوٹایا جائے تو جس طرح تمام اعضاء میں تفریق افضل ہے۔ یہاں بھی اسی طرح ہوگا۔

۱۲۸۶۔ وَقَدْ رُوِيَ التَّجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ التَّمِيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

رکوع میں تجافی (اعضاء کو ایک دوسرے سے دور رکھنا) کے سلسلے میں مروی ہے۔ ابو اسحٰق تیمی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا ثَنَا يَرْقَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى حَتّٰى يُرٰى مِنْ خَلْفِهٖ وَضَحُ اِبْطَيْهِ۔

(ام المومنین) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت اعضاء کو ایک دوسرے سے دور رکھتے یہاں تک کہ پیچھے کھڑا ہونے والا شخص آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنَحْوِهٖ۔

حضرت جعفر بن برقان اور عبداللہ بن عبداللہ بن اصم، یزید بن اصم سے وہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۱۲۸۹ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ اَوْ حَتّٰى اُرٰى بَيَاضَ اِبْطَيْهِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں کشادگی اختیار کرتے۔ حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی یا فرمایا) میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا۔

۱۲۹۰ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْهَيْثَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ يَقُوْلُ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ كَشْحَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

ابو الہیثم فرماتے ہیں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا گویا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں جب آپ سجدہ فرما رہے تھے۔

۱۲۹۱ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ رَاَيْتُ الْبَرَاءَ اِذَا سَجَدَ خَوّٰى وَرَفَعَ عَجِيْزَتَهٗ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ سجدہ کرتے وقت پیٹ کو زمین سے دور رکھتے اور پچھلے حصے کو بلند رکھتے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۱۲۹۲ - **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ ذِرَاعَيْهِ وَبَيْنَ جَنْبَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ہرمز سے مروی ہے ان سے حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت بازوؤں اور پہلوؤں کے درمیان کشادگی رکھتے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۲۹۳ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ الْكَعْبِیِّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّیْ اِلٰى عُفْرَتِ اِبْطَيْهِ يَعْنِیْ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن اقرم کعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کی بغلوں کی سفیدی مجھے نظر آرہی تھی اس وقت آپ سجدے میں تھے۔

marfat.com

بِبَاضِ اِبْطَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

۱۲۹۴- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَيَاضِ كَشْحَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسلیوں کی سفیدی کو دیکھتا جا رہا ہوں اس وقت آپ حالت سجدہ میں تھے۔

۱۲۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَحْمَرُ صَاحِبُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَاْوِیْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّا يُجَافِیْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ اِذَا سَجَدَ۔

عباد بن راشد حسن سے وہ حضرت احمر (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے اس سے ہمیں رقت آتی تھی۔ (یعنی خوب الگ رکھتے اور دیر تک اٹھاتے)

۱۲۹۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ عَامِرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَرُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

عباد بن میسرہ حضرت حسن سے وہ حضرت احمر صحابی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَلَمَّا كَانَتِ السُّنَّةُ فِيْمَا ذَكَرْنَا تَفْرِيْقَ الْاَعْضَاءِ لَا اِلْصَاقَهَا كَانَتْ فِيْمَا ذَكَرْنَا اَيْضًا كَذٰلِكَ۔

جب اعضاء کو کشادہ رکھنا سنت ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ملانا نہیں۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں بھی تفریق کا ہی حکم ہوگا۔

فَثَبَتَ بِثُبُوْتِ النَّسْخِ الَّذِیْ ذَكَرْنَا وَبِالنَّسْخِ الَّذِیْ وَصَفْنَا انْتِفَاءُ التَّطْبِيْقِ وَوُجُوْبُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے جب اس سے تطبیق کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا تو اب تطبیق نہ ہوگی بلکہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا واجب ہوگا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

marfat.com

بَابُ ۴۹ مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِيْ لَا يُجْزِئُ اَقَلُّ مِنْهُ

باب ۴۹: رکوع اور سجدہ کی کم از کم مقدار

۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثًا فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَ ذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَ اِذَا قَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَ ذٰلِكَ اَدْنَاهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" کہہ لے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ ادنیٰ مقدار ہے اور جب سجدے میں تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھے تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ کم از کم مقدار ہے۔

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابو بکرہ فرماتے ہیں ہم سے ابو عامر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِيْ لَا يُجْزِئُ اَقَلُّ مِنْهُ هٰذَا۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ اَنْ يَّرْكَعَ حَتّٰى يَسْتَوِيَ رَاكِعًا وَمِقْدَارُ السُّجُوْدِ فَاَنْ يَّسْجُدَ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ سَاجِدًا فَهٰذَا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِيْ لَا بُدَّ مِنْهُ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کا یہی نقطہ نظر ہے وہ کہتے ہیں رکوع اور سجدے کی وہ مقدار جس سے کم جائز نہیں یہی ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا رکوع کی مقدار یہ ہے کہ وہ رکوع میں بالکل برابر ہو جائے اور سجدے کی مقدار یہ ہے کہ وہ سجدہ کرتے ہوئے سجدے کی حالت میں مطمئن ہو جائے۔ رکوع اور سجدے کی یہ مقدار ضروری ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۲۹۹ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ

حضرت علی بن یحییٰ، اپنے چچا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھ رہے تھے آپ نے اس سے فرمایا جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر قرآن سے جو کچھ یاد

marfat.com

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ اِذَا قُمْتَ فِیْ صَلٰوتِکَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ اِنْ کَانَ مَعَکَ قُرْاٰنٌ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ مَعَکَ قُرْاٰنٌ فَاحْمِدِ اللّٰہَ وَکَبِّرْہُ وَهَلِّلْ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ قُمْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُکَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ ذٰلِکَ فَاِنَّمَا تَنْقُصُ مِنْ ذٰلِکَ ۔

ہو تو پڑھو اگر قرآن پاک نہ آتا ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد اور بڑائی بیان کرو اور "لا الٰہ الا اللہ" پڑھو پھر رکوع کرو حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ مطمئن ہو جاؤ پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ مطمئن ہو کر سجدہ کرو، پھر مطمئن ہو کر بیٹھ جاؤ۔ جب تم نے ایسا کیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اور اس سے کچھ کم ہوگا تو اس سے تمہاری نماز میں کمی ہوگی۔

۱۳۰۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَلِیِّ بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ۔

یحییٰ بن علی ابن خلاد زرقی اپنے والد سے وہ ان کے دادا حضرت رفاعہ بن رافع سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۰۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ بِالْفَرْضِ الَّذِیْ لَا بُدَّ مِنْہُ وَلَا تَتِمُّ الصَّلٰوۃُ اِلَّا بِہٖ فَعَلِمْنَا اَنَّ مَا سِوٰی ذٰلِکَ اِنَّمَا اُرِیْدَ بِہٖ اَنَّہٗ اَدْنٰی مَا یَبْتَغِیْ بِہِ الْفَضْلَ وَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ ذٰلِکَ فِیْہِ مُنْقَطِعًا عَنْہُ غَیْرُ مُکَافٍ لِهٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ فِیْ اِسْنَادِهِمَا ۔

وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی ۔

حضرت یحییٰ بن سعید مقبری اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ان دونوں حدیثوں میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرض بتایا جو ضروری ہے اور اس کے ساتھ ہی نماز مکمل ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ اس کے علاوہ جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے کم از کم فضیلت کا حصول مراد ہے علاوہ ازیں وہ پہلی حدیث منقطع ہونے کی وجہ سے سند کے اعتبار سے ان دو روایتوں کے برابر نہیں۔

امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی قول ہے۔

marfat.com

بَابُ مَا يَنْبَغِي أَنْ يُقَالَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۱۳۰۲ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ رَاكِعٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَيَقُولُ فِي سُجُودِهٖ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ -

۱۳۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالُوْا أَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ عَنِ الْمَاجِشُوْنِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ -

۱۳۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَمُخِّي

باب ۵: رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھا جائے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ کلمات پڑھتے تھے !.. اللھم لک رکعت الخ "اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا تجھ ہی پر ایمان لایا تیری ہی اطاعت کی اور تو میرا رب ہے میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈی میرے پٹھے سب تیرے لیے جھک گئے یہ اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے" اور آپ سجدے میں یوں کہتے: اللھم لک سجدت الخ "یا اللہ! میں نے خاص تیرے لیے سجدہ کیا، تیرے ہی لیے جھک گیا اور تو میرا رب ہے میری چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسکو پیدا کیا اس کے کان اور آنکھیں بنائیں، اللہ بہترین خالق بابرکت ہے"

حضرت ماجشون اور عبداللہ بن فضل نے حضرت اعرج سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو یہ کلمات پڑھتے "اللھم لک رکعت الخ "یا اللہ! میں نے تیرے لیے خاص رکوع کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا تیرے سامنے گردن جھکا دی تو میرا رب ہے میری سماعت و بصارت، مغز اور ہڈی اور جس کے ساتھ میرے قدم قائم ہیں سب تیرے لیے جھک گئے اس اللہ کے لیے جو تمام

marfat.com

وَعَظْمِىْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جہانوں کو پالنے والا ہے۔

١٣٠٥ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِىُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِىٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِى الدُّعَآءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرأت سے روکا گیا ہے، رکوع میں اپنے رب کی تعظیم بیان کرو۔ اور سجدے کی حالت میں خوب دعا کرو یہ قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔

١٣٠٦ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِىُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دروازے سے) پردہ اٹھایا تو دیکھا لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے تھے، اس کے بعد انھوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

١٣٠٧ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِىْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاغْفِرْلِىْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ کلمات کہتے تھے سبحانک اللھم الخ "یا اللہ! میں تیری ہی حمد کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔ تیری طرف رجوع کرتا ہوں مجھے بخش دے بےشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

١٣٠٨ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرُوْا بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابن جریر، بشر بن عمر اور ابوداؤد فرماتے ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے منصور سے روایت کیا ان سب نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكُنَاسِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، منصور سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۳۱۰- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، رکوع اور سجدے میں یوں کہتے تھے۔ "سبوح قدوس الخ" فرشتوں اور روح القدس کا رب پاک اور مقدس ہے۔

۱۳۱۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهٗ أَتٰى جَارِيَتَهٗ فَالْتَمَسْتُهٗ بِيَدِيْ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا میں نے سوچا کہ شاید آپ اپنی لونڈی کے پاس تشریف لے گئے ہیں میں نے تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑا آپ حالت سجدہ میں کہہ رہے تھے "اللھم انی اعوذ برضاک الخ" یا اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں، تیرے عفو و کرم کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ کا طلب گار ہوں تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری حمد و ثنا نہیں کر سکتا تیری وہی شان ہے جو تو نے خود بیان فرمائی ہے۔

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں (راوی) نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ وَزَادَ أُثْنِي عَلَيْكَ لَا أَبْلُغُ كَمَا فِيكَ.

حضرت عروہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے "لا احصی ثناء علیک" کے الفاظ نہیں کہے۔ البتہ یہ اضافہ کیا ہے "میں تیری ثناء بیان کرتا ہوں لیکن تیرے کمال تک نہیں پہنچ سکتا۔"

۱۳۱۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی حالت میں یہ کلمات کہتے تھے "اللهم اغفرلی ذنبی الخ" "یا اللہ! میرے چھوٹے بڑے پہلے، پچھلے، علانیہ اور ظاہر تمام غیر اولیٰ کام بخش دے۔"

۱۳۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ حالت سجدہ میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے پس (سجدے میں) بکثرت دعا مانگو۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَدْعُوَ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ بِمَا أَحَبَّ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ.

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات پر عمل کیا ہے کہ رکوع اور سجدے میں پسندیدہ دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں اور ان کے نزدیک اس سلسلے میں کوئی چیز مقرر نہیں ان حضرات نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے

marfat.com

يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَزِيدَ فِي رُكُوعِهِ عَلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ يُرَدِّدُهَا مَا أَحَبَّ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنْقُصَ فِي ذَلِكَ مِنْ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَزِيدَ فِي سُجُودِهِ عَلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى يُرَدِّدُهَا مَا أَحَبَّ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنْقُصَ ذَلِكَ مِنْ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ.

فرمایا کہ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پر اضافہ جائز نہیں اسے جتنی بار چاہے پڑھے لیکن تین بار سے کم نہ ہو اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پر اضافہ نہ کرے البتہ اسے جتنی بار چاہے پڑھ سکتا ہے لیکن تین بار سے کم نہ ہو، انھوں نے اس طرح استدلال کیا ہے۔

۱۳۱۷: وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْجَارُودِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَمِّهِ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ الْغَافِقِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ وَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "فسبح باسم ربك العظيم" نازل ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے رکوع میں شامل کرو اور جب آیت کریمہ "سبح اسم ربك الاعلى" اتری تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے سجدے میں شامل کرلو۔

۱۳۱۸ـ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ أَيُّوبَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

احمد بن عبدالرحمن بن وہب فرماتے ہیں مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے موسیٰ بن ایوب نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۹ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت موسیٰ بن ایوب، حضرت ایاس بن عامر سے اور وہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ أَيْضًا فِي ذَلِكَ أَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ نُزُولِ الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ عُقْبَةَ۔

ان حضرات کی یہ بھی دلیل ہے کہ ممکن ہے جو کچھ پہلی روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ ان دو آیات کے نزول سے پہلے ہو جن کا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

فَلَمَّا نَزَلَتَا أَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَمَرَهُمْ بِهِ مِنْ ذَلِكَ فَكَانَ أَمْرُهُ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ فِعْلِهِ۔

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا تو گویا آپ کا حکم پہلے گذشتہ فعل کے لیے ناسخ ہو گیا۔

marfat.com

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ مَا اَمَرَ بِهٖ فِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اپنے رکوع اور سجدے میں وہ عمل کرتے تھے جس کا آپ نے حضرت عقبہ کی روایت میں حکم فرمایا۔

١٣٢٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلی" پڑھتے تھے۔

١٣٢١ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا سُحَيْمٌ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثًا وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" اور سجدے میں تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

فَهٰذَا اَيْضًا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ وُقُوْفِهٖ عَلٰى دُعَاءٍ بِعَيْنِهٖ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

یہ بھی اس بات کی دلیل ہے جو ہم نے ذکر کی کہ رکوع اور سجدے میں خاص دعا پڑھنی چاہیے۔

وَقَالَ آخَرُوْنَ اَمَّا الرُّكُوْعُ فَلَا يُزَادُ فِيْهِ عَلٰى تَعْظِيْمِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَيُجْتَهَدُ فِيْهِ الدُّعَاءُ

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثَيْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ الَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ

ان حضرات نے حضرت علی المرتضیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی ان روایات سے بھی استدلال کیا ہے جنھیں ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے۔ ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ:

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ قَدْ جَعَلُوْا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ

انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرو" کو پہلی روایات میں بیان کیے گئے آپ کے عمل کے لیے ناسخ قرار دیا ہے تو ممکن ہے

marfat.com

نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ أَفْعَالِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَمَرَهُمْ بِالتَّعْظِيْمِ فِي الرُّكُوْعِ قَبْلَ أَنْ يَتَنَزَّلَ عَلَيْهِ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ وَبِجُهْدِهِمْ بِالدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ بِمَا أَحَبُّوْا قَبْلَ أَنْ يَتَنَزَّلَ عَلَيْهِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى فَلَمَّا نَزَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَمَرَهُمْ بِأَنْ يَنْتَهُوْا إِلَيْهِ فِي سُجُوْدِهِمْ عَلٰى مَا فِي حَدِيْثِ عُقْبَةَ وَلَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهِ فَصَارَ ذٰلِكَ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ كَمَا كَانَ الَّذِيْ أَمَرَهُمْ بِهِ فِي الرُّكُوْعِ عِنْدَ نُزُوْلِ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ نَاسِخًا لِمَا قَدْ كَانَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ.

آپ نے رکوع میں تعظیم کا حکم "فسبح باسم ربك العظيم" کے نزول سے پہلے دیا ہو اور سجدے میں پسندیدہ دعا میں کوشش کرنے کا حکم "سبح الاسم ربك الاعلی" کے اترنے سے پہلے دیا ہو۔ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو ان کو سجدے میں صرف اسی بات کا پابند کر دیا جس کا ذکر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہوا ہے پس یہ آپ کے گزشتہ حکم کے لیے ناسخ بن گیا جیسا کہ "فسبح باسم ربك العظيم" کے نزول پر آپ کے حکم نے گزشتہ حکم کو منسوخ کر دیا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقُرْبِ وَفَاتِهِ لِأَنَّ فِي حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ.

قِيْلَ لَهُ فَهَلْ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ تِلْكَ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِعَقِبِهَا أَوْ أَنَّ تِلْكَ الْمَرْضَةَ هِيَ مَرْضَتُهُ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا لَيْسَ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ تُوُفِّيَ بِعَقِبِهَا وَيَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ صَلٰوةٌ غَيْرُهَا قَدْ صَحَّ بَعْدَهَا فَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ تُوُفِّيَ بَعْدَهَا فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ تِلْكَ قَبْلَ وَفَاتِهِ وَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ الصَّلٰوةُ مُتَقَدِّمَةً لِذٰلِكَ فَهِيَ أَحْرٰى أَنْ يَجُوْزَ أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ مَا ذَكَرْنَا.

اگر کوئی شخص کہے کہ وہ بات (جس کا پہلی روایات میں ذکر ہے۔) آپ کے قرب وصال سے متعلق ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا تو لوگ حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کیا اس حدیث میں کوئی ایسی بات ہے کہ اس میں اُس نماز کا ذکر ہے جس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا یا یہ وہی بیماری ہے جس میں آپ نے وصال فرمایا۔ حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں ممکن ہے یہ وہی نماز ہو جس کے بعد آپ کا وصال ہوا اور ہو سکتا ہے یہ کوئی دوسری نماز ہو، جس کے بعد آپ صحت یاب ہو گئے اگر یہ وہی نماز ہے جس کے بعد آپ نے وصال فرمایا تو ممکن ہے اس نماز کے بعد آپکے وصال سے پہلے "سبح اسم ربك الاعلی" نازل ہوئی ہو اور اگر یہ پہلے کی نماز ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا بعد میں ہونا زیادہ مناسب ہے۔

marfat.com

فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ۔

وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا مَوَاضِعَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْهَا ذِكْرٌ۔

فَمِنْ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ لِلدُّخُوْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْقِيَامِ مِنَ الْقُعُوْدِ وَكَانَ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ تَكْبِيْرًا قَدْ وَقَفَ عَلَيْهِ الْعِبَادُ عَلَيْهِ وَعَلِمُوْهُ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ اَنْ يُّجَاوِزُوْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ۔

وَمِنْ ذٰلِكَ مَا يَتَشَهَّدُوْنَ بِهٖ فِي الْقُعُوْدِ فَقَدْ عَلِمُوْهُ وَوَقَفُوْا عَلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا مَكَانَهٗ بِذِكْرِ غَيْرِهٖ لِاَنَّ رَجُلًا لَوْ قَالَ مَكَانَ قَوْلِهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَعْظَمُ اَوِ اللّٰهُ اَجَلُّ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مُسِيْئًا۔

وَلَوْ تَشَهَّدَ رَجُلٌ بِلَفْظٍ يُخَالِفُ لَفْظَ التَّشَهُّدِ الَّذِيْ جَاءَتْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مُسِيْئًا وَكَانَ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ قَدْ اُبِيْحَ لَهٗ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَحَبَّ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْمَا رَوَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَحَبَّ فَكَانَ قَدْ وُقِفَ فِيْ كُلِّ ذِكْرٍ عَلٰى ذِكْرٍ بِعَيْنِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهٗ مُجَاوَزَتَهٗ اِلٰى مَا اَحَبَّ لَا مَا قَدْ وُقِفَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَاِنِ اسْتَوٰى ذٰلِكَ فِي الْمَعْنٰى۔

فَلَمَّا كَانَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ قَدْ اُجْمِعَ عَلٰى اَنَّ فِيْهِمَا ذِكْرًا وَلَمْ يُجْمَعْ عَلٰى اَنَّهٗ اُبِيْحَ لَهٗ فِيْهِمَا كُلُّ الذِّكْرِ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ

معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس مسئلے کی وضاحت اسی طرح ہے۔

غور و فکر اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں نماز میں کئی مقام پر ذکر خداوندی ہے نماز میں داخل ہونے کے لیے "اللہ اکبر" ہے رکوع، سجدے اور قعدے سے اٹھنے کے لیے بھی تکبیر کہی جاتی ہے تو یہ تکبیر "اللہ اکبر" کہنا ہے لوگوں نے اس سے واقفیت حاصل کی سیکھا ہیں ان کے لیے اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا کلمہ اختیار کرنا مناسب نہیں۔ اسی سے قعدے میں تشہد کا پڑھنا ہے انھوں نے اسے سیکھا اور اختیار کیا ان کے لیے اس کے علاوہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں اس لیے کہ اگر کوئی شخص اللہ اکبر کی بجائے "اللہ اعظم" یا "اللہ اجل" کہہ دے تو گنہگار ہوگا

اور اگر کوئی شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی تشہد کے علاوہ دوسرے الفاظ پڑھے تو اس سلسلے میں گنہگار ہوگا

آخری تشہد سے فراغت پر پسندیدہ دعا پڑھنا مباح ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت کے مطابق کہا جائے گا جو دعا چاہے پڑھے پس ہر ذکر میں مخصوص الفاظ کی پابندی ہے اس سے اپنے پسندیدہ کلمات کی طرف تجاوز نہیں کر سکتا اگرچہ وہ اس کے ہم معنی ہو

پس جب اس بات پر اتفاق ہے کہ رکوع اور سجدے میں ذکر ہے اور اس بات پر اتفاق نہیں کہ جو کلمات چاہے پڑھے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ دوسرے اذکار، تکبیر، تشہد، سمع اللہ لمن

marfat.com

تَكُوْنَ ذٰلِكَ الذِّكْرُ كَسَائِرِ الذِّكْرِ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ تَكْبِيْرِهٖ وَتَشَهُّدِهٖ وَقَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَقَوْلِ الْمَأْمُوْمِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ قَوْلًا خَاصًّا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مُجَاوَزَتُهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ كَمَا لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ فِيْ سَائِرِ الذِّكْرِ الَّذِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ مُجَاوَزَتُهٗ ذٰلِكَ اِلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا بِتَوْقِيْفٍ مِّنَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حمدہ اور مقتدی کے ربنا لک الحمد کہنے کی طرح ہو تو یہ بھی مخصوص کلمات ہوں گے۔ باقی اذکار کی طرح یہاں بھی تجاوز نہ جائز نہ ہوگا تجاوز وہاں ہی جائز ہوگا جہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت فرمائی ہو۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِيْنَ وَقَّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ ذِكْرًا خَاصًّا وَهُمُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى حَدِيْثِ عُقْبَةَ عَلٰى مَا فُصِّلَ فِيْهِ مِنَ الْقَوْلِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پس اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو اس میں خاص ذکر مقرر کرتے ہیں اور یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی اس روایات کو اپنایا جس میں رکوع اور سجدے کے کلمات کی تفصیل ہے، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَّاَيْنَ جُعِلَ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّقُوْلَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ مَا اَحَبَّ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تشہد کے بعد نمازی اپنے پسندیدہ کلمات کہنے کی اجازت کہاں دی گئی تو اسے کہا جائے گا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

۱۳۲۲- **قِيْلَ** لَهٗ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَّفُلَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَلَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ثُمَّ لِيَخْتَرْ اَحَدُكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَطْيَبَ الْكَلَامِ اَوْ مَا اَحَبَّ مِنَ الْكَلَامِ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار میں نماز پڑھتے ہوئے جب بیٹھتے تو یہ کلمات پڑھتے: السلام علی اللہ الخ "اللہ پر سلام اس کے بندوں پر سلام جبرئیل و میکائیل پر سلام اور فلاں فلاں پر سلام" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے لہذا ایسا نہ کہو بلکہ یوں کہو، پھر آپ نے تشہد کا ذکر فرمایا: جیسے ہم نے دوسرے مقام پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ پھر ارشاد فرمایا اس کے بعد جو کلام اچھا لگے اور پسند آئے اختیار کیا جائے۔

---

marfat.com

١٣٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ أَنَّا نُسَبِّحُ وَنُكَبِّرُ وَنَحْمَدُ رَبَّنَا وَأَنَّ مُحَمَّدًا أُوتِيَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَجَوَامِعَهُ أَوْ قَالَ خَوَاتِمَهُ فَقَالَ إِذَا قَعَدْتُمْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقُولُوا فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو بِهٖ رَبَّهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں معلوم نہیں تھا کہ دو دو رکعتوں کے درمیان کیا کہیں ہم اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تکبیر اور حمد بیان کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع کلمات (کی قوت) عطا کی گئی تھی (فواتح الکلم و جوامعہ یا خواتمہ فرمایا) آپ نے فرمایا جب دو دو رکعتوں کے بعد بیٹھو تو کہو اسکے بعد تشہد کا ذکر فرمایا (اور فرمایا) پھر جو دعا پسند ہو، اس کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں دعا مانگے۔

١٣٢٤ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الْكَلَامِ بَعْدُ مَا شَاءَ فَأُبِيحَ لَهُ هٰهُنَا أَنْ يَتَخَيَّرَ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَحَبَّ لِأَنَّ مَا سِوَاهُ مِنَ الصَّلٰوةِ بِخِلَافِهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّكْبِيرِ فِي مَوَاضِعِهِ وَمِنَ التَّشَهُّدِ فِي مَوْضِعِهِ وَمِنَ الْاِسْتِفْتَاحِ فِي مَوْضِعِهِ فَجُعِلَ ذٰلِكَ خَاصًّا غَيْرَ مُتَعَدٍّ إِلَى غَيْرِهِ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الذِّكْرُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ذِكْرًا خَاصًّا لَا يَتَعَدّٰى إِلَى غَيْرِهِ۔

حضرت شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا اس کے بعد جو کلام چاہے اختیار کرے بس اس کے لیے جائز قرار دیا گیا کہ جو دعا چاہے اختیار کرے جبکہ اس کے علاوہ اذکار کا مسئلہ اس کے خلاف ہے جیسا کہ ہم نے تکبیر کا اس کے مقامات پر، تشہد کا اس کی جگہ پر، ثناء کا اس کے مقام پر اور السلام کا اس کی جگہ پر ذکر کیا ہے پس یہ مخصوص ذکر ہے جو دوسرے ذکر کی طرف متعدی نہیں ہوتا۔

لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ رکوع اور سجدے میں بھی خاص ذکر ہو جو غیر کی طرف متجاوز نہ ہو۔

بَابُ ٥ الْإِمَامِ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ هَلْ يَنْبَغِي لَهٗ أَنْ يَقُولَ بَعْدَهَا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ أَمْ لَا

باب ۵: کیا امام کے لیے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنا ولک الحمد کہنا مناسب ہے

١٣٢٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ وَأَبُو

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا طریقہ

marfat.com

عَوانَةَ وَابانُ عَنْ قَتادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَطاءِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قالَ عَلَّمَنا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَقالَ اِذا كَبَّرَ الْاِمامُ فَكَبِّرُوا وَاِذا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَاِذا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَاِذا قالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قالَ عَلٰى لِسانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔

سکھاتے ہوئے فرمایا جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو، وہ رکوع کرے تو تم بھی کرو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی کرو اور جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد" کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری بات سنے گا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی حمد کرے وہ اسے سنتا ہے۔

۱۳۲۶- حَدَّثَنا اَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قالا ثَنا سَعِيدُ بْنُ عامِرٍ قالَ ثَنا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن عروبہ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۲۷- حَدَّثَنا اَبُو بَكْرَةَ قالَ ثَنا اَبُو داوٗدَ قالَ ثَنا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطاءٍ قالَ سَمِعْتُ اَبا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ يَسْمَعِ اللهُ لَكُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيثِ۔

حضرت ابو علقمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بات سنتا ہے۔

۱۳۲۸- وَحَدَّثَنا اَبُو بَكْرَةَ قالَ ثَنا سَعِيدُ بْنُ عامِرٍ قالَ ثَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۲۹- حَدَّثَنا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قالَ ثَنا الْخَصِيبُ بْنُ ناصِحٍ قالَ ثَنا وُهَيْبٌ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِي صالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۰- حَدَّثَنا يُونُسُ قالَ اَنا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد" کہو جس کا قول فرشتوں کے

marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

قول سے موافق ہو گیا اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کا قول

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ قَدْ دَلَّتْهُمْ عَلَى مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَالْمَأْمُومُ جَمِيعًا وَأَنَّ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ تَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ يَقُولُهَا الْإِمَامُ دُونَ الْمَأْمُومِ وَأَنَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَقُولُهَا الْمَأْمُومُ دُونَ الْإِمَامِ۔

ایک جماعت نے ان آثار کو اپنایا جن میں امام اور مقتدی دونوں کے قول کا بیان ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد" کہو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ صرف امام کہے مقتدی نہ کہے اور ربنا ولک الحمد صرف مقتدی کہے امام نہ کہے

وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُو حَنِيفَةَ وَمَالِكٌ۔

جن لوگوں کا یہ مسلک ہے ان میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ بھی ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ۔

فَقَالُوا بَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ الْمَأْمُومُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خَاصَّةً۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ امام "سمع اللہ لمن حمدہ" اور "ربنا ولک الحمد" دونوں کہے پھر مقتدی صرف "ربنا ولک الحمد" کہے۔

وَقَالُوا لَيْسَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ يَقُولُهُ الْمَأْمُومُ دُونَ غَيْرِهِ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَاسْتَحَالَ أَنْ يَقُولَهَا مَنْ لَيْسَ بِمَأْمُومٍ۔

فَقَدْ رَأَيْنَاكُمْ تُجْمِعُونَ أَنَّ الْمُصَلِّي وَحْدَهُ يَقُولُهَا مَعَ قَوْلِهِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ **فَلَمَّا** كَانَ مَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ يَقُولُهَا

وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد کہو" میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ اسے صرف مقتدی کہے۔ اگر یہی بات ہوتی تو جو شخص مقتدی نہیں اس کے لیے یہ کہنا ناجائز ہوتا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے ان کلمات کے کہنے پر تمہارا بھی اتفاق ہے۔

پس جس طرح تنہا نماز پڑھنے والا یہ کلمات کہتا ہے اور ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو قول ذکر کیا ہے وہ اس کی نفی نہیں کرتا تو امام بھی یہ کلمات کہے حدیث رسول میں اس کی

marfat.com

وَلَيْسَ بِمَأْمُوْمٍ وَلَا يَنْفِيْ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ الْإِمَامُ أَيْضًا يَقُوْلُهَا كَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

نفی بھی نہیں ہے، اس سلسلے میں انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۱۳۳۱۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں کہتے "اللھم ربنا لک الحمد" الخ یا اللہ ہمارے رب! آسمان بھی، زمین بھی اور اس کے بعد جو کچھ تو چاہے وہ چیز بھری ہوئی حمد تیرے ہی لیے ہے۔

۱۳۳۲۔ **وَبِمَا** حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۳۳۳۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدٌ هُوَ ابْنُ حَسَنٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ أَوْفٰى يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن ابی اوفی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۳۳۴۔ **حَدَّثَنَا** مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ أَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّنُوْخِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ الْكِلَابِيِّ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَزَادَ أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ بندے نے جو کچھ کہا تعریف اور بزرگی والی ذات اس کی زیادہ مستحق ہے ہم سب تیرے بندے ہیں جسے تو عطا کرے اس سے کوئی چھین نہیں سکتا اور کسی صاحب ثروت کو اس کی

marfat.com

اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَ كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔

۱۳۳۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِي عُمَرَ وَ هُوَ الْمُنَبِّهِيُّ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ ذَكَرُوا الْجُدُوْدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ جَدُّ فُلَانٍ فِي الْاِبِلِ وَبَعْضُهُمْ فِي الْخَيْلِ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ يُصَلِّي فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَآءِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ فَلَيْسَ فِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَهُوَ اِمَامٌ وَلَا فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ بِهَا اَنَّ مَنْ صَلّٰى وَحْدَهٗ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى حُكْمِ الْاِمَامِ فِي ذٰلِكَ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَقُوْلُهٗ مَنْ يُصَلِّي وَحْدَهٗ اَمْ لَا ۔

۱۳۳۶ - فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَآءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ ۔

دولت نفع نہیں دے سکتی۔ (یعنی جب تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کرے)۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال داری کا ذکر آ گیا۔ بعض نے کہا فلاں شخص اونٹوں کی وجہ سے مالدار ہے اور بعض نے کہا گھوڑوں کی وجہ سے مالدار ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے جب نماز کے لیے اٹھے تو رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے پڑھا "ربنا ولک الحمد" الخ یا اللہ ہمارے رب! تیرے ہی لیے حمد ہے زمین و آسمان بھرے ہوئے اور اس کے بعد جو تو چاہے وہ بھرا ہوا ہے جسے تو عطا کرے اس سے کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو تو عطا نہ فرمائے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو اس کی مالداری (اطاعت کے بغیر) کام نہیں دیتی۔

پس ان روایات میں ایسی کوئی بات نہیں کہ آپ حالت امامت میں یہ کلمات کہتے تھے اس سلسلے میں بیان کوئی دلیل نہیں۔ البتہ اتنا ثابت ہے کہ جو شخص تنہا نماز پڑھے وہ سمع اللہ لمن حمدہ اور "ربنا ولک الحمد" کہے۔ ——— پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات مروی ہے جس سے امام کا حکم معلوم ہو کہ وہ کیا ہے اور آیا وہ بھی ان کلمات کو پڑھے جو تنہا نماز پڑھنے والا پڑھتا ہے۔

تو یہ حدیث ہے:۔ ——— حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز میں قرأت سے فارغ ہوتے اور تکبیر کہتے پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد اللّٰھم انج الولید ابن الولید" کہتے۔ پھر حدیث ذکر کی۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَالَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ مِنَ الْقُنُوتِ ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدُ لَمَّا تَرَكَ الْقُنُوتَ فَرَجَعْنَا إِلٰى غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ هَلْ فِيهِ دَلَالَةٌ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا۔

تو ممکن ہے آپ نے اسے قنوت کی حیثیت کے طور پر پڑھا ہو پھر جب قنوت چھوڑ دی تو اسے بھی چھوڑ دیا لہٰذا ہم دوسری حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ کیا ہماری مذکورہ گفتگو پر اس میں کوئی دلیل ہے۔

۱۳۳۷۔ فَإِذَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

حضرت ابوذئب، حضرت مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم سب سے زیادہ میری نماز، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہے آپ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو (ساتھ ہی) ربنا ولک الحمد بھی کہتے۔

۱۳۳۸۔ وَإِذَا يُونُسُ قَدْ أَخْبَرَنِي قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد" کہا

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْوَزِيرِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ذٰلِكَ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کہتے۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا يَقُولُ مَنْ صَلّٰى وَحْدَهٗ لِأَنَّ فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ وَهُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَا أَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ امام اسی طرح کہے جس طرح تنہا نماز پڑھنے والا کہتا ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ میری نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

ثُمَّ ذَكَرَ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا فَعَلَ مِنْ

پھر اس بات کا ذکر کیا اور بتایا کہ انھوں نے نماز میں وہی

marfat.com

مِنْ ذٰلِكَ هُوَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَا يَفْعَلُ غَيْرَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ وَهُوَ اَيْضًا فِيْهِ اِخْبَارٌ عَنْ صِفَةِ صَلٰوتِهٖ كَيْفَ كَانَتْ۔

فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ وَهُوَ اِمَامٌ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثَبَتَ اَنَّ هٰكَذَا يَنْبَغِيْ الْاِمَامَ اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ اِتِّبَاعًا لِمَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ۔

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ۔

وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا فِيْمَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ عَلٰى اَنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِي الْاِمَامِ هَلْ حُكْمُهٗ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ فَوَجَدْنَا الْاِمَامَ يَفْعَلُ فِيْ كُلِّ صَلٰوتِهٖ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ وَالتَّشَهُّدِ مِثْلَ مَا يَفْعَلُهٗ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ وَوَجَدْنَا اَحْكَامَهٗ فِيْمَا يَطْرَاُ عَلَيْهِ فِيْ صَلٰوتِهٖ كَاَحْكَامِ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ فِيْمَا يَطْرَاُ عَلَيْهِ مِنْ صَلٰوتِهٖ مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ تُوْجِبُ فَسَادَهَا وَمَا يُوْجِبُ سُجُوْدَ السَّهْوِ فِيْهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَكَانَ الْاِمَامُ وَمَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ سَوَآءً بِخِلَافِ الْمَاْمُوْمِ۔

فَلَمَّا ثَبَتَ بِاتِّفَاقِهِمْ اَنَّ الْمُصَلِّيَ وَحْدَهٗ يَقُوْلُ بَعْدَ قَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثَبَتَ اَنَّ الْاِمَامَ اَيْضًا يَقُوْلُهَا بَعْدَ قَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ اَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَكَانَ يَذْهَبُ فِيْ

کچھ کیا ہے جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے، اس کے علاوہ نہیں کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی حضور علیہ السلام کی نماز کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

جب ثابت ہوا کہ آپ حالتِ امامت میں رکوع سے کھڑے ہوتے وقت "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد" کہتے تھے تو اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ آپ کی اتباع میں امام ایسا کرے کیونکہ یہ عمل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ پس روایات کے طریقے پر اس مسئلے کا حکم یہی ہے۔

غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ تنہا نماز پڑھنے والے کے بارے میں تمام کا اجماع ہے کہ وہ یہ کلمات کہے۔

پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں کہ کیا امام کا وہی حکم ہے جو اکیلے آدمی کا ہے یا نہیں؟ تو ہم نے دیکھا کہ امام تمام نماز میں تکبیر، قراءت، قیام، قعدے اور تشہد کے بارے میں وہی عمل کرتا ہے جو تنہا نماز پڑھنے والا کرتا ہے اور ہم نے دیکھا کہ اگر امام کی نماز میں کوئی ایسی بات آ جائے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یا سجدہ سہو واجب ہوتا ہے یا اس کے علاوہ کوئی بات ہوتی ہے تو اس کا حکم وہی ہے جو تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے ایسی صورت میں ہوتا ہے لہٰذا اس سلسلے میں امام اور منفرد برابر ہیں امام اور مقتدی نہیں۔

پس جب تمام ائمہ کے اتفاق سے ثابت ہوا کہ تنہا نماز پڑھنے والا "سمع اللہ لمن حمدہ" کے بعد ربنا ولک الحمد کہے تو ثابت ہوا کہ امام بھی "سمع اللہ لمن حمدہ" کے بعد یہ کلمات کہے۔ اس سلسلے میں قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ ہمارا بھی یہی موقف ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ پہلے قول کے قائل ہیں۔

marfat.com

ذٰلِكَ اِلَى الْقَوْلِ الْاَوَّلِ۔

بَابُ ۵۲ الْقُنُوْتِ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَغَيْرِهَا

باب ۵۲: فجر اور دوسری نمازوں میں قنوت پڑھنا

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِىْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِىْ يُوْسُفَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

حضرت ابوسعید اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں قرأت سے فارغ ہوتے اور تکبیر کہتے (رکوع سے) سر اٹھاتے تو "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" کہتے پھر کھڑے ہوئے کی حالت میں دعا مانگتے "یا اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو (کفار سے) نجات دے یا اللہ! مضر قبیلے پر سختی فرما انھیں حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح کئی سالوں کے قحط میں مبتلاء فرما یا اللہ! قبیلہ لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت بھیج انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا مانگتے یا اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطا فرما۔ اس کے بعد انھوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَاُرِيَنَّكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤں گا یا اس کی مثل کوئی بات کہی (فرمایا): جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور "سمع اللہ لمن حمدہ" پڑھتے تو مومنوں کے لیے دعا مانگتے اور

وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ دَعَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَعَنَ الْكَافِرِيْنَ ۔

۱۳۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِيْرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ ۔

۱۳۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَوَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا ۔

۱۳۴۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَرُبَّمَا اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ قَالَ يَجْهَرُ بِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا اَحْيَاءً مِنَ الْعَرَبِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی آخری رکعت میں "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو یوں دعا مانگتے "یا اللہ! ولید کو رہائی عطا فرما" پھر انہوں نے ابوبکرہ کی ابوداؤد سے روایت (گزشتہ حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک صبح آپ نے ان کیلئے دعا نہ مانگی میں نے اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں وہ آگئے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف دعا مانگنا چاہتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور بعض اوقات "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" کے بعد یوں کہتے "یا اللہ! ولید کو رہائی عطا فرما" اس کے بعد انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ایک دن آپ نے ان کے لیے دعا نہ مانگی (آخر تک) اور یہ اضافہ کیا فرمایا آپ اسے بلند آواز سے پڑھتے اور بعض نمازوں میں یوں کہتے "یا اللہ! فلاں فلاں قبائل عرب پر لعنت بھیج" پھر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر الخ آپ کے اختیار میں کچھ نہیں وہ ان کی توبہ قبول کرے یا انہیں عذاب دے

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

بے شک وہ ظالم ہیں۔

۱۳۴۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا عَلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صبح کی نماز میں سنا جب آپ نے آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو ربنا ولک الحمد" کہا پھر دعا مانگی یا اللہ! فلاں فلاں منافقین پر لعنت بھیج تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر الخ (ترجمہ پیچھے ہو چکا ہے)۔

۱۳۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَزَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ قَالَ فَمَا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ عَلٰى اَحَدٍ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا مانگتے یا اللہ! (ولید کو) رہائی عطا فرما۔ اس کے بعد (راوی نے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی طرح ذکر کیا جو ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کی ہے، اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی آپ کے اختیار میں کچھ نہیں۔ فرماتے ہیں (اس کے بعد) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے بد دعا نہیں کی۔

۱۳۴۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم

marfat.com

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک قنوت پڑھی ہے

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ حَرْمَلَۃَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافِ بْنِ اِیْمَآءَ قَالَ رَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَقَالَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ وَعُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ رِعْلًا وَذَکْوَانَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا۔

حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا پھر سر انور اٹھایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلہ غفار کی بخشش فرمائے۔ قبیلہ اسلم کو محفوظ رکھے، قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی یا اللہ! بنو لحیان پر لعنت بھیج، یا اللہ! قبیلہ رعل اور ذکوان پر لعنت بھیج، پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلے گئے۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْکَثِیْرِیُّ الْمَدَنِیُّ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَۃَ اللَّیْثِیِّ عَنْ خَالِدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَرْمَلَۃَ الْمُدْلِجِیِّ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ خُفَافِ بْنِ اِیْمَآءِ بْنِ رُحْضَۃَ الْغِفَارِیِّ عَنْ خُفَافِ بْنِ اِیْمَآءٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ اَنَّہٗ لَمَّا خَرَّ سَاجِدًا قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَزَادَ فَقَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَۃُ الْکَفَرَۃِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے لیکن اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ آپ جب سجدے میں گئے تو اللہ اکبر کہا۔ یہ اضافہ ہے، حضرت خفاف نے فرمایا اسی بنیاد پر کفار پر لعنت بھیجی گئی۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ

حضرت اسماعیل بن ابی کثیر حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند

marfat.com

عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۳۵۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ أَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَوْ فَقُلْتُ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا.

۱۳۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقْتُهُ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقْتُهُ.

۱۳۵۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى عُصَيَّةَ وَذَكْوَانَ وَرِعْلٍ وَلِحْيَانَ.

۱۳۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ شَهْرًا قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ الْقُنُوتُ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

۱۳۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ لَا بَلْ قَبْلَ الرُّكُوعِ قُلْتُ فَإِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ایوب، حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے فرمایا ہاں' ان سے کہا گیا (راوی کہتے ہیں) یا میں نے کہا رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا رکوع کے کچھ بعد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ ہمیشہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے حتیٰ کہ میں آپ سے جدا ہوا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ بھی صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے حتیٰ کہ میں ان سے جدا ہو گیا۔ (یعنی جب تک میں ان کے ساتھ رہا اسی طرح دیکھا)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ قبیلہ عصیہ، ذکوان، رعل اور لحیان کے خلاف دعا مانگتے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر ایک رکعت کے بعد قنوت پڑھی حضرت عاصم فرماتے ہیں میں نے پوچھا قنوت کیسے پڑھتے تھے؟ فرمایا رکوع سے پہلے۔

حضرت عاصم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا قنوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد؟ فرمایا نہیں بلکہ رکوع سے پہلے' میں نے عرض کیا کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے انھوں

marfat.com

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ قَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى نَاسٍ قَتَلُوْا نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ۔

نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ان لوگوں کے لیے بددعا کہ جنہوں نے کچھ صحابہ کرام کو شہید کیا۔ ان صحابہ کرام کو قراء کہا جاتا تھا۔

١٣٥٩ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شَاذُ بْنُ فَيَّاضٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِى الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قنوت فجر اور مغرب کی نماز میں تھی۔

١٣٦٠ - **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ ابْنُ قُدَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ قبیلہ رعل اور ذکوان کے خلاف دعا مانگتے تھے۔

١٣٦١ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ السَّدُوْسِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنْ قُنُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْ قُلُوْبَهُمْ عَلٰى قُلُوْبِ نِسَاءٍ كَوَافِرَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قنوت میں سے یہ الفاظ بھی تھے "اور ان کے دلوں کو کافر عورتوں کے دلوں کی طرح کر دے"

١٣٦٢ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَقَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِىْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ سے کہا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے آپ نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وصال تک قنوت پڑھتے رہے۔

١٣٦٣ - **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

حضرت مروان اصفر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا

marfat.com

مروان الاصفر قال سألت انسًا اقنت عمر
فقال قد قنت من هو خير من عمر ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قنوت پڑھی ہے؟ انھوں نے
فرمایا، انھوں نے پڑھی ہے جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
سے بہتر تھے۔ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم) ـــــ حضرت انس
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیس دن قنوت پڑھی ہے ۔

۱۳۶۴ - حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا
احمد بن یونس قال ثنا ابو بکر عن حمید عن
انس قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم عشرین یومًا ۔

۱۳۶۵ - حدثنا الحسن بن عبد اللہ
ابن منصور البالسی قال ثنا الہیثم بن جمیل
قال ثنا ابو ہلال الراسبی عن حنظلۃ السدوسی
عن انس بن مالک قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فی صلوۃ الصبح یکبر حتی اذا فرغ
کبر فرکع ثم رفع رأسہ فسجد ثم قام فی الثانیۃ
فقرأ حتی اذا فرغ کبر فرکع ثم رفع رأسہ
فدعا ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں دیکھا
تکبیر کہتے جب (قرأت سے) فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ
کر رکوع کرتے پھر سر مبارک اٹھاتے سجدہ کرتے
پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے قرأت
کرتے یہاں تک کہ جب فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ
کر رکوع کرتے پھر سر اٹھاتے اور دعا مانگتے ۔

۱۳۶۶ - حدثنا محمد بن خزیمۃ
قال ثنا عبید اللہ بن رجاء قال انا ہمام عن
اسحٰق بن عبید اللہ بن ابی طلحۃ حدثنی انس
ابن مالک قال دعا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ثلثین صباحًا علی رعل وذکوان
وعصیۃ الذین عصوا اللہ ورسولہ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ رعل، ذکوان
اور عصیہ جنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی
نافرمانی کی، کے خلاف تیس دن صبح کی نماز میں بددعا
کی ۔

۱۳۶۷ - حدثنا فہد قال ثنا ابو نعیم
قال ثنا ہشام الدستوائی عن قتادۃ عن
انس قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم شہرًا بعد الرکوع یدعو علی
حی من احیاء العرب ثم ترکہ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی
عرب کے کچھ قبائل کے خلاف دعا مانگتے تھے پھر
اسے چھوڑ دیا

الکلام فی ذلک

قال ابو جعفر فذہب قوم الی اثبات
القنوت فی صلوۃ الفجر ثم افترقوا فرقتین

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے
نزدیک فجر کی نماز میں قنوت ثابت ہے پھر ان کے دو گروہ ہیں

marfat.com

فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِّنْهُمْ هُوَ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ كَمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ الَّذِي أَخَذْتُهٗ فِي خَاصَّةِ نَفْسِي الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ۔

ایک گروہ کہتا ہے کہ رکوع کے بعد ہے اور دوسرا گروہ رکوع سے پہلے کا قائل ہے۔ ابن ابی لیلیٰ اور حضرت امام مالک بن انس رحمہما اللہ ان قائلین میں سے ہیں۔ یونس کہتے ہیں مجھے ابن وہب نے بتایا کہ میں نے حضرت امام مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے خاص طور پر جس چیز کو اپنایا وہ فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا ہے۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ مِنْهُمْ إِلٰى أَنَّهٗ بَعْدَ الرُّكُوعِ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ۔

رکوع سے بعد کے قائلین کے دلیل وہی روایات ہیں جنھیں ہم نے حضرت ابوہریرہ، ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

وَكَانَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ لِلْفَرِيقِ الْآخَرِ مَا ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا وَإِنَّمَا الْقُنُوتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ۔

ان کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل حدیث سفیان ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی اور قنوت رکوع سے پہلے ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا نَرَى الْقُنُوتَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ أَصْلًا قَبْلَ الرُّكُوعِ وَلَا بَعْدَهٗ

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الْمَرْوِيَّةَ فِي الْقُنُوتِ قَدْ رُوِيَتْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَكَانَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُودٍ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَنَتَ ثَلٰثِينَ يَوْمًا فَكَانَ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ قُنُوتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلِمَهٗ۔

دوسرے حضرات نے ان (دونوں گروہوں) کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہمارے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت بالکل جائز نہیں نہ رکوع سے پہلے اور نہ بعد میں

اس سلسلے میں ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ قنوت کے سلسلے میں مروی یہ روایات جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ ایک راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں ہم نے ان سے روایت کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن قنوت پڑھی ہے پس ان کے نزدیک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت پڑھنا ثابت تھا اور آپ کو اس کا علم تھا۔

۱۳۶۸: **ثُمَّ** قَدْ وَجَدْنَا عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا فَهْدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ يَقْنُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِلَّا شَهْرًا لَمْ يَقْنُتْ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ۔

پھر ہم نے ان سے یہ روایت بھی پائی۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی اس سے پہلے یا بعد نہیں پڑھی۔

---

marfat.com

۱۳۶۹ - وحدثنا ابن ابی داود قال ثنا المقدمی قال ثنا ابو معشر قال ثنا ابو حمزة عن ابراهیم عن علقمة عن ابن مسعود قال قنت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم شهرا یدعو علی عصیة وذکوان فلما ظهر علیهم ترک القنوت وکان ابن مسعود لا یقنت فی صلوة الغداة۔

قال ابو جعفر فهذا ابن مسعود یخبر ان قنوت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الذی کان انما کان من اجل من کان یدعوا علیه وانه قد کان ترک ذلک فصار القنوت منسوخا فلم یکن هو من بعد رسول الله صلی الله صلی الله علیه وآله وسلم یقنت۔

وکان احد من روی ذلک ایضا عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عبد الله بن عمر ثم قد اخبرهم ان الله عزوجل حین انزل علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لیس لک من الامر شیء او یتوب علیهم او یعذبهم فانهم ظلمون فصار ذلک عند ابن عمر منسوخا ایضا فلم یکن هو یقنت بعد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم۔

۱۳۷۰ - وکان ینکر علی من کان یقنت کما حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنا شعبة قال ثنا قتادة عن ابی مجلز قال صلیت خلف ابن عمر الصبح فلم یقنت فقلت الکبر یمنعک فقال ما احفظه عن احد من اصحابی۔

۱۳۷۱ - وکما حدثنا ابو بکرة قال

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ عصیہ اور ذکوان قبیلوں کے خلاف بددعا کرتے تھے جب ان پر غلبہ پا لیا تو قنوت چھوڑ دی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو بتلاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت پڑھنا ان لوگوں کے خلاف بد دعا کرنے کے لیے تھا اور آپ نے اسے چھوڑ دیا تھا پس قنوت منسوخ ہو گئی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والے ایک راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں پھر انھوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "لیس لک من الامر شیء" الخ نازل فرما کر اسے منسوخ کر دیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک بھی یہ منسوخ ہو گئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ آپ قنوت پڑھنے والوں پر اعتراض کرتے تھے۔

حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی آپ نے قنوت نہ پڑھی میں نے پوچھا کہ آپ کو قنوت پڑھنے سے بڑھاپا مانع ہے۔ انھوں نے فرمایا مجھے کسی بھی صحابی سے یہ بات نہیں پہنچی۔

حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر

marfat.com

ثنا وهب ومؤمل قالا ثنا شعبة عن الحكم عن ابي الشعثاء قال سألت ابن عمر عن القنوت فقال ما شهدت وما رأيت هكذا في حديث وهب وفي حديث مؤمل ولا رأيت احدا يفعله.

١٣٧٢ - وكما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا زائدة عن الاشعث عن ابيه قال سئل ابن عمر عن القنوت فقال وما القنوت فقال اذا فرغ الامام عن القراءة في الركعة الاخرة قام يدعو قال ما رأيت احدا يفعله واني لاظنكم معاشر اهل العراق تفعلونه.

١٣٧٣ - وكما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا زائدة عن منصور عن منصور عن تميم بن سلمة قال سئل ابن عمر عن القنوت فذكر مثله الا انه قال ما رأيت وما علمت.

فوجه ما روي عن ابن عمر في هذا الباب انه رأى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا رفع رأسه من الركعة الآخرة قنت حتى انزل الله تعالى ليس لك من الامر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظلمون فترك لذلك القنوت الذي كان يقنته وسأله ابو مجلز فقال الكبر يمنعك من القنوت فقال ما احفظه من احد من اصحابي يعني من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الا انهم لم يفعلوه بعد ترك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اياه وسأله ابو الشعثاء عن القنوت وسأله

رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے کسی کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی سنا ہے۔

وہب کی روایت میں اسی طرح ہے اور مؤمل کی روایت میں ہے میں نے کسی کو اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت اشعث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا قنوت کیا ہے؟ انھوں نے کہا جب امام دوسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائے تو کھڑے ہو کر دعا مانگے۔ فرمایا میں نے کسی کو اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا، اے اہل عراق تم ایسا کرتے ہو۔

حضرت تمیم بن سلمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا پھر انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا مگر انھوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور نہ مجھے معلوم ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا بیان یہ ہے کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ دوسری رکعت (کے رکوع) سے سر اٹھاتے تو قنوت پڑھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "لیس لك من الامر" الخ نازل فرمائی تو آپ نے یہ قنوت پڑھنا چھوڑ دیا۔ ابو مجلز نے ان سے پوچھا کیا آپ کو بڑھاپا قنوت سے مانع ہے؟ فرمایا (نہیں بلکہ) مجھے اپنے کسی ساتھی یعنی کسی صحابی رسول علیہا السلام سے یاد نہیں کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترک کرنے کے بعد اس پر عمل کیا ہو۔ ان سے ابو الشعثاء نے قنوت کے بارے میں پوچھا اور خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان (ابو الشعثاء) سے پوچھا کہ قنوت کیا ہے تو انھوں نے بتایا کہ جب امام صبح کی نماز میں دوسری رکعت کی قراءت سے فارغ ہو جائے تو دعا مانگے

ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ الْقُنُوْتِ مَا هُوَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَامَ يَدْعُو فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَفْعَلُهُ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ إِلَّا لِأَنَّ مَا كَانَ هُوَ عَلِمَهُ مِنْ قُنُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ الدُّعَاءُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَأَمَّا قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَلَمْ يَرَهُ مِنْهُ وَلَا مِنْ غَيْرِهٖ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِهٖ۔

آپ نے فرمایا میں نے کسی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قنوت کے بارے میں جو معلوم تھا وہ رکوع کے بعد دعا تھی لیکن رکوع سے پہلے انہوں نے نہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اور نہ ہی کسی اور سے اسی بنا پر انہوں نے انکار فرمایا۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا عَنْهُ نَسْخُ قُنُوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَنَفْيُ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَصْلًا وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ وَلَا خُلَفَاءُهُ مِنْ بَعْدِهٖ۔

پس جو کچھ ہم نے ان سے روایت کیا ہے اس سے رکوع کے بعد قنوت کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا اور رکوع سے پہلے قنوت کی انہوں نے خود نفی فرمادی اور بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء راشدین ایسا نہیں کرتے تھے۔

وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ الْقُنُوْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَأَخْبَرَ فِي حَدِيْثِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْهُ بِأَنَّ مَا كَانَ يَقْنُتُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دُعَاءٌ عَلٰى مَا كَانَ يَدْعُو عَلَيْهِ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَسَخَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ الْآيَةَ فَفِي ذٰلِكَ أَيْضًا وُجُوْبُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ فِي الْفَجْرِ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے بارے میں ایک راوی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ہیں انہوں نے اپنی اس حدیث میں جسے ہم نے ان سے روایت کیا بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قنوت بعض لوگوں کے بارے میں بد دعا ہوتی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "لیس لك من الامر الخ" کے ذریعے اسے منسوخ فرمادیا۔ اس حدیث سے بھی فجر کی نماز میں قنوت چھوڑنے کا وجوب ثابت ہوا۔

وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَيْضًا خُفَافُ بْنُ إِيْمَاءٍ فَذَكَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَمَنْ ذُكِرَ مَعَهُمْ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے ایک راوی حضرت خفاف بن ایماء ہیں انہوں نے روایت کیا کہ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلہ اسلم کو سلامت رکھے، قبیلہ غفار کو بخش دے، قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی یا اللہ! بنو لحیان اور ان کے ساتھ جن کا ذکر کیا گیا سب پر لعنت بھیج۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ لَعْنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ

اس حدیث کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثَيِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَقَدْ أَخْبَرَاهُمَا فِي حَدِيثَيْهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَرَكَ ذٰلِكَ حِينَ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ الَّتِي ذَكَرْنَا۔

لوگوں پر لعنت بھیجی۔ حضرت ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر (رضی اللہ عنہم) نے اپنی روایتوں میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا تھا۔

فَفِي حَدِيثَيْهِمَا النَّسْخُ كَمَا فِي حَدِيثِ خِفَافِ ابْنِ إِيمَاءٍ فَهُمَا أَوْلٰى وَإِنْ حَدِيثُ ابْنِ إِيمَاءٍ وَفِي ذٰلِكَ وُجُوبُ تَرْكِ الْقُنُوتِ أَيْضًا۔

پس حضرت خفاف بن ایماء کی روایت کی طرح ان دونوں کی روایتوں میں بھی نسخ کا ذکر ہے، لہٰذا یہ روایت، خفاف بن ایماء کی روایت سے اولیٰ ہے اگرچہ ان کی روایت سے بھی وجوب ترک ثابت ہوتا ہے۔

وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ ذٰلِكَ أَيْضًا الْبَرَاءُ فَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ وَلَمْ يُخْبِرْ بِقُنُوتِهٖ ذٰلِكَ مَا هُوَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ الَّذِي رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَنْ رَوٰى ذٰلِكَ مَعَهُمَا ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ أَيْضًا وَقَدْ قُرِنَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ فَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيهِمَا۔

ایک راوی حضرت براء رضی اللہ عنہ ہیں ان سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب (کی نماز) میں قنوت پڑھتے تھے لیکن انھوں نے قنوت کی کیفیت بیان نہیں کی ممکن ہے یہ وہی قنوت ہو جو حضرت ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اور ان کے ساتھ دیگر راویوں سے مروی ہے پھر یہ اس آیت کے ساتھ منسوخ ہو گئی انھوں نے اس حدیث میں مغرب اور فجر کو ملایا اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں میں قنوت پڑھتے تھے۔

فَفِي إِجْمَاعِ مُخَالِفِنَا لَنَا عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ يَفْعَلُهٗ فِي الْمَغْرِبِ مَنْسُوخٌ لَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَهٗ أَنْ يَفْعَلَهٗ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ يَفْعَلُهٗ فِي الْفَجْرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ۔

چونکہ مغرب کی نماز میں قنوت کے منسوخ ہونے اور اب کسی کے لیے جائز نہ ہونے پر مخالفین ہمارے ساتھ متفق ہیں لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ فجر کی نماز میں جو قنوت پڑھتے تھے وہ بھی منسوخ ہو چکی ہے۔

وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَيْضًا الْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَرَوٰى عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَهٗ فَأَثْبَتَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْقُنُوتَ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَأَنَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی ایک راوی ہیں جن سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ عمرو بن عبید، حسن سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے حتیٰ کہ وہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) آپ سے جدا ہوئے انھوں نے اس حدیث میں فجر کی نماز میں قنوت کا پڑھنا اور اس کا منسوخ ہونا ثابت کیا۔

marfat.com

ذٰلِكَ لَمْ يُنْسَخْ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ وُجُوْهٍ خِلَافُ ذٰلِكَ فَرَوٰى اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ اَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ فَقَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا۔

وَرَوٰى اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ۔

وَرَوٰى قَتَادَةُ عَنْهُ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ۔

وَرَوٰى عَنْهُ حُمَيْدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَنَتَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

فَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ قَدْ اَخْبَرُوْا عَنْهُ خِلَافَ مَا رَوٰى عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ۔

وَقَدْ رَوٰى عَاصِمٌ عَنْهُ اِنْكَارَ الْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ اَصْلًا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ فَعَلَ ذٰلِكَ شَهْرًا وَلٰكِنَّ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

فَضَادَّ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا رَوٰى عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَّخَالَفَهٗ فَلَمْ يَجُزْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْتَجَّ فِيْ حَدِيْثِ اَنَسٍ بِاَحَدِ الْوَجْهَيْنِ مِمَّا رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ مِمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَلٰكِنَّ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ اَخَذَهٗ عَمَّنْ بَعْدَهٗ اَوْ رَاْيًا رَاٰهُ فَقَدْ رَاٰى غَيْرُهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِكَ فَلَا يَكُوْنُ قَوْلُهٗ اَوْلٰى مِمَّنْ خَالَفَهٗ اِلَّا بِحُجَّةٍ تُبَيِّنُ لَنَا۔

متعدد طرق کے ساتھ ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے

حضرت ایوب محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں قنوت پڑھی ہے انہوں نے فرمایا ہاں' پوچھا گیا رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا رکوع سے کچھ بعد۔

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ ان (حضرت انس) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن صبح کی نماز میں قبیلہ رعل اور ذکوان کے لیے بد دعا فرمائی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے اس طرح روایت کیا ہے۔ حمید نے ان سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن قنوت پڑھی۔

ان تمام حضرات نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس بات کے خلاف روایت کیا ہے۔ جو حضرت عمرو نے بواسطہ حسن ان سے روایت کیا حضرت عاصم نے ان سے رکوع کے بعد قنوت کا بالکل انکار نقل کیا ہے اور یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ ایسا کیا اور وہ بھی رکوع سے پہلے، یہ بھی حضرت عمرو بن عبید کی روایت کے خلاف اور اس سے متضاد ہے۔

پس حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کسی طریقے سے بھی استدلال کرنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں، کیونکہ مخالف حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی روایت سے استدلال کر سکتا ہے۔

اور آپ کا یہ قول کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے انہوں نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کی ممکن ہے انہوں نے بعد والوں سے حاصل کی ہو یا ان کی اپنی رائے ہو جبکہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے اس کے خلاف ہے۔ پس ان کے مخالفین کے قول سے ان کا قول اس وقت تک اولیٰ نہیں ہو سکتا جب تک اس کی کوئی دلیل ظاہر نہ ہو۔

marfat.com

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَى أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيلَ لَهُ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَقَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابوجعفر رازی نے حضرت ربیع بن انس سے روایت کیا فرماتے ہیں، ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ سے کہا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے حتیٰ کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ الْقُنُوتُ الَّذِي رَوَاهُ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ ضَادَّهُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ الْقُنُوتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ الَّذِي ذَكَرَهُ أَنَسٌ فِي حَدِيثِ عَاصِمٍ فَلَمْ يَثْبُتْ لَنَا عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ شَيْءٌ وَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ النَّسْخُ لِلْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ممکن ہے یہ وہی قنوت ہو جسے حضرت عمرو نے بواسطہ حسن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اگر ایسا ہی ہے تو یہ اس کے خلاف ہے جو ہم نے ذکر کیا اور ہو سکتا ہے یہ رکوع سے پہلے والی قنوت ہو جس کا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عاصم کی روایت میں ذکر فرمایا پس بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رکوع سے پہلے قنوت ثابت نہیں ہوتی اور رکوع سے بعد والی قنوت کا ان سے نسخ ثابت ہے۔

وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَحَدَ مَنْ رَوَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا الْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ فَذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ دُعَاءٌ لِقَوْمٍ وَدُعَاءٌ عَلَى الْآخَرِينَ وَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ ذٰلِكَ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر میں قنوت کے ایک راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ قنوت ایک قوم کے لیے دعا اور دوسروں کے لیے بددعا تھی۔ ان کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ لیس لک من الامر شیء نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا تھا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا هٰكَذَا وَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

١٣٤٤- **فَذَكَرَ** مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا

حضرت اعرج فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة عن الأعرج قال كان أبو هريرة يقنت في صلوة الصبح۔

قال أبو جعفر فدل ذلك على أن المنسوخ عند أبي هريرة إنما كان هو الدعاء على من دعا عليه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فأما القنوت الذي معه ذلك فلا۔

۱۳۷۵- **قيل** له إن يونس بن يزيد قد روى عن الزهري في حديث القنوت الذي رويناه في أول هذا الباب ما قد حدثنا يونس بن عبد الأعلى قال أنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب فذكر الحديث بطوله ثم قال فيه ثم قد بلغنا أنه ترك ذلك حين أنزل عليه ليس لك من الأمر شيء الآية فصار ذكر نزول هذه الآية التي كان به النسخ من كلام الزهري لا مما رواه عن سعيد أبي سلمة عن أبي هريرة۔

فقد يحتمل أن يكون نزول هذه الآية لم يكن أبو هريرة علمه فكان يعمل على ما علمه من فعل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقنوته إلى أن مات لأن الحجة لم تثبت عنده بخلاف ذلك وعلم عبد الله ابن عمر وعبد الرحمن بن أبي بكر أن نزول هذه الآية كان نسخا لما كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يفعله فانتهيا إلى ذلك وتركا به المنسوخ المتقدم۔

وحجة أخرى في حديث ابن أيماء أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال حين رفع رأسه من الركعة غفار غفر الله لها حتى ذكر ما ذكر في حديثه

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک وہ دعا منسوخ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان (کفار) کے خلاف مانگتے تھے اس کے ساتھ جو قنوت تھی وہ منسوخ نہیں ہوئی۔

اس سے کہا جائے گا کہ یونس بن یزید نے حدیث قنوت کے سلسلے میں امام زہری سے جو کچھ روایت کیا اور اسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے یہ وہی بات جو ہم سے یونس بن عبد الاعلیٰ نے بیان کی وہ فرماتے ہیں ابن وہب نے ہمیں بتایا کہ یونس نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے مجھے خبر دی پھر انہوں نے یہ طویل حدیث ذکر کی۔ اس کے بعد فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے آیت کریمہ لیس لک من الامر شیء الخ کے نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا پس اس آیت کا ذکر جس کے ساتھ قنوت منسوخ ہوئی امام زہری کا کلام ہے اس کا تعلق حضرت ابو سعید اور سلمہ کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کے ساتھ نہیں ہے۔

ممکن ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس آیت کے نزول کا علم نہ ہوا ہو اور وہ وصال تک حضور علیہ السلام کے اس فعل اور قنوت پر عمل کرتے رہے ہوں جس کا انہیں علم تھا کیونکہ ان کے نزدیک اس کے خلاف دلیل ثابت نہیں ہوئی جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم کو یہ معلوم تھا کہ یہ آیت، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے لیے ناسخ ہے پس وہ اس پر کاربند رہے اور اس کے ساتھ منسوخ ہونے والے پہلے عمل کو چھوڑ دیا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ابن ایماء کی حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ غفار قبیلہ کی مغفرت فرمائے آخر حدیث تک پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ ریز ہو گئے اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے نزول

marfat.com

ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَخَرَّ سَاجِدًا اَفَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ يَقُوْلُهُ هُوَ مَا تَرَكَ بِنُزُوْلِ تِلْكَ الْاٰيَةِ وَمَا كَانَ يَدْعُوْ بِهٖ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ دُعَائِهٖ لِلْاُسَارٰى الَّذِيْنَ كَانُوْا بِمَكَّةَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ عِنْدَ مَا قَدِمُوْا۔

آیت کے بعد ان کلمات کو نہیں چھوڑا بلکہ مکہ مکرمہ میں قیدیوں کے لیے دعا مانگتے رہے پھر ان کے آنے پر ترک کر دیا۔

وَقَدْ رَوٰى اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيْضًا فِىْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ الَّذِىْ قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنَّا فِىْ هٰذَا الْبَابِ عَنْهُ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْقُنُوْتَ وَفِيْهِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَوَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا عَلَىَّ۔

اس سے پہلے جو ہم نے یحییٰ بن کثیر کی روایت نقل کی ہے کہ ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس میں بھی قنوت کا ذکر ہے اس میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صبح حضور علیہ السلام نے ان (قیدیوں) کے لیے دعا نہ مانگی، میں نے عرض کیا تو فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے وہ میرے پاس آچکے ہیں۔

فَفِىْ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ الْقُنُوْتَ فِى الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ كَمَا كَانَ يَقُوْلُهُ فِى الصُّبْحِ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِكَمَالِهٖ لَا اِلٰى قُنُوْتٍ غَيْرِهٖ فَالْفَجْرُ اَيْضًا فِى النَّسْخِ كَذٰلِكَ۔

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ جس طرح صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے، عشاء کی نماز میں بھی پڑھتے تھے، اور اس بات پر اجماع ہے کہ عشاء کی نماز سے یہ مکمل طور پر منسوخ ہے کسی دوسرے قنوت سے نہیں بدلا، لہٰذا نسخ کے سلسلے میں فجر کا یہی حکم ہے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا وُجُوْهَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِى الْقُنُوْتِ فَلَمْ نَجِدْهَا تَدُلُّ عَلٰى وُجُوْبِهٖ لِاَنَّ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ نُؤْمَرْ بِهٖ فِيْهَا وَاُمِرْنَا بِتَرْكِهٖ۔

جب ہم نے قنوت کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات کا بیان واضح کیا تو اب نماز فجر میں اس کے وجوب پر ہمیں کوئی دلیل نہ ملی لہٰذا ہم اس نماز میں اس (کے پڑھنے) کا حکم نہیں دیتے بلکہ چھوڑنے کو کہتے ہیں۔

۱۳۷۶۔ مَعَ اَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْكَرَهُ اَصْلًا كَمَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِىُّ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ وَخَلْفَ

علاوہ ازیں بعض صحابہ کرام نے تو اس کا بالکل ہی انکار کیا ہے۔ ابومالک اشجعی سعد بن طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے عرض کیا اباجان! آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے اور یہاں کوفہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے پانچ سال نماز پڑھی ہے کیا وہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا بیٹے! یہ بدعت ہے۔

marfat.com

عُمَرَ وَخَلَفَ عُثْمَانَ وَخَلَفَ عَلِيٍّ هٰهُنَا بِالْكُوفَةِ قَرِيْبًا مِنْ خَمْسِ سِنِيْنَ أَفَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ فِي الْفَجْرِ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَسْنَا نَقُوْلُ إِنَّهُ مُحْدَثٌ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَدْ كَانَ وَلٰكِنَّهُ قَدْ كَانَ بَعْدَهُ مَا رُوِّيْنَاهُ فِيْمَا قَدْ رُوِّيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَبْلَهُ فَلَمَّا لَمْ يَثْبُتْ لَنَا الْقُنُوْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجَعْنَا إِلٰى مَا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ فِيْ ذٰلِكَ.

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ہم اسے اس معنیٰ میں بدعت نہیں کہتے کہ یہ بالکل نہیں تھی بلکہ یہ تھی جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس باب میں بیان کیا پس جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت ثابت نہ ہوئی تو ہم نے اس سلسلے میں صحابہ کرام سے مروی روایات کی طرف رجوع کیا۔

۱۳۷۷ - **فَإِذَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَقَنَتَ فِيْهَا بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ فِيْ قُنُوْتِهِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

حضرت عبید اللہ بن عمیر فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو آپ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی اور قنوت میں یہ الفاظ کہے اللّٰھم انا نستعینک (آخر تک) اے اللہ ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، تجھ ہی سے مغفرت کا سوال کرتے ہیں، تمام بہترین تعریفیں تیرے لیے بیان کرتے ہیں تیرا شکر ادا کرتے ہیں تیری ناشکری نہیں کرتے تیرے نافرمان بندوں سے قطع تعلق کرتے اور انھیں چھوڑ دیتے ہیں اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں تیری طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

۱۳۷۸ - **وَإِذَا** صَالِحٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ عُمَرَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ.

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ خزاعی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے ایسا ہی کیا۔ البتہ انھوں نے پڑھا ونثنی علیک (آخر تک)

(ترجمہ گذر چکا ہے)

۱۳۷۹ - **وَإِذَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدَةَ ابْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز سے پہلے دو سورتوں کے ساتھ قنوت پڑھی۔

marfat.com

أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ قَنَتَ فِي صَلوٰةِ الْغَدَاةِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ بِالسُّوْرَتَيْنِ۔

١٣٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلوٰةِ الصُّبْحِ بِسُوْرَتَيْنِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَاللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز میں دو سورتوں کے بعد یوں قنوت پڑھتے "اللهم انا نستعينك واللهم اياك نعبد" اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور یا اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

١٣٨١ - حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْدَاوُدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلوٰةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِالْأَحْزَابِ فَسَمِعْتُ قُنُوْتَهُ وَأَنَا فِيْ آخِرِ الصُّفُوْفِ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی آپ نے سورہ احزاب پڑھی پھر میں نے آپ کی قنوت سنی جبکہ میں آخری صف میں تھا۔

١٣٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ كِلَاهُمَا عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ صَلوٰةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فجر کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی جب آپ دوسری رکعت کی قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی اس کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔

١٣٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، حضرت مخارق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ذَكَرَ لَهُ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ فِي الْقُنُوْتِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ قَنَتَ مَعَ أَبِيْهِ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ۔

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے ان سے قنوت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا اور فرمایا کہ انھوں نے اپنے والد کے ساتھ قنوت پڑھی لیکن وہ اسے بھول گئے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ مَا ذَكَرْنَا وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے

marfat.com

۱۳۸۵- فحدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن منصور عن ابراهيم عن الاسود ان عمر كان لا يقنت في صلوة الصبح.

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت میں نہیں پڑھتے تھے۔

۱۳۸۶- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا زائدة عن منصور عن ابراهيم عن الاسود وعمرو ابن ميمون قال صلينا خلف عمر الفجر فلم يقنت.

حضرت اسود اور عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما (دونوں) فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۸۷- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عبد الحميد بن صالح قال ثنا ابو شهاب عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة والاسود ومسروق انهم قالوا كنا نصلي خلف عمر الفجر فلم يقنت.

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ، اسود اور مسروق رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ان سب نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۸۸- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عبد الحميد بن صالح قال ثنا ابو شهاب باسناده هذا انهم قالوا كنا نصلي خلف عمر نحفظ ركوعه وسجوده ولا نحفظ قيامه ساعة يقنتون القنوت.

عبدالحمید بن صالح کہتے ہیں ابوشہاب نے اپنی اسی سند (پہلی حدیث کی سند) کے ساتھ ہم سے بیان کیا کہ انھوں (حضرت علقمہ، اسود اور مسروق رضی اللہ عنہم) نے فرمایا ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ہمیں آپ کا رکوع اور سجدہ یاد ہے لیکن آپ کا کچھ دیر کھڑا ہونا یاد نہیں جس میں قنوت پڑھتے۔

۱۳۸۹- حدثنا فهد قال ثنا علي بن معبد قال ثنا جرير عن منصور عن ابراهيم عن الاسود وعمرو بن ميمون قالا صلينا خلف عمر فلم يقنت في الفجر.

حضرت اسود اور عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی انھوں نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۹۰- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن منصور قال سمعت ابراهيم يحدث عن عمرو بن ميمون نحوه.

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے سنا وہ حضرت عمرو بن میمون سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قال ابو جعفر فهذا خلاف ما روي عنه في الآثار الاول فاحتمل ان يكون

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ان روایات کے خلاف ہیں جو ان (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے پہلی روایات

قَدْ كَانَ فَعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَمْرَيْنِ فِيْ وَقْتٍ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ

میں مروی ہے پس ممکن ہے آپ نے دونوں کام کسی وقت کیے ہوں۔ اس سلسلے میں ہم نے دیکھا:

۱۳۹۱ - **فَاِذَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ رُبَمَا قَنَتَ عُمَرُ فَاَخْبَرَنَا زَيْدٌ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّهُ كَانَ رُبَمَا قَنَتَ وَرُبَمَا لَمْ يَقْنُتْ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَعْنَى الَّذِيْ لَهُ كَانَ يَقْنُتُ مَا هُوَ۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کبھی قنوت پڑھتے تھے۔

پس زید نے اس بات کی خبر دی جو ہم نے بیان کیا کہ آپ کبھی قنوت پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے۔ لہٰذا ہم نے دیکھا کہ آپ کس وجہ سے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۹۲ - **فَاِذَا** ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ اَبِيْ شِهَابٍ الْحَنَّاطِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ عُمَرُ اِذَا حَارَبَ قَنَتَ وَاِذَا لَمْ يُحَارِبْ لَمْ يَقْنُتْ۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لڑائی کے موقع پر قنوت پڑھتے اور جب لڑائی نہ ہوتی تو نہ پڑھتے۔

فَاَخْبَرَ الْاَسْوَدُ بِالْمَعْنَى الَّذِيْ لَهُ كَانَ يَقْنُتُ عُمَرُ اِنَّهُ كَانَ اِذَا حَارَبَ يَدْعُوْ عَلٰى اَعْدَائِهِمْ وَيَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ وَيَسْتَنْصِرُهُ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ لَمَّا قُتِلَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فَمَا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى اَحَدٍ بَعْدُ۔

تو حضرت اسود نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قنوت پڑھنے کا سبب بتایا کہ حالت جنگ میں آپ اپنے دشمنوں کے خلاف دعا مانگتے ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کے شہید ہونے پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "لیس لک من الامر شیئ الخ"، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے بددعا نہیں فرمائی۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَمَنْ وَافَقَهُمَا تَنْسَخُ الدُّعَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى اَحَدٍ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ عُمَرَ بِنَاسِخَةٍ مَا كَانَ قَبْلَ الْقِتَالِ وَاِنَّمَا نُسِخَتْ عِنْدَهُ الدُّعَاءُ فِيْ حَالِ عَدَمِ

پس حضرت عبدالرحمن، عبداللہ بن عمر اور ان کے موافق حضرات کے نزدیک اس آیت نے نماز میں کسی کے لیے بددعا کو منسوخ کر دیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ آیت لڑائی کے آغاز سے پہلے مانگی جانے والی دعا کے لیے ناسخ نہیں ہے۔ غیر حالت جنگ کی دعا منسوخ ہوگئی۔ مگر

marfat.com

الْقِتَالِ اَلَا اِنَّهُ قَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ بُطْلَانُ قَوْلِ مَنْ يَرَى الدَّوَامَ عَلَى الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

(کم از کم) اس سے ان لوگوں کے قول کا باطل ہونا ثابت ہوگیا جو فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اس باب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا بیان یہی ہے۔

۱۳۹۳- وَاَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

اس ضمن میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے حضرت ابو عبدالرحمٰن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۹۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ وَاَبُوْ مُوْسٰى يَقْنُتَانِ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَنَتَ بِنَا عَلِيٌّ وَاَبُوْ مُوْسٰى۔

حضرت شعبہ اور سفیان ابو حصین سے وہ عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور حضرت شعبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت علی اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما نے ہمارے ساتھ قنوت پڑھی۔

۱۳۹۵- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ الصُّبْحَ فَقَنَتَ۔

حضرت ابن معقل فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو انھوں نے قنوت پڑھی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ عَلِيٌّ كَانَ يَرَى الْقُنُوْتَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِيْ سَائِرِ الدَّهْرِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتٍ خَاصٍّ لِلْمَعْنَى الَّذِيْ كَانَ فَعَلَهُ عُمَرُ مِنْ اَجْلِهِ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ممکن ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہر دور میں نماز فجر میں قنوت پڑھنا جائز سمجھتے ہوں۔ اور ہو سکتا ہے آپ نے ایک خاص وقت میں ایسا کیا ہو اور اس کی وجہ وہی ہو جس کی بنیاد پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے

۱۳۹۶- فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ

چنانچہ ہم نے اس میں غور و فکر کیا تو دیکھا؛ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود

marfat.com

قال ثنا ابو الاحوص عن مغيرة عن ابراهيم قال كان عبد الله لا يقنت في الفجر واول من قنت فيها علي وكانوا يرون انه انما فعل ذلك لانه كان محاربا۔

١٣٩٧ - **حدثنا** فهد قال ثنا مخرز ابن هشام قال ثنا جرير عن مغيرة عن ابراهيم قال انما كان علي رضي الله عنه يقنت فيها هٰهنا لانه كان محاربا فكان يدعو على اعدائه في القنوت في الفجر والمغرب۔

فثبت بما ذكرنا ان مذهب علي في القنوت هو مذهب عمر الذي وصفنا ولم يكن علي يقصد بذلك الى الفجر خاصة لانه قد كان يفعل ذلك في المغرب فيما ذكر ابراهيم۔

١٣٩٨ - **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد عن شعبة قال اخبرني حصين بن عبد الرحمن قال سمعت عبد الرحمن بن معقل يقول صليت خلف علي المغرب فقنت ودعا۔

فكل قد اجمع ان المغرب لا يقنت فيها اذا لم يكن حرب وان عليا انما كان قنت فيها من اجل الحرب فقنوته في الفجر ايضا عندنا كذلك۔

١٣٩٩ - **واما** ابن عباس فروي عنه في ذلك ما قد حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة بن عقبة قال ثنا سفيان عن عوف عن ابي رجاء عن ابن عباس قال صليت معه الفجر فقنت قبل الركعة۔

١٤٠٠ - **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو

رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے سب سے پہلے اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قنوت پڑھی۔ صحابہ کرام کا خیال تھا کہ آپ نے یہ کام اس لیے کیا کہ آپ جنگ لڑ رہے تھے۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اس (نماز) میں اس لیے قنوت پڑھتے تھے کہ آپ حالت جنگ میں تھے تو آپ فجر اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت میں دشمنوں کے خلاف دعا کرتے تھے۔

مذکورہ روایت سے ثابت ہوا کہ قنوت کے سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مذہب وہی تھا جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا تھا جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ صرف فجر کی نماز میں اس کا قصد نہیں کرتے تھے بلکہ حضرت ابراہیم کی روایت کے مطابق آپ مغرب کی نماز میں بھی ایسا کرتے تھے۔

حضرت عبد الرحمن بن معقل فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیچھے مغرب کی نماز ادا کی تو آپ نے قنوت پڑھ کر دعا مانگی۔

تمام حضرات کا اس بات پر اجماع ہے کہ حالت جنگ کے بغیر مغرب کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کی وجہ سے اس میں قنوت پڑھی لہٰذا آپ کا نماز فجر میں قنوت پڑھنا بھی اسی وجہ سے تھا۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ حضرت ابو رجاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فجر کی نماز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ادا کی۔ آپ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔

ابو عاصم کہتے ہیں ہم سے حضرت عوف نے بیان

marfat.com

عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَقَالَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا یہ درمیانی نماز ہے۔

فَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا فِيْ أَمْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا جَازَ فِيْ أَمْرِ عَلِيٍّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلے میں بھی وہی بات جائز ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے معاملے میں جائز ہے۔

فَنَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافٌ لِهٰذَا

ہم نے غور کیا کہ آیا ان سے اس کے خلاف بھی کچھ مروی ہے۔ —— (تو دیکھا) ——

۱۴۰۱ - فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ وَاقِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَكَانَا لَا يَقْنُتَانِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز ادا کی وہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا مُجَاهِدٌ أَوْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

حضرت مجاہد یا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۰۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَارِثِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ دَارِهِ الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَلَا بَعْدَهُ۔

حضرت عمران بن حارث اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ..... کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر میں ان کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو انھوں نے رکوع سے پہلے اور بعد میں قنوت نہیں پڑھی۔

۱۴۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْحَارِثِ السُّلَمِيُّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ۔

حضرت حصین بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں حضرت عمران بن حارث سلمی نے بتایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی۔ انھوں نے قنوت نہیں پڑھی۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ الَّذِيْ يَرْوِيْ عَنْهُ الْقُنُوْتَ هُوَ أَبُوْ رَجَاءٍ وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ وَهُوَ بِالْبَصْرَةِ وَالِيًا عَلَيْهَا لِعَلِيٍّ وَكَانَ أَحَدُ مَنْ يَرْوِيْ عَنْهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَإِنَّمَا كَانَتْ صَلٰوتُهُ مَعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ فَكَانَ مَذْهَبُهُ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَذْهَبَ عُمَرَ وَعَلِيٍّ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قنوت کے راوی ابو رجاء ہیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے بصرہ کے حاکم تھے اور ان سے اس کے خلاف روایت کرنے والوں میں سے ایک حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ اس کے بعد بھی مکہ مکرمہ میں ان کے ساتھ

marfat.com

فَكَانَ ذٰلِكَ الَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُمُ الْقُنُوْتَ فِي الْفَجْرِ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِلْعَارِضِ الَّذِي ذَكَرْنَا فَقَنَتُوْا فِيْهَا وَفِي غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ وَتَرَكُوْا ذٰلِكَ فِي حَالِ عَدَمِ ذٰلِكَ الْعَارِضِ۔

وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ آخَرِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْقُنُوْتِ فِي سَائِرِ الدَّهْرِ۔

١٤٠٥- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

١٤٠٦- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَقْنُتُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا الْوِتْرَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔

١٤٠٧- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

١٤٠٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِإِسْنَادِهٖ۔

١٤٠٩- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ لَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ بِالشَّامِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْقُنُوْتِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ۔

١٤١٠- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ

نماز پڑھتے رہے لہٰذا اس سلسلے میں ان کا مذہب بھی وہی ہے جو حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا مذہب ہے۔

پس جن حضرات سے ہم نے فجر کی نماز میں قنوت کا پڑھنا روایت کیا تو یہ اس پیش آنے والے معاملے (جنگ) کی وجہ سے ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے پس انھوں نے اس نماز میں اور دوسری نمازوں میں بھی قنوت پڑھی ہے اور جب یہ معاملہ پیش نہ ہوتا تو وہ نہ پڑھتے۔ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہم نے ہمیشہ کے لیے

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وتروں کے علاوہ کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن رجاء فرماتے ہیں حضرت مسعودی نے خبر دی، پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کی مثل ذکر کیا جو ابو بکرہ نے ابو داؤد سے انھوں نے مسعودی سے روایت کی ہے۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے شام میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ان سے قنوت کے بارے میں پوچھا انھوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

marfat.com

وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ
قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ۔

۱۴۱۱۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ
اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ
حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْ بِنَا الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَلَا يَقْنُتُ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ
لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ فِيْ دَهْرِهٖ كُلِّهٖ وَقَدْ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ
فِيْ قِتَالِ عَدُوِّهِمْ فِيْ كُلِّ وِلَايَةِ عُمَرَ اَوْ فِيْ اَكْثَرِهَا
فَلَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ لِذٰلِكَ وَهٰذَا اَبُو الدَّرْدَآءِ
يُنْكِرُ الْقُنُوْتَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ لَا يَفْعَلُهٗ وَقَدْ
كَانَ مُحَارِبًا حِيْنَئِذٍ لِاَنَّهٗ لَمْ نَعْلَمْهُ اَمَّ النَّاسَ
اِلَّا فِيْ وَقْتِ مَا كَانَ الْاَمْرُ صَارَ اِلَيْهِ۔

فَقَدْ خَالَفَ هٰؤُلَآءِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ فِيْمَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ مِنَ
الْقُنُوْتِ فِيْ حَالِ الْمُحَارَبَةِ بَعْدَ ثُبُوْتِ زَوَالِ
الْقُنُوْتِ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْمُحَارَبَةِ۔

فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ وَجَبَ كَشْفُ
ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْمَعْنَيَيْنِ
مَعْنًى صَحِيْحًا فَكَانَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ
قَنَتُوْا فِيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ لِذٰلِكَ الصُّبْحَ وَ
الْمَغْرِبَ خِلَافَ مَا رَوَيْنَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ فَاِنَّ ذٰلِكَ
مُحْتَمِلٌ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ هِيَ الْعِشَآءُ الْاٰخِرَةُ
وَلَمْ نَعْلَمْ عَنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَنَّهٗ قَنَتَ فِيْ ظُهْرٍ
وَلَا عَصْرٍ فِيْ حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهٖ۔

کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت
عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ میں ہمیں صبح کی نماز
پڑھاتے تھے تو آپ قنوت نہ پڑھتے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت
عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو کبھی بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پورے دور خلافت یا اکثر مدت
میں دشمنوں سے لڑائی رہتی تھی لیکن آپ نے اس مقصد کے لیے
قنوت نہیں پڑھی، اور یہ ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ
جو قنوت کا انکار کرتے ہیں اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما بھی نہیں پڑھتے
تھے حالانکہ وہ اس وقت حالت جنگ میں تھے، کیونکہ ہمارے
علم کے مطابق انھوں نے اسی وقت لوگوں کی امامت کرائی جب وہ
برسر اقتدار تھے۔ پس ان لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب علی ابن
ابیطالب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سب کی اس بات میں
مخالفت کی کہ وہ حالت جنگ میں اس وقت بھی قنوت پڑھتے تھے۔
جب غیر حالت جنگ میں اس کا پڑھنا منسوخ ہو گیا۔
جب اس سلسلے میں اختلاف ثابت ہوا تو اس مسئلے کو قیاس
کے طریقے پر واضح کرنا ضروری ہو گیا تاکہ ہم صحیح مطلب ظاہر کر
سکیں۔ پس جو کچھ ہم نے ان سے قنوت کے بارے میں روایت
کیا ہے کہ وہ فجر اور مغرب کی نمازوں میں پڑھتے تھے وہ رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے خلاف
ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے کیونکہ اس میں مغرب
کا بھی احتمال ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ عشاء کی نماز ہو اور ہمیں
کسی صحابی کے بارے میں معلوم نہیں کہ انھوں نے حالت جنگ میں
یا اس کے علاوہ ظہر اور عصر میں قنوت پڑھی ہو۔

فلما كانت هاتان الصلاتان لا قنوت فيهما في حال الحرب وفي حال عدم الحرب وكانت الفجر والمغرب والعشاء لا قنوت فيهن في حال عدم الحرب ثبت أن لا قنوت فيهن في حال الحرب أيضا وقد رأينا الوتر فيها القنوت عند أكثر الفقهاء في سائر الدهر وعند خاص منهم في ليلة النصف من شهر رمضان خاصة فكانوا إنما يقنتون لتلك الصلاة خاصة لا لحرب ولا لغيره فلما انتفى أن يكون القنوت فيما سواها يجب لعلة الصلاة خاصة لا لعلة غيرها انتفى أن يكون يجب لمعنى سوى ذلك.

پس جب ان دو نمازوں میں حالت جنگ اور غیر حالت جنگ دونوں صورتوں میں قنوت نہیں اور فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں حالت جنگ کے علاوہ قنوت نہیں تو ثابت ہوا کہ ان میں جنگ کی حالت میں بھی قنوت نہیں۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر فقہاء کے نزدیک وتروں میں ہمیشہ قنوت پڑھی جاتی ہے اور بعض کے نزدیک خاص نصف رمضان میں ہے گویا تمام فقہاء خاص اس نماز کے حوالے سے قنوت پڑھتے ہیں لڑائی وغیرہ کے لیے نہیں۔ پس جب دوسری نمازوں سے محض نماز ہونے کے اعتبار سے قنوت کی نفی ہو گئی کسی اور وجہ سے نہیں تو وہ کسی دوسری علت کی بنیاد پر واجب نہیں ہو سکتی۔

فثبت بما ذكرنا أنه لا ينبغي القنوت في الفجر في حال حرب ولا غيره قياسا ونظرا على ما ذكرنا من ذلك وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

بنا بریں ہماری مذکورہ تقریر سے ثابت ہوا کہ قیاس کے مطابق فجر کی نماز میں حالت جنگ اور غیر حالت جنگ کسی صورت میں قنوت نہ پڑھی جائے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۳ وما يبدأ بوضعه في اليدين أو الركبتين

باب ۵۳: سجدے میں پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے

۱۴۱۲- حدثنا علي بن عبد الرحمن بن محمد بن المغيرة الكوفي قال ثنا أصبغ بن الفرج قال ثنا الدراوردي عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر أنه كان إذا سجد بدأ بوضع يديه قبل ركبتيه وكان يقول كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يصنع ذلك.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھتے اور فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۱۴۱۳- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا سعيد بن منصور وأصبغ بن الفرج قالا ثنا

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل

marfat.com

الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

روایت کرتے ہیں۔

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلٰكِنْ يَضَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا الْكَلَامُ مُحَالٌ لِأَنَّهُ قَالَ لَا يَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَالْبَعِيرُ إِنَّمَا يَبْرُكُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَلٰكِنْ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ فَأَمَرَهُ هٰهُنَا أَنْ يَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ الْبَعِيرُ وَنَهَاهُ فِي أَوَّلِ الْكَلَامِ أَنْ يَفْعَلَ مَا يَفْعَلُ الْبَعِيرُ.

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ فِي تَثْبِيتِ هٰذَا الْكَلَامِ وَتَصْحِيحِهِ وَنَفْيِ الْإِحَالَةِ مِنْهُ أَنَّ الْبَعِيرَ رُكْبَتَاهُ فِي يَدَيْهِ وَكَذٰلِكَ فِي سَائِرِ الْبَهَائِمِ وَبَنُو آدَمَ لَيْسُوا كَذٰلِكَ فَقَالَ لَا يَبْرُكُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِي رِجْلَيْهِ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِي يَدَيْهِ وَلٰكِنْ يَبْدَأُ فَيَضَعُ أَوَّلًا يَدَيْهِ اللَّتَيْنِ لَيْسَ فِيهِمَا رُكْبَتَانِ ثُمَّ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ فَيَكُونُ مَا يَفْعَلُ فِي ذٰلِكَ بِخِلَافِ مَا يَفْعَلُ الْبَعِيرُ.

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْيَدَيْنِ يَبْدَأُ بِوَضْعِهِمَا فِي السُّجُودِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ

بیان مسئلہ

ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ بات محال ہے کیونکہ آپ نے فرمایا اونٹ کی طرح نہ بیٹھے اور وہ تو اگلے قدموں پر بیٹھتا ہے پھر فرمایا لیکن گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھے پس یہاں حکم فرمایا کہ اس طرح کرے جیسے اونٹ کرتا ہے اور کلام کے آغاز میں اونٹ جیسا عمل کرنے سے منع فرمایا۔

اس کلام کو ثابت اور اس کی صحت برقرار رکھتے ہوئے نیز اس کے محال ہونے کی نفی کرتے ہوئے ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اس کے ہاتھوں (یعنی اگلے قدموں) میں ہوتے ہیں بلکہ تمام جانوروں کا یہی حال ہے جبکہ انسانوں میں اس طرح نہیں ہے تو فرمایا کہ اپنے ان گھٹنوں پر نہ بیٹھے جو اس کے پاؤں (ٹانگوں) میں ہیں جیسا کہ اونٹ اپنے ان گھٹنوں پر بیٹھتا ہے جو اس کے اگلے پاؤں میں ہیں بلکہ پہلے ہاتھ رکھے جن میں گھٹنے نہیں ہیں پھر گھٹنے رکھے پس اس کا یہ فعل اونٹ کے فعل کے خلاف ہوگا۔

ایک جماعت کے نزدیک سجدے میں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے جائیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا)

marfat.com

واحتجوا في ذلك بهذه الآثار.

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل يبدأ بوضع الركبتين قبل اليدين.

روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا بلکہ گھٹنے، ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں۔ انھوں نے اس ضمن میں یُوں استدلال کیا ہے: —— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھتے تھے۔

۱۴۱۵ - **واحتجوا** في ذلك بما حدثنا ابن أبي داود قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا ابن فضيل عن عبد الله بن سعيد عن جده عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان إذا سجد بدأ بركبتيه قبل يديه.

۱۴۱۶ - **وبما** حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد بن موسى قال ثنا ابن فضيل عن عبد الله بن سعيد عن جده عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال إذا سجد أحدكم فليبدأ بركبتيه قبل يديه ولا يبرك بروك الفحل.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے اور جانوروں کی طرح نہ بیٹھے۔

فهذا خلاف ما روى الأعرج عن أبي هريرة ومعنى هذا لا يبرك على يديه كما يبرك البعير على يديه.

یہ روایت حضرت اعرج کی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کے خلاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنا ہاتھوں کے بل گر نہ جائے جیسا کہ اونٹ اپنی اگلی ٹانگوں پر گرتا ہے۔

۱۴۱۷ - **حدثنا** أحمد بن أبي عمران قال ثنا إسحق بن إسرائيل قال أنا يزيد بن هارون قال أنا شريك عن عاصم بن كليب الجرمي عن أبيه عن وائل بن حجر قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا سجد بدأ بوضع ركبتيه قبل يديه.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے۔

۱۴۱۸ - **وحدثنا** ابن أبي داود قال ثنا أبو عمر الحوضي قال ثنا همام قال ثنا سفيان الثوري عن عاصم بن كليب عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ ابن ابی داؤد اپنی یاد کے مطابق سفیان ثوری

marfat.com

مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوْا وَائِلًا كَذَا قَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ مِنْ حِفْظِهٖ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَدْ غَلِطَ وَالصَّوَابُ شَقِيْقٌ وَهُوَ اَبُوْ لَيْثٍ كَذٰلِكَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ اَبُوْ سِنَانٍ مِنْ كِتَابِهٖ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ لَيْثٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ وَشَقِيْقٌ اَبُوْ لَيْثٍ هٰذَا فَلَا يُعْرَفُ۔

کا ذکر کرتے ہیں جب کہ یہ غلط ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ حضرت شقیق ہیں جو ابو لیث کہلاتے ہیں ہم سے یزید بن سنان نے اپنی کتاب سے نقل کرتے ہوئے اس طرح بیان کیا کہ ان کی سند میں شقیق ابو لیث، عاصم بن کلیب سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور یہ شقیق ابو لیث معروف نہیں ہیں۔

فَلَمَّا اخْتُلِفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا يُبْدَاُ بِوَضْعِهٖ فِيْ ذٰلِكَ نَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَكَانَ سَبِيْلُ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ اَنَّ وَائِلًا لَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ وَاِنَّمَا الْاِخْتِلَافُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَكَانَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْهُ لَمَّا تَكَافَاَتِ الرِّوَايَاتُ فِيْهِ ارْتَفَعَ وَثَبَتَ مَا رَوٰى وَائِلٌ فَهٰذَا حُكْمُ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ فِيْ ذٰلِكَ۔

وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْاَعْضَاءَ الَّتِيْ اُمِرَ بِالسُّجُوْدِ عَلَيْهَا هِيَ سَبْعَةُ اَعْضَاءٍ بِذٰلِكَ جَاءَتِ الْاٰثَارُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں اختلاف ہے کہ پہلے کسے رکھا جائے تو ہم نے اس میں غور کیا اور معانی روایات کی تصحیح یوں ہوئی کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے روایت میں اختلاف نہیں، اختلاف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے، پس مناسب ہے کہ ان کی روایات آپس میں متقابل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی جائیں اور حضرت وائل کی روایت ثابت ہو جائے۔ اس سلسلے میں روایات کے معانی کی تصحیح اس طرح ہو سکتی ہے۔

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اعضائے سجدہ سات ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت اسی طرح آئی ہیں۔

۱۴۱۹۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُمِرَ الْعَبْدُ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اٰدَابٍ وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَقَدَمَيْهِ اَيُّهَا لَمْ يَقَعْ فَقَدِ انْتَقَصَ۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ یہ ہیں: چہرہ، ہتھیلیاں گھٹنے اور پاؤں، ان میں سے کوئی بھی عضو لگنے سے رہ جائے تو سجدہ ناقص ہوگا۔

۱۴۲۰۔ وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اِذَا سَجَدَ

حضرت عامر بن سعد اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب بندہ سجدہ کرے تو سات اعضاء پر کرے اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

الْعَبْدُ سَجَدَ عَلٰى سَبْعَةِ اٰرَابٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۱۴۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت عباس بن عبد المطلب (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء (یعنی) ہاتھ ہتھیلیاں، گھٹنے، اور پاؤں سجدہ کرتے ہیں۔

۱۴۲۲- وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

عبد العزیز بن محمد، یزید بن ہاد سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۱۴۲۳- وَمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا۔

۱۴۲۴- وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاؤدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاَعْضَاءُ هِيَ الَّتِي عَلَيْهَا السُّجُوْدُ۔

حضرت عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں پس یہ اعضاء وہی ہیں جن پر سجدہ کیا جاتا ہے۔

فَنَظَرْنَا كَيْفَ حُكْمُ مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ مِنْهَا لِيُعْلَمَ بِهٖ كَيْفَ حُكْمُ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْهَا فَرَاَيْنَا الرَّجُلَ اِذَا سَجَدَ يَبْدَاُ بِوَضْعِ

پس ہم نے غور کیا کہ متفق علیہ کا حکم کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے اختلافی بات کا حکم معلوم ہو جائے، تو ہم نے دیکھا کہ مرد جب سجدہ کرتا ہے تو گھٹنوں یا ہاتھوں میں سے ایک پہلے رکھتا

marfat.com

أَحَدِ هٰذَيْنِ إِمَّا رُكْبَتَاهُ وَإِمَّا يَدَاهُ ثُمَّ رَأْسَهُ بَعْدَهُمَا وَرَأَيْنَاهُ إِذَا رَفَعَ بَدَءَ بِرَأْسِهِ فَكَانَ الرَّأْسُ مُقَدَّمًا فِي الرَّفْعِ مُؤَخَّرًا فِي الْوَضْعِ ثُمَّ يُثَنِّي بَعْدَ رَفْعِ رَأْسِهِ بِرَفْعِ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ وَهٰذَا اتِّفَاقٌ مِنْهُمْ جَمِيعًا فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى مَا وَصَفْنَا فِي حُكْمِ الرَّأْسِ إِذَا كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الْوَضْعِ لَمَّا كَانَ مُقَدَّمًا فِي الرَّفْعِ أَنْ تَكُوْنَ الْيَدَانِ كَذٰلِكَ لَمَّا كَانَتَا مُقَدَّمَتَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرَّفْعِ أَنْ تَكُوْنَا مُؤَخَّرَتَيْنِ عَنْهُمَا فِي الْوَضْعِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا رَوٰى وَائِلٌ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَغَيْرِهِمَا .

ہے اس کے بعد سر رکھتا ہے اور ہم نے دیکھا کہ جب اٹھاتا ہے تو پہلے سر اٹھاتا ہے تو سر اٹھانے میں مقدم اور رکھنے میں مؤخر ہوتا ہے پھر دونوں ہاتھ اور اس کے بعد گھٹنے اٹھاتا ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح سر رکھنے میں مؤخر اور اٹھانے میں مقدم ہوتا ہے اسی طرح ہاتھ جب گھٹنوں سے پہلے اٹھائے جاتے ہیں تو رکھنے میں ان سے مؤخر ہونے چاہییں۔ لہٰذا اس سے حضرت وائل کی روایت کے مطابق مسئلہ ثابت ہوا۔ قیاس یہی ہے اور ہمارا موقف بھی یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

١٤٢٥۔ كَمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فَقَالَا حَفِظْنَا عَنْ عُمَرَ فِي صَلٰوتِهٖ أَنَّهٗ خَرَّ بَعْدَ رُكُوْعِهٖ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَمَا يَخِرُّ الْبَعِيْرُ وَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ .

حضرت اعمش فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابراہیم نے بیان کیا انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تلامذہ حضرت علقمہ اور حضرت اسود سے روایت کیا فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز سے یہ بات یاد رکھی کہ آپ رکوع کے بعد گھٹنوں پر نیچے گرے جیسے اونٹ گرتا ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے۔

١٤٢٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ أَخْبَرَهُمْ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ حُفِظَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رُكْبَتَيْهِ كَانَتَا تَقَعَانِ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ يَدَيْهِ .

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یاد رکھا کہ ان کے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگتے۔

١٤٢٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِيَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ إِذَا سَجَدَ فَقَالَ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِلَّا أَحْمَقُ أَوْ مَجْنُوْنٌ .

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ نیچے رکھتا ہے۔ انھوں نے فرمایا یہ کام تو کوئی بیوقوف یا پاگل ہی کرتا ہے۔

marfat.com

بَابُ ۵۴ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ أَيْنَ يَنْبَغِيْ أَنْ يَكُوْنَ

۱۴۲۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوا الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ أَنْ يَجْعَلَ يَدَيْهِ فِيْ سُجُوْدِهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَجْعَلُ يَدَيْهِ فِيْ سُجُوْدِهِ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ۔

۱۴۲۹ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ كَانَتْ يَدَاهُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ۔

۱۴۳۰ - وَبِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۴۳۱ - وَبِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ

باب ۵۴: سجدے میں ہاتھ کہاں رکھنا مناسب ہے؟

حضرت عباس بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوحمید، ابواُسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا ابوحمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ناک اور پیشانی مبارک (زمین پر) ٹکا دیتے تھے۔ ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہتھیلیاں کاندھوں کے برابر رکھتے۔

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی موقف ہے وہ فرماتے ہیں نمازی کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ سجدے میں اپنے ہاتھ کاندھوں کے برابر رکھے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا بلکہ اپنے ہاتھ کانوں کے برابر رکھے۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کے ہاتھ کانوں کے برابر ہوتے۔

حضرت خالد فرماتے ہیں ہم سے عاصم نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبدالجبار بن وائل بن حجر رضی اللہ عنہما فرماتے

ثنا ابو معمر قال ثنا عبد الوارث قال ثنا محمد بن جحادة قال حدثني عبد الجبار ابن وائل بن حجر قال كنت غلاما لا اعقل صلوة ابي فحدثني وائل بن علقمة عن ابي وائل بن حجر قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فكان اذا سجد وضع وجهه بين كفيه۔

ہیں میں بچہ تھا اور اپنے باپ کی نماز سمجھ نہیں سکتا تھا تو مجھ سے وائل بن علقمہ نے حضرت وائل بن حجر سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ سجدہ کرتے وقت اپنا چہرہ ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے تھے۔

۱۴۳۲۔ **وبما** حدثنا احمد بن داود ابن موسى قال ثنا سهل بن عثمان قال ثنا حفص بن غياث عن الحجاج عن ابي اسحق عن البراء قال سألته اين كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يضع جبهته اذا صلى قال بين كفيه۔

حضرت ابو اسحق فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت پیشانی مبارک کہاں رکھتے تھے۔ انھوں نے فرمایا ہتھیلیوں کے درمیان

فكان كل من ذهب في الرفع في افتتاح الصلوة الى المنكبين يجعل وضع اليدين في السجود حيال المنكبين ايضا وكل من ذهب في الرفع في افتتاح الصلوة الى الاذنين يجعل وضع اليدين في السجود حيال الاذنين ايضا۔

پس جو لوگ آغاز نماز میں ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھانے کے قائل ہیں۔ وہ سجدے میں بھی ہاتھ، کاندھوں کے درمیان رکھنے کی طرف گئے ہیں اور جو حضرات نماز کے شروع میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے کے قائل ہیں وہ سجدے میں بھی ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنے کا موقف رکھتے ہیں۔

وقد ثبت فيما تقدم من هذا الكتاب تصحيح قول من ذهب في الرفع في افتتاح الصلوة الى حيال الاذنين فثبت بذلك ايضا قول من ذهب في وضع اليدين في السجود حيال الاذنين ايضا وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

اور اس سے پہلے کتاب میں نماز کے شروع میں ہاتھوں کو کانوں تک لے جانے والوں کا موقف ثابت ہو چکا ہے پس سجدے میں چہرہ کانوں کے برابر رکھنے کا موقف بھی ثابت ہو گیا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

marfat.com

بَابُ ۵۵ صِفَةِ الْجُلُوْسِ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

١٤٣٣ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَرَاهُمُ الْجُلُوْسَ فَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَثَنَّى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى وَلَمْ يَجْلِسْ عَلٰى قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَرَانِي هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنِي أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

١٤٣٤ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ إِذَا جَلَسَ قَالَ فَفَعَلْتُهُ يَوْمَئِذٍ وَأَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ فَنَهَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتُثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْقُعُوْدَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا أَنْ يَّنْصِبَ الرَّجُلُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَيُثْنِيَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَقْعُدُ بِالْأَرْضِ۔

١٤٣٥ - وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا وَصَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِي حَدِيْثِهِ مِنَ الْقُعُوْدِ وَبِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

باب ۵۵: نماز میں بیٹھنے کا طریقہ

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما نے انھیں (نماز میں) بیٹھنے کا طریقہ بتایا۔ چنانچہ انھوں نے دایاں پاؤں کھڑا کیا، بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کیا اور بائیں سرین پر بیٹھ گئے۔ پاؤں پر نہیں بیٹھے پھر فرمایا مجھے یہ طریقہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے بتایا انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن قاسم، حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز میں چوکڑی مار کر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ فرماتے ہیں میں نے بھی اس دن اسی طرح کیا اور اس وقت میں کم سن تھا۔ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روک دیا اور فرمایا نماز کی سنت یہ ہے کہ تم اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کرو میں نے عرض کیا آپ تو اس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ تمام نماز میں یوں کیا جائے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کرے اور زمین پر بیٹھے۔

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت یحییٰ بن سعید کے بیان کردہ طریقے اور حضرت عبدالرحمن بن قاسم کی روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کہ نماز کا سنت

marfat.com

الْقَاسِمِ اَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةُ الصَّلٰوةِ قَالُوْا وَالسُّنَّةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

۱۴۳۶- وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ وَقَالُوْا اَمَّا الْقُعُوْدُ فِيْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ فَكَمَا ذَكَرْتُمْ وَاَمَّا الْقُعُوْدُ فِي التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ مِنْهَا فَعَلَى الرِّجْلِ الْيُسْرٰى وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمُ الْفَرِيْقُ الْاَوَّلُ اِنَّ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ سُنَّةَ الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ مَا فِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَا اَخَذَ ذٰلِكَ اَوْ اَخَذَهٗ مِمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ بَعْدِيْ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ لَمَّا سَاَلَهٗ رَبِيْعَةُ عَنْ اُرُوْشِ اَصَابِعِ الْمَرْاَةِ اِنَّهَا السُّنَّةُ يَا ابْنَ اَخِيْ وَلَمْ يَكُنْ مَخْرَجُ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَمّٰى سَعِيْدٌ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سُنَّةً فَكَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ سَمّٰى مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا سُنَّةً وَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَرَى الْقَاسِمَ الْجُلُوْسَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِهٖ وَذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ لَمَّا قَالَ لَهٗ فَاِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رِجْلَايَ لَا تَحْمِلَانِيْ فَكَانَ مَعْنٰى ذٰلِكَ اَنَّهُمَا

طریقہ یہ ہے، سے استدلال کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں سنت صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہی ہوتا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز کے آخر میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو تم نے بیان کیا لیکن پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہیے۔ ان کا استدلال بھی اسی روایت سے ہے جو پہلے فریق نے ان کے خلاف بطور دلیل پیش کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا نماز کا سنت طریقہ یہ ہے۔ پس جو کچھ حدیث میں مذکور ہے اس میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ہو سکتا ہے انہوں نے آپ کے بعد والوں کو اس طرح کرتے دیکھا یا ان سے معلوم کیا ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میرا اور مجھ سے بعد خلفاء کا طریقہ اختیار کیا کرو جو ہدایت یافتہ ہیں۔ حضرت ربیعہ نے جب حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے عورت کی انگلیوں کی دیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے! یہ سنت ہے حالانکہ یہ بات تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول تھا۔ تو حضرت سعید نے ان کے قول کو سنت قرار دیا۔ اسی طرح اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس قسم کی بات کو سنت قرار دیا ہو اگرچہ ان کے نزدیک اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی مروی نہ ہو۔

اس سلسلے میں دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے حضرت قاسم کو (نماز میں) بیٹھنے کے بارے میں بتایا جیسا کہ ان کی روایت میں ہے اور حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا جب انہوں نے عرض کیا کہ آپ تو ایسا کرتے ہیں (چوکڑی مار کر بیٹھتے ہیں) تو انہوں نے فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر وہ بوجھ برداشت کرتے تو میں ایک پر بیٹھتا کیوں کہ ان کا دونوں پاؤں کے بارے میں ذکر کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ ان میں سے ایک

marfat.com

لَوْ حَمَلْتَنَا فِيْ قَعَدْتُ عَلٰى اِحْدَاهُمَا وَاَقَمْتُ الْاُخْرٰى لِاَنَّ ذِكْرَهُ لَهُمَا لَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اِحْدَاهُمَا تُسْتَعْمَلُ دُوْنَ الْاُخْرٰى وَلٰكِنْ تُسْتَعْمَلَانِ جَمِيْعًا فَيَقْعُدُ عَلٰى اِحْدَاهُمَا وَيَنْصِبُ الْاُخْرٰى فَهٰذَا اخْتِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

استعمال کیا جائے اور دوسرا استعمال نہ کیا جائے بلکہ دونوں کو استعمال کرتے ہوئے ایک پر بیٹھے اور دوسرے کو کھڑا کرے یہ یحییٰ بن سعید کی روایت کے مضمون کے خلاف ہے۔

۱۴۳۷ - **وَقَدْ** رَوٰى اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ اَكْثَرَنَا لَهٗ تَبِعَةً وَلَا اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ فَذَكَرَ اَنَّهٗ كَانَ فِي الْجَلْسَةِ الْاُوْلٰى يُثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِهَا التَّسْلِيْمُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ قَالَ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ۔

اس سلسلے میں حضرت ابوحمید ساعدی نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام جن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، کی موجودگی میں حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں، میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، پوچھا کیوں؟ اللہ کی قسم! نہ تو تم ہم سے زیادہ آپکی اتباع کرنے والے تھے اور نہ ہم سے زیادہ قدیم صحبت رکھتے ہو۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا اچھا بیان کیجئے۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ پہلے قعدہ میں بائیں پاؤں کو بچھا کرتے اور اس پر بیٹھتے تھے یہاں تک کہ جب وہ سجدہ ہوتا جس کے آخر میں سلام پھیرا جاتا ہے تو پاؤں باہر نکالتے ہوئے بائیں طرف کو سرین پر بیٹھ جاتے۔ راوی فرماتے ہیں ان تمام صحابہ کرام نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

۱۴۳۸ - **وَمَا** قَدْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ وَعَبْدِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوحمید سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ ان سب نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

marfat.com

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَقُلْ فَقَالُوْا جَمِیْعًا صَدَقْتَ۔

۱۴۳۹۔ **حَدَّثَنِیْ** اَبُو الْحُسَیْنِ الْاَصْبَهَانِیُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِیِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

عبدالسلام بن حفص، محمد بن عمرو بن حلحلہ دؤلی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا یُوَافِقُ مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ۔

پس یہ پہلے قول کے قائلین کے موافق ہے۔

وَقَدْ خَالَفَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الْقُعُوْدُ فِی الصَّلٰوةِ كُلِّهَا سَوَاءٌ عَلٰی مِثْلِ الْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ فِیْ قَوْلِ اَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِیَةِ یَنْصِبُ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی وَیَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْهَا۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں بھی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمام نماز میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو ان دوسرے قول والوں کے نزدیک پہلے قعدے کا ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے۔

۱۴۴۰۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ الْجَرْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَاَحْفَظَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ فَرَشَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی ثُمَّ قَعَدَ عَلَیْهَا وَوَضَعَ كَفَّهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ مِرْفَقَهُ الْاَیْمَنَ عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی ثُمَّ عَقَدَ اَصَابِعَهٗ وَجَعَلَ حَلْقَةً بِالْاِبْهَامِ وَالْوُسْطٰی ثُمَّ جَعَلَ یَدْعُوْا بِالْاُخْرٰی۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔
حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے خیال کیا کہ آپ کی نماز یاد رکھوں گا فرماتے ہیں جب آپ تشہد کے لیے بیٹھے تو بائیں پاؤں کو بچھایا پھر اس پر بیٹھ گئے بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھی اور دائیں کہنی دائیں ران پر رکھی پھر انگلیوں کی گرہ باندھتے ہوئے انگوٹھے اور درمیان والی انگلیوں سے گھیرا باندھا اس کے بعد دوسری انگلی (شہادت کی انگلی) سے اشارہ کرنے لگے۔

۱۴۴۱۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ

حضرت خالد نے عاصم سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِيْ قَوْلِ وَائِلٍ ثُمَّ عَقَدَ أَصَابِعَهُ يَدْعُوْا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ فِيْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ أَبِيْ حُمَيْدٍ فَنَظَرْنَا فِيْ صِحَّةِ مَجِيْئِهِمَا وَاسْتِقَامَةِ أَسَانِيْدِهِمَا.

۱۴۴۲ - **فَإِذَا** فَهْدٌ وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَّافُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ أَنَّهُ وَجَدَ عَشَرَةً مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ أَبِيْ عَاصِمٍ سَوَاءً.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ فَسَدَ بِمَا ذَكَرْنَا حَدِيْثُ أَبِيْ حُمَيْدٍ لِأَنَّهُ صَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ وَأَهْلُ الْإِسْنَادِ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِمِثْلِ هٰذَا فَإِنْ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ ضُعْفَ الْعَطَّافِ ابْنِ خَالِدٍ قِيْلَ لَهُمْ وَأَنْتُمْ أَيْضًا تُضَعِّفُوْنَ عَبْدَ الْحَمِيْدِ أَكْثَرَ مِنْ تَضْعِيْفِكُمْ لِلْعَطَّافِ مَعَ أَنَّكُمْ لَا تَطْرَحُوْنَ حَدِيْثَ الْعَطَّافِ كُلَّهُ إِنَّمَا تَزْعُمُوْنَ أَنَّ حَدِيْثَهُ فِي الْقَدِيْمِ صَحِيْحٌ كُلُّهُ وَأَنَّ حَدِيْثَهُ بِاٰخِرِهِ قَدْ دَخَلَهُ شَيْءٌ هٰكَذَا قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ فِيْ كِتَابِهِ فَأَبُوْ صَالِحٍ سَمَاعُهُ مِنَ الْعَطَّافِ قَدِيْمٌ جِدًّا فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ فِيْمَا صَحَّحَهُ يَحْيٰى مِنْ حَدِيْثِهِ مَعَ أَنَّ سِنَّ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ لَا يَحْتَمِلُ مِثْلَ هٰذَا وَلَيْسَ أَحَدٌ يَجْعَلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ سَمَاعًا لِمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ إِلَّا عَبْدُ الْحَمِيْدِ وَهُوَ عِنْدَكُمْ أَضْعَفُ وَلٰكِنَّ الَّذِيْ رَوٰى

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ان کے موقف کے موافق ہے اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے قول میں جو مذکور ہے کہ انگلیوں سے گرہ باندھ کر اشارہ فرمایا تو یہ اس کے نماز کے آخر میں ہونے کی دلیل ہے۔

پس یہ حدیث، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے لہٰذا ہم نے ان کی صحتِ روایت اور استقامتِ سند کو دیکھا۔

عطاف بن خالد فرماتے ہیں مجھ سے محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ انھوں نے دس صحابہ کرام کو بیٹھے ہوئے پایا اس کے بعد انھوں نے بعینہٖ حضرت ابوعاصم کی روایت کی طرح ذکر کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے حضرت ابوحمید کی روایت فاسد ہوگئی کیونکہ وہ محمد بن عمرو کے واسطے سے ایک شخص (مجہول) سے مروی ہے اور محدثین اس قسم کی روایت سے استدلال نہیں کرتے اگر یہ لوگ اس میں عطاف بن خالد کے ضُعف کا ذکر کریں تو ان سے کہا جائے گا کہ تم عطاف کی تمام روایات کو نہیں چھوڑتے تمہارے خیال میں ان کی تمام قدیم روایات صحیح ہیں جب کہ ان کی بعد والی روایت میں کچھ کمزوری آگئی۔ یحییٰ بن معین نے اپنی کتاب میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابوصالح کو، عطاف سے بہت پہلے کا سماع حاصل ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ان کی صحیح احادیث میں داخل کیا علاوہ ازیں محمد بن عمرو بن عطاء کی عمر اس بات (راوی کے بھولنے) کی مقتضی نہیں۔ ابوحمید سے محمد بن عمرو کا سماع بھی صرف عبدالحمید نے نقل کیا ہے اور وہ تمہارے نزدیک زیادہ ضعیف ہے لیکن جس نے ابوحمید کی روایت اتصال کے ساتھ روایت کی اس نے قعدے میں بیٹھنے کی تفصیل اس طرح بیان نہیں کی جیسے عبدالحمید نے بیان کی ہے۔

marfat.com

حَدِيْثُ اَبِيْ حُمَيْدٍ وَوَصَلَهُ لَمْ يُفَصِّلْ حُكْمَ
الْجُلُوْسِ كَمَا فَصَّلَهُ عَبْدُ الْحَمِيْدِ۔

۱۴۴۳ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَمَّارٍ الْبَغْدَادِيُّ
قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَشْكَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَدْرٍ
شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ
ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو
ابْنِ عَطَاءٍ اَحَدِ بَنِيْ مَالِكٍ عَنْ عَيَّاشٍ اَوْ عَبَّاسِ
ابْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ اَبُوْهُ
وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ وَفِي الْمَجْلِسِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ
وَاَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا
الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَكَيْفَ
فَقَالَ اتَّبَعْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاَرِنَا قَالَ فَقَامَ يُصَلِّيْ
وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَبَدَاَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ نَحْوَ
الْمَنْكِبَيْنِ ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ اَيْضًا
ثُمَّ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ غَيْرَ مُقْنِعٍ رَاْسَهُ
وَلَا مُصَوِّبِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ
ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلٰى كَفَّيْهِ
وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُوْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ثُمَّ
كَبَّرَ فَجَلَسَ فَتَوَرَّكَ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ وَنَصَبَ
قَدَمَهُ الْاُخْرٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ
فَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الْاُخْرٰى
وَكَبَّرَ كَذٰلِكَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِذَا
هُوَ اَرَادَ اَنْ يَّنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيْرٍ
ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ

محمد بن عمرو بن عطاء جو بنو مالک سے تعلق رکھتے ہیں عیاش یا عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ ایسی مجلس میں تھے جہاں ان کے والد تھے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ مجلس میں ابوہریرہ، ابو اُسید اور ابوحمید ساعدی انصاری رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ انھوں نے نماز کے بارے میں گفتگو کی تو ابوحمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں انھوں نے پوچھا وہ کیسے؟ انھوں نے جواب دیا میں یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلسل دیکھتا رہا ہوں۔ انھوں نے فرمایا تو ہمیں بتائیے راوی فرماتے ہیں وہ اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو صحابہ کرام دیکھ رہے تھے۔ انھوں نے آغاز کرتے ہوئے تکبیر کہی اور ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھایا پھر رکوع کے لیے تکبیر کہی اور ہاتھوں کو بھی اٹھایا پھر ہاتھوں کے ساتھ گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا سر کو نہ زیادہ بلند رکھا اور نہ ہی زیادہ جھکایا۔ پھر سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد" کہا۔ اس کے بعد ہاتھوں کو اٹھایا پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا۔ حالت سجدہ میں ہتھیلیوں، گھٹنوں اور قدموں کے سینے پر قائم رہے پھر تکبیر کہہ کر بیٹھ گئے، ایک پاؤں کو بچھایا اور دوسرے کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اس کے بعد تکبیر کہی اور بیٹھے بغیر کھڑے ہوگئے پھر دوسری رکعت کا رکوع کیا اور اسی طرح تکبیر کہی دو رکعتوں کے بعد بیٹھ گئے اور جب کھڑے ہونے لگے تو ایک تکبیر کہہ کر کھڑے ہوگئے پھر دوسری دو رکعتیں ادا فرمائیں اس کے بعد "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتے ہوئے پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیرا۔

marfat.com

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِمَالِهٖ اَيْضًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

۱۴۴۴۔ **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عِيْسٰی هٰذَا الْحَدِيْثَ هٰكَذَا اَوْ نَحْوَهٗ وَحَدِيْثُ عِيْسٰی اَنَّ مِمَّا حَدَّثَهٗ اَيْضًا فِی الْجُلُوْسِ فِی التَّشَهُّدِ اَنْ يَّضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُسْرٰی وَيَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُمْنٰی ثُمَّ يُشِيْرُ فِی الدُّعَآءِ بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ۔

حسن بن حر کہتے ہیں مجھ سے حضرت عیسیٰ (راوی) نے یہ حدیث اسی طرح یا اس کی مثل بیان کی۔ البتہ حضرت عیسیٰ کی روایت یہ ہے کہ انھوں نے تشہد میں بیٹھنے کے بارے میں بھی بیان فرمایا کہ بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھے پھر دعا میں ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

۱۴۴۵۔ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْقُعُوْدَ عَلٰی مَا ذَكَرَهٗ عَبْدُ الْحَمِيْدِ فِیْ حَدِيْثِهٖ فِی الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی وَلَمْ يَذْكُرْ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں حضرت ابوحمید، ابواُسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے قعود کے بارے میں وہی بات ذکر کی جو عبدالحمید نے پہلی بار اپنی روایت میں نقل کی اس کے علاوہ کچھ بھی ذکر نہ کیا۔

۱۴۴۶۔ **حَدَّثَنِیْ** اَبُو الْحُسَيْنِ الْاَصْبَهَانِیُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ حَكِيْمٍ عَنْ عِيْسٰی ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِیِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالُوْا مِنْ اَيْنَ قَالَ رَقَبْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰی حَفِظْتُ صَلٰوتَهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَآءَ وَجْهِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ

حضرت عباس بن سہل، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ صحابہ کرام سے فرماتے تھے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا کیسے؟ حضرت ابوحمید نے فرمایا میں آپ کی نماز کو دیکھتا رہتا تھا حتیٰ کہ میں نے اسے محفوظ کر لیا۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو چہرے تک اٹھاتے۔ رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہوئے بھی اسی طرح کرتے۔ رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور اسی طرح کرتے پھر ربنا لک الحمد کہتے۔ جب تشہد کے لیے بیٹھتے

مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذَيْهِ وَلَا مُفْتَرِشٍ ذِرَاعَيْهِ فَإِذَا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ أَضْجَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى عَلٰى صَدْرِهَا وَيَتَشَهَّدُ.

تو بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو پنجوں پر کھڑا کرتے اور تشہد پڑھتے۔

فَهٰذَا أَصْلُ حَدِيْثِ أَبِي حُمَيْدٍ هٰذَا لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْقُعُوْدِ إِلَّا عَلٰى مِثْلِ مَا فِيْ حَدِيْثِ وَائِلٍ وَالَّذِيْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَغَيْرُ مَعْرُوْفٍ وَلَا مُتَّصِلٌ عِنْدَنَا عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ لِأَنَّ فِيْ حَدِيْثِهٖ أَنَّهٗ حَضَرَ أَبَا حُمَيْدٍ وَأَبَا قَتَادَةَ وَوَفَاةُ أَبِي قَتَادَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِدَهْرٍ طَوِيْلٍ لِأَنَّهٗ قُتِلَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَصَلّٰى عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَأَيْنَ سِنُّ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ مِنْ هٰذَا فَلَمَّا كَانَ الْمُتَّصِلُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ مُوَافِقًا لِمَا رَوٰى وَائِلٌ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَجُزْ خِلَافُهٗ مَعَ مَا شَدَّهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا الْقُعُوْدَ الْأَوَّلَ فِي الصَّلٰوةِ وَفِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ هُوَ أَنْ يَّفْتَرِشَ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِي الْقُعُوْدِ الْأَخِيْرِ فَلَمْ يَخْلُ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ أَنْ يَّكُوْنَ سُنَّةً أَوْ فَرِيْضَةً فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ وَإِنْ كَانَ فَرِيْضَةً فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْقُعُوْدِ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ مَا رَوٰى وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ.

۱۴۴۷- **وَقَدْ** قَالَ بِذٰلِكَ أَيْضًا إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ كَمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

تو یہ ابو حمید کی روایت کی بنیاد ہے اس میں پہلے قعدے کا ذکر اس طرح نہیں ہے جس طرح حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اور جو کچھ محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ غیر معروف ہے اور ہمارے نزدیک ابو حمید سے متصل بھی نہیں کیونکہ اس میں ہے کہ وہ حضرت ابو حمید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے حالانکہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اس سے ایک عرصہ پہلے وفات پا چکے تھے کیونکہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو شہید ہوئے اور آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی تو حضرت محمد بن عمرو بن عطاء کی عمر اس وقت کیا تھی؟ تو جب حضرت ابو حمید سے متصل روایت حضرت وائل کی روایت کے موافق ہے تو اس کا قول کرنا ثابت ہو گیا اور اس کے خلاف جائز نہ ہوا۔ علاوہ ازیں اسے غور و فکر کے طریقے سے بھی تقویت ملتی ہے۔ اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں نماز کے پہلے قعدے اور ہر رکعت میں دو سجدوں کے درمیان بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے ہیں پھر آخری قعدہ میں اختلاف ہے تو وہ دو باتوں سے خالی نہیں سنت ہو گا یا فرض، اگر سنت ہے تو اس کا حکم پہلے قعدے کی طرح ہے اور اگر فرض ہے تو اس کا حکم دو سجدوں کے درمیان والی صورت جیسا ہے۔ پس اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ ——— حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو پسند کرتے

marfat.com

اَلْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَسْتَحِبُّ اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ اَنْ يَّفْرِشَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَجْلِسَ عَلَيْهَا۔

تھے کہ جب آدمی نماز میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو زمین پر بچھائے پھر اس پر بیٹھے۔

بَابُ ۵۶ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

باب ۵۶: نماز میں تشہد کا طریقہ

۱۴۴۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُمَا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ قُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر (بیٹھ کر) لوگوں کو تشہد سکھاتے ہوئے یوں فرما رہے تھے کہ کہو "التحیات للہ والزاکیات للہ الخ تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

۱۴۴۹- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

ابن شہاب نے حضرت عروہ سے اور انھوں نے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کیا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۵۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَشَهَّدُ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ وَالزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ثُمَّ يَتَشَهَّدُ فَيَقُوْلُ شَهِدْتُّ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشہد کیسے پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا کہ وہ اس طرح پڑھتے تھے "بسم اللہ التحیات للہ الخ" اللہ کے نام سے، تمام قولی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو، پھر تشہد پڑھتے تو کہتے "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

١٤٥١ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ عُمَرَ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو یوں کہے اس کے بعد انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے (بیان کردہ) تشہد کی مثل ذکر کیا۔

١٤٥٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ تُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ وَتُشِيْرُ بِيَدِهَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن سعید، حضرت قاسم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں تشہد سکھاتی تھیں اور وہ ہاتھ سے اشارہ کرتیں اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ وَقَالُوْا هٰكَذَا التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ لِأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ عَلَّمَ ذٰلِكَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ۔

ایک قوم ان احادیث کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں نماز میں تشہد اسی طرح ہے کیونکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار کی موجودگی میں منبر رسول پر اسی طرح لوگوں کو سکھایا اور کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَوْ وَجَبَ مَا ذَكَرْتُمُوْهُ عِنْدَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذًا لَمَا خَالَفَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَدْ خَالَفُوْهُ فِيْهِ وَعَمِلُوْا بِخِلَافِهٖ وَرَوٰى أَكْثَرُهُمْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَمِمَّنْ خَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے اگر صحابہ کرام کے نزدیک یہ واجب ہوتا تو ان میں سے کوئی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت نہ کرتا حالانکہ انھوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی اور اس کے خلاف عمل کیا ہے اور ان میں سے اکثر نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ ان میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

marfat.com

۱۴۵۳- فَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ وَأَبُو عَامِرٍ قَالُوا ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٰنَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى جِبْرَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

حضرت ابووائل، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے "السلام علی اللہ السلام علیہ جبرائیل السلام علی میکائیل" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا "السلام علی اللہ" نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات (آخر تک) تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے نبی صلی اللہ علیک وسلم! آپ پر سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

۱۴۵۴- وَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے حضرت حماد سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۵۵- وَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوعوانہ، سلیمان سے وہ شقیق سے وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۵۶- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

حضرت وُہیب، منصور بن معتمر سے وہ ابووائل سے وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ الضَّبِّيُّ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا شَقِيقٌ فَذَكَرَ

ابواحمد اور ابونعیم، حضرت محل بن محرز الضبی سے وہ حضرت شقیق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔ حسین (راوی) کی (ابونعیم والی) روایت میں یہ اضافہ ہے کہ صحابہ کرام نے فرمایا

marfat.com

مثله باسناده وزاد حسین فی حدیثه قالوا و
کانوا یتعلمونها کما یتعلم احدکم السورة
من القرآن۔

۱۴۵۸۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا
عمر بن حبیب قال ثنا محمد بن اسحاق عن
عبد الرحمن الاسود عن ابیه عن عبد الله انه
قال اخذت التشهد من فی رسول الله صلی الله
علیه واله وسلم ولقننیها کلمة کلمة ثم
ذکر التشهد الذی فی حدیث ابی وائل وزاد
قال فکانوا یخفون التشهد ولا یظهرونه۔

۱۴۵۹۔ حدثنا حسین بن نصر قال
ثنا احمد بن عبد الله بن یونس قال ثنا زهیر
قال ثنا مغیرة الضبی قال ثنا شقیق بن
سلمة ثم ذکر مثل حدیث حماد ومنصور
وسلیمن ومحل عن ابی وائل غیر انه لم
یقل وبرکاته۔

۱۴۶۰۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا سعید
ابن عامر قال ثنا شعبة ح وحدثنا ابن مرزوق
قال ثنا وهب قال ثنا شعبة ح وحدثنا
علی بن شیبة قال ثنا عبید الله بن موسی
قال انا اسرائیل کلاهما عن ابی اسحق عن
ابی الاحوص عن عبد الله قال کنا ما ندری
ما نقول بین کل رکعتین غیر ان نسبح و
نکبر ونحمد ربنا عز وجل وان محمدا
علم فواتح الکلم وخواتمه او قال جوامعه
فقال اذا قعد احدکم فی الرکعتین ثم ذکر
مثله۔

۱۴۶۱۔ حدثنا حسین بن نصر قال ثنا
شبابة بن سوار وعبد الرحمن بن زیاد

کہ وہ یہ تشہد اس طرح سیکھتے تھے جیسے تم میں سے کوئی ایک
ایک قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھتا ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن اسود، اپنے والد سے وہ حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں
کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک
سے سیکھی۔ آپ نے مجھے ایک ایک کلمہ کر کے سکھائی،
پھر انھوں نے تشہد بیان کی جس کا حضرت ابو وائل کی
روایت میں ذکر ہے اور یہ اضافہ کیا، انھوں نے فرمایا
کہ صحابہ کرام تشہد آہستہ پڑھتے تھے ظاہر نہیں کرتے تھے۔

حضرت مغیرہ الضبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت شقیق
نے بیان کیا پھر انھوں نے حضرت ابو وائل سے حماد، منصور،
سلیمان اور محل کی روایت کی مثل ذکر کیا۔ البتہ اس میں
"برکاتہ" کے الفاظ نہیں فرمائے۔

حضرت ابو الاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ہمیں معلوم نہیں
تھا کہ ہم دو رکعتوں کے درمیان کیا کہیں، البتہ ہم سبحان
اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ پڑھتے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کلمات کے آغاز اور اختتام کو یا فرمایا جامع
کلمات کو خوب جانتے تھے تو آپ نے فرمایا جب تم
میں سے کوئی دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو یوں کہے
اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو الاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نبی اکرم

marfat.com

قَالَا ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا خطبہ سکھایا پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی مخالفت کی ہے۔

۱۴۶۲۔ فَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اللَّيْثِ وَاَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

حضرت سعید بن جبیر اور طاؤس، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح ہمیں قرآن پاک سکھاتے تھے آپ فرماتے "التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ" (آخر تک) تمام بابرکت قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ــــــ آخر تک۔

۱۴۶۳۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سُئِلَ عَطَاءٌ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ التَّشَهُّدِ فَقَالَ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ وَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُهُنَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يُعَلِّمُهُنَّ النَّاسَ وَلَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ قُلْتُ فَلَمْ يَخْتَلِفِ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَا۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں سن رہا تھا کہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے تشہد کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا "التحیات المبارکات الصلوات للہ" اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا پھر فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو (اس طرح) فرماتے ہوئے سنا ہے، راوی فرماتے ہیں میں نے پوچھا حضرت ابن زبیر اور ابن عباس کے درمیان کوئی اختلاف نہیں انھوں نے فرمایا "نہیں" ــــــ

وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ۔

اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اختلاف کیا ہے۔

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا اَبَانُ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَابَيْ الْمَكِّيُّ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا

حضرت عبداللہ بن بابی المکی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی جب وہ نماز پڑھ چکے تو انھوں نے اپنا ہاتھ میری رانوں پر مارا اور فرمایا میں تمہیں نماز کی تحیت (کلمات

marfat.com

قَضٰى صَلٰوتَهٗ ضَرَبَ عَلٰى فَخِذِيْ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ تَحِيَّةَ الصَّلٰوةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا قَالَ فَتَلَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

تشہد نہ سکھاؤں جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھاتے تھے۔ فرماتے ہیں پھر انھوں نے یہ کلمات اسی طرح پڑھے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

١٢٦٥ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَيَحْيٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبَغْدَادِيُّ بِطَبَرِيَّةَ قَالَا ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا اَنَّ يَحْيٰى زَادَ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيْهَا وَبَرَكَاتُهٗ وَزِدْتُ فِيْهَا وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ التحیات للہ والصلوات الطیبات (آخر تک) البتہ حضرت یحییٰ نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے اس میں "وبرکاتہ" اور "وحدہ لا شریک لہ" کا اضافہ کیا ہے۔

١٢٦٦ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ اَطُوْفُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ يُعَلِّمُنِي التَّشَهُّدَ يَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَزِدْتُ فِيْهَا وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَزِدْتُ فِيْهَا وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَهٰكَذَا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا اور آپ مجھے تشہد اس طرح سکھا رہے تھے "التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ (آخر تک) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اس میں "ورحمۃ اللہ" کے بعد "وبرکاتہ" کا اور "اشہد ان لا الہ الا اللہ" کے بعد "وحدہ لا شریک لہ" کا اضافہ کیا ہے۔ ہم سے ابن داؤد نے اسی طرح بیان کیا ہے وہ عبیداللہ بن معاذ سے وہ اپنے والد سے وہ شعبہ سے وہ ابو بشر سے وہ مجاہد سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

marfat.com

بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ فِيْهِ وَزِدْتُ فِيْهَا مَا يَدُلُّ اَنَّهٗ اَخَذَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِهٖ مِمَّنْ هُوَ خِلَافُ عُمَرَ اِمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِمَّا اَبُوْ بَكْرٍ۔

کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔ البتہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول کہ میں نے اس میں اضافہ کیا اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے یہ تشہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور سے سیکھا ہے یا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سیکھا ہے۔

۱۴۶۷ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنْبَرِ كَمَا تُعَلِّمُوْنَ الصِّبْيَانَ الْكِتَابَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَآءً۔

حضرت ابو صدیق ناجی سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر (بیٹھ کر) ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے تھے جس طرح تم بچوں کو کتاب (قرآن پاک) سکھاتے ہو پھر انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا۔

فَهٰذَا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُخَالِفُ مَا رَوَاهُ سَالِمٌ وَّنَافِعٌ عَنْهُ وَهٰذَا اَوْلٰى لِاَنَّهٗ حَكَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعَلَّمَهُ مُجَاهِدًا فَمُحَالٌ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ يَدَعُ مَا اَخَذَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا اَخَذَهٗ مِنْ غَيْرِهٖ وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ۔

پس یہ جو کچھ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے یہ اس کے خلاف ہے جو حضرت سالم اور نافع نے ان سے روایت کیا اور یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور حضرت مجاہد کو بھی یہی سکھایا۔ پس یہ بات محال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کردہ کو چھوڑ کر دوسروں سے مروی کو اختیار کریں اس ضمن میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۶۸ - فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ هٰرُوْنَ الْبُرْدِيُّ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَتَعَلَّمُ التَّشَهُّدَ كَمَا نَتَعَلَّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَآءً وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

حضرت ابوالمتوکل حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم تشہد اسی طرح سیکھتے تھے جس طرح ہم قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھتے تھے پھر انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں مخالفت کی ہے۔

۱۴۶۹ - فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ

حضرت محمد بن مسلم ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس

marfat.com

ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَاءً اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے ۔ "بسم اللہ وباللہ" پھر انہوں نے بالکل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا البتہ انہوں نے "عبداللہ ورسولہ واسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار" کے الفاظ کہے ہیں (سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں میں جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔

وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ۔

اس سلسلے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۷۰ - **فَرُوِيَ** عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا فَقَالَ اِذَا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ الثَّانِيَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ اَوْ قَالَ سَلَامٌ شَكَّ سَعِيْدٌ عَلَيْكَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو ہمیں نماز سکھائی اور اس کا طریقہ بتایا فرمایا جب تم میں سے کوئی دوسرے قعدے میں ہو تو یہ کہے "التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک" حضرت سعید (راوی) کو شک ہے کہ السلام فرمایا یا سلام (الف لام کے بغیر) فرمایا۔ ایہا النبی ورحمۃ اللہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ"

۱۴۷۱ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَلَابٍ يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّ حِطَّانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيَّ حَدَّثَهٗ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا

حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی نے بیان کیا فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ہمیں سنت اور نماز کا طریقہ سکھایا فرمایا جب تم میں سے کوئی قعدہ میں ہو تو یوں کہے التحیات

marfat.com

فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

الطیبات الصلوات (پہلے کی مثل آخر تک)

وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ۔

اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۷۲ - فَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُوْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ أَنَّ أَبَا أَسْلَمَ الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ أَنَّ تَشَهُّدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يَتَشَهَّدُ بِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّأَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ۔

حضرت حارث بن یزید فرماتے ہیں مجھ سے ابو اسلم موذن نے بیان فرمایا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سُنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تشہد پڑھتے تھے "بسم اللہ و باللہ خیر الاسماء التحیات الطیبات الصلوات للہ (آخر تک) اللہ تعالیٰ کے نام اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو بہترین نام ہے۔ تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس نے آپ کو حق دے کر خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو، یا اللہ! مجھے بخش دے اور میری راہنمائی فرما۔

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُمْ وَخَالَفَ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ فَقَدْ تَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الرِّوَايَاتُ فَلَمْ يُخَالِفْهَا شَيْءٌ فَلَا يَنْبَغِيْ خِلَافُهَا وَلَا الْأَخْذُ بِغَيْرِهَا وَلَا الزِّيَادَةُ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا فِيْهَا إِلَّا أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

پس ان تمام حضرات نے تشہد کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کچھ روایت کیا جو ہم نے بیان کیا ہے انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ذکر کیا ان کی روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں ان کے خلاف کچھ بھی مروی نہیں، ان کی مخالفت کرنا ان کے علاوہ کو قبول کرنا اور ان پر اضافہ کرنا مناسب نہیں البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ایک حرف

حرفاً يزيد على غيره وهو التسليمات المباركات فقال قائلون هو أولى من حديث غيره إذ كان قد زاد عليه والزائد أولى من الناقص وقال آخرون بل حديث ابن مسعود وأبي موسى وابن عمر الذي رواه مجاهد وابن بابي أولى لاستقامة طرقهم واتفاقهم على ذلك لأن أبا الزبير لا يكافئ الأعمش ولا منصورا ولا مغيرة ولا أشباههم ممن روى حديث ابن مسعود ولا يكافئ قتادة في حديث أبي موسى ولا يكافئ أبا بشر في حديث ابن عمر ولو وجب الأخذ بما زاد وإن كان دونهم لوجب الأخذ بما زاد أيمن بن نابل على الليث عن أبي الزبير فإنه قد قال في التشهد أيضا بسم الله ولو وجب الأخذ بما زاد أبو أسلم عن عبد الله بن الزبير فإنه قد قال في التشهد أيضا بسم الله وزاد أيضا على ما في ذلك من الزيادة على حديث ابن مسعود فلما كانت هذه الزيادة غير مقبولة لأنه لم يزدها على الليث مثله لم يقبل زيادة أبي الزبير في حديث ابن عباس على عطاء بن أبي رباح لأن ابن جريج رواه عن عطاء عن ابن عباس موقوفا ورواه أبو الزبير عن سعيد بن جبير وطاوس عن ابن عباس مرفوعا ولو ثبتت هذه الأحاديث كلها وتكافأت في أسانيدها لكان حديث عبد الله أولها لأنهم قد أجمعوا أنه ليس للرجل أن يتشهد بما شاء من التشهد غير ما روي من ذلك فلما ثبت أن التشهد بخاص من الذكر وكان ما رواه عبد الله قد وافقه عليه كل من رواه عن النبي صلى الله عليه و

دوسروں سے زائد ہے اور وہ لفظ "مبارکات" ہے

پس کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ دوسروں کی روایت سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں اضافہ ہے اور زائد ناقص سے بہتر ہوتی ہے لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوموسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت جو ان سے مجاہد اور ابن بابا نے روایت کی ہے وہ بہتر ہے کیونکہ اس کے طرق روایت مضبوط ہیں اور اس پر اتفاق ہے کیونکہ ابوالزبیر، اعمش، منصور، مغیرہ، اور ان جیسے دوسرے حضرات جنھوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے کے برابر نہیں ہو سکتے نہ وہ ابوموسیٰ کی روایت میں قتادہ کی جگہ لے سکتے ہیں اور نہ ہی وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ابوالبشر کے برابر ہو سکتے ہیں اور اگر زائد کو اختیار کرنا واجب ہوتا اگرچہ وہ مذکورہ بالا راویوں سے رکھتے ہوں تو ایمن نابل نے ابوالزبیر سے لیث کی روایت پر جو اضافہ نقل کیا ہے اسے اختیار کرنا واجب ہوتا وہ تشہد میں بسم اللہ کا قول بھی کرتے ہیں اور جو کچھ ابو اسلم نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اضافہ روایت ہے اسے بھی اختیار کرنا ضروری ہوتا وہ بھی تشہد میں بسم اللہ کے قائل ہیں نیز انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی زائد نقل کیا ہے۔

پس جب یہ اضافہ غیر مقبول ہے کیونکہ لیث پر ان کی مثل نے زائد نہیں کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں حضرت عطاء ابن ابی رباح پر ابوالزبیر کا اضافہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا، کیونکہ انھوں نے بواسطہ عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے اور حضرت ابوالزبیر نے بواسطہ حضرت سعید بن جبیر اور طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

اگر یہ تمام احادیث ثابت ہو جائیں اور ان کی اسناد بھی ایک جیسی ہوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہوگی کیونکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ کسی انسان کے

marfat.com

اٰلِہٖ وَسَلَّمَ غَیْرُہٗ وَزَادَ عَلَیْہِ غَیْرُہٗ مَا لَیْسَ فِیْ تَشَھُّدِہٖ کَانَ مَا قَدْ اَجْمَعَ عَلَیْہِ مِنْ ذٰلِکَ اَوْلٰی اَنْ یَّتَشَھَّدَ بِہٖ دُوْنَ الَّذِیْ اخْتُلِفَ فِیْہِ **وَحُجَّۃٌ** اُخْرٰی اِنَّا قَدْ رَاَیْنَا عَبْدَ اللّٰہِ شَدَّدَ فِیْ ذٰلِکَ حَتّٰی اَخَذَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ اَلْوَاوَ فِیْہِ کَیْ یُوَافِقُوْا لَفْظَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ غَیْرَہٗ فَعَلَ ذٰلِکَ فَلِھٰذَا اِسْتَحْسَنَّا مَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ دُوْنَ مَا رُوِیَ عَنْ غَیْرِہٖ۔

لیے تشہد کے بارے میں مروی روایات کے علاوہ اپنی مرضی سے کچھ پڑھنا جائز نہیں۔ پس جب ثابت ہوا کہ تشہد ایک خاص ذکر ہے اور جو کچھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات کرنے والے باقی تمام راوی بھی اس میں آپ سے متفق ہیں اور دوسروں نے وہ اضافہ کیا ہے جو آپ کے تشہد میں ہے تو جس تشہد پر اتفاق ہے اسے پڑھنا زیادہ بہتر ہے بجائے اس کے جس میں اختلاف ہے۔

۱۴۷۳- **فَمِمَّا** رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ فِیْمَا ذَکَرْنَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَاْخُذُ عَلَیْنَا اَلْوَاوَ فِی التَّشَھُّدِ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تشہد کے بارے میں ہم سے قسم لیتے تھے۔

۱۴۷۴- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ یَحْیٰی عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰہِ رَجُلًا یَقُوْلُ فِی التَّشَھُّدِ بِسْمِ اللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ اَتَاْکُلُ۔

حضرت مسیب بن رافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو تشہد میں یوں کہتے ہوئے سنا "بسم اللہ التحیات للہ" تو اس سے فرمایا کیا تم کھانا کھا رہے ہو۔

۱۴۷۵- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّ الرَّبِیْعَ بْنَ خُثَیْمٍ لَقِیَ عَلْقَمَۃَ فَقَالَ اِنَّہٗ قَدْ بَدَا لِیْ اَنْ اَزِیْدَ فِی التَّشَھُّدِ وَمَغْفِرَتُہٗ فَقَالَ لَہٗ عَلْقَمَۃُ نَنْتَھِیْ اِلٰی مَا عُلِّمْنَاہٗ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ربیع بن خیثم کی حضرت علقمہ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے فرمایا میرا خیال ہے تشہد میں "ومغفرتہ" کے الفاظ بڑھا دوں۔ حضرت علقمہ نے فرمایا جو کچھ ہمیں معلوم ہوا ہے ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

۱۴۷۶- **حَدَّثَنَا** فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَتَیْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ یَزِیْدَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الْاَحْوَصِ قَدْ زَادَ فِیْ خُطْبَۃِ الصَّلٰوۃِ وَالْمُبَارَکَاتُ قَالَ فَاْتِہٖ فَقُلْ لَہٗ اِنَّ الْاَسْوَدَ یَنْھَاکَ وَیَقُوْلُ لَکَ اِنَّ عَلْقَمَۃَ

حضرت ابواسحٰق فرماتے ہیں میں حضرت اسود بن یزید کے پاس آیا تو کہا کہ حضرت ابوالاحوص نے نماز کے خطبہ میں "المبارکات" کا اضافہ کیا ہے انھوں نے فرمایا ان کے پاس جا کر کہو کہ ابوالاسود تمہیں اس سے روکتے ہیں اور وہ تمہیں کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ

marfat.com

ابنِ قَیسٍ تَعَلَّمَهُنَّ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ كَمَا يُتَعَلَّمُ السُّوْرَةُ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَدَّهُنَّ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ تَشَهُّدَ عَبْدِ اللّٰهِ۔

بن قیس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تشہد اس طرح سیکھتے تھے جیسے قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھی جاتی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کو انگلیوں پر گن کر سکھایا۔ اس کے بعد انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تشہد ذکر کیا۔

فَلِهٰذَا الَّذِیْ ذَكَرْنَا اسْتَحْبَبْنَا مَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لِتَشْدِيْدِهٖ فِيْ ذٰلِكَ وَلِاجْتِمَاعِهِمْ عَلَيْهِ اِذْ كَانُوْا قَدِ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّتَشَهَّدَ اِلَّا بِخَاصٍّ مِنَ التَّشَهُّدِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پس ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کو اس لیے پسند کرتے ہیں کہ آپ اس سلسلے میں سخت پابندی کرتے تھے نیز تمام حضرات کا اتفاق ہے کہ تشہد میں مخصوص کلمات ہی پڑھے جائیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

باب: نماز میں سلام کا طریقہ

۱۴۷۷ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ وَرَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِيْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں ایک سلام "السلام علیکم" (کے الفاظ سے) پھیرتے تھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمُصَلِّيَ يُسَلِّمُ فِيْ صَلٰوتِهٖ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يُّسَلِّمَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ التَّسْلِيْمَتَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى اَهْلِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ نمازی نماز میں سامنے کی طرف ایک بار سلام پھیرتے ہوئے کہے "السلام علیکم" ان حضرات نے اس مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا مناسب ہے کہ وہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دونوں طرف سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہے۔ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ

الْمَقَالَةِ الْأُولٰى أَنَّ حَدِيثَ سَعْدٍ هٰذَا إِنَّمَا رَوَاهُ كَمَا ذَكَرَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ خَاصَّةً وَقَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ مُصْعَبٍ غَيْرُهُ۔

کی اس مذکورہ بالا روایت کو صرف دراوردی نے ذکر کیا ہے جبکہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۷۸- **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدَّيْهِ مِنْ هٰهُنَا وَمِنْ هٰهُنَا۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک، حضرت مصعب بن ثابت سے وہ اسماعیل بن محمد سے وہ عامر بن سعد سے اور وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کے الفاظ سے سلام پھیرتے تھے حتی کہ آپ کے رُخسارِ مبارک کی سفیدی اِدھر سے بھی اور اُدھر سے بھی دکھائی دیتی تھی۔

۱۴۷۹- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ مُصْعَبِ ابْنِ ثَابِتٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن عمرو، حضرت مصعب بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعَ حِفْظِهِ وَإِتْقَانِهِ قَدْ رَوَاهُ عَنْ مُصْعَبٍ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْهُ وَوَافَقَهُ عَلٰى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَمَعَ تَقَدُّمِهِ وَجَلَالَتِهِ **ثُمَّ** قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ مُصْعَبٍ كَمَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَابْنُ الْمُبَارَكِ كَمَا رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ۔

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ جو اپنی یادداشت اور پختگی کے ساتھ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت کرتے ہیں جو حضرت دراوردی نے ان (حضرت مصعب) سے روایت کیا ہے۔ اور محمد بن عمرو جو اُن سے قدیم اور صاحبِ جلالت ہیں بھی حضرت عبداللہ بن مالک کی موافقت کرتے ہیں پھر یہ حدیث حضرت اسماعیل بن محمد سے مروی ہے وہ حضرت مصعب کے غیر سے روایت کرتے ہیں اور اس کا مضمون وہی ہے جو محمد بن عمرو

۱۴۸۰- **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتّٰى أَرٰى بَيَاضَ خَدِّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى أَرٰى بَيَاضَ خَدِّهِ۔

حضرت اسماعیل بن محمد، حضرت عامر بن سعد سے وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ میں آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی دیکھتا اور بائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ میں آپ رخسار مبارک کی سفیدی دیکھتا۔

marfat.com

فَقَدِ انْتَفٰی بِمَا ذَکَرْنَا مَا رَوٰی الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْہُ وَثَبَتَ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمَتَیْنِ وَقَدْ وَافَقَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

پس اس سے اس بات کی نفی ہو گئی جو دراوردی نے ذکر کی ہے اور بواسطہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ دو سلام پھیرتے تھے۔ اس سلسلے میں کئی دوسرے صحابہ کرام نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

۱۴۸۱۔ فَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ صَلّٰی بِنَا عَلِیٌّ یَوْمَ الْجَمَلِ صَلٰوۃً ذَکَّرَنَا صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ یَکُوْنَ نَسِیْنَاھَا اَوْ تَرَکْنَاھَا عَلٰی عَمْدٍ فَکَانَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَیُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جمل کے دن ہمیں اس طرح نماز پڑھائی کہ ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد آگئی جسے ہم یا تو بھول گئے تھے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا آپ نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے وقت تکبیر کہتے اور دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسَی الْعَبْسِیُّ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ خَدِّہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی ظاہر ہوتی آپ یوں کہتے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" "السلام علیکم ورحمۃ اللہ"

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابو الاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَۃُ وَالْاَسْوَدُ بْنُ یَزِیْدَ وَاَبُو الْاَحْوَصِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

حضرت علقمہ، اسود بن یزید اور ابو الاحوص رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔

marfat.com

كُنَّا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَلَّمْنَا بِاَيْدِيْنَا قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُسَلِّمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اَمَا يَكْفِيْ اَحَدُكُمْ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ وَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

والے گھوڑوں کی دموں کی طرح ہیں کیا تم میں سے کسی ایک کو یہ بات کافی نہیں کہ جب نماز میں بیٹھے تو ہاتھ کو ران پر رکھے اور انگلی سے اشارہ کرے اور کہے ”السلام علیکم، السلام علیکم“

۱۴۹۴۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ ثَنَا خَدِيْجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو (دونوں طرف) سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۹۵۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ وَّاَبُو الرَّبِيْعِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبی، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۹۶۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حُجْرًا اَبَا عَنْبَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ۔

حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حجر ابوعنبس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

۱۴۹۷۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمن سے سنا وہ حضرت وائل بن حجر سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۱۴۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَی الْفُضَیْلِ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حُرَیْزٍ اَنَّ قَیْسَ بْنَ اَبِیْ حَازِمٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَدِیَّ بْنَ عُمَیْرَةَ الْحَضْرَمِیَّ حَدَّثَهٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ عَنْ یَمِیْنِهٖ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهٖ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَنْ یَسَارِهٖ وَیُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهِ الْاَیْسَرِ۔

حضرت عدی بن عمیرہ حضرمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں سلام پھیرتے تو دائیں طرف متوجہ ہوتے حتیٰ کہ آپ کے چہرہ انور کی سفیدی دکھائی دیتی پھر بائیں طرف کے رخسار مبارک سے سفیدی نظر آتی۔

۱۴۹۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَیَّاشُ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا قُرَّةُ قَالَ ثَنَا بُدَیْلٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیُّ لِقَوْمِهٖ اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الصَّلٰوةَ وَسَلَّمَ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا کَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم فرماتے ہیں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم سے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) نہ پڑھاؤں، پھر انہوں نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا اور پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اس طرح تھی۔

۱۵۰۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا هَوْذَةُ ابْنُ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ رَاَیْنَا بَیَاضَ خَدِّهِ الْاَیْمَنِ وَبَیَاضَ خَدِّهِ الْاَیْسَرِ۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تو آپ کے سلام پھیرتے وقت ہم آپ کے دائیں اور بائیں رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے۔

۱۵۰۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا قَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ عَنْ عُمَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ الطَّائِفِیِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ اَوْ اَوْسِ بْنِ اَبِیْ اَوْسٍ قَالَ اَقَمْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

حضرت اوس بن اوس یا اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصف ماہ قیام کیا میں نے دیکھا کہ آپ نماز پڑھتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے۔

marfat.com

وَسَلَّمَ نِصْفَ شَهْرٍ قِرَاءَتَهُ يُصَلِّي وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

١٥٠٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الصُّوفِيُّ قَالَ ثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ ثَنَا الْمِنْهَالُ ابْنُ خَلِيفَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو أُمَيَّةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ابو امیہ نے نماز پڑھائی پھر بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَّا وَقَدْ دَخَلَ فِيمَا رَوَيْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ فَإِنَّمَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ مَنْ يُخَالِفُهُ إِلَى حَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ الَّذِي قَدْ بَيَّنَّا فَسَادَهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ.

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں کوئی ایسی بات معلوم نہیں جو نماز میں سلام کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہو مگر وہ اس باب میں مروی روایت میں داخل ہو گی اور جن لوگوں نے حدیث دراوردی کے باعث اس کی مخالفت کی ہے تو ہم اس باب کے شروع میں اس حدیث کا فساد واضح کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں بعض لوگوں نے اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

١٥٠٣- وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ قَالَا ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً.

حضرت زہیر بن محمد، حضرت ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے تھے۔

قِيلَ لَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ أَصْلُهُ مَوْقُوفٌ عَلَى عَائِشَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلًا ثِقَةً فَإِنَّ رِوَايَةَ عَمْرِو ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْهُ تُضَعَّفُ جِدًّا هٰكَذَا قَالَ يَحْيَى ابْنُ مَعِينٍ فِيمَا حَكَى لِي عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا لَا مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ إِلَيَّ وَزَعَمَ أَنَّ فِيهَا تَخْلِيطًا كَثِيرًا

ان سے کہا جائے گا کہ یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر موقوف ہے۔ حفاظ حدیث نے اسے اسی طرح روایت کیا اور (اس کے راوی) حضرت زہیر بن محمد اگرچہ ثقہ آدمی ہیں لیکن ان سے عمرو بن ابی سلمہ کی روایت کو نہایت ضعیف قرار دیا گیا۔ ہمارے متعدد اصحاب نے یحیی ابن معین سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ ان میں سے حضرت علی بن عبد الرحمن میرے نزدیک زیادہ مامون ہیں اور ان کے خیال میں اس حدیث میں بہت غلط ملط ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِذَا ثَبَتَ عَنْ عَائِشَةَ فِيمَا ذَكَرْتَ فَمَنْ تُعَارِضُهَا فِي ذٰلِكَ مِنْ أَصْحَابِ

اگر کوئی شخص کہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہ ثابت ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا تو کس صحابی کے ساتھ اس

marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ۔

کا تعارض ہے؟ اس سے کہا جائیگا حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما (کے موقف) سے اس کا تعارض ہے جیسا کہ اس باب میں پہلے گزر چکا ہے۔

۱۵۰۴۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ يَنْتَقِلُ سَاعَتَئِذٍ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔ پھر اسی وقت اٹھ کھڑے ہوتے جیسے گرم پتھر پر ہوں۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام، حضرت حماد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ۔

حضرت ابورزین فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ قِيْلَ لِسُفْيَانَ عَلِيٌّ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت سفیان، حضرت عاصم سے وہ ابورزین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔ حضرت سفیان سے پوچھا گیا کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا ہاں۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ فَسَلَّمَا تَسْلِيْمَتَيْنِ۔

حضرت عاصم، ابورزین سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی دونوں نے دو، دو سلام پھیرے۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت شقیق بن سلمہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ

حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

marfat.com

قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ اَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ فَكِلَاهُمَا يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

انھوں نے حضرت علی المرتضیٰ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی وہ دونوں دائیں اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۱- **حَدَّثَنَا** اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاؤدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

حضرت شقیق، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۲- **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ اَمِيْرًا صَلّٰى بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنّٰى عَلِقَهَا **فَسَمِعْتُ** ابْنَ اَبِيْ دَاؤدَ يَقُوْلُ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ هٰذَا مِنْ اَصَحِّ مَا رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر مکہ نے نماز پڑھائی تو دونوں طرف سلام پھیرا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہیں معلوم ہے اس نے یہ حدیث کہاں سیکھی۔ ابن ابی داؤد کہتے ہیں یحییٰ بن معین نے کہا کہ اس باب میں مروی روایات میں یہ سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۵۱۳- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ كَانَ عَمَّارٌ اَمِيْرًا عَلَيْنَا سَنَةً لَا يُصَلِّيْ صَلٰوةً اِلَّا سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں ایک سال حضرت عمار ہمارے امیر تھے وہ ہر نماز میں دائیں اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ سلام پھیرتے۔

۱۵۱۴- **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاٰى سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوةِ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو دائیں بائیں سلام پھیرتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت

marfat.com

وَعَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَعَمَّارٌ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُمْ يُسَلِّمُونَ عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ عَلٰى قُرْبِ عَهْدِهِمْ بِرُؤْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَحِفْظِهِمْ لِأَفْعَالِهٖ فَمَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ خِلَافُهُمْ لَوْ لَمْ يَكُنْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَكَيْفَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ فِعْلَهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَإِنْ أَنْكَرَ مُنْكِرٌ مَا رَوَيْنَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَتَيْنِ وَمَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِي ذٰلِكَ

۱۵۱۵ - وَاحْتَجَّ لِمَا أَنْكَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَبِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ أَتَحْفَظُ التَّكْبِيرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَالتَّسْلِيمَ قَالَ وَاحِدَةٌ

قَالَ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَحْفَظَ هُوَ التَّسْلِيمَ وَاحِدَةً وَقَدْ رَأَى عَلِيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ يُسَلِّمَانِ اثْنَتَيْنِ أَفَتَرَى عَمَّنْ حَفِظُوا الْوَاحِدَةَ غَيْرِهِمَا وَعَنْهُمَا كَانَ يَتَحَفَّظُ وَبِهِمَا كَانَ يَقْتَدِي فَفِي ثُبُوتِ هٰذَا عَنْهُ مَا يَجِبُ بِهٖ فَسَادُ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي التَّسْلِيمَتَيْنِ قِيلَ لَهُ إِنَّ الَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُ فِي التَّسْلِيمَتَيْنِ صَحِيحٌ لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ فِي إِسْنَادِهٖ وَلَا فِي مَتْنِهٖ وَذٰلِكَ عَلَى السَّلَامِ مِنَ الصَّلَوَاتِ ذَوَاتِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالَّذِي أَرَادَهُ أَبُو وَائِلٍ فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ مِنَ السَّلَامِ مَرَّةً وَاحِدَةً هُوَ

علی المرتضیٰ، ابن مسعود اور عمار رضی اللہ عنہم اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات جن کا ہم نے ذکر کیا دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے۔ چونکہ ان حضرات کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف تازہ تازہ حاصل ہوا تھا اور وہ آپ کے افعال مبارکہ کو زیادہ یاد رکھتے تھے لہٰذا کسی نے بھی ان کے خلاف بات نہیں کی۔ اگر اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مروی نہ ہوتا تو بھی ان کی مخالفت مناسب نہ تھی تو اب انکی مخالفت کیسے جائز ہوگی جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے فعل کی موافقت میں روایات مروی ہیں۔ اگر کوئی منکر اس روایت کا انکار کرے جو ہم نے بواسطہ ابو وائل، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نماز میں دونوں طرف سلام پھیرتے تھے اور اس سلسلے میں انکے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو وائل سے پوچھا کیا تمہیں تکبیر یاد ہے انھوں نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا سلام! فرمایا ایک ہے۔ تو اب کیسے جائز ہے کہ انہیں خود تو ایک سلام یاد ہو اور انھوں نے حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو دو سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہو۔ تو ان دونوں کے علاوہ انھیں کس سے ایک سلام یاد ہے حالانکہ وہ تو ان ہی سے یاد کرتے اور ان ہی کی اقتداء کرتے تھے۔ پس اس روایت کا ثابت ہونا اور اس سے ثابت شدہ کا واجب ہونا اس روایت کے فساد کو ظاہر کرتا ہے جو تم نے دو سلاموں کے بارے میں روایت کی ہے۔

تو اس شخص سے کہا جائیگا کہ جو کچھ ہم نے دو سلاموں کے بارے میں ان سے روایت کیا ہے وہ صحیح ہے اس کی سند اور متن میں کوئی خرابی نہیں اور یہ رکوع و سجود والی نمازوں کے سلام سے متعلق ہے اور جو کچھ ابو وائل نے عمرو بن مرہ کی روایت میں ایک سلام کا ذکر کیا ہے وہ تکبیر والی نماز کے بارے میں ہے کیونکہ کوفیوں کی ایک جماعت جن میں حضرت ابراہیم بھی ہیں وہ نماز جنازہ میں ہلکا سا سلام پھیرتے تھے اور باقی تمام نمازوں میں وہ دو سلام پھیرتے تھے اس سلسلے میں ہمارے نزدیک ابو وائل کی روایت کا یہی مطلب ہے اس لیے ان سے مروی روایات کو اس بات پر

marfat.com

فِي الصَّلَوَاتِ ذَاتِ التَّكْبِيْرِ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوْفِيِّيْنَ مِنْهُمْ إِبْرَاهِيْمُ يُسَلِّمُوْنَ فِيْ صَلَوٰتِهِمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ تَسْلِيْمَةً خَفِيْفَةً وَّ يُسَلِّمُوْنَ فِيْ سَائِرِ صَلَوَاتِهِمْ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَهٰكَذَا مَعْنٰى حَدِيْثِ أَبِيْ وَائِلٍ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ وَلِهٰذَا أَوْلٰى أَنْ يُّحْمَلَ عَلَيْهِ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يُضَادَّ بَعْضُهُ بَعْضًا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ يُسَلِّمُوْنَ فِيْ صَلَوٰتِهِمْ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً۔

محمول کرنا مناسب ہے تاکہ روایات باہم متضاد نہ ہوں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت حسن بصری اور ابن سیرین رحمہم اللہ اپنی نمازوں میں ایک طرف سلام پھیرتے تھے۔ اور اس سلسلے میں وہ یوں ذکر کرے۔

۱۵۱۶۔ **وَذَكَرَ** فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَانَا يُسَلِّمَانِ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً حِيَالَ وُجُوْهِهِمَا۔

حضرت ابن عون، حضرت محمد سے اور حضرت اشعث، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں، وہ دونوں نماز میں سامنے کی طرف ایک بار سلام کہتے تھے

۱۵۱۷۔ **وَمَا** حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ وَ مُحَمَّدٍ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً۔

حضرت ابن عون، حضرت حسن اور محمد رحمہم اللہ سے ایک سلام نقل کرتے ہیں

۱۵۱۸۔ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہم اللہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قِيْلَ لَهُ صَدَقْتَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ هٰؤُلَاءِ وَقَدْ رُوِيَ عَمَّنْ قَبْلَهُمْ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ مَعَ مَا قَدْ تَوَاتَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى وَهُمَا مِنَ التَّابِعِيْنَ أَكْبَرُ مِنْ أُولٰئِكَ خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ۔

اس معترض سے کہا جائے گا تم نے سچ کہا ان لوگوں سے یہی بات مروی ہے اور ان سے پہلے لوگوں سے وہ بات مروی ہے جو ہم نے ذکر کی اور وہ اس کے خلاف ہے علاوہ ازیں جو کچھ پہلے ذکر ہوا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ حضرت سعید بن مسیب اور ابن ابی لیلیٰ سے جو ان سے بڑے درجے کے تابعی تھے اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۵۱۹۔ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنْ

حضرت زہرہ بن معبد فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ دائیں بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

marfat.com

زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَهٰذَانِ تَابِعِيَّانِ مَعَهُمَا مِنَ الْقِدَمِ مِنَ الصُّحْبَةِ بِجَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ لِلَّذِيْ يُخَالِفُهُمَا فَالَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا مِنْ ذٰلِكَ اَوْلٰى لِاِقْتِدَائِهِمَا بِمَنْ قَبْلَهُمَا وَلِمُوَافَقَتِهِمَا لِمَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَهٰذَا اَيْضًا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت حکم فرماتے ہیں میں ابن ابی لیلیٰ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا وہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتے تھے۔

پس یہ دو تابعی ہیں جنھیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے قدیم صحبت حاصل تھی اور یہ مقام اس باب میں ذکر کیے گئے ان کے علاوہ حضرات کو حاصل نہیں ہے لہٰذا جو کچھ ہم نے ان سے روایات کیا ہے وہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ انھوں نے اپنے سے پہلے حضرات کی اقتداء کی اور اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس کی موافقت کی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۵۸ السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ هَلْ هُوَ مِنْ فُرُوْضِهَا اَوْ مِنْ سُنَنِهَا

باب ۵۸: نماز میں سلام فرض ہے یا سنت

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَاِحْرَامُهَا التَّكْبِيْرُ وَاِحْلَالُهَا التَّسْلِيْمُ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی چابی طہارت ہے، اس کا احرام تکبیر ہے اور سلام کے ذریعے اس سے باہر آنا ہے۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کا قول

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ بِغَيْرِ تَسْلِيْمٍ فَصَلٰوتُهٗ بَاطِلَةٌ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا

ایک قوم کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ جب کوئی شخص سلام کے بغیر نماز سے باہر آتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی تحلیل سلام ہے پس اس کے بغیر نماز سے باہر آنا جائز نہیں۔

marfat.com

بِغَيْرِهٖ۔ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَافْتَرَقُوْا عَلٰى قَوْلَيْنِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اِذَا قَعَدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ وَاِنْ لَمْ يُسَلِّمْ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ وَاِنْ لَمْ يُسَلِّمْ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لِلْفَرِيْقَيْنِ جَمِيْعًا عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ اِنَّمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ رَأْيِهٖ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ كَانَ عِنْدَهٗ عَلٰى غَيْرِ مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے اور ان حضرات کے بھی دو قول ہیں بعض کہتے ہیں جب تشہد کی مقدار قعدہ کرے تو نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ سلام نہ پھیرے اور بعض کہتے ہیں جب نماز کے آخری سجدے سے سر اٹھائے تو نماز پوری ہو جاتی ہے اگرچہ تشہد بھی نہ پڑھے اور سلام بھی نہ پھیرے پہلے گروہ کے خلاف ان دو گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہ بات مروی ہے کہ اس کی تحلیل سلام ہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔ یہ خود ان کی اپنی رائے اس سلسلے میں اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول کے قائلین نے سمجھا ہے۔ پس انھوں نے یوں ذکر کیا ہے

١٥٢٢۔ **فَذَكَرُوْا** مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ سَجْدَةٍ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ۔

حضرت عاصم بن حمزہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب آخری سجدے سے سر اٹھا لے تو نماز مکمل ہو گئی۔

فَهٰذَا عَلِيٌّ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى اَنَّ الصَّلٰوةَ لَا تَتِمُّ اِلَّا بِالتَّسْلِيْمِ اِذْ كَانَتْ تَتِمُّ عِنْدَهٗ بِمَا هُوَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ وَكَانَ مَعْنٰى وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ عِنْدَهٗ اَيْضًا هُوَ التَّحْلِيْلُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ اَنْ يَحِلَّ بِهٖ لَا بِغَيْرِهٖ وَالتَّمَامُ الَّذِيْ لَا يَجِبُ بِمَا يَحْدُثُ بَعْدَهٗ اِعَادَةُ الصَّلٰوةِ غَيْرُهٗ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ قَدْ قَالَ تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ فَكَانَ الَّذِيْ هُوَ لَا يَدْخُلُ فِيْهَا اِلَّا بِهٖ فَكَذٰلِكَ لَمَّا قَالَ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ كَانَ كَمَا هُوَ اَيْضًا لَا يَخْرُجُ مِنْهَا اِلَّا بِهٖ **قِيْلَ** لَهٗ اِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ

تو یہ ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نماز کی تحلیل سلام پھیرنا ہے اور ان کے نزدیک نماز کی تکمیل کے لیے سلام ضروری نہیں ہے، کیونکہ ان کے نزدیک سلام سے پہلے نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کے نزدیک "تحلیلہا التسلیم" کا مطلب یہ ہے کہ سلام کے ساتھ نماز سے باہر آنا چاہیے۔ کسی اور عمل کے ذریعے نہیں، اور نماز کی تکمیل یہ ہے کہ اگر اس کے بعد سلام کے علاوہ کسی بات کے ذریعے باہر آئے تو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ آپ نے فرمایا "اس کی تحریمہ تکبیر ہے" تو نماز میں اس کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں تو "اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے" کا مطلب یہی ہوگا کہ اس کے بغیر نماز سے باہر آنا جائز نہیں، تو جواباً کہا جائے گا کہ کسی کام کو شروع کرنے کے لیے

marfat.com

الدُّخُولُ فِي الْأَشْيَاءِ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهِ مِنَ الدُّخُولِ فِيهَا وَقَدْ يَخْرُجُ مِنَ الْأَشْيَاءِ مِنْ حَيْثُ أُمِرَ أَنْ يَخْرُجَ بِهِ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا النِّكَاحَ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُعْقَدَ عَلَى الْمَرْأَةِ وَهِيَ فِي عِدَّةٍ وَكَانَ مَنْ عَقَدَهُ عَلَيْهَا وَهِيَ كَذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ مَالِكًا لِبُضْعِهَا وَلَا وَجَبَ لَهُ عَلَيْهَا نِكَاحٌ فِي أَشْبَاهٍ لِذٰلِكَ كَثِيرَةٍ يَطُولُ بِذِكْرِهَا الْكِتَابُ وَأُمِرَ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْهُ إِلَّا بِالطَّلَاقِ الَّذِي لَا إِثْمَ فِيهِ وَأَنْ تَكُونَ الْمُطَلَّقَةُ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ فَكَانَ مَنْ طَلَّقَ عَلَى غَيْرِ مَا أُمِرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَطَلَّقَ ثَلٰثًا أَوْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا يَلْزَمُهُ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ آثِمًا وَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ مِنَ النِّكَاحِ الصَّحِيحِ فَكَانَ قَدْ بُيِّنَتِ الْأَسْبَابُ الَّتِي تُمْلَكُ بِهَا الْأَبْضَاعُ كَيْفَ هِيَ وَالْأَسْبَابُ الَّتِي تَزُولُ بِهَا الْأَمْلَاكُ عَنْهَا كَيْفَ هِيَ وَنُهُوا عَمَّا خَالَفَ ذٰلِكَ أَوْ شَيْئًا مِنْهُ فَكَانَ مَنْ فَعَلَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ لِيَدْخُلَ بِهِ وَالْخُرُوجُ مِنْهَا قَدْ يَكُونُ مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهِ وَقَدْ يَكُونُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ فِي الصَّلٰوةِ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ فَيَكُونَ الدُّخُولُ فِيهَا غَيْرُ وَاجِبٍ إِلَّا بِمَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الدُّخُولِ فِيهَا الْخُرُوجُ مِنْهَا بِمَا أُمِرَ بِهِ مِمَّا يَخْرُجُ بِهِ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوتِهِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ۔

۱۵۲۳- مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

وہی بات اختیار کی جائے گی جس کا حکم دیا گیا ہے لیکن باہر آنے کے لیے بھی وہ بات اختیار کی جاتی ہے جس کا حکم دیا گیا ہو اور کبھی اس کے علاوہ کو اپنایا جاتا ہے۔

مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ عدت گزرنے والی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے اور جو آدمی اس حالت میں اس سے نکاح کرے وہ اس کی بضع کا مالک نہیں ہوگا اور نہ ہی نکاح منعقد ہوگا۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن کے ذکر سے کتاب طوالت اختیار کر جائے گی۔ اور نکاح سے باہر آنے کے لیے طلاق کا حکم دیا گیا ہے جس میں گناہ نہ ہو وہ یہ کہ عورت (حیض سے) پاک ہو اور جماع نہ کیا ہو۔ پس جو شخص اس مامور بہ طریقے کے علاوہ طلاق دے تین طلاقیں دے، یا حالت حیض میں طلاق دے تو طلاق لازم ہو جائے گی اگرچہ وہ گنہگار ہوگا اور اس ممنوع طلاق کے ذریعے صحیح نکاح ختم ہو جائے گا۔ وہ اسباب بھی بیان کر دیے گئے ہیں جن کے ذریعے ملک بضع حاصل ہوتی ہے اور وہ اسباب بھی واضح ہیں جن کے ذریعے یہ ملکیت ختم ہوتی ہے۔ اس کے خلاف کرنے سے منع کیا گیا ہے لہٰذا جو شخص ممنوع طریقے سے نکاح کرنا چاہے وہ نہیں کر سکتا لیکن جب نکاح سے باہر آنا چاہے تو بتائے ہوئے اور ممنوع طریقے دونوں کے ساتھ باہر نکل سکتا ہے۔ پس جب بات یہ ہے کہ اشیاء میں داخلے کے لیے وہی طریقہ اختیار کیا جائے گا جس کا حکم دیا گیا ہے لیکن باہر نکلنے کے لیے بتایا ہوا یا دوسرا طریقہ کوئی بھی راستہ اختیار کرے نکل آئے گا تو نماز کے بارے میں بھی یہی قیاس ہے کہ اس میں اسی بات کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں جس کا حکم دیا گیا ہے اور باہر آنے کے لیے کبھی وہ راستہ اختیار کیا جاتا ہے جو بتایا گیا اور کبھی اس کے علاوہ۔

اور جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص آخری

marfat.com

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ رَافِعٍ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ السُّجُوْدِ فَقَدْ مَضَتْ صَلٰوتُهٗ اِذَا هُوَ اَحْدَثَ۔

سجدے سے سر اٹھائے اور بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز ہو گئی۔

۱۵۲۴۔ وَمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيْعِ اللُّؤْلُئِيُّ قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت معاذ بن حکم، حضرت عبدالرحمن بن زیاد سے روایت کرتے اور وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

قِيْلَ لَهُمْ اِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَرَوَاهُ قَوْمٌ هٰكَذَا وَرَوَاهُ اٰخَرُوْنَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس روایت میں اختلاف ہے ایک قوم نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس کے علاوہ روایت کیا ہے۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ وَعَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ رَافِعٍ التَّنُوْخِيِّ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى الْاِمَامُ الصَّلٰوةَ فَقَعَدَ فَاَحْدَثَ هُوَ اَوْ اَحَدٌ مِمَّنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ مَعَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ الْاِمَامُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ فَلَا يَعُوْدُ فِيْهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پوری کر کے قعدہ کرے پھر سلام سے پہلے وہ یا کوئی ایک مقتدی بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا مَعْنَاهُ غَيْرُ مَعْنَى الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا بِلَفْظٍ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پس یہ معنیٰ پہلی حدیث کے مفہوم کے خلاف ہے اس کے علاوہ الفاظ کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا مُعَاذٌ فَلَقِيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زِيَادٍ

معاذ بن حکم، سفیان ثوری سے اور وہ عبدالرحمن بن زیاد بن انعم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ابوبکرہ کی حدیث جو بواسطہ ابوداؤد ابن مبارک سے مروی ہے کی مثل حدیث ذکر کی معاذ بن حکم کہتے ہیں ہیں پھر میں نے عبدالرحمن بن زیاد بن انعم سے ملاقات

ابن انعم فحدثني عن عبد الرحمن بن رافع
وبكر بن سوادة فقلت له لقيتهما جميعا فقال
كليهما حدثني به عن عبد الله بن عمرو ان رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم قال اذا رفع
المصلي رأسه من آخر صلوته وقضى تشهده
ثم احدث فقد تمت صلوته فلا يعودلها.

۱۵۲۷: **واحتج** الذين قالوا لا تتم الصلوة
حتى يقعد فيها قدر التشهد بما حدثنا فهد
قال ثنا ابو نعيم وابو غسان واللفظ لابي نعيم
قالا ثنا زهير بن معاوية عن الحسن بن الحر
قال حدثني القاسم بن مخيمرة قال اخذ
علقمة بيدي فحدثني ان عبد الله بن مسعود
اخذ بيده وان رسول الله صلى الله عليه و
آله وسلم اخذ بيده وعلمه التشهد فذكر
التشهد على ما ذكرنا عن عبد الله في باب
التشهد وقال فاذا فعلت ذلك او قضيت
هذا فقد تمت صلاتك ان شئت ان تقوم
فقم وان شئت ان تقعد فاقعد.

۱۵۲۸- **حدثنا** الحسين بن نصر قال
ثنا احمد بن يونس قال ثنا زهير قال ثنا
الحسن بن الحر فذكر مثله باسناده.

۱۵۲۹- **حدثنا** ابراهيم بن ابي داؤد قال
ثنا ابو معشر البراء عن ابي حمزة عن ابراهيم
عن علقمة عن عبد الله عن النبي صلى الله
عليه وآله وسلم ثم ذكر التشهد وقال لا
صلوة الا بتشهد.

فردوا ما ذكرنا من قول رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم ردوا من
قول عبد الله.

کہ انھوں نے حضرت عبدالرحمن رافع اور بکر بن سوادہ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے
بیان کیا میں نے پوچھا آپ نے ان دونوں سے ملاقات کی ہے انھوں نے کہا کہ ان
دونوں نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نمازی نماز کے آخر
میں (سجدے سے) سر اٹھائے اور تشہد پورا کرے تو اس کی نماز
مکمل ہو گئی پس اسے نہ لوٹائے۔ جن لوگوں نے کہا ہے کہ جب
تک تشہد کی مقدار قعدہ نہ کرے نماز مکمل نہیں ہوتی انھوں نے
یوں استدلال کیا ہے:۔

قاسم بن مخیمرہ فرماتے ہیں حضرت علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر
مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا
ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ابن مسعود رضی اللہ
عنہ) کا ہاتھ پکڑا ان کو تشہد سکھایا پھر انھوں نے اسی طرح تشہد کا ذکر
کیا جس طرح ہم نے تشہد کے باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہوئے) ذکر کیا ہے اور فرمایا
جب تم ایسا کر لو یا اسے ادا کر لو تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اگر
کھڑے ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھ جاؤ۔

حضرت زہیر کہتے ہیں ہم سے حضرت حسن بن حر
نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس
کی مثل ذکر کیا۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ)
سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں
کہ پھر تشہد کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تشہد کے بغیر نماز نہیں
ہوتی۔

پس انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی
روایت کیا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ذکر
کیا۔

marfat.com

۱۵۳۰- مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا أَبُو وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ التَّشَهُّدُ انْقِضَاءُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيمُ إِذْنٌ بِانْقِضَائِهَا.

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تشہد، اختتام نماز ہے اور سلام اس اختتام کی اجازت ہے۔

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ تَرْكَ السَّلَامِ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلٰوةِ وَهُوَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمْ يُسَلِّمْ فَلَمَّا أُخْبِرَ بِصَنِيعِهِ فَثَنَّى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ ترک سلام نماز کو توڑنے والی باتوں میں سے نہیں اور وہ اس طرح کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھیں اور سلام نہ پھیرا جب آپ کو اس عمل کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے پاؤں مبارک ٹیڑھا کرتے ہوئے دو سجدے کیے۔

۱۵۳۱- كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

جیسا کہ حضرت ربیع کی روایت میں ہے، حضرت علقمہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَدْخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَكْعَةً مِنْ غَيْرِهَا قَبْلَ السَّلَامِ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلصَّلٰوةِ وَلَوْ رَآهُ مُفْسِدًا إِذًا لَأَعَادَهَا فَلَمَّا لَمْ يُعِدْهَا وَقَدْ خَرَجَ مِنْهَا إِلَى الْخَامِسَةِ لَا بِتَسْلِيمٍ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السَّلَامَ لَيْسَ مِنْ صُلْبِهَا أَلَا تَرَى أَنَّهُ لَوْ كَانَ جَاءَ بِالْخَامِسَةِ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِمَّا قَبْلَهَا سَجْدَةٌ كَانَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلْأَرْبَعِ لِأَنَّهُ خَلَطَهُنَّ بِمَا لَيْسَ مِنْهُنَّ فَلَوْ كَانَ السَّلَامُ وَاجِبًا كَوُجُوبِ سُجُودِ الصَّلٰوةِ لَكَانَ حُكْمُهُ أَيْضًا كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ بِخِلَافِهِ فَهُوَ سُنَّةٌ.

پس اس حدیث میں ہے کہ آپ نے سلام پھیرے بغیر نماز میں اس کے علاوہ دو رکعتیں داخل کیں اور اسے مفسد نماز نہ خیال کیا اگر اسے مفسد نماز سمجھتے تو اس وقت نماز لوٹاتے جب نماز نہ لوٹائی اور سلام کے بغیر پانچویں رکعت کی طرف نکل گئے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سلام نماز کے فرائض میں سے نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص پانچویں رکعت پڑھے اور اس کے ذمہ پہلے کا کوئی سجدہ ہو تو یہ چار رکعات کو باطل کر دیتی ہے کیونکہ اس نے ان رکعات کو غیر کے ساتھ ملایا، پس اگر سلام سجدۂ نماز کی طرح واجب ہوتا تو اس کا حکم بھی یہی ہوتا لیکن وہ اس کے خلاف ہے پس وہ سنت ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلَى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے پس اسے یاد نہ ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار؟ تو یقین پر عمل کرے اور شک کو چھوڑ دے، اگر نماز کم ہو تو اسے

الْيَقِيْنِ وَيَدَعُ الشَّكَّ فَإِنْ كَانَتْ صَلٰوتُهُ نَقَصَتْ فَقَدْ أَتَمَّهَا وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ الشَّيْطٰنَ وَإِنْ كَانَتْ صَلٰوتُهُ تَامَّةً كَانَ مَا زَادَ وَالسَّجْدَتَانِ لَهُ نَافِلَةً **فَقَدْ** جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْخَامِسَةَ الزَّائِدَةَ وَالسَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ لِلسَّهْوِ تَطَوُّعًا وَلَمْ يَجْعَلْ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ بِذٰلِكَ فَاسِدًا وَإِنْ كَانَ الْمُصَلِّيْ قَدْ خَرَجَ مِنْهَا إِلَيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّلٰوةَ تُتَمُّ بِغَيْرِ تَسْلِيْمٍ وَأَنَّ التَّسْلِيْمَ مِنْ سُنَنِهَا لَا مِنْ صُلْبِهَا **فَكَانَ** تَصْحِيْحُ مَعَانِي الْاٰثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ يُوْجِبُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الَّذِيْنَ قَالُوْا لَا تَتِمُّ الصَّلٰوةُ حَتّٰى يَقْعُدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ لِأَنَّ حَدِيْثَ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَمَلَ مَا ذَكَرْنَا وَاخْتُلِفَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا وَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَهُوَ الَّذِيْ لَمْ يُخْتَلَفْ فِيْهِ **وَأَمَّا** وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ اٰخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاتِهٖ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ قَالُوْا رَأَيْنَا هٰذَا الْقُعُوْدَ قُعُوْدًا لِلتَّشَهُّدِ وَفِيْهِ ذِكْرٌ يُتَشَهَّدُ بِهٖ فَكُلٌّ أَنَّ ذٰلِكَ الْقُعُوْدَ الْأَوَّلَ وَمَا فِيْهِ مِنَ الذِّكْرِ لَيْسَ هُوَ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ بَلْ هُوَ مِنْ سُنَنِهَا وَاخْتُلِفَ فِي الْقُعُوْدِ الْأَخِيْرِ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ كَالْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ وَيَكُوْنَ مَا فِيْهِ كَمَا فِي الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ فَيَكُوْنَ سُنَّةً وَكُلُّ مَا يُفْعَلُ فِيْهِ سُنَّةً كَمَا كَانَ الْقُعُوْدُ الْأَوَّلُ سُنَّةً وَكُلُّ مَا يُفْعَلُ فِيْهِ سُنَّةً وَقَدْ رَأَيْنَا الْقِيَامَ الَّذِيْ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ الَّذِيْ فِيْهَا

پورا کرے اور دو سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے کرے اور اگر نماز مکمل ہو گئی تو جو زائد پڑھا ہے وہ اور دو سجدے اس کے لیے نفل ہو جائیں گے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچویں زائد رکعت اور سہو کے دو سجدوں کو نفل قرار دیا اور اس سے پہلے کی نماز کو اس کے ذریعے فاسد قرار نہیں دیا اگرچہ نمازی اس (فرض نماز) سے اس (نفل نماز) کی طرف نکل گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نماز سلام کے بغیر بھی مکمل ہو جاتی ہے اور سلام، نماز کی سنتوں میں سے ہے فرائض میں نہیں۔

پس اس باب میں روایات کے معانی کی تصحیح اس بات کو واجب کرتی ہے جس کی طرف وہ لوگ گئے ہیں جنھوں نے کہا ہے کہ مقدار تشہد بیٹھنے سے نماز مکمل ہو جاتی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر و رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف نہیں ہے

بطورِ قیاس اس کا بیان یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں جب نماز کے آخری سجدے سے سر اٹھائے تو نماز مکمل ہو جاتی ہے وہ کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تشہد کا قعدہ ہے اس میں ذکر ہے جس کے ساتھ تشہد پڑھا جاتا ہے اور سلام ہے جس کے ساتھ نماز سے باہر آتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی نماز میں قعدہ ہے اس میں ذکر ہے جس کے ساتھ تشہد پڑھتے ہیں پس سب کا اتفاق ہے کہ پہلا قعدہ اور اس میں پایا جانے والا ذکر نماز کے فرائض سے نہیں، بلکہ سنتوں (واجبات) سے ہے۔ آخری قعدے میں اختلاف ہے پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ بھی پہلے قعدے کی طرح ہو اور اس میں جو کچھ ہے اس کا بھی وہی حکم ہو جو پہلے قعدہ کے افعال کا ہے پس وہ بھی سنت (واجب) ہو گا۔ —— اور اس کے اعمال بھی سنت (غیر فرض) ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ قیام، رکوع اور سجدہ تمام باتیں

marfat.com

أَيْضًا كُلُّهُ كَذٰلِكَ **فَالنَّظَرُ** عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ الْقُعُوْدُ فِيْهَا أَيْضًا كُلُّهُ كَذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ بَعْضُهُ بِاتِّفَاقِهِمْ سُنَّةً كَانَ مَا بَقِيَ مِنْهُ كَذٰلِكَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ **وَاحْتَجَّ** عَلَيْهِمُ الْاٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا قَدْ رَأَيْنَا الْقُعُوْدَ الْأَوَّلَ مَنْ قَامَ عَنْهُ سَاهِيًا حَتّٰى اسْتَتَمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالْمُضِيِّ فِيْ قِيَامِهٖ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِالرُّجُوْعِ إِلَى الْقُعُوْدِ وَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْاٰخِرِ سَاهِيًا حَتّٰى اسْتَتَمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالرُّجُوْعِ إِلٰى قُعُوْدِهٖ **قَالُوْا** فَمَا يُؤْمَرُ بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ بِالْقِيَامِ عَنْهُ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِفَرْضٍ أَلَا تَرٰى أَنَّ مَنْ قَامَ عَلَيْهِ وَسَجْدَةٌ مِنْ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى اسْتَتَمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالرُّجُوْعِ إِلٰى مَا قَامَ عَنْهُ لِأَنَّهٗ قَامَ فَتَرَكَ فَرْضًا فَأُمِرَ بِالْعَوْدِ إِلَيْهِ وَكَذٰلِكَ الْقُعُوْدُ الْأَخِيْرُ مَا أُمِرَ الَّذِيْ قَامَ عَنْهُ بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ كَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا أَنَّهٗ فَرْضٌ وَلَوْ كَانَ غَيْرَ فَرْضٍ إِذًا لَمَا أُمِرَ بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ كَمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالرُّجُوْعِ إِلَى الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ۔ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْاٰخَرِيْنَ أَنَّهٗ إِنَّمَا أُمِرَ الَّذِيْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ حَتّٰى اسْتَتَمَّ قَائِمًا بِالْمُضِيِّ فِيْ قِيَامِهٖ وَأَنْ لَّا يَرْجِعَ إِلٰى قُعُوْدِهٖ لِأَنَّهٗ قَامَ مِنْ قُعُوْدٍ غَيْرِ فَرْضٍ فَدَخَلَ فِيْ قِيَامٍ فَرْضٍ فَلَمْ يُؤْمَرْ بِتَرْكِ الْفَرْضِ وَالرُّجُوْعِ إِلٰى غَيْرِ الْفَرْضِ وَأُمِرَ بِالتَّمَادِيْ عَلَى الْفَرْضِ حَتّٰى يُتِمَّهٗ فَكَانَ لَوْ قَامَ عَنِ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالْعَوْدِ إِلَى الْقُعُوْدِ لِأَنَّهٗ مَا لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلَمْ يَدْخُلْ فِيْ فَرْضٍ فَأُمِرَ بِالْعَوْدِ مِمَّا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرْضٍ إِلَى الْقُعُوْدِ الَّذِيْ هُوَ سُنَّةٌ وَكَانَ يُؤْمَرُ بِالْعَوْدِ مِمَّا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرِيْضَةٍ

نماز میں فرض ہیں۔

پس ہماری مذکورہ بحث کا تقاضا یہ ہے کہ قعود بھی تمام نماز میں اس طرح ہو لہٰذا جب ایک قعدہ بالاتفاق سنت (واجب) ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ باقی بھی اسی طرح ہوں۔

دوسرے لوگوں نے اس کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص پہلے قعدے سے بھول کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو اسے قیام جاری رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے قعود کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص آخری قعدے سے بھول کر کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے تو اسے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں ——

—— اور قیام کے بعد جس کی طرف نہ لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے وہ فرض نہیں ہوتی تم دیکھتے نہیں کہ جس شخص کے ذمے سجدۂ نماز ہو اور وہ کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے تو اس بات کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا جسے چھوڑ کر وہ کھڑا ہوا کیونکہ وہ فرض کو چھوڑ کر کھڑا ہوا پس اُسے اس کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا۔ آخری قعدہ کا بھی یہی معاملہ ہے کہ جب اسے چھوڑ کر کھڑا ہو جائے تو اسے لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے یہ اس کے فرض ہونے کی دلیل ہے۔ اگر وہ فرض نہ ہوتا تو اس صورت میں اس کی طرف لوٹنے کا حکم نہ دیا جاتا جیسا کہ پہلے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا —— ان کے خلاف دوسروں کی دلیل یہ ہے کہ جو شخص پہلے قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہو حتیٰ کہ سیدھا کھڑا ہو گیا اسے قیام جاری رکھنے اور قعدے کی طرف نہ لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ وہ فرض قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہوا اور فرض قیام میں داخل ہو گیا پس اسے فرض کو چھوڑ کر غیر فرض کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا بلکہ فرض کو جاری رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے پورا کرے اور اگر وہ پہلے قعدے سے کھڑا ہو لیکن پوری طرح نہ کھڑا ہو تو اس کو قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ وہ پوری طرح کھڑا نہیں ہوا اور نہ فرض کو شروع نہیں کیا لہٰذا اسے ایسے عمل

marfat.com

مَا هُوَ سُنَّةٌ وَيُؤْمَرُ بِالْعَوْدِ مِنَ السُّنَّةِ إِلَى مَا
هُوَ فَرِيضَةٌ وَكَانَ الَّذِي قَامَ مِنَ الْقُعُودِ الْأَخِيرِ
حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا دَاخِلًا لَا فِي سُنَّةٍ وَلَا فِي فَرِيضَةٍ
وَقَدْ قَامَ مِنْ قُعُودٍ هُوَ سُنَّةٌ فَأُمِرَ بِالْعَوْدِ إِلَيْهِ
وَتَرْكِ التَّمَادِي فِيمَا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرِيضَةٍ كَمَا
أُمِرَ الَّذِي قَامَ مِنَ الْقُعُودِ الْأَوَّلِ الَّذِي هُوَ سُنَّةٌ
فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَيَدْخُلُ فِي الْفَرِيضَةِ أَنْ
يَرْجِعَ مِنْ ذٰلِكَ إِلَى الْقُعُودِ الَّذِي هُوَ سُنَّةٌ فَلِهٰذَا
أُمِرَ الَّذِي قَامَ مِنَ الْقُعُودِ الْأَخِيرِ حَتَّى اسْتَتَمَّ
قَائِمًا بِالرُّجُوعِ إِلَيْهِ لَا لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْآخَرُونَ
قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِي
هٰذَا الْبَابِ لَا مَا قَالَ الْآخَرُونَ وَلٰكِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ
وَأَبَا يُوسُفَ وَمُحَمَّدًا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى ذَهَبُوا
فِي ذٰلِكَ إِلَى قَوْلِ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ الْقُعُودَ الْأَخِيرَ
مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ قَالَ بِمَا
قَالُوا مِنْ ذٰلِكَ بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِينَ۔

١٥٣٢- **كَمَا حَدَّثَنَا** بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ
قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ
فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ مَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ
سَجْدَةٍ قَالَ لَا يُجْزِيهِ حَتَّى يَتَشَهَّدَ أَوْ يَقْعُدَ
قَدْرَ التَّشَهُّدِ۔

١٥٣٣- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ
ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَابِقٍ الرَّشِيدِيُّ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ
ابْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كَانَ عَطَاءٌ
يَقُولُ إِذَا قَضَى الرَّجُلُ التَّشَهُّدَ الْآخِرَ فَقَالَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ
فَأَحْدَثَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ
وَعَنْ يَسَارِهِ فَذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَقَدْ

کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے جو سنت (واجب) ہو اور سنت (واجب) سے فرض کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے اور جو شخص آخری قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہو گیا حتی کہ پوری طرح کھڑا ہو گیا وہ سنت اور فرض کسی عمل میں داخل نہیں۔ اور قعدے سے کھڑا ہوا جو سنت (واجب) ہے پس اس کی طرف لوٹنے اور اس عمل کو جاری نہ رکھنے کا حکم دیا جائے گا جو سنت ہے نہ فرض، جیسا کہ وہ شخص جو پہلے قعدے کو جو سنت (واجب) ہے کھڑا ہوا لیکن پوری طرح کھڑا نہیں ہوا کہ فرض میں داخل ہوتا۔ پہلے قعدے کی طرف جو سنت (واجب) ہے لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے تو اس بنیاد پر اس شخص کو لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے جو آخری قعدے کو چھوڑ کر پوری طرح کھڑا ہو گیا اس وجہ سے نہیں جس کا دوسرے لوگوں نے ذکر کیا ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے وہ بات نہیں جس کا دوسرے حضرات نے ذکر کیا لیکن امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے ان لوگوں کا قول اختیار کیا ہے جو کہتے ہیں کہ تشہد کی مقدار آخری قعدہ فرض ہے یہی بات بعض متقدمین نے بھی کہی ہے۔

حضرت شعبہ، حضرت یونس سے وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس شخص کے بارے میں جو آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی بے وضو ہو جاتا ہے فرمایا کہ یہ بات کافی نہیں یہاں تک کہ تشہد پڑھے یا تشہد کا اندازہ قعدہ کرے۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں حضرت عطاء فرماتے تھے جب کوئی شخص آخری قعدہ پورا کرے اور "السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصلحین" پڑھنے کے بعد بے وضو ہو جائے تو اگرچہ دائیں بائیں سلام نہ پھیرا ہو اس کی نماز ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں یا فرمایا اب نہ لوٹائے (معناً روایت کیا)

مَضَتْ صَلٰوتُہٗ اَوْ قَالَ فَلَا یَعُوْدُ اِلَیْہَا۔

بَابُ ۵۹ الْوِتْرِ

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا شُعْبَۃُ ح وَ حَدَّثَنَا بَکَّارٌ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْوِتْرُ رَکْعَۃٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْکَیْسَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ۔

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَکْعَۃٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ وَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَکْعَۃٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَۃِ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی ھٰذَا فَقَلَّدُوْہُ وَجَعَلُوْہُ اَصْلًا وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَافْتَرَقُوْا عَلٰی فِرْقَتَیْنِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ اَلْوِتْرُ ثَلٰثُ رَکَعَاتٍ لَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھِنَّ وَقَالَ بَعْضُھُمْ اَلْوِتْرُ ثَلٰثُ رَکَعَاتٍ یُسَلِّمُ فِی الْاِثْنَتَیْنِ مِنْھُنَّ وَفِیْ اٰخِرِھِنَّ وَکَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَکْعَۃٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ قَدْ یَحْتَمِلُ عِنْدَنَا مَا قَالَ اَھْلُ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی

باب ۵۹: وتروں کا بیان

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر، رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے ابومجلز سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابومجلز فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رات کے آخر میں ایک رکعت ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے انھوں نے اس کی تقلید کی اور اسے اصل قرار دیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے پھر وہ دو گروہوں میں بٹ گئے۔ بعض کہتے ہیں وتر تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے اور بعض کہتے ہیں وتر تین رکعات ہیں لیکن دو کے بعد سلام پھیرے اور پھر آخر میں سلام پھیرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ وتر رات کے آخر میں ایک رکعت ہے میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو پہلے قول کے قائلین نے کہی اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ رکعت ان دو رکعات کے ساتھ ہو جو پہلے

وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ رَكْعَةً مَعَ شَفْعٍ قَدْ تَقَدَّمَهَا وَذٰلِكَ كُلُّهٗ وِتْرٌ فَتَكُوْنُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ تُوْتِرُ وِتْرًا لِلشَّفْعِ الْمُتَقَدِّمِ مِنْهَا وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

پڑھی گئیں اور یہ تمام وتر کہلائیں گی تو یہ رکعت ان دو رکعتوں کو جو پہلے گزر گئیں، وتر بنا دے گی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بعض حضرات نے جو کچھ روایت کیا ہے اس میں اس بات کا بیان ہے۔

۱۵۳۷- **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً تُوْتِرُ لَكَ صَلٰوتَكَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا دو، دو رکعتیں ہیں جب تمہیں صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لو وہ تمہاری نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی۔

۱۵۳۸- **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۳۹- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت یحییٰ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۰- **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۱- **حَدَّثَنَا** بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۲- **حَدَّثَنَا** بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

۱۵۴۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت حبیب، حضرت طاؤس سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۴- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا خَالِدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت خالد، حضرت عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کرتے ہیں۔

۱۵۴۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَأَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت بدیل ابن میسرہ اور حضرت ایوب، حضرت عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۵۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو سلمہ اور حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ان دونوں کو خبر دی۔

۱۵۴۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت سالم اور حمید بن عبدالرحمن (دونوں) نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

marfat.com

١٥٤٩ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَضِيْنِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهٖ وَوِتْرِهٖ بِتَسْلِيْمَةٍ وَاَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ اَخْبَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ شَفْعًا وَوِتْرًا وَذٰلِكَ فِي الْجُمْلَةِ كُلُّهٗ وِتْرٌ وَقَوْلُهٗ يَفْصِلُ بِتَسْلِيْمَةٍ يَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ التَّسْلِيْمَةُ يُرِيْدُ بِهَا التَّشَهُّدَ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ التَّسْلِيْمُ الَّذِيْ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

حضرت سالم، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دو رکعتوں اور ایک رکعت کو سلام کے ساتھ الگ الگ کرتے تھے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے انھوں نے بتایا کہ آپ دو رکعتیں اور وتر پڑھتے تھے اور یہ مجموعہ بھی وتر ہوتا تھا اور ان کا کہنا کہ سلام کے ذریعے ان کو الگ کرتے تھے ممکن ہے اس سے تشہد مراد ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ سلام مراد ہو جس سے نماز کو ختم کیا جاتا ہے۔

جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا:

١٥٥٠ - فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ۔

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما وتروں میں ایک اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ بعض کاموں کا حکم بھی دیتے۔

١٥٥١ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى ابْنُ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ فَاَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ۔

حضرت بکر بن عبداللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا اے لڑکے ہمارے لیے سواری تیار کر دو پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت کے ساتھ نماز کو وتر بنایا۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْوَاحِدَةِ وَالْاِثْنَتَيْنِ فَقَدِ اتَّفَقَ عَنْهُ فِي الْوِتْرِ اَنَّهٗ ثَلٰثٌ وَقَدْ جَاءَ عَنْهُ مِنْ رَاْيِهٖ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ كَمَا وَصَفْنَا اَنَّهٗ يَحْتَمِلُ مِنَ التَّاوِيْلِ۔

ان روایات میں ہے کہ آپ تین رکعات وتر پڑھتے تھے لیکن ایک اور دو کے درمیان جدائی کرتے تھے پس آپ وتروں کی تین رکعات پر متفق ہیں اور آپ کی جو رائے مروی ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے جو ہم نے بیان کی کہ اس میں تاویل کا احتمال ہے۔

١٥٥٢ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ

حضرت عقبہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت

ثنا یحیی بن عبد اللہ بن بکیر قال ثنا بکر
ابن مضر عن جعفر بن ربیعۃ عن عقبۃ بن
مسلم قال سألت عبد اللہ بن عمر عن الوتر
فقال اتعرف وتر النہار قلت نعم صلوۃ
المغرب قال صدقت او احسنت ثم قال
بینا نحن فی المسجد قام رجل فسال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الوتر
او عن صلوۃ اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی
فاذا خشیت الصبح فاوتر بواحدۃ۔

۱۵۵۳۔ **افلا** تری ان ابن عمر حین سالہ عقبۃ
عن الوتر فقال اتعرف وتر النہار ای ہو
کہو وفی ذلک ما ینبئک ان الوتر کان عند
ابن عمر ثلثا کصلوۃ المغرب اذ جعل جوابہ
لسائلہ عن وتر اللیل اتعرف وتر النہار صلوۃ
المغرب ثم حدثہ بعد ذلک عن النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم بما ذکرنا فثبت
ان قولہ فاوتر بواحدۃ ای مع شیء
تقدمہا توتر بتلک الواحدۃ مما صلیت
قبلہا وکل ذلک وتر۔

۱۵۵۴۔ **وقد** بین ذلک ایضا بما حدثنا
ابن ابی داؤد قال ثنا سعید بن ابی مریم قال
ثنا محمد بن جعفر قال اخبرنی موسی بن
عقبۃ عن ابی اسحق عن عامر الشعبی قال
سألت ابن عباس وابن عمر کیف کان صلوۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باللیل فقالا ثلث عشرۃ رکعۃ ثمان ویوتر
بثلث ورکعتین بعد الفجر۔

۱۵۵۵۔ **حدثنا** سلیمن بن شعیب قال

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتر پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں وہ مغرب کی نماز ہے فرمایا تم نے سچ کہا یا (فرمایا) تو نے اچھا کیا، اس دوران کہ ہم مسجد میں تھے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتروں یا رات کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تمہیں (صبح) ہونے کا ڈر ہو تو ایک کے ساتھ وتر بنالو۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عقبہ نے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو؟ یعنی یہ بھی اسی طرح ہیں اس میں اس بات کی خبر ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک وتر مغرب کی نماز کی طرح تین رکعتیں ہیں کیونکہ آپ نے رات کے وتروں کے بارے میں سوال کرنے والے سے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو اور وہ نماز مغرب ہے اس کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات بیان کی جسے ہم نے ذکر کیا ہے پس ثابت ہوا کہ آپ کا قول کہ ایک کے ساتھ وتر بنالو یعنی جو کچھ پہلے پڑھا ہے اس کے ساتھ ایک رکعت ملا کر وتر

ابن ابی داؤد کی روایت میں بھی یہ بات یہاں بیان ہوئی ہے ——— حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ ان دونوں نے فرمایا: تیرہ رکعات تھیں، آٹھ رکعات کے ساتھ تین ملا کر انھیں وتر بنالیتے اور دو رکعتیں (طلوع) فجر کے بعد ہوتی تھیں۔

حضرت مطلب بن عبد اللہ مخزومی فرماتے ہیں:

marfat.com

ثنا بشر بن بکر قال ثنا الاوزاعی قال حدثنی المطلب بن عبد الله المخزومی ان رجلا سال ابن عمر عن الوتر فامره ان یفصل فقال الرجل انی لاخاف ان یقول الناس هی البتیراء فقال ابن عمر ترید سنة الله وسنة رسوله صلی الله علیه واله وسلم هذه سنة الله وسنة رسوله صلی الله علیه واله وسلم۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اسے (رکعات کو) جدا جدا کرنے کا حکم دیا، اس شخص نے عرض کیا مجھے ڈر ہے کہ لوگ اسے بتیرا (دم کٹی) نماز کہیں گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہارا مقصد اللہ تعالیٰ کے طریقے اور سنت رسول علیہ السلام کو اپنانا ہے اور اللہ تعالیٰ و رسول کا طریقہ یہی ہے۔

وقد روی عن عائشة رضی الله تعالی عنها فی ذکرها وتر النبی صلی الله علیه واله وسلم ما یدل علی حقیقة ما ذکرنا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر نماز کے بارے میں جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں ہماری مذکورہ حقیقت پر دلالت پائی جاتی ہے۔

۱۵۵۶- حدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا شجاع ابن الولید عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن زرارة بن ابی اوفی عن سعید ابن هشام عن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه واله وسلم لا یسلم فی رکعتی الوتر۔

حضرت سعید بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرتے تھے۔

۱۵۵۷- حدثنا ابن ابی داود قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا یزید بن زریع عن سعید بن هشام فذکر باسناده مثله۔

یزید بن زریع حضرت سعید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا

فاخبرت ان الوتر ثلث لا یسلم بین شیء منهن ثم قد روی عن عائشة بعد احادیث فی الوتر اذا کشفت رجعت الی معنی حدیث سعد هذا۔

تو ام المومنین نے فرمایا وتروں میں تین رکعتیں ہیں ان کے درمیان سلام نہ پھیرے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے بعد کچھ دیگر روایات مروی ہیں ان کی وضاحت کی جائے تو وہ حضرت سعد بن ہشام کی اس روایت کے ہم معنی ہیں

۱۵۵۸- فمن ذلک ما حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا هشیم قال انا ابو حرة قال ثنا الحسن عن سعد بن هشام عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا قام من اللیل افتتح صلاته برکعتین خفیفتین

حضرت سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو دو مختصر رکعتوں کے ساتھ نماز شروع کرتے پھر آٹھ رکعات پڑھتے پھر وتر پڑھتے۔

marfat.com

ثُمَّ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ۔

فَاَخْبَرَتْ هٰهُنَا اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ثَمَانِيًا ثُمَّ يُوْتِرُ فَكَانَ مَعْنٰى ثُمَّ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ مِنْهُنَّ رَكْعَتَانِ مِنَ الثَّمَانِ وَرَكْعَةٌ بَعْدَهَا فَيَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَ رَكْعَةً وَيَحْتَمِلُ ثُمَّ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ مُتَتَابِعَاتٍ فَيَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا صَلّٰى ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَنَظَرْنَا فِيْمَا يَحْتَمِلُ مِنْ ذٰلِكَ هَلْ جَاءَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْهُ بِعَيْنِهٖ۔

تو ام المؤمنین نے یہاں بتایا کہ آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر آٹھ پڑھتے اس کے بعد وتر پڑھتے تو پھر وتر پڑھنے کا مطلب یہ ہوا کہ آپ تین رکعات پڑھتے ان میں سے دو رکعتیں، آٹھ میں شامل ہوتیں اور ایک رکعت اس کے بعد ہوتی پس آپ کل گیارہ رکعتیں پڑھتے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ تین رکعات ملا کر پڑھتے پس وہ کل تیرہ رکعات ہو گئیں۔ پس اس بات کے بارے میں جس کا احتمال ہے ہم نے غور و فکر کیا کہ کیا اس پر دلالت کرنے والی کوئی بات بھی ہے؟ تو ہم نے دیکھا:

۱۵۵۹- فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ حَدِّثِيْنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّى اللَّيْلَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَلَمَّا بَدَّنَ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ اَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے، اور انہیں نویں رکعت کے ساتھ وتر بناتے جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو چھ رکعات پڑھنے لگے۔ ساتویں رکعت کے ساتھ اسے وتر (طاق) بنا دیتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ اَنْ يَكُوْنَ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ مَعَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ قَبْلَهَا حَتّٰى يَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ زُرَارَةَ وَلَا يَتَضَادَّانِ۔

پس اس حدیث میں یہ ہے، آپ نویں رکعت کے ساتھ اسے وتر بناتے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ آٹھ میں سے دو رکعتوں کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر پڑھتے تاکہ یہ حدیث، حضرت زرارہ کی روایت کے موافق ہو جائے اور ان کے درمیان تضاد نہ ہو۔

۱۵۶۰: حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّى الْعِشَاءَ ثُمَّ يَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ

حضرت سعد بن ہشام انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ عشاء کی نماز ادا فرماتے۔ پھر دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے اور آپ اپنی مسواک اور وضو کے لیے

marfat.com

وَقَدْ أَعَدَّ سِوَاكَهُ وَطُهُوْرَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَآءَ أَنْ يَّبْعَثَهُ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَآءَةِ ثُمَّ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانِيَ سِتًّا ثُمَّ يُوْتِرُ بِالسَّابِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقُلْ يَآ أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَإِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ۔

پانی تیار رکھتے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا آپ بیدار ہوتے مسواک کر کے وضو فرماتے پھر دو رکعتیں پڑھتے پھر کھڑے ہوتے اور آٹھ رکعتیں ادا فرماتے ان میں ایک جیسی قرأت کرتے پھر نویں رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی اور جسم مبارک بھاری ہو گیا اور ان آٹھ کو چھ رکعتوں میں بدل دیا پھر ساتویں رکعت وتر بناتے پھر بیٹھنے کی حالت میں دو رکعتیں ادا فرماتے ان میں "قل یا ایہا الکفرون" اور "اذا زلزلت الارض" پڑھتے تھے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الثَّمَانِي الَّتِيْ تُوْتِرُ بِتَاسِعَتِهِنَّ أَرْبَعًا فَجَمِيْعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ الَّذِيْ فَسَّرَهُ زُرَارَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَآئِشَةَ وَهُوَ ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَقَدْ صَحَّتْ رِوَايَةُ سَعْدٍ عَنْ عَآئِشَةَ وَثَابَتَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

اس حدیث میں ہے کہ آپ جن آٹھ رکعات کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر بناتے تھے ان سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ پس یہ کل تیرہ رکعات ہوئیں ان میں وتر بھی شامل ہیں جن کی وضاحت حضرت زرارہ نے بواسطہ سعد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے اور وہ تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے اور ام المومنین سے حضرت سعد کی روایت صحیح ثابت ہے۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

۱۵۶۱ - وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ قَالَ أَنَا خَالِدُ الْحَذَّآءُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ إِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ الْعِشَآءَ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافل شب کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا جب آپ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے تو (گھر میں) تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے آپ فرماتی ہیں آپ رات کو نو رکعات ادا فرماتے۔ ان میں وتر بھی ہوتے جب فجر طلوع ہوتی تو میرے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھاتے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَعْدَ الْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ وَمِنَ

اس حدیث میں ہے کہ آپ عشاء کے بعد جب گھر میں تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو وتروں سمیت نو

marfat.com

اللَّيْلِ تِسْعًا فِيهِنَّ الْوِتْرُ فَذَلِكَ عِنْدَنَا عَلَى تِسْعٍ غَيْرِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُخَفِّفُهُمَا عَلَى مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَتِحُ صَلَوٰتَهُ مِنَ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَإِنَّمَا حَمَلْنَا مَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى لِيَتَّفِقَ هُوَ وَحَدِيثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَلَا يَتَضَادَّانِ۔

۱۵۶۲ - **وَقَدْ** رَوَى أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذَلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَصَلَّى بَيْنَ أَذَانِ الْفَجْرِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الثَّمَانُ رَكَعَاتٍ الَّتِي أَوْتَرَ بِتَاسِعَتِهِنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هِيَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ الَّتِي ذَكَرَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَهُنَّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لِيَتَّفِقَ هَذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَيَكُونُ هَذَا الْحَدِيثُ قَدْ زَادَ عَلَى حَدِيثِ سَعْدٍ وَحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ تَطَوُّعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْوِتْرِ وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ هَذِهِ التِّسْعُ هِيَ التِّسْعُ الَّتِي ذَكَرَهَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِي حَدِيثِهِ

رکعات ادا فرماتے۔ پس ہمارے نزدیک یہ نو رکعات ان دو رکعات کے علاوہ ہیں جو مختصر طور پر ادا فرماتے جیسے حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کو دو مختصر رکعات سے شروع فرماتے تھے ہم نے حضرت عبداللہ بن شقیق کی روایت کا مفہوم اسی کے مطابق لیا ہے تاکہ سعد بن ہشام کی روایت کے موافق ہو جائے اور دونوں میں تضاد نہ ہو۔

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔ آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر ایک رکعت سے ان کو وتر بناتے۔ اس کے بعد بیٹھ کر دو رکعات ادا فرماتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے اور آپ فجر کی اذان و اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے تھے پس یہ بھی احتمال ہے کہ وہ آٹھ رکعات جن کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر بناتے وہی آٹھ ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پہلے چار رکعات پڑھتے تھے تاکہ یہ حدیث اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث باہم متفق ہو جائیں۔ اور اس حدیث میں حضرت سعد کی روایت اور حضرت عبداللہ بن شقیق کی روایت سے یہ بات زائد ہے کہ آپ وتروں کے بعد نفل پڑھتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نو رکعات وہی نو رکعتیں ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک جب بھاری ہو گیا تو آپ یہ نماز پڑھتے تھے تو یہ نو رکعات ان دو ہلکی پھلکی رکعات کو ملا کر ہوں گی۔ جن کے ساتھ آپ (رات کی) نماز کا آغاز فرماتے تھے پھر وتروں کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے اور یہ ان دو رکعات کا بدل تھیں جو آپ بدن مبارک کے بھاری ہونے سے پہلے کھڑے ہو کر پڑھتے تھے۔ پس یہ بھی تیرہ رکعات

marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا ثَمَانِيًا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ
تِسْعَ رَكَعَاتٍ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ
كَانَ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهٗ ثُمَّ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ
الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَدَلًا مِمَّا كَانَ يُصَلِّيْهِ
قَبْلَ اَنْ يَبْدُنَ قَائِمًا وَهُوَ رَكْعَتَانِ فَقَدْ عَادَ
ذٰلِكَ اَيْضًا اِلٰى ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً ۔

ہو گئیں۔

۱۵۶۳ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ
قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا
عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ
سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ
كَانَ يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ
وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ
قَائِمًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ
الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ۔
فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَعْنَاهُ مَعْنٰى حَدِيْثِ
اَحْمَدَ بْنِ دَاوٗدَ عَنْ سَهْلٍ غَيْرَ اَنَّهٗ تَرَكَ ذِكْرَ
الْوِتْرِ ۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب
نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ
آٹھ رکعات پڑھتے تھے آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر بیٹھ
کر دو رکعتیں پڑھتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے
ہو جاتے اور اسی حالت میں رکوع کرتے پھر سجدہ
کرتے اور آپ صبح کی اذان واقامت کے درمیان
دو رکعات پڑھتے تھے۔ اس حدیث کا وہی مفہوم
ہے جو حضرت سہل سے احمد بن ابو داؤد کی روایت
کا ہے البتہ انھوں نے وتروں کا ذکر چھوڑ دیا۔

۱۵۶۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ
مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا
قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً
مِنْهَا رَكْعَتَانِ وَهُوَ جَالِسٌ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ
قَبْلَ الصُّبْحِ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً ۔

حضرت محمد بن عمرو، ابو سلمہ سے اور وہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے
تھے۔ ان میں سے دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور دو
رکعات فجر کی نماز سے پہلے ادا فرماتے تھے۔ پس
یہ تیرہ رکعات ہو گئیں۔

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا
حَدِيْثَ اَحْمَدَ بْنِ دَاوٗدَ فَدَلَّهُمَا يُصَلِّيْ
رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ

یہ روایت بھی احمد بن داؤد کی روایت کے موافق ہے
اس کا قول کہ صبح سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے اس سے
صبح کی نماز سے پہلے پڑھنا مراد ہے اور یہ وہی دو رکعات ہیں

اللتان ذکرھما احمد بن داود فی حدیثہ انہ کان یصلیھا بین الاذان والاقامۃ۔

جن کا احمد بن داؤد نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے کہ آپ اذان و اقامت کے درمیان ادا فرماتے تھے۔

۱۵۶۵۔ حدثنا احمد بن ابی عمران قال ثنا القواریری ح وحدثنا روح بن الفرج قال ثنا حامد بن یحیی قال ثنا سفیان قال ثنا ابن ابی لبید قال سمعت ابا سلمۃ یقول دخلت علی عائشۃ فسالتھا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم باللیل فقالت کانت صلاتہ فی رمضان وغیرہ ثلث عشرۃ رکعۃ منھا رکعتا الفجر۔

ابن ابی لبید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شبینہ نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ رمضان المبارک اور اس کے علاوہ (مہینوں میں) آپ کی نماز تیرہ رکعات ہوتی تھیں۔ ان میں فجر کی دو رکعات بھی شامل ہیں

فقد وافق ھذا الحدیث ایضا ما رویناہ قبلہ من احادیث ابی سلمۃ۔

یہ روایت بھی حضرت ابوسلمہ کی گذشتہ روایات کے موافق ہے۔

۱۵۶۶۔ حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ اخبرہ انہ سال عائشۃ کیف کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسال عن حسنھن وطولھن ثم یصلی اربعا فلا تسال عن حسنھن وطولھن ثم یصلی ثلثا قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ اتنام قبل ان توتر قال یا عائشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا کہ وہ کس طرح تھی۔ انھوں نے فرمایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک اور اس کے علاوہ میں گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعات ادا فرماتے تم ان کی خوبی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو پھر تین رکعات ادا فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے آرام فرماتے ہیں؟ فرمایا اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

فیحتمل ھذا الحدیث ان یکون قولھا ثم یصلی ثلثا ترید یوتر باحداھن اثنتین من الثمان ثم یصلی الرکعتین الباقیتین وھما الرکعتان اللتان ذکرھما

پس اس حدیث میں احتمال ہے کہ ام المؤمنین کا قول کہ پھر آپ تین رکعات پڑھتے سے آپ کی مراد یہ ہو کہ آٹھ میں سے دو رکعات کے ساتھ ایک کو ملا کر انھیں وتر بناتے پھر باقی دو رکعات پڑھتے اور یہ وہی دو رکعات ہیں جن کا ذکر حضرت ابوسلمہ

اَبُو سَلَمَةَ فِيمَا تَقَدَّمَ مِمَّا رَوَيْنَا عَنْهُ اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ حَتّٰى يَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَمَا تَقَدَّمَهُ مِنْ اَحَادِيْثِهِ **وَيُحْتَمَلُ** اَنْ يَكُوْنَ الثَّلٰثُ وِتْرًا كُلُّهَا وَهُوَ اَغْلَبُ الْمَعْنَيَيْنِ لِاَنَّهَا قَدْ فَصَّلَتْ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا وَوَصَفَتْ كُلَّهُ بِالْحُسْنِ وَالطُّوْلِ ثُمَّ قَالَتْ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا وَلَمْ تَصِفْ ذٰلِكَ بِطُوْلٍ وَجَمَعَتِ الثَّلٰثَ بِالذِّكْرِ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى الْوِتْرِ فَتَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ فِيْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَوْ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ الْوِتْرِ **وَهٰذَا** اَشْبَهُ بِرِوَايَاتِ اَبِيْ سَلَمَةَ لِاَنَّ جَمِيْعَهَا تُخْبِرُ عَنْ صَلٰوتِهِ بَعْدَ مَا بَدَّنَ وَحَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ يُخْبِرُ عَنْ صَلٰوتِهِ بَعْدَ مَا بَدَّنَ وَعَنْ صَلَاتِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

۱۵۶۷: **وَقَدْ** رَوٰى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ

فَهٰذَا يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى صَلٰوتِهِ قَبْلَ اَنْ يُبَدِّنَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ هُوَ جَمِيْعُ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهُ **وَيُحْتَمَلُ** اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى صَلَاتِهِ بَعْدَ مَا بَدَّنَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلٰى

نے کیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے ہم نے ان سے روایت کیا کہ آپ بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے تھے تاکہ یہ حدیث پہلی روایت کے موافق ہو جاتے۔ ـــــ اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ تین رکعات تمام کی تمام وتر ہوں اور دو مفہوموں میں سے یہ زیادہ غالب ہے کیونکہ ام المؤمنین نے آپ کی نماز کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ چار رکعات پڑھتے پھر چار پڑھتے اور ان تمام کے حسن و طوالت کو بیان فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ پھر تین رکعات ادا فرماتے اور ان کو طوالت سے موصوف ذکر نہیں کیا لیکن تینوں کا اکٹھا ذکر کیا۔ ہمارے نزدیک ان سے وتر مراد ہیں پس آپ کی وہ تمام گیارہ رکعت ہوئیں اور ان میں وہ دو ہلکی پھلکی رکعات بھی شامل ہیں جن کا حضرت سعد بن ہشام کی روایت میں ذکر ہے یا وہ دو رکعات جنہیں آپ وتروں کے بعد بیٹھ کر ادا فرماتے تھے ـــــ یہ توجیہ حضرت ابو سلمہ کی روایات کے زیادہ موافق ہے کیونکہ ان تمام روایات میں آپ کے بدن مبارک بھاری ہونے کے بعد اور اس سے پہلے کی نماز (دونوں) کا ذکر ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ اس نماز کو وتر (طاق) بنا دیتے۔ جب فارغ ہو جاتے تو دائیں پہلو پر آرام فرما ہو جاتے حتیٰ کہ مؤذن حاضر ہوتا تو آپ دو ہلکی پھلکی رکعات پڑھتے۔

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ یہ نماز آپ کے جسم مبارک کے بھاری ہونے سے پہلے کی ہو پس یہ مکمل ناز ہو گی۔ اور اس میں وہ دو مختصر رکعات بھی شامل ہیں جن کے ساتھ آپ نماز کا آغاز فرماتے تھے ـــــ اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے جسم مبارک بھاری ہونے کے بعد کی نماز مراد ہو پس یہ گیا:

marfat.com

إِحْدٰى عَشْرَةَ مِنْهَا تِسْعٌ فِيْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَهُمَا وَهُوَ جَالِسٌ عَلٰى مَا فِىْ حَدِيْثِ أَبِىْ سَلَمَةَ وَعَلٰى مَا فِىْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ غَيْرَ أَنَّ غَيْرَ مَالِكٍ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَزَادَ فِيْهِ شَيْئًا.

۱۵۶۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مَعَهٗ.

بَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ فِىْ قِصَّةِ الْحَدِيْثِ.

۱۵۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ.

فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ إِلٰى حَدِيْثِ أَبِىْ سَلَمَةَ وَعَلِمْنَا بِهٖ أَنَّ تِلْكَ الصَّلٰوةَ هِىَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ مَا بَدُنَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَإِنَّ ذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فِى الْوِتْرِ وَغَيْرِهٖ.

رکعات ہوں گی۔ ان میں نو رکعات وہ ہیں جن میں وتر بھی شامل ہیں اور دو رکعات بعد میں بیٹھ کر پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت ابوسلمہ، سعد بن ہشام اور عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہم کی روایات میں ہے البتہ مالک کے علاوہ دوسروں نے اس حدیث کی روایت میں کچھ اضافہ کیا ہے۔

ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت عروہ نے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے فراغت کے بعد سے کر فجر تک گیارہ پڑھتے تھے۔ دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت ملا کر اسے وتر بنا دیتے اور اتنی دیر سجدہ کرتے جتنی دیر تم میں سے کوئی پچاس آیات تلاوت کرے۔ جب مؤذن نماز کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور فجر واضح ہو جاتی تو آپ کھڑے ہوتے ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرماتے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کے لیے حاضر ہوتا تو آپ اس کے ساتھ تشریف لے جاتے۔

اس حدیث کے واقعہ میں بعض راویوں نے کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔

ابن ابی ذہب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

اس حدیث میں ہے کہ آپ عشاء کے بعد فجر تک جتنی نماز ادا فرماتے وہ کل گیارہ رکعات ہوتیں۔ یہ بھی حضرت ابوسلمہ کی روایت کی طرف لوٹتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ وہی نماز ہے جو آپ بدن مبارک کے بوجھل ہونے کے بعد پڑھتے تھے۔ ام المومنین کا یہ قول ہے کہ آپ دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں اور اس کے علاوہ نماز میں دو رکعتوں کے بعد سلام

marfat.com

فَيَثْبُتُ بِذٰلِكَ مَا يَذْهَبُ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنَ التَّسْلِيْمِ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرَ الْوِتْرِ لِيَتَّفِقَ ذٰلِكَ وَحَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَلَا يَتَضَادَّانِ مَعَ اَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا اخْتِلَافُ مَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْهُ۔

۱۵۷۰۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ وَعَمْرٍو وَيُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ فَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ الرَّكْعَتَانِ الزَّائِدَتَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ هُمَا الرَّكْعَتَانِ الْخَفِيْفَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى وِتْرِهِ كَيْفَ كَانَ۔

۱۵۷۱۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ يَعْنِيْ رَكَعَاتٍ۔

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ وَلَا يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَجْلِسَ فِي الْخَامِسَةِ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَنَا

پھیرتے تھے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتر اول اور اس کے علاوہ نماز میں دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ اس سے اہل مدینہ کا مذہب ثابت ہو گیا کہ دو رکعتوں اور ایک کے بعد سلام پھیرا جائے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں کے علاوہ میں دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے تاکہ یہ حدیث حضرت سعد بن ہشام کی روایت کے موافق ہو جائے اور دونوں میں تضاد نہ ہو۔ علاوہ ازیں اس سلسلے میں حضرت عروہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے جو امام زہری نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے پھر جب اذان سنتے تو دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے۔

یہ اس حدیث کے مضمون کے خلاف ہے جو ابن ابی ذئب، عمرو اور یونس نے بواسطہ زہری حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس حدیث میں جن دو زائد رکعات کا ذکر ہے یہ وہی دو ہلکی پھلکی رکعات ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے اپنی روایت میں کیا ہے۔ اس میں وتروں کی کیفیت پر کوئی دلیل نہیں۔

پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا:

حضرت شعبہ، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ سجدوں یعنی پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

حضرت لیث، حضرت ہشام بن عروہ سے وہ حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور ان کے درمیان نہ بیٹھتے حتیٰ کہ پانچویں رکعت کے بعد بیٹھتے پھر سلام پھیرتے۔

حضرت محمد بن جعفر بن زبیر، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے

marfat.com

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ۔

ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور صرف ان کے آخر میں بیٹھتے۔

فَقَدْ خَالَفَ مَا رَوٰى هِشَامٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُرْوَةَ مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ كَانَ يُصَلِّيْ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ **فَلَمَّا** اضْطَرَبَ مَا رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا عَنْ عَائِشَةَ مِنْ صِفَةِ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ وَرَجَعْنَا إِلٰى مَا رَوٰى عَنْهَا غَيْرُهٗ۔

تو حضرت ہشام اور محمد بن جعفر کی حضرت عروہ سے روایت حضرت زہری کی اس روایت کے روایت کے خلاف ہے کہ آپ گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بنا دیتے اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ جب وتروں کی کیفیت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عروہ کی روایت میں اضطراب ہوا تو ان کی روایت میں کوئی دلیل نہیں لہٰذا ہم ام المومنین سے کسی دوسرے کی روایات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ پس ہم نے دیکھا۔ حضرت اسود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔

۱۵۷۴۔ **فَنَظَرْنَا** فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ أَعْيَنَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ۔

۱۵۷۵۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَسْوَدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ نماز کو وتر بناتے تھے۔

۱۵۷۶۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا وَثَقُلَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے، جب عمر رسیدہ ہو گئے اور جسم بھاری ہو گیا تو سات رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے۔

۱۵۷۷۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ أَيُّوْبَ يَعْنِي ابْنَ خَلَفٍ الطَّبَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَعْمَشَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن جزار، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ وِتْرَهُ كَانَ تِسْعًا۔

اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ کی وتر نماز سات رکعات تھیں۔

۱۵۷۸- إِلَّا أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فِيمَا أَظُنُّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ۔

مگر ہم سے حضرت فہد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حسن بن ربیع نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے بواسطہ اعمش، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ تِلْكَ التِّسْعَ هِيَ صَلَاتُهُ الَّتِي كَانَ يُصَلِّيهَا فِي اللَّيْلِ فَخَالَفَ هٰذَا مَا قَبْلَهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَسْوَدِ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ جَمِيعُ مَا سَمَّاهُ وِتْرًا هُوَ جَمِيعُ صَلَاتِهِ الَّتِي فِيهَا الْوِتْرُ وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ مَا فِي حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ الْجَزَّارِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يُضَعَّفَ تِسْعًا فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا صَلَّى سَبْعًا فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوَى سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِي حَدِيثِهِ مِنَ الثَّمَانِ الَّتِي كَانَ يُصَلِّيهِنَّ أَوَّلًا وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَلَمَّا بَدَّنَ جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانَ سِتًّا وَأَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ فَدَلَّ هٰذَا عَلَى أَنَّهُ سَمَّى جَمِيعَ صَلَاتِهِ فِي اللَّيْلِ الَّتِي كَانَ فِيهَا الْوِتْرُ وِتْرًا حَتَّى تَتَّفِقَ هٰذِهِ الْآثَارُ فَلَا تَتَضَادَّ غَيْرَ أَنَّا لَمْ نَقِفْ بَعْدُ عَلَى حَقِيقَةِ الْوِتْرِ إِلَّا فِي حَدِيثِ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ خَاصَّةً فَنَظَرْنَا هَلْ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى كَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ أَيْضًا كَيْفَ هِيَ

پس اس حدیث میں یہ ہے کہ یہ نو رکعات وہی نماز ہے جو آپ رات کو پڑھتے تھے۔ لہٰذا یہ حضرت اسود کی پہلی روایت کے خلاف ہے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ ان کا تمام رکعات کو وتر کہنے کا مطلب یہ ہو کہ آپ کی تمام نماز نو رکعتیں ہوتیں جن میں وتر بھی شامل ہوتے۔

اس کی دلیل حضرت یحییٰ ابن جزار کی حدیث ہے کہ آپ کمزوری سے پہلے نو رکعتیں پڑھتے تھے جب بڑھاپے کی عمر کو پہنچے تو سات رکعات پڑھنے لگے یہ حدیث سعد بن ہشام کی اس روایت کے مطابق ہے جس میں ہے کہ آپ آٹھ رکعات پڑھتے اور پھر ایک رکعت کے ساتھ اس نماز کو وتر بناتے۔ جب آپ کا بدن مبارک بھاری ہو گیا تو ان آٹھ کو چھ میں بدل دیا اور ساتویں رکعت کے ساتھ وتر بنایا۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے آپ کی رات کی تمام نماز کو جس میں وتر بھی شامل تھے وتر کہا تاکہ روایات باہم موافق ہوں اور ان میں تضاد نہ ہو البتہ سعد بن ہشام سے حضرت زرارہ بن اوفی کی روایت کے علاوہ ہم ابھی تک حقیقت وتر سے آگاہ نہ ہو سکے۔ تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس کے علاوہ بھی کیفیت وتر کی کوئی دلیل ہے کہ ان کی کیا صورت ہے

۱۵۷۹- فَإِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُوتِرُ بَعْدَهُمَا بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَيَقْرَأُ فِي الَّتِي فِي الْوِتْرِ

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں سے پہلے کی دو رکعات میں "سبح اسم ربك الاعلى" اور "قل یا ایہا

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

"الکافرون" پڑھتے اور وتروں میں "قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" پڑھتے تھے۔

۱۵۸۰- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَأُ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَاَخْبَرَتْ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِكَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ كَيْفَ كَانَتْ وَوَافَقَتْ عَلٰى ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ وَزَادَ عَلَيْهَا سَعْدٌ اَنَّهٗ كَانَ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھتے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں قل یاایہا الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد اور معوذتین (آخری دو سورتیں) پڑھتے تھے تو اس حدیث میں حضرت عمرہ نے ام المومنین سے روایت کرتے ہوئے وتروں کی کیفیت بتائی اور اس میں انھوں نے حضرت سعد بن ہشام کی موافقت کی البتہ حضرت سعد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ صرف آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۸۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ وِتْرِهٖ فِيْ ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

حضرت ابوموسیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی تین رکعات میں "قل ہو اللہ احد اور معوذتین" پڑھتے تھے۔

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا مَا رَوٰى سَعْدٌ وَعَمْرَةُ۔

یہ حدیث بھی حضرت سعد اور حضرت عمرہ کی روایات کے موافق ہے۔

۱۵۸۲- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَّثَلٰثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلٰثٍ وَّعَشْرٍ وَّثَلٰثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُّوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ

حضرت عبداللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعات وتر پڑھتے تھے فرمایا آپ چار اور تین، آٹھ اور تین دس اور تین رکعات کے ساتھ وتر نماز پڑھتے سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) نہیں

marfat.com

سبع ولا باكثر من ثلث عشرة ۔

ففي هذا الحديث ذكرها لما كان يصليه صلى الله عليه وسلم في الليل من التطوع و تسميتها اياه وترا الا انها قد فصلت بين الثلث وبين ما ذكرت معها وليس ذالك الا لان الثلث كان لها معنى بائن من معنى ما قبلها قد كان ذلك على معنى حديث الاسود ومسروق ويحيى بن الجزار عن عائشة انه كذالك والدليل على ذالك ايضا ما روي عنها من قولها ۔

۱۵۸۳ - حدثنا احمد بن داود قال ثنا ابن ابي عمر قال ثنا سفيان عن عبد الحميد بن جبير بن شيبة عن سعيد بن المسيب عن عائشة قالت كان الوتر سبعا وخمسا والثلث بتيراء فكرهت ان تجعل الوتر ثلثا لم يتقدمهن شيء حتى يكون قبلهن غيرهن فلما كان الوتر عندها احسن ما يكون هو ان يتقدمه تطوع اما اربع واما ثنتان جمعت بذالك تطوع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الليل الذي صلى به الوتر الذي بعدها والوتر فسمت ذلك بذالك وترا الا انه قد ثبت في جملة ذالك عنها ان الوتر ثلث فثبت من روايتها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رواه عنها سعد بن هشام لموافقة قولها من رأيها اياه فثبت بذالك ان الوتر ثلث لا يسلم الا في اخرهن غير ان ما رواه هشام بن عروة عن ابيه في ذلك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوتر بخمس لا يجلس الا في اخرهن لم نجد له معنى وقد جاءت العامة

بناتے تھے۔

اس حدیث میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نفلی نماز کا ذکر کیا اور اسے وتر سے تعبیر کیا البتہ انہوں نے تین رکعتوں اور ان کے ساتھ دیگر مذکورہ رکعتوں کو الگ الگ کیا اور یہ بات اس لیے ہوئی کہ تین رکعتوں کا مفہوم ماقبل کے مفہوم سے الگ ہے پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت اسود، مسروق اور یحییٰ بن جزار کی روایت جو انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے، کا مطلب بھی یہی ہے۔

نیز اس بات پر آپ کا یہ قول بھی دلیل ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں وتروں کی سات یا پانچ رکعات اور تین رکعت بتیرا (ایک ٹکڑا) ہیں تو چونکہ آپ اس صورت میں تین رکعتوں کو ناپسند کرتی تھیں کہ اس سے پہلے کچھ نماز نہ ہو اور آپ کے نزدیک پسندیدہ وتر وہ تھے جن سے پہلے نفل ہوں چار ہوں یا دو، تو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے نوافل کو بھی ان کے ساتھ جمع کر کے سب کو وتر فرمایا۔ بہر حال اس کے ضمن میں ثابت ہو گیا کہ وتر تین رکعات ہیں تو حضرت سعد بن ہشام سے ام المؤمنین کی روایت جسے انہوں نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا ہے ان کے قول اور رائے کی موافقت ثابت ہو گئی اس سے ثابت ہوا کہ وتر تین رکعات ہیں اور صرف ان کے آخر ہی سلام پھیرا جائے۔ البتہ اس سلسلے میں جو کچھ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر پڑھتے تھے اور صرف ان کے آخر ہی بیٹھتے تھے۔ ہم اس کا کوئی مطلب نہیں پاتے۔

اور عام حضرات نے ان کے والد اور دیگر حضرات کے واسطہ

marfat.com

عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ غَيْرِهٖ عَنْ عَائِشَةَ بِخِلَافِ ذَالِكَ فَمَا رَوَتْهُ الْعَامَّةُ اَوْلٰى مِمَّا رَوَاهُ هُوَ وَحْدَهٗ وَانْفَرَدَ بِهٖ وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذَالِكَ اٰثَارٌ يَعُوْدُ مَعْنَاهَا اَيْضًا اِلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ عَادَ اِلَيْهِ مَعْنٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ۔

سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے خلاف روایت کیا ہے پس جو کچھ عام راویوں نے روایت کیا وہ ان کی انفرادی روایات کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایات مروی ہیں جن کا مفہوم وہی ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا ہے اس سے یہ حدیث ہے۔

۱۵۸۴۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَبَكَّارٌ قَالَا ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت ابوجمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔

۱۵۸۵۔ وَمِنْ ذَالِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهٖ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَجَذَبَنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلّٰى ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً قِيَامُهٗ فِيْهِنَّ سَوَاءٌ۔

حضرت عکرمہ بن خالد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے۔ (فرماتے ہیں) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے کھینچ کر اپنی دائیں طرف پھیر دیا پھر آپ نے تیرہ رکعات ادا فرمائیں۔ ان میں آپ کا قیام ایک جیسا تھا۔

۱۵۸۶۔ وَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَقَالَ فَتَكَامَلَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعات مکمل ہوئی۔

فَقَدِ اتَّفَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ فِيْ جُمْلَةِ صَلَاتِهٖ اَنَّهَا كَانَتْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً اِلَّا اَنَّهٗ لَا تَفْصِيْلَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ تَفْصِيْلِ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

پس یہ حدیث اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ آپ کی تمام نماز تیرہ رکعات تھیں لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں تفصیل نہیں لہٰذا ہم نے چاہا کہ دیکھیں کیا آپ سے اس سلسلے کوئی تفصیل مروی ہے پس ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

marfat.com

۱۵۸۷- فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَمَرَنِي الْعَبَّاسُ اَنْ اَبِيْتَ بِاٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ اِلَيَّ اَنْ لَا تَنَامَ حَتّٰى تَحْفَظَ لِيْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَيْسَتَا بِطَوِيْلَتَيْنِ وَلَا بِقَصِيْرَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ اِلٰى فِرَاشِهٖ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ اَوْ خَطِيْطَهٗ ثُمَّ اسْتَوٰى وَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَاَوْتَرَ بِثَلٰثٍ۔

حضرت علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانۂ اقدس میں رات گذاروں، رات کو نہ سوؤں حتیٰ کہ آپ کی نماز کو (ذہن) میں محفوظ کرلوں۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ آرام فرما ہوگئے اس کے بعد اٹھے پیشاب فرمایا پھر وضو کرکے دو رکعتیں پڑھیں جو نہ تو زیادہ طویل تھیں اور نہ ہی مختصر، پھر بستر مبارک پر تشریف لائے اور آرام فرما ہوئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور پہلے کی طرح کیا حتیٰ کہ چھ رکعات پڑھیں اور تین رکعات وتر ادا فرمائے۔

۱۵۸۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۵۸۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ اَوْتَرَ وَلَمْ يَقُلْ بِثَلٰثٍ۔

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس، اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ پھر وتر ادا فرمائے لیکن لفظ "تین" نہیں فرمایا۔

فَاَخْبَرَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فِيْ صَلَاتِهٖ تِلْكَ وَاَنَّهٗ ثَلٰثٌ وَخَالَفَ اَبَا جَمْرَةَ وَعِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ وَكُرَيْبًا فِيْ عَدَدِ التَّطَوُّعِ۔

پس حضرت علی بن عبداللہ بن عباس نے اپنے والد سے حضور علیہ السلام کے وتروں کے بارے میں بیان فرمایا کہ آپ کی نماز کا طریقہ کیا تھا نیز بتایا کہ وہ تین رکعات ہیں انھوں نے نفلوں کی تعداد کے بارے میں حضرت ابوجمرہ، عقبہ، عکرمہ بن خالد اور کریب رضی اللہ عنہم کے خلاف فرمایا ہے۔

۱۵۹۰- وَاَمَّا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَرَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی

marfat.com

ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبة عن الحکم قال سمعت سعید بن جبیر یقول عن ابن عباس ح و حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر ح وحدثنا سلیمٰن بن شعیب قال ثنا عبد الرحمٰن بن زیاد قال ثنا شعبة عن الحکم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونة فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم جاء فصلی اربعا ثم قام فصلی خمس رکعات ثم صلی رکعتین ثم نام حتی سمعت غطیطه او خطیطه ثم خرج الی الصلوٰة۔

اللہ عنہا کے خانۂ اقدس میں رات گزاری رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر تشریف لائے اور چار رکعات پڑھیں پھر کھڑے ہوئے اور پانچ رکعات ادا کیں پھر دو رکعتیں پڑھ کر آرام فرما ہوگئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

ففی هذا الحدیث انه صلی احدی عشرة رکعة منها رکعتان بعد الوتر فقد وافق علی بن عبد اللہ فی التسع التی منها الوتر وزاد علیه رکعتین بعد الوتر وقد روی عن سعید بن جبیر ویحیی بن الجزار عن ابن عباس فی وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفردا ما یدل علی انه ثلث۔

پس اس حدیث میں ہے آپ نے گیارہ رکعات ادا فرمائیں ان میں دو رکعتیں وتروں کے بعد تھیں انھوں نے ان نو رکعات میں حضرت علی بن عبد اللہ کی موافقت کی جس میں وتر بھی شامل ہیں البتہ وتروں کے بعد دو رکعتوں کا اضافہ ذکر کیا۔

حضرت سعید بن جبیر اور یحییٰ بن جزار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے الگ بھی روایت کرتے ہیں جو تین رکعات پر دلالت کرتی ہے۔

۱۵۹۱- فمن ذلک ما حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا ابو بکر النهشلی عن حبیب ابن ابی ثابت عن یحیی بن الجزار عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلث رکعات

حضرت یحییٰ بن جزار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے۔

۱۵۹۲- حدثنا روح بن الفرج قال ثنا لوین قال ثنا شریک عن ابی اسحٰق عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثله۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۹۳- حدثنا روح بن الفرج قال ثنا

حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ

marfat.com

لُوَيْنٌ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی، دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو اسحق، حضرت سعید ابن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس سے وہ سرکار دو عالم صلی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا فِيْهِ تَحْقِيْقُ مَا رَوٰى عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ مِنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ ثَلٰثًا۔

اس سے وہی بات ثابت ہوتی ہے جو حضرت علی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد ماجد سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کے بارے میں روایت کی ہے کہ وہ تین رکعات تھیں۔

۱۵۹۵۔ وَأَمَّا كُرَيْبٌ فَرَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ أَبِيْ نَمِرٍ أَنَّ كُرَيْبًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ انْصَرَفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رُكُوْعُهُمَا مِثْلُ سُجُوْدِهِمَا وَسُجُوْدُهُمَا مِثْلُ قِيَامِهِمَا ثُمَّ اضْطَجَعَ ثَانِيَةً مَكَانَهُ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ ثُمَّ تَعَارَّ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَذٰلِكَ ثُمَّ اضْطَجَعَ ثَانِيَةً مَكَانَهُ فَرَقَدَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَصَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصُّبْحِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت کریب رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک رات گذاری جب آپ نمازِ عشاء سے واپس لوٹے تو میں بھی واپس آیا۔ گھر میں داخل ہوئے تو مختصر رکعتیں ادا فرمائیں ان کے رکوع، سجدے کے برابر اور سجدہ قیام کے برابر تھا پھر اسی جگہ مصلیٰ پہ آرام فرما ہو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی پھر بیدار ہوئے وضو فرمایا اور اسی طرح دو رکعات ادا فرمائیں پھر دوبارہ اپنی جگہ آرام فرما ہو گئے۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر اسی طرح پانچ مرتبہ کیا تو تیرہ رکعات ادا فرمائیں پھر ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور صبح کی اطلاع دی چنانچہ آپ دو رکعات پڑھ کر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

فَقَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ صَلّٰى

اس حدیث میں خبر دی ہے کہ آپ دس رکعات ادا

marfat.com

عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثِنْتَيْنِ قَدْ تَقَدَّمَتَا مَا فَتَكُوْنِ مَعَ هٰذِهِ الْوَاحِدَةِ ثَلٰثًا لِيَسْتَوِيَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَعْنٰى حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَيَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ثُمَّ نَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ عَنْهُمَا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ

١٥٩٦ - فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْمُقْبُرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمٰنَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ۔

کرنے کے بعد ایک رکعت سے وتر ادا فرماتے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ ان دو رکعتوں کے ساتھ ایک کو ملا کر وتر ادا کیے جو پہلے ادا کر چکے تھے پس ایک رکعت کے ساتھ یہ تین رکعتیں ہو گئیں یہ احتمال (اس لیے) ہے تاکہ اس حدیث اور حضرت علی بن عبداللہ، سعید بن جبیر اور یحییٰ بن جزار کی حدیث کا مفہوم ایک جیسا ہو جائے ـــــ پھر ہم نے دیکھا کہ کیا ان سے اس کا کوئی بیان بھی مروی ہے تو پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے غلام حضرت کریب روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان سے بیان فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پھر تین رکعات وتر ادا کیے۔

فَاتَّفَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ ابْنِ اَبِيْ دَاوٗدَ عَلٰى اَنَّ جَمِيْعَ مَا صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً بَيَّنَ هٰذَا اَنَّ الْوِتْرَ فِيْهَا ثَلٰثٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ دَاوٗدَ ثُمَّ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ اَيْ مَعَ اثْنَتَيْنِ قَدْ تَقَدَّمَتَاهَا مَعَهَا وِتْرٌ۔

پس یہ حدیث اور ابن ابی داؤد کی روایت (حدیث ۱۵۹۵) اس بات پر متفق ہو گئیں کہ آپ کی تمام (شبینہ) نماز گیارہ رکعات تھیں نیز ان میں تین رکعات وتر تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابن ابی داؤد کی روایت کہ پھر ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کیے سے مراد یہ ہے کہ پہلی دو رکعات بھی اس کے ساتھ وتر میں شامل ہیں۔

١٥٩٧ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمٰنَ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

حضرت کریب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان فرمایا کہ وہ ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے اور وہ آپ کی خالہ تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو، پھر دو، پھر دو، پھر دو، پھر دو اور پھر وتر ادا کیے پھر پہلو کے بل لیٹ گئے۔ اس کے بعد مؤذن حاضر خدمت ہوا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور دو مختصر رکعتیں پڑھ کر تشریف لے گئے اور فجر کی نماز ادا فرمائی۔

فَقَدْ زَادَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُخَالِفْهُ فِي الْوِتْرِ فَكَانَ مَا تَعَيَّنَّا عَنِ ابْنِ

اس حدیث میں دو رکعتوں کا اضافہ ہے لیکن وتر کے سلسلے میں مخالفت نہیں پس جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ

marfat.com

عَبَّاسٍ لَمَّا جُمِعَتْ مَعَانِيهِ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ قَوْلِهِ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

۱۵۹۸۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ بُتَرَاءَ ثَلَاثًا وَلٰكِنْ سَبْعًا أَوْ خَمْسًا۔

۱۵۹۹۔ **حَدَّثَنَا** عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

۱۶۰۰۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَعْمَشَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُوتَرَ وِتْرٌ لَمْ يَتَقَدَّمْهُ تَطَوُّعٌ وَاجِبٌ أَنْ يَكُونَ قَبْلَهُ تَطَوُّعٌ إِمَّا رَكْعَتَانِ وَإِمَّا أَرْبَعٌ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خِلَافُ هٰذَا۔

۱۶۰۱۔ **فَذَكَرَ** مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي مُعَاوِيَةَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَعِيبَ مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَصَابَ مُعَاوِيَةُ **قِيلَ** لَهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي فِعْلِ مُعَاوِيَةَ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلَى إِنْكَارِهِ إِيَّاهُ عَلَيْهِ۔

۱۶۰۲۔ **وَذٰلِكَ** أَنَّ أَبَا غَسَّانَ مَالِكَ بْنَ يَحْيَى الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

عنہا سے روایت کیا ہے اگر ان کے معانی کو جمع کیا جائے تو وہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے۔ اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنا قول بھی منقول ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تین وتر الگ ہوں بلکہ وہ سات یا پانچ رکعات ہوں (یعنی وتروں کے ساتھ دو یا چار نفل بھی ہوں)۔

حضرت سفیان بن عیینہ حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت شعبہ، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

پس ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ وتروں کو اس طرح تنہا پڑھنا ناپسند کرتے تھے کہ اس سے پہلے نفل نہ ہوں بلکہ آپ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے نفل ہوں دو رکعتیں یا چار، ___ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

پس وہ یوں ذکر کرے کہ حضرت عطاء سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کیا آپ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ بھی اعتراض ہے کہ وہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے اس شخص کا مقصد یہ تھا کہ آپ حضرت معاویہ پر عیب لگائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت معاویہ نے ٹھیک کیا ہے۔ اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس عمل پر اعتراض کیا اور وہ یوں ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا

marfat.com

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ نَتَحَدَّثُ حَتّٰى ذَهَبَ هَزِيْعٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَقَامَ مُعَاوِيَةُ فَرَكَعَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ اَيْنَ تُرٰى اَخَذَهَا الْحِمَارُ۔

حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا۔ حضرت معاویہ کھڑے ہوئے اور انھوں نے ایک رکعت پڑھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا دیکھو اس حمار نے یہ کہاں سے سیکھا۔

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقُلِ الْحِمَارُ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَصَابَ مُعَاوِيَةُ عَلَى التَّقِيَّةِ لَهٗ اَىْ اَصَابَ فِىْ شَىْءٍ اٰخَرَ لِاَنَّهٗ كَانَ فِىْ زَمَنِهٖ وَلَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنْ يَّكُوْنَ مَا خَالَفَ فِعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ قَدْ عَلِمَهٗ عَنْهُ صَوَابًا۔ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِى الْوِتْرِ اَنَّهٗ ثَلٰثٌ۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت عمران نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن حمار کا لفظ نہیں کہا۔

پس ممکن ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ حضرت معاویہ نے ٹھیک کیا ہے یہ تقیہ ہو یعنی کسی دوسرے کام میں انھوں نے درست راہ اختیار کیا کیونکہ یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا اور ہمارے نزدیک یہ بات جائز نہیں کہ انھوں نے جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کیا ہو وہ اسے آپ سے صحیح طور پر ثابت سمجھتے ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِىُّ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ ثَلٰثٌ قَالَ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَحَدَّثَنِىْ يَزِيْدُ ابْنُ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ اَبِىْ مَنْصُوْرٍ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابو منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا تین رکعات ہیں۔ ابن لھیعہ فرماتے ہیں، مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے بواسطہ عمرو بن ولید بن عبدہ، ابو منصور سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِىْ يَحْيٰى قَالَ سَمَرَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ حَتّٰى طَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ ثُمَّ نَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اِلَّا بِاَصْوَاتِ اَهْلِ الزَّوْرَاءِ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ اَتُرَوْنِىْ اُدْرِكُ اُصَلِّىْ ثَلٰثًا يُرِيْدُ الْوِتْرَ وَرَكْعَتَىِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَالُوْا نَعَمْ

حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم رات کو باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ چاند نکل آیا اس کے بعد حضرت ابن عباس آرام فرما ہوگئے پھر وہ بازار والوں کی آوازیں سن کر بیدار ہوئے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے میں سورج نکلنے سے پہلے تین وتر، فجر کی دو رکعتیں، اور فجر کی نماز پڑھ سکوں گا انھوں نے فرمایا

marfat.com

فَصَلّٰى وَهٰذَا فِيْ اٰخِرِ وَقْتِ الْفَجْرِ فَمُحَالٌ اَنْ يَّكُوْنَ الْوِتْرُ عِنْدَهٗ يُجْزِيْ فِيْهِ اَقَلُّ مِنْ ثَلٰثٍ ثُمَّ يُصَلِّيْهِ حِيْنَئِذٍ ثَلٰثًا مَعَ مَا يَخَافُ مِنْ فَوْتِ الْفَجْرِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى صِحَّةِ مَا صَرَفْنَا اِلَيْهِ مَعَانِيَ اَحَادِيْثِهٖ فِي الْوِتْرِ اَنَّهٗ ثَلٰثٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِي الْوِتْرِ اَيْضًا اَنَّهٗ ثَلٰثٌ۔

۱۶۰۶- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ وَاِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاِذَا زُلْزِلَتْ وَفِي الثَّانِيَةِ وَالْعَصْرِ وَاِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَاِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَتَبَّتْ يَدَا وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ **وَرَوٰى** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۱۶۰۷- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۱۶۰۸- **وَرُوِيَ** عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

ہاں پس آپ نے نماز پڑھی اور یہ فجر کے آخری وقت کی بات ہے۔ پس یہ بات محال ہے کہ آپ کے نزدیک تین سے کم وتر کفایت کرتے ہوں پھر آپ اس وقت تین وتر پڑھیں حالانکہ فجر کے فوت ہونے کا خوف بھی تھا۔ پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وتروں کے بارے میں احادیث کے جو معانی ہم نے بیان کیے ہیں کہ وہ تین رکعات ہیں، صحیح ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔

حضرت حارث، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قصار مفصل کی نو سورتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔ پہلی رکعت میں "الھکم التکاثر، انا انزلناہ فی لیلۃ القدر، اور "اذا زلزلت" دوسری میں "والعصر، اذا جاء نصر اللہ"، اور "انا اعطیناک الکوثر" اور تیسری رکعت میں "قل یا ایھا الکفرون" اور "قل ھو اللہ احد" (پڑھتے تھے) حضرت عمران بن حصین نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

حضرت زرارہ بن اوفی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" دوسری میں "قل یا ایھا الکفرون" اور تیسری میں "قل ھو اللہ احد" پڑھتے تھے۔

اس سلسلے میں حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن قیس بن مخرمہ فرماتے ہیں۔ حضرت زید بن خالد جہنی نے ان کو بتایا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھیں گے (فرماتے ہیں) پس میں آپ کی چوکھٹ یا خیمہ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

marfat.com

الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ هُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً فَالْكَلَامُ فِي هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِيمَا تَقَدَّمَهُ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے تین بار دو دو رکعتیں طویل ادا فرمائیں وہ پہلی دو سے کچھ مختصر تھیں پھر دو پڑھیں وہ ان پہلی دو سے کچھ ہلکی پھلکی تھیں پھر وتر پڑھے۔ پس یہ تیرہ رکعات ہوئیں، اس میں وہی کلام ہے جو پہلے ہو چکا۔

۱۶۰۹۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ فَلَمَّا بَدَّنَ وَكَثُرَ لَحْمُهُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ **فَقَدْ** يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَكَرَ شَفْعَهُ وَهُوَ التَّطَوُّعُ وَوِتْرَهُ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ وِتْرًا كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي بَعْضِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ **وَقَدْ** رَوَيْنَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ فِعْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا۔

بواسطہ حضرت ابوامامہ بھی اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت ابو غالب، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت کے ساتھ نماز کو وتر بناتے تھے جب بدن مبارک بھاری ہو گیا تو سات کے ساتھ پڑھنے لگے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے ان میں "اذا زلزلت" اور "قل یا ایہا الکفرون" پڑھتے تھے۔

پس جائز ہے کہ انھوں نے آپ کی جفت نماز یعنی نوافل اور وتروں کا (اکٹھا) ذکر کیا ہو اور ان تمام کو وتر قرار دیا ہو جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے کچھ ذکر کیا ہے۔

ہم نے حضرت ابوامامہ کا اپنا فعل بھی روایت کیا ہے جو اسی بات پہ دلالت کرتا ہے

۱۶۱۰۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ الْوِتْرَ عِنْدَ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ وَقَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ وَلٰكِنْ مَا عَلِمَهُ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَاهُ مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ

حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت امامہ کے نزدیک وتر وہی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ محال ہے کہ ان کے نزدیک وتروں کی تعداد اسی طرح ہو اور ان کے علم میں ہو کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس کے خلاف ہے بلکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں وہی بات جانتے ہیں جو مفہوم ہم نے بیان کیا ہے۔ اس سلسلے میں

marfat.com

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

بواسطہ حضرت امّ درداء رضی اللہ عنہا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۶۱۱ - وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ فَالْكَلَامُ فِیْ هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ اَيْضًا۔

ـــــ حضرت یحییٰ بن جزار حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بناتے تھے جب بڑھاپا اور ضعف آگیا تو سات رکعتوں کے ساتھ وتر بنانے لگے

اس میں حضرت ابوامامہ کی روایت جیسا کلام ہے۔

اس سلسلے میں بواسطہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

۱۶۱۲ - وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَلَا كَلَامٍ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ يُحْكَمَ الْوِتْرُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَكَانَ اِنَّمَا يُرَادُ مِنْهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا وِتْرًا لَا عَدَدَ لَهُ مَعْلُوْمٌ۔

حضرت مقسم، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اور سات کے ساتھ (نماز) کو وتر بناتے تھے۔ ان کے درمیان سلام وکلام کے ذریعے تفریق نہیں کرتے تھے۔

ممکن ہے یہ وتروں کا حکم آنے سے پہلے کی بات ہو لہٰذا جو چاہتا پانچ کے ساتھ وتر بناتا اور جو چاہتا سات رکعات کے ساتھ نماز کو وتر بناتا مقصد یہ تھا کہ وہ وتر (طاق) نماز پڑھیں لیکن تعداد معلوم نہ تھی۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس (مذکورہ بالا) مقصد پر دلالت پائی جاتی ہے۔

۱۶۱۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِیِّ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتِرْ بِخَمْسٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاَوْمِ اِيْمَاءً۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ رکعات کے ساتھ وتر بناؤ اگر طاقت نہ ہو تو تین کے ساتھ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ایک کے ساتھ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اشارہ سے پڑھو۔

۱۶۱۴ - وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ

حضرت عطاء بن یزید، حضرت ابوایوب انصاری

marfat.com

ثنا سهل بن بكار قال ثنا وهيب بن خالد قال ثنا معمر عن الزهري عن عطاء بن يزيد عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الوتر حق فمن اوتر بخمس فحسن ومن اوتر بثلاث فقد احسن ومن اوتر بواحدة فحسن ومن لم يستطع فليومئ ايماء ۔

١٦١٥ - **حدثنا** فهد قال ثنا يحيى بن عبد الله بن الضحاك قال ثنا الاوزاعي قال ثنا الزهري عن عطاء بن يزيد عن ابي ايوب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الوتر حق ومن شاء اوتر بخمس ومن شاء اوتر بثلث ومن شاء اوتر بواحدة ۔

١٦١٦ - **حدثنا** يونس قال ثنا سفيان عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي ايوب قال الوتر حق او واجب فمن شاء اوتر بسبع ومن شاء اوتر بخمس ومن شاء اوتر بثلث ومن شاء اوتر بواحدة ومن غلب الى ان يومئ فليومئ ۔

فاخبر في هذا الحديث انهم كانوا مخيرين في ان يوتروا بما احبوا لا وقت في ذلك ولا عدد بعد ان يكون ما يصلون وترا ۔

وقد اجمعت الامة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم على خلاف ذلك واوتروا وترا لا يجوز لكل من اوتر بعده ترك شيء منه **فدل** اجماعهم على نسخ ما قد تقدمه من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم لان الله عز وجل لم يكن ليجمعهم على ضلال ۔

١٦١٧ - **وقد** روى عبد الرحمن بن ابزى

ر رضی اللہ عنہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر حق (ثابت) ہیں پس جو شخص پانچ رکعات کے ساتھ ادا کرے تو اچھا ہے جو تین کے ساتھ پڑھے اس نے اچھا کیا اور جو ایک کے ساتھ ادا کرے تو بھی اچھا ہے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو وہ اشارے سے پڑھے۔

حضرت عطاء بن یزید، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر حق (ثابت) ہیں جو چاہے پانچ رکعات سے ادا کرے جو چاہے تین کے ساتھ اور جو چاہے ایک رکعت کے ساتھ ادا کرے۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وتر حق ہیں (یا فرمایا) واجب ہیں پس جو شخص چاہے تین کے ساتھ اور جو چاہے ایک کے ساتھ پڑھے اور جو شخص اشارہ کرنے پر مجبور ہو جائے وہ اشارے سے پڑھے۔

اس حدیث میں بتایا گیا کہ وتر پڑھنے میں ان کو اختیار تھا کہ جو پسند ہو پڑھیں اس میں وقت اور گنتی کی پابندی نہیں تھی البتہ جو پڑھیں وہ وتر (طاق) ہو اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امت کا اس کے لیے کچھ بھی چھوڑنا جائز نہیں۔

پس ان کا اجماع گذشتہ کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان (امت) کو گمراہی پر متفق نہیں کرے گا۔

اس سلسلے میں بواسطہ حضرت عبدالرحمن بن ابزی بھی

marfat.com

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ فَقَرَأَ فِي الْأُولٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا يَمُدُّ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ حضرت زبید حضرت سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وتر ادا کیے آپ نے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھی جب فارغ ہوئے تو تین بار "سبحان الملک القدوس" پڑھا تیسری بار آواز بلند فرمائی۔

۱۶۱۸ - **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت سفیان، حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۱۹ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا يَعْنِي قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ **فَهٰذَا** يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ۔

حضرت محمد بن طلحہ، حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ دوسری رکعت میں "قل للذین کفروا" یعنی قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں اللہ الواحد الصمد (سورۂ اخلاص) پڑھتے۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

۱۶۲۰ - **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ وَأَوْتِرُوا بِخَمْسٍ أَوْ سَبْعٍ وَلَا تَشَبَّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ۔

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین رکعات کے ساتھ وتر نہ پڑھو، پانچ یا سات رکعات کے ساتھ وتر ادا کرو مغرب کی نماز سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

۱۶۲۱ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے غیر مرفوع

marfat.com

بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ تَشَبَّهُوا بِالْمَغْرِبِ وَلٰكِنْ أَوْتِرُوا بِخَمْسٍ أَوْ بِسَبْعٍ أَوْ بِتِسْعٍ أَوْ بِإِحْدَى عَشْرَةَ۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ كَرِهَ إِفْرَادَ الْوِتْرِ حَتّٰى يَكُونَ مَعَهُ شَفْعٌ عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَا قَبْلَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ فَيَكُونُ ذٰلِكَ تَطَوُّعًا قَبْلَ الْوِتْرِ وَفِي ذٰلِكَ نَفْيُ الْوَاحِدَةِ أَنْ تَكُونَ وِتْرًا وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ عَلٰى مَعْنٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ فِي التَّخْيِيرِ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ إِبَاحَةُ الْوِتْرِ بِالْوَاحِدَةِ

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْوِتْرَ أَكْثَرُ مِنْ رَكْعَةٍ وَلَمْ يُرْوَ فِي الرَّكْعَةِ شَيْءٌ إِلَّا وَتَأْوِيلُهُ يَحْتَمِلُ مَا قَدْ شَرَحْنَاهُ وَبَيَّنَّاهُ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

حكم الوتر على وجه النظر والقياس

ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَلْتَمِسَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَوَجَدْنَا الْوِتْرَ لَا يَخْلُو مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ فَرْضًا أَوْ سُنَّةً فَإِنْ كَانَ فَرْضًا فَإِنَّا لَمْ نَرَ شَيْئًا مِنَ الْفَرَائِضِ إِلَّا عَلٰى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ فَمِنْهُ مَا هُوَ رَكْعَتَانِ وَمِنْهُ مَا هُوَ أَرْبَعٌ وَمِنْهُ مَا هُوَ ثَلَاثٌ وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الْوِتْرَ لَا يَكُونُ اثْنَتَيْنِ وَلَا أَرْبَعًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ ثَلَاثٌ هٰذَا إِذَا كَانَ فَرْضًا وَأَمَّا إِذَا كَانَ سُنَّةً فَإِنَّا لَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنَ السُّنَنِ إِلَّا وَلَهُ مِثْلٌ فِي الْفَرْضِ مِنْ ذٰلِكَ الصَّلَوَاتُ مِنْهَا تَطَوُّعٌ وَمِنْهَا فَرْضٌ وَمِنْ ذٰلِكَ الصَّدَقَاتُ

مروی ہے فرماتے ہیں تین رکعات وتر پڑھ کر مغرب (کی نماز) سے مشابہت اختیار نہ کرو۔ بلکہ پانچ سات نو یا گیارہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بناؤ۔

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے الگ وتر (ایک رکعت) کو مکروہ خیال کیا حتیٰ کہ اس کے ساتھ جفت رکعات ہوں جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے پس یہ وتروں سے پہلے نفل ہوئے اس میں ایک رکعت وتر پڑھنے کی نفی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا وہی مطلب ہو جو ہم نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے میں ذکر کیا کہ انھیں اختیار دیا گیا تھا لیکن اس میں ایک رکعت وتر کا جواز نہیں ہے۔ —— ان روایات سے جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، ثابت ہوا کہ وتر ایک رکعت سے زائد ہیں اور ایک رکعت کے بارے میں کچھ بھی مروی نہیں ہے۔ البتہ تاویل میں اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے اس باب میں اپنے مقام پر بیان کیا۔

قیاس کے طور پر وتروں کا حکم

پھر ہم نے غور و فکر سے اس بات کا حل چاہا تو دیکھا کہ وتر دو حال سے خالی نہیں فرض ہوں گے یا سنت اگر فرض ہوں تو ہم فرائض کو بعض صورتوں میں دیکھتے ہیں بعض دو رکعات ہیں بعض چار اور بعض تین رکعتیں ہیں۔ اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ وتر دو یا چار رکعات نہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ تین رکعات ہیں یہ اس صورت میں ہے جب فرض ہوں اور اگر سنت ہوں تو ہم کسی سنت کو اس صورت میں نہیں پاتے کہ فرض میں اس کی مثال نہ ہو نماز میں سے کچھ نفل ہیں اور کچھ فرض، صدقات کے بیچ بھی فرض میں اصل ہے اور وہ زکوٰۃ ہے۔ روزوں میں بھی فرض میں اصل ہے اور وہ رمضان المبارک کے روزے ہیں

لها اصل في الفرض وهو الزكوة ومن ذلك الصيام وله اصل في الفرض وهو صيام شهر رمضان وما اوجب الله عز وجل في الكفارات ومن ذلك الحج يتطوع به وله اصل في الفرض وهو حجة الاسلام ومن ذلك العمرة يتطوع بها ووجوبها فيه اختلاف سنبينه في موضعه ان شاء الله تعالى ومن ذلك العتاق له اصل في الفرض وهو ما فرض الله عز وجل في الكتاب من الكفارات والظهار فكانت هذه الاشياء كلها يتطوع بها ولها اصول في الفرض فلم نر شيئا يتطوع به الا وله اصل في الفرض وقد رأينا اشياء هي فرض ولا يجوز ان يتطوع بها منها الصلوة على الجنازة وهي فرض ولا يجوز ان يتطوع بها ولا يجوز لاحد ان يصلي على ميت مرتين يتطوع بالاخرة منهما فكان الفرض قد يكون في شيء ولا يجوز ان يتطوع بمثله ولم نر شيئا يتطوع به الا وله مثل في الفرض منه اخذ وكان الوتر يتطوع به فلم يجز ان يكون كذالك الا وله مثل في الفرض والفرض لم نجد فيه وترا الا ثلثا فثبت بذلك ان الوتر ثلث هذا هو النظر وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

اور جو کفارات اللہ تعالیٰ نے واجب کیے ہیں اس سے حج ہے کہ وہ نفلی بھی ہوتا ہے لیکن اس کے لیے فرض اصل ہے اور وہ حج اسلام ہے اسی سے عمرہ ہے نفلاً بھی ادا کیا جاتا ہے اور اس میں واجب بھی ہے اگرچہ اس میں اختلاف ہے جیسے ہم اپنے مقام پر بیان کریں گے۔ انشاء اللہ۔ اس سے آزاد کرنا ہے اس کے لیے بھی فرض میں اصل ہے اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرض قرار دیا یعنی کفارے اور ظہار پس یہ تمام چیزیں بطور نفل بھی ادا ہوتی ہیں اور ان کے لیے فرض میں بھی اصول ہیں اور ہم کسی ایسی چیز کو نہیں پاتے کہ اسے بطور نفل ادا کیا جاتا ہو لیکن فرض میں اس کی اصل نہ ہو، اور ہم دیکھتے ہیں کہ کئی امور فرض ہیں لیکن ان کو بطور نفل ادا کرنا جائز نہیں۔ مثلاً نماز جنازہ ہے وہ فرض ہے لیکن بطور نفل ادا نہیں کیا جاسکتا اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ میت پر دو بار نماز جنازہ پڑھے یعنی دوسری بار نفلی ہو تو ایک چیز میں فرضیت ہوتی ہے لیکن اسے اسی طرح نفل کی صورت میں ادا کرنا جائز نہیں ہوتا اور ہم ایسی کوئی چیز نہیں دیکھتے کہ وہ بطور نفل ادا ہو مگر اس کے لیے فرض میں مثال نہ ہو اور وتر بطور نفل (غیر فرض) ادا کیے جاتے ہیں پس جائز نہیں کہ وہ اس طرح ہوں اور فرض میں اس کی مثل نہ ہو اور فرض میں ہم وتر (طاق) صرف تین رکعات پاتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ وتر تین (رکعات) ہیں۔ یہی قیاس ہے اور امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

وقد روي في ذلك عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه ح وحدثنا ابو بكرة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا مالك عن محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں۔ فرماتے ہیں قاری سو سو آیات والی دو سورتیں پڑھتا حتیٰ کہ طویل قیام کی وجہ سے

قَالَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَ تَمِیْمَ الدَّارِیَّ اَنْ یَقُوْمَا لِلنَّاسِ بِاِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً قَالَ فَکَانَ الْقَارِیُ یَقْرَاُ بِالْمِئِیْنَ حَتّٰی یَعْتَمِدَ عَلَی الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ وَ مَا کُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ۔

عصا پر ٹیک لگاتا اور ہم تقریباً فجر کے وقت میں واپس لوٹتے۔

فَھٰذَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّھُمْ کَانُوْا یُوْتِرُوْنَ بِثَلٰثٍ لِاَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنُوْا کَانُوْا یُصَلُّوْنَ شُفْعًا وَّاحِدًا ثُمَّ یَنْصَرِفُوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی یُصَلُّوْہُ بِشُفْعٍ اٰخَرَ۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے کیونکہ یہ جائز نہیں کہ وہ دو رکعتوں پر سلام پھیرتے ہوں بلکہ وہ دوسری دو رکعات بھی پڑھتے تھے۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمٰنَ الْجُعْفِیُّ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ اَبِیْ ھِلَالٍ عَنِ السَّبَّاقِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ دَفَنَّا اَبَا بَکْرٍ لَیْلًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَمْ اُوْتِرْ فَقَامَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَہٗ فَصَلّٰی بِنَا ثَلٰثَ رَکَعَاتٍ لَمْ یُسَلِّمْ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھِنَّ۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے وتر نہیں پڑھے آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف بندی کی انھوں نے ہمیں تین رکعات پڑھائیں اور صرف آخر میں سلام پھیرا۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدَۃَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْعَالِیَۃِ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ عَلَّمَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ عَلَّمُوْنَا اَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ غَیْرَ اَنَّا نَقْرَاُ فِی الثَّالِثَۃِ فَھٰذَا وِتْرُ اللَّیْلِ وَ ھٰذَا وِتْرُ النَّھَارِ۔

حضرت ابوخلدہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوالعالیہ سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہمیں صحابہ کرام نے سکھایا یا فرمایا کہ انھوں نے سکھایا کہ وتر نماز مغرب کی طرح ہیں، البتہ ہم تیسری رکعات میں قرأت نہیں کرتے تو یہ رات کے وتر ہیں اور وہ دن کے۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ مِھْرَانَ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ الْوِتْرُ ثَلٰثٌ کَوِتْرِ النَّھَارِ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وتر تین رکعتیں ہیں جیسا کہ دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی تین رکعات ہیں۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَۃَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحَارِثِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ۔

حضرت اعمش، حضرت مالک بن حارث سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

marfat.com

سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ الْوِتْرُ ثَلٰثُ رَکَعَاتٍ وَکَانَ یُوْتِرُ بِثَلٰثِ رَکَعَاتٍ۔

کرتے ہیں انھوں نے فرمایا وتر تین رکعتیں ہیں اور وہ خود بھی تین رکعات وتر ادا کرتے تھے۔

۱۶۲۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ قَالَ صَلّٰی بِیْ اَنَسٌ الْوِتْرَ اَنَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَاُمُّ وَلَدِهٖ خَلْفَنَا ثَلٰثَ رَکَعَاتٍ لَمْ یُسَلِّمْ اِلَّا فِیْ اٰخِرِهِنَّ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ یُرِیْدُ اَنْ یُعَلِّمَنِیْ۔

حضرت ثابت فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے تین رکعات وتر پڑھاتے میں آپ کی دائیں جانب تھا اور ام ولد آپ کے پیچھے تھی۔ انھوں نے صرف آخر میں سلام پھیرا میرا خیال ہے انھوں نے مجھے سکھانا چاہا۔

۱۶۲۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ وَالْمَقْبُرِیِّ سَمِعَا مُعَاذًا الْقَارِیَّ یُسَلِّمُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ مِنَ الْوِتْرِ۔

حضرت نافع اور مقبری سے مروی ہے ان دونوں نے حضرت معاذ قاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ وتروں کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے۔

۱۶۳۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَنْ عَیَّاشِ بْنِ عَیَّاشٍ الْقِتْبَانِیِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ یَحْیٰی عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِیِّ قَالَ کَانَ مُعَاذٌ یُقْرِئُ النَّاسَ فِیْ رَمَضَانَ فَکَانَ یُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ یَفْصِلُ بَیْنَهَا وَبَیْنَ الثِّنْتَیْنِ بِالسَّلَامِ حَتّٰی یُسْمِعَ مَنْ خَلْفَهٗ تَسْلِیْمَةً فَلَمَّا تُوُفِّیَ قَامَ لِلنَّاسِ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاَوْتَرَ بِثَلٰثٍ لَمْ یُسَلِّمْ حَتّٰی فَرَغَ مِنْهُنَّ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ اَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّةِ صَاحِبِكَ فَقَالَ لَا وَلٰکِنْ اِنْ سَلَّمْتُ انْفَضَّ النَّاسُ۔

حضرت حنش صنعانی فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں لوگوں کو قرآن سناتے تھے تو آپ ایک رکعت کے ساتھ وتر پڑھتے اس کو اور دو رکعتوں کو سلام کے ساتھ جدا کرتے تھے حتیٰ کہ پیچھے والا آپ کا سلام سن لیتا جب ان کی وفات ہو گئی تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تین رکعات وتر پڑھائے اور فارغ ہونے سے پہلے سلام نہ پھیرا لوگوں نے ان سے کہا کیا آپ نے اپنے ساتھی کے طریقے کو چھوڑ دیا فرمایا نہیں لیکن اگر میں سلام پھیرتا تو لوگ بکھر جاتے۔

فَهٰؤُلَاءِ جَمِیْعًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانُوْا یُوْتِرُوْنَ بِثَلٰثٍ فَمِنْهُمْ مَنْ کَانَ یُسَلِّمُ فِی الثِّنْتَیْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ کَانَ لَا یُسَلِّمُ فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْهُمْ اَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ نَظَرْنَا فِیْ حُکْمِ التَّسْلِیْمِ بَیْنَ الثِّنْتَیْنِ مِنْهُنَّ کَیْفَ هُوَ فَرَاَیْنَا التَّسْلِیْمَ یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَیُخْرِجُ الْمُسَلِّمَ بِهٖ مِنْهَا حَتّٰی یَکُوْنَ فِیْ غَیْرِ صَلٰوةٍ وَقَدْ رَاَیْنَا مَا اَجْمَعُوْا عَلَیْهِ مِنَ الْفَرْضِ لَا

یہ تمام صحابہ کرام تین تین وتر پڑھتے تھے ان میں سے بعض دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور بعض نہ پھیرتے جب ان سے ثابت ہوا کہ وتروں کی تین رکعتیں ہیں تو ہم نے دو رکعتوں کے بعد سلام کے بارے میں غور کیا کہ اس کی کیا صورت ہے تو ہم نے دیکھا کہ سلام نماز کو توڑ دیتا ہے اور سلام پھیرنے والا اس کے ذریعے نماز سے باہر آجاتا ہے حتیٰ کہ وہ دوسری نماز میں ہوتا ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ انھوں نے اس بات پر اجماع کیا کہ

marfat.com

يَنْبَغِي اَنْ يَفْصِلَ بَعْضَهُ مِنْ بَعْضٍ بِسَلَامٍ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْوِتْرُ لَا يَنْبَغِي اَنْ يُفْصَلَ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ بِسَلَامٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ۔

١٦٣١ - فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْخُزَاعِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لَا يَغْلِبُنِي اللَّيْلَةَ عَلَى الْقِيَامِ اَحَدٌ فَقُمْتُ اُصَلِّي فَوَجَدْتُ حِسَّ رَجُلٍ مِنْ خَلْفِي فِي ظَهْرِي فَنَظَرْتُ فَاِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَتَنَحَّيْتُ لَهٗ فَتَقَدَّمَ فَاسْتَفْتَحَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ فَقُلْتُ اَوْهَمَ الشَّيْخُ فَلَمَّا صَلّٰى قُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً فَقَالَ اَجَلْ هِيَ وِتْرِي قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ عُثْمَانُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهٖ وَوِتْرِهٖ فَيَكُوْنُ قَدْ صَلّٰى شَفْعَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَوْتَرَ فِي وَقْتٍ مَا رَاٰهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَفِي اِنْكَارِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِعْلَ عُثْمَانَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْعَادَةَ الَّتِي قَدْ كَانَ جَرٰى عَلَيْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَعَرَفَهَا عَلٰى غَيْرِ مَا فَعَلَ عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَهٗ صُحْبَةٌ فَقَدْ دَخَلَ بِذٰلِكَ هٰذَا الْمَعْنٰى فِي الْمَعْنَى الْاَوَّلِ وَاِنِ احْتَجَّ فِي ذٰلِكَ مُحْتَجٌّ بِمَا رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ۔

١٦٣٢ - فَاِنَّهُ قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي مَنْ شَيْبٍ مِنْ اٰلِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ

فرض نماز (کی رکعات) کو سلام کے ذریعے الگ الگ نہ کیا جائے تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ وتروں میں بھی اسی طرح ہو سلام کے ذریعے بعض کو بعض سے جدا کرنا مناسب نہیں اگر کوئی شخص کہے کہ متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے کہ وہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے پس وہ یوں ذکر کرے۔

حضرت عبدالرحمن تیمی فرماتے ہیں میں نے سوچا کہ آج رات قیام کے سلسلے میں مجھ پر کوئی غالب نہ ہوگا۔ میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کو محسوس کیا دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں ان کے لیے ہٹا تو وہ آگے ہو گئے انہوں نے قرآن پڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ مکمل پڑھا پھر رکوع اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا شیخ کو وہم ہو گیا جب نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا امیر المؤمنین! آپ نے ایک رکعت پڑھی ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں یہ میرے وتر ہیں۔ اس شخص کو (جواباً) کہا جائیگا ممکن ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دو اور ایک رکعت پڑھ چکے ہوں۔ پھر ایک رکعت اس وقت پڑھی جب حضرت عبدالرحمن نے ان کو دیکھا اور حضرت عبدالرحمن کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فعل کا انکار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے پہلے عادت جاری تھی اور حضرت عبدالرحمن اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عمل کے خلاف پہچانتے تھے اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بھی صحابی ہیں۔

اس سے یہ مفہوم پہلے مفہوم میں داخل ہو گیا۔

اور اگر اس سلسلے میں کوئی شخص یوں استدلال کرے:

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سعد بن ابی وقاص کے خاندان کے چند بزرگوں نے میرے سامنے گواہی دی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

انّ سعد بن ابی وقاص کان یوتر بواحدة۔

۱۶۳۳۔ حدثنا صالح بن عبد الرحمٰن قال حدثنا سعید بن منصور قال ثنا هشیم قال ثنا حصین عن مصعب بن سعد عن ابیه انّه کان یوتر بواحدة۔

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

۱۶۳۴۔ حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا شعبة عن عمرو بن مرّة عن عبد الله بن سلمة قال امّنا سعد بن ابی وقاص فی صلوٰة العشاء الاٰخرة فلمّا انصرف تنحّی فی ناحیة المسجد فصلّی رکعة فاتبعته فاخذت بیده فقلت له یا ابا اسحٰق ما هٰذه الرکعة فقال وتر انام علیه قال عمرو فذکرت ذٰلک لمصعب بن سعد فقال کان یوتر برکعة یعنی سعدًا قیل له قد یجوز ان یکون سعد فعل فی ذٰلک ما احتمله ما فعله عثمان فیما ذکرنا قبله فان قال قائل ففی حدیث عمرو بن مرّة ما یدلّ علی خلاف ذٰلک لانّه قال صلّی بنا فلمّا انصرف تنحّی فصلّی رکعة قیل له قد یجوز ان یکون ذٰلک الانصراف هو الانصراف الی منزله وقد صلّی قبل ذٰلک بعد انصرافه من صلوٰته۔

حضرت عبداللہ ابن سلمہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ہمیں نمازِ عشاء کی امامت کرائی جب فارغ ہوئے تو مسجد کے ایک کونے میں چلے گئے اور ایک رکعت پڑھی میں بھی ان کے پیچھے گیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے ابو اسحٰق! یہ رکعت کیا ہے فرمایا یہ وتر ہیں۔ میں یہ پڑھ کر سونا چاہتا ہوں۔ حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت مصعب بن سعد کو بتائی تو انھوں نے فرمایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس فعل میں وہی احتمال ہے جو ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فعل کے بارے میں اس سے پہلے ذکر کیا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمرو بن مرہ کی روایت میں اس کے خلاف پر دلالت پائی جاتی ہے کیونکہ انھوں نے فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو الگ ہو کر ایک رکعت ادا کی۔ تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ممکن ہے اس سے گھر کی طرف لوٹنا مراد ہو اور لوٹنے کے بعد وہ اس نماز سے پہلے نماز (دو رکعات)

۱۶۳۵۔ وقد حدثنا ابو امیة قال ثنا عبد الوهاب بن عطاء قال ثنا داود بن ابی هند عن عامر قال کان آل سعد وآل عبد الله بن عمر یسلّمون فی الرکعتین من الوتر ویوترون برکعة رکعة فقد بیّن الشعبی فی هٰذا الحدیث مذهب آل سعد فی الوتر وهم المقتدون بسعد المتبعون لفعله وانّ وترهم الذی کان رکعة رکعة انّما هو وتر بعد صلوٰة قد

حضرت عامر فرماتے ہیں حضرت سعد کے خاندان والے اور آل عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) وتروں کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

اس حدیث میں امام شعبی نے وتروں کے بارے میں آل سعد کا مذہب بیان کیا اور وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اقتداء اور ان کے فعل کی اتباع کرتے تھے اور ان کے ایک رکعت وتر اس نماز کے بعد ہوتے تھے وہ ان دونوں کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق کرتے تھے۔

marfat.com

فَصَلُّوا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا بِتَسْلِيْمٍ فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ اِلٰى قَوْلِ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ۔

۱۶۳۶- وَقَدْ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَابَ ذٰلِكَ عَلٰى سَعْدٍ وَمُحَالٌ عِنْدَنَا اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُ اللّٰهِ عَابَ ذٰلِكَ عَلٰى سَعْدٍ مَعَ نُبْلِ سَعْدٍ وَعِلْمِهٖ اِلَّا لِمَعْنًى قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ وَهُوَ اَوْلٰى مِنْ فِعْلِهٖ وَلَوْ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا خَالَفَهٗ بِرَاْيِهٖ لَمَّا كَانَ رَاْيُهٗ اَوْلٰى مِنْ رَاْيِ سَعْدٍ وَلَمَّا عَابَ ذٰلِكَ عَلٰى سَعْدٍ اِذَا كَانَ مَا اَخَذَ ذٰلِكَ مِنْهُ هُوَ الرَّاْيُ وَلٰكِنِ الَّذِيْ عَلِمَهٗ ابْنُ مَسْعُوْدٍ مِمَّا خَالَفَ فِعْلَ سَعْدٍ فِيْ ذٰلِكَ هُوَ غَيْرُ الرَّاْيِ۔

۱۶۳۷- وَاِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا نَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ وَفُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ يَنْتَحُوْنَ اِلٰى بَعْضِ السَّوَارِيْ فَيُوْتِرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ مَعَ النَّاسِ فِي الصَّلٰوةِ قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُمْ بَعْدَ مَا كَانُوْا صَلَّوْا فِيْ بُيُوْتِهِمْ اَشْفَاعًا كَثِيْرَةً فَكَانَ ذٰلِكَ الَّذِيْ صَلَّوْا فِيْ بُيُوْتِهِمْ هُوَ الشَّفْعُ وَمَا صَلَّوْا فِي الْمَسْجِدِ هُوَ الْوِتْرُ فَيَعُوْدُ ذٰلِكَ اَيْضًا اِلٰى اَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ۔

۱۶۳۸- وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَثْبَتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْوِتْرَ بِالْمَدِيْنَةِ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ ثَلٰثًا لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

یہ بھی ان ہی لوگوں کے قول کی طرف لوٹتی ہے جن کے نزدیک وتر تین رکعات ہیں۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس فعل کو معیوب قرار دیا اور ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جیسے ذی صحابی پر نکتہ چینی کریں گے مگر یہ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ کے نزدیک ایسی بات ثابت ہوئی ہو جو ان کے فعل کے خلاف تھی، اور اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی رائے سے ان کی مخالفت کرتے تو ان کی رائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رائے سے زیادہ بہتر نہ ہوتی بلکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے فعل کے خلاف جو کچھ جانا وہ محض ان کی رائے نہ تھی (بلکہ مدلل بات تھی)

اگر وہ اس حدیث سے استدلال کرے جو حضرت ابو عبیداللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابو درداء، فضالہ بن عبید، اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے اور لوگ صبح کی نماز میں تھے انہوں نے بعض ستونوں کی طرف الگ ہو کر ایک ایک رکعت وتر پڑھے پھر وہ لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوئے۔

اسے (جواباً) کہا جائے گا ہو سکتا ہے ان حضرات نے اس سے پہلے اپنے گھروں میں دو دو رکعت کے ساتھ متعدد رکعات پڑھی ہوں تو جو کچھ انہوں نے اپنے گھروں میں پڑھا وہ شفع (جفت) ہیں اور جو کچھ مسجد میں پڑھا وہ وتر (طاق) ہیں یہ بھی اسی بات کی طرف لوٹے گا کہ وتر تین رکعات ہیں۔

حضرت ابن ابی الزناد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کرام کے قول کو ثابت رکھا کہ وتر تین رکعات ہوں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔

marfat.com

١٦٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ السَّبْعَةِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ فِي مَشْيَخَةٍ سِوَاهُمْ أَهْلِ فِقْهٍ وَصَلَاحٍ وَفَضْلٍ وَرُبَّمَا اخْتَلَفُوا فِي الشَّيْءِ فَأُخِذَ بِقَوْلِ أَكْثَرِهِمْ وَأَفْضَلِهِمْ رَأْيًا فَكَانَ مِمَّا وَعَيْتُ عَنْهُمْ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ لَا يُسَلَّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ فَهٰذَا مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ فُقَهَاءِ الْمَدِينَةِ وَعُلَمَائِهِمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ لَا يُسَلَّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ وَتَابَعَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ مُنْكِرٌ سِوَاهُمْ وَقَدْ عَلِمَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مَا كَانَ مِنْ وِتْرِ سَعْدٍ فَأَفْتٰى بِغَيْرِهِ وَرَآهُ أَوْلٰى مِنْهُ وَقَدْ أَفْتٰى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِذٰلِكَ أَيْضًا وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ وَابْنُهُ هِشَامٌ فِي الْوِتْرِ مَا قَدْ تَقَدَّمَتْ رِوَايَتُنَا لَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ فَهٰذَا عِنْدَنَا مِمَّا لَا يَنْبَغِي خِلَافُهُ لِمَا قَدْ شَهِدَ لَهُ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فِعْلِ أَصْحَابِهِ وَأَقْوَالِ أَكْثَرِهِمْ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ اتَّفَقَ عَلَيْهِ تَابِعُوهُمْ۔

حضرت عبدالرحمن بن زناد اپنے والد سے اور وہ سات (مشائخ) سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابوبکر بن عبدالرحمن، خارجہ بن زید، عبیداللہ اور سلیمان بن یسار سے علم وفضل والی ایک جماعت کی موجودگی میں بیان کرتے ہیں۔ ابوالزناد فرماتے ہیں بعض اوقات ان میں اختلاف ہوتا تو ان میں اکثر وافضل کا قول لیا جاتا تو اس طریقے کے مطابق جو کچھ میں نے ان سے یاد کیا ہے تو وہ یہی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرے۔

پس یہ جو کچھ ہم نے فقہاء مدینہ اور علماء سے (منقول) ذکر کیا کہ ان کا تین رکعات وتروں پر اجماع ہے اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس سلسلے میں ان کی اتباع کی ہے۔ ان کے علاوہ کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ حضرت سعید بن مسیب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے وتروں کے بارے میں جانا لیکن اس کے غیر کے ساتھ فتویٰ دیا اور اسے اس کے مقابلے میں بہتر جانا۔ حضرت عروہ بن زبیر نے بھی اس کے ساتھ فتویٰ دیا۔ ان سے حضرت زہری اور ان کے بیٹے ہشام نے وتروں کے بارے میں وہ بات بیان کی جو ہم نے اس سے پہلے اس باب میں بیان کیا ہے۔

پس ہمارے نزدیک بات یہ ہے اور اس کی مخالفت مناسب نہیں کیونکہ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث، صحابہ کرام کا عمل اور بعد والوں کی اکثریت کے اقوال پر گواہ ہیں اور پھر ان کے متبعین نے اس پر اتفاق کیا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ قَوْمٌ لَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَقَالَ آخَرُونَ يُقْرَأُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً۔

باب فجر کی دو رکعتوں میں قرائت

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کہتی ہے کہ فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قرأت نہ کی جائے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ اس میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

marfat.com

۱۶۴۰۔ وَاحْتَجَّ الْفَرِيقَانِ فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ أَوِ النِّدَاءِ بِالصُّبْحِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ۔

دونوں گروہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ جب مؤذن صبح کی نماز کے لیے اذان یا (فرمایا) صبح کے لیے ندا دے کر خاموش ہو جاتا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے کھڑے ہونے سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ فَذَهَبُوا إِلَى أَنَّ السُّنَّةَ فِيهِمَا هِيَ التَّخْفِيفُ وَمِمَّنْ قَالَ إِنَّهُ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

پس ان لوگوں کا خیال ہے کہ ان دو رکعتوں میں ہی تخفیف سنت ہے۔ اور جو اس بات کے قائل ہیں کہ ان میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے ان میں حضرت مالک بن انس بھی شامل ہیں۔

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ بِذٰلِكَ آخُذُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِي أَنْ أَقْرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ۔

ابن وہب فرماتے ہیں حضرت امام مالک نے فرمایا میں ذاتی طور پر اسی کو اختیار کرتا ہوں کہ ان میں سورۂ فاتحہ پڑھوں۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حَتّٰى أَقُولَ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْكِتَابِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں کو اس قدر مختصر ادا فرماتے کہ میں کہتی کیا آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہے؟

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

حضرت علی بن مسہر، یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت محمد بن عبد الرحمٰن اپنی والدہ حضرت عمرہ سے روایت کرتے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

marfat.com

۱۶۴۶ - **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عثمان ابن عمر قال انا شعبة عن محمد بن عبد الرحمن قال سمعت عمتي عمرة تحدث عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا طلع الفجر صلى ركعتين خفيفتين اقول يقرأ فيهما بفاتحة الكتاب قال ابو جعفر ففي حديث شعبة هذا خلاف ما في غيره من احاديث عائشة التي قبله لانه قال قالت اقول قرأ فيهما بفاتحة الكتاب **ففي** هذا تثبيت قراءته فيهما فذلك حجة على من نفى القراءة منهما وقد يجوز ان يكون يقرأ فيهما بفاتحة الكتاب وغيرها فيخفف القراءة جدا حتى تقول على التعجب من تخفيفه هل قرأ فيهما بفاتحة الكتاب **وقد** روي عنها منقطعا ما فيه انه قد كان يقرأ فيهما غير فاتحة الكتاب۔

حضرت شعبہ سے مروی ہے حضرت محمد بن عبد الرحمن فرماتے ہیں میں نے اپنی پھوپھی حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے بعد دو خفیف رکعتیں ادا فرماتے کہ میں کہتی آپ نے اس میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھی ہے

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، حضرت شعبہ کی اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ انھوں نے فرمایا کہ ام المومنین فرماتی ہیں کہ میں کہتی آپ نے اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہے۔ پس اس میں آپ کی ان دو رکعتوں میں قرأت کو ثابت کیا ہے اور یہ ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جو ان دو رکعتوں سے قرأت کی نفی کرتے ہیں۔

۱۶۴۷ - **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا سعيد ابن عامر قال ثنا هشام عن محمد ان عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخفي ما يقرأ فيهما وذكرت قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد۔ **فقد** ثبت عنه بحديث عائشة الذي رواه شعبة قراءة فاتحة الكتاب وبحديث ابي بكرة هذا قراءة قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد فثبت بذلك انه كان يفعل فيهما ما يفعل في سائر الصلوات من القراءة **ثم** نظرنا هل روى غير عائشة في ذلك شيئا۔

حضرت محمد فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرأت کرتے تھے اور انھوں نے "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" کا ذکر کیا۔

بواسطہ حضرت شعبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے اور حضرت ابوبکرہ کی اس روایت (۱۶۴۷) سے "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ ان دو رکعات میں قرأت کے سلسلے میں آپ کا عمل وہی تھا جو دوسری نمازوں میں ہوتا تھا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ بھی کسی نے کچھ روایت کیا۔ ——— حضرت ابو وائل، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے بارہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر سے قبل اور مغرب کے بعد کی دو دو رکعتوں میں "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۶۴۸ - **فاذا** ابراهيم بن ابي داود قد حدثنا قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا عبد الملك بن الوليد ابن معدان عن عاصم عن ابي وائل عن عبد الله قال ما احصي ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الركعتين قبل الفجر والركعتين بعد المغرب بقل يا ايها الكافرون

marfat.com

وقل هو الله احد.

١٦٤٩ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال انا اسرائيل عن ابي اسحق عن مجاهد ح وحدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا اسرائيل عن ابي اسحق عن مجاهد عن ابن عمر قال رمقت النبي صلى الله عليه وسلم اربعا وعشرين مرة يقرا في الركعتين او خمسا وعشرين مرة قبل صلوة الغداة وفي الركعتين قبل الفجر والركعتين بعد المغرب بقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد.

حضرت مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے چوبیس یا پچیس مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز سے پہلے اور مغرب کی نماز کے بعد کی دو رکعتوں میں "قل یا ایہا الکافرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٦٥٠ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد ح وحدثنا ابن ابي داود قال ثنا سويد بن سعيد قالا ثنا مروان بن معاوية قال عثمان بن حكيم الانصاري قال انا سعيد بن يسار انه سمع ابن عباس يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في ركعتي الفجر في الاولى منهما قولوا امنا بالله وما انزل الينا الاية وفي الثانية قل امنا بالله واشهد بانا مسلمون.

حضرت سعید بن یسار فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں "قولوا امنا باللہ وما انزل الینا" اور دوسری میں "قل امنا باللہ واشہد بانا مسلمون" پڑھتے تھے۔

١٦٥١ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا عبد العزيز بن محمد قال ثنا عثمان بن عمر بن موسى قال سمعت ابا الغيث يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في السجدتين قبل الفجر في السجدة الاولى قولوا امنا بالله وما انزل الينا وما انزل الى ابراهيم الاية وفي السجدة الثانية ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشاهدين

حضرت ابو الغیث فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں پہلی رکعت میں "قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم" اور دوسری میں "ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاہدین" پڑھتے تھے۔

١٦٥٢ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عثمان بن موسى بن خلف العمي قال ثنا ابي خلف بن

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں "قل

marfat.com

مُوسٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

یا ایہا الکفرون" اور "قل ھو اللہ احد" پڑھتے تھے۔

١٦٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَحْيٰى بْنِ جَنَادِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فِي الْاُوْلٰى قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَبْدٌ اٰمَنَ بِرَبِّهٖ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِي الْاٰخِرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهٗ قَالَ طَلْحَةُ فَاَنَا اَسْتَحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ فِيْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ۔

حضرت طلحہ بن خراش، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں پہلی میں قل یا ایہا الکفرون، مکمل پڑھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اپنے رب پر ایمان رکھتا ہے پھر وہ کھڑا ہوا اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھی جب سورۃ ختم کی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے اپنے رب کو پہچانا حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں ان دو رکعتوں میں ان سورتوں کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ فِيْ بَعْضِهَا اَنَّهٗ قَرَاَ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِيْ بَعْضِهَا اَنَّهٗ قَرَاَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ نَفْيُ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ قَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَعَ مَا قَرَاَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا اَنَّ تَخْفِيْفَهٗ ذٰلِكَ كَانَ تَخْفِيْفًا مَعَهٗ قِرَاءَةٌ وَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قِرَاءَتِهٖ غَيْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ نَفْيُ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ اَنْ يَقْرَاَ فِيْهِمَا غَيْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَثَبَتَ اَنَّهُمَا كَسَائِرِ التَّطَوُّعِ وَاَنَّهٗ يَقْرَاُ فِيْهِمَا كَمَا يَقْرَاُ فِي التَّطَوُّعِ وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنْ صَلَوَاتِ التَّطَوُّعِ لَا يُقْرَاُ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَيُقْرَاُ فِيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنَ التَّطَوُّعِ كُرِهَ اَنْ يُمَدَّ فِيْهِ الْقِرَاءَةُ بَلْ قَدِ اسْتُحِبَّ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

ان میں سے بعض روایات میں ہے کہ آپ نے قل یاایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد کی قرأت فرمائی اور بعض میں ہے کہ آپ نے اس کے علاوہ پڑھا ان میں اس بات کی نفی نہیں کہ آپ نے سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ پڑھا۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ اس تخفیف سے مراد قرأت کے ساتھ تخفیف ہے اور جو کچھ ہم نے فاتحہ کے علاوہ قرأت کا ذکر کیا ہے اس سے ان لوگوں کے قول کی نفی ہوگئی جو سورۂ فاتحہ کے علاوہ کی قرأت کو ناپسند کرتے ہیں پس ثابت ہوا کہ یہ باقی نوافل (سنت غیر فرض مراد ہیں) کی طرح ہیں ان میں اسی طرح قرأت کی جائے جس طرح نفل نماز میں قرأت کی جاتی ہے اور ہم کوئی نوافل قرأت کے بغیر نہیں پاتے اور نہ ہی یہ کہ ان میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہو اور نفلوں میں طویل قرأت کی کراہت کے سلسلے میں بھی ہم کوئی بات نہیں پاتے۔

marfat.com

وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بلکہ طویل قیام مستحب ہے اور یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۶۵۴۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ مِهْرَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کا قیام طویل ہو۔

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقِيَامِ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین نماز وہ ہے جس میں طویل قیام ہو۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقِيَامِ۔

ابن جریج، ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین قیام وہ ہے جس کا قیام طویل ہو۔

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِيَامِ۔

حضرت عبداللہ بن حبشی الخثعمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے تو آپ نے فرمایا طویل قیام والی (نماز افضل ہے)۔

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا سُوَيْدٌ اَبُوْ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی نماز افضل ہے آپ نے فرمایا جس کا قیام طویل ہو۔

۱۶۵۹۔ وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ عِمْرَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ سَمَاعَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ

حضرت محمد بن حسن فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور وہ ہمارے نزدیک مختصر قیام کے ساتھ رکوع و

marfat.com

يقول بذلك نأخذ وهو أفضل عندنا من كثرة الركوع والسجود مع قلة طول القيام فلما كان هذا أحكم التطوع وقد جعلت ركعتا الفجر من أشرف التطوع وأكد أمرهما ما لم يؤكد أمر غيرهما من التطوع -

وسجود کی کثرت سے افضل ہے۔

پس جب نوافل کا یہ حکم ہے اور صبح کی دو رکعتوں کو بہترین نوافل (سنت) قرار دیا گیا ہے اور ان کے معاملے کو دوسرے نوافل سے زیادہ مؤکد قرار دیا گیا نیز ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں مروی ہے۔

١٦٦٠- وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم فيهما ما قد حدثنا ابن أبي داود قال ثنا سعيد بن سليمن الواسطي قال ثنا خالد بن عبد الله عن عبد الرحمن ابن إسحق عن محمد بن زيد بن قنفذ عن بن سيلان عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تتركوا ركعتي الفجر ولو طردتكم الخيل -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو، اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

١٦٦١- حدثنا أبو بكرة قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج قال حدثني عطاء عن عبيد بن عمير عن عائشة قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن على شيء من النوافل أشد معاهدة منه على الركعتين قبل الفجر -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ کسی نفل نماز کی زیادہ پابندی نہیں کرتے تھے۔

١٦٦٢- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال ثنا حفص عن ابن جريج عن عطاء فذكر مثله بإسناده -

حضرت ابن جریج، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

١٦٦٣- حدثنا فهد قال ثنا يحيى بن عبد الحميد قال ثنا أبو عوانة عن قتادة عن زرارة بن أوفى عن سعيد بن هشام عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہیں۔

قال أبو جعفر فلما كانت أشرف التطوع كان أولى بهما أن يفعل فيهما أشرف ما يفعل في التطوع وقد حدثني بن أبي عمران قال

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ تمام نوافل سے زیادہ بہتر ہیں تو ان میں وہ بہترین عمل کرنا جو دوسرے نوافل میں کیا جاتا ہے زیادہ مناسب ہے۔ حضرت حسن بن زیاد

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ رُبَّمَا قَرَأْتُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حِزْبَيْنِ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ اَنْ يُّطَالَ فِيْهِمَا الْقِرَاءَةُ وَهِيَ عِنْدَنَا اَفْضَلُ مِنَ التَّقْصِيْرِ لِاَنَّ ذٰلِكَ مِنْ طُوْلِ الْقُنُوْتِ الَّذِيْ فَضَّلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّطَوُّعِ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ۔

١٦٦٥- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ اُطِيْلُ فِيْهِمَا الْقِرَاءَةَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ وَقَدْ رُوِيَتْ اٰثَارٌ عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا اَرَدْتُ بِذِكْرِهَا الْحُجَّةَ عَلٰى مَنْ قَالَ لَا قِرَاءَةَ فِيْهِمَا۔

١٦٦٦- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

١٦٦٧- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَصْحَابِهٖ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ۔

١٦٦٨- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ۔

١٦٦٩- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا وَائِلٍ

فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں کبھی میں فجر کی دو رکعتوں میں قرآن پاک کے دو حزب (پارے) پڑھتا ہوں ہمارا بھی یہی موقف ہے کہ طویل قرأت میں کوئی حرج نہیں اور ہمارے نزدیک یہ کمی کرنے سے افضل ہے کیونکہ یہ طویل قیام سے ہے جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفلوں میں افضل قرار دیا۔ اس سلسلے میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت حماد کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں جب فجر طلوع ہو جائے تو صرف دو رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں جو فجر (کی نماز) سے پہلے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کیا میں ان میں طویل قرأت کر سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں اگر تم چاہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد والے حضرات سے بھی قرأت کے بارے میں روایات مروی ہیں۔ میں انہیں ان لوگوں کے خلاف بطور حجت ذکر کرنا چاہتا ہوں جو کہتے ہیں کہ ان دو رکعتوں میں قرأت نہیں ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مغرب کے بعد اور صبح سے پہلے کی دو رکعتوں میں قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے وہ اپنے اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت علاء ابن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے فجر کی دو رکعتوں میں سورہ

marfat.com

قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِآيَةٍ۔

فاتحہ اور ایک آیت پڑھی۔

۱۶۷۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ لَا يَزِيدُ مَعَهَا شَيْئًا۔

حضرت عقبہ بن مسلم عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے سُنا کہ وہ فجر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اس کے ساتھ کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے۔

بَابُ[۶۱] الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب[۶۱]: عصر کے بعد دو رکعتیں

۱۶۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي يَكُونُ عِنْدِي فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس دن بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں ہوتے تو عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۶۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو پوشیدہ اور ظاہر رکعتوں یعنی صبح سے پہلے اور عصر کے بعد کی دو رکعتوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔

۱۶۷۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حفص، حضرت شیبانی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔

۱۶۷۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعت

أبيه عن عائشة قالت والله ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم الركعتين عندي بعد العصر.

١٦٧٦ - حدثنا أحمد بن داود قال ثنا محمد بن يحيى بن أبي عمر قال ثنا سفيان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت ما دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم يومي قط بعد العصر إلا صلى ركعتين.

١٦٧٧ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا ابن أبي الرجال عن أبيه عن عمرة عن عائشة نحوه.

١٦٧٨ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا الحوضي قال ثنا أبو عوانة عن مغيرة عن أم موسى قالت أتيت عائشة فسألتها عن الركعتين بعد العصر فذكرت عنها مثل ذلك أيضًا.

١٦٧٩ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا إسرائيل عن المقدام بن شريح عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلوة العصر ثم يصلي بعدها ركعتين.

١٦٨٠ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عاصم قال ثنا ابن جريج قال سمعت أبا سعيد الأعمى يحدث عن رجل يقال له السائب مولى القاريين عن زيد بن خالد الجهني أنه رآه عمر ركع بعد العصر ركعتين وقال لا أدعهما بعد ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليهما.

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى هذا وقالوا لا بأس بأن يصلي الرجل بعد العصر ركعتين وهما من السنة عندهم واحتجوا في ذلك بهذا الحديث فخالفهم أكثر العلماء في ذلك وكرهوهما.

کبھی نہیں چھوڑیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد میرے ہاں تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے۔

حضرت ابن ابی الرجال اپنے والد سے وہ حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ام موسیٰ فرماتی ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے ان سے عصر کے بعد والی دو رکعات کے بارے میں پوچھا۔ چنانچہ انھوں نے ان (ام المومنین) سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھنے کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے۔

ابو سعید اعمیٰ، ایک شخص جسے سائب مولیٰ قارئین کہا جاتا ہے سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت زید بن خالد جہنی کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور فرمایا میں نے جب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے میں انھیں نہیں چھوڑتا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی خیال ہے وہ کہتے ہیں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ان کے نزدیک یہ سنت ہیں انھوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن اکثر علماء نے

marfat.com

١٦٨١ - واحتجوا في ذلك بما حدثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن موسى العبسي قال انا طلحة بن يحيى عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان معاوية ارسل الى ام سلمة يسألها عن الركعتين اللتين ركعهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد العصر فقالت نعم صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم عندي ركعتين بعد العصر فقلت امرت بهما قال لا ولكني كنت اصليهما بعد الظهر فشغلت عنهما فصليتهما الآن -

١٦٨٢ - حدثنا احمد بن داود قال ثنا محمد بن يحيى بن ابي عمر قال ثنا سفيان عن عبيد الله بن ابي لبيد عن سلمة بن عبد الرحمن ان معاوية ابن ابي سفيان قال وهو على المنبر لكثير بن الصلت اذهب الى عائشة فاسألها عن ركعتي النبي صلى الله عليه وسلم بعد العصر قال ابو سلمة فقمت معه وقال ابن عباس لعبد الله بن الحارث اذهب معه فجئناها فسألناها فقالت لا ادري اسألوا ام سلمة فسألناها فقالت دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم بعد العصر فصلى ركعتين فقلت يا رسول الله ما كنت تصلي هاتين الركعتين فقال قدم علي وفد من بني تميم او جاءتني صدقة فشغلوني عن ركعتين كنت اصليهما بعد الظهر وهما هاتان -

١٦٨٣ - حدثنا الحجاج بن عمران بن الفضل البصري قال ثنا يوسف بن موسى القطان قال ثنا ابو اسامة قال ثنا الوليد بن كثير قال حدثني محمد بن عمرو بن عطاء عن عبد الرحمن بن ابي سفيان ان معاوية ارسل الى عائشة يسألها عن السجدتين بعد العصر فقالت ليس

اس میں ان کی مخالفت کی ہے اور ان رکعتوں کو مکروہ خیال کیا ہے۔ انھوں نے اس ضمن میں یوں استدلال کیا ہے:

١٦٨١: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ ان سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں میں نے پوچھا کیا آپ کو ان کا حکم دیا گیا ہے فرمایا نہیں بلکہ میں انھیں ظہر کے بعد پڑھتا ہوں بوجہ مشغولیت نہ پڑھ سکا تو اب پڑھی ہیں۔ ——— حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما منبر پر تھے تو حضرت کثیر بن صلت سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھو۔ حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں میں بھی ان کے ساتھ اٹھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عبد اللہ بن حارث سے فرمایا تم بھی ان کے ساتھ جاؤ چنانچہ ہم سب ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو انھوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا ایک دن عصر کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو یہ دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس بنو تمیم کا وفد آیا یا (فرمایا) میرے پاس صدقہ (صدقے کا مال) آیا جس نے مجھے ان دو رکعتوں

حضرت عبد الرحمن بن ابی سفیان فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے (کسی کو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ ان سے عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے پوچھیں انھوں نے فرمایا کہ آپ نے میرے ہاں یہ نہیں پڑھیں البتہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ نے ان کے ہاں یہ رکعتیں پڑھی ہیں چنانچہ انھوں نے (حضرت ام سلمہ رضی اللہ

marfat.com

عندی صلاهما ولکن ام سلمة حدثتنی انه صلاهما عندها فارسل الی ام سلمة فقالت صلاهما رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عندی لم اره صلاهما قبل ولا بعد فقلت یا رسول اللہ ما سجدتان رایتك صلیتهما بعد العصر ما صلیتهما قبل ولا بعد فقال هما سجدتان کنت اصلیهما بعد الظهر فقدم علی قلائص من الصدقة فنسیتهما حتی صلیت العصر ثم ذکرتهما فکرهت ان اصلیهما فی المسجد والناس یرونی فصلیتهما عندك ۔

۱۶۸۴ ۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد بن خشیش قال ثنا ابو الولید قال ثنا حماد بن سلمة عن الازرق بن قیس عن ذکوان عن عائشة عن ام سلمة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم صلی فی بیتها رکعتین بعد العصر فقلت یا رسول اللہ ما هاتان الرکعتان فقال کنت اصلیهما بعد الظهر فجاءنی مال فشغلنی فصلیتهما الآن ۔

۱۶۸۵ ۔ حدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی بکر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بکیر ان کریبا مولی ابن عباس حدثه ان ابن عباس وعبد الرحمن بن ازهر والمسور بن مخرمة ارسلوه الی عائشة فقالوا اقرأها السلام منا جمیعا وسلها عن الرکعتین بعد العصر وقل انا اخبرنا انك تصلیهما وقد بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نهی عنهما قال ابن عباس وکنت اضرب الناس مع عمر علیهما قال کریب فدخلت علیها فبلغتها ما ارسلونی به فقالت سل ام سلمة فخرجت الیهم فاخبرتهم بقولها فردونی الی ام سلمة

عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ نے ان کے ہاں یہ رکعتیں پڑھی ہیں چنانچہ انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انھوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں یہ نماز پڑھی ہے لیکن میں نے اس سے پہلے اور بعد آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو عصر کے بعد جو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے وہ کیا ہیں اس سے پہلے اور بعد میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا فرمایا یہ دو رکعتیں وہ ہیں جنھیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا میرے پاس صدقہ کی اونٹنیاں آئیں تو میں ان کو بھول گیا حتی کہ میں نے عصر کی نماز پڑھی پھر مجھے یاد آیا تو میں نے انھیں مسجد میں لوگوں کے سامنے پڑھنا پسند نہ کیا لہٰذا تمہارے پاس انھیں ادا کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خانۂ اقدس میں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دو رکعتیں کیا ہیں؟ فرمایا میں انھیں ظہر کے بعد پڑھتا تھا پس میرے پاس مال آیا جس نے مجھے مشغول رکھا اب ادا کر رہا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس، عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ ہم سب کی طرف سے سلام کہنا اور عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ یہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں، حالانکہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ حضرت کریب فرماتے ہیں میں نے ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ ان حضرات نے کیوں بھیجا ہے؟ انھوں نے فرمایا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھیں۔ میں ان حضرات کے پاس گیا اور ان حضرات کو حضرت عائشہ

marfat.com

بمثل ما ارسلوني به الى عائشة فقالت ام سلمة
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عنهما
ثم رايته صلاهما اما حين صلاهما فانه صلى
العصر ثم دخل علي وعندي نسوة من بني حرام
من الانصار فصلاهما فارسلت اليه الجارية
فقلت قومي الى جنبه فقولي تقول لك ام سلمة
يا رسول الله لم اسمعك تنهى عن هاتين الركعتين
واراك تصليهما فان اشار بيده فاستاخري
عنه ففعلت الجارية فاشار بيده فاستاخرت
عنه فلما انصرف قال يا بنت ابي امية سالت
عن الركعتين بعد العصر وانه اتاني اناس
من عبد القيس بالاسلام من قومهم فشغلوني
عن الركعتين اللتين بعد الظهر فهما هاتان۔

ففي هذه الآثار وفي بعضها ان عائشة
لما سئلت عما حكي عنها مما ذكرنا في الفصل
الاول ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن
ياتيها في يومها بعد العصر الا صلى ركعتين اضافت
ذلك الى ام سلمة فانتفت بذلك الآثار الاول
كلها المروية عن عائشة فلما سئلت عن ذلك
ام سلمة اخبرت انها قد كانت سمعت النبي
صلى الله عليه وسلم ينهى عنهما ووافقها
على ذلك ابن عباس والمسور بن مخرمة وعبد الرحمن
ابن الازهر الا انهم ذكروا ذلك بلاغا ولم يذكروه
سماعا ووافقهم على ذلك جماعة حكوه عن
النبي صلى الله عليه وسلم۔

۱۶۸۶۔ فمما روي في ذلك ما حدثنا محمد بن
عزيز الايلي قال ثنا سلامة بن روح عن عقيل
قال حدثني ابن شهاب قال اخبرني حرام بن
دراج وان علي بن ابي طالب سبح بعد العصر

رضی اللہ عنہا کا جواب بتایا چنانچہ انھوں نے مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں وہی سوال دے کر بھیجا جس کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ان دو رکعتوں سے منع فرماتے تھے پھر میں نے ان کو پڑھتے ہوئے دیکھا لیکن جب آپ نے یہ رکعتیں ادا فرمائیں تو اس وقت آپ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ میرے ہاں تشریف لائے میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی کچھ عورتیں تھیں۔ آپ نے یہ دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کی خدمت میں لونڈی کو بھیجا اور کہا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور کہنا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہے یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ میں نے آپ سے سنا آپ ان دو رکعتوں سے روکتے ہیں اور آپ کو پڑھتے ہوئے بھی دیکھ رہی ہوں اگر آپ ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ جانا لونڈی نے اسی طرح کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا اے ابوامیہ کی بیٹی! تو نے عصر کے بعد کی ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے (بات یہ ہے کہ) میرے پاس عبدالقیس کے کچھ لوگ اسلام لانے کے لیے آئے تھے۔ تو انھوں نے مجھے ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے مشغول رکھا تو یہ دو رکعتیں وہ ہیں۔

ان تمام روایات میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب اس بات کے بارے میں پوچھا جو ان سے نقل کی گئی تھی اور جس کا ہم نے فصل اوّل (باب کے شروع) میں ذکر کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد ان کے دولت کدہ پر تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے تو انھوں نے یہ بات ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منسوب فرمائی۔ اس سے وہ تمام پہلی روایات جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی (بتائی گئی) ہیں کی نفی ہو گئی جب انھوں نے حضرت

حضرت حرام بن دراج فرماتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کے راستے میں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا کر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا اللہ کی قسم! آپ جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پڑھنے

marfat.com

رَكْعَتَيْنِ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَدَعَاهُ عُمَرُ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْهُمَا۔

سے روکا ہے۔

۱۶۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَتَّابِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

حضرت ابوالعالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کچھ پسندیدہ افراد نے جن میں سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے، میرے سامنے گواہی دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع شمس تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۸۸- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھ سے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانٌ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت ابان، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۹۰- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِسْحٰقَ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور عصر کے علاوہ ہر نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۶۹۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب شمس تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

marfat.com

تغرب الشمس۔

١٦٩٢۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا المقدمی قال ثنا محمد بن دینار قال ثنا سعد بن اوس قال حدثنی مصدع ابو یحیی قال حدثتنی عائشة وبینی وبینها ستر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن یصلی صلوة الا اتبعها رکعتین غیر العصر والغداة فانه کان یجعل الرکعتین قبلهما۔

حضرت مصدع ابو یحیی فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا درآں حالیکہ میرے اور ان کے درمیان پردہ تھا، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور عصر کے علاوہ جو نماز بھی پڑھتے اس کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے ہیں ان میں نماز سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے۔

١٦٩٣۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن سعد عن نصر بن عبد الرحمن عن معاذ بن عفراء انه طاف بعد العصر او بعد صلوة الصبح فلم یصل فسئل عن ذلك فقال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صلوة بعد الصبح حتی تطلع الشمس وعن صلوة بعد العصر حتی تغرب الشمس۔

حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے عصر کے بعد یا صبح کی نماز کے بعد طواف کیا لیکن (طواف کی نفل نماز) نہ پڑھی ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے روکا ہے۔

١٦٩٤۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داؤد الطیالسی قال ثنا ابو بکر النهشلی عن عطیة العوفی عن ابی سعید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه نهی عن ذلك کما ذکره معاذ بن عفراء عن رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس سے منع فرمایا جیسا کہ حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔

١٦٩٥۔ حدثنا ابن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن قتادة عن ابی نضرة عن ابی سعید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله۔

حضرت ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٩٦۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج قال اخبرنی ابن شهاب عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی سعید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم نحوه۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابو سعید سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٩٧۔ حدثنا فهد قال ثنا یحیی بن صالح قال قال ثنا سلیمن بن بلال قال ثنا عمرو بن یحیی عن ابیه عن ابی سعید الخدری عن رسول الله صلی

حضرت عمرو بن یحیی اپنے والد سے، وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

اللّٰہ علیہ وسلم مثلہ۔

۱۶۹۸۔ **حدثنا** احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن البرقی قال ثنا عمرو بن ابی سلمة عن زهیر بن محمد قال اخبرنی موسی بن عقبة عن نافع عن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۹۹۔ **حدثنا** ابو بکرة قال ثنا عبد اللہ بن حمران قال ثنا شعبة عن ابی التیاح الضبعی قال ثنا حمران بن ابان قال خطبنا معاویة بن ابی سفیان فقال یا ایها الناس انکم لتصلون صلوٰة قد صحبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیناہ یصلیها ولقد نهی عنها یعنی الرکعتین بعد العصر۔

حضرت حمران بن ابان فرماتے ہیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو! تم ایسی نماز پڑھتے ہو کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں رہے لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع فرمایا، یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔

۱۷۰۰۔ **حدثنا** یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن محمد بن یحیی بن حبان عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الصلوٰة بعد الصبح حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب الشمس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

فقد جاءت الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواترة بالنهی عن الصلوٰة بعد العصر حتی تغرب وعمل بذلك اصحابه من بعده فلا ینبغی لاحد ان یخالف ذلك۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں جن میں عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسی پر عمل کیا، لہٰذا کسی کو اس کی مخالفت کرنا جائز نہیں۔

۱۷۰۱۔ **فمما** روی عن اصحابه فی ذلك ما حدثنا یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن ابن شهاب عن السائب بن یزید انه رأی عمر بن الخطاب یضرب المنکدر فی الصلوٰة بعد العصر۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حضرت منکدر کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مارتے تھے۔

۱۷۰۲۔ **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا ابو صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شهاب فذکر مثله باسناده۔

حضرت عقیل نے ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۰۳۔ **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا ابو صالح

marfat.com

قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَأَنَا أَكْرَهُ مَا كَرِهَ عُمَرُ۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَيْتُ عُمَرَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ إِذَا رَآهُ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ إِذَا رَآهُ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَنِي سُلَيْمٰنُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْعَصْرِ فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتْرُكُوهَا إِلَى غَيْرِهَا۔

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَاتَتْنِي رَكْعَتَانِ مِنَ الْعَصْرِ فَقُمْتُ أَقْضِيهِمَا وَجَاءَ عُمَرُ وَمَعَهُ الدِّرَّةُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ قَالَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ فَقُلْتُ فَاتَتْنِي رَكْعَتَانِ فَقُمْتُ أَقْضِيهِمَا فَقَالَ ظَنَنْتُكَ تُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے اور میں بھی اس بات کو مکروہ خیال کرتا ہوں جسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ناپسند کرتے تھے۔

حضرت ابوعوانہ، حضرت سلیمان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سُنا فرماتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے ایک شخص کو عصر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب وہ فارغ ہوا تو آپ نے اسے مارا۔ ——— حضرت ابوجمرہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کسی کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھتے تو اسے مارتے تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے سلیمان بن ربیعہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کام کے لیے بھیجا میں ان کے پاس حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا عصر کے بعد نماز نہ پڑھنا مجھے ڈر ہے کہ تم اس کی وجہ سے عصر کی نماز چھوڑ بیٹھو۔

حضرت عبداللہ بن رافع بن خدیج اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے عصر کی دو رکعتیں رہ گئیں تو میں انھیں قضاء کرنے کے لیے کھڑا ہوا (اتنے میں) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے ان کے ہاتھ میں دُرّہ تھا میں نے سلام پھیرا تو فرمایا یہ کون سی نماز ہے؟ میں نے عرض کیا میری دو رکعتیں رہ گئی تھیں تو میں انھیں قضا کرنے کے لیے کھڑا ہوا فرمایا

marfat.com

فَفَعَلْتُ بِكَ وَفَعَلْتُ۔

میں نے سوچا شاید تم عصر کے بعد نماز پڑھتے ہو اگر تم ایسا کرتے تو میں تمہارے ساتھ ایسا ہی کرتا ــــــ

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبید اللہ بن رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کیساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يَضْرِبَ مَنْ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ بِالدُّرَّةِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ میں عصر کے بعد نماز پڑھنے والوں کو دُرّے کے ساتھ ماروں۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا سَعْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْاَشْتَرِ قَالَ كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید حضرت اشتر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مارتے تھے۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَنَهَاهُ وَقَالَ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ الْاٰيَةَ۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے منع فرمایا اور یہ آیت پڑھی وما کان لمؤمن و لا مؤمنة (آخر تک) "جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو کسی مومن مرد وعورت کو ابھی کوئی اختیار باقی نہیں رہا۔

فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَ عَنْهُمَا وَيَضْرِبُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْهِمَا بِحَضْرَةِ سَائِرِ اَصْحَابِهٖ عَلٰى قُرْبِ عَهْدِهِمْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ اَخْبَرَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ نَهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ صَلَّاهُمَا

تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو اس نماز سے روکتے ہیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عہد نبوت کے بالکل قریب دور میں صحابہ کرام کی موجودگی میں اس پر مارتے ہیں لیکن کوئی بھی مخالفت نہیں کرتا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا اور پھر ظہر کے بعد رہ جانے والی نماز کو پڑھا اسی طرح میں بھی کہتا ہوں

بَعْدَ ذٰلِكَ لِمَا تَرَكَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَهٰكَذَا قَوْلُ
يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ مَنْ تَرَكَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ وَلَا
يُصَلِّيْ اَحَدٌ بَعْدَ الْعَصْرِ شَيْئًا مِّنَ التَّطَوُّعِ غَيْرَهُمَا
قِيْلَ لَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
صَلَّاهُمَا حِيْنَئِذٍ قَدْ نَهٰى عَنْهُمَا اَنْ يَقْضِيَهُمَا اَحَدٌ

۱۷۱۳- وَذٰلِكَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَالَ
ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ
الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ثُمَّ
دَخَلَ بَيْتِيْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ
مَالٌ فَشَغَلَنِيْ عَنْ رَكْعَتَيْنِ كُنْتُ اُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ
فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَقْضِيْهِمَا
اِذَا فَاتَتَا قَالَ لَا-

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحَدًا اَنْ يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ
قَضَاءً عَمَّا كَانَ يُصَلِّيْهِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَدَلَّ ذٰلِكَ
عَلٰى اَنَّ حُكْمَ غَيْرِهٖ فِيْهِمَا اِذَا فَاتَتَاهُ خِلَافُ حُكْمِهٖ
فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا اَنْ
يَتَطَوَّعَ بَعْدَ الْعَصْرِ اَصْلًا وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ
اَيْضًا وَذٰلِكَ اَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ لَيْسَتَا فَرْضًا
فَاِذَا تُرِكَتَا حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَاِنْ صَلَّيْنَا
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا تَطَوَّعَ بِهِمَا مُصَلِّيْهِمَا فِيْ غَيْرِ وَقْتِ
تَطَوُّعٍ فَلِذٰلِكَ نَهَيْنَا اَحَدًا اَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الْعَصْرِ
تَطَوُّعًا وَجَعَلْنَا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَغَيْرَهُمَا مِنْ
سَائِرِ التَّطَوُّعِ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى-

کہ جس شخص کی ظہر کے بعد والی نماز رہ جائے وہ پڑھے لیکن عصر کے بعد کوئی شخص نوافل نہ پڑھے۔

اس سے کہا جائے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان دو رکعتوں کو پڑھا تو اسی وقت ان کی قضا سے بھی منع فرما دیا۔

حضرت ذکوان، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرنے کے بعد میرے گھر میں داخل ہوئے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسی نماز پڑھی ہے جو اس سے پہلے (کبھی) نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا میرے پاس مال آیا تو اس نے مجھے ان دو رکعتوں (کے پڑھنے) سے مشغول رکھا جنھیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا پس میں نے ان کو اب پڑھا ہے۔ (ام المومنین فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا اگر ہم سے یہ رکعتیں رہ جائیں تو کیا ہم بھی قضا کر لیا کریں فرمایا نہیں۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں عصر کے بعد نماز ظہر کے بعد والی نماز قضا کرنے سے بھی منع فرما دیا۔

پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ظہر کی فوت شدہ رکعتوں کے بارے میں دوسرے لوگوں کا حکم آپ کے حکم کے خلاف ہے لہٰذا کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ عصر کے بعد ان کو پڑھے نیز عصر کے بعد نفل بالکل نہ پڑھے۔

قیاس بھی یہی چاہتا ہے اور وہ یوں کہ ظہر کے بعد دو رکعتیں فرض نہیں ہیں جب وہ رہ گئیں حتیٰ کہ نماز عصر پڑھ لی تو اب اگر انھیں پڑھا جائے تو وہ نفل ہیں جو اپنے وقت کے علاوہ پڑھی جا رہی ہیں اسی لیے ہم عصر کے بعد نفل پڑھنے سے روکتے ہیں اور اس سلسلے میں ان دو رکعتوں اور دیگر نوافل کو ایک جیسا سمجھتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

marfat.com

بَابُ ٦٢ الرَّجُلِ يُصَلِّي بِالرَّجُلَيْنِ أَيْنَ يُقِيمُهُمَا

١٧١٤- قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ ذَكَرْنَا فِي بَابِ التَّطْبِيقِ فِي الرُّكُوعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ صَلَّى بِعَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا بِيَدِهِ وَطَبَّقَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا أَنْ يَكُونَ مَا ذَكَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ هُوَ التَّطْبِيقُ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ هُوَ التَّطْبِيقُ وَإِقَامَةُ أَحَدِ الْمَأْمُومِينَ عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرِ عَنْ شِمَالِهِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ مَا يَدُلُّ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ

١٧١٥- فَإِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَسْوَدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّي عَلَى عَبْدِ اللهِ بِالْهَاجِرَةِ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَأَخَّرْنَا خَلْفَهُ فَأَخَذَ أَحَدَنَا بِيَمِينِهِ وَالْآخَرَ بِشِمَالِهِ فَجَعَلَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً ـ

فَهٰذَا الْحَدِيثُ يُخْبِرُ أَنَّ قَوْلَ ابْنِ مَسْعُودٍ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَى قِيَامِ الرَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَعَلَى التَّطْبِيقِ ـ

١٧١٦- وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَشُعَيْبُ بْنُ

باب ٦٢: دو مقتدیوں کا امام کہاں کھڑا ہو۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے "رکوع میں تطبیق" کے باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ذکر کی ہے کہ انھوں نے حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما کو نماز پڑھائی تو ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا فرماتے ہیں پھر ہم نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے تو آپ نے ہمارے ہاتھوں پر اپنا دست مبارک مارا اور تطبیق کی جب فارغ ہوئے تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ (تطبیق کا مفہوم باب ۴۸ میں گزر چکا ہے۔)

ہمارے نزدیک ان کے اس قول میں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے تطبیق فرمائی اور دو مقتدیوں میں سے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا اس سلسلے میں کوئی روایت آئی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہو۔ تو ہم نے دیکھا۔

حضرت عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور میرے چچا ظہر کے وقت حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے۔ انھوں نے نماز کھڑی کی تو ہم پیچھے کھڑے ہو گئے انھوں نے ہم میں سے ایک کو دائیں ہاتھ اور دوسرے کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر ہمیں دائیں بائیں کھڑا کیا جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ جب تین نمازی ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیا کرتے تھے۔ —— اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا، میں دو سے ایک شخص کو دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کرنے اور تطبیق دونوں کا احتمال کیا ہے۔ —— حضرت ابن عون فرماتے ہیں میں اور شعیب بن حجاب، حضرت ابراہیم کے پاس تھے

marfat.com

الْحِجَابِ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ فَصَلَّى بِنَا إِبْرَاهِيمُ فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَجَرَّنَا فَجَعَلَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْنَا وَخَرَجْنَا إِلَى الدَّارِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ هٰكَذَا فَصَلُّوا كَمَا يُصَلِّي فُلَانٌ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ وَلَمْ أُسَمِّ لَهُ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ هٰذَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَلَا أَرَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَعَلَهُ إِلَّا لِضِيقٍ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ لِعُذْرٍ رَآهُ فِيهِ لَا عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ مِنَ السُّنَّةِ قَالَ وَذَكَرْتُهُ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ عَلْقَمَةُ بْنُ عَوْنٍ الْقَائِلُ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِضَافَةُ الْفِعْلِ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَا يَذْكُرُهُ الشَّعْبِيُّ وَلَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ عَلْقَمَةُ لَمْ يَذْكُرْ لِلشَّعْبِيِّ وَلَا لِابْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ الْأَسْوَدُ لِابْنِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٧١٧- وَكَيْفَ كَانَ الْمَعْنٰى فِي هٰذَا فَقَدْ عُورِضَ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ الْمَدِينِيِّ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ جَابِرٌ جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي بِيَدِهٖ فَأَدَارَنِي حَتّٰى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهٖ وَجَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِهٖ فَدَفَعَنَا بِيَدِهٖ جَمِيعًا حَتّٰى أَقَامَنَا خَلْفَهُ۔

١٧١٨- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلْأُصَلِّ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

عصر کا وقت ہوا تو حضرت ابراہیم نے ہمیں نماز پڑھائی ہم ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو انھوں نے ہمیں کھینچ کر اپنے دائیں بائیں کر لیا فرماتے ہیں جب ہم نماز پڑھ کر گھر کی طرف جانے لگے تو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اس طرح پڑھو اور فلاں کی طرح نہ پڑھو فرماتے ہیں ہم نے یہ بات حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کی اور حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ کا نام نہ لیا تو انھوں نے فرمایا یہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ہیں۔ انھوں نے یہ بات حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور میرے خیال میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسجد میں تنگی یا کسی عذر کی وجہ سے کیا ہوگا اس لیے نہیں کہ یہ سنت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت شعبی سے ذکر

یہ حدیث اس (آئندہ) روایت سے متعارض ہے۔ حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت جابر نے فرمایا میں بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور (پھر دائیں طرف کھڑا کیا (پھر) حضرت جبار بن صخر آئے تو وہ بائیں جانب کھڑے ہو گئے آپ نے ہم دونوں کو ہاتھ سے ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی دادی حضرت ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی، آپ نے اس سے کھایا پھر فرمایا اٹھو تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک چٹائی کی طرف لپکا جو طویل عرصہ پڑے رہنے کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی، میں نے اس پر پانی چھڑکا (دھو یا) تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے میں اور ایک

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ فِعْلَ بْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا الَّذِيْ وَصَفْنَا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَا عَمِلَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ قِيْلَ لَهُ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ فَعَلَ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا رَوٰى جَابِرٌ وَاَنَسٌ فَاِنْ كَانَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ فِعْلِهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيْلًا عِنْدَكَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ كَانَ مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عِنْدَ خَصْمِكَ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ۔

١٧١٩۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جِئْتُ بِالْهَاجِرَةِ اِلٰى عُمَرَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ فَاَخْلَفَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ جَاءَ يَرْفَا فَتَاَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ اَنَا وَهُوَ خَلْفَهُ۔

١٧٢٠۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُتْبَةَ يَقُوْلُ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ اَحَدٌ اِلَّا الْمُؤَذِّنُ وَرَجُلٌ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَعَلَهُمَا عُمَرُ خَلْفَهُ فَصَلّٰى بِهِمَا۔

ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَرَاَيْنَا الْاَصْلَ اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا صَلّٰى بِرَجُلٍ وَاحِدٍ اَقَامَهُ عَنْ يَمِيْنِهِ۔

١٧٢١۔ وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ اَنَسٍ وَفِيْمَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کا وہ عمل جسے ہم نے بیان کیا ہے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ عمل ناسخ ہے۔

تو اس شخص کو جواب یہ کہا جائے گا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اُس کی مثل عمل کیا جو حضرت جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل تمہارے نزدیک اس کے ناسخ ہونے کی دلیل ہے تو آپ کے غیر سے مروی تمہارے مخالف کے نزدیک نسخ کی دلیل ہوگی۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ظہر کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو ان کو نماز پڑھتے ہوئے پایا میں ان کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے پیچھے کی طرف پھیرتے ہوئے مجھے دائیں طرف کر دیا پھر حضرت یرفا آئے تو میں پیچھے ہٹ گیا اور میں اور اس (یرفا) نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔

حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں میں نے ابن عتبہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کھڑی ہوئی تو مسجد میں مؤذن ایک دوسرے شخص اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے پیچھے کر کے نماز پڑھائی۔

پھر ہم نے غور و فکر کے طور پر اس کا حکم تلاش کیا تو ہم نے دیکھا کہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر امام ایک شخص کو نماز پڑھائے تو اسے دائیں طرف کھڑا کرے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اسی طرح ہے۔ —— حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز پڑھ رہے تھے میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے پیچھے

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ ـ

کی طرف سے دائیں طرف کر دیا۔

فَهٰذَا مَقَامُ الْوَاحِدِ مَعَ الْإِمَامِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى بِثَلَاثَةٍ أَقَامَهُمْ خَلْفَهُ هٰذَا الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِي الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُقِيْمُهُمَا حَيْثُ يُقِيْمُ الْوَاحِدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُقِيْمُهُمَا حَيْثُ يُقِيْمُ الثَّلَاثَةَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ هَلْ حُكْمُ الْاِثْنَيْنِ فِي ذٰلِكَ كَحُكْمِ الثَّلَاثَةِ أَوْ كَحُكْمِ الْوَاحِدِ فَرَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ الْاِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ ـ

تو امام کے ساتھ ایک آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ یہ ہے اور آپ جب تین آدمیوں کو نماز پڑھاتے تو ان کو پیچھے کھڑا کرتے اس مسئلے میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں، اختلاف دو کے بارے میں ہے بعض کہتے ہیں انہیں وہاں کھڑا کرے جہاں ایک کو کھڑا کرتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان کو وہاں کھڑا کرے جہاں تین کو کھڑا کرتا ہے۔ پس ہم نے چاہا کہ غور کر کے معلوم کریں کہ اس سلسلے میں دو کا حکم تین کے حکم جیسا ہے یا ایک آدمی کے حکم کی طرح ہے۔ تو ہم نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اور ان سے زائد جماعت ہے۔

١٧٢٢- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ وَمُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَا ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ـ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس حدیث کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

فَجَعَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً فَصَارَ حُكْمُهُمَا كَحُكْمِ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُمَا لَا كَحُكْمِ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُمَا وَرَأَيْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ لِلْأَخِ أَوْ لِلْأُخْتِ مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ السُّدُسَ وَفَرَضَ لِلْجَمِيْعِ الثُّلُثَ وَكَذٰلِكَ فَرَضَ لِلْاِثْنَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ النِّصْفَ وَلِلْاِثْنَتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ وَكَذٰلِكَ أَجْمَعُوْا أَنَّهُ يَكُوْنُ لِلثَّلَاثِ وَأَجْمَعُوْا أَنَّ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفَ وَلِلْبَنَاتِ الثُّلُثَيْنِ وَقَالَ أَكْثَرُهُمْ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ فِيْهِمْ إِنَّ لِلْاِثْنَتَيْنِ أَيْضًا الثُّلُثَيْنِ فَكَذٰلِكَ هُوَ فِي النَّظَرِ لِأَنَّ الْاِبْنَةَ لَمَّا كَانَتْ فِي مِيْرَاثِهَا مِنْ أَبِيْهَا كَالْأُخْتِ فِي مِيْرَاثِهَا مِنْ أَخِيْهَا كَانَتِ الْاِبْنَتَانِ أَيْضًا فِي مِيْرَاثِهِمَا مِنْ أَبِيْهِمَا كَالْأُخْتَيْنِ فِي مِيْرَاثِهِمَا مِنْ أَخِيْهِمَا فَكَانَ حُكْمُ الْاِثْنَيْنِ فِي مَا وَصَفْنَا حُكْمَ الْجَمَاعَةِ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جماعت قرار دیا تو ان کا حکم وہی ہوا جو ان سے زیادہ کا ہے نہ وہ جو ان سے کم کا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (وراثت میں) ماں کی طرف سے بہن یا بھائی کا چھٹا حصہ مقرر کیا ہے اور زیادہ ہوں تو ان کے لیے تہائی ہے اور دو کے لیے بھی یہی مقرر فرمایا اور باپ کی طرف سے ایک بہن کے لیے نصف اور دو کے لیے دو تہائی حصہ رکھا ہے اسی طرح اتفاق ہے کہ تین کے لیے بھی یہی ہے، اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ ایک بیٹی کے لیے نصف ہے اور زیادہ کے لیے دو تہائی ہے۔ اور اکثر صحابہ کرام جن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں فرماتے ہیں کہ دو بیٹیوں کے لیے بھی دو تہائی ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے۔ کیونکہ جب باپ کی میراث سے بیٹی کے لیے وہی ہے جو بہن کو بھائی کی وراثت سے ملتا ہے تو باپ سے دو بیٹیوں کو بھی وہی ملے گا جو بھائی سے دو بہنوں کو ملتا ہے تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس کے مطابق دو کا حکم وہی

marfat.com

لَا حُكْمُ الْوَاحِدِ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ مَقَامِهِمَا مَعَ الْاِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ مَقَامُ الْجَمَاعَةِ لَا مَقَامُ الْوَاحِدِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا رَوٰى جَابِرٌ وَاَنَسٌ وَفَعَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ غَيْرَ اَنَّ اَبَا يُوْسُفَ قَالَ الْاِمَامُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ فَعَلَهُ كَمَا رَوَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاِنْ شَاءَ فَعَلَ كَمَا رَوٰى اَنَسٌ وَجَابِرٌ وَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِيْ هٰذَا اَحَبُّ اِلَيْنَا۔

ہے جو جماعت کا ہے، ایک والا حکم نہیں۔ لہٰذا قیاس یہی چاہتا ہے کہ امام کے ساتھ دو مقتدی ہوں تو جماعت والی جگہ پر کھڑے ہوں ایک کی جگہ پر نہیں۔ اس سے حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کی روایت اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا عمل ثابت ہو گیا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ البتہ امام ابویوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس طرح کرے جیسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اور چاہے تو حضرت انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے مروی روایات کے مطابق کرے اس سلسلے میں امام ابوحنیفہ اور امام محمد بن حسن رحمہما اللہ کا قول

بَابُ ۶۳ صَلٰوةِ الْخَوْفِ كَيْفَ هِيَ

باب ۶۳: نمازِ خوف کا طریقہ

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ وَّخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الضَّرِيْرُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا فِي الْحَضَرِ وَرَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ وَرَكْعَةً فِي الْخَوْفِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے گھر میں چار، سفر میں دو اور خوف میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

اہلِ علم کا قول

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ وَجَعَلُوْهُ اَصْلًا فَجَعَلُوْا صَلٰوةَ الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اس حدیث کو اختیار کر کے اسے اصل قرار دیتے ہوئے نمازِ خوف کو ایک رکعت قرار دیا۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا اَسْلِحَتَهُمْ

ان حضرات کے خلاف اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی دلیل ہے ارشادِ خداوندی ہے و اذ کنت فیهم فاقمت لهم الصلوۃ (آخر تک) ترجمہ:۔ اور جب آپ ان میں ہوں پس ان کے

فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ
أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَنَصَّ فَرْضَهَا فِي كِتَابِهِ هٰكَذَا فَجَعَلَ
صَلٰوةَ الطَّائِفَةِ بَعْدَ تَمَامِ الرَّكْعَةِ الْأُولَىٰ مَعَ
الْإِمَامِ فَثَبَتَ بِهٰذَا أَنَّ الْإِمَامَ يُصَلِّيهَا فِي
حَالِ الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ وَهٰذَا خِلَافُ هٰذَا الْحَدِيثِ
وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُؤْخَذَ بِحَدِيثٍ يَدْفَعُهُ نَصُّ الْكِتَابِ
ثُمَّ قَدْ عَارَضَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرُهُ۔

١٧٢٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ حَدَّثَنِي
عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي قَرَدٍ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَ
الْمُشْرِكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا
مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ
إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَرَجَعَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ
هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ
لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ
طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
قَدْ رَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا خَالَفَ مَا رَوٰى مُجَاهِدٌ
عَنْهُ وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ الْفَرْضُ عَلَى الْإِمَامِ رَكْعَةً
فَيُصَلِّيهَا بِأُخْرٰى بِلَا قُعُودٍ لِلتَّشَهُّدِ وَلَا تَسْلِيمٍ
فَلَمَّا تَضَادَّ الْخَبَرَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَنَافَيَا وَلَمْ يَكُنْ
لِأَحَدٍ أَنْ يَحْتَجَّ فِي ذٰلِكَ بِمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
لِأَنَّ خَصْمَهُ يَحْتَجُّ عَلَيْهِ بِعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَإِنْ قَالُوا فَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ
عَبَّاسٍ مَا يُوَافِقُ مَا قُلْنَا۔

١٧٢٥۔ فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ
ثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ

لیے نماز کھڑی کریں تو ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور وہ اپنا اسلحہ اٹھائے رکھیں جب وہ سجدہ کر لیں تو آپ کے پیچھے سے چلے جائیں اور دوسرا گروہ آجائے، جس نے نماز نہیں پڑھی تو وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں" اللہ تعالیٰ نے خوف کی نماز فرض قرار دی اور اپنی کتاب میں اس کی فرضیت کی اسی طرح تصریح فرمائی اور بتایا کہ ایک گروہ امام کے ساتھ پہلی رکعت مکمل کرے اور دوسرا پڑھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امام حالت خوف میں دو رکعتیں پڑھے گا اور یہ بات اس حدیث کے خلاف ہے اور ایسی حدیث کو اختیار کرنا جائز نہیں جسے قرآن پاک کی

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد مقام پر نماز خوف ادا فرمائی۔ مشرکین آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ آپ نے ایک صف اپنے پیچھے کھڑی کی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں بنائی۔ ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آگئے آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں اور ان کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ بات روایت کرتے ہیں جو ان سے مروی حضرت مجاہد کی روایت کے خلاف ہے اور محال ہے کہ امام پر ایک رکعت فرض ہو اور وہ دوسری رکعت تشہد کے لیے قعدہ کرنے اور سلام پھیرنے کے بغیر پڑھے جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی دونوں روایتوں میں تضاد پایا گیا تو انھوں نے ایک دوسرے کی نفی کر دی اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حضرت ابن عباس سے حضرت مجاہد کی روایت سے استدلال کرے، کیونکہ اس کا مخالف اس کے خلاف حضرت عبید اللہ

اگر وہ کہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرات سے ہمارے موافق مروی ہے (مثلاً) ـــــ حضرت قاسم بن حسان فرماتے ہیں

marfat.com

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ اَتَيْتُ ابْنَ وَدِيْعَةَ
فَسَأَلْتُهُ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَقَالَ ائْتِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ
فَاسْأَلْهُ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ نَصَفَّ
صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً
ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ
اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ
عَلَيْهِمْ۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ
اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ
وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَدِيْعَةَ وَزَادَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً رَكْعَةً۔

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ
ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ
عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمِ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ
الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ اَيُّكُمْ شَهِدَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ حُذَيْفَةُ
فَقَالَ اَنَا ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ زَيْدٌ سَوَاءً۔

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ
ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ
حَدَّثَنِيْ مِخْمَلُ بْنُ دِمَاثٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ سَعِيْدِ بْنِ
الْعَاصِ فَسَأَلَ النَّاسَ مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا
الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ
الْعَدُوِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

میں ابن ودیعہ کے پاس آیا اور ان سے نمازِ خوف کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو فرماتے ہیں پھر میں نے ان سے ملاقات کر کے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر یہ نماز پڑھی تو ایک صف اپنے پیچھے کھڑی کی اور ایک صف دشمن کے مقابلے میں بنائی ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان دوسروں کی جگہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آ گئے آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

حضرت مؤمل بن اسمٰعیل فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا حضرت عبد اللہ بن ودیعہ نے فرمایا کہ انھوں نے یہ اضافہ فرمایا "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت تھی۔

حضرت ثعلبہ بن زہدم حنظلی فرماتے ہیں ہم طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انھوں نے فرمایا تم میں سے کون نمازِ خوف کے موقع پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا حضرت حذیفہ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں تھا پھر اسی طرح کیا جس طرح حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

حضرت عطیہ حارث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت مخمل بن دماث نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کیا انھوں نے لوگوں سے پوچھا تم میں سے کون نمازِ خوف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا پھر انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دشمن کے مقابلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابی خثمہ

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ الْفَلَّاسُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز خوف پڑھائی پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

قِيلَ لَهُمْ هٰذَا غَيْرُ مُوَافِقٍ لِمَا رَوَى مُجَاهِدٌ وَلٰكِنَّهُ مُوَافِقٌ لِمَا رَوَى عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ تَقَدَّمَتْ حُجَّتُنَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَالٌ أَنْ يَكُونَ الْفَرْضُ عَلَيْهِ فِي تِلْكَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يُصَلِّيَهَا بِأُخْرٰى لَا يُسَلِّمُ بَيْنَهُمَا **فَثَبَتَ** بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ فَرْضَ صَلٰوةِ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ عَلَى الْإِمَامِ ثُمَّ لَمْ يَذْكُرِ الْمَأْمُومِينَ بِقَضَاءٍ وَلَا غَيْرِهِ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونُوا قَضَوْا وَلَا بُدَّ فِيمَا يُوجِبُهُ النَّظَرُ مِنْ أَنْ يَكُونُوا قَدْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً لِأَنَّا رَأَيْنَا الْفَرْضَ عَلَى الْإِمَامِ فِي صَلٰوةِ الْأَمْنِ وَالْإِقَامَةِ مِثْلَ الْفَرْضِ عَلَى الْمَأْمُومِ سَوَاءً وَكَذٰلِكَ الْفَرْضُ عَلَيْهِمَا فِي صَلٰوةِ الْأَمْنِ فِي السَّفَرِ سَوَاءٌ وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ الْمَأْمُومُ فَرْضُهُ رَكْعَةً فَيَدْخُلُ مَعَ غَيْرِهِ مِمَّنْ فَرْضُهُ رَكْعَتَانِ إِلَّا وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى إِمَامِهِ **أَلَا تَرَى** أَنَّ مُسَافِرًا لَوْ دَخَلَ فِي صَلٰوةِ مُقِيمٍ صَلَّى أَرْبَعًا فَكَانَ الْمَأْمُومُ يَجِبُ عَلَيْهِ مَا يَجِبُ عَلَى إِمَامِهِ وَيَزِيدُ فَرْضُهُ بِزِيَادَةِ فَرْضِ إِمَامِهِ وَقَدْ يَكُونُ عَلَى الْمَأْمُومِ مَا لَيْسَ عَلَى إِمَامِهِ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْمُقِيمَ يُصَلِّي خَلْفَ الْمُسَافِرِ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ ثُمَّ يَقُومُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَقْضِي تَمَامَ صَلٰوةِ الْمُقِيمِ فَكَانَ الْمَأْمُومُ قَدْ يَجِبُ عَلَيْهِ مَا لَيْسَ عَلَى إِمَامِهِ وَلَا يَجِبُ عَلَى إِمَامِهِ مَا لَا يَجِبُ عَلَيْهِ **فَلَمَّا** ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُجُوبُ الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى الْإِمَامِ ثَبَتَ أَنَّ مِثْلَهُمَا عَلَى الْمَأْمُومِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ مِنْ قَوْلِهِ

ان حضرات کو جواب میں کہا جائے گا کہ یہ حضرت مجاہد کی روایت کے موافق نہیں البتہ یہ بواسطہ حضرت عبید اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت کے موافق ہے اور ہماری دلیل باب کے شروع میں گزر چکی ہے کیونکہ یہ بات محال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس نماز میں ایک رکعت فرض ہو پھر اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائیں اور ان کے درمیان سلام نہ پھیریں۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ نماز خوف امام پر دو رکعتیں فرض ہیں پھر ان روایات میں مقتدیوں کے بارے میں نماز کی قضاء یا کسی دوسری بات کا کچھ بھی ذکر نہیں کیا پس اس بات کا احتمال ہے کہ انھوں نے اسے پورا کیا کیونکہ قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ انھوں نے ایک ایک رکعت پوری کی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ امن اور اقامت کی صورت میں امام پر وہی کچھ فرض ہے جو مقتدیوں پر ہے اسی طرح حالتِ سفر میں امام اور مقتدیوں کی حالتِ امن کی نماز بھی ایک جیسی ہے۔ اور یہ بات محال ہے کہ مقتدی پر ایک رکعت فرض ہو اور وہ کسی ایسے آدمی کی نماز میں شریک ہو جس پر دو رکعتیں فرض ہوں تو مقتدی پر وہی کچھ واجب ہے جو امام پر واجب ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر مسافر مقیم کی نماز میں داخل ہو تو چار رکعتیں پڑھے گا تو مقتدی پر وہی کچھ واجب ہے جو امام پر واجب ہے اور امام کے فرض میں اضافہ سے اس کے فرض بھی بڑھ جاتے ہیں اور کبھی مقتدی پر وہ بات لازم ہوتی ہے جو امام پر نہیں ہوتی اسی سے ایک بات یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مقیم جب مسافر کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو اس کی طرح نماز پڑھتا ہے پھر اس کے بعد کھڑا ہو کر مقیم کی نماز مکمل کرتا ہے پس مقتدی پر وہ چیز واجب ہے جو امام پر نہیں اور امام پر وہ چیز واجب نہیں جو مقتدی پر بھی واجب نہیں۔ پس جب وہ بات

marfat.com

مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا تَأَوَّلْنَا فِي حَدِيْثِهٖ وَحَدِيْثِ زَيْدٍ وَّجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً۔

١٧٣١۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلٰوةُ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ وَاَرْبَعُ سَجَدَاتٍ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا فَعَلُوْا كَذٰلِكَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَحَادِيْثِ الْاُوَلِ ثُمَّ اعْتَبَرْنَا الْاٰثَارَ هَلْ نَجِدُ فِيْهَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا۔

١٧٣٢۔ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِّنْهُمْ رَكْعَةً وَكَانَتْ طَائِفَةٌ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً سَلَّمَ فَنَكَصُوْا عَلٰى اَعْقَابِهِمْ حَتّٰى انْتَهَوْا اِلٰى اِخْوَانِهِمْ ثُمَّ جَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ فَرِيْقٍ فَصَلَّوْا رَكْعَةً رَكْعَةً۔

فَقَدْ اَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُمْ قَضَوْا فَبَيَّنَ مَا وَصَفْنَا اَنَّهٗ يَحْتَمِلُ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ وَكَانَ قَوْلُهٗ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ سَلَامًا لَا يُرِيْدُ بِهٖ قَطْعَ الصَّلٰوةِ وَلٰكِنْ يُرِيْدُ بِهٖ اِعْلَامَ الْمَاْمُوْمِيْنَ مَوْضِعَ الْاِنْصِرَافِ۔

١٧٣٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ وَكُلُّهُمْ فِيْ صَلٰوةٍ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ

ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ امام پر دو رکعتیں واجب ہیں تو ثابت ہوا کہ مقتدی پر بھی اس کی مثل واجب ہے

حضرت سلیم بن عبد، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نمازِ خوف کی دو رکعتیں ہیں جو چار سجدوں پر مشتمل ہیں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی احادیث میں بھی یہی بات ہے کہ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسی طرح کیا پھر ہم نے روایات کو دیکھا کہ ہم ان میں کوئی ایسی بات پاتے ہیں تو ہم نے دیکھا۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نمازِ خوف پڑھائی۔ آپ نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا جب ان کو ایک رکعت پڑھا چکے تو سلام پھیرا وہ الٹے پاؤں چلے گئے یہاں تک کہ اپنے بھائیوں کے پاس پہنچ گئے پھر دوسرے آئے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیرا پھر دونوں فریق کھڑے ہوئے اور ایک ایک رکعت پڑھی۔

اس حدیث میں بتایا کہ انھوں نے (باقی نماز) قضا کی نیز ہم نے پہلی روایات میں جو احتمال ذکر کیا ہے اس کا بھی بیان ہے ان کا یہ کہنا کہ پہلی رکعت کے بعد سلام پھیرا، اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس سلام سے نماز توڑنے کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ مقتدیوں کو لوٹنے کی جگہ بتانے کا ارادہ فرمایا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر نمازِ خوف پڑھائی تو ایک صف اپنے پیچھے کھڑی کی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں بنائی اور وہ تمام نماز میں تھے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ دوسرے ان کی جگہ آ گئے۔ آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر انھوں نے ایک ایک رکعت قضا کی پھر یہ ان کی جگہ چلے

marfat.com

إلى مصافِ هؤلاء فصلّى بهم ركعة ثم قضوا ركعة ركعة ثم ذهب هؤلاء إلى مصافِ هؤلاء وجاء هؤلاء إلى مصافِ هؤلاء فقضوا ركعة۔

گئے اور وہ ان کی جگہ آئے اور ایک رکعت قضا کی۔

۱۷۳۴۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا بكر بن بكار القيسي قال ثنا عبد الملك ابن الحسين قال ثنا خصيف عن أبي عبيدة عن عبد الله قال لما صلّى رسول الله صلّى الله عليه وسلم صلوة الخوف في حرة بني سليم ثم ذكر نحوه غير أنه لم يذكروا كلهم في صلوة وزادوا كانوا في غير القبلة۔

حضرت ابو عبیدہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرہ بنی سلیم میں نماز خوف پڑھائی۔ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا انھوں نے یہ الفاظ نہیں فرمائے کہ وہ تمام نماز میں تھے ہاں یہ اضافہ کیا کہ وہ قبلہ رخ نہیں تھے۔

قال أبو جعفر فقد أخبر في هذا الحديث أنهم قضوا ركعة ركعة وأخبر أنهم دخلوا في الصلوة جميعا فقد ثبت بما ذكرنا من الآثار أن صلوة الخوف ركعتان غير أن حديث ابن مسعود ذكر فيه دخولهم في الصلوة معا فأردنا أن ننظر هل عارض هذا الحديث غيره في هذا المعنى فنظرنا في ذلك۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ انھوں نے ایک ایک رکعت قضا کی اور یہ بھی بتایا گیا کہ وہ سب ایک نماز میں داخل ہوئے۔ ان مذکورہ روایات سے ثابت ہوا کہ نماز خوف دو رکعتیں ہیں البتہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان تمام کے بیک وقت نماز میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ پس ہم نے دیکھنا چاہا کہ کیا یہ حدیث اس مفہوم میں دوسری حدیث کے خلاف ہے۔ تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

۱۷۳۵۔ فإذا يونس قد حدثنا قال ثنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن نافع أن عبد الله بن عمر كان إذا سئل عن صلوة الخوف قال يتقدم الإمام وطائفة من الناس فيصلي بهم ركعة وتكون طائفة منهم بينه وبين العدو ولم يصلوا فيتقدم الذين لم يصلوا ويتأخر الآخرون فيصلي بهم ركعة ثم ينصرف الإمام وقد صلّى ركعتين فتقوم كل طائفة من الطائفتين فيصلون لأنفسهم ركعة ركعة بعد أن ينصرف الإمام فيكون كل واحدة من الطائفتين قد صلوا ركعتين ركعتين قال نافع لا أرى ابن عمر ذكر ذلك إلا عن النبي صلّى الله عليه وسلم فقد أخبر في هذا الحديث أن دخول الثانية في الصلوة بعد أن يصلي الإمام بالطائفة

حضرت نافع فرماتے ہیں جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز خوف کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے امام آگے ہو اور لوگوں کا ایک گروہ اس کے ساتھ ہو ان کو ایک رکعت پڑھائے اور ان میں سے ایک جماعت اس (امام) کے اور دشمن کے درمیان ہو اور وہ نماز نہ پڑھیں پھر وہ جنھوں نے نماز نہیں پڑھی آگے بڑھیں اور دوسرے پیچھے ہٹ جائیں اب ان کو ایک رکعت پڑھائے پھر امام سلام پھیرے اور تحقیق وہ دو رکعتیں پڑھ چکا ہے۔ پھر دونوں گروہ کھڑے ہو کر ایک ایک رکعت خود بخود پڑھیں اور یہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ہو۔ پس ہر گروہ نے دو دو رکعتیں پڑھی ہوں گی۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتاتے تھے۔ پس اس حدیث میں بتایا گیا کہ دوسرا گروہ اس وقت نماز میں داخل ہو جب امام پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھا چکے اور قرآن پاک بھی اس بات پر گواہ ہے اللہ تعالیٰ

marfat.com

الأولى ركعة والكتاب شاهد لهذا فإن الله تعالى قال ولتأت طائفة أخرى لم يصلوا فليصلوا معك فقد ثبت بما وصفنا أن دخول الثانية في الصلوة بعد فراغ الإمام من الركعة الأولى وهذا الخبر صحيح الإسناد وأصله مرفوع وإن كان نافع قد شك فيه في وقت ما حدث به مالك وهكذا رواه عنه أصحابه الأكابر۔

ارشاد فرماتا ہے ولتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك ۔ اور چاہیے کہ دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ دوسرا گروہ اس وقت نماز میں داخل ہوگا جب امام پہلی رکعت سے فارغ ہو جائے اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اصلاً یہ مرفوع ہے اگرچہ حضرت نافع نے مالک سے بیان کرتے وقت شک کا اظہار کیا ان کے بڑے بڑے

١٧٣٦۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة قال ثنا سفيان عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف في بعض أيامه فقامت طائفة منهم معه وطائفة منهم فيما بينه وبين العدو فصلى بهم ركعة ثم ذهب هؤلاء إلى مصاف هؤلاء وجاء هؤلاء إلى مصاف هؤلاء فصلى بهم ركعة ثم ذهب هؤلاء إلى مصاف هؤلاء وجاء هؤلاء إلى مصاف هؤلاء فصلى بهم ركعة ثم سلم عليهم ثم قضت الطائفتان ركعة ركعة۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نمازِ خوف پڑھائی تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ آپ کے اور دشمنوں کے درمیان تھا۔ آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ گروہ ان کی جگہ چلا گیا اور وہ ان کی جگہ آ گئے، آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر یہ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آ گئے آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا اس کے بعد دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت قضاء کی۔

١٧٣٧۔ حدثنا فهد بن سليمن وأحمد بن مسعود الخياط قالا ثنا محمد بن كثير عن الأوزاعي عن أيوب بن موسى عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل معناه۔

وقد رواه أيضا سالم عن أبيه مرفوعا۔

حضرت ایوب بن موسیٰ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنیٰ روایت کرتے ہیں۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے والد گرامی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

١٧٣٨۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا أبو الربيع الزهراني قال ثنا فليح بن سليمن عن الزهري عن سالم عن أبيه أنه صلاها مع رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی ہے۔

١٧٣٩۔ حدثنا أبو محمد فهد بن سليمن قال ثنا أبو اليمان قال أنا شعيب عن الزهري قال

حضرت امام زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں

قال اخبرنی سالم ان ابن عمر قال غزوت مع رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم غزوۃ قبل نجد فوازینا العدو ثم ذکر مثلہ۔

۱۷۴۰۔ **وذهب** آخرون فی ذلك الی ما حدثنا یونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن یزید بن رومان عن صالح بن خوات عمن صلی مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم ذات الرقاع صلوۃ الخوف ان طائفة صفت معه وطائفة وجاه العدو فصلی بالذین معه رکعة ثم ثبت قائما واتموا لانفسهم ثم انصرفوا فصفوا وجاه العدو وجاءت الطائفة الاخری فصلی بهم الرکعة۔

۱۷۴۱۔ **حدثنا** یونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن یحیی بن سعید عن القاسم بن محمد بن ابی بکرۃ عن صالح بن خوات الانصاری ان سهل بن ابی حثمة اخبره ان صلوۃ الخوف فذکر نحوه ولم یذکره عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وزاد فی ذکر الرکعة الاخرۃ قال فیرکع بهم ویسجد ثم یسلم فیقومون فیرکعون لانفسهم الرکعة الباقیة ثم یسلمون۔

۱۷۴۲۔ **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان عن یحیی بن سعید فذکر مثله باسناده۔

قیل لهم ان هذا الحدیث فیه انهم صلوا وهم مأمومون قبل فراغ الامام من الصلوۃ فی حدیث یزید بن رومان عن صالح بن خوات وقد روینا من حدیث شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن صالح بن خوات خلافا لذلك لان فی حدیث یزید بن رومان انه ثبت بعد ما صلی الرکعة الاولی

نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی طرف ایک غزوہ میں شرکت کی تو ہم دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان روایات کو اختیار کیا ہے۔ حضرت مالک نے یزید بن رومان سے انھوں نے صالح بن خوات سے، انھوں نے اس شخص سے جس نے ذات الرقاع (ایک غزوہ) کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی روایت کیا کہ ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف بنائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا۔ آپ نے ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھائی پھر وہ کھڑے رہے اور انھوں نے اپنی اپنی نماز مکمل کی اسکے بعد وہ چلے گئے اور دشمن کے مقابل صف بند ہو گئے۔ (اب) دوسرا قافلہ آیا اور آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی جو نماز سے باقی تھی پھر آپ

حضرت صالح بن خوات انصاری سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ نے ان کو نماز خوف کے بارے میں بتایا اور اس کی مثل ذکر کیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مروی) ذکر نہیں کیا البتہ دوسری رکعت کے سلسلے میں ذکر کیا کہ انھوں نے فرمایا آپ ان کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتے پھر سلام پھیرتے پس وہ لوگ کھڑے ہو کر باقی رکعت خود بخود ادا کرتے پھر سلام پھیرتے۔

حضرت سفیان، حضرت یحیی بن سعید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے مقتدی ہونے کی حیثیت میں امام کے فارغ ہونے سے پہلے نماز پڑھی جیسا کہ بواسطہ یزید بن رومان، حضرت صالح بن خوات سے مروی ہے اور حضرت شعبہ کی روایت جو انھوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت صالح بن خوات سے روایت کی ہے اس کے خلاف ہے کیونکہ حضرت یزید بن رومان کی روایت میں ہے کہ آپ پہلی رکعت پڑھنے کے بعد کھڑے رہے

marfat.com

تائماً وأتموا لأنفسهم ثم انصرفوا ثم جاءت الأخرى بعد ذلك وفي حديث شعبة عن عبد الرحمن عن أبيه عن صالح بن خوات أنه صلى بطائفة منهم ركعة ثم ذهب هؤلاء إلى مصاف هؤلاء ولم يذكر أنهم صلوا قبل أن ينصرفوا **فقد** خالف القاسم بن محمد يزيد بن رومان فإن كان هذا يؤخذ من طريق الإسناد فإن عبد الرحمن عن أبيه القاسم عن صالح بن خوات عن سهل بن أبي حثمة عن النبي صلى الله عليه وسلم أحسن من يزيد بن رومان عن صالح عمن أخبره وإن تكافئا تضادا وإذ تضادا لم يكن لأحد الخصمين في أحدهما حجة إذ كان لخصمه عليه مثل ما له على خصمه **فإن** قال قائل فإن يحيى بن سعيد قد روى عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات عن سهل ما يوافق ما روى يزيد بن رومان ويحيى بن سعيد ليس بدون عبد الرحمن بن القاسم في الضبط والحفظ **قيل له** يحيى بن سعيد كما ذكرت ولكن لم يرفع الحديث إلى النبي صلى الله عليه وسلم إنما أوقفه على سهل فقد يجوز أن يكون ما روى عبد الرحمن بن القاسم عن القاسم عن صالح هو الذي كذلك كان عند سهل عن النبي صلى الله عليه وسلم خاصة ثم قال هو من رأيه ما بقي فصار ذلك رأيا منه لا عن النبي صلى الله عليه وسلم وكذلك لم يرفعه يحيى إلى النبي صلى الله عليه وسلم فلما احتمل ذلك ما ذكرنا ارتفع أن تقوم به حجة أيضا والنظر يدفع ذلك لأنا لم نجد في شيء من الصلوة أن المأموم يصلي شيئا منها قبل

اور ان لوگوں نے اپنے طور پر نماز مکمل کی۔ پھر وہ واپس چلے گئے اور اس کے بعد دوسرا گروہ آیا۔ اور حضرت شعبہ کی روایت جو بواسطہ عبدالرحمٰن ان کے والد سے مروی ہے اور انھوں نے حضرت صالح بن خوآت سے روایت کی ہے میں ہے کہ آپ نے ان میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان کی جگہ چلے گئے، اس میں اس بات کا ذکر نہیں کہ انھوں نے واپسی سے پہلے نماز پڑھی (مکمل کی)

تو حضرت قاسم بن محمد نے یزید بن رومان کی مخالفت کی ہے اگر یہ بات سند کے اعتبار سے اختیار کی جائے تو حضرت عبدالرحمٰن اپنے والد قاسم سے وہ صالح بن خوات سے وہ حضرت سہل بن ابی حثمہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت کرتے ہیں وہ حضرت یزید بن رُومان کی روایت ہے جو انھوں نے حضرت صالح سے انھوں نے ایک خبر دینے والے سے روایت کی ہے نہایت اچھی ہے۔ —— اور اگر وہ دونوں مساوی ہوں تو ان میں تضاد ہوگا اور اگر تضاد ہوا تو کسی ایک گروہ کے لیے ان کی روایت حجت نہیں ہوگی کیونکہ مقابل اس کے خلاف اسی طرح دلیل دے سکتا ہے۔ جو اس نے اس کے خلاف دی ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد سے انھوں نے صالح بن خوآت سے انھوں نے حضرت سہل سے یزید بن رُومان کی روایت کے موافق روایت کیا ہے اور ضبط و حفظ میں یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم سے کم نہیں ہیں۔

اس سے کہا جائے گا کہ حضرت یحییٰ بن سعید کا وہی مقام ہے جو تم نے کہا لیکن انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع حدیث بیان نہیں کی۔ انھوں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بیان کیا ہے، ہو سکتا ہے کہ جو کچھ عبدالرحمٰن بن قاسم نے حضرت قاسم سے اور انھوں نے حضرت صالح سے روایت کیا ہے حضرت سہل کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص روایت کی طرح ہو باقی انھوں نے اپنی رائے سے کہا ہو چنانچہ یہ ان کی رائے ہو سکتی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہ ہوگا اس لیے حضرت یحییٰ نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔ —— جب اس بات کا احتمال ہے جو

marfat.com

الامام وانما يفعله المأموم مع فعل الامام
او بعد فعل الامام وانما يلتمس علم ما اختلف
فيه مما اجمع عليه فان قالوا رأينا تحويل الوجه
عن القبلة قد يجوز في هذه الصلوة ولا يجوز في
غيرها فما ينكرون قضاء المأموم قبل فراغ الامام
كذلك يجوز في هذه الصلوة ولم يجز في غيرها
قيل له ان تحويل الوجه عن القبلة قد رأيناه
أبيح في غير هذه الصلوة للعذر فابيح في هذه
الصلوة كما ابيح في غيرها وذلك انهم اجمعوا
ان من كان منهزما فحضرت الصلوة فانه يصلي
وان كان على غير قبلة فلما كان قد يصلي كل الصلوة
على غير قبلة لعلة العدو ولا يفسد ذلك عليه صلاته
كان انصرافه على غير القبلة من بعد صلاته
أحرى ان لا يضره ذلك فلما وجدنا اصلا في
الصلوة الى غير القبلة مجمعا عليه انه قد يجوز
بالعذر عطفنا عليه ما اختلف فيه من استدبار
القبلة في الانصراف للعذر ولما لم نجد لقضاء
المأموم من قبل ان يفرغ الامام من الصلوة
اصلا فيما اجمع عليه يدل عليه فنعطفه عليه
ابطلنا العمل به ورجعنا الى الآثار الاخر التي
قد ذكرناها التي معها التواتر وشواهد الاجماع
وقد روي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم خلاف ذلك كله۔

۱۷۴۳۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا ابو عبد
الرحمن المقرئ قال ثنا حيوة وابن لهيعة قالا
اخبرنا ابو الاسود محمد بن عبد الرحمن الاسدي
انه سمع عروة بن الزبير يحدث عن مروان بن
الحكم انه سأل ابا هريرة هل صليت مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف قال نعم

ہم نے ذکر کیا تو اس سے بھی استدلال ممکن نہ رہا، اور قیاس بھی اس کی نفی کرتا ہے کیونکہ ہم کوئی ایسی نماز نہیں پاتے کہ مقتدی اس میں سے کچھ امام سے پہلے ادا کرے، مقتدی تو امام کے ساتھ یا اس کے بعد ادا کرتا ہے۔ —— اگر وہ کہیں کہ ہم دیکھتے ہیں اس نماز میں قبلہ سے رخ پھیرنا جائز ہے جبکہ دوسری نمازوں میں جائز نہیں تو وہ لوگ امام کی فراغت سے پہلے نماز پورا کرنے کا جو انکار کرتے ہیں وہ بھی اسی طرح اس میں جائز ہو سکتا ہے دوسری نمازوں میں نہیں۔ —— اسے کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے عذر کی وجہ سے دوسری نمازوں میں قبلہ سے رخ پھیرنا جائز ہے لہٰذا دوسری نمازوں کی طرح یہاں بھی جائز ہوگا اور یہ اس لیے کہ ان کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص (دشمن سے) بھاگنے والا ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ نماز پڑھے اگرچہ قبلہ رخ نہ ہو پس جب دشمن کے سبب ہر نماز غیر قبلہ کی طرف پڑھی جا سکتی ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی تو نماز کے بعد قبلہ سے رخ پھیرنا اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ نقصان نہ پہنچائے۔ جب ہم نے یہ ضابطہ دیکھا کہ عذر کی وجہ سے غیر قبلہ کی طرف نماز پر اجماع ہے تو واپس پھرنے کے لیے بوجہ عذر قبلے کی طرف پیٹھ پھیرنے کو بھی ہم نے اسی پر قیاس کیا اور جب ہم فراغت امام سے پہلے نماز کو پورا کرنے کے بارے میں کوئی اصل نہیں پاتے جس پر اتفاق ہو کہ ہم اس پر قیاس کریں تو ہم نے اس پر عمل کو باطل کر دیا اور دوسری روایات کی طرف رجوع کیا جن کو ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے وہ متواتر ہیں اور ان پر اجماع کی گواہی بھی پائی جاتی ہے۔

مروان بن حکم سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز خوف پڑھی ہے انھوں نے فرمایا ہاں،۔ مروان نے پوچھا کب؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا غزوہ نجد کے سال۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور ایک گروہ بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوا

marfat.com

قَالَ مَرْوَانُ مَتٰى قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهٗ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ اُخْرٰى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُوْرُهُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرُوْا جَمِيْعًا الَّذِيْنَ مَعَهٗ وَالَّذِيْنَ مُقَابِلُو الْعَدُوِّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً وَرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ مُقَابِلُو الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ مَعَهٗ وَذَهَبُوْا اِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً اُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَهٗ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَّمَنْ مَعَهٗ فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ جَمِيْعًا فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ۔

دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا اور ان کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ان سب نے بھی تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ تھے اور جو دشمن کے مقابل تھے پھر آپ نے ایک رکوع کیا تو ساتھ والوں نے بھی رکوع کیا اور سجدہ کیا اور اسی گروہ نے سجدہ کیا۔ دوسرے لوگ دشمن کے مقابل کھڑے تھے پھر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ والا طائفہ بھی کھڑا ہوا اور وہ دشمن کی طرف چلے گئے۔ وہ ان کے مقابل کھڑے ہوئے اور وہ گروہ جو دشمن کے مقابلے میں تھا آگیا اور انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے رہے وہ گروہ کھڑا ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کا رکوع کیا انھوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر سجدہ کیا تو انھوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر دوسرا گروہ آیا جو دشمن کے مقابلے میں تھا انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ والوں نے قعدہ کیا اس کے بعد آپ نے اور ان سب نے سلام پھیرا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور گروہوں میں سے ہر آدمی کی بھی دو رکعتیں ہوئیں۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَدَعَ النَّاسَ صَدْعَيْنِ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ تُجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھی تو لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم فرمایا ایک گروہ نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے والوں کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے پھر پھر آپ کھڑے ہوئے اور وہ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب سیدھے کھڑے ہوئے تو پیچھے والے اُلٹے

marfat.com

بِمَنْ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَقَامُوا مَعَهُ فَلَمَّا اسْتَوَوْا قِيَامًا رَجَعَ الَّذِيْنَ خَلْفَهُ وَرَاءَهُمُ الْقَهْقَرٰى فَقَامُوا وَرَاءَ الَّذِيْنَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَقَامُوا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ ثُمَّ قَامُوْا فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ أُخْرٰى فَكَانَتْ لَهُمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَجَاءَ الَّذِيْنَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسُوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ بِهِمْ جَمِيْعًا۔

پاؤں پلٹ گئے اور ان لوگوں کے پیچھے کھڑے ہو گئے جو دشمن کے مقابل تھے اب وہ دوسرے آئے اور حضور علیہ السلام کے پیچھے کھڑے ہوئے انھوں نے اپنے طور پر ایک رکعت ادا کی اور آپ کھڑے تھے پھر کھڑے ہوئے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دوسری رکعت پڑھائی۔ اس طرح آپ کی اور ان تمام کی دو دو رکعتیں ہوئیں جو لوگ دشمن کے خلاف تھے وہ آئے اور انھوں نے اپنے طور پر ایک رکوع اور دو سجدے کیے (ایک رکعت پڑھی) پھر وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھ گئے اور آپ نے ان سب کے ساتھ سلام پھیرا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَحَوُّلُ الْإِمَامِ إِلَى الْعَدُوِّ بِالطَّائِفَةِ الَّتِيْ صَلَّتْ مَعَهُ الرَّكْعَةَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْآثَارِ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَدُلُّ عَلٰى دَفْعِ ذٰلِكَ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ۔

فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوْا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ

فَفِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ مَعْنَيَانِ مُوْجِبَانِ لِدَفْعِ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَحَدُهُمَا قَوْلُهُ لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ **فَهٰذَا** يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ دُخُوْلَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ إِنَّمَا هُوَ فِيْ حِيْنِ مَجِيْئِهِمْ لَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَقَوْلُهُ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ ثُمَّ قَالَ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ فَذَكَرَ الْإِتْيَانَ لِلطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْإِمَامِ **وَقَدْ** وَافَقَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآثَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ الَّتِيْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهَا فَهِيَ أَوْلٰى مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

اس حدیث میں امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھنے والے قافلے کے ساتھ امام کے دشمن کی طرف جانے کا ذکر ہے جبکہ اس کے علاوہ دیگر روایات میں یہ بات نہیں ہے۔ قرآن پاک میں جو کچھ ہے وہ اس کے خلاف پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ ۔ آخر تک۔

"چاہیے کہ ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور وہ اپنے ہتھیار اٹھائے رکھیں پس جب وہ سجدہ کر چکیں تو آپ کے پیچھے سے چلے جائیں اور دوسرا گروہ آجائے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔

اس حدیث میں دو باتیں اس مفہوم کے بیے دافع ہیں ایک بات ارشاد خداوندی " لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ " ہے کیونکہ یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نماز میں ان کا داخلہ آنے کے بعد ہو گا پہلے نہیں اور ارشاد خداوندی " وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى پس چاہیے کہ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا رہے۔ پھر فرمایا:

" اور چاہیے کہ دوسرا گروہ آئے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی پس پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔ تو دونوں گروہوں کے امام کی طرف آنے کا ذکر ہے۔ اس باب کے شروع میں جو متواتر روایات ہم نے ذکر کی ہیں وہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل مبارک کے موافق ہیں پس وہ احادیث اس حدیث سے زیادہ اولیٰ اور بہتر ہیں [illegible]

١٧٤٥- وَذَهَبَ آخَرُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ اِلٰى مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِّنْهُمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَّصَلّٰى كُلُّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز خوف پڑھاتے ہوئے ان میں سے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ چلے گئے اور دوسرے لوگ آگئے تو آپ نے ان کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار اور ہر گروہ نے دو دو رکعتیں ادا کیں۔

١٧٤٦- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حسن، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٧٤٧- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (غزوہ) ذات الرقاع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، پس نماز کھڑی ہوئی، اس کے بعد انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٧٤٨- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ خَصَفَةَ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خصفہ سے لڑ رہے تھے تو آپ نے ان کو نماز خوف پڑھائی پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَقَالَ قَوْمٌ بِهٰذَا وَزَعَمُوْا اَنَّ صَلٰوةَ الْخَوْفِ كَذٰلِكَ وَلَا حُجَّةَ لَهُمْ عِنْدَنَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لِاَنَّهٗ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا كَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِيْ سَفَرٍ يُقْصَرُ فِيْ مِثْلِهِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَضَوْا بَعْدَ ذٰلِكَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَهٰكَذَا نَقُوْلُ نَحْنُ اِذَا حَضَرَ الْعَدُوُّ فِيْ مِصْرٍ فَاَرَادَ اَهْلُ ذٰلِكَ الْمِصْرِ اَنْ يُّصَلُّوْا صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَعَلُوْا هٰكَذَا يَعْنِيْ بَعْدَ اَنْ يَّكُوْنَ تِلْكَ الصَّلٰوةُ ظُهْرًا اَوْ عَصْرًا اَوْ عِشَاءً فَاِنَّ الْقَضَاءَ مَا ذُكِرَ قِيْلَ لَهُمْ قَدْ يَجُوْزُ

ایک قوم نے یہ بات اختیار کی اور خیال کیا کہ نماز خوف اسی طرح ہے لیکن ہمارے خیال میں ان کے لیے ان روایات میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اس طرح اس لیے پڑھی ہو کہ آپ ایسے سفر میں نہ ہوں جس کی مثل (سفر) میں قصر نماز ہوتی ہے پس آپ نے ہر گروہ کو دو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر انہوں نے اس کے بعد دو دو رکعتیں قضا کیں ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب دشمن کسی شہر میں آجائے، اور شہر والے نماز خوف پڑھنا چاہیں تو وہ اس طرح کریں یعنی جب یہ ظہر، عصر یا عشاء کی نماز ہو۔

اگر وہ کہیں کہ قضاء کا ذکر نہیں کیا گیا تو انہیں (جواباً) کہا جائے

marfat.com

اَنْ یَکُوْنُوْا قَدْ قَضَوْا وَلَمْ یُنْقَلْ ذٰلِکَ فِی الْخَبَرِ وَقَدْ یَجِیْ فِی الْاَخْبَارِ مِثْلُ هٰکَذَا کَثِیْرًا وَاِنْ کَانُوْا لَمْ یَقْضُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ عِنْدَنَا لَا حُجَّةَ لَهُمْ فِیْهِ اَیْضًا لِاَنَّهٗ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ کَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَرِیْضَةُ تُصَلّٰی حِیْنَئِذٍ مَرَّتَیْنِ فَیَکُوْنُ کُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فَرِیْضَةً وَقَدْ کَانَ ذٰلِکَ یُفْعَلُ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ۔

گو ممکن ہے انھوں نے قضا کی ہو لیکن حدیث میں یہ بات منقول نہیں ہوئی احادیث میں ایسی بہت سی باتیں آئی ہیں اور اگر انھوں نے قضا نہ بھی کی ہو، تب بھی ان کے لیے اس حدیث میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے یہ عمل صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور اس وقت فرض نماز دو بار پڑھی جاتی تھی۔ پس دونوں بار کی نماز فرض ہوگی۔ آغازِ اسلام میں ایسا ہوتا تھا پھر منسوخ ہوگیا۔

۱۷۴۹۔ **حَدَّثَنَا** حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ مَوْلٰی مَیْمُوْنَةَ قَالَ اَتَیْتُ الْمَسْجِدَ فَرَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا وَالنَّاسُ فِی الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَا تُصَلِّیْ مَعَ النَّاسِ فَقَالَ قَدْ صَلَّیْتُ فِیْ رَحْلِیْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ تُصَلّٰی فَرِیْضَةٌ فِیْ یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ فَالنَّهْیُ لَا یَکُوْنُ اِلَّا بَعْدَ الْاِبَاحَةِ فَقَدْ کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ هٰکَذَا یَصْنَعُوْنَ فِیْ بَدْءِ الْاِسْلَامِ یُصَلُّوْنَ فِیْ مَنَازِلِهِمْ ثُمَّ یَاْتُوْنَ الْمَسْجِدَ فَیُصَلُّوْنَ تِلْکَ الصَّلٰوةَ الَّتِیْ اَدْرَکُوْهَا عَلٰی اَنَّهَا فَرِیْضَةٌ فَیَکُوْنُوْا قَدْ صَلَّوْا فَرِیْضَةً فِیْ یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ حَتّٰی نَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ وَاَمَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ مَنْ جَاءَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاَدْرَکَ تِلْکَ الصَّلٰوةَ اَنْ یُصَلِّیَهَا وَیَجْعَلَهَا نَافِلَةً وَتَرْکُ ابْنِ عُمَرَ الصَّلٰوةَ مَعَ الْقَوْمِ یَحْتَمِلُ عِنْدَنَا ضَرْبَیْنِ یَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ تِلْکَ الصَّلٰوةُ صَلٰوةً لَا یُتَطَوَّعُ بَعْدَهَا فَلَمْ یَکُنْ یَجُوْزُ اَنْ یُصَلِّیَهَا اِلَّا عَلٰی اَنَّهَا فَرِیْضَةٌ فَقَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُصَلّٰی صَلٰوةٌ فَرِیْضَةٌ فِیْ یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ اَیْ فَلَا یَجُوْزُ اَنْ اُصَلِّیَهَا فَرِیْضَةً لِاَنِّیْ قَدْ صَلَّیْتُهَا مَرَّةً وَلَا اَدْخُلُ مَعَهُمْ لِاَنِّیْ لَا یَجُوْزُ لِیَ التَّطَوُّعُ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ سَمِعَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّهْیَ عَنْ اِعَادَتِهَا عَلٰی هٰذَا الْمَعْنَی الَّذِیْ نَهٰی عَنْهُ ثُمَّ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں آیا تو میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بیٹھا ہوا دیکھا جب کہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے پوچھا کیا آپ لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے فرمایا میں نے اپنی منزل میں نماز پڑھ لی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں (ایک وقت کی) فرض نماز دو بار ادا کرنے سے منع فرمایا ہے اور ممانعت، جواز کے بعد ہوا کرتی ہے۔ آغازِ اسلام میں مسلمان اسی طرح کرتے تھے وہ اپنی رہائش گاہوں میں نماز پڑھتے پھر مسجد میں آتے تو اگر فرض نماز کو پا لیتے تو اسے پڑھتے تو وہ ایک دن میں دو مرتبہ فرض نماز ادا کرتے حتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس عمل سے روکا اور اس کے بعد حکم دیا کہ جو شخص مسجد میں آئے اور اس نماز کو پائے تو نفل کے طور پر پڑھے۔ ہمارے نزدیک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔ یہ بھی احتمال ہے کہ یہ وہ نماز ہو جس کے بعد نفل نہیں ہوتے پس فرض کی صورت میں نماز پڑھنا جائز ہو سکتی تھی تو انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں دو فرض نمازیں پڑھنے سے منع فرمایا یعنی میرے لیے اسے بطور فرض پڑھنا جائز نہیں کیونکہ میں اسے ایک بار پڑھ چکا ہوں اور میں ان کے ساتھ اسی لیے شامل نہیں ہوتا کیونکہ میرے لیے اس وقت نفل پڑھنا جائز نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ انھوں نے

marfat.com

أن تصلّى على أنها نافلة فلم يسمع ذلك ابن عمر.

۱۷۵۰- فنظرنا في ذلك فإذا ابن أبي داؤد قد حدثنا قال ثنا الوهبي قال ثنا الماجشون عن عثمان بن سعيد بن أبي رافع قال أرسلني محرر بن أبي هريرة إلى ابن عمر أسأله إذا صلى الرجل الظهر في بيته ثم جاء إلى المسجد والناس يصلون فصلى معهم أيتهما صلاته فقال ابن عمر صلاته الأولى۔

ففي هذا الحديث أن ابن عمر قد رأى أن الثانية تكون تطوعا فدل ذلك على أن تركه للصلوة في حديث سليمان إنما كان لأنها صلوة لا يجوز أن يتطوع بعدها فإن كانت في حديث أبي بكرة وجابر الذين ذكرنا كان أولى الحكم ما وصفنا أن من صلى فريضة جاز أن يعيدها فتكون فريضة فلذلك صلاها رسول الله صلى الله عليه وسلم مرتين بالطائفتين وذلك هو جائز لو بقي الحكم على ذلك فأما إذا نسخ فنهى أن تصلى فريضة مرتين فقد ارتفع ذلك المعنى الذي له صلى بكل طائفة ركعتين وبطل العمل به فلا حجة لهم في حديث أبي بكرة وجابر لاحتمالهما ما ذكرنا۔

۱۷۵۱- حدثنا أبو بكرة قال ثنا حبان يعني ابن هلال قال ثنا همام قال ثنا قتادة عن عامر الأحول عن عمرو بن شعيب عن خالد بن أيمن المعافري قال كان أهل العوالي يصلون في منازلهم ويصلون مع النبي صلى الله عليه وسلم فنهاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يعيدوا الصلوة في يوم مرتين قال عمرو وقد ذكرت ذلك لسعيد بن المسيب فقال صدق۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نماز کے اس طرح لوٹانے کی ممانعت سنی جس سے آپ نے منع فرمایا پھر اس کے بعد بطور نفل پڑھنے کی اجازت دی لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نہ سُنی۔ پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا حضرت عثمان بن سعید بن ابو رافع فرماتے ہیں حضرت محرر بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ میں ان سے پوچھوں کہ جب کوئی شخص ظہر کی نماز گھر میں پڑھے پھر مسجد میں آئے تو لوگ نماز پڑھ رہے ہوں اور وہ بھی ان کے ساتھ نماز پڑھ لے تو کونسی نماز اس کی (فرض) نماز کہلائے گی؟ آپ نے فرمایا پہلی نماز۔

اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دوسری نماز کو نفل خیال کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان کا نماز چھوڑنا اس بنیاد پر تھا کہ اس نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں تھا پس اگر حضرت ابو بکرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایتوں میں جن کا ہم نے ذکر کیا ہمارا بیان کردہ پہلا حکم مراد ہو کہ جس نے فرض نماز پڑھی ہو اس کے لیے اسے لوٹانا جائز ہے تو یہ فرض نماز ہو گی اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار دو طائفوں کے ساتھ یہ نماز پڑھی اور یہ بات اس صورت میں جائز ہے جب اس کا حکم باقی ہو اور اگر منسوخ ہو گیا ہو تو آپ نے دو مرتبہ فرض پڑھنے سے منع فرمایا اس صورت میں وہ مفہوم ہو گیا جس کی بنیاد پر آپ نے ہر گروہ کو دو دو رکعتیں پڑھائیں اور اس پر عمل کرنا باطل ہو گیا لہٰذا حضرت ابوبکرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایتوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ان میں اس بات کا احتمال ہے جن کا ہم نے ذکر کیا۔

حضرت عمرو ابن شعیب، حضرت خالد بن ایمن معافری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں اہل عوالی (بلندی پر بسنے والے اہل مدینہ) اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھی پڑھتے تو آپ نے ان کو ایک دن میں دو بار نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ حضرت عمرو ابن شعیب فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ ان کی بات ٹھیک ہے۔

marfat.com

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

۱۷۵۲- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ الْيَشْكُرِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِقْصَارِ الصَّلٰوةِ فِي الْخَوْفِ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَ وَاَيْنَ هُوَ قَالَ انْطَلَقْنَا نَتَلَقّٰى عِيْرَ قُرَيْشٍ اٰتِيَةً مِّنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِنَخْلٍ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ مُحَمَّدٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَسَلَّ السَّيْفَ قَالَ فَتَهَدَّدَهُ الْقَوْمُ وَاَوْعَدُوْهُ فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيْلِ وَاَخْذِ السِّلَاحِ ثُمَّ نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَائِفَةٍ مِّنَ الْقَوْمِ وَطَائِفَةٌ اُخْرٰى يَحْرُسُوْنَهُمْ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ تَاَخَّرَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ فَقَامُوْا فِيْ مَصَافِّ اَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ وَالْاٰخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ فَفِيْ يَوْمَئِذٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِقْصَارَ الصَّلٰوةِ وَاَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَخْذِ السِّلَاحِ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمَا اَرْبَعًا يَوْمَئِذٍ قَبْلَ اِنْزَالِ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ مَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ وَاَنَّ قَصْرَ الصَّلٰوةِ اِنَّمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَانَتِ الْاَرْبَعُ يَوْمَئِذٍ مَفْرُوْضَةً عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُؤْتَمُّوْنَ بِهٖ فَرْضُهُمْ اَيْضًا فِيْهَا كَذٰلِكَ لِاَنَّ حُكْمَهُمْ حِيْنَئِذٍ

اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت سلیمان یشکری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حالتِ خوف میں نماز میں قصر کے بارے میں پوچھا کہ یہ حکم کب اور کہاں نازل ہوا انھوں نے فرمایا ہم قافلہ قریش تک پہنچنے کے لیے چلے جو شام کی طرف سے آرہا تھا یہاں تک کہ جب ہم کھجوروں کے پاس پہنچے تو قوم کی طرف سے ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اس نے کہا کیا آپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ فرمایا نہیں، اس نے کہا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے تم سے بچائے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس نے تلوار کھینچ لی (راوی) فرماتے ہیں قوم نے اسے ڈرایا دھمکایا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کرنے کا حکم فرمایا اور انھوں ہتیار اٹھا لیے۔ پھر نماز کے لیے اذان دی گئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم میں سے ایک جماعت کو نماز پڑھائی اور دوسرا گروہ ان کی حفاظت کرتا تھا۔ آپ نے ساتھ والے گروہ کو دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیرا پھر وہ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہوگئے اور دوسرے گروہ والے آگئے آپ نے ان کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور دوسرے ان کی حفاظت کرنے لگے پھر آپ نے سلام پھیرا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں اور قوم کی دو، دو رکعتیں ہوگئیں اس دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نماز میں قصر کرنے اور ہتیار اٹھائے رکھنے کا حکم نازل فرمایا۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس دن قصر نماز کا حکم نازل ہونے سے پہلے چار رکعتیں پڑھائیں قصر نماز کا حکم اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد دیا تو اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار رکعات فرض تھیں۔ اور آپ کی اقتدا کرنے والوں کی فرض نماز بھی اسی طرح تھی کیونکہ اس وقت ان کے لیے سفر حضر

marfat.com

كَانَ فِي سَفَرٍ هُمْ كَحُكْمِهِمْ فِي حَضَرِهِمْ وَلَا بُدَّ إِذَا كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ كُلُّ طَائِفَةٍ مِنْ هَاتَيْنِ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ قَضَتْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ كَمَا تَفْعَلُ لَوْ كَانَتْ فِي الْحَضَرِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ صَلَّاهُمَا بِالطَّائِفَةِ الْأُولَى وَاسْتِقْبَالِهِ الصَّلَاةَ فِي وَقْتِ دُخُولِ الطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ مَعَهُ فِيهَا لِأَنَّ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ سَلَّمَ قِيلَ لَهُ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ السَّلَامُ الْمَذْكُورُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ هُوَ سَلَامُ التَّشَهُّدِ الَّذِي لَا يُرَادُ بِهِ قَطْعُ الصَّلَاةِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ سَلَامًا أَرَادَ بِهِ إِعْلَامَ الطَّائِفَةِ الْأُولَى بِأَوَانِ انْصِرَافِهَا وَالْكَلَامُ حِينَئِذٍ مُبَاحٌ لَهُ فِي الصَّلَاةِ غَيْرُ قَاطِعٍ لَهَا عَلَى مَا قَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي الْبَابِ الَّذِي ذَكَرْنَا فِيهِ وُجُوهَ حَدِيثِ ذِي الْيَدَيْنِ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّاهَا عَلَى غَيْرِ هَذَا الْمَعْنَى.

۱۷۵۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ قَالَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ ابْنُ سَعْدٍ أَبُو سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْ خَلْفِهِ مِنْ وَرَاءِ الطَّائِفَةِ الَّتِي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعُودُ وُجُوهُهُمْ كُلُّهُمْ

کا حکم ایک جیسا تھا جب صورتحال یہ تھی تو دونوں گروہوں نے دو دو رکعتیں قضا کیں جیسے حالت قیام میں ہوتے تو ہر ایک پر دو دو رکعتوں کی قضا لازم ہوتی

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے گروہ کو دو رکعتیں پڑھانے سے فراغت پر نماز سے باہر آئے اور دوسرے گروہ کی شمولیت کے وقت نئے سرے سے نماز شروع کی کیونکہ حدیث میں ہے کہ آپ نے سلام پھیرا۔

تو اس شخص سے کہا جائے گا کہ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ (مذکور) سلام، سلام تشہد ہو جس سے نماز توڑنے کا ارادہ نہیں کیا جاتا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سلام سے پہلے گروہ کو لوٹنے کا وقت بتانا مراد ہو اور اس وقت نماز میں گفتگو جائز تھی اس سے نماز نہیں ٹوٹتی تھی جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود، ابو سعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور ہم نے اس کتاب کے کسی دوسرے مقام پر جہاں حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجوہ بیان کی ہیں۔ ان روایات کو الگ الگ بیان کیا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقے کے علاوہ پڑھنا بھی روایت کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ کے پیچھے جو گروہ تھا اس سے پیچھے ایک گروہ بیٹھا ہوا تھا ان تمام کا رخ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا۔ آپ نے تکبیر کہی تو ان دونوں گروہوں نے بھی تکبیر کہی جب آپ نے رکوع کیا تو آپ کے پیچھے والی جماعت نے بھی رکوع کیا لیکن دوسرے لوگ بیٹھے رہے پھر آپ نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے بیٹھے رہے پھر

marfat.com

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکبرت الطائفتان ورکع ورکعت الطائفۃ التی خلفہ والآخرون قعود ثم سجد فسجدوا ایضا والآخرون قعود ثم قام وقاموا فنکصوا خلفہ حتی کانوا مکان اصحابہم واتت الطائفۃ الاخری فصلی بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ وسجدتین والآخرون قعود ثم سلم فقامت الطائفتان کلتاھما فصلوا لانفسہم رکعۃ وسجدتین رکعۃ وسجدتین۔

آپ نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے بیٹھے رہے پھر آپ کھڑے ہوئے تو وہ بھی کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے سے الٹے پاؤں چلے گئے حتیٰ کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ جا پہنچے اور دوسرا گروہ آگیا آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرے بیٹھے رہے پھر سلام پھیرا تو دونوں کھڑے ہوئے اور انھوں نے اپنے طور پر ایک ایک رکعت پڑھی۔

فھذا الحدیث عندنا من المحال الذی لا یجوز کونہ لان فیہ انھم دخلوا فی الصلوۃ وھم قعود **وقد** اجمع المسلمون ان رجلا لو افتتح الصلوۃ قاعدا ثم قام فاتمھا قائما ولا عذر لہ فی شیء من ذلک ان صلاتہ باطلۃ فکان الدخول لا یجوز الا علی ما یکون علیہ الرکوع والسجود فاستحال ان یکون الذین کانوا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصف الثانی دخلوا فی الصلوۃ قعودا **فثبت** عن جابر بن عبد اللہ ما رویناہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر ھذا الحدیث۔

ہمارے نزدیک اس حدیث کا ہونا محال ہے کیونکہ اس میں ہے کہ وہ قعود کی حالت میں نماز میں داخل ہوئے۔ حالانکہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص بیٹھنے کی حالت میں نماز شروع کرے پھر کھڑا ہو جائے اور اسی حالت میں اسے مکمل کرے اور اسے کوئی عذر بھی نہ ہو تو اس کی نماز باطل ہے پس نماز میں اسی حالت میں داخل ہونا جائز ہے جس میں رکوع اور سجدہ کیا جائے لہٰذا جو لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوسری صف میں تھے ان کا بیٹھنے کی حالت میں نماز میں داخل ہونا محال ہے۔

پس جو کچھ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ روایت کیا ہے وہ ثابت ہوا۔

۱۷۵۴- **وذھب** آخرون فی صلوۃ الخوف الی ما حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا قبیصۃ قال ثنا سفیان الثوری عن منصور عن مجاھد عن ابی عیاش الزرقی قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر بعسفان والمشرکون بینہ وبین القبلۃ فیھم او علیھم خالد بن الولید فقال المشرکون لقد کانوا فی صلوۃ لو اصبنا منھم لکانت الغنیمۃ فقال المشرکون انھا سیجیء صلوۃ ھی احب الیھم من آبائھم وابنائھم قال فنزل

دوسرے حضرات نے نماز خوف کے بارے میں اس حدیث سے بھی استدلال کیا۔ حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام عسفان میں ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور مشرک آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے یا ان کے سربراہ تھے۔ مشرکین نے کہا کہ یہ لوگ نماز میں تھے اگر ہم ان پر حملہ کرتے تو غنیمت حاصل کرتے پھر خود ہی مشرک کہنے لگے عنقریب ایک ایسی نماز آئے گی جو ان کو اپنے آباؤ اجداد اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام ظہر و عصر کے درمیان آیات لے کر اترے

marfat.com

جبريل عليه السلام بالآيات فيما بين الظهر والعصر قال فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر وصف الناس صفين وكبر وكبروا معه جميعا ثم ركع وركعوا جميعا ثم رفع ورفعوا معه جميعا ثم سجد وسجد الصف الذي يلونه وقام الصف المؤخر يحرسونهم بسلاحهم ثم رفع ورفعوا جميعا ثم سجد الصف الآخر ثم رفعوا او تأخر الصف المقدم وتقدم الصف المؤخر فكبر وكبروا معه جميعا ثم ركع وركعوا معه جميعا ثم رفع ورفعوا معه جميعا ثم سلم عليهم وصلاها مرة أخرى في أرض بني سليم ۔

١٧٥٥۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه صلاها فذكر نحوا من هذا ۔

وكان ابن أبي ليلى ممن ذهب إلى هذا الحديث وتركه أبو حنيفة ومحمد بن الحسن لأن الله عز وجل قال ولتأت طائفة أخرى لم يصلوا فليصلوا معك وفي هذا الحديث أنهم صلوا جميعا وفي حديث ابن عمر وعبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس وفي حديث حذيفة وزيد بن ثابت دخول الطائفة الثانية في الركعة الثانية ولم يكونوا صلوا قبل ذلك فالقرآن يدل على ما جاءت به الرواية عنهم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك فكانت عنده أولى من حديث أبي عياش وجابر هذين **وذهب** أبو يوسف إلى أن العدو إذا كان في القبلة فالصلوة كما روى أبو عياش وجابر وإن كانوا في غير القبلة فالصلوة كما روى ابن عمر وحذيفة وزيد بن ثابت لأن في حديث أبي عياش أنهم كانوا في القبلة وحديث ابن عمر

فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عصر کی نماز پڑھائی اور لوگوں نے دو صفیں بنائیں اور سب نے اکٹھے تکبیر کہی پھر رکوع کیا تو سب نے اکٹھے رکوع کیا پھر جب آپ (رکوع سے) اٹھے تو سب کے سب آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ اس صف نے سجدہ کیا جو آپ کے ساتھ تھی جبکہ دوسری صف کھڑی رہی وہ ہتھیار لیے ان کی حفاظت کرتے رہے پھر جب کھڑے ہوئے تو تمام نمازی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر پچھلی صف نے سجدہ کیا اور کھڑے ہوگئے اگلی صف پیچھے چلی گئی اور پچھلی صف آگے آگئی پھر سب نے مل کر تکبیر کہی اس کے بعد آپ نے رکوع کیا تو سب نے اکٹھے رکوع پھر آپ کھڑے ہوئے تو سب کھڑے ہوئے اس کے بعد آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا اور دوبارہ آپ نے بنو سلیم کی زمین میں یہ نماز پڑھی۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ نماز پڑھی، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ ابن ابی لیلیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اس حدیث کو اپنایا۔ امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ نے اسے چھوڑ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ولتأت طائفة أخرى ___ آخر تک "اور چاہیے کہ دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی، پس چاہیے کہ وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں" اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے اکٹھے پڑھی، حضرت ابن عمر اور عبید اللہ بن عبد اللہ کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت اور حضرت حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کی روایت میں دوسرے گروہ کے دوسری رکعت میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ اس سے پہلے انھوں نے نماز نہیں پڑھی قرآن پاک ان کی اس روایت پر دلالت کرتا ہے جو انھوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ پس ان دونوں کے نزدیک یہ روایت حضرت ابن عیاش اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی ان دو روایتوں سے اولیٰ ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ اگر دشمن قبلہ کی طرف ہوں تو نماز اس طرح ہوگی جیسے حضرت ابو عیاش اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔ اور اگر قبلہ کی طرف نہ ہوں تو اس

marfat.com

وَحُذَيْفَةَ وَزَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَوْا وَقَالَ كَانَ الْعَدُوُّ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ فَاَمَّا الْحَدِيْثَيْنِ فَاَجْعَلُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمَا وَافَقَهُ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَحَدِيْثَ اَبِي عَيَّاشٍ وَجَابِرٍ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ وَلَيْسَ هٰذَا اِخْلَافَ التَّنْزِيْلِ عِنْدَنَا لِاَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ كَيْفَ حُكْمُ الصَّلٰوةِ اِذَا كَانُوْا فِي الْقِبْلَةِ فَعَلَ الْفِعْلَيْنِ جَمِيْعًا كَمَا جَاءَ الْخَبَرَانِ وَهٰذَا اَصَحُّ الْاَقَاوِيْلِ عِنْدَنَا فِي ذٰلِكَ وَاَوْلَاهَا لِاَنَّ تَصْحِيْحَ الْاٰثَارِ يَشْهَدُ لَهُ وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا رَوَاهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي قَرَدٍ فَكَانَ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِمَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَحُذَيْفَةُ وَزَيْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ۔

۱۷۵۶۔ ثُمَّ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ مِنْ رَاْيِهِ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ الْهَاشِمِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثِ اَبِي عَيَّاشٍ وَحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِي وَافَقَهُ۔

طرح نماز پڑھی جائے جیسے ابن عمر، حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے کیونکہ حضرت ابن عیاش رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ قبلہ کی طرف تھے جبکہ حضرت ابن عمر، حذیفہ اور زید رضی اللہ عنہم کی روایت میں ایسی کسی بات کا ذکر نہیں ہے البتہ اس ضمن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان (حضرات) کی روایت کے موافق مروی ہے اور انھوں نے فرمایا کہ دشمن غیر قبلہ کی طرف تھے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں لہٰذا میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اور جو اس کے موافق ہے اس کو اس صورت پر محمول کرتا ہوں جب دشمن قبلہ کی غیر سمت میں ہوں جبکہ ابن عیاش اور جابر رضی اللہ عنہما کی حدیث اس صورت سے متعلق ہے جب دشمن قبلہ کی جانب ہو اور ہمارے نزدیک یہ قرآن پاک کے خلاف نہیں کیونکہ یہ بات جائز ہے کہ ارشاد خداوندی ہے "وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ اُخْرٰى ...... آخر تک۔"

اس صورت سے متعلق ہو جب دشمن قبلہ کی طرف نہ ہوں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ جب دشمن قبلہ کی جانب ہو تو نماز کیسے پڑھی جائے پس آپ نے دونوں طرح عمل کیا جیسا کہ دونوں (طرح کی) احادیث میں آیا ہے ہمارے نزدیک سب سے زیادہ صحیح اور بہتر تاویل ہے کیونکہ روایات کی تصحیح اس بات پر گواہ ہے اس پر وہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جو براسطہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے میں مروی ہے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ان سے ذی قرد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں روایت کرتے ہیں یہ روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ ابن عمر، حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت کے موافق ہے۔

پھر حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں ان کی اپنی رائے بھی مروی ہے۔ حضرت اعرج سے مروی ہے انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں اس کے بعد انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کا ذکر فرمایا جس کا حضرت ابو عیاش

marfat.com

فلما كان ابن عباس قد علم من فعل رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما علم على ما روينا
عنه في حديث عبيد الله وقال كان المشركون
بينه وبين القبلة ثم قال هذا برأيه واستحال
ان يكون يصلون هكذا اذا العدو في غير القبلة
ويصلون اذا كان العدو في القبلة كما روى
عنه عبيد الله لانهم اذا كانوا لا يستدبرون
القبلة والعدو في ظهورهم كان احرى ان لا
يستدبروها اذا كانوا في وجوههم ولكن ما
ذكرنا عنه من ترك الاستدبار هو اذا كان
العدو في القبلة ويحتمل ان يكون ايضا
كذلك اذا كان العدو ايضا في غير القبلة
كما قال ابن ابي ليلى فقد احاط علمنا بقوله
بخلاف ما روى عنه عبيد الله عن النبي صلى
الله عليه وسلم اذا كان العدو في القبلة ولم
يكن ليقول ذلك الا بعد ثبوت نسخ ما تقدم
عنه ولم يعلم نسخ ذلك عنده اذا كان العدو
في غير القبلة فجعلنا هذا الذي روينا عنه من
قوله هو في العدو اذا كانوا في القبلة وتركنا
حكم العدو اذا كانوا في غير القبلة على مثل ما روى
عنه عبيد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم
وقد كان ابو يوسف قال مرة لا يصلى صلوة
الخوف بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم
وزعم ان الناس انما صلوها مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم كما صلوها بفضل الصلوة
معه وهذا القول عندنا ليس بشيء لان اصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم قد صلوها بعده
قد صلاها حذيفة بطبرستان وما في ذلك
اشهر من ان يحتاج الى ان نذكره ههنا

رضی اللہ عنہم کی روایت میں ذکر ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی وہ روایت
عباس کے موافق ہے۔ پس جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک کو اس صورت میں معلوم کیا جو ہم
نے ان سے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ضمن میں ذکر کیا ہے
اور مشرکین آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ انھوں نے اپنی رائے سے
یہ بات کہی اور محال ہے کہ اس طرح اس صورت میں نماز پڑھیں جب
قبلہ کی جانب نہ ہوں اور جب دشمن قبلہ کی جانب ہوں تو اس طرح پڑھیں
جیسے حضرت عبید اللہ سے مروی ہے کیونکہ جب وہ قبلہ کی طرف پیٹھ نہیں
کرتے تھے اور دشمن ان کی پیٹھ کی طرف تھے تو یہ بات زیادہ لائق ہے
کہ اس کی طرف اس وقت بھی پیٹھ نہ کریں جب وہ ان کے سامنے ہوں
لیکن جو کچھ ہم نے ان سے قبلہ کی طرف پیٹھ نہ کرنے کا ذکر کیا ہے وہ
اس صورت میں ہے جب دشمن قبلہ کی طرف ہوتے تھے اور جب وہ قبلہ
کی طرف نہ ہوں تب بھی اس بات کا احتمال ہے جیسا کہ ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا
پس ہمارے علم کے مطابق ان کا قول اس کے خلاف ہے جو ان سے حضرت عبید اللہ
رضی اللہ عنہ نے روایت کیا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ جب دشمن قبلہ کی طرف ہوتے، اور یہ بات آپ اسی صورت
میں کہہ سکتے ہیں جب آپ کی پہلی بات کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا ہے
اور ان کے نزدیک اس صورت میں اس کا منسوخ ہونا معلوم نہیں
جب دشمن غیر قبلہ کی طرف ہوں پس ہم نے ان کا جو قول روایت کیا
اسے ہم اس صورت میں اپناتے ہیں جب دشمن قبلہ کی جانب ہوں اور
جب دشمن قبلہ کی جانب نہ ہوں تو ہم ان کے حکم کو حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ
کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت پر چھوڑ دیتے
ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد نمازِ خوف نہ پڑھی جائے ان کے خیال میں صحابہ کرام
نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حصول فضیلت کے لیے پڑھی
تھی۔ لیکن ہمارے نزدیک اس بات کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ صحابہ کرام
نے آپ کے بعد بھی یہ نماز پڑھی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے
طبرستان میں یہ نماز پڑھی اس میں جو کچھ بیان ہوا وہ مشہور ہونے
کے باعث محتاج تعارف نہیں۔

marfat.com

فَإِنِ احْتَجَّ فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ الْآيَةَ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرَ بِذٰلِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمْ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ انْقَطَعَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ قِيلَ لَهُ فَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ فَكَانَ الْخِطَابُ هٰهُنَا لَهُ وَقَدْ أُجْمِعَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مَعْمُولًا بِهِ مِنْ بَعْدِهِ كَمَا كَانَ يُعْمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَلَقَدْ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدَ بْنَ شُجَاعٍ الثَّلْجِيَّ يَعِيبُ قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ هٰذَا وَيَقُولُ إِنَّ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَتْ أَفْضَلَ مِنَ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّاسِ جَمِيعًا فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِيهَا بِكَلَامٍ يَقْطَعُهَا فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَفْعَلَ فِيهَا شَيْئًا لَا يَفْعَلُهُ فِي الصَّلٰوةِ مَعَ غَيْرِهِ وَأَنَّهُ يَقْطَعُهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ خَلْفَ غَيْرِهِ مِنَ الْأَحْدَاثِ كُلِّهَا فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَلْفَهُ لَا يَقْطَعُهَا الذَّهَابُ وَالْمَجِيءُ وَاسْتِدْبَارُ الْقِبْلَةِ إِذَا كَانَتْ صَلٰوةَ خَوْفٍ كَانَتْ خَلْفَ غَيْرِهِ كَذٰلِكَ أَيْضًا۔

اگر وہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ گرامی سے استدلال کریں" اور جب آپ ان میں ہوں پس ان کے لیے نماز قائم کریں اور وہ کہیں کہ یہ اس صورت میں حکم ہے جب آپ ان میں تشریف فرما ہوں اور جب آپ ان میں نہ ہوں تو یہ حکم منقطع ہو جائے گا۔ تو ان سے جواباً کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا " خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً " (آخر تک) آپ ان کے اموال سے صدقہ لیں ان کو پاک و صاف کریں اور ان کے لیے دعائے رحمت کریں۔ یہاں آپ سے خطاب ہے لیکن اس بات پر اجماع ہے کہ اس پر آپ کے بعد بھی اسی طرح عمل کیا جائے گا جیسے آپ کی (ظاہری) حیاتِ طیبہ میں عمل کیا گیا۔ مجھ (امام طحاوی رحمہ اللہ) سے احمد بن ابی عمر رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ محمد بن شجاع ثلجی رحمہ اللہ سے سنا کہ وہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے اس قول کو اچھا نہیں سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگرچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنا دیگر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے لیکن کسی شخص کے لیے اس نماز میں ایسا کلام کرنا جائز نہیں جو اسے توڑ دے۔ پس اسے اس میں وہ عمل نہیں کرنا چاہیے جو کسی دوسرے کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے نہیں کرتا۔ آپ کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو بھی وہ عمل توڑ دیتا ہے جو کسی دوسرے کے ساتھ نماز کو توڑتا ہے مثلاً حدث وغیرہ۔ پس جب آپ کے پیچھے نمازِ خوف کو آنا جانا اور قبلہ کی طرف نہیں توڑتا تو کسی دوسرے کے پیچھے نماز (نمازِ خوف) کا بھی یہی حکم ہے۔

بَابُ ٦٤ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الْحَرْبِ فَتَحْضُرُهُ الصَّلٰوةُ وَهُوَ رَاكِبٌ هَلْ يُصَلِّي أَمْ لَا

باب ۶۴: حالتِ جنگ میں سوار نماز پڑھے یا نہ

۱۷۵۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ هُوَ ابْنُ نُوحٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ خندق کے موقع پر یہ فرماتے ہوئے سنا انہوں (مشرکوں) نے ہمیں نمازِ عصر سے روک کے رکھا، فرماتے ہیں اس دن آپ نے عصر کی نماز نہ پڑھی تھی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اللہ تعالیٰ

marfat.com

وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ شَغَلُونَا عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَالَ وَلَمْ يُصَلِّهَا يَوْمَئِذٍ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ نَارًا وَقُلُوْبَهُمْ نَارًا وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا۔

ان (کفار) کی قبروں کو آگ سے بھر دے ان کے دلوں کو آگ سے اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے۔

بیان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّاكِبَ لَا يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ عَلٰى دَابَّتِهٖ وَاِنْ كَانَ فِيْ حَالٍ لَا يُمْكِنُهٗ فِيْهَا النُّزُوْلُ قَالُوْا لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ يَوْمَئِذٍ رَاكِبًا **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ هٰذَا الرَّاكِبُ يُقَاتِلُ فَلَا يُصَلِّيْ وَاِنْ كَانَ الرَّاكِبُ لَا يُقَاتِلُ وَلَا يُمْكِنُهُ النُّزُوْلُ صَلّٰى وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ يَوْمَئِذٍ لِاَنَّهٗ كَانَ يُقَاتِلُ فَالْقِتَالُ عَمَلٌ وَالصَّلٰوةُ لَا يَكُوْنُ فِيْهَا عَمَلٌ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ لَمْ يُصَلِّ يَوْمَئِذٍ لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ اُمِرَ حِيْنَئِذٍ اَنْ يُصَلِّيَ رَاكِبًا۔

۱۷۵۸ - **فَنَظَرْنَا** فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِهُوِيٍّ مِّنَ اللَّيْلِ حَتّٰى اِذَا كُفِيْنَا وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ الظُّهْرَ فَاَحْسَنَ صَلَاتَهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا كَذٰلِكَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا خیال ہے کہ سوار، سواری پر نماز نہ پڑھے اگرچہ ایسی حالت میں ہو کہ اس کے لیے اترنا ممکن نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں اس لیے کہ اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کی حالت میں بھی نماز نہ پڑھی۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ سوار لڑ رہا ہے تو نماز نہ پڑھے اور اگر لڑائی نہیں لڑ رہا اور اس کے لیے اترنا بھی ممکن نہیں تو نماز پڑھ لے ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اس دن نہ پڑھی ہو کہ آپ لڑ رہے ہوں۔ لڑائی ایک عمل ہے اور نماز میں کوئی عمل نہیں ہوتا اور یہ بھی جائز ہے کہ آپ نے اس دن نماز اس لیے نہ پڑھی ہو کہ اس وقت تک سواری کی حالت میں نماز کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔

پس ہم نے اس پر غور کیا اور دیکھا کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی سعید خدری (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں غزوہ خندق کے دن رکاوٹ پیش آئی حتی کہ مغرب کے بعد رات کا ایک حصہ گزر گیا یہاں تک کہ ہمیں کفایت کی گئی اور یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے "وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ (آخر تک)۔ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ظہر کی نماز کھڑی کی اور اسے نہایت عمدگی سے ادا کیا جیسے آپ اسے اپنے وقت پر پڑھتے تھے پھر ان کو حکم دیا تو عصر کی نماز قائم کی۔ آپ نے اسے بھی اسی طرح ادا کیا پھر ان کو حکم دیا تو مغرب کی نماز کھڑی کی اسے بھی آپ نے اسی طرح پڑھا اور یہ نماز خوف کے بارے میں ارشاد خداوندی "فرجالا او رکبانا" پس پاؤں پر کھڑے ہو کر یا سواری پر نماز پڑھی

marfat.com

كَذٰلِكَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُنْزِلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا۔

فَاَخْبَرَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَنَّ تَرْكَهُمْ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَئِذٍ رُكْبَانًا اِنَّمَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُبَاحَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ اُبِيْحَ لَهُمْ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا كَانَ فِي الْحَرْبِ وَلَا يُمْكِنُهُ النُّزُوْلُ عَنْ دَابَّتِهِ اَنَّ لَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهَا اِيْمَاءً وَكَذٰلِكَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ فَخَافَ اِنْ سَجَدَ اَنْ يَّفْتَرِسَهُ سَبُعٌ اَوْ يَضْرِبَهُ رَجُلٌ بِسَيْفٍ فَلَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ قَاعِدًا اِنْ كَانَ يَخَافُ ذٰلِكَ فِي الْقِيَامِ وَيُوْمِيْ اِيْمَاءً وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ ۶۵ الْاِسْتِسْقَاءِ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ فِيْهِ صَلٰوةٌ اَمْ لَا

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ هُوَ اَبُوْ بِشْرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيْكِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهِ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ قَالَ

نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اس دن سواری کی حالت میں نماز پڑھنا اس کے جواز سے پہلے کا عمل تھا پھر اس آیت کے ذریعے ان کے لیے جائز کر دیا گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب کوئی شخص لڑائی کی حالت میں ہو اور اس کے لیے سواری سے اترنا ممکن نہ ہو تو اشارے سے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص زمین پر ہو اور اسے ڈر ہو کہ سجدہ کرنے سے وہ کسی درندے کا شکار ہو جائے گا یا کوئی شخص اسے تلوار سے مار دے گا اور قیام کی حالت میں اس بات کا خوف ہو تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔ یہ تمام امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

باب ۶۵: طلب بارش کا طریقہ اور کیا اس میں نماز ہے۔

حضرت شریک ابن عبد اللہ ابن ابی نمر فرماتے ہیں انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ وہ جمعہ کے دن منبر کے سامنے والے دروازے سے مسجد میں داخل ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہمیں بارش عطا فرمائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھائے پھر عرض کیا "یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما"، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! ہمیں آسمان میں نہ تو کوئی بادل اور نہ ہی اس کا کوئی ٹکڑا نظر آتا تھا حالانکہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی حویلی اور گھر بھی نہ تھا۔ فرماتے ہیں اس پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال جیسا بادل کا ایک ٹکڑا آیا آسمان کے درمیان پہنچا تو پھیل گیا پھر برسنے لگا۔ اللہ کی قسم! ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا پھر آنے والے جمعہ کو وہ شخص مسجد

marfat.com

فوالله ما رأينا الشمس سبتا قال ثم دخل رجل
من الباب في الجمعة المقبلة ورسول الله صلى الله
صلى الله عليه وسلم قائم يخطب الناس فاستقبله
قائما ثم قال يا رسول الله هلكت الاموال و
انقطعت السبل فادع الله ان يمسكها عنها
فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم
قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام
والظراب قال فانقلعت وخرج يمشي في الشمس

١٧٦٠- حدثنا بحر بن نصر قال قرئ على
شعيب بن الليث اخبرك ابوك عن سعيد بن
ابي سعيد عن شريك فذكر باسناده نحوه-

١٧٦١- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو ظفر
عبد السلام بن مطهر قال ثنا سليمن بن المغيرة
عن ثابت عن انس قال اني لقائم عند المنبر
يوم الجمعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم
يخطب فقال بعض اهل المسجد يا رسول الله
حبس المطر وهلكت المواشي فادع الله يسقينا
فرفع يديه وما في السماء من سحاب فالف الله
بين السحاب فوبلتنا حتى ان الرجل ليهمه من
نفسه ان يأتي اهله فمطرنا سبعا قال فرسول
الله صلى الله عليه وسلم يخطب في الجمعة الثانية
اذ قال بعض اهل المسجد يا رسول الله تهدمت
البيوت فادع الله ان يرفعها عنا قال فرفع يديه
وقال اللهم حوالينا ولا علينا فتقور ما فوق رؤسنا
منها حتى كانا في اكليل يمطر ما حولنا ولا نمطر-

١٧٦٢- حدثنا ابن مرزوق و ابو بكرة قال ثنا
عبد الله بن بكر عن حميد قال سئل انس بن
مالك هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يرفع يديه قال قيل له يوم جمعة يا رسول الله

کے دروازے سے داخل ہوا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اسے ہم سے روک لے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھائے پھر یوں دعا کی: اللھم حوالینا الخ یا اللہ ہمارے ارد گرد برسا ہم پر نہ برسا ان ٹیلوں اور پہاڑوں پر برسا فرماتے ہیں پس بارش تھم گئی اور آپ باہر نکل کر دھوپ میں تشریف لے گئے۔

حضرت سعید ابن ابی سعید، حضرت شریک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سلیمان بن مغیرہ، حضرت ثابت سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن منبر کے پاس کھڑا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ کسی نمازی نے عرض کیا یا رسول اللہ! بارش رک گئی اور جانور ہلاک ہو گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں ہمیں بارش عطا فرمائے آپ نے دست مبارک اٹھائے اس وقت آسمان میں بادل نہ تھے اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو جمع فرمایا اور بارش برسنے لگی حتیٰ کہ ہر شخص گھر جانے کا ارادہ کرنے لگا، سات دن تک بارش ہوتی رہی، فرماتے ہیں دوسرے جمعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے لگے تو مسجد میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مکانات تباہ ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اسے ہم سے اٹھا لے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھا کر دعا مانگی "یا اللہ! ہمارے ارد گرد ہو ہم پر نہ ہو" چنانچہ وہ ہمارے اوپر سے چھٹنے لگے گویا کہ ہمارے اوپر تاج تھا ہمارے ارد گرد بارش برستی تھی، ہمارے اوپر نہیں تھی۔

حضرت حمید فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے؟ انھوں نے فرمایا جمعہ کے دن آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! بارش رک گئی، زمین خشک ہو گئی اور مال ہلاک ہو گئے فرماتے

marfat.com

قحط المطر واجدبت الارض وهلك المال قال
فمد يديه حتى رأيت بياض ابطيه ثم ذكر
نحو حديث ابن ابي داؤد۔

۱۷۶۳۔ حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا علي بن
معبد قال ثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن
انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه۔

۱۷۶۴۔ حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا
وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن عمرو بن مرة
عن سالم بن ابي الجعد عن شرجيل بن السمط
قال قلنا لكعب بن مرة او مرة بن كعب حدثنا
حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم
لله ابوك واحذر قال دعا رسول الله صلى الله
عليه وسلم على مضر فاتيته فقلت يا رسول الله
ان الله قد نصرك واستجاب لك وان قومك قد
هلكوا فادع الله لهم فقال اللهم اسقنا غيثا
مغيثا مريئا مريعا طبقا غدقا عاجلا غير رائث
نافعا غير ضار قال فما كان الا جمعة او نحوها
حتى مطروا۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان السنة
الاستسقاء هو الابتهال الى الله تعالى والتضرع
اليه كما في هذه الآثار وليس في ذلك صلوة
وممن ذهب الى ذلك ابو حنيفة وخالفهم
في ذلك آخرون منهم ابو يوسف فقالوا بل
السنة في الاستسقاء ان يخرج الامام بالناس
الى المصلى ويصلي بهم هنالك ركعتين ويجهر
فيهما بالقراءة ثم يخطب ويحول رداءه فيجعل
اعلاه اسفله واسفله اعلاه الا ان يكون رداءه
ثقيلا لا يمكنه قلبه كذلك او يكون طيلسانا
فيجعل الشق الايمن منه على الكتف الايسر

ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بلند کیے حتی کہ ہم نے آپ کی مبارک بغلوں کی چمک دیکھی، پھر انھوں نے ابن ابی داؤد کی روایت (حدیث ۱۷۶۱) کی طرح ذکر کیا۔

حضرت اسماعیل بن جعفر، حضرت حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت شرجیل بن سمط فرماتے ہیں ہم نے حضرت کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب (راوی کو شک ہے) سے عرض کیا ہمیں کوئی حدیث سنایئے جو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں ہمیں محروم نہ کیجئے۔ انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ مضر پر بد دعا کی اس کے بعد میں نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی اور آپ کی دعا قبول فرمائی (اب) آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے' ان کے لیے دعا فرمائیے۔ آپ نے دعا فرمائی: "اللهم اسقنا الخ" یا اللہ! ہم پر مفید، خوشگوار، (غلہ وغیرہ) اگانے والی (زمین کو) ڈھانپنے والی' شادابی لانے والی، جلد برسنے والی، دیر نہ کرنے والی اور نفع دینے والی نہ نقصان دینے والی بارش برسا" فرماتے ہیں پس جمعہ یا اس کے قریب کا کوئی دن تھا کہ بارش برسنے لگی۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ طلب بارش کو سنت قرار دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑانا اور زاری کرنا ہے جیسا کہ ان روایات میں ہے اور اس میں نماز (مسنون) نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ لیکن اس ضمن میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے ان میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں وہ فرماتے ہیں استسقاء میں سنت یہ ہے کہ امام لوگوں کو لے کر عید گاہ کی طرف جائے وہاں ان کو دو رکعتیں پڑھائے اور ان میں بلند آواز سے قرأت کرے پھر خطبہ دے اور اپنی چادر کو الٹائے اس کے اوپر والے حصے کو نیچے اور نیچے والے حصے کو اوپر کی طرف کرے مگر جب کہ چادر بھاری ہو اور اس کو الٹانا ممکن نہ ہو یا طیلسان (ایک سبز رنگ کی چادر جسے علماء و مشائخ استعمال

marfat.com

والشق الایسر منه علی الکتف الایمن وقالوا ما ذکرنا فی هذه الآثار من فعل رسول الله صلی الله علیه وسلم وسؤاله ربه فهو جائز ایضا یسأل الله ذلك فلیس فیه دفع ان یکون من سنة الامام اذا اراد ان یستسقی بالناس ان یفعل ما ذکرنا فنظرنا فیما ذکروا من ذلك هل نجد له من الآثار دلیلا۔

۱۷۶۵۔ فاذا یونس قد حدثنا قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن عبد الله بن ابی بکر عن عباد بن تمیم عن عبد الله بن زید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج الی المصلی فاستسقی فقلب رداءه واستقبل القبلة۔

۱۷۶۶۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا مسدد قال ثنا هشیم عن یحیی بن سعید عن عبد الله بن ابی بکر عن عباد بن تمیم عن عبد الله بن زید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج الی المصلی فاستسقی فحول رداءه واستقبل القبلة۔

۱۷۶۷۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابو الیمان قال انا شعیب عن الزهری قال اخبرنی عباد بن تمیم ان عمه وکان من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم اخبره ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج بالناس الی المصلی یستسقی لهم فقام فدعا الله قائما ثم توجه قبل القبلة فحول رداءه فسقوا۔

۱۷۶۸۔ حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال انا المسعودی عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عباد بن تمیم عن عمه قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم

کرتے تھے) ہم تو اس کی دائیں جانب کو بائیں کندھے پر اور بائیں طرف کو دائیں کندھے پر کرے، وہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل مبارک اور آپ کا بارگاہ خداوندی میں سوال کرنا ذکر کیا ہے وہ بھی جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کرے۔ اگر امام کا لوگوں کو نماز استسقاء پڑھانا سنت قرار دیا جائے تو اس میں اس عمل (دعا وغیرہ) کی نفی نہیں انہوں نے اس سلسلے میں جو روایات ذکر کی ہیں ہم نے ان میں غور کیا تاکہ دیکھیں کہ کیا ان میں ان کے موقف پر کوئی دلیل ہے؟ ـــــ تو حضرت عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے طلب بارش کی دعا کی۔ اپنی چادر کو اٹھایا اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر، حضرت عباد بن تمیم سے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے آپ نے طلب بارش کے لیے دعا کی چادر مبارک الٹائی اور قبلہ رُخ ہوئے۔

امام زہری فرماتے ہیں حضرت عباد بن تمیم نے مجھے بتایا کہ ان کے چچا جو رسول اکرم صلی علیہ وسلم کے صحابی تھے نے ان کو خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر عیدگاہ میں تشریف لے گئے تاکہ ان کے لیے بارش کی دعا مانگیں چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور اسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی پھر قبلہ رُخ ہو کر چادر الٹائی تو ان پر بارش برس گئی۔

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے بارش کے لیے دعا مانگی اور چادر الٹائی، فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپ نے اوپر والے حصے کو نیچے اور نیچے والے

marfat.com

فَاسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ قَالَ قُلْتُ جَعَلَ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ وَالْأَسْفَلَ عَلَى الْأَعْلَى قَالَ لَا بَلْ جَعَلَ الْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ وَالْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ۔

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُحَوِّلَهَا قَلَبَهَا عَلَى عَاتِقِهِ۔

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ قَلْبُهُ لِرِدَائِهِ وَصِفَةُ قَلْبِ الرِّدَاءِ كَيْفَ كَانَ وَأَنَّهُ إِنَّمَا جَعَلَ مَا عَلَى يَمِينِهِ مِنْهُ عَلَى يَسَارِهِ وَمَا عَلَى يَسَارِهِ عَلَى يَمِينِهِ لَمَّا ثَقُلَ عَلَيْهِ أَنْ يَجْعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ وَأَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ فَقَلَبَهُ كَذٰلِكَ هُوَ وَمَا لَا يُمْكِنُ ذٰلِكَ فِيهِ حَوَّلَهُ فَيَجْعَلُ الْأَيْمَنَ مِنْهُ أَيْسَرَ وَالْأَيْسَرَ مِنْهُ أَيْمَنَ فَقَدْ زَادَ مَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ عَلَى مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُسْتَعْمَلَ ذٰلِكَ وَلَا يُتْرَكَ۔

۱۷۷۱۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ حُبَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاسْتِسْقَاءِ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنَّا تَمَارَيْنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حصے کو اوپر کیا؟ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ بائیں (کاندھے) والی کو دائیں (کاندھے) پر اور دائیں کاندھے والی جانب کو بائیں کاندھے پر کیا۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طلب بارش کے لیے تشریف لے گئے آپ پر سیاہ رنگ کی چادر تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑ کر نچلی جانب کو اوپر کی طرف کرنے کا ارادہ فرمایا جب اسے الٹانے میں بوجھ محسوس کیا تو اسے کاندھے پر الٹا دیا۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر، حضرت عباد بن تمیم سے وہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا مانگی تو چادر کو الٹایا۔

ان روایات میں چادر الٹانے اور اس کے طریقے کا ذکر ہے اور یہ کہ اگر چادر بھاری ہونے کی وجہ سے نچلے کنارے کو اوپر کی طرف اور اوپر والے کو نیچے کی طرف کرنا ممکن نہ ہوتا تو آپ دائیں (کنارے) کو بائیں کندھے پر اور بائیں (کنارے) کو دائیں پر ڈال دیتے۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ جب تک اوپر والے حصے کو نیچے کی طرف اور نچلے حصے کو اوپر کی طرف الٹانا ممکن ہو تو اسی طرح کیا جائے اور جہاں ایسا ممکن نہ ہو تو دائیں جانب کو بائیں طرف اور بائیں کو دائیں طرف کر کے الٹائے۔ پس جو کچھ ان روایات میں پہلی

روایات سے زائد ہے اس کا استعمال کرنا ہے اور ترک نہیں کرنا

حضرت ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ جن کا بنو مالک بن جبیل سے تعلق تھا فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ ولید بن عقبہ نے مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء کے بارے میں ہم لوگ مسجد میں بحث کر رہے تھے انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارے بھتیجے ولید نے بھیجا ہے اور وہ امیر مدینہ ہیں۔

marfat.com

وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَرْسَلَكَ ابْنُ اَخِيْكُمُ الْوَلِيْدُ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ وَلَوْ اَنَّهٗ اَرْسَلَ نَسْاَلُ مَا كَانَ بِذٰلِكَ بَاْسٌ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى اَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ۔

فَقَوْلُهٗ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ يَحْتَمِلُ اَنَّهٗ جَهَرَ فِيْهِمَا كَمَا جَهَرَ فِي الْعِيْدَيْنِ۔

لیکن اگر انھوں نے مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پرانے کپڑوں میں عجز و انکسار کے ساتھ گھر سے باہر تشریف لائے حتیٰ کہ عیدگاہ میں پہنچے۔ آپ نے تمہارے خطبے کی طرح کوئی خطبہ نہ دیا بلکہ مسلسل دعا، تضرع اور تکبیر میں مصروف رہے پھر آپ نے نماز عید کی طرح دو رکعتیں پڑھیں ______ پس ان کا قول "عید کی طرح" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے اس نماز میں جہری قرأت فرمائی جیسا کہ آپ عیدین میں جہر فرماتے تھے

۱۷۷۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْعَطَّارُ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَنَحْنُ خَلْفَهٗ يَجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ وَلَمْ يَقُلْ مِثْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ قَوْلَهٗ مِثْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اِنَّمَا اَرَادَ بِهٖ هٰذَا الْمَعْنٰى اَنَّهٗ صَلّٰى بِلَا اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ كَمَا يُفْعَلُ فِي الْعِيْدَيْنِ۔

عبید بن اسحاق عطار فرماتے ہیں ہم سے حاتم بن اسماعیل نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ اس میں یہ اضافہ کیا کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہم آپ کے پیچھے تھے آپ نے دونوں رکعتوں میں بلند قرأت فرمائی اذان اور اقامت نہ کہی گئی انھوں نے "نماز عید کی طرح" کے الفاظ نہیں کہے۔ یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلی روایت "نماز عیدین کی طرح" کے الفاظ سے یہی معنیٰ مراد ہے کہ آپ نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھی جیسے عیدوں کی نماز میں ہوتا ہے۔

۱۷۷۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ عَنْ اَسَدٍ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِلشَّيْخِ الْخُطْبَةُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَوْ بَعْدَهَا قَالَ لَا اَدْرِيْ۔

ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت اسد سے ربیع کی روایت (حدیث ۱۷۷۱) کی طرح ذکر کیا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے شیخ (حضرت ہشام) سے پوچھا کہ خطبہ نماز سے پہلے ہے یا بعد میں؟ انھوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ الصَّلٰوةِ وَالْجَهْرِ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ وَدَلَّ جَهْرُهٗ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ اَنَّهَا كَصَلٰوةِ الْعِيْدِ الَّتِيْ تُفْعَلُ نَهَارًا فِيْ وَقْتٍ خَاصٍّ فَحُكْمُهَا الْجَهْرُ وَكَذٰلِكَ اَيْضًا صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ هِيَ مِنْ صَلٰوةِ النَّهَارِ وَلٰكِنَّهَا مَفْعُوْلَةٌ فِيْ يَوْمٍ خَاصٍّ فَحُكْمُهُ الْجَهْرُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ كَذٰلِكَ حُكْمُ الصَّلَوٰتِ الَّتِيْ تُصَلّٰى بِالنَّهَارِ لَا فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَلٰكِنْ لِعَارِضٍ اَوْ فِيْ يَوْمٍ خَاصٍّ فَحُكْمُهَا الْجَهْرُ وَكُلُّ صَلٰوةٍ تُفْعَلُ

اس حدیث میں نماز اور اس میں جہری قرأت کا ذکر ہے، اور اس میں قرأت کا آواز بلند ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نماز عید کی طرح ہے جو دن کی زائد نماز ہے ایک خاص وقت میں پڑھی جاتی ہے اور اس میں جہر کا حکم ہے اسی طرح جمعہ کی نماز بھی دن کی نماز ہے لیکن وہ ایک مخصوص دن میں پڑھی جاتی ہے۔ پس اس میں بھی جہر کا حکم ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ دن کی وہ نمازیں جو روزانہ نہیں پڑھی جاتیں بلکہ کسی وجہ سے یا کسی خاص دن میں پڑھی جاتی ہیں۔ ان میں جہری قرأت کا حکم ہے اور دن کی وہ نمازیں جو کسی خاص وجہ سے یا کسی

marfat.com

فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ نَهَارًا إِلَّا لِعَارِضٍ وَلَا فِي وَقْتٍ خَاصٍّ فَحُكْمُهَا الْمُخَافَتَةُ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ صَلَاةَ الْاِسْتِسْقَاءِ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ لَا يَنْبَغِي تَرْكُهَا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

۱۷۷۴- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْأَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ فِي الْمُصَلَّى وَوَعَدَ النَّاسَ يَخْرُجُونَ يَوْمًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ إِلَى جَدْبَ جَنَابِكُمْ وَاسْتِيخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتَّى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَّبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَأَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابًا فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالَى فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى سَالَتِ السُّيُولُ فَلَمَّا رَأَى الْتِوَاءَ الثِّيَابِ عَلَى النَّاسِ وَتَسَرُّعَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

خاص دن سے مخصوص نہیں ان میں آہستہ قرأت کا حکم ہے۔

ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نماز استسقاء سنت قائمہ ہے اس کو چھوڑنا مناسب نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے بارگاہ رسالت میں بارش رکنے کی شکایت کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر بچھانے کا حکم فرمایا چنانچہ اسے عیدگاہ میں رکھا گیا۔ آپ نے لوگوں کو ایک خاص دن (عیدگاہ کی طرف) جانے کا حکم دیا۔ حضرت ام المؤمنین فرماتی ہیں جب سورج کا کنارہ ظاہر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا تم نے میرے سامنے اپنی زمین کے خشک ہونے اور بارش کے اپنے وقت سے مؤخر ہونے کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے وعدہ کیا وہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا پھر فرمایا "الحمد للہ رب العالمین" تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے یوم قیامت کا مالک ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے یا اللہ! تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے ہم فقیر ہیں ہم پر بارش نازل فرما اور جو کچھ تو ہم پر اتارے اسے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے والی بنا" پھر ہاتھ اٹھائے اور مسلسل اٹھائے رکھے حتیٰ کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر لوگوں کی طرف پیٹھ مبارک پھیری اور چادر مبارک کو الٹایا اور ہاتھ اٹھائے پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور (منبر سے) نیچے تشریف لائے۔ دو رکعتیں نماز پڑھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرمائے وہ گرجے، چمکے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے بارش برسنے لگی۔ پس آپ مسجد میں تشریف نہ لائے کہ ندی نالے بہنے لگے جب آپ نے لوگوں کو کپڑے اوڑھے کسی اوٹ کی طرف جلدی کرتے دیکھا تو ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں مبارک نظر آنے لگیں اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک

marfat.com

وَاَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ۔

میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ قَالَ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ فَجَعَلَ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ وَالْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے ہمیں اذان و اقامت کے بغیر دو رکعتیں پڑھائیں پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی چہرۂ انور قبلہ کی طرف پھیرا ہاتھوں کو اٹھایا اور چادر کو الٹایا اس کے دائیں کنارے کو بائیں (کاندھے) پر اور بائیں طرف کو دائیں (کاندھے) پر کیا۔

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ فَحَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَرَأَ فِيْهِمَا وَجَهَرَ۔

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے جو صحابی تھے (رضی اللہ عنہم) روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تشریف لے گئے اور بارش کی دعا کی آپ نے اپنی پیٹھ مبارک لوگوں کی طرف اور چہرۂ انور قبلہ کی طرف کیا دعا مانگی، چادر الٹائی پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں بلند آواز سے قرأت فرمائی۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْجَهْرَ۔

ابن وہب فرماتے ہیں مجھے ابن ابی ذئب نے بتایا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے جہر کا ذکر نہیں کیا۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ ذِكْرُ الْخُطْبَةِ مَعَ ذِكْرِ الصَّلٰوةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ خُطْبَةً غَيْرَ اَنَّهٗ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْ خُطْبَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى كَانَتْ فَفِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ خَطَبَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ **فَنَظَرْنَا** فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْجُمُعَةَ فِيْهَا خُطْبَةٌ وَهِيَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَرَاَيْنَا الْعِيْدَيْنِ فِيْهِمَا خُطْبَةٌ

ان روایات میں نماز کے ساتھ خطبے کا ذکر ہے اس سے ثابت ہوا کہ نماز استسقاء میں خطبہ بھی ہے البتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں اختلاف ہے کہ وہ کس وقت تھا حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آپ نے نماز سے پہلے خطبہ دیا جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نماز کے بعد خطبہ دیا۔

جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ جمعہ (کی نماز) میں خطبہ ہے لیکن وہ نماز سے پہلے ہے جبکہ عیدین کا خطبہ نماز کے بعد ہے

marfat.com

وَهِيَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ كَذٰلِكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي خُطْبَةِ الْإِسْتِسْقَاءِ بِأَيِّ الْخُطْبَتَيْنِ هِيَ أَشْبَهُ فَنَعْطِفُ حُكْمَهَا عَلٰى حُكْمِهَا فَرَأَيْنَا خُطْبَةَ الْجُمُعَةِ فَرْضًا وَصَلٰوةَ الْجُمُعَةِ مُضَمَّنَةً بِهَا لَا تُجْزِئُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا وَرَأَيْنَا خُطْبَةَ الْعِيْدَيْنِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِأَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ تُجْزِئُ أَيْضًا وَإِنْ لَمْ يَخْطُبْ وَرَأَيْنَا صَلٰوةَ الْإِسْتِسْقَاءِ تُجْزِئُ أَيْضًا وَإِنْ لَمْ يَخْطُبْ أَلَا تَرٰى أَنَّ إِمَامًا لَوْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ وَلَمْ يَخْطُبْ كَانَتْ صَلٰوتُهُ مُجْزِئَةً ثُمَّ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ أَسَاءَ فِي تَرْكِهِ الْخُطْبَةَ فَكَانَتْ بِحُكْمِ خُطْبَةِ الْعِيْدَيْنِ أَشْبَهَ مِنْهَا بِحُكْمِ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ مَوْضِعُهَا مِنْ صَلٰوةِ الْإِسْتِسْقَاءِ مِثْلَ مَوْضِعِهَا مِنْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ لَا قَبْلَهَا وَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِي يُوْسُفَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى فِي الْإِسْتِسْقَاءِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں استسقاء کا خطبہ ان دونوں میں سے کس سے زیادہ مشابہ ہے تاکہ ہم اس کے مطابق اس پر حکم لگائیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور یہ جمعہ کی نماز میں شامل ہے اس کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی اور عیدین کا خطبہ اس طرح نہیں کیونکہ عیدین کی نماز اس کے بغیر بھی صحیح ہوتی ہے۔ اسی طرح نماز استسقاء بھی خطبہ کے بغیر صحیح ہو جاتی ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر امام لوگوں کو نماز استسقاء پڑھائے اور خطبہ نہ دے تو نماز جائز ہو جاتی ہے۔ البتہ اس نے خطبہ چھوڑ کر غلطی کی ہے پس یہ خطبہ جمعہ کی بہ نسبت عیدین کے خطبہ سے زیادہ مشابہ ہے۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ استسقاء کا خطبہ اس وقت ہو جب عید کا خطبہ ہوتا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ یہ نماز کے بعد ہے پہلے نہیں۔ یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مذہب ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (صحابہ کرام) سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے نماز استسقاء پڑھی اور اس میں بلند آواز سے قرأت کی۔

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ يَسْتَسْقِيْ وَكَانَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَخَرَجَ فِيْمَنْ كَانَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ قَالَ أَبُوْ إِسْحٰقَ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ فَقَامَ قَائِمًا عَلٰى رَاحِلَتِهِ عَلٰى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَسْقٰى وَاسْتَغْفَرَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَنَحْنُ خَلْفَهُ فَجَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ يَوْمَئِذٍ وَلَمْ يُقِمْ۔

حضرت ابو اسحق فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن یزید، استسقاء کے لیے تشریف لے گئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا فرماتے ہیں ان کے ساتھ جانے والوں میں حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بھی تھے حضرت ابو اسحق فرماتے ہیں اس دن میں بھی ان کے ساتھ تھا وہ منبر کے بغیر سواری پر کھڑے ہوئے، بارش کے لیے دعا کی، طلب مغفرت کی اور دو رکعتیں پڑھیں ہم آپ کے پیچھے تھے انہوں نے بلند آواز سے قرأت کی لیکن اس دن اذان اور اقامت نہ ہوئی۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا زُهَيْرٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهٖ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ قَدْ كَانَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علی بن جعد کہتے ہیں مجھے زہیر نے بتایا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن انہوں نے اپنی حدیث میں یہ بات ذکر نہیں کی کہ حضرت عبداللہ ابن یزید نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

marfat.com

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا ابنُ مَرزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهبٌ قَالَ ثَنَا شُعبَةُ عَن اَبِی اِسحٰقَ قَالَ خَرَجَ عَبدُ اللّٰہِ بنُ یَزِیدَ یَستَسقِی بِالکُوفَةِ فَصَلّٰی رَکعَتَینِ ۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ کوفہ میں حضرت عبداللہ بن یزید استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو انھوں نے دو رکعتیں پڑھیں۔

بَابُ۶۶ صَلٰوةِ الکُسُوفِ کَیفَ هِیَ

نماز کسوف کا طریقہ

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَنَا ابنُ وَهبٍ قَالَ اَخبَرَنِی یُونُسُ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن عُروَةَ عَن عَائِشَةَ قَالَت اِنکَسَفَتِ الشَّمسُ عَلٰی عَهدِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَاَطَالَ القِرَاءَةَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ القِیَامَ وَهُوَ دُونَ قِیَامِهِ الاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوعَ وَهُوَ دُونَ رُکُوعِهِ الاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثلَ ذٰلِکَ غَیرَ اَنَّ الرَّکعَةَ الاُولٰی مِنهُمَا اَطوَلُ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ کھڑے ہوئے طویل قرأت فرمائی پھر رکوع کیا تو دیر تک رکوع میں رہے رکوع سے سر اٹھایا کافی وقت کھڑے رہے لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا اس کے بعد سر اٹھایا اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور اس (پہلی رکعت) کی طرح کیا البتہ دونوں میں سے پہلی رکعت زیادہ طویل تھی۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَنَا ابنُ وَهبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَن هِشَامِ بنِ عُروَةَ عَن اَبِیهِ عَن عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مِثلَهٗ ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَنَا ابنُ وَهبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَن یَحیَی بنِ سَعِیدٍ عَن عَمرَةَ عَن عَائِشَةَ عَن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مِثلَهٗ ۔

حضرت یحییٰ بن سعید حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَکرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بنُ اِسمٰعِیلَ قَالَ ثَنَا سُفیَانُ الثَّورِیُّ قَالَ ثَنَا یَحیَی بنُ سَعِیدٍ عَن عَمرَةَ وَهِشَامِ بنِ عُروَةَ عَن اَبِیهِ عَن عَائِشَةَ عَن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَحوَهٗ ۔

یحییٰ بن سعید اور ہشام حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَنَا ابنُ وَهبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَن زَیدِ بنِ اَسلَمَ عَن عَطَاءِ بنِ یَسَارٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ عَن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مِثلَهٗ ۔

حضرت عطاء بن یسار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا اَحمَدُ بنُ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا یَعقُوبُ بنُ حُمَیدٍ قَالَ ثَنَا یَحیَی بنُ سُلَیمٍ عَن اِسمٰعِیلَ بنِ

حضرت ابن عمر اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں

أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ الرُّكُوْعَ الثَّانِيَ كَانَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ وَلٰكِنْ ذَكَرَ أَنَّهُ مِثْلُهُ قَالَ وَذٰلِكَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ۔

نے اس کے برابر ہونے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ وہ دن تھا جب (حضور علیہ السلام کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰكَذَا صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ هِيَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی موقف اختیار کیا وہ کہتے ہیں نماز کسوف چار رکوع اور چار سجدے ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ نہیں یہ آٹھ رکوع اور چار سجدے ہیں انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۷۸۷۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخُسُوْفِ فَقَامَ فَافْتَتَحَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے نماز شروع کی پھر قرأت کی اس کے بعد رکوع کیا سر اٹھا کر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور قرأت کی پھر رکوع کیا، رکوع سے سر اٹھایا تو پھر قرأت کی پھر سجدہ کیا اس کے بعد دوسری بار (دوسری رکعت) میں بھی اسی طرح کیا۔

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ قطان حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا حَبِيْبٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں ہم سے حضرت حبیب نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ رَجُلٍ يُدْعٰى حَنَشًا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ صَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ كَذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ فَعَلَ۔

حضرت حکم ایک شخص سے جنھیں حنش کہا جاتا تھا اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں کو سورج گرہن کی نماز اس طرح پڑھائی پھر انھوں نے ان سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

وَخَالَفَ هٰؤُلَاءِ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ هِيَ سِتُّ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ چھ رکوع اور چار سجدے ہیں انھوں نے اس سلسلے میں یوں

marfat.com

١٧٩١- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ تَعْنِيْ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ۔

استدلال کیا ہے۔ —— حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے پھر تین رکوع کرتے اس کے بعد دو سجدے کرتے پھر کھڑے ہوتے تو تین رکوع اور دو سجدے کرتے یعنی سورج گرہن کی نماز میں ایسا کرتے۔

١٧٩٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْاٰيَاتِ قَالَ سِتُّ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعُ سَجَدَاتٍ۔

حضرت عبید بن عمیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز آیات (نشانیوں والی نماز یعنی سورج گرہن کی نماز) کے بارے میں روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ چھ رکوع اور چار سجدے ہیں۔

١٧٩٣- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ عَنْ اَسَدٍ وَزَادَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اس دن سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی انھوں نے حضرت ربیع کی روایت (حدیث ۱۷۹۱) کی مثل روایت کیا اور یہ اضافہ کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت یا زندگی کے باعث انھیں گرہن نہیں ہوتا جب تم ان میں سے کوئی بات دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائے۔

قَالُوْا وَقَدْ فَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلَ هٰذَا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وہ کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسی طرح کیا پس انھوں نے یوں ذکر کیا۔

١٧٩٤- فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا اَدْرِيْ اَيُّ اَرْضٍ يَعْنِيْ مَا كَانَ بِهٖ مِنَ التَّفَرُّسِ هٰكَذَا ذَكَرَ الْخَصِيْبُ اَوْ زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ فَقِيْلَ لَهٗ زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا ثُمَّ قَرَاَ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دور میں زمین میں زلزلہ آیا تو آپ نے فرمایا نہ معلوم یہ کیسی زمین ہے یعنی آپ فکر مند ہو گئے۔ خصیب (راوی) نے اسی طرح ذکر کیا ہے یا زمین میں زلزلہ آیا تو ان سے کہا گیا کہ زمین میں زلزلہ آیا ہے تو وہ تشریف لے گئے لوگوں کو نماز پڑھائی چار تکبیریں کہیں پھر طویل قرأت کی، تکبیر کہی، رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر چار تکبیریں کہیں پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اس

marfat.com

وَكَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ أَرْبَعًا فَقَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ أَرْبَعًا فَقَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ الْاٰيَاتِ وَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَفِي الْاُخْرٰى سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ۔

کے بعد چار تکبیریں کہیں بعد ازاں طویل قرأت کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اس کے بعد سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر اسی طرح کیا ازاں بعد سلام پھیر اور فرمایا گرہن کی نماز اسی طرح ہے آپ نے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ اور دوسری میں سورۂ آل عمران کی تلاوت فرمائی۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ وَقَالُوْا بَلْ يُطِيْلُ الصَّلٰوةَ كَذٰلِكَ اَبَدًا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ لَا تَوْقِيْتَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ نماز کو سورج روشن ہونے تک مسلسل طویل کرے پھر رکوع اور سجدہ کرے اس میں کوئی چیز مقرر نہیں۔ انھوں نے اس ضمن میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے ——— حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر سورج چوتھے رکوع میں روشن ہو جائے تو رکوع اور سجدہ کرے۔

۱۷۹۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ لَرَكَعَ وَسَجَدَ۔

فَهٰذَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ تَجَلَّتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ لَرَكَعَ وَسَجَدَ وَالرَّابِعَةُ هِيَ الْاُوْلٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَقْصِدُ فِيْ ذٰلِكَ رُكُوْعًا مَعْلُوْمًا وَاِنَّمَا يَرْكَعُ مَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُنْكَسِفَةً حَتّٰى تَنْجَلِيَ فَيَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ رَكْعَتَانِ كَسَائِرِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ اِنْ شِئْتَ طَوَّلْتَهُمَا وَاِنْ شِئْتَ قَصَّرْتَهُمَا ثُمَّ الدُّعَاءُ مِنْ بَعْدِهِمَا حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ۔

تو یہ ہیں حضرت سعید بن جبیر جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دیتے ہیں کہ اگر چوتھے رکوع میں سورج روشن ہو جائے تو رکوع اور سجدے کرے اور چوتھا رکوع وہی ہے جو دوسری رکعت کا پہلا رکوع ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی مراد معلوم و مقرر رکوع نہیں جب تک سورج گرہن رہے رکوع کرتا رہے حتیٰ کہ روشن ہو جائے اس وقت نماز ختم کر دے۔ اس ضمن میں انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کیا ہے کہ نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ (سورج) روشن ہو جائے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ تمام نوافل کی طرح سورج گرہن کی نماز بھی دو رکعات ہیں چاہو تو ان کو لمبا کرو اور چاہو تو مختصر پڑھو اس کے بعد دعا مانگنا ہے حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔

انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۱۷۹۶۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

۱۷۹۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو لوگ کھڑے

marfat.com

كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بالناس فلم يكد يركع ثم ركع فلم يكد يرفع ثم رفع فلم يكد يسجد ثم سجد فلم يكد يرفع ثم رفع وفعل في الثانية مثل ذلك فرفع راسه وقد امحصت الشمس۔

ہوئے پس قریب نہ تھا کہ رکوع کرتے پھر رکوع کیا تو قریب نہ تھا کہ سر اٹھائے پھر سر اٹھایا تو قریب نہ تھا کہ سجدہ کرتے پھر سجدہ کیا تو قریب نہ تھا کہ سر اٹھاتے (یعنی تمام ارکان میں طوالت اختیار کی) دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جب سجدے سے سر اٹھایا تو سورج روشن ہو چکا تھا۔

۱۷۹۷۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا الحجاج قال ثنا حماد فذكر مثله باسناده۔

حجاج نے حماد سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۹۸۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان قال ثنا يعلى بن عطاء عن ابيه وعطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۹۹۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة بن عقبة قال ثنا سفيان الثوري عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ركعتين۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۸۰۰۔ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا الحجاج بن ابراهيم قال ثنا خالد بن عبد الله عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في كسوف الشمس ركعتين واربع سجدات اطال فيهما القيام والركوع والسجود۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر دو رکوع اور چار سجدے کیے ان میں قیام، رکوع اور سجدے کو لمبا کیا۔

۱۸۰۱۔ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا ابن لهيعة عن موسى بن ايوب عن عمه اياس بن عامر انه سمع علي بن ابي طالب يقول فرض النبي صلى الله عليه وسلم اربع صلوات صلوة الحضر اربع ركعات وصلوة السفر ركعتين وصلوة الكسوف ركعتين وصلوة المناسك ركعتين۔

حضرت ایاس بن عامر سے مروی ہے انہوں نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار (قسم کی) نمازیں لازم فرمائیں۔ غیر سفر کی نماز چار رکعات۔ سفر کی نماز دو رکعتیں، سورج گرہن کی نماز دو رکعتیں اور مناسک (عیدوں) کی نماز بھی دو رکعتیں۔

marfat.com

۱۸۰۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ ابْنِ عِبَادٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى بِهِمْ مِثْلَ مَا ذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو سَوَاءً۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہد رسالت میں سورج گرہن ہو گیا۔ اس کے بعد انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے ان کو نماز پڑھائی، ان کا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ایک جیسا ہے۔

۱۸۰۳- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا الْاَسْوَدُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت زہیر فرماتے ہیں ہم سے اسود نے بیان کیا، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۰۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہد رسالت میں سورج گرہن ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

۱۸۰۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ اِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ وَثَابَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَصَلّٰى كَمَا تُصَلُّوْنَ۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ سورج گرہن ہو گیا آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے جلدی کے باعث آپ چادر مبارک کھینچتے چلے جا رہے تھے لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے اس طرح نماز پڑھائی، جیسے تم نماز پڑھتے ہو۔

۱۸۰۶- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ الشَّمْسَ اَوِ الْقَمَرَ انْكَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی انسان کی موت یا زندگی سے انہیں گرہن نہیں لگتا جب یہ صورت پیدا ہو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ (سورج) روشن ہو جائے۔

۱۸۰۷- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ هُوَ الْمِصْرِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن کے وقت اس طرح نماز پڑھتے جس طرح تم (ایک رکعت میں) ایک رکوع اور دو سجدے کرتے ہو۔

marfat.com

بْنِ بَشِيرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ كَمَا تُصَلُّوْنَ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عہدِ رسالت میں سورج گرہن ہوا تو حضور علیہ السلام رکوع و سجدہ کرتے (نماز پڑھتے)

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں تمہاری اس نماز کی طرح نماز پڑھی آپ رکوع اور سجدہ کرتے تھے۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكُسُوْفِ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ هٰذِهٖ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ۔

حضرت نعمان بن بشیر اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرا اور دعا کی حتیٰ کہ وہ روشن ہوگیا پھر فرمایا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سورج اور چاند کو اہل زمین میں سے کسی بڑی شخصیت کی موت پر گرہن لگتا ہے، لیکن یہ بات اس طرح نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق کو روشن کرتا ہے تو وہ اس کے لیے جھک جاتی ہے۔

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ وَيَسْاَلُ حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رِجَالًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِنْ عُظَمَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا تَجَلَّى اللّٰهُ لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهٖ خَشَعَ لَهٗ۔

حضرت زیاد بن علاقہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن سورج گرہن ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت و حیات کے باعث ان کو گرہن نہیں ہوتا جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا مانگو حتیٰ کہ وہ صاف ہو جائے۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ۔

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت زہیر بن معاویہ، حضرت ابو اسحاق سے روایت

بْنُ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ عَلِمَهُ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَرَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۱۸۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ الْبَجَلِيِّ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى كَمَا تُصَلُّوْنَ۔

۱۸۱۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ أَوْ غَيْرِهٖ أَنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهٗ وَأَنَا مَعَهٗ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّمَا هٰذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ۔

فَكَانَ أَكْثَرُ الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ هِيَ الْمُوَافِقَةُ لِهٰذَا الْمَذْهَبِ الْآخِرِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ مَعَانِي الْأَقْوَالِ الْأُوَلِ فَكَانَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ قَدْ أَخْبَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ وَيَسْأَلُ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ النُّعْمَانُ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَةٍ وَعَلِمَهُ مَنْ وَافَقَهٗ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَعْلَمِ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سورج گرہن ہوا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دو رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (نماز کسوف) کو انھیں جس طرح علم ہوا اور انھوں نے اسے یاد رکھا وہ اسی طرح تھا۔

حضرت قبیصہ البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں سورج گرہن ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نماز پڑھی جس طرح تم پڑھتے ہو۔

حضرت ابو قلابہ، حضرت قبیصہ ہلالی یا کسی اور سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں سورج گرہن ہوا تو آپ حالت خوف میں چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے میں اس دن مدینہ طیبہ میں آپ کے ساتھ تھا آپ نے دو طویل رکعتیں پڑھیں پھر جب لوٹے تو سورج روشن ہو چکا تھا فرمایا بے شک یہ نشانیاں ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ ڈراتا ہے۔ جب یہ بات دیکھو تو قریب ترین فرض نماز کی طرح پڑھو۔

اس باب کی اکثر روایات اس آخری مذہب کی تائید کرتی ہیں تو ہم نے چاہا کہ پہلے اقوال کا مفہوم معلوم کریں تو حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے پھر سلام پھیر کر دعا مانگتے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر رکوع کے بعد سجدے کا علم حاصل ہوا اور جنھوں نے اس بات کی موافقت کی کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ان کو بھی آپ سے یہی علم حاصل ہوا، لیکن جن حضرات نے فرمایا کہ آپ نے (ایک رکعت میں) سجدے سے پہلے دو یا اس سے زیادہ رکوع کیے انھیں نماز کے طویل ہونے کے

marfat.com

قبل ان يسجد لما كان من طول صلوته فتصحيح حديث النعمان هذا مع هذه الآثار هو ان يجعل صلوته كما قال النعمان لان ما روى على وابن عباس وعائشة يدخل في ذلك ويزيد عليه حديث النعمان فهو اولى من كل ما خالفهم ثم قد شد ذلك ما حكاه قبيصة من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا كان ذلك فصلوا كاحدث صلوة صليتموها من المكتوبة فاخبر انه انما يصلي في الكسوف كما يصلي المكتوبة ثم رجعنا الى قول الذين لم يوقتوا في ذلك شيئا لما رووه عن ابن عباس فكان قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث قبيصة فصلوا كاحدث صلوة صليتموها من المكتوبة دليلا على ان الصلوة في ذلك موقتة معلومة لها وقت معلوم وعدد معلوم فبطل بذلك ما ذهب اليه المخالفون بهذا الحديث فاما قولهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاذا رأيتم ذلك فصلوا حتى تنجلي فقالوا ففي هذا دليل على انه لا ينبغي ان يقطع الصلوة اذا كان ذلك حتى تنجلي فيقال لهم فقد قال في بعض هذه الاحاديث فصلوا وادعوا حتى تنكشف۔

١٨١٥- وقد حدثنا فهد قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا ابو بكر بن عياش عن ابي اسحق عن عبد الله بن السائب عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذلك فعليكم بذكر الله والصلوة۔

باعث معلوم نہ ہو سکا۔ تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی ان روایات کے ساتھ تصحیح اس طرح ہو سکتی ہے کہ آپ کی نماز حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق قرار دی جائے کیونکہ جو کچھ حضرت علی المرتضیٰ، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے وہ بھی اس میں داخل ہے اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں اضافہ ہے پس یہ مخالف کی بات سے اولیٰ ہے۔

پھر حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے اسے مضبوط کر دیا انھوں نے فرمایا کہ جب یہ صورت ہو تو قریب ترین نماز کی طرح پڑھو، تو انھوں نے بتایا کہ آپ نماز کسوف فرض نماز کی طرح پڑھتے تھے پھر ہم ان لوگوں کے قول کی طرف رجوع کرتے ہیں جنھوں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی بنا پر اس سلسلے میں کوئی تعداد مقرر نہیں کی تو حضرت قبیصہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ تم نے جو قریب ترین فرض نماز پڑھی ہے اس کے مطابق یہ نماز پڑھو اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں نماز میں بھی معلوم ہوا اس کا وقت اور تعداد رکعات بھی معلوم ہیں پس اس حدیث کے باعث مخالفین کا مذہب باطل ہوا۔

اور ان کا قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم یہ صورت حال دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ روشنی نہ ہونے تک نماز کو توڑنا مناسب نہیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ بعض احادیث میں آپ نے فرمایا پس نماز پڑھو اور دعا مانگو حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت اور میرا خیال ہے فرمایا اور زندگی کے باعث انھیں گرہن نہیں ہوتا۔ جب تم یہ حالت دیکھو تو تم پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نماز لازم ہے۔

marfat.com

١٨١٦- حدثنا فهد قال ثنا ابو كريب قال ثنا ابو اسامة عن يزيد بن عبد الله عن ابي بردة عن ابي موسى قال خسفت الشمس في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فزعا يخشى ان تكون الساعة حتى المسجد فقام يصلي باطول قيام وركوع وسجود ما رأيته يفعله في صلوة قط ثم قال ان هذه الآيات التي ارسلها الله عز وجل لا تكون لموت احد ولا لحياته ولكن الله عز وجل يرسلها يخوف بها عباده فاذا رأيتم شيئا منها فافزعوا الى ذكر الله ودعائه واستغفاره۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ میں سورج گرہن ہوگیا تو آپ گھبرائے ہوئے کھڑے ہوئے آپ کو قیامت آنے کا خوف ہوا حتیٰ کہ مسجد میں تشریف لائے کھڑے ہوئے نہایت طویل رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے آپ کو کسی نماز میں اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا یہ نشانیاں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے کسی کی موت و حیات سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں بھیج کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ان میں سے کچھ دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، دعا اور استغفار کے ذریعے مدد مانگو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کے وقت نماز کی طرح دعا اور استغفار کا بھی حکم دیا۔

فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالدعاء عندها والاستغفار كما امر بالصلوة

فدل ذلك انه لم يرد منهم عند الكسوف الصلوة خاصة ولكن اريد منهم ما يتقربون به الى الله تعالى من الصلوة والدعاء والاستغفار وغير ذلك۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان (صحابہ کرام) سے کسوف کے وقت کسی خاص نماز کا ذکر نہیں ہے بلکہ ایسا عمل مراد ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ وہ نماز، دعا اور استغفار یا اس کے علاوہ کوئی بھی عمل ہو۔

١٨١٧- وقد حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا الربيع بن يحيى قال ثنا زائدة بن قدامة عن هشام بن عروة عن فاطمة عن اسماء قالت امر النبي صلى الله عليه وسلم بالعتاقة عند الكسوف۔

فدل ذلك على ما ذكرناه۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا ــــــ یہ بھی اس بات پر دلیل ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔

١٨١٨- وقد روي في ذلك عن ابي مسعود الانصاري عن النبي صلى الله عليه وسلم ما حدثنا علي بن معبد قال ثنا شجاع بن الوليد قال ثنا اسمعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم قال سمعت ابا مسعود الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بھی اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت و حیات کے باعث کسوف نہیں ہوتا، جب تم یہ حالت دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو

marfat.com

فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا۔

فَأُمِرُوا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ بِالْقِيَامِ عِنْدَ رُؤْيَتِهِمْ ذٰلِكَ لِلصَّلٰوةِ وَأُمِرُوا فِي الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ بِالدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغْفَارِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُمْ لَمْ يُؤْمَرُوا بِأَنْ لَا يَقْطَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ وَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ لَهُمْ أَنْ يُطِيلُوا الصَّلٰوةَ إِنْ أَحَبُّوا وَإِنْ شَاءُوا قَصَّرُوهَا وَوَصَلُوهَا بِالدُّعَاءِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ۔

۱۸۱۹- وَقَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ كَانَ كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهِ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَإِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِينَةِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَالَ أَجَلْ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ۔

فَهٰذَا عُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ قَدْ ذَكَرَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ صَلّٰى لِكُسُوفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَجُلٌ لَهُ صُحْبَةٌ وَقَدْ حَضَرَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَأَمَّا قَوْلُ عُرْوَةَ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ فَإِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا لَيْسَ بِشَيْءٍ وَجَمِيعُ مَا بَيَّنَّاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ أَنَّهَا رَكْعَتَانِ وَأَنَّ الْمُصَلِّيَ إِنْ شَاءَ طَوَّلَهُمَا وَإِنْ شَاءَ قَصَّرَهُمَا إِذَا وَصَلَهُمَا بِالدُّعَاءِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا لِأَنَّا رَأَيْنَا سَائِرَ الصَّلَوَاتِ مِنَ الْمَكْتُوبَاتِ وَالتَّطَوُّعِ مَعَ كُلِّ رَكْعَةٍ سَجْدَتَيْنِ

پس اس حدیث میں اُس وقت نماز کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ پہلی احادیث میں نماز کے بعد دعا اور استغفار کا بھی حکم ہے حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں سورج کے روشن ہونے تک نماز نہ توڑنے کا حکم نہیں دیا گیا اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر وہ چاہیں تو نماز کو طویل کر سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو مختصر پڑھیں اور اسے دعا کے ساتھ ملائیں یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔

حضرت امام زہری فرماتے ہیں کثیر بن عباس بیان کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سورج گرہن کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو اس طرح بیان کرتے تھے حضرت حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ حضرت امام زہری فرماتے ہیں میں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی نے مدینہ طیبہ میں سورج گرہن کے موقعہ پر صبح کی نماز کی طرح دو رکعتوں پر اضافہ نہیں کیا تو انھوں نے فرمایا ہاں انھوں نے سنت کے خلاف کیا۔

تو یہ ہیں حضرت عروہ اور امام زہری جنھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ انھوں نے سورج گرہن کی نماز دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ صحابی تھے نیز اس وقت کئی صحابہ کرام موجود تھے تو کسی نے بھی اس بات کا انکار نہیں کیا پس حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے قول کہ انھوں نے سنت کے خلاف کیا کی ہمارے نزدیک کوئی حیثیت نہیں اور جو کچھ ہم نے اس باب میں نماز کسوف کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ دو رکعتیں ہیں نمازی چاہے تو ان کو لمبا کرے اور چاہے تو مختصر پڑھے جبکہ ان کے ساتھ دعا کو ملائے حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے یہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ ہمارے نزدیک قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ فرائض و نوافل کی تمام نمازوں میں (ایک رکعت میں) ایک رکوع اور دو

marfat.com

فَانْظُرْ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ كَذٰلِكَ۔

سجدے کہتے ہیں لہٰذا قیاس چاہتا ہے کہ یہ نماز بھی اسی طرح ہو۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِیْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ كَيْفَ هِیَ

باب ۶۷: سورج گرہن کی نماز میں قرأت کیسی ہو؟

۱۸۲۰- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ حَرْفًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کسوف میں ایک حرف بھی نہیں سنا۔

۱۸۲۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی لیکن ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔

۱۸۲۲- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۲۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ثعلبہ، حضرت سمرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا هٰكَذَا صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ لَا يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ لِاَنَّهَا مِنْ صَلٰوةِ النَّهَارِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰی ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا ہے کہ سورج گرہن کی نماز اسی طرح ہے اس میں جہری قرأت نہ ہو، کیونکہ وہ دن کی نماز ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس

marfat.com

ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَمُرَةُ لَمْ يَسْمَعَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوتِهٖ تِلْكَ حَرْفًا وَقَدْ جَهَرَ فِيْهَا لِبُعْدِهِمَا مِنْهُ فَهٰذَا لَا يَنْفِي الْجَهْرَ اِذَا كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَدْ جَهَرَ فِيْهَا۔

میں بلند آواز سے قرأت کی جائے، اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے حضرت ابن عباس اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہم نے اس نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہونے کی وجہ سے کچھ نہ سُنا ہو اور آپ نے بلند آواز سے قرأت فرمائی ہو۔ تو یہ حدیث جہر کی نفی نہیں کرتی جبکہ آپ سے اس نماز میں بآواز بلند قرأت بھی مروی ہے۔

۱۸۲۴- فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں جہری قرأت فرمائی۔

۱۸۲۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ رَبِيْعٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری، حضرت عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ تُخْبِرُ اَنَّهٗ قَدْ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَهِيَ اَوْلٰى لِمَا ذَكَرْنَا وَقَدْ كَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ لِمَا اخْتَلَفُوْا اِنَّا رَاَيْنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يُصَلَّيَانِ نَهَارًا فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَلَا يُجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَرَاَيْنَا الْجُمُعَةَ تُصَلّٰى فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ وَيُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَكَانَتْ فَرَائِضُ هٰكَذَا حُكْمُهَا مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ نَهَارًا خُوْفِتَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ وَمَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ جُهِرَ فِيْهِ وَكَذٰلِكَ جُعِلَ حُكْمُ النَّوَافِلِ مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ نَهَارًا اُخُوْفِتَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ وَمَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ مِثْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ يُجْهَرُ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ هٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْهِ وَكَانَتْ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِيْ قَوْلِ مَنْ يَرٰى فِي الْاِسْتِسْقَاءِ صَلٰوةً هٰكَذَا حُكْمُهَا عِنْدَهٗ لَا يُجْهَرُ فِيْهَا

تو یہ ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو بتاتی ہیں کہ آپ نے بلند آواز سے قرأت فرمائی لہٰذا یہ روایت ہمارے نزدیک اس بنیاد پر بہتر ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔ اس اختلافی مسئلے میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ظہر اور عصر کی نمازیں دن کو روزانہ پڑھی جاتی ہیں اور ان میں بلند آواز سے قرأت نہیں کی جاتی اور جمعۃ المبارک کی نماز ایک خاص دن میں پڑھی جاتی ہے اور اس میں بلند آواز سے قرأت ہوتی ہے پس فرائض کا یہی حکم ہے ان میں سے جو دن کے وقت روزانہ ادا کیے جاتے ہیں ان میں آہستہ قرأت ہوگی جو خاص دنوں میں پڑھے جائیں ان میں بلند آواز سے قرأت کی جائے گی نوافل کا بھی یہی حکم ہے جو دن کے وقت روزانہ پڑھے جاتے ہیں ان میں آہستہ قرأت ہوتی ہے اور جو خاص دنوں میں ادا کیے جاتے ہیں مثلاً عیدین کی نماز تو ان میں بلند آواز سے قرأت ہوگی۔

یہ وہ بات ہے جس میں کسی کا اختلاف نہیں اور جن حضرات کے نزدیک استسقاء کے لیے نماز پڑھنی چاہیے ان کے نزدیک اس کا بھی یہی حکم ہے کہ بلند آواز سے قرأت کی جائے۔ اور نبی اکرم

بِالْقِرَاءَةِ وَقَدْ شَدَّ قَوْلَهُ فِي ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فِي جَهْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ فَلَمَّا ثَبَتَ مَا وَصَفْنَا فِي الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ ثَبَتَ اَنَّ صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ كَذٰلِكَ اَيْضًا لِمَا كَانَتْ مِنَ السُّنَّةِ الْمَفْعُوْلَةِ فِي خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ وَجَبَ اَنْ يَّكُوْنَ حُكْمُ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا كَحُكْمِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّنَنِ الْمَفْعُوْلَةِ فِي خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ وَهُوَ الْجَهْرُ لَا الْمُخَافَتَةُ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک جسے ہم نے اس سے پہلے اس کتاب میں ذکر کیا ہے، کہ نماز استسقاء میں بلند آواز سے قرأت ہوگی اس بات کی تائید کرتا ہے۔

پس جب وہ بات جو ہم نے فرائض و سنن کے بارے میں ذکر کی ہے ثابت ہوگئی تو ثابت ہوا کہ نماز کسوف بھی اسی طرح ہے کیونکہ یہ خاص وقت میں ادا کی جانے والی سنت ہے تو واجب ہوا کہ اس کی قرأت کا حکم وہی ہو جو خاص دنوں میں ادا کی جانے والی سنت نمازوں کا ہے یعنی بلند آواز سے قرأت کی جائے آہستہ نہیں۔ یہی قیاس اور غور و فکر کا تقاضا ہے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا یہی قول ہے اور اس سلسلے میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

۱۶۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ اَنَّ عَلِيًّا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔ وَقَدْ صَلّٰى عَلِيٌّ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ مِمَّا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا۔

حضرت حنش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے نماز کسوف میں بلند آواز سے قرأت کی اور آپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ یہ نماز پڑھ چکے تھے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

بَابُ ۶۸ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ كَيْفَ هُوَ

باب ۶۸: رات اور دن کے نوافل

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْبَارِقِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَاَرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

حضرت یعلیٰ بن عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن عبداللہ بارقی سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انھوں نے اسے مرفوعاً (حضور علیہ السلام) سے بیان کیا آپ نے فرمایا رات اور دن کی (نفل) نماز دو، دو رکعتیں ہیں۔

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحُنَيْنِيُّ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يُسَلِّمُ فِي

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مذہب ہے۔ وہ کہتے ہیں رات اور دن کی نماز اسی طرح دو، دو رکعتیں ہیں

marfat.com

كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا صَلٰوةُ النَّهَارِ فَاِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ بِتَكْبِيْرَةٍ مَثْنٰى مَثْنٰى تُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ شِئْتَ اَرْبَعًا وَكَرِهُوْا اَنْ يَّزِيْدَ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا وَاخْتَلَفُوْا فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ بِتَكْبِيْرَةٍ رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ شِئْتَ اَرْبَعًا وَاِنْ شِئْتَ سِتًّا وَاِنْ شِئْتَ ثَمَانِيًا وَكَرِهُوْا اَنْ يَّزِيْدَ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَاَمَّا مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ صَلٰوةِ النَّهَارِ فَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ كُلَّ مَنْ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ سِوٰى عَلِيِّ الْبَارِقِيِّ وَسِوٰى مَا رَوَاهُ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّمَا يَقْصِدُ اِلٰى صَلٰوةِ اللَّيْلِ خَاصَّةً دُوْنَ صَلٰوةِ النَّهَارِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ بَابِ الْوِتْرِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ فِعْلِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ اَيْضًا اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ دن کی نماز چاہو تو ایک تکبیر کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھو، دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرو اور اگر چاہو تو چار پڑھو لیکن اس سے زائد کو وہ مکروہ جانتے ہیں البتہ رات کی نماز کے بارے میں ان میں اختلاف ہے ان میں سے بعض کہتے ہیں اگر چاہو تو ایک تکبیر کے ساتھ دو رکعتیں پڑھو، چاہو تو چار پڑھو، چاہو چھ پڑھو اور چاہو تو آٹھ پڑھو اس سے زائد پڑھنے کو وہ مکروہ سمجھتے ہیں اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت علی البارقی اور حضرت عمری بواسطہ حضرت نافع کے علاوہ جنہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث روایت کی ہے انھوں نے صرف رات کی نماز مراد لی ہے دن کی نماز نہیں اور یہ بات ہم وتروں کے باب میں ذکر کر چکے ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا عمل مروی ہے جو ان دو حدیثوں کے فساد پر دلالت کرتا ہے جنہیں ہم نے اس باب کے شروع میں روایت کیا ہے۔

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ وَبِالنَّهَارِ اَرْبَعًا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دو رکعتیں اور دن کو چار رکعتیں (ایک سلام کے ساتھ) پڑھتے تھے۔

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ ثُمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعًا فَاسْتَحَالَ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ يَرْوِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوٰى عَنْهُ عَلِيُّ الْبَارِقِيُّ

حضرت جبلہ بن سحیم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور ان کو سلام کے ساتھ جدا نہیں کرتے تھے اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور پھر چار رکعات پڑھتے تھے۔

پس محال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کریں جو حضرت علی البارقی

ثم يفعل خلاف ذلك ـ

۱۸۳۱ ـ وأما ما روي في ذلك عن غير ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم فحدثنا علي بن شيبة قال انا يزيد بن هرون قال انا عبيدة الضبي ح وحدثنا ربيع الجيزي قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن زيد بن ابي انيسة عن عبيدة ح وحدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا ابراهيم بن طهمان عن عبيدة عن ابراهيم هو النخعي عن سهم بن منجاب عن قزعة عن القرثع عن ابي ايوب الانصاري قال ادمن رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع ركعات بعد زوال الشمس فقلت يا رسول الله انك تدمن هؤلاء الاربع ركعات فقال يا ابا ايوب اذا زالت الشمس فتحت ابواب السماء فلن ترتج حتى يصلى الظهر فاحب ان يصعد لي فيهن عمل صالح قبل ان ترتج فقلت يا رسول الله اوفي كلهن قراءة قال نعم قلت بينهن تسليم فاصل قال لا الا التشهد ـ

۱۸۳۲ ـ حدثنا عبد العزيز بن معاوية قال ثنا فهد بن حيان قال ثنا شعبة عن عبيدة عن ابراهيم عن سهم بن المنجاب عن قرثع عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اربع ركعات قبل الظهر لا تسليم فيهن يفتح لهن ابواب السماء ـ

قال ابو جعفر فقد ثبت بهذا الحديث انه قد يجوز ان يتطوع باربع ركعات بالنهار لا تسليم فيهن فثبت بذلك قول من ذكرنا انه ذهب الى ذلك وقد روي هذا ايضا عن جماعة من المتقدمين ـ

۱۸۳۳ ـ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر

نے ان سے روایت کی ہے پھر اس کے خلاف عمل کریں۔ اور وہ جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ وہ یوں ہے:

۱۸۳۱۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سورج ڈھلنے کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے میں نے عرض کیا یارسول! آپ ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے ابوایوب جب سورج ڈھل جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ ظہر کی نماز پڑھے جانے تک بند نہیں ہوتے پس میں پسند کرتا ہوں کہ اس کے بند ہونے سے پہلے ان (رکعات) کے ذریعے میرا اچھا عمل اوپر کو جائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ان تمام رکعات میں قرأت ہے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا ان کے درمیان جدا کرنے والا سلام ہے فرمایا نہیں صرف تشہد ہے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر سے پہلے چار رکعات ہیں جن کے درمیان سلام نہیں ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دن کو ایک سلام کے ساتھ چار رکعات پڑھنا جائز ہے پس اس سے ان لوگوں کا موقف ثابت ہوگیا جو اس کے قائل ہیں۔ متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہ بات مروی ہے۔

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ

marfat.com

قال ثنا ابراهيم بن طهمان عن عبيدة عن ابراهيم قال كان عبد الله يصلي اربع ركعات قبل الظهر واربع ركعات بعد الجمعة واربع ركعات بعد الفطر والاضحى ليس فيهن تسليم فاصل وفي كلهن القراءة۔

(ابن مسعود رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعتیں، جمعہ کے بعد چار، عید الفطر اور عید الاضحی (کی نماز) کے بعد چار چار رکعات پڑھتے تھے ان کے درمیان سلام فاصل نہیں اور ان تمام میں قرأت ہے۔

١٨٣٤- حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا ابو معاوية الضرير عن محل الضبي عن ابراهيم ان عبد الله ابن مسعود يصلي قبل الجمعة اربعا وبعدها اربعا لا يفصل بينهن بتسليم۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار اور اس کے بعد چار رکعات ادا فرماتے تھے ان کے درمیان سلام سے تفریق نہیں کرتے تھے۔

١٨٣٥- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان عن حصين عن ابراهيم قال ما كانوا يسلمون في الاربع قبل الظهر۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں وہ (مسلمان) ظہر سے پہلے کی چار رکعات کے درمیان سلام نہیں پھیرتے تھے۔

١٨٣٦- حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا ابو الاحوص عن مغيرة قال سأل محل ابراهيم عن الركعات قبل الظهر يفصل بينهن بتسليم قال ان شئت اكتفيت بتسليم التشهد وان شئت فصلت۔

حضرت محل الضبی نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ظہر سے پہلے کی رکعات کے بارے میں پوچھا کہ ان کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق کی جائے۔ انھوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو سلام تشہد پر اکتفا کرو اور اگر چاہو تو تفریق کرو۔

١٨٣٧- حدثنا ابو بكرة قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا شعبة عن ابي معشر ان ابراهيم قال صلوة الليل والنهار مثنى مثنى الا انك ان شئت صليت من النهار اربع ركعات لا تسلم الا في آخرهن۔

حضرت ابو معشر سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا رات اور دن کی (نفل) نماز دو، دو رکعات ہیں البتہ اگر تم چاہو تو دن کو چار رکعات یوں پڑھو کہ صرف ان کے آخر میں سلام پھیرو۔

قال ابو جعفر فقد ثبت حكم صلوة النهار على ما ذكرنا وما روينا في هذه الآثار لم يدفع ذلك ولم يعارضه شيء واما صلوة الليل فقد ذكرنا فيها من الاختلاف ما ذكرنا في اول هذا الباب فكان من حجة الذين جعلوا له ان يصلي بالليل ثمانيا لا يفصل بينهن بتسليم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يصلي

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں دن کی نماز کا حکم ثابت ہو گیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور جو کچھ ہم نے ان روایات میں نقل کیا ہے وہ اس کی نفی نہیں کرتا اور نہ کوئی بات اس کے خلاف ہے۔ اور رات کی نماز کے سلسلے میں ہم نے اس باب کے شروع میں اختلاف ذکر کیا ہے پس جو لوگ رات کو ایک سلام کے ساتھ آٹھ رکعات پڑھنے کے قائل ہیں ان کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ آپ رات کو گیارہ رکعات

marfat.com

بِاللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنْهَا الْوِتْرُ ثَلٰثُ رَكْعَاتٍ فَقِيْلَ لَهُمْ فَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ وَهٰذَا الْبَابُ اِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ التَّوْقِيْفِ وَالْاِتِّبَاعِ لِمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِهٖ وَفَعَلَهٗ اَصْحَابُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ فَلَمْ نَجِدْ عَنْهُ مِنْ فِعْلِهٖ وَلَا مِنْ قَوْلِهٖ اَنَّهٗ اَبَاحَ اَنْ يُّصَلّٰى فِي اللَّيْلِ بِتَكْبِيْرَةٍ اَكْثَرَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ وَبِذٰلِكَ نَاْخُذُ وَهُوَ اَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

بَابُ ۶۹ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ كَيْفَ هُوَ

١٨٣٨۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا مِّنْكُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ التَّطَوُّعَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهٗ هُوَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهٗ رَكْعَتَانِ كَالتَّطَوُّعِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

١٨٣٩۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اِلَّا فِيْ بَيْتِهٖ۔

١٨٤٠۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَدَفَعَهٗ وَقَالَ اَتُصَلِّي الْجُمُعَةَ اَرْبَعًا قَالَ

پڑھتے تھے ان میں سے تین رکعات وتر تھے۔ تو ان سے کہا جائے گا کہ حضرت امام زہری نے بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور علیہ السلام ان میں سے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور یہ مسئلہ توقیفی ہے (سماعت پر موقوف ہے) اور اس میں آپ کے فعل اور حکم نیز بعد میں صحابہ کرام کے فعل کی اتباع کرنا ہے پس ہم آپ سے کوئی ایسا فعل یا قول نہیں پاتے کہ آپ نے رات کو ایک تکبیر کے ساتھ دو رکعتوں سے زائد کو جائز قرار دیا ہو۔ ہمارا یہی مسلک ہے اور اس سلسلے میں ہمارے نزدیک یہی زیادہ صحیح قول ہے۔

باب ۶۹: جمعہ کے بعد نوافل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو وہ چار رکعات پڑھے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کا یہی نقطۂ نظر ہے کہ جمعہ کے بعد جن نوافل کو چھوڑا نہیں جا سکتا (یعنی سنت موکدہ) وہ چار رکعات ہیں ان کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق نہ کی جائے انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل (سنت موکدہ) کو چھوڑنا جائز نہیں وہ ظہر کے بعد (والی نماز) کی طرح دو رکعتیں ہیں انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے

۱۸۳۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ کے بعد دو رکعتیں گھر میں پڑھتے تھے۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے وہاں سے ہٹایا اور فرمایا کیا تم جمعہ کی چار رکعتیں پڑھتے ہو۔ حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت

marfat.com

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَيَقُولُ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا التَّطَوُّعُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِي لَا يَنْبَغِي تَرْكُهُ سِتُّ رَكَعَاتٍ أَرْبَعٌ ثُمَّ رَكْعَتَانِ وَقَالُوا قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَوَاهُ عَنْهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوَّلًا ثُمَّ فَعَلَ مَا رَوَى عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ فَكَانَ ذٰلِكَ زِيَادَةً فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ قَوْلِهِ۔

(کچھ) دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل کو چھوڑنا جائز نہیں وہ چھ رکعات ہیں۔ (پہلے) چار پھر دو اور انھوں نے کہا کہ اس بات کا احتمال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وہ عمل کیا ہو جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایت کیا پھر وہ عمل کیا جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ سے روایت کیا پس یہ ان کے پہلے قول میں اضافہ ہوگا۔

١٨٤١- **وَالدَّلِيلُ** عَلَى مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي غَيْرَ مَرَّةٍ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

ان حضرات کے مسلک کی دلیل یہ ہے حضرت ابو اسحٰق، حضرت عطار سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انھوں نے مجھ سے کئی بار فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جمعہ کے دن نماز پڑھی جب انھوں نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر کھڑے ہوئے تو چار رکعتیں ادا کیں پھر لوٹ گئے۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ كَانَ يَتَطَوَّعُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ بِرَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرْبَعٍ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ فَعَلَ ذٰلِكَ لِمَا قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَفِعْلِهِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو جمعہ کے بعد دو پھر چار رکعات نفل (سنت مؤکدہ) پڑھتے تھے تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کا یہ عمل اس بنیاد پر ہو کہ آپ کے نزدیک اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک اور عمل ثابت ہوا ہو، حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے۔

١٨٤٢- **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ سِتًّا۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن سے مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چھ رکعات پڑھے۔

١٨٤٣- **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ عَلَّمَ ابْنُ مَسْعُودٍ النَّاسَ أَنْ يُصَلُّوا بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا فَلَمَّا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَّمَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا سِتًّا۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سکھایا کہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھیں جب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انھوں نے بتایا کہ چھ رکعات ادا کریں۔

marfat.com

١٨٢٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ فَكَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا فَقَدِمَ بَعْدَهُ عَلِيٌّ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ صَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعًا فَأَعْجَبَنَا فِعْلُ عَلِيٍّ فَاخْتَرْنَاهُ۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو وہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے ان کے بعد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو وہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد دو دو اور پھر چار رکعات ادا کرتے تھے ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قول کو پسند کرتے ہوئے اختیار کر لیا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ التَّطَوُّعَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي تَرْكُهُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ سِتٌّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَبْدَأَ بِالْأَرْبَعِ ثُمَّ يُثَنِّيَ بِالرَّكْعَتَيْنِ لِأَنَّهُ هُوَ أَبْعَدُ مِنْ أَنْ يَكُونَ قَدْ صَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ مِثْلَهَا عَلَى مَا قَدْ نُهِيَ عَنْهُ۔

—— پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل (سنت مؤکدہ) کو چھوڑنا مناسب نہیں وہ چھ رکعات ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے البتہ وہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ پہلے چار رکعات اور پھر دو رکعتیں پڑھی جائیں کیونکہ یہ اس بات سے

١٨٢٥ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ مِثْلَهَا۔

حضرت خرشہ بن حر فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد اس کی مثل نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلِذٰلِكَ اسْتَحَبَّ أَبُو يُوسُفَ أَنْ يُقَدِّمَ الْأَرْبَعَ قَبْلَ الرَّكْعَتَيْنِ لِأَنَّهُنَّ لَسْنَ مِثْلَ الرَّكْعَتَيْنِ وَكَرِهَ أَنْ يُقَدِّمَ رَكْعَتَيْنِ لِأَنَّهُمَا مِثْلُ الْجُمُعَةِ وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَكَانَ يَذْهَبُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْقَوْلِ الَّذِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسی لیے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے چار رکعات کو دو رکعتوں سے پہلے پڑھنے کو پسند فرمایا کیونکہ وہ دو رکعتوں کی طرح نہیں ہیں پس دو رکعتوں کو مقدم کرنا مکروہ ہے کیونکہ وہ جمعہ (کی نماز) کی مثل ہیں۔ البتہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا وہی مسلک ہے جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا هَلْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَرْكَعَ قَائِمًا أَمْ لَا

باب: کیا بیٹھ کر نماز شروع کرنے والے کے لیے کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز ہے؟

١٨٢٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے قیام اور قعود دونوں حالتوں میں تکبیر کہتے تھے پس جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو قیام سے رکوع میں جاتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے

marfat.com

يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا ۔

تو بیٹھنے کی حالت میں ہی رکوع کرتے ۔

١٨٤٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ سَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَحَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں پوچھا تو ام المؤمنین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے، ان سے بیان کیا۔

١٨٤٨۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الْعَتَكِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں ۔

١٨٤٩۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ ابْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت بدیل بن میسرہ، حضرت ابن شقیق سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں ۔

١٨٥٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ بُدَيْلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ ۔

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت بدیل سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٨٥١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ۔

حضرت خالد الحذاء، حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٨٥٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت بدیل بن میسرہ اور حمید نے حضرت عبداللہ بن شقیق سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

١٨٥٣۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

marfat.com

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كَرَاهَةِ الرُّكُوعِ قَائِمًا لِمَنْ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِهِ بَأْسًا۔

قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ

١٨٥٤- وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلٰثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ ثُمَّ رَكَعَ۔

١٨٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

١٨٥٦- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

١٨٥٧- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ مَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ لِأَنَّ فِي هٰذَا أَنَّهُ كَانَ يَرْكَعُ قَائِمًا بَعْدَ مَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا وَهٰذَا أَوْلٰى مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ الَّذِي رَوَاهُ ابْنُ شَقِيقٍ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک بیٹھ کر نماز شروع کر کے پھر کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع میں جانا مکروہ ہے انھوں نے اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ ان کی دلیل یہ ہے

اہل علم کا قول

حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے اور وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ بتاتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ عمر رسیدہ ہو گئے اس وقت آپ بیٹھ کر پڑھتے یہاں تک کہ جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس آیات کے قریب پڑھتے پھر رکوع فرماتے۔

حضرت ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت ہشام فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

تو اس حدیث میں، عبد اللہ بن شقیق کی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں ہے کہ آپ بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد قیام کر کے رکوع میں جاتے۔ اور یہ اس پہلی حدیث سے جسے ابن شقیق نے روایت کیا، زیادہ بہتر ہے، کیونکہ آپ کا بیٹھے رہنا حتیٰ کہ

marfat.com

لِاَنَّ صَبْرَهٗ عَلَى الْقُعُوْدِ حَتّٰى يَرْكَعَ قَاعِدًا الْاَبَدَلُّ
ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّقُوْمَ فَيَرْكَعَ قَائِمًا وَقِيَامُهٗ
مِنْ قُعُوْدِهٖ حَتّٰى يَرْكَعَ قَائِمًا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ لَهٗ اَنْ
يَّرْكَعَ قَائِمًا بَعْدَ مَا افْتَتَحَ قَاعِدًا فَلِهٰذَا جَعَلْنَا
هٰذَا الْحَدِيْثَ اَوْلٰى مِمَّا قَبْلَهٗ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ التَّطَوُّعِ فِي الْمَسَاجِدِ

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْمُطَرِّفِ ابْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَلَمَّا فَرَغَ رَاَى النَّاسَ يُسَبِّحُوْنَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ فِي الْبُيُوْتِ۔

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ بَيْتِيْ وَالصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ تَرٰى مَا اَقْرَبَ بَيْتِيْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَاَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ التَّطَوُّعَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّفْعَلَ فِي الْمَسَاجِدِ اِلَّا الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهٗ مِثْلَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ فَاَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُصَلّٰى فِي الْمَسَاجِدِ وَلٰكِنْ تُؤَخَّرُ ذٰلِكَ لِلْبُيُوْتِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا التَّطَوُّعُ فِي الْمَسَاجِدِ حَسَنٌ غَيْرُ

اسی حالت قعدہ میں رکوع کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ آپ کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز نہیں سمجھتے تھے اور آپ کا قعدے سے قیام کر کے رکوع میں جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کے نزدیک بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز تھا۔ لہٰذا ہم نے اس حدیث کو پہلی سے اولیٰ قرار دیا امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱۷: مساجد میں نوافل پڑھنا

حضرت سعد بن اسحٰق اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز بنو عبدالاشہل کی مسجد میں ادا فرمائی۔ فارغ ہوئے تو دیکھا کہ لوگ تسبیح (نوافل) پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا لوگو! یہ نماز گھروں میں پڑھی جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر کی نماز اور مسجد کی نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا تم دیکھتے ہو میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے۔ تو میں فرض نماز کے علاوہ مسجد کی بجائے گھر میں پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔

اقوال اہل علم

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے کہ مساجد میں وہی نماز پڑھنا مناسب ہے جسے چھوڑنا جائز نہیں مثلاً ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں اور مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دو رکعتیں اور جو اس کے علاوہ ہے اسے مسجد میں پڑھنا مناسب نہیں بلکہ اسے گھروں کی طرف مؤخر کیا جائے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مساجد میں نوافل پڑھنا اچھا ہے البتہ گھروں میں پڑھنا افضل ہے

اَنَّ التَّطَوُّعَ فِی الْمَنَازِلِ اَفْضَلُ مِنْهُ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۸۶۰۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِيَ الْعَبَّاسُ بِتُّ اللَّيْلَةَ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرُهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک رات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے درِ اقدس پہ ٹھہرا فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء ادا فرمائی پھر اس کے بعد نماز پڑھی حتیٰ کہ مسجد میں آپ کے علاوہ کوئی نہ رہا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي الْمَسْجِدِ هٰذَا التَّطَوُّعَ الطَّوِيْلَ فَلِذٰلِكَ عِنْدَنَا حَسَنٌ اِلَّا اَنَّ التَّطَوُّعَ فِي الْبُيُوْتِ اَفْضَلُ مِنْهُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت اس بات پہ دلالت کرتی ہے کہ آپ کبھی یہ طویل نفل مسجد میں ادا فرماتے تھے تو ہمارے نزدیک یہ اچھا ہے مگر گھر میں نفل پڑھنا افضل ہے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرض نماز کے علاوہ مرد کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں ہو، امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْوِتْرِ

باب: وتروں کے بعد نفل پڑھنا

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَفِيْ وَسَطِهٖ وَفِيْ آخِرِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِيْ آخِرِهٖ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری حصے میں وتر پڑھا کرتے تھے پھر ہمیشہ آخری حصہ میں ہی پڑھتے رہے۔

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ اَنْبَاَنِيْ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت ابواسحٰق نے مجھے متعدد بار بتایا کہ میں نے حضرت عاصم بن ضمرہ سے سُنا وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

١٨٦٣- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

١٨٦٤- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى أَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْوِتْرِ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَأَوْتَرَ وَسَطَهُ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ قَالَ وَذَاكَ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ۔

وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلٰى قُرْبِ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ حَتّٰى يَسْتَوِيَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَعْنٰى حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ يُجْعَلَ فِيهِ الْوِتْرُ هُوَ السَّحَرُ وَأَنَّهُ لَا يَتَطَوَّعُ بَعْدَهُ وَإِنَّ مَنْ تَطَوَّعَ بَعْدَهُ فَقَدْ نَقَضَهُ وَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيدَ وِتْرًا آخَرَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِتَاخِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ إِلٰى آخِرِ اللَّيْلِ وَبِمَا رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ تَطَوَّعَ بَعْدَ وِتْرِهِ نَقَدْ نَقَضَهُ۔

١٨٦٥- وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسٰى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ إِنِّي أُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَإِذَا قُمْتُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ صَلَّيْتُ رَكْعَةً فَمَا شَبَّهْتُهَا إِلَّا بِقَلُوصٍ أَضُمُّهَا إِلَى الْإِبِلِ۔

حضرت ابراہیم بن طہمان حضرت ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مسجد میں تھے۔ انھوں نے فرمایا وتروں کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ (چنانچہ) ہم آپ کے پاس گئے تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شروع میں وتر پڑھتے تھے پھر آپ کا خیال ہوا تو درمیانِ شب میں وتر پڑھنے لگے پھر ہمیشہ اس ساعت میں پڑھتے رہے اور یہ طلوع فجر کے قریب کا وقت تھا۔

ہمارے نزدیک یہ طلوع فجر سے پہلے قریب طلوع کا وقت ہے تاکہ اس حدیث اور عاصم بن ضمرہ کی روایت کا مفہوم ایک جیسا ہو جائے۔

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کی رائے گئی ہے کہ وتروں کا مناسب وقت سحری کا وقت ہے اس کے بعد نوافل نہ پڑھے جائیں تو جس شخص نے اس کے بعد نفل پڑھے اس نے اس (وتر نماز) کو توڑ دیا لہٰذا اس پر وتروں کو لوٹانا واجب ہے انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر رات تک وتروں کو مؤخر کرنے اور آپ کے بعد صحابہ کرام کی ایک جماعت سے اس بات سے استدلال کیا کہ ان کے نزدیک جو شخص وتروں کے بعد نفل پڑھے اس نے وتر توڑ دیے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یہ ذکر کیا۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رات کے شروع میں وتر پڑھتا ہوں اور جب میں رات کے آخری حصے میں اٹھتا ہوں تو ایک رکعت پڑھتا ہوں اور میں اسے نوجوان اونٹنی سے تشبیہ دیتا ہوں جسے میں اونٹوں کے ساتھ ملاتا ہوں۔

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، عبدالملک سے اور وہ ابن عمیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی طرح کرتے تھے۔

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْغَنَوِيِّ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ الْوِتْرُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ رَجُلٌ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَرَجُلٌ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَاسْتَيْقَظَ فَوَصَلَ إِلَى وِتْرِهِ رَكْعَةً فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ وَرَجُلٌ أَخَّرَ وِتْرَهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ۔

حضرت حطان ابن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وتروں کی تین قسمیں ہیں ایک شخص رات کے شروع میں وتر پڑھتا ہے پھر بیدار ہونے کے بعد دو رکعتیں پڑھتا ہے۔ دوسرا شخص اول رات میں وتر پڑھتا ہے جب بیدار ہوتا ہے تو وتروں کے ساتھ ایک رکعت ملاتا ہے۔ پس وہ دو دو رکعتیں پڑھتا ہے پھر وتر پڑھتا ہے اور تیسرا شخص رات کے آخر میں

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَمَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ خِلَاسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ تُوتِرُ قَالَ أَتَرْضٰى بِمَا أَصْنَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَتَادَةُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَإِنِّي أُوتِرُ بِلَيْلٍ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَرْقُدُ فَإِذَا قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ

حضرت خلاس فرماتے ہیں میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر پوچھا آپ وتر کیسے پڑھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا جیسے میں کرتا ہوں تم اسے پسند کرتے ہو اس نے کہا ہاں حضرت ہمام (راوی) فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت قتادہ (راوی) نے اپنی روایت میں فرمایا کہ انھوں نے فرمایا) میں رات کو پانچ رکعات وتر پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں جب رات کو بیدار ہوتا ہوں تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ أَوْتَرَ فَبَدَا لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَشْفَعْ إِلَيْهَا بِأُخْرٰى حَتّٰى يُوتِرَ بَعْدُ۔

۱۸۷۰۔ حضرت ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس آدمی کو وتر پڑھنے کے بعد (مزید) نماز پڑھنے کا خیال آئے تو وہ شفع (جفت رکعات) پڑھے پھر دوبارہ وتر پڑھے۔

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْءٌ أَفْعَلُهُ بِرَأْيِي لَا أَرْوِيهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ ذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ وَكَانَ أَصْحَابُ ابْنِ مَسْعُودٍ يَتَعَجَّبُونَ مِنْ صَنِيعِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت مسروق سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک کام ایسا ہے جسے اپنی رائے سے کرتا ہوں اس کی روایت نہیں کرتا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت مسروق فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس عمل پر تعجب کا اظہار کرتے تھے۔

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْحَارِثِ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا

حضرت ابوالحارث غفاری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو رات کو وتر پڑھ کر سو جاتا ہے پھر اٹھتا ہے تو وہ کیا کرے

marfat.com

اِسْتَفْتَاهُ عَنْ رَجُلٍ اَوْتَرَ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يُتِمُّهَا عَشْرًا۔

انھوں نے فرمایا دس رکعات پوری کرے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ خِلَافُ هٰذَا الْقَوْلِ وَسَنَذْكُرُهُ بَعْدَ هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس قول کے خلاف بھی مروی ہے اور ہمیں اسے ان شاء اللہ اس کے بعد ذکر کریں گے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِالتَّطَوُّعِ بَعْدَ الْوِتْرِ وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ نَاقِضًا لِلْوِتْرِ۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ وتروں کے بعد نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ وتروں کو فاسد نہیں کرتے۔

۱۸۷۳- وَرَوَوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَابَلْتِيُّ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ قَرَأَ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَائِشَةَ فِي بَابِ الْوِتْرِ فِي حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ۔

انھوں نے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں قرأت فرمائی آپ بیٹھے ہوئے تھے جب رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو کھڑے ہوئے اور رکوع کیا ہم نے وتروں کے باب میں بھی سعد بن ہشام کی روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ذکر کیا ہے۔

۱۸۷۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ بِالرَّحْمٰنِ وَالْوَاقِعَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد والی دو رکعتوں میں سورۂ رحمٰن اور سورۂ واقعہ پڑھتے تھے۔

۱۸۷۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي غَالِبٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے ان دو رکعتوں میں آپ "اذا زلزلت الارض" اور "قل یا ایہا الکفرون" پڑھتے۔

۱۸۷۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے فرمایا یہ سفر بڑا مشکل اور بوجھل ہے پس جب تم میں سے کوئی وتر

marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا السَّفَرَ جُهْدٌ وَثِقَلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ۔

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَطَوَّعَ بَعْدَ الْوِتْرِ بِرَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ نَاقِضًا لِوِتْرِهِ الْمُتَقَدِّمِ فَهٰذَا أَوْلٰى مِمَّا تَأَوَّلَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَادَّعَوْهُ مِنْ مَعْنٰى حَدِيْثِ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ مَعَ أَنَّ ذٰلِكَ أَيْضًا لَيْسَ فِيْهِ خِلَافٌ عِنْدَنَا لِهٰذَا إِلَّا أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ وِتْرًا يَنْتَهِيْ إِلَى السَّحَرِ ثُمَّ يَتَطَوَّعُ بَعْدَهُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ هُمَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ **قِيْلَ** لَهُ لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ مِنْ جِهَتَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَلِأَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ إِنَّمَا سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْهَا جَوَابًا لِسُؤَالِهِ وَإِخْبَارًا مِنْهَا إِيَّاهُ عَنْ صَلٰوتِهِ بِاللَّيْلِ كَيْفَ كَانَتْ وَالْجِهَةُ الْأُخْرٰى أَنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ جَالِسًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ لِأَنَّهُ بِذٰلِكَ تَارِكٌ لِقِيَامِهِمَا وَإِنَّمَا يَجُوْزُ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ مَا لَهُ أَنْ لَا يُصَلِّيَهُ الْبَتَّةَ وَيَكُوْنُ لَهُ تَرْكُهُ بِكَمَالِهِ يَكُوْنُ لَهُ تَرْكُ الْقِيَامِ فِيْهِ فَأَمَّا مَا لَيْسَ لَهُ تَرْكُهُ فَلَيْسَ لَهُ تَرْكُ الْقِيَامِ فِيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَطَوَّعَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْوِتْرِ كَانَتَا مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَفِيْ ذٰلِكَ مَا وَجَبَ بِهِ قَوْلُ الَّذِيْنَ لَمْ يَرَوْا بِالتَّطَوُّعِ فِي اللَّيْلِ بَعْدَ الْوِتْرِ بَأْسًا

پڑھ لے تو (اس کے بعد) دو رکعتیں پڑھے اور اگر جاگ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ یہی اس کے لیے کافی ہیں۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھے تو یہ (نفل) آپ کے پہلے پڑھے جانے والے وتروں کو فاسد نہیں کرتے لہٰذا یہ پہلے قول والوں کی تاویل سے زیادہ بہتر ہے ان لوگوں نے حدیث حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مفہوم کی بنیاد پر دعویٰ کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سحری تک پہنچے لیکن اس کے باوجود اس میں ہمارا بھی کوئی اختلاف نہیں کیونکہ ممکن ہے آپ کے وتر ہی سحری تک پہنچے ہوں۔ اور آپ نے طلوع فجر سے پہلے نفل پڑھے ہوں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ان دو رکعتوں میں فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہونے کا احتمال ہے لہٰذا یہ رات کی نماز سے نہ ہوں گی۔

تو اسے کہا جائے گا کہ یہ بات دو وجہ سے جائز نہیں ایک یہ کہ حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز سے متعلق پوچھا تھا تو یہ ان کے سوال کا جواب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں خبر دینا تھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ صبح کی دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں جبکہ قیام پر قادر ہو کیونکہ اس صورت میں قیام کا تارک ہوگا حالانکہ قیام کے باوجود بیٹھ کر وہی نماز پڑھی جا سکتی ہے جو ضروری نہ ہو اور اسے چھوڑنے کی اجازت ہو تو اسے جیسے مکمل چھوڑنے کا حق ہے اسی طرح اس قیام کو بھی چھوڑا جا سکتا ہے لیکن جس نماز کو چھوڑا نہیں جا سکتا اس میں قیام کو چھوڑنے کا حق بھی نہیں اس سے ثابت ہوا کہ وہ دو رکعتیں جنھیں حضور علیہ السلام وتروں کے بعد پڑھتے تھے وہ رات کی نماز سے تھیں اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا رات کو وتروں کے بعد نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور نہ ہی اسے وتروں کے لیے مفسد قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں

marfat.com

وَلَمْ يَنْتَقِضُوا بِهِ الْوِتْرَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهٖ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا اَيْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ ثَوْبَانَ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا قول مروی ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے اور اسے ہم حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کر آئے ہیں۔

۱۸۷۷۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الطَّائِيُّ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَا اَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ۔

حضرت ایوب بن عتبہ، حضرت قیس بن طلق (رضی اللہ عنہما) سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو (بار) وتر نہیں ہیں۔

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن بدر، حضرت قیس بن طلق سے وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَاَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا ثَنَا مُلَازِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ملازم، حضرت عبداللہ بن بدر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَتٰى تُوْتِرُ قَالَ اَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ قَالَ اَخَذْتَ بِالْوُثْقٰى ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ مَتٰى تُوْتِرُ قَالَ اٰخِرَ اللَّيْلِ قَالَ اَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا وتر کب پڑھتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رات کے پہلے حصے میں (نماز) عشاء کے بعد وتر پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا تم نے مضبوط (رسی) کو تھام لیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم وتر کب پڑھتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رات کے آخری حصے میں وتر پڑھتا ہوں آپ

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ تَذَاكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّيْ ثُمَّ اَنَامُ عَلٰى وِتْرٍ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ فَقَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ

حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وتروں کے بارے میں گفتگو کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں وتر پڑھ کر اس طرح سو جاتا ہوں پھر جب بیدار ہوتا ہوں تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں حتی کہ صبح ہو جاتی ہے۔ حضرت عمر فاروق

اَنَامُ عَلٰی شُفْعٍ ثُمَّ اُوْتِرُ مِنْ اٰخِرِ السَّحَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ حَذِرَ ھٰذَا وَقَالَ لِعُمَرَ قَوِیَّ ھٰذَا۔

فَدَلَّ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا مِنْ نَفْیِ اِعَادَۃِ الْوِتْرِ وَوَافَقَ ذٰلِكَ قَوْلَ اَبِیْ بَکْرٍ اَمَّا اَنَا فَاُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّیْلِ فَاِذَا اسْتَیْقَظْتُ صَلَّیْتُ شُفْعًا شُفْعًا حَتَّی الصَّبَاحِ وَتَرْكُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّکِیْرَ عَلَیْہِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ حُکْمَ ذٰلِكَ کَمَا کَانَ یَفْعَلُ وَاَنَّ الْوِتْرَ لَا یَنْقُضُہُ النَّوَافِلُ الَّتِیْ یُتَنَفَّلُ بِھَا بَعْدَہٗ **وَقَدْ** رُوِیَ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ جَمَاعَۃٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۸۲۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اِذَا اَوْتَرْتَ اَوَّلَ اللَّیْلِ فَلَا تُوْتِرْ اٰخِرَہٗ وَاِذَا اَوْتَرْتَ اٰخِرَہٗ فَلَا تُوْتِرْ اَوَّلَہٗ قَالَ وَسَاَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ مِثْلَہٗ۔

۱۸۸۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ وَمَالِكِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّھُمَا سَمِعَا خِلَاسًا قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ وَسَاَلَہٗ رَجُلٌ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُوْتِرُ ثُمَّ اَنَامُ فَاِنْ قُمْتُ صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ۔

وَھٰذَا عِنْدَنَا مَعْنٰی حَدِیْثِ ھَمَّامٍ عَنْ قَتَادَۃَ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ لِاَنَّ فِیْ ذٰلِكَ فَاِذَا قُمْتُ شَفَعْتُ فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ اَنْ یَکُوْنَ یُشَفِّعُ بِرَکْعَۃٍ کَمَا کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ یُصَلِّیْ شُفْعًا فَفِیْ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ مَا قَدْ بَیَّنَ اَنَّ مَعْنٰی قَوْلِہٖ شَفَعْتُ اَیْ صَلَّیْتُ شُفْعًا شُفْعًا وَلَمْ اَنْقُضِ الْوِتْرَ وَلَمْ اَنْقُضْ۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں شفع نماز (جفت رکعات) پڑھ کر سو جاتا ہوں پھر سحری کے آخر میں وتر پڑھتا ہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ (وقت کے فوت ہونے کا) بہت خیال رکھنے والے ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ مضبوط ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک کہ ایک رات میں دو وتر نہیں، وتروں کو نہ لوٹانے پر دلالت کرتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول کہ میں رات کو نفل پڑھ کر سو جاتا ہوں جب بیدار ہوتا ہوں تو صبح تک شفع (جوڑا جوڑا) نماز پڑھتا ہوں، اس کے موافق ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات سے انکار نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا حکم وہی ہے جس طرح وہ کرتے تھے اور یہ کہ بعد میں پڑھے جانے والے نوافل سے وتر فاسد نہیں ہوتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے بھی یہ بات مروی ہے۔

حضرت ابوجمرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا جب تم رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لو تو آخر میں نہ پڑھو اور جب آخر شب میں پڑھو تو شروع میں نہ پڑھو۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے

حضرت قتادہ اور مالک بن دینار رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان دونوں نے حضرت خلاس سے سنا آپ سے ایک شخص نے وتروں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا میں وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں اگر بیدار ہو جاؤں تو دو، دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔

تو ہمارے نزدیک یہ حضرت ہمام کی اس روایت کا مفہوم ہے جو انھوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ہم نے اسے باب کے شروع میں ذکر کیا ہے کیونکہ اس میں ہے کہ جب میں بیدار ہوتا تو شفع نماز (جفت رکعات) پڑھتا ہوں پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ایک رکعت کے ساتھ اسے شفع بناتے ہوں۔ جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کرتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شفع شفع کر کے پڑھتا ہوں۔ پس حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا بیان ہے کہ ان کے قول "شفعت" سے مراد یہ ہے کہ جفت جفت رکعات پڑھتا ہوں

marfat.com

١٨٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ نَقْضُ الْوِتْرِ فَقَالَتْ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے وتروں کے توڑنے کا ذکر کیا گیا تو فرمایا ایک رات میں دو (بار) وتر نہیں ہوتے۔

١٨٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ جِئْتُ بِثَلَاثَةِ أَبْعِرَةٍ فَأَنَخْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ بِبَعِيرَيْنِ فَأَنَخْتُهُمَا أَلَيْسَ كَانَ يَكُونُ ذٰلِكَ وِتْرًا قَالَ وَكَانَ يَضْرِبُ بِهٖ مَثَلًا لِنَقْضِ الْوِتْرِ۔

حضرت عمر بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں تین اونٹ لاکر بٹھا دوں پھر دو اونٹ لاکر بٹھاؤں تو کیا یہ وتر (طاق) نہیں ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں آپ اس سے وتر توڑنے کے سلسلے میں مثال دے رہے تھے۔

وَهٰذَا عِنْدَنَا كَلَامٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَاهُ إِنْ صَلَّيْتُ بَعْدَ الْوِتْرِ مِنَ الْأَشْفَاعِ فَهُوَ مَعَ الْوِتْرِ الَّذِي أَوْتَرْتُهُ وِتْرًا۔

ہمارے نزدیک یہ صحیح کلام ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میں وتروں کے بعد جو جفت رکعات پڑھوں تو وتر نماز کے ساتھ بھی وتر ہی ہوں گے۔

١٨٨٦ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ أَصْنَعُ أَنَا قُلْتُ أَخْبِرْنِي قَالَ إِذَا صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَنَامُ فَإِنْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ صَلَّيْتُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَإِنْ أَصْبَحْتُ أَصْبَحْتُ عَلٰى وِتْرٍ۔

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابومرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کیسے پڑھتے تھے۔ انھوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ میں کیسے کرتا ہوں؟ میں نے عرض کیا بتائیے، فرمایا جب میں نماز عشاء پڑھتا ہوں تو اس کے بعد پانچ رکعات پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں اگر رات کو جاگوں تو دو، دو رکعتوں کے ساتھ پڑھتا ہوں اور اگر صبح کروں (یعنی نہ جاگوں) تو وتروں پر صبح کرتا ہوں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِذُ بْنُ عَمْرٍو وَعَمَّارٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ لَا يَرَوْنَ التَّطَوُّعَ بَعْدَ الْوِتْرِ يَنْقُضُ الْوِتْرَ فَهٰذَا أَوْلٰى عِنْدَنَا مِمَّا رُوِيَ عَمَّنْ خَالَفَهُمْ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِعْلِهٖ وَقَوْلِهٖ وَالَّذِي رُوِيَ عَنِ الْآخَرِينَ أَيْضًا فَلَيْسَ لَهُ أَصْلٌ فِي النَّظَرِ لِأَنَّهُمْ كَانُوا أَرَادُوا

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس، عائذ بن عمرو، عمار بن یاسر، ابوہریرہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم جو وتروں کے بعد نفل پڑھنے سے وتروں کو فاسد نہیں سمجھتے۔

ہمارے نزدیک یہ مخالفین کی روایت سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی آپ کے فعل و قول کے موافق ہے اور دوسرے حضرات سے جو کچھ مروی ہے قیاس میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جب وہ نفل پڑھنا چاہے تو ایک رکعت

marfat.com

أن يتطوعوا أصلوا ركعة فيشفعون بها وترًا متقدمًا قد قطعوا فيما بينه وبين ما شفعوا به بكلام وعمل ونوم وهذا لا أصل له أيضًا في الإجماع فيعطف عليه هذا الاختلاف فلما كان ذلك كذلك وخالفه من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذكرنا وروي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أيضًا خلافه انتفى ذلك ولم يجز العمل به وهذا القول الذي بينا قول قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

پڑھتے اور اس طرح وہ پہلے پڑھے گئے وتروں کو شفع بناتے ان (وتروں) کے اور جس کے ساتھ ان کو شفع بناتے کے درمیان کلام، عمل اور نیند کے ذریعے تفریق کرتے۔ اجماع میں اس بات کی بھی کوئی دلیل نہیں جس پر اس اختلاف کی بنیاد رکھی جاتی جب صورت حال یہ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے بھی ان کی مخالفت کی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کے خلاف مروی ہے تو اس بات کی نفی ہوگئی اور اس پر عمل جائز نہیں یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۳۷: القراءة في صلوة الليل كيف هي

باب ۳۷: رات کی نماز میں قرأت

۱۸۸۷- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا ابن أبي الزناد عن عمرو بن أبي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل فيسمع قراءته من وراء الحجر وهو في البيت۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے تو حجروں کے پیچھے سے آواز سنائی دیتی اور آپ اپنے گھر میں ہوتے۔

۱۸۸۸- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا قيس بن الربيع عن هلال بن خباب عن يحيى بن جعدة عن جدته أم هانئ قالت كنت أسمع صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم في جوف الليل وأنا نائمة على عريشي وهو يصلي يرجع بالقرآن۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں درمیان شب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتی تھی حالانکہ میں اپنی چھت پر سوئی ہوتی تھی آپ نماز پڑھتے ہوئے قرآن پاک (کی آیات) بار بار پڑھتے تھے۔

۱۸۸۹- حدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا مسعر عن أبي العلاء عن يحيى بن جعدة قال قالت أم هانئ إني كنت أسمع صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا على عريشي۔

حضرت یحییٰ بن جعدہ سے مروی ہے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتی تھی حالانکہ میں اپنی چھت پر ہوتی۔

قول أهل العلم

اہل علم کا قول

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أن القراءة في صلوة الليل هكذا هي وكرهوا المخافتة وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا إن شاء

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی خیال ہے کہ رات کی نماز میں قرأت اس طرح ہے ان کے نزدیک آہستہ آہستہ پڑھنا مکروہ ہے۔ جب کہ دوسرے حضرات نے ان

marfat.com

خَافَتَ وَإِنْ شَاءَ جَهَرَ۔

کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر چاہے تو آہستہ پڑھے اور چاہے تو بلند آواز سے پڑھے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۸۹۰۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِیْطٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ خَالِدِ الْوَالِبِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ بِاللَّیْلِ یَرْفَعُ طَوْرًا اَوْ یَخْفِضُ طَوْرًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی (نماز میں) قرأت کبھی بلند کرتے اور کبھی آہستہ پڑھتے۔

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ عِمْرَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حفص بن غیاث، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَذْكُرْ اَبَا هُرَیْرَةَ۔

حضرت ابو خالد، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

فَهٰذَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَرْفَعُ صَوْتَهٗ فِیْ قِرَاءَتِهٖ بِاللَّیْلِ طَوْرًا وَیَخْفِضُ طَوْرًا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی اَنَّ لِلْمُصَلِّیْ فِی اللَّیْلِ اَنْ یَرْفَعَ اِنْ اَحَبَّ وَیَخْفِضَ اِنْ اَحَبَّ وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَكُوْنَ مَا ذَكَرَتْ اُمُّ هَانِیٍٔ وَابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ رَفْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهٗ بِالْقِرَاءَةِ فِیْ صَلٰوتِهٖ بِاللَّیْلِ هُوَ وَقَدْ كَانَ یَفْعَلُ بَعْقِبِهِ الْخَفْضَ فَحَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ هَانِیٍٔ لَا یَنْفِی الْخَفْضَ وَحَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یُبَیِّنُ اَنَّ لِلْمُصَلِّیْ اَنْ یَخْفِضَ اِنْ اَحَبَّ فَهُوَ اَوْلٰی مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَاَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

تو یہ ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خبر دیتے ہیں کہ آپ رات کو کبھی بلند آواز سے قرأت کرتے اور کبھی آہستہ آواز سے پڑھتے۔ پس یہ اسی بات کی دلیل ہے کہ نمازی رات کو چاہے تو بلند آواز سے قرأت کرے اور اگر چاہے تو آہستہ پڑھے اور ممکن ہے جو کچھ حضرت ام ہانی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے حضور علیہ السلام کی نماز شب میں بلند آواز کے بارے میں ذکر کیا ہے اور آہستہ پڑھنے کے بعد بلند کرنا ہو پس حضرت ابن عباس اور ام ہانی رضی اللہ عنہم کی روایت آہستہ پڑھنے کی نفی نہیں کرتی۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا بیان ہے کہ نمازی چاہے تو آہستہ پڑھے اور چاہے تو بلند آواز سے قرأت کرے تو ان احادیث کی نسبت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

marfat.com

بَابُ جَمْعِ السُّوَرِ فِي رَكْعَةٍ

۱۸۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ سُورَةٍ رَكْعَةٌ۔

۱۸۹۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ سُورَةٍ رَكْعَةٌ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ سِيرِينَ فَقَالَ أَسَمَّى لَكَ مَنْ حَدَّثَهُ فَقُلْتُ لَا قَالَ أَفَلَا تَسْأَلُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَنْ حَدَّثَنِي وَفِي أَيِّ مَكَانٍ حَدَّثَنِي وَقَدْ كُنْتُ أُصَلِّي بَيْنَ عِشْرِينَ حَتّٰى بَلَغَنِي هٰذَا الْحَدِيثُ

بیان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَزِيدَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ عَلٰى سُورَةٍ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَبِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۱۸۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ لَبِيبَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ أَوْ قَالَ فِي لَيْلَةٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ اللهَ لَوْ شَاءَ لَأَنْزَلَهُ جُمْلَةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ فَصَّلَهُ لِتُعْطٰى كُلُّ سُورَةٍ حَظَّهَا مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مَا بَدَا لَهُ

باب: ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کرنا

حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ہر سورت کے لیے ایک ایک رکعت ہے۔

حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر سورت کے لیے ایک رکعت ہے حضرت عاصم احول (راوی) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا کیا انھوں نے آپ کو بتایا کہ ان سے کس نے بیان کیا، میں نے کہا نہیں فرمایا کیا تم ان سے نہیں پوچھتے؟ چنانچہ میں نے پوچھتے ہوئے عرض کیا کہ آپ سے کس نے بیان کیا؟ انھوں نے فرمایا میں جانتا ہوں مجھ سے کس نے بیان کیا اور کس مقام پر بیان کیا، میں تقریباً بیس شخصوں کے درمیان نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے یہ حدیث پہنچی۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اس طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے ایک رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ایک سورت سے زائد پڑھنا مناسب نہیں انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث اور جو کچھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سے استدلال کیا۔

حضرت ابن لبیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ میں ایک رکعت میں یا کہا ایک رات میں مفصل (کی سورتیں) پڑھتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو قرآن پاک اکٹھا نازل فرماتا لیکن اس نے الگ الگ کیا تاکہ ہر سورت کو رکوع اور سجدے میں اس کا حق دیا جائے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص ایک رکعت میں جتنی سورتیں چاہے پڑھے

marfat.com

۱۸۹۶- واحتجوا في ذلك بما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال انا كهمس بن الحسن عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرن السور قالت المفصل۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے:

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) سورتیں ملاتے تھے فرمایا ہاں مفصل کی سورتیں۔

۱۸۹۷- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا هشام بن عبد الملك قال ثنا ابو عوانة عن حصين قال اخبرني ابراهيم عن نهيك بن سنان السلمي انه اتى عبد الله بن مسعود فقال قرأت المفصل الليلة في ركعة فقال هذا مثل هذ الشعر ونثرا مثل نثر الدقل انما فصل لتفصلوا لقد علمنا النظائر التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ عشرين سورة الرحمن والنجم على تاليف ابن مسعود كل سورتين في ركعة وذكر الدخان وعم يتساءلون في ركعة فقلت لابراهيم ارأيت ما دون ذلك كيف اصنع قال ربما قرأت اربعا في ركعة۔

حضرت حصین فرماتے ہیں مجھے حضرت ابراہیم نے نہیک بن سلمی سے خبر دی کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں نے رات کو ایک رکعت میں مفصل کی تمام سورتیں پڑھی ہیں انھوں نے فرمایا شعروں کی طرح تیز پڑھتے ہوئے خشک کھجوروں کی طرح منتشر کرتے ہو ان کو جدا جدا رکھا گیا تاکہ تم بھی جدا جدا پڑھو۔ ہمارے علم میں ایسی سورتیں ہیں جنھیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تالیف کے مطابق بیس سورتوں کو دو دو کر پڑھتے تھے۔ مثلاً سورہ رحمٰن اور سورہ نجم وغیرہ انھوں نے ایک ایک رکعت میں سورہ دخان اور عم یتساءلون پڑھنے کا ذکر کیا، حضرت حصین فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا بتائیے اس سے چھوٹی سورتوں میں کیسے کروں؟ تو فرمایا میں بعض اوقات ایک رکعت میں چار سورتیں پڑھتا ہوں۔

۱۸۹۸- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب ح وحدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قالا ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابي وائل ان رجلا قال لعبد الله اني قرأت المفصل في ركعة فقال هذا كهذ الشعر لقد عرفت النظائر التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرن بينهن۔

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں (مفصل کی تمام سورتیں) ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ فرمایا شعروں کی طرح جلدی جلدی پڑھتے ہو میں ان سورتوں کو جانتا ہوں جنھیں حضور علیہ السلام ملا کر پڑھتے تھے۔

۱۸۹۹- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم قال ثنا سيار عن ابي وائل عن عبد الله مثله غير انه قال التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرن بينهن سورتين في كل ركعة۔

حضرت سیار، حضرت ابووائل سے وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔

marfat.com

١٩٠٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ نَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ أَوْ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُ مَا فَعَلْتَ كَانَ يَقْرِنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ سُوْرَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ النَّجْمِ وَالرَّحْمٰنِ فِي رَكْعَةٍ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ۔

حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میں ایک رکعت میں مفصل (کی تمام سورتیں) پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا خشک کھجوروں کو منتشر کرنے کی طرح پھیلاتے ہو یا شعروں کی طرح جلدی جلدی پڑھتے ہو۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو آپ دو سورتیں ملاتے تھے ایک رکعت میں سورۂ نجم اور سورۂ رحمٰن پڑھتے اس طرح دس رکعتوں میں بیس سورتیں پڑھتے تھے۔

١٩٠١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ قَالَ أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا اسْتَفْتَحَ آلِ عِمْرَانَ فَكَانَ إِذَا أَتٰى عَلٰى آيَةٍ فِيْهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ وَقَفَ فَسَأَلَ أَوْ تَعَوَّذَ أَوْ قَالَ كَلَامًا هٰذَا مَعْنَاهُ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے سورۂ بقرہ شروع فرمائی جب اس سے فارغ ہوئے تو آل عمران شروع کی جب کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں جنت یا جہنم کا ذکر ہوتا تو ٹھہر جاتے، سوال کرتے یا پناہ مانگتے۔ یا انہوں (حضرت حذیفہ) نے کچھ کلام فرمایا جس کا یہی مفہوم ہے۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْرِنُ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَدْ خَالَفَ هٰذَا مَا رَوٰى أَبُو الْعَالِيَةِ وَهُوَ أَوْلٰى لِاسْتِقَامَةِ طَرِيْقِهِ وَصِحَّةِ مَجِيْئِهِ وَأَمَّا قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بَعْدَ ذٰلِكَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْمُفَصَّلُ لِتُفَصِّلُوْهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَذْكُرْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ رَأْيِهِ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ رَأْيِهِ فَقَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ لِأَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِي آخِرِ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

تو ان روایات میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔ یہ حضرت ابوالعالیہ کی روایت کے خلاف ہے لیکن یہ اپنے طریق روایت کی استقامت وصحت کے اعتبار سے اولیٰ ہے اور اس کے بعد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ انہیں مفصل اس لیے کہا گیا تاکہ تم ان کو جدا جدا (رکعات میں) پڑھو تو یہ بات انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں کی ممکن ہے یہ ان کی اپنی رائے ہو اگر یہ ان کی اپنی رائے ہے تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے کیونکہ وہ ایک رکعت میں پورا قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ ہم اس بات کو باب آخر میں ذکر کریں گے انشاء اللہ۔

marfat.com

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي رَكْعَةٍ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِبَعْضِ سُوْرَةٍ ـ

١٩٠٢- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ انا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ انا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْفَتْحِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِ فَلَمَّا اَتٰى عَلٰى ذِكْرِ مُوْسٰى وَعِيْسٰى اَوْ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَخَذَتْهُ سُعْلَةٌ فَرَكَعَ ـ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے نماز فجر کی ایک رکعت میں سورت کا کچھ حصہ پڑھا۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن صبح کی نماز کے وقت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے سورۂ مومن شروع کی، جب حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون (علیہم السلام) کے ذکر پر پہنچے تو کھانسی شروع ہو گئی اور آپ نے رکوع کر دیا۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِلسُّعْلَةِ الَّتِي عَرَضَتْ لَهٗ قِيْلَ لَهٗ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِآيَتَيْنِ مِنَ الْقُرْآنِ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي بَابِ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ـ

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ تو کھانسی آنے کے باعث تھا تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فجر کی دو رکعتوں میں قرآن پاک کی دو آیتیں پڑھیں اور ہم نے فجر کی قرأت سے متعلق باب میں اسے ذکر کیا ہے۔

١٩٠٣- وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ حَيَّانَ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ رَجُلٍ هُوَ قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دُجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ بِهَا يَرْكَعُ وَبِهَا يَسْجُدُ وَبِهَا يَدْعُوْ ـ

حضرت جسرہ بنت دجاجہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی ایک آیت پڑھنے لگے اس کے ساتھ آپ رکوع کرتے اسی کے ساتھ سجدہ کرتے اور اسی کے ساتھ دعا مانگتے۔

١٩٠٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَتَّابِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دُجَاجَةَ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِآيَةٍ حَتّٰى اَصْبَحَ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ـ

حضرت قدامہ بن عبداللہ، حضرت جسرہ بنت دجاجہ سے اور وہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آیت کے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی وہ آیت یہ ہے: اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ـ آخر تک ـــــ اور اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر ان کو بخش دے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

١٩٠٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ

حضرت قدامہ بن عبدالرحمن فرماتے ہیں مجھ سے حضرت جسرہ

marfat.com

قَالَ ثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَسْرَةُ بِنْتُ دُجَاجَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَاذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

بنت دجاجہ نے بیان فرمایا کہ انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ بَعْضِ سُوْرَةٍ فِيْ رَكْعَةٍ وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ السُّوْرَةِ فِي الرَّكْعَةِ لِمَا قَدْ ذَكَرْنَا مِمَّا جَاءَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقِيَامِ فَذٰلِكَ يَنْفِيْ اَيْضًا مَا ذَكَرَ اَبُو الْعَالِيَةِ لِاَنَّهٗ يُوْجِبُ اَنَّ الْاَفْضَلَ مِنَ الصَّلَوَاتِ مَا اُطِيْلَتِ الْقِرَاءَةُ وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْجَمْعِ بَيْنَ السُّوَرِ الْكَثِيْرَةِ فِيْ رَكْعَةٍ وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافُ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایک رکعت میں سورت کا کچھ حصہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ ایک رکعت میں ایک سورت پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ ہم نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ذکر کیا ہے اور آپ سے یہ بھی منقول ہے کہ بہترین نماز وہ ہے جس کا قیام طویل ہو۔ یہ بات بھی حضرت ابوالعالیہ کی روایت کی نفی کرتی ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ افضل نماز وہی ہے جس میں طویل قرأت ہو، اور ایک رکعت میں متعدد سورتیں جمع کیے بغیر یہ کام نہیں ہوسکتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۹۰۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مغرب کی ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرتے تھے۔

۱۹۰۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَمُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ بِالسُّوْرَتَيْنِ وَالثَّلٰثِ فِيْ رَكْعَةٍ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت میں دو اور (کبھی) تین سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۹۰۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَكَانَ يَقْسِمُ السُّوْرَةَ الطَّوِيْلَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ۔

حضرت محمد بن اسحٰق، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ یہ اضافہ ہے کہ آپ طویل سورت کو فرض نماز کی دو رکعتوں پر تقسیم کرتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عُمَرَ وَغَيْرِهٖ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عمر اور دیگر حضرات سے بھی مروی ہے جو اس معنیٰ پر دلالت کرتا ہے۔

marfat.com

۱۹۰۹ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمَكَّةَ الْفَجْرَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى بِسُورَةِ يُوسُفَ حَتّٰى بَلَغَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ثُمَّ رَكَعَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورۂ یوسف پڑھی جب "وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ" ۔ آخر تک ۔ اور غم سے آنکھیں سفید ہوگئیں اور وہ غصہ کھاتے رہے" پر پہنچے تو رکوع فرمایا۔

۱۹۱۰ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ أَلَمْ تَرَ وَلِإِيلَافِ۔

حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو آپ نے مغرب کی دوسری رکعت میں "الم ترکیف" اور "لایلف قریش" (دو سورتیں) پڑھیں۔

۱۹۱۱ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَافْتَتَحَ الْأَنْفَالَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ثُمَّ رَكَعَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو آپ نے سورۂ انفال شروع فرمائی جب آپ "نعم المولیٰ ونعم النصیر" پر پہنچے تو رکوع فرمایا۔

۱۹۱۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ يُحْيِي اللَّيْلَ كُلَّهُ بِالْقُرْآنِ كُلِّهِ فِي رَكْعَةٍ۔

حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں پورے قرآن کی تلاوت کے ساتھ قیام لیل فرماتے تھے۔

۱۹۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هٰذَا مَقَامُ أَخِيكَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ لَقَدْ رَأَيْتُهُ قَامَ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ أَوْ كَادَ أَنْ يُصْبِحَ يَقْرَأُ آيَةً يَرْكَعُ بِهَا وَيَسْجُدُ وَيَبْكِي أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ الْآيَةَ۔

حضرت ابوالضحیٰ، حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے مکہ مکرمہ کے ایک شخص نے بتایا کہ تمہارے بھائی حضرت تمیم داری کو میں نے اس جگہ دیکھا آپ صبح تک یا قریب تھا کہ صبح ہو جاتی، کھڑے رہے آپ ایک آیت "ام حسب الذین اجترحوا السیئات" پڑھتے اسی کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتے اور روتے تھے۔

۱۹۱۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

حضرت اسحٰق بن سعید، اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں

marfat.com

أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ رَكْعَةٍ۔

کہ انھوں نے ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا۔

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ رَكْعَةٍ فِي الْبَيْتِ۔

حضرت حماد، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے گھر میں ایک رکعت میں پورا قرآن پاک پڑھا۔

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَمَّنَا فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَوَصَلَ بِسُوْرَةِ الْفِيْلِ لِإِيْلَافِ قُرَيْشٍ فِيْ رَكْعَةٍ۔

حضرت مغیرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی تو ایک رکعت میں سورۂ فیل اور سورۂ قریش کو ملایا۔

وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا مَعَ تَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ فِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَثْرَةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِهِ وَمِنْ تَابِعِيْهِمْ هُوَ النَّظَرُ لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا فَاتِحَةَ الْكِتَابِ تُقْرَأُ هِيَ وَسُوْرَةٌ غَيْرُهَا فِيْ رَكْعَةٍ وَلَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ بَأْسٌ وَلَا يَجِبُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ لِأَنَّهَا سُوْرَةٌ رَكْعَةٌ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ مَا سِوَاهَا مِنَ السُّوَرِ لَا يَجِبُ أَيْضًا لِكُلِّ سُوْرَةٍ مِنْهُ رَكْعَةٌ وَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں اور صحابہ کرام اور تابعین میں سے ایک کثیر تعداد نے اسے اپنایا ہے یہی قیاس کا تقاضا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت ایک رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سورۂ فاتحہ کے لیے ایک ہی رکعت کا ہونا واجب نہیں پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دوسری سورتیں بھی اسی طرح ہوں ایک سورت کے لیے ایک رکعت کا ہونا ضروری نہ ہو۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی مذہب ہے۔

بَابُ الْقِيَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَلْ هُوَ فِي الْمَنَازِلِ أَفْضَلُ أَمْ مَعَ الْإِمَامِ

باب: رمضان المبارک میں نماز شبینہ تنہا پڑھنا افضل ہے یا باجماعت !!!

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَلَمَّا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روزے رکھے لیکن آپ نے ہمارے ساتھ (نماز کے لیے) قیام نہ فرمایا حتیٰ کہ مہینے سے سات دن رہ گئے جب ساتویں رات (یعنی ان سات میں سے پہلی رات) آئی تو تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی گذر گیا پھر چھٹی (آئندہ) رات ہمیں نماز نہ پڑھائی۔

كَانَتِ اللَّيْلَةُ السَّابِعَةُ خَرَجَ صَلّٰى بِنَا حَتّٰى مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا السَّادِسَةَ حَتّٰى خَرَجَ لَيْلَةَ الْخَامِسَةِ فَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا فَقَالَ اِنَّ الْقَوْمَ اِذَا صَلَّوْا مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُمْ قِيَامُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا الرَّابِعَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الثَّالِثَةِ خَرَجَ وَخَرَجَ بِاَهْلِهٖ فَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُوْرُ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْقِيَامَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَفْضَلُ مِنْهُ فِي الْمَنَازِلِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ بَقِيَّةِ لَيْلَتِهٖ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ صَلَاتُهٗ فِيْ بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الْاِمَامِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ مَا احْتَجُّوْا بِهٖ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ بَقِيَّةِ لَيْلَتِهٖ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّهٗ قَالَ خَيْرُ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَذٰلِكَ لَمَّا كَانَ قَامَ بِهِمْ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ فَاَرَادُوْا اَنْ يَقُوْمَ بِهِمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمْ هٰذَا الْقَوْلَ فَاَعْلَمَهُمْ بِهٖ اَنَّ صَلٰوتَهُمْ فِيْ مَنَازِلِهِمْ وُحْدَانًا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهِمْ مَعَهٗ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَصَلَاتُهُمْ تِلْكَ فِيْ مَنَازِلِهِمْ اَحْرٰى اَنْ يَكُوْنَ اَفْضَلَ مِنَ الصَّلٰوةِ مَعَ غَيْرِهٖ فِيْ غَيْرِ مَسْجِدِهٖ فَتَصْحِيْحُ هٰذَيْنِ الْاَثَرَيْنِ يُوْجِبُ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِيْ ذَرٍّ هُوَ عَلٰى اَنْ يُكْتَبَ لَهٗ بِالْقِيَامِ مَعَ الْاِمَامِ قُنُوْتُ بَقِيَّةِ لَيْلَتِهٖ وَحَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يُوْجِبُ

حتیٰ کہ پانچویں رات کو ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ رات کا نصف حصّہ گذر گیا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ اضافہ فرمائیں (تو اچھا ہے) فرمایا جب کوئی قوم امام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس ہے تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔ آپ نے چوتھی رات نماز نہ پڑھائی حتیٰ کہ جب تیسری رات آگئی تو آپ گھر والوں کے ہمراہ تشریف لائے اور ہمیں (اتنا وقت) نماز پڑھائی کہ ہمیں فلاح کے فوت ہونے کا ڈر ہوا۔ حضرت جبیر بن نفیر حضرمی فرماتے ہیں میں نے پوچھا فلاح کیا ہے؟ تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "سحری کھانا"۔ ____ امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی بات کی طرف گئی ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں امام کے ساتھ قیام کرنا ____ گھروں میں پڑھنے سے افضل ہے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے کہ جس نے امام کے ساتھ قیام کیا پھر لوٹا تو اس کے لیے باقی رات کے قیام کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ گھر میں نماز پڑھنا امام کے ساتھ پڑھنے سے افضل ہے اس سلسلے میں ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ (دوسرے فریق نے) جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے کہ جو شخص امام کے ساتھ قیام کرے حتیٰ کہ واپس لوٹے تو اس کے لیے باقی رات کے قیام کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ نے فرمایا لیکن آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ انسان کی فرض نماز کے علاوہ بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں ادا ہو۔ یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ نے ان کے ساتھ رمضان شریف میں قیام فرمایا اور انھوں نے چاہا کہ اس کے بعد بھی آپ ان کو یہ نماز پڑھائیں تو آپ نے یہ بات فرمائی لہٰذا آپ نے ان کو بتایا کہ ان کا گھر میں تنہا نماز پڑھنا آپ کے ساتھ مسجد میں پڑھنے سے افضل ہے تو یہ نماز گھر میں ادا کرنا کسی دوسرے کے ساتھ مسجد میں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت کے لائق ہے۔ لہٰذا ان دو روایتوں کی تصحیح سے لازم آیا کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت سے امام کے ساتھ قیام کرنے سے بقیہ رات کے

marfat.com

اَنَّ مَا فَعَلَ فِی بَیْتِہٖ ھُوَ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ حَتّٰی لَا یَتَضَادَّ ھٰذَانِ الْاَثَرَانِ۔

۱۹۱۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُھَیْبٌ قَالَ ثَنَا مُوْسٰی بْنُ عُقْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ یُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَرَ حُجْرَۃً فِی الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِیْرٍ فَصَلّٰی فِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَالِیَ حَتَّی اجْتَمَعَ اِلَیْہِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَہٗ فَظَنُّوْا اَنَّہٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُھُمْ یَتَنَحْنَحُ لِیَخْرُجَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِکُمُ الَّذِیْ رَاَیْتُ صَنِیْعَکُمْ مُنْذُ اللَّیْلَۃِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُکْتَبَ عَلَیْکُمْ قِیَامُ اللَّیْلِ وَلَوْ کُتِبَ عَلَیْکُمْ مَا قُمْتُمْ بِہٖ فَصَلُّوْا اَیُّھَا النَّاسُ فِیْ بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوۃِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ۔

۱۹۱۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُرْدَانُ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ اَبِیْ فُلَانٍ وَھُوَ ابْنُ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِہٖ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ۔

۱۹۲۰- حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ وَ اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَنَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوۃِ الْمَرْءِ صَلَاتُہٗ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ غَیْرِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِیْ ذٰلِکَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا مَا قَدْ ذَکَرْنَاہُ فِیْ بَابِ التَّطَوُّعِ فِی الْمَسَاجِدِ فَثَبَتَ بِتَصْحِیْحِ مَعَانِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ مَا ذَکَرْنَاہُ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ عَمَّنْ

قیام کا ثواب ملنا ثابت ہوا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے لازم آتا ہے کہ گھر میں یہ نماز پڑھنا اس سے افضل ہے (یہ تطبیق اس لیے دی) تاکہ دونوں روایتوں تضاد ثابت نہ ہو۔

۱۹۱۸- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد شریف میں چٹائی کھڑی کر کے (ایک طرف) حجرہ بنایا۔ آپ نے کئی راتیں اس میں نماز پڑھی یہاں تک کہ وہاں لوگ جمع ہو گئے پھر انھوں نے آپ کی آواز نہ سنی تو سوچا آپ آرام فرما ہو گئے ہیں۔ چنانچہ بعض نے کھانسنا شروع کر دیا تاکہ آپ کی طرف تشریف لے آئیں۔ آپ نے فرمایا میں شروع رات سے تمہارا یہ عمل (جمع ہونا) دیکھ رہا ہوں لیکن مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر قیام لیل فرض نہ ہو جائے اور اگر تم پر فرض ہو جاتا تو تم اسے قائم نہ رکھ سکتے۔ اے لوگو! گھروں میں پڑھو بے شک فرائض کے علاوہ انسان کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی گھر میں نماز، میری اس مسجد میں نماز سے بہتر ہے ماسوائے فرائض کے (وہ مسجد میں افضل ہیں)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی فرض نماز کے علاوہ بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرات نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کی ہے جسے ہم نے مساجد میں نوافل پڑھنے سے متعلق باب میں ذکر کیا ہے پس ان روایات کے معانی کی تصحیح سے وہ بات ثابت ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں (صحابہ کرام)

بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا صَحَّحْنَاهَا عَلَيْهِ۔

۱۹۲۱- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۹۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَلِّ فِي بَيْتِكَ۔

۱۹۲۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ وَمُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِي إِلَّا سُورَتَيْنِ لَرَدَّدْتُهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي رَمَضَانَ۔

۱۹۲۴- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ الْمُتَهَجِّدُونَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ۔

۱۹۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يُصَلُّونَ فِي رَمَضَانَ فَيَؤُمُّهُمُ الرَّجُلُ وَبَعْضُ الْقَوْمِ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ قَالَ شُعْبَةُ سَأَلْتُ إِسْحٰقَ بْنَ سُوَيْدٍ عَنْ هٰذَا فَقَالَ كَانَ الْإِمَامُ هٰهُنَا يَؤُمُّنَا وَكَانَ لَنَا صَفٌّ يُقَالُ لَهُ صَفُّ الْقُرَّاءِ فَنُصَلِّي عَلَى حِدَةٍ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ۔

۱۹۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِي إِلَّا سُورَةٌ وَاحِدَةٌ لَكُنْتُ أَنْ أُرَدِّدَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي رَمَضَانَ۔

۱۹۲۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ

سے بھی اس کے موافق مروی ہے جس کی ہم نے تصحیح کی ہے

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رمضان المبارک کے مہینے میں امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا میں رمضان المبارک میں امام کے پیچھے (تراویح) پڑھوں؟ آپ نے فرمایا کیا تم قرآن پاک پڑھ سکتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا پھر گھر میں پڑھو۔

حضرت ابوحمزہ اور مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر مجھے صرف دو سورتیں بھی یاد ہوں اور میں انھیں بار بار پڑھتا تو یہ بات مجھے رمضان المبارک میں امام کے ساتھ کھڑا ہونے سے زیادہ پسند ہے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رمضان المبارک میں تہجد پڑھنے والے مسجد کے ایک کنارے میں نماز پڑھتے تھے اور امام لوگوں کو پڑھا رہا ہوتا۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا لوگ رمضان المبارک میں نماز پڑھتے اور ایک شخص ان کی امامت کرتا جبکہ بعض لوگ مسجد میں تنہا نماز پڑھ رہے ہوتے فرماتے ہیں میں نے اسحٰق بن سوید سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا امام اس جگہ ہماری امامت کراتا اور ہماری ایک الگ صف ہوتی جسے قراء کی صف کہا جاتا پس ہم الگ نماز پڑھتے اور امام لوگوں کو نماز پڑھاتا۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں اگر میرے پاس صرف ایک سورت بھی ہوتی اور میں اسے بار بار پڑھتا تو مجھے رمضان المبارک میں امام کے پیچھے کھڑے ہونے سے یہ زیادہ پسند ہے۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک

marfat.com

بن يوسف قال ثنا ابن لهيعة عن ابي الاسود عن عروة انه كان يصلي مع الناس في رمضان ثم ينصرف الى منزله فلا يقوم مع الناس۔

میں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے پھر گھر کو لوٹتے تو لوگوں کے ساتھ قیام نہیں کرتے تھے

١٩٢٨- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا ابو عوانة قال لا اعلمه الا عن ابي بشر ان سعيد بن جبير كان يصلي في رمضان في المسجد وحده والامام يصلي بهم فيه۔

حضرت ابوعوانہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم اسے صرف ابوالبشر سے جانتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں مسجد میں اکیلے نماز پڑھتے جبکہ امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہوتا۔

١٩٢٩- حدثنا يونس قال ثنا انس عن عبيد الله بن عمر قال رايت القاسم وسالما ونافعا ينصرفون من المسجد في رمضان ولا يقومون مع الناس۔

حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت قاسم، سالم اور نافع رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ رمضان المبارک میں مسجد سے واپس لوٹ آتے اور لوگوں کے ساتھ قیام نہ کرتے۔

١٩٣٠- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن الاشعث بن سليم قال اتيت مكة وذلك في رمضان في زمن ابن الزبير فكان الامام يصلي بالناس في المسجد وقوم يصلون على حدة في المسجد فهؤلاء الذين روينا عنهم ما روينا من هذه الآثار كلهم يفضل صلاته وحده في شهر رمضان على صلاته مع الامام وذلك هو الصواب۔

حضرت اشعث بن سلیم فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور میں رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ آیا تو دیکھا کہ امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہے اور کچھ لوگ مسجد میں الگ نماز پڑھ رہے ہیں تو یہ وہ لوگ ہیں جن سے ہم نے یہ تمام روایات روایت کی ہیں۔ یہ تمام حضرات رمضان المبارک میں تنہا نماز پڑھنے کو امام کے ساتھ پڑھنے سے افضل قرار دیتے ہیں[1]

باب ٧٦ المفصل هل فيه سجود ام لا

باب ۷۶: طوال مفصل میں سجدہ تلاوت ہے یا نہیں۔

١٩٣١- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني ابو صخر عن يزيد بن قسيط عن خارجة بن زيد بن ثابت عن ابيه قال عرضت على النبي صلى الله عليه وسلم النجم فلم يسجد احد منا۔

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم پڑھی گئی لیکن ہم میں سے کسی نے سجدہ نہ کیا۔

١٩٣٢- حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا ابو زرعة قال انا حيوة بن شريح قال انا ابو صخر فذكر باسناده مثله۔

حضرت حیوہ بن شریح فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابوصخر نے خبر دی انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٩٣٣- حدثنا ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا ابن

حضرت عطاء بن یسار، حضرت زید بن ثابت سے وہ نبی

marfat.com

ابی ذئب ح وحدثنا فهد قال ثنا علی بن معبد قال ثنا اسمٰعیل بن کثیر عن یزید بن قسیط عن عطاء بن یسار عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قول اھل العلم

اہلِ علم کا قول

قال ابوجعفر فذھب الی ھذا الحدیث قوم فقلدوہ فلم یروا فی النجم سجدۃ وخالفھم فی ذلک آخرون فقالوا بل فیھا سجدۃ ولیس فی ھذا الحدیث دلیل عندنا علی انہ لا سجود فیھا لانہ قد یحتمل ان یکون ترک النبی صلی اللہ علیہ وسلم السجود فیھا حینئذ لانہ کان علی غیر وضوء فلم یسجد لذلک ویحتمل انہ ترکہ لانہ کان فی وقت لا یحل فیہ السجود ویحتمل ان یکون ترکہ لان الحکم کان عندہ فی سجود التلاوۃ ان من شاء سجد ومن شاء ترکہ ویحتمل ان یکون ترکہ لانہ لا سجود فیھا فلما احتمل ترکہ للسجود کل معنی من ھذہ المعانی لم یکن ھذا الحدیث بمعنی منھا اولی من صاحبہ الا بدلالۃ تدل علیہ من غیرہ ولکنا نحتاج الی ان نفتش ما بعد ھذا الحدیث من الاحادیث لنلتمس حکم ھذہ السورۃ ھل فیھا سجود او لا سجود فیھا فنظرنا فی ذلک۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مسلک ہے انہوں نے اسے اپناتے ہوئے فرمایا کہ سورۂ نجم میں سجدہ نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں سجدہ ہے اور ہمارے نزدیک اس میں سجدہ نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت باوضو نہ ہونے کی وجہ سے سجدہ کرنا چھوڑ دیا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے اس لیے چھوڑا ہو کہ اس وقت سجدہ کرنا جائز نہ ہو نیز اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس وقت سجدۂ تلاوت کا حکم اختیاری ہو جو چاہے سجدہ کرے اور جو چاہے چھوڑ دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سورت میں سجدہ نہ ہو۔ جب آپ کے سجدہ نہ کرنے میں ان سے ہر بات کا احتمال ہے تو اس حدیث میں کوئی وجہ اس وقت دوسری وجوہات سے بہتر نہیں ہو سکتی ہے جبکہ اس پر کوئی دلالت پائی جاتی ہو لہٰذا ہمیں اس حدیث کے علاوہ احادیث تلاش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اس حدیث کا حکم ڈھونڈ سکیں کہ اس میں سجدہ ہے یا نہیں، تو ہم نے دیکھا:

فاذا ابراھیم بن مرزوق قد حدثنا قال ثنا وھب ح وحدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا یزید بن ھرون قالا ثنا شعبۃ عن ابی اسحق عن الاسود عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ والنجم فسجد فیھا فلم یبق احد الا سجد الا شیخ کبیر اخذ کفا من تراب فقال ھذا یکفینی قال

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو اس میں سجدۂ تلاوت کیا تو ہم میں سے ہر آدمی نے سجدہ کیا لیکن ایک بوڑھے نے مٹی کی لپ بھر کر کہا مجھے یہی کافی ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اسے بعد میں کفر کی حالت میں قتل ہوتا دیکھا۔

عَبدُ اللہِ وَلَقَدْ رَأَیتُہٗ بَعدُ قُتِلَ کَافِرًا۔

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا رَوحُ بنُ الفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُو مُصعَبٍ الزُّهرِیُّ قَالَ ثَنَا عَبدُ العَزِیزِ بنُ مُحَمَّدٍ عَن مُصعَبِ بنِ ثَابِتٍ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ بِالنَّجمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَعَہُ المُسلِمُونَ وَالمُشرِکُونَ حَتّٰی سَجَدَ الرَّجُلُ عَلَی الرَّجُلِ وَحَتّٰی سَجَدَ الرَّجُلُ عَلٰی شَیءٍ رَفَعَہٗ اِلٰی وَجهِہٖ بِکَفَّیہِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ فرمایا۔ آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکین نے بھی سجدہ کیا حتیٰ کہ بعض نے ایک دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور کسی نے ہاتھ سے کوئی چیز چہرے کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کیا۔

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا ابنُ مَرزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو عَامِرٍ وَّبِشرُ بنُ عُمَرَ عَنِ ابنِ اَبِی ذِئبٍ عَنِ الحَارِثِ بنِ عَبدِ الرَّحمٰنِ عَن مُحَمَّدِ بنِ عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ ثَوبَانَ عَن اَبِی هُرَیرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَالنَّجمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَہٗ اِلَّا رَجُلَینِ اَرَادَا الشُّهرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ کیا۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام نے بھی سجدہ کیا البتہ دو آدمیوں نے شہرت حاصل کرنے کے لیے سجدہ نہ کیا۔

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا اَحمَدُ بنُ مَسعُودٍ الخَیَّاطُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بنُ کَثِیرٍ قَالَ ثَنَا مُخلَدُ بنُ حُسَینٍ عَن هِشَامٍ عَنِ ابنِ سِیرِینَ عَن اَبِی هُرَیرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَالنَّجمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَعَہٗ مَن حَضَرَہٗ مِنَ الجِنِّ وَالاِنسِ وَالشَّجَرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ فرمایا۔ اور آپ کے ساتھ حاضر انسانوں، جنوں اور درختوں نے بھی سجدہ کیا۔

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ النُّعمَانِ قَالَ ثَنَا اَبُو ثَابِتٍ المَدَنِیُّ قَالَ ثَنَا عَبدُ العَزِیزِ بنُ اَبِی حَازِمٍ عَنِ العَلَاءِ عَن اَبِیہِ عَن اَبِی سَلَمَةَ بنِ عَبدِ الرَّحمٰنِ اَنَّہٗ رَاٰی اَبَا هُرَیرَةَ سَجَدَ فِی خَاتِمَةِ النَّجمِ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ یَا اَبَا هُرَیرَةَ رَاَیتَ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَسجُدُ فِیهَا قَالَ لَولَا اَنِّی رَاَیتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَسجُدُ فِیهَا لَمَا سَجَدتُّ فِیهَا۔

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سورۂ نجم کے اختتام پر سجدہ کرتے دیکھا تو پوچھا اے ابوہریرہ! آپ نے اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے دیکھا ہے؟ انھوں نے فرمایا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھا ہوتا تو اس میں سجدہ نہ کرتا۔

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَنَا ابنُ وَهبٍ قَالَ اَخبَرَنِی عَمرُو بنُ الحَارِثِ عَن سَعِیدِ بنِ اَبِی هِلَالٍ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے

marfat.com

عمن اخبرہ عن ابی الدرداء قال سجدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم احد عشرۃ سجدۃ منھن النجم۔

کیے ہیں ان میں سے سورۂ نجم (کا سجدہ) بھی ہے۔

۱۹۴۰- حدثنا فھد قال ثنا الحمانی قال ثنا ابن المبارک عن معمر عن ابن طاؤس عن عکرمۃ بن خالد عن المطلب بن ابی وداعۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ النجم بمکۃ فسجد فلم اسجد معہ لانی کنت علی غیر الاسلام فلن ادعھا ابدا۔

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے مکہ مکرمہ میں سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ کیا میں نے آپ کے ساتھ سجدہ نہ کیا۔ کیونکہ میں مسلمان نہ تھا، پس (اب) میں اسے کبھی نہ چھوڑوں گا۔

ففی ھذہ الآثار تحقیق السجود فیھا ولیس فیما ذکرنا فی الفصل الاول ما ینفی ان یکون فیھا سجدۃ فھذہ اولی لانہ لا یجوز ان یسجد فی غیر موضع سجود وقد یجوز ان یترک السجود فی موضعہ لعارض من العوارض التی ذکرناھا فی الفصل الاول فان قال قائل فان فی ذلک دلالۃ ایضا تدل علی ان لا سجود فیھا۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس (سورت) میں سجدہ ہے۔ پہلی فصل میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس سے سجدے کی نفی کرتی ہو پس یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ جہاں سجدہ نہ ہو وہاں سجدہ کرنا جائز نہیں۔ ان عوارض کی بنیاد پر جن کا ہم نے شروع میں ذکر کیا سجدہ چھوڑنا جائز ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ اس میں بھی سجدہ نہ ہونے پر دلالت ہے اور وہ یوں ذکر کرے۔

۱۹۴۱- فذکر ما حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا احمد بن الحسین اللھبی قال حدثنی ابن ابی فدیک قال حدثنی داؤد بن قیس عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار انہ سأل ابی بن کعب ھل فی المفصل سجدۃ قال لا۔

قال فابی بن کعب قد قرأ علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم القرآن کلہ فلو کان فی المفصل سجود اذا لعلمہ بسجود النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ لما اتی علیہ فی تلاوتہ ولا حجۃ لہ فی ھذا عندنا لانہ قد یحتمل ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترک ذلک لمعنی من المعانی التی ذکرنا فی الفصل الاول وقد ذھب جماعۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سجود التلاوۃ الی

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا مفصل (سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک) میں سجدہ ہے انھوں نے فرمایا نہیں وہ معترض کہے کہ حضرت ابی بن کعب وہ ہیں کہ حضور علیہ السلام نے تمام قرآن ان کے سامنے پڑھا اگر مفصل میں سجدہ ہوتا تو انھیں مقام سجدہ پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ کرنا معلوم ہوتا۔ لیکن ہمارے نزدیک اس روایت میں (اس کے لیے) کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان وجوہات میں سے کسی وجہ سے اسے چھوڑا ہو جن کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ سجدۂ تلاوت واجب نہیں اور تلاوت کرنے والے کو اس کے چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

marfat.com

أَنَّهُ غَيْرُ وَاجِبٍ وَإِلَى أَنَّ التَّالِيَ لَا يُفْسِدُهُ أَنْ لَا يَفْعَلَهُ

١٩٤٢- فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَرَأَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَتَهَيَّئُوا لِلسُّجُودِ فَقَالَ عُمَرُ عَلَى رِسْلِكُمْ إِنَّ اللهَ لَمْ يَكْتُبْهَا عَلَيْنَا إِلَّا أَنْ نَشَاءَ فَقَرَأَهَا وَلَمْ يَسْجُدْ وَمَنَعَهُمْ أَنْ يَسْجُدُوا.

١٩٤٣- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَرَّ سَلْمَانُ بِقَوْمٍ قَدْ قَرَءُوا بِالسَّجْدَةِ فَقِيلَ أَلَا تَسْجُدُ فَقَالَ إِنَّا لَمْ نَقْصِدْ لَهَا

١٩٤٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ لَقَدْ قَرَأَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السَّجْدَةَ وَأَنَا شَاهِدٌ فَلَمْ يَسْجُدْ فَقَامَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَسَجَدَ ثُمَّ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ إِذَا قَرَأْتَ السَّجْدَةَ فَقَالَ إِنِّي إِذَا كُنْتُ فِي صَلٰوةٍ سَجَدْتُ وَإِذَا لَمْ أَكُنْ فِي صَلٰوةٍ فَإِنِّي لَا أَسْجُدُ.

فَهٰؤُلَاءِ الْجِلَّةُ لَمْ يَرَوْهَا وَاجِبَةً وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا لِأَنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ الْمُسَافِرَ إِذَا قَرَأَهَا وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَوْمَى بِهَا وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَنْ يَسْجُدَهَا عَلَى الْأَرْضِ فَكَانَتْ هٰذِهِ صِفَةَ التَّطَوُّعِ لَا صِفَةَ الْفَرْضِ لِأَنَّ لَا يُصَلَّى إِلَّا عَلَى الْأَرْضِ وَالتَّطَوُّعُ يُصَلَّى عَلَى الرَّاحِلَةِ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَذْهَبُونَ فِي السُّجُودِ إِلَى خِلَافِ ذٰلِكَ وَيَقُولُونَ هِيَ وَاجِبَةٌ

ان مروی روایات میں سے یہ ہے۔ حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر آیت سجدہ تلاوت کی قراءت کی اور سجدہ کیا صحابہ کرام نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ کو اسے پڑھا صحابہ کرام سجدے کے لیے تیار ہوئے تو امیر المومنین نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرے رہو اللہ تعالیٰ نے اسے ہم پر لازم نہیں کیا البتہ ہم چاہیں تو کریں تو آپ نے آیت پڑھی لیکن خود بھی سجدہ نہ کیا اور دوسروں کو بھی منع فرما دیا۔

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں۔ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ ایک قوم کے پاس سے گزرے۔ انھوں نے آیت سجدہ پڑھی تھی۔ پوچھا گیا آپ سجدہ نہیں کریں گے فرمایا میں نے اس کا ارادہ نہیں کیا۔

حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے میری موجودگی میں آیت سجدہ تلاوت فرمائی تو انھوں نے سجدہ نہ کیا اس پر حارث بن عبداللہ کھڑے ہوئے اور سجدہ کیا پھر عرض کیا امیر المومنین! آپ کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جبکہ آپ نے آیت سجدہ پڑھی فرمایا جب میں نماز میں ہوتا ہوں تو سجدہ کرتا ہوں اور جب نماز میں نہیں ہوتا تو سجدہ نہیں کرتا۔

تو جلیل القدر صحابہ کرام ہیں جو اسے واجب نہیں سمجھتے اور ہمارے نزدیک قیاس بھی یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں ان کا اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ مسافر جب اسے (آیت سجدہ کو) پڑھے اور وہ سواری پر ہو تو اشارہ کرے اس پر لازم نہیں کہ زمین پر سجدہ کرے، اور یہ نفل کی خاصیت ہے فرض کی نہیں کیونکہ فرض نماز زمین پر ہی ادا ہوتی ہے اور نفل نماز سواری پر بھی ادا ہو جاتی ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ سجدے کے سلسلے میں اس کے خلاف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ واجب

marfat.com

فَثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا اَنَّ مَا ذَكَرُوا عَنْ اُبَيٍّ لَا دَلَالَةَ فِيْهِ عَلٰى اَنْ لَا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ الْحُكْمُ كَانَ فِي السُّجُوْدِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنَ الْمَعَانِي الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ وَسَلْمَانَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ فَتَرَكَ السُّجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ لِذٰلِكَ وَلَعَلَّهٗ اَيْضًا لَمْ يَسْجُدْ فِيْ تِلَاوَةِ مَا فِيْهِ سُجُوْدٌ اَيْضًا مِنْ غَيْرِ الْمُفَصَّلِ **وَقَدْ** خَالَفَ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِيْمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہے جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ جو کچھ انھوں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اس میں مفصل میں سجدہ نہ ہونے پر کوئی دلالت نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سجدہ کا حکم ان وجوہات میں سے ایک کے مطابق ہو جسے ہم نے اس سلسلے میں حضرت عمر، سلمان اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے ذکر کیا پس آپ نے اس بناء پر مفصل میں سجدہ چھوڑ دیا ہو اور شاید آپ نے غیر مفصل میں بھی آیات سجدہ کی تلاوت میں سجدہ نہ کیا ہو، نیز صحابہ کرام کی ایک جماعت نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مسلک کی مخالفت کی ہے۔

۱۹۴۵- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّ عَزَائِمَ السُّجُوْدِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَحٰمٓ وَالنَّجْمُ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

حضرت زر، حضرت علی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سجدے کے بڑے بڑے مقامات "الٓم تنزیل، حٰمٓ اور اقرأ باسم ربک" ہیں۔

۱۹۴۶- **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان نے حضرت عاصم سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۴۷- **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْفَجْرَ بِمَكَّةَ فَقَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ اِذَا زُلْزِلَتْ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی تو دوسری رکعت میں سورۂ نجم پڑھی اس کے بعد سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور "اذا زلزلت" پڑھی۔

۱۹۴۸- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَوَهْبٌ وَرَوْحٌ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ اَنَّهٗ سَمِعَ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَاللَّفْظُ لِرَوْحٍ۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا الفاظ روح (راوی) کے ہیں۔

۱۹۴۹- **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ سَجَدَ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ۔

حضرت ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا۔

marfat.com

۱۹۵۰۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا شعبة عن علي بن زيد عن زرارة بن اوفى عن مسروق قال صليت خلف عثمان الصبح فقرأ النجم فسجد فيها ثم قام فقرأ سورة اخرى۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے صبح کی نماز حضرت عثمان بن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی تو آپ نے سورۂ نجم کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور کوئی دوسری سورت پڑھی۔

۱۹۵۱۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب عن شعبة عن منصور عن ابراهيم عن الاسود ان عمر وعبد الله يعني ابن مسعود سجدا في اذا السماء انشقت قال منصور او احدهما۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا منصور (راوی) کہتے ہیں یا ان میں سے ایک نے سجدہ کیا۔

۱۹۵۲۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا شعبة فذكر باسناده مثله۔

حضرت روح فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۵۳۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا يحيى بن حماد قال ثنا ابو عوانة عن سليمن عن ابراهيم عن الاسود قال رأيت عمر بن الخطاب وعبد الله ابن مسعود يسجدان في اذا السماء انشقت۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

۱۹۵۴۔ حدثنا روح قال ثنا يوسف قال ثنا ابو الاحوص عن ليث عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه عن عبد الله بذلك۔

حضرت عبد الرحمٰن بن اسود اپنے والد سے وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں

۱۹۵۵۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة قال رأيت عمر يسجد في النجم في صلوة الصبح ثم استفتح في سورة اخرى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں سورۂ نجم میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے پھر انھوں نے دوسری سورت شروع فرمائی۔

۱۹۵۶۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال انا مالك عن الزهري عن الاعرج عن ابي هريرة قال صلى بنا عمر فقرأ النجم فسجد فيها۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ نجم پڑھی پھر اس میں سجدہ کیا۔

۱۹۵۷۔ حدثنا فهد قال ثنا ابن ابي مريم قال انا بكر بن مضر قال حدثني عمرو بن الحارث عن بكير ان نافعا حدثه انه رأى ابن عمر يسجد في اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك في غير صلوة۔

حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت نافع نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نماز کے علاوہ "اذا السماء انشقت"، اور "اقراء باسم ربك" میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

marfat.com

۱۹۵۸ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنا سعيد بن اسحٰق قال ثنا شعبة عن اسحٰق بن سويد قال سئل نافع اكان ابن عمر يسجد في الحج سجدتين قال مات ابن عمر ولم يقرأها ولكنه كان يسجد في النجم وفي اقرأ باسم ربك۔

حضرت اسحاق بن سوید فرماتے ہیں حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سورہ حج میں دو سجدے کرتے تھے انھوں نے فرمایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وصال تک اسے نہیں پڑھا البتہ وہ سورہ نجم اور "اقراء باسم ربک" میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۵۹ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا هشام عن يحيى بن كثير عن نافع عن ابن عمر انه كان يسجد في النجم۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سورہ نجم میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۶۰ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا المسعودي قال ثنا عبد الرحمٰن بن الاصبهاني عن ابي عبد الرحمٰن ان ابن مسعود كان يسجد في اذا السماء انشقت۔

حضرت عبدالرحمن بن اصبہانی، حضرت ابو عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۶۱ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا شعبة والثوري وحماد عن عاصم عن زر ان عمارا سجد فيها۔

حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمار (اور ایک نسخہ میں حضرت عثمان ہیں) رضی اللہ عنہ اس میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۶۲ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم عن عبد الرحمٰن الاعرج عن ابي هريرة انه كان يسجد فيها۔

حضرت عبدالرحمن اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اس میں سجدہ کیا۔

فهؤلاء قد خالفوا ابي بن كعب في قوله لا سجود في المفصل۔

تو ان حضرات نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ان کے اس قول کے سلسلے میں مخالفت کی ہے کہ مفصل میں سجدہ نہیں ہے۔

۱۹۶۳ - وقد حدثنا فهد قال ثنا ابن الاصبهاني قال انا شريك عن الاعمش عن ابي ظبيان قال قال لي ابن عباس اي قراءة تقرأ قلت القراءة الاولى قراءة ابن ام عبد فقال هي القراءة الاخرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعرض عليه القرآن في كل عام قال اراه قال في كل شهر رمضان فلما كان العام الذي مات فيه عرضه عليه مرتين فشهد عبد الله ما نسخ وما بدل۔

حضرت ابو ظبیان فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا تم کونسی قرأت پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں پہلی قرأت یعنی حضرت ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ کی قرأت پڑھتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا یہی آخری قرأت ہے ہر سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں قرآن پاک سناتے۔ حضرت اعمش (راوی) فرماتے ہیں میرا خیال ہے انھوں نے ہر رمضان شریف کے الفاظ فرمائے ہیں جب آپ کے وصال کا سال آیا تو آپ نے ان کو دو مرتبہ سنایا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس پر گواہ ہیں جو منسوخ ہوا یا بدلا گیا۔

marfat.com

فهذا عبد الله بن عباس قد أخبر أن عبد الله بن مسعود حضر قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم القرآن مرتين في العام الذي قبض فيه فعلم ما نسخ وما بدل فإن كان في قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم على أبي بن كعب ما قد دل على أن أبيا قد علم ما فيه من السجود من القرآن حتى صار قوله لا سجود في المفصل دليلا على أنه كذلك كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن حضور ابن مسعود قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم القرآن مرتين دليل على أنه قد علم ما فيه السجود من القرآن فصار قوله إن المفصل من السجود ما رويناه عنه حجة **وقال** قوم قد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد في المفصل بمكة فلما هاجر ترك ذلك ورووا ذلك عن ابن عباس من طريق ضعيف لا يثبت مثله ورووا عنه من قوله إنه لا سجود في المفصل۔

۱۹۶۴- حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا الخصيب قال ثنا همام عن ابن جريج عن عطاء أنه سأل ابن عباس عن سجود القرآن فلم يعد عليه في المفصل شيئا۔

وهذا عندنا لو ثبت لكان فاسدا وذلك أن أبا هريرة قد روينا عنه في هذا الباب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد سجد في النجم وأنه كان حاضرا ذلك وأن رسول الله صلى الله عليه وسلم سجد في إذا السماء انشقت وإسلام أبي هريرة ولقاؤه رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما كان بالمدينة قبل وفاته بثلاث سنين وقد رويناه ذلك عنه في مواضعه من كتابنا هذا فدل ذلك على فساد ما ذهب

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما جنھوں نے بتایا کہ جس سال سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس سال حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دو بار آپ کی قرأت قرآن کے وقت حاضر تھے۔ تو انھیں منسوخ و مبدّل کا علم ہو گیا اگر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے قرأت میں وہ بات ہوتی جس سے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے جانا کہ قرآن پاک میں کوئی سجدہ نہیں تاکہ ان کا قول کہ مفصل میں کوئی سجدہ نہیں اس بات کی دلیل ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھی اسی طرح تھا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا دو بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت قرآن میں حاضر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو قرآن پاک کے سجدوں کا علم حاصل ہوا لہٰذا ان کا قول کہ مفصل میں سجدہ ہے جیسا کہ ہم نے ان سے روایت کیا، دلیل قرار پائے گی۔ ایک قوم کہتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مفصل میں سجدہ کرتے تھے جب آپ نے ہجرت فرمائی تو اسے چھوڑ دیا یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ضعیف سند کے ساتھ مروی ہے جس کی مثل ثابت نہیں ہوتی ان سے یہ بھی مروی ہے کہ مفصل میں کوئی سجدہ نہیں۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن پاک میں سجدوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مفصل کے بارے میں کچھ بھی نہ بتایا۔

اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو تو ہمارے نزدیک فاسد ہے۔ کیونکہ ہم نے اسی باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم میں سجدہ فرمایا اور وہ اس وقت وہاں موجود تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین سال پہلے مدینہ طیبہ میں ایمان لائے اور آپ سے ملاقات کی۔ یہ بات ہم نے ان سے دوسرے مقامات پر روایت کی ہے پس یہ پہلے قول والوں کے فساد مذہب پر دلیل ہے۔ نیز سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مفصل میں سجدے کے بارے میں تواتر کیسا تھ

marfat.com

إِلَيْهِ أَهْلُ تِلْكَ الْمَقَالَةِ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُجُودِهِ فِي الْمُفَصَّلِ۔

روایات منقول ہیں۔

۱۹۶۵- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَصَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "اذا السماء انشقت" اور "اقراء باسم ربک الذی خلق" میں دو سجدے کیے ہیں۔

۱۹۶۶- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَوْقَ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا۔

حضرت بکیر بن عبداللہ، حضرت نعیم بن مجمر سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس مسجد کے اوپر نماز پڑھی تو آپ نے "اذا السماء انشقت" پڑھ کر اس کا سجدہ کیا اور فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۹۶۷- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ لَقِيتُهُ فَقُلْتُ أَتَسْجُدُ فِيهَا فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابورافع فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے "اذا السماء انشقت" پڑھنے کے بعد اس کا سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے ملاقات کی اور عرض کیا کیا آپ اس میں سجدہ کرتے ہیں تو فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے پس میں اسے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔

۱۹۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ أَبَدًا۔

حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

۱۹۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ وَزَادَ فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ حَتّٰى أَلْقَاهُ۔

حضرت مروان اصفر نے حضرت ابورافع سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ اس میں یہ اضافہ کیا کہ میں آپ سے ملاقات تک نہیں چھوڑوں گا۔

marfat.com

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا الثَّوْرِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ۔

حضرت عطاء بن مینا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا۔

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ مِينَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

حضرت ایوب بن موسیٰ، حضرت عطاء بن مینا رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ "اقراء باسم ربک" اور "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا۔

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَرَوْحٌ وَاللَّفْظُ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ رَآهُ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَقَالَ لَوْ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا لَمْ أَسْجُدْ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا انھوں نے فرمایا اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ، حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ بِهِمْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا۔

حضرت عبداللہ بن یزید، حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ہمراہ "اذا السماء انشقت" پڑھی پھر سجدہ کیا جب سلام پھیرا تو ان سے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (سورت) میں سجدہ کیا تھا۔

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهُ حِينَ انْصَرَفَ سَجَدْتَ فِي سُورَةٍ مَا رَأَيْتُ النَّاسَ يَسْجُدُونَ فِيهَا فَقَالَ لَوْ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں میں نے سلام کے بعد ان سے عرض کیا کہ آپ نے ایسی سورت میں سجدہ کیا کہ میں نے لوگوں کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا انھوں نے فرمایا اگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

marfat.com

يَسْجُدُ فِيهِمَا لَمَا سَجَدَ ۔

١٩٧٦ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت ابوسلمہ سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "اذا السماء انشقت" میں سجدہ فرمایا۔

١٩٧٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَجُلَيْنِ كِلَاهُمَا خَيْرٌ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَحَدَهُمَا سَجَدَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَفِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ وَكَانَ الَّذِي سَجَدَ أَفْضَلَ مِنَ الَّذِي لَمْ يَسْجُدْ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ فَهُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ ۔

فَهَذَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْهُ الرِّوَايَاتُ أَنَّهُ سَجَدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَإِسْلَامُهُ إِنَّمَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا هَاجَرَ لَمْ يَسْجُدْ فِي الْمُفَصَّلِ ۔

حضرت محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے سے بہتر دو شخصوں سے روایت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک نے "اذا السماء انشقت" اور "اقرا باسم ربک الذی خلق" میں سجدہ کیا اور جس نے سجدہ کیا وہ سجدہ نہ کرنے والے سے افضل ہے پس اگر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں ہیں تو وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی بہتر ہیں۔

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متواتر روایات میں آیا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اذا السماء انشقت میں بھی سجدہ کیا ہے اور وہ مدینہ طیبہ میں اسلام لائے تھے، تو یہ کہنا کیسے جائز ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مفصل (کی سورتوں) میں سجدہ نہیں کیا۔

١٩٧٨ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُودِ الْمُفَصَّلِ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُنَيْنٍ الْيَحْصُبِيِّ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ سَجَدَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَفِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهِمَا ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مفصل میں بھی سجدہ کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن منین یحصبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے "اذا السماء انشقت"، اور اقراء باسم ربک الذی خلق" میں سجدہ کیا اس سلسلے میں آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سجدہ کرتے تھے۔

فَهَذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالسُّجُودِ فِي الْمُفَصَّلِ فِيهِمَا

یہ وہ روایات ہیں جو تواتر کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مفصل میں سجدہ کے سلسلے میں مروی ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں۔

marfat.com

نقول وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمدٍ
واما النظر في ذلك فعلى غير هذا المعنى وذلك
انا رأينا السجود المتفق عليه وهو عشر سجداتٍ
منهن في الاعراف وموضع السجود فيها منها
قوله ان الذين عند ربك لا يستكبرون عن عبادته
ويسبحونه وله يسجدون ومنهن الرعد و
موضع السجود عند قوله عز وجل ولله يسجد
من في السموات والارض طوعا وكرها وظلالهم
بالغدو والاصال ومنهن النحل وموضع
السجود منها عند قوله تعالى ولله يسجد ما في
السموات والارض من دابة الى قوله يؤمرون
ومنهن في سورة بني اسرائيل وموضع السجود
منها عند قوله تعالى ويخرون للاذقان سجدا الى
قوله خشوعا ومنهن سورة مريم وموضع
السجود منها عند قوله واذا تتلى عليهم آيات
الرحمن خروا سجدا وبكيا ومنهن سورة
الحج فيها سجدة في اولها عند قوله الم تر ان الله
يسجد له من في السموات ومن في الارض الى
اخر الآية ومنهن سورة الفرقان وموضع
السجود منها عند قوله واذا قيل لهم اسجدوا
للرحمن الى اخر الآية ومنهن سورة النمل
فيها سجدة عند قوله تعالى يسجدوا لله الذي
يخرج الخبء الى اخر الآية ومنهن الم تنزيل
السجدة فيها سجدة عند قوله تعالى انما يؤمن
بآياتنا الذين الى اخر الآية ومنهن حم
تنزيل من الرحمن الرحيم وموضع السجود منها
فيه اختلاف فقال بعضهم موضعه تعبدون
وقال بعضهم موضعه فان استكبروا فالذين
عند ربك يسبحون له بالليل والنهار وهم لا

امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

جہاں تک غور وفکر اور قیاس کا تعلق ہے تو وہ اس کے خلاف ہے اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں متفق علیہ سجدے گیارہ ہیں۔ ان میں سے ایک سورۂ اعراف میں ہے۔ اور اس میں مقام سجدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے "ان الذین عند ربک الآیہ (۷-۲۰۶) بے شک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں (فرشتے) وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے وہ اس کی تسبیح کرتے اور اسی کے لیے سجدہ کرتے ہیں۔ دوسرا ۔۔۔ سورۂ رعد میں یہ آیت ہے وللہ یسجد۔ الآیہ (۱۳-۱۵) اور اللہ ہی کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا ناخوشی سے اور ان کے سائے صبح وشام۔

تیسرا ۔۔۔ سورۂ نحل میں اس مقام پر ہے وللہ یسجد۔ الآیہ (۱۶-۵۰) اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین پر چلنے والے سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں ۔۔۔ یومرون تک ہے۔ چوتھا ۔۔۔ سورۂ بنی اسرائیل کی یہ آیت ہے ویخرون للاذقان۔ الآیہ (۱۷-۱۰۹) اور روتے ہوئے ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھا دیتا ہے۔ پانچواں ۔۔۔ سورۂ مریم میں اس مقام پر ہے واذا تتلی علیہم آیات الرحمن۔ الآیہ (۱۹-۵۸) جب ان کے سامنے رحمن کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر جاتے ہیں۔

چھٹا ۔۔۔ سورۂ حج کے شروع میں ہے اور وہ یہ آیت ہے الم تر ان اللہ۔ الآیہ (۲۲-۱۸) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔۔۔ آخر آیت تک۔

ساتواں ۔۔۔ سورۂ فرقان کی آیت واذا قیل لہم اسجدوا للرحمن۔ آخر تک (۲۵-۶۰) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمن کیا ہے کیا ہم سجدہ کریں جسے تم کہو اور اس حکم نے ان کا بدکنا اور بڑھا دیا۔ آٹھواں ۔۔۔ سورۂ نمل میں اس آیت کے تحت سجدہ ہے الا یسجدوا للہ۔ الآیہ (۲۷-۲۶) کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو زمین وآسمان کی چھپی ہوئی چیزیں نکالتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اللہ ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔ نواں ۔۔۔ سورۂ الم تنزیل السجدہ میں انما یومن بآیتنا الذین ۔۔۔ آخر تک (۳۲-۱۵)

marfat.com

يَسْمُونَ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى هٰذَا الْمَذْهَبِ الْاٰخِرِ وَاخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فِىْ ذٰلِكَ۔

١٩٧٩۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَسْجُدُ فِى الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى مِنْ حٰمٓ تَنْزِيْلُ۔

١٩٨٠۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّجْدَةِ الَّتِىْ فِىْ حٰمٓ قَالَ اَسْجُدُ بِاٰخِرِ الْاٰيَتَيْنِ۔

١٩٨١۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَجَدَ رَجُلٌ فِى الْاٰيَةِ الْاُوْلٰى مِنْ حٰمٓ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجَّلَ هٰذَا بِالسُّجُوْدِ۔

١٩٨٢۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ اَنَّهٗ كَانَ يَسْجُدُ فِى الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى مِنْ حٰمٓ۔

١٩٨٣۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ مِثْلَهٗ۔

١٩٨٤۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهٗ۔

١٩٨٥۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهٗ۔

١٩٨٦۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَذْكُرُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَسْجُدُ فِى الْاٰيَةِ الْاُوْلٰى مِنْ حٰمٓ۔

١٩٨٧۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا

ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انھیں یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ دسواں حٰم تنزیل کے مقام پر سجدہ میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں اس کا مقام تعبدون (۴۱-۳۷) ہے اور بعض کہتے ہیں فان استکبروا فالذین عند ربك الایہ (۴۱-۳۸) تو اگر یہ تکبر کریں تو وہ جو تمہارے رب کے پاس ہیں رات دن اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور وہ اکتاتے نہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہ دوسرا مذہب ہے۔ متقدمین میں اس کا اختلاف ہے۔

١٩٧٩۔ حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حٰم تنزیل کی دوسری آیت سجدہ میں سجدہ کرتے تھے۔

١٩٨٠۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس سجدہ کے بارے میں پوچھا جو حٰم میں ہے تو انھوں نے فرمایا میں دوسری (آیت سجدہ) پر سجدہ کرتا ہوں۔

١٩٨١۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں ایک شخص نے حٰم کی پہلی آیت سجدہ پر سجدہ کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس نے سجدہ کرنے میں جلدی کی۔

١٩٨٢۔ حضرت مغیرہ، حضرت ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حٰم کی دوسری آیت سجدہ پر سجدہ کرتے تھے۔

حضرت ابن عون، حضرت ابن سیرین سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت سفیان ثوری، لیث سے وہ حضرت مجاہد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت روح فرماتے ہیں ہم سے سعید نے بیان کیا انھوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید ذکر کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حٰم کی پہلی آیت میں سجدہ کرتے تھے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی

هُشَيْمٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْ حٰمٓ مِمَّا قَدِ اتَّفَقَ عَلَيْهِ وَاخْتُلِفَ فِيْ مَوْضِعِهَا وَمَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا مِنَ السُّجُوْدِ فِي السُّوَرِ الْاُخَرِ فَقَدِ اتَّفَقُوْا عَلَيْهَا وَعَلٰى مَوَاضِعِهَا الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا وَكَانَ مَوْضِعُ كُلِّ سَجْدَةٍ مِّنْهَا فَهُوَ مَوْضِعُ اِخْبَارٍ وَلَيْسَ بِمَوْضِعِ اَمْرٍ وَقَدْ رَاَيْنَا السُّجُوْدَ مَذْكُوْرًا فِيْ مَوَاضِعِ اَمْرٍ مِّنْهَا قَوْلُهُ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَمِنْهَا قَوْلُهُ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ فَكُلٌّ قَدِ اتَّفَقَ اَنْ لَّا سُجُوْدَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كُلُّ مَوْضِعٍ مِّمَّا اخْتُلِفَ فِيْهِ هَلْ فِيْهِ سُجُوْدٌ اَمْ لَا اَنْ نَّنْظُرَ فِيْهِ فَاِنْ كَانَ مَوْضِعَ اَمْرٍ فَاِنَّمَا هُوَ تَعْلِيْمٌ فَلَا سُجُوْدَ فِيْهِ وَكُلُّ مَوْضِعٍ فِيْهِ خَبَرٌ عَنِ السُّجُوْدِ فَهُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ فَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النَّجْمِ فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ هُوَ لَيْسَ مَوْضِعَ سَجْدَةِ تِلَاوَةٍ وَهُوَ قَوْلُهُ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا فَذٰلِكَ اَمْرٌ لَيْسَ بِخَبَرٍ فَكَانَ النَّظْرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَنْ لَّا يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي اخْتُلِفَ فِيْهِ اَيْضًا مِنْ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ هُوَ قَوْلُهُ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ فَذٰلِكَ اَمْرٌ وَلَيْسَ بِخَبَرٍ فَالنَّظْرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَنْ لَّا يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ تِلَاوَةٍ وَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَهُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدٍ اَوْ لَا هُوَ قَوْلُهُ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ فَذٰلِكَ مَوْضِعُ اِخْبَارٍ لَا مَوْضِعُ اَمْرٍ فَالنَّظْرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَنْ يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَيَكُوْنُ كُلُّ شَيْءٍ مِّنَ السُّجُوْدِ يُرَدُّ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا فَمَا كَانَ مِنْهُ اَمْرًا رُدَّ اِلٰى شَكْلِهِ مِمَّا ذَكَرْنَا فَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ

مثل روایت کرتے ہیں۔

تو حٰم کے سجدہ پر اتفاق ہے البتہ اس کے مقام میں اختلاف ہے اور اس سے پہلے ہم نے جن سجدوں کا ذکر کیا ہے ان سجدوں اور ان مقامات دونوں پر اتفاق ہے اور ان تمام مقامات سجدہ (کی آیات) میں خبر دی گئی ہے حکم نہیں ہے اور ہم بعض ایسے مقامات دیکھتے ہیں کہ وہاں سجدے کا ذکر ہے اور امر بھی ہے۔ اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "یامریم اقنتی لربک واسجدی"۔ اے مریم! اپنے رب کے لیے جھک جاؤ اور سجدہ کرو"۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وکن من السجدین" اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ"۔ تو ان مقامات میں سجدہ نہ ہونے پر تمام متفق ہیں۔

پس غور و فکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہر اس مقام میں جہاں سجدے کے ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے ہم دیکھیں اگر وہ مقام امر ہے تو وہ محض تعلیم ہے لہٰذا وہاں سجدہ نہ ہوگا اور جہاں سجدے کی خبر دی گئی ہے وہ مقام تلاوت ہے تو سورۂ نجم کے مقام اختلاف کے بارے میں ایک قوم کہتی ہے کہ یہ سجدۂ تلاوت کا مقام ہے اور دوسرے کہتے ہیں وہ سجدۂ تلاوت کی جگہ نہیں ہے اور وہ یہ آیت کریمہ ہے: واسجدوا للہ واعبدو" یہ امر ہے خبر نہیں ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ سجدۂ تلاوت کا مقام نہ ہو۔ دوسرا مقام جہاں اختلاف ہے وہ "اقراء باسم ربک" میں " کلا لا تطعہ واسجد واقترب ہے اور یہ امر ہے خبر نہیں لہٰذا ہماری مذکورہ گفتگو کے مطابق قیاس کا تقاضا ہے کہ یہ سجدۂ تلاوت کا مقام نہیں، ایک اور مقام جس میں اختلاف ہے وہ " اذا السماء انشقت ہے" اور وہ یہ آیت کریمہ ہے فما لھم لا یومنون۔ الآیہ۔ (۲۱-۲۰) پس انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔ یہ مقام خبر ہے امر نہیں۔ لہٰذا ہماری مذکورہ گفتگو کے مطابق اسے سجدۂ تلاوت کا مقام ہونا چاہیے ہر آیت سجدہ کو اسی بات کی طرف لوٹایا جائے گا جس کا ہم نے ذکر کیا اگر وہ امر ہے تو اس جیسی آیات کی طرف لوٹایا جائے گا اور اس میں سجدہ نہیں ہوگا اور جو خبر کے طور پر ہوگا اسے اس طرح

marfat.com

سجود وما كان منه خبرا رد الى شكله من الاخبار
فكان فيه سجود فهذا هو النظر في هذا الباب
فكان يجيء على ذلك ان يكون موضع السجود من
حم هو الموضع الذي ذهب اليه ابن عباس لانه
عنده خبر وهو قوله فان استكبروا فالذين عند
ربك يسبحون له بالليل والنهار وهم لا يسأمون
لا كما ذهب اليه من خالفه لان اولئك جعلوا
السجدة عند امر وهو قوله واسجدوا لله الذي
خلقهن ان كنتم اياه تعبدون، فكان ذلك موضع
امر وكان الموضع الآخر موضع خبر وقد ذكرنا
ان النظر يوجب ان يكون السجود في موضع الخبر
لا في مواضع الامر فكان يجيء على ذلك ان لا يكون
في سورة الحج غير سجدة واحدة لان الثانية
المختلف فيها انما موضعها من يجعلها سجدة
موضع امر وهو قوله اركعوا واسجدوا ربكم
الآية وقد بينا ان مواضع سجود التلاوة هي
مواضع الاخبار لا مواضع الامر فلو خلينا والنظر
لكان القول في سجود التلاوة ان ننظر فما كان
منه موضع امر لم نجعل فيه سجودا وما كان منه
موضع خبر جعلنا فيه سجودا ولكن اتباع ما
ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
اولى وقد اختلف في سورة ص فقال قوم فيه
سجدة وقال آخرون ليس فيها سجدة فكان
النظر عندنا في ذلك ان يكون فيها سجدة لان
الموضع الذي جعله من جعل فيها سجدة
هو موضع خبر لا موضع امر وهو
قوله فاستغفر ربه وخر راكعا واناب فذلك خبر
فالنظر فيه ان يرد حكمه الى حكم اشكاله من
الاخبار فيكون فيه سجدة كما يكون فيها

کی خبر کی طرف لوٹایا جائے گا اور اس میں سجدہ ہوگا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔

اس کے مطابق حٰم میں اسی جگہ سجدہ ہوگا جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اختیار کیا کیونکہ وہ خبر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فان استکبروا فالذین عند ربک یسبحون لہ باللیل والنہار وہم لا یسئمون"۔ اس جگہ نہیں جسے ان کے مخالفین نے اختیار کیا کیونکہ انہوں (مخالفین) نے مقام امر پر سجدہ قرار دیا اور وہ ارشاد خداوندی ہے فاسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون (۴۱-۳۷) "اس اللہ کے لیے سجدہ کرو جس نے ان (سورج اور چاند) کو پیدا کیا اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔" تو اس جگہ امر ہے جبکہ دوسرے مقام پر خبر ہے اور ہم نے بیان کیا کہ قیاس کے مطابق خبر کے مقام پر سجدہ ہوگا امر کی جگہ نہیں۔ اس کے مطابق سورۂ حج میں بھی ایک ہی سجدہ ہوگا کیونکہ دوسرے مقام پر جہاں اختلاف ہے سجدے کے قائلین نے امر والے مقام کو سجدہ قرار دیا اور وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے "وارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم" (۲۲-۷۷) ہم نے بیان کیا ہے کہ سجدہ اس مقام پر ہوگا جہاں خبر ہوگی، امر والی جگہ نہیں اگر ہم قیاس کا اعتبار کرتے تو سجدۂ تلاوت کے بارے میں کہتے جہاں مقام امر ہوتا وہاں سجدہ قرار نہ دیتے اور جو آیت خبر پر مشتمل ہوتی وہاں سجدہ واجب قرار دیتے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہونے والے حکم کی اتباع زیادہ ضروری ہے۔

سورۂ ص میں بھی اختلاف ہے ایک قوم کہتی ہے کہ اس میں سجدہ ہے جبکہ دوسرے کہتے ہیں اس میں سجدہ نہیں ہمارے نزدیک اس میں قیاس سجدے کا مقتضی ہے کیونکہ سجدے کے قائلین نے اس میں مقام خبر پر سجدہ قرار دیا ہے امر کی جگہ پر نہیں اور وہ ارشاد خداوندی ہے "فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب" (۳۸-۲۴) تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا۔ تو یہ خبر ہے لہٰذا قیاس یہ ہے کہ اس کا حکم دیگر مقامات اخبار کی طرف لوٹایا جائے تو جیسے وہاں سجدہ ہے یہاں بھی ہوگا اس سلسلے میں رسول اکرم صلی

marfat.com

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صٓ۔

حضرت عیاض بن عبد اللہ بن سعد، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ص میں سجدہ کیا۔

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ سَاَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السُّجُوْدِ فِيْ صٓ فَقَالَ سَاَلْتُ عَنْهَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اُسْجُدْ فِيْ صٓ فَتَلَا عَلَيَّ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ مِنَ الْاَنْعَامِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِلٰى قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ فَكَانَ دَاوٗدُ مِمَّنْ اُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْتَدِيَ بِهٖ۔

حضرت عوام بن حوشب فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے سورۂ ص میں سجدہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا ص میں سجدہ کرو پھر انھوں نے مجھے سورۂ انعام کی یہ آیات پڑھ کر سنائیں "ومن ذریتہ داؤد وسلیمن ——— اولئک الذین ہدی اللہ فبہداھم اقتداہ" ——— تک (۶۔ ۸۴ تا ۹۰) تو حضرت داؤد علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کے راستے پر چلنے کو کہا گیا ہے (یعنی نبوت کے اعتبار سے دونوں کا راستہ ایک ہے)

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ السَّجْدَةِ فِيْ صٓ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ فَنَرَى السُّجُوْدَ فِيْ صٓ اِتِّبَاعًا لِمَا قَدْ رُوِيَ فِيْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلِمَا تَدُلُّ عَلَيْهِ النَّظْرُ وَنَرَى السُّجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ فِي النَّجْمِ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ لِمَا قَدْ ثَبَتَ فِيْهِ الرِّوَايَةُ فِي السُّجُوْدِ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَرٰى اَنْ لَا سُجُوْدَ فِيْ اٰخِرِ الْحَجِّ لِمَا قَدْ نَفَاهُ مَا ذَكَرْنَاهُ مِنَ النَّظْرِ وَلِاَنَّهٗ مَوْضِعُ تَعْلِيْمٍ لَا مَوْضِعُ خَبَرٍ وَمَوَاضِعُ التَّعْلِيْمِ لَا سُجُوْدَ فِيْهَا لِلتِّلَاوَةِ وَقَدِ اخْتَلَفَ فِيْ ذٰلِكَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۂ ص میں سجدے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا "اولئک الذین ہدی اللہ فبہداھم اقتداہ" تو ہم نے یہی موقف اختیار کیا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کی اتباع اور قیاس کی روشنی میں سورۂ ص میں سجدے کے قائل ہیں۔ مفصل میں سورۂ نجم، "اذا السماء انشقت" اور اقراء باسم ربک الذی خلق" میں بھی سجدہ مانتے ہیں کیونکہ اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث میں سجدہ ثابت ہے سورۂ حج کے آخر میں سجدہ کا نظریہ نہیں رکھتے جیسا کہ ہم قیاس کی روشنی میں اس کی نفی کر چکے ہیں نیز وہ مقام تعلیم ہے۔ خبر کا مقام نہیں اور جہاں تعلیم مقصود ہو وہاں سجدۂ تلاوت نہیں ہوتا۔ اس سلسلے میں متقدمین کا اختلاف ہے۔

marfat.com

۱۹۹۱- فَمَا رُوِیَ عَنْهُمْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَأَنِیْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اُخْتٍ لَنَا يُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فِيْمَا اَعْلَمُ قَالَ سَعْدٌ صَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِالْحَجِّ وَسَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ۔

۱۹۹۲- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِیَّ سَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ۔

۱۹۹۳- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

۱۹۹۴- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَخَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ يُحَدِّثَانِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّهٗ رَاٰی اَبَا الدَّرْدَاءِ سَجَدَ فِی الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۹۹۵- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى الثَّعْلَبِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِیْ سُجُوْدِ الْحَجِّ الْاَوَّلُ عَزِيْمَةٌ وَالْاٰخِرُ تَعْلِيْمٌ فَبِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا نَأْخُذُ وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ مِمَّا جَاءَتْ بِهِ الْاٰثَارُ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت سعد بن ابراہیم نے بتایا کہ میں نے اپنے بھانجے سے سنا جسے عبداللہ بن ثعلبہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی مجھے یہی یاد ہے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ حج کی تلاوت کی اور اس میں دو سجدے کیے۔

حضرت صفوان بن محرز فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس (سورت) میں دو سجدے کیے۔

حضرت مالک نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت یزید بن خمیر فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان سے سنا کہ وہ دونوں حضرت جبیر بن نفیر سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو سورۂ حج میں دو سجدے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سورۂ حج کے پہلے سجدے میں رخصت اور دوسرے میں تعلیم ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

اس باب میں ہم نے روایات کی روشنی میں جو کچھ اپنایا وہی امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّیْ فِیْ رَحْلِهٖ ثُمَّ يَأْتِی الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ

باب: کوئی شخص اپنی منزل میں نماز پڑھ کر مسجد میں آئے اور لوگ ابھی نماز پڑھ رہے ہوں تو کیا کرے

۱۹۹۶- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ بُسْرِ

حضرت بسر بن محجن دیلی اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نماز کھڑی ہو گئی تھی

marfat.com

بن محجن الدئلي عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه راه وقد اقيمت الصلوة فقال فجلست ولم اقم للصلوة قال لي الست مسلما قلت بلى قال فما منعك ان تصلي معنا فقلت قد كنت صليت مع اهلي فقال صل مع الناس وان كنت قد صليت مع اهلك ـ

تو میں بیٹھ گیا اور نماز کے لیے کھڑا نہ ہوا آپ نے نماز مکمل کرنے کے بعد فرمایا کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا۔ میں نے عرض کیا میں گھر والوں کے ساتھ پڑھ چکا تھا فرمایا لوگوں کے ساتھ پڑھا کرو اگرچہ گھر والوں کے ساتھ پڑھ چکے ہو۔

۱۹۹۷۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا يحيى بن صالح الوحاظي قال ثنا سليمن بن بلال قال حدثني زيد بن اسلم عن بسر بن محجن الدئلي عن ابيه قال صليت في بيتي الظهر او العصر ثم خرجت الى المسجد فوجدت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم جالسا وحوله اصحابه ثم اقيمت الصلوة ثم ذكر نحوه ـ

حضرت زید بن اسلم، بسر بن محجن دئلی (دؤلی) سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ظہر یا عصر کی نماز گھر میں پڑھی پھر مسجد کی طرف گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے ہوئے پایا۔ صحابہ کرام آپ کے اردگرد تھے پھر نماز کھڑی ہوئی پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۹۸۔ حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي ح وحدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قالا ثنا سفيان عن زيد بن اسلم عن بسر بن محجن الدئلي عن ابيه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم نحوه غير انه لم يذكر اي صلوة هي ـ

حضرت سفیان، زید بن اسلم سے وہ بسر بن محجن دئلی (دؤلی) سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ وہ کونسی نماز تھی۔

۱۹۹۹۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن زيد بن اسلم عن بسر بن محجن الدئلي عن ابيه او عن عمه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ـ

حضرت مالک، زید بن اسلم سے وہ بسر بن محجن دئلی (دؤلی) سے وہ اپنے باپ یا چچا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۰۰۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا وهب ابن جرير ح وحدثنا ابن ابي داود قال ثنا سليمان بن حرب قالا ثنا شعبة عن ابي عمران عن عبد الله بن الصامت عن ابي ذر قال اوصاني خليلي صلى الله عليه واله وسلم ان اصلي الصلوة لوقتها وان ادركت الامام وقد سبقك فقد اجزأتك صلوتك والا فهي لك نافلة ـ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے خلیل (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے وقت پر نماز پڑھنے کی وصیت فرمائی اور یہ کہ اگر تم امام کو اپنے سے سبقت کرنے والا پاؤ تو تمہیں تمہاری نماز کافی ہوگی ورنہ یہ (امام کے ساتھ نماز) تمہارے لیے نفل ہوں گے۔

marfat.com

٢٠٠١- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ ثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ يَرْفَعُهُ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِي فَقَالَ لِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا ثُمَّ قَالَ لِي صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اخْرُجْ وَإِنْ كُنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّي۔

٢٠٠٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ السَّوَائِيَّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ إِذَا رَجُلَانِ جَالِسَانِ فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَأُتِيَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ أَوْ قَالَ تَطَوُّعٌ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي بَيْتِهٖ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً أَيَّ صَلٰوةٍ كَانَتْ ثُمَّ جَاءَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّونَ صَلَّاهَا مَعَهُمْ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا كُلُّ صَلٰوةٍ يَجُوزُ التَّطَوُّعُ بَعْدَهَا فَلَا بَأْسَ أَنْ يَفْعَلَ فِيهَا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ صَلٰوتِهٖ إِيَّاهَا مَعَ الْإِمَامِ عَلٰى أَنَّهَا نَافِلَةٌ لَهٗ غَيْرَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمْ كَرِهُوا أَنْ تُعَادَ لِأَنَّهَا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ران پر (ہاتھ) مار کر فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم ایسی قوم باقی رہو گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے پھر مجھے فرمایا وقت پر نماز پڑھو پھر (مسجد کی طرف) نکلو اگر مسجد میں ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو ان کے ساتھ (نفل نماز) پڑھو یہ کہو کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں پس (اب) نہیں پڑھتا۔

حضرت جابر بن یزید بن اسود سوائی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسجد خیف میں فجر کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا دو شخص مسجد کے پچھلے حصے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ان دونوں کے پاس تشریف لائے اور (خوف کے مارے) ان کے کاندھے کانپ رہے تھے آپ نے فرمایا تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنی منزل میں نماز پڑھ چکے تھے فرمایا (آئندہ) ایسا نہ کرنا جب تم اپنی منزل میں نماز پڑھ لو پھر لوگوں کے پاس (مسجد میں) آؤ اور وہ نماز پڑھ رہے ہوں تو ان کے ساتھ پڑھو یہ تمہارے لیے نفلی نماز ہوگی (راوی کو شک ہے کہ) نافلہ کا لفظ فرمایا یا لفظ تطوع فرمایا۔

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپنایا انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی شخص فرض نماز گھر میں پڑھے چاہے وہ کوئی بھی نماز ہو پھر مسجد میں آئے اور لوگوں کو نماز کی حالت میں پائے تو ان کے ساتھ پڑھے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے اس نماز میں وہ عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں جس کا تم نے ذکر کیا کہ امام کے ساتھ نماز پڑھے وہ اس کے لیے نفلی ہو جائینگی لیکن مغرب میں ایسا نہ کرے کیوں کہ اسے لوٹانا مکروہ ہے

marfat.com

إِنْ أُعِيدَتْ كَانَتْ تَطَوُّعًا وَالتَّطَوُّعُ لَا يَكُونُ
وِتْرًا إِنَّمَا يَكُونُ شَفْعًا وَكُلُّ صَلٰوةٍ لَا يَجُوزُ التَّطَوُّعُ
بَعْدَهَا فَلَا يَنْبَغِي أَنْ تُعِيدَهَا مَعَ الْإِمَامِ لِأَنَّهَا
تَكُونُ تَطَوُّعًا فِي وَقْتٍ لَا يَجُوزُ فِيهِ التَّطَوُّعُ وَاحْتَجُّوا
فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي نَهْيِهِ عَنِ الصَّلٰوةِ
بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ
حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيدِهِ فِي
غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فَذٰلِكَ عِنْدَهُمْ
نَاسِخٌ لِمَا رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَقَالُوا إِنَّهُ
لَمَّا بُيِّنَ فِي بَعْضِ الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ فَقَالَ فَصَلُّوهَا
فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ أَوْ قَالَ تَطَوُّعٌ وَنُهِيَ عَنِ التَّطَوُّعِ
فِي هٰذِهِ الْآثَارِ الْأُخَرِ وَأُجْمِعَ عَلَى اسْتِعْمَالِهَا
كَانَ ذٰلِكَ دَاخِلًا فِيهَا نَاسِخًا لِمَا قَدْ تَقَدَّمَهُ
مِمَّا قَدْ خَالَفَهُ وَمِنْ تِلْكَ الْآثَارِ مَا لَمْ يَقُلْ
فِيهِ فَإِنَّهَا لَكُمْ تَطَوُّعٌ فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ
مَعْنَاهُ مَعْنَى هٰذَا الَّذِي بُيِّنَ فِيهِ فَقَالَ فَإِنَّهَا
لَكُمْ تَطَوُّعٌ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ كَانَ فِي وَقْتٍ
كَانُوا يُصَلُّونَ فِيهِ الْمَفْرُوضَةَ مَرَّتَيْنِ فَيَكُونَانِ
جَمِيعًا فَرِيضَتَيْنِ ثُمَّ نُهُوا عَنْ ذٰلِكَ فَعَلَى أَيِّ
الْأَمْرَيْنِ كَانَ فَإِنَّهُ قَدْ نَسَخَهُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَ
مِمَّنْ قَالَ بِأَنَّهُ لَا يُعَادُ مِنَ الصَّلٰوةِ إِلَّا الظُّهْرُ وَ
الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ
وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اس لیے کہ اگر اسے لوٹائے گا تو وہ نفل نماز ہوگی اور نفل طاق رکعتیں نہیں ہوتے وہ جوڑا جوڑا ہوتے ہیں اور جن نمازوں کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ان میں امام کے ساتھ اعادہ نہ کرے کیونکہ یہ ایسے وقت میں نفل ہوں گے جب نفل پڑھنا جائز نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ان روایات سے استدلال کیا ہے جن میں آپ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہم نے یہ روایات ان کی اسناد کے ساتھ اس کتاب کے دوسرے مقام پر ذکر کی ہیں تو ان کے نزدیک یہ روایات اس باب کے شروع میں مروی روایات کے لیے ناسخ ہیں وہ فرماتے ہیں جب پہلی روایت میں بیان ہوا کہ آپ نے فرمایا اسے پڑھو یہ تمہاری نفل نماز ہے (نفل یا تطوع کا لفظ فرمایا) اور ان پچھلی روایات میں نوافل پڑھنے سے منع فرمایا اور ان (پہلی روایات) پر بھی عمل کرنے پر اتفاق ہے تو ان کا حکم یہی ہوگا اور یہ ان پہلی روایات کے لیے ناسخ ہوں گی جو ان کے خلاف ہیں اور بعض روایات میں آپ نے یہ بات نہیں فرمائی کہ وہ تمہارے لیے نفل ہیں تو ممکن ہے ان کا معنیٰ وہی ہو جو اس میں بیان ہوا کہ کہ آپ نے فرمایا وہ تمہارے لیے نفل ہیں اور ہو سکتا ہے یہ اس وقت کی بات ہو جب وہ ایک فرض دوبار پڑھتے تھے تو یہ دونوں نمازیں فرض ہوں گی پھر اس سے منع کر دیا گیا جو بھی بات ہو یہ پہلی روایات کے لیے ناسخ ہیں جن لوگوں کے نزدیک ظہر اور عشاء کے علاوہ دوبارہ نماز پڑھنا جائز نہیں ان میں حضرت امام ابوحنیفہ رح امام ابو یوسف رح اور امام محمد رحمہم اللہ بھی ہیں۔

٢٠٠٣- وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ
الْمُتَقَدِّمِينَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ
بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ نَاعِمِ بْنِ أُجَيْلٍ مَوْلَى أُمِّ
سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْخُلُ الْمَسْجِدَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

اس ضمن میں متقدمین کی ایک جماعت سے بھی مروی ہے حضرت ناعم بن اجیل جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے فرماتے ہیں میں نماز مغرب کے لیے مسجد میں داخل ہوتا تو کچھ صحابہ کرام کو مسجد کے آخر میں بیٹھے ہوئے دیکھتا جب کہ باقی

marfat.com

فَاَرٰی رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فِیْ اٰخِرِ الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ فِیْہِ قَدْ صَلَّوْا فِیْ بُیُوْتِھِمْ۔

لوگ نماز میں ہوتے یہ حضرات گھروں میں نماز پڑھ چکے ہوتے تھے۔

فَھٰؤُلَاءِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانُوْا لَا یُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ فِی الْمَسْجِدِ لَمَّا کَانُوْا قَدْ صَلَّوْھَا فِیْ بُیُوْتِھِمْ وَلَا یُنْکِرُ ذٰلِکَ عَلَیْھِمْ غَیْرُھُمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیْضًا فَذٰلِکَ دَلِیْلٌ عِنْدَنَا عَلٰی نَسْخِ مَا قَدْ کَانَ تَقَدَّمَہٗ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ مِثْلُ ذٰلِکَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَھَبَ اِلَیْھِمْ جَمِیْعًا حَتّٰی یَکُوْنُوْا عَلٰی خِلَافِہٖ وَلٰکِنْ کَانَ ذٰلِکَ مِنْھُمْ لِمَا قَدْ ثَبَتَ عِنْدَھُمْ فِیْہِ مِنْ نَسْخِ ذٰلِکَ الْقَوْلِ۔

تو یہ صحابہ کرام ہیں جو گھروں میں نماز پڑھنے کی صورت میں مسجد میں مغرب کی نماز نہیں پڑھتے تھے اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (اس سلسلے میں) ان کی مخالفت بھی نہیں فرمائی، تو ہمارے نزدیک یہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس پہلے قول کے لیے ناسخ ہے کیونکہ یہ بات جائز نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا قول ماننے کے باوجود وہ اس کے خلاف چلیں بلکہ ان کے نزدیک اس کا نسخ ضرور ثابت ہو چکا ہے۔

۲۰۰۴- وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَیْرِہٖ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اِنْ صَلَّیْتَ فِیْ اَھْلِکَ ثُمَّ اَدْرَکْتَ الصَّلٰوۃَ فَصَلِّھَا اِلَّا الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ فَاِنَّھُمَا لَا یُعَادَانِ فِیْ یَوْمٍ۔

حضرت ابن عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہ بات مروی ہے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تم گھر میں نماز پڑھ لو پھر نماز (باجماعت) کو پاؤ تو صبح اور مغرب کے علاوہ (نمازیں) پڑھو کیونکہ دو نمازیں ایک دن میں دوبارہ نہیں پڑھی جاتیں۔

۲۰۰۵- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِیْرَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یُّعَادَ الْمَغْرِبُ اِلَّا اَنْ یَّخْشٰی رَجُلٌ سُلْطَانًا فَیُصَلِّیْھَا ثُمَّ یَشْفَعُ بِرَکْعَۃٍ۔

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم مغرب کی نماز لوٹانا ناپسند کرتے تھے البتہ اگر کسی شخص کو حکمران کا ڈر ہو تو اسے پڑھ کر ایک رکعت کے ساتھ جفت بنا دے۔

بَابُ ۷۸ اَلرَّجُلُ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ ھَلْ یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّرْکَعَ اَمْ لَا

باب ۷۸: خطبۂ جمعہ کے دوران مسجد میں آنے والا نماز پڑھے یا نہ۔

۲۰۰۶- حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سُلیک غطفانی

اللَّيْثِ قَالَ ثنا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُلَيْكُ الْغَطَفَانِيُّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا

رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے حضرت سُلیک نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے دو رکعتیں پڑھی ہیں! انہوں نے عرض کیا "نہیں"، آپ نے فرمایا اُٹھ کر پڑھو۔

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثنا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے عمرو بن دینار نے بتایا انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثنا أَحْمَدُ بْنُ أَشْكَابٍ الْكُوفِيُّ قَالَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ لِيَجْلِسْ۔

حضرت سفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے وہ بیٹھ گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو دو مختصر رکعتیں پڑھے پھر بیٹھ جائے۔

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثنا أَبِي قَالَ ثنا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ حَدِيثَ سُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ ثُمَّ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا سُلَيْكُ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

حضرت اعمش فرماتے ہیں میں نے ابو صالح کو حضرت سُلیک غطفانی کی حدیث ذکر کرتے ہوئے سنا پھر اس کے بعد ابو سفیان سے سنا فرماتے تھے میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا اے سُلیک اُٹھو اور دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھو انہیں مختصر کرو پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیے کہ دو خفیف رکعتیں

marfat.com

فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا۔

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُلَيْكِ بْنِ هُدْبَةَ الْغَطَفَانِيِّ أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا۔

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَادَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يَقُولُ ادْنُ حَتَّى دَنَا فَأَمَرَهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ وَعَلَيْهِ خِرْقَةٌ خَلَقٌ ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ فَأَمَرَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ صَنَعَ ذٰلِكَ فِي الْجُمُعَةِ الثَّالِثَةِ فَأَمَرَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ تَصَدَّقُوا فَأَلْقَوُا الثِّيَابَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَصَدَّقُوا فَأَلْقَى الرَّجُلُ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ ثَوْبَهُ۔

اختصار کے ساتھ پڑھے۔

حضرت حسن، حضرت سُلیک بن ہدبہ غطفانی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کے دن آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ نے فرمایا کیا تم نے دو رکعتیں پڑھی ہیں عرض کیا نہیں، فرمایا دو رکعتیں پڑھو اور انہیں مختصر کرو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آواز دی آپ مسلسل فرماتے رہے قریب ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ قریب ہو گیا تو آپ نے اسے حکم فرمایا چنانچہ اس نے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اس پر ایک پرانا کپڑا تھا پھر دوسرے جمعہ پر اسی طرح کیا تو آپ نے اسے اس کی مثل حکم فرمایا پھر تیسرے جمعہ بھی اسی طرح کیا تو آپ نے اسے وہی حکم دیا (اس کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا صدقہ دو چنانچہ انہوں نے کپڑے ڈال دیئے تو آپ نے اس شخص کو دو کپڑے اٹھانے کا حکم دیا پھر لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا تو اس شخص نے ایک کپڑا ڈال دیا، اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور اسے کپڑا اٹھانے کا حکم فرمایا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مسلک ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن اس وقت مسجد میں داخل ہو جب امام منبر پر خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہئے کہ دو مختصر رکعتیں پڑھے۔ انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا۔

marfat.com

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَجْلِسَ وَلَا يَرْكَعُ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ اَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ سُلَيْكًا بِمَا اَمَرَهُ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ فَقَطَعَ بِذٰلِكَ خُطْبَتَهُ اِرَادَةً مِنْهُ اَنْ يُعَلِّمَ النَّاسَ كَيْفَ يَفْعَلُوْنَ اِذَا دَخَلُوا الْمَسْجِدَ ثُمَّ اسْتَاْنَفَ الْخُطْبَةَ وَيَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ بَنٰى عَلٰى خُطْبَتِهٖ وَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُنْسَخَ الْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ نُسِخَ الْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَنُسِخَ اَيْضًا فِي الْخُطْبَةِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَا اَمَرَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَيَكُوْنُ سُنَّةً مَعْمُوْلًا بِهَا فَنَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ شَيْءٌ يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اسے چاہیے بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کو وہ حکم دیتے ہوئے خطبہ چھوڑ دیا ہو تاکہ لوگوں کو تعلیم دیں کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوں تو کیا کریں پھر آپ نے نئے سرے سے خطبہ شروع فرمایا ہو۔ اور ممکن ہے آپ نے اپنے خطبے پر بنا کی ہو اور یہ واقعہ نماز میں کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہو پھر نماز میں کلام کے منسوخ ہونے کے ساتھ ساتھ خطبہ میں کلام کرنا بھی منسوخ ہو گیا اور یہ بھی جائز ہے کہ آپ نے انہیں اسی بنیاد پر حکم دیا ہو جو پہلے قول والوں کا خیال ہے اور اسی طریقے پر عمل ہوتا ہو، تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۲۰۱۳- فَاِذَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى جَنْبِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِجْلِسْ فَقَدْ اٰذَيْتَ وَاٰنَيْتَ قَالَ اَبُو الزَّاهِرِيَّةِ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ حَتّٰى يَخْرُجَ الْاِمَامُ۔

حضرت ابو الزاہریہ، حضرت عبد اللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن ان کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص آیا اور اس نے لوگوں کی گردنیں پھلانگنا شروع کر دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھو تم نے لوگوں کو اذیت دی اور خود دیر سے آئے ابو الزاہریہ فرماتے ہیں ہم امام کے (منبر کی طرف) نکلنے تک باتیں کیا کرتے تھے تو تم نہیں دیکھتے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بیٹھنے کا حکم دیا نماز پڑھنے کا نہیں تو یہ حدیث حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ هٰذَا الرَّجُلَ بِالْجُلُوْسِ وَلَمْ يَاْمُرْهُ بِالصَّلٰوةِ فَهٰذَا يُخَالِفُ حَدِيْثَ سُلَيْكٍ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ حَالِ اِبَاحَةِ الْاَفْعَالِ فِي الْخُطْبَةِ قَبْلَ اَنْ يُنْهٰى عَنْهَا اَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ فَاَلْقَى النَّاسُ ثِيَابَهُمْ وَقَدْ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ نَزْعَ الرَّجُلِ ثَوْبَهٗ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم نے شروع میں ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ یہ اس زمانے کی بات ہے جب خطبہ میں عمل جائز تھا اور ابھی اس سے روکا نہیں گیا تھا کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے فرمایا: پس لوگوں نے کپڑے ڈال دیئے؛ حالانکہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ امام کے خطبہ کے دوران کسی آدمی کا کپڑے اتارنا مکروہ ہے دوران خطبہ کنکریوں کو ہاتھ لگانا مکروہ ہے اور دوران خطبہ اپنے ساتھی سے کہنا کہ خاموش رہو مکروہ ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

وَاِنَّ مَسَّهُ الْحَصَا وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ وَاَنَّ قَوْلَهُ لِصَاحِبِهِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ اَيْضًا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ مَا كَانَ اَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ سُلَيْكًا وَالرَّجُلَ الَّذِىْ اَمَرَهُ بِالصَّدَقَةِ عَلَيْهِ كَانَ فِىْ حَالِ الْحُكْمِ فِيْهَا فِىْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ الْحُكْمِ فِيْمَا بَعْدُ **وَلَقَدْ** تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَا۔

۲۰۱۴۔ **حَدَّثَنَا** بِذٰلِكَ يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

۲۰۱۵۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانٍ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۲۰۱۶۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَوْتَ فَاِذَا كَانَ قَوْلُ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ لَغْوًا كَانَ قَوْلُ الْاِمَامِ لِلرَّجُلِ قُمْ فَصَلِّ لَغْوًا اَيْضًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوَقْتَ الَّذِىْ كَانَ فِيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ الْاَمْرُ لِسُلَيْكٍ بِمَا اَمَرَهُ بِهِ كَانَ الْحُكْمُ مِنْهُ فِىْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ الْحُكْمِ فِىْ وَقْتِ الَّذِىْ جُعِلَ مِثْلَ

نے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کو جو حکم دیا اور اس طرح آپ نے اس شخص کے لیے صدقے کا حکم دیا تو یہ اس "دور کے حکمِ اسلام کے مطابق تھا بعد والا حکم اس کے خلاف ہے اور متواتر روایات سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام کے خطبہ کے دوران اپنے ساتھی سے کہے خاموش رہو تو اس نے لغو کام کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور اس وقت امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے فضول کام کیا۔

حضرت ابن جریج، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ اور سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے ساتھی کو کہو "خاموش رہو" تو تم نے فضول کام کیا۔ لہٰذا جب خطبۂ امام کے دوران اپنے ساتھی کو خاموش رہنے کے لیے کہنا لغو کام ہے تو امام کا کسی شخص کو کہنا کہ اُٹھو اور نماز پڑھو یہ بھی لغو ہوگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کو وہ حکم دیا اس وقت کا شرعی حکم اس وقت کے حکم کے خلاف تھا جب آپ نے اس قسم کے کام کو لغو قرار دیا۔

marfat.com

٢٠١٧ - وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَتَلَا اٰيَةً وَاِلٰى جَنْبِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اُبَيُّ مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَاَبٰى اَنْ يُّكَلِّمَنِيْ حَتّٰى اِذَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ قَالَ مَا لَكَ مِنْ جُمُعَتِكَ اِلَّا مَا لَغَوْتَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَجِئْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَلَوْتَ اٰيَةً وَاِلٰى جَنْبِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَسَاَلْتُهٗ مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَاَبٰى اَنْ يُّكَلِّمَنِيْ حَتّٰى اِذَا نَزَلْتَ زَعَمَ اَنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ جُمُعَتِيْ اِلَّا مَا لَغَوْتُ قَالَ صَدَقَ اِذَا سَمِعْتَ اِمَامَكَ يَتَكَلَّمُ فَاَنْصِتْ حَتّٰى يَنْصَرِفَ۔

٢٠١٨ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَاَ سُوْرَةً فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهٗ فَقَالَ اُبَيٌّ لِاَبِيْ ذَرٍّ مَا لَكَ مِنْ صَلٰوتِكَ اِلَّا مَا لَغَوْتَ فَدَخَلَ اَبُوْ ذَرٍّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَدَقَ اُبَيٌّ۔

فَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْاِنْصَاتِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ وَجَعَلَ حُكْمَهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کی بات مروی ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہو کر لوگوں کو خطبہ دینے لگے تو آپ نے ایک آیت پڑھی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ میرے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے میں نے پوچھا اے اُبی! یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ انہوں نے بات کرنے سے انکار کر دیا حتی کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے تو انہوں نے فرمایا تم نے فضول کام کیا تمہیں جمعہ کا کوئی ثواب نہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے تو میں حاضر ہوا اور بتاتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایک آیت تلاوت فرمائی اور میرے پاس حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے میں نے اُن سے پوچھا کہ یہ آیت کب نازل ہوئی ہے تو انہوں نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اور جب آپ اُترے تو انہوں نے بتایا کہ میرے لیے جمعہ کا کوئی ثواب نہیں میں نے فضول کام کیا ہے آپ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا جب تم امام کو خطبہ دیتے ہوئے سنو تو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے ایک سورت پڑھی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ سورت کب نازل ہوئی انہوں نے اس کا جواب نہ دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت اُبی بن کعب نے حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہما) سے فرمایا تمہیں نماز سے کچھ حاصل نہ ہوا تم نے فضول کام کیا چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا حضرت اُبی بن کعب نے سچ کہا۔

پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا اور اس کا حکم نماز کے حکم کی طرح قرار دیا نیز اس میں کلام کو

marfat.com

فِیْ ذٰلِكَ لِحُكْمِ الصَّلٰوةِ وَجَعَلَ الْكَلَامَ فِیْهَا لَغْوًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الصَّلٰوةَ فِیْهَا مَكْرُوْهَةٌ فَاِذَا كَانَ النَّاسُ مَنْهِیِّیْنَ عَنِ الْكَلَامِ مَا دَامَ الْاِمَامُ یَخْطُبُ كَانَ كَذٰلِكَ الْاِمَامُ مَنْهِیًّا عَنِ الْكَلَامِ مَا دَامَ یَخْطُبُ بِغَیْرِ الْخُطْبَةِ اَلَا تَرٰی اَنَّ الْمَامُوْمِیْنَ مَمْنُوْعُوْنَ عَنِ الْكَلَامِ فِی الصَّلٰوةِ فَكَذٰلِكَ الْاِمَامُ فَكَانَ مَا مُنِعَ مِنْهُ غَیْرُ الْاِمَامِ فَقَدْ مُنِعَ مِنْهُ الْاِمَامُ فَكَذٰلِكَ لِمَا مُنِعَ غَیْرُ الْاِمَامِ مِنَ الْكَلَامِ فِی الْخُطْبَةِ كَانَ الْاِمَامُ مُنِعَ بِذٰلِكَ اَیْضًا مِّنَ الْكَلَامِ فِی الْخُطْبَةِ بِمَا هُوَ مِنْ غَیْرِهَا۔

لغو قرار دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس (خطبہ) کے دوران نماز مکروہ ہے پس جب لوگوں کو خطبہ کے دوران گفتگو سے ممانعت ہے تو امام بھی جب تک خطبہ دے رہا ہو، خطبے کے علاوہ کوئی کلام نہیں کر سکتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ مقتدیوں کو نماز کے دوران کلام کرنے سے منع کیا گیا ہے تو امام کا بھی یہی حکم ہے پس جس بات سے امام کے غیر کو روکا گیا اس سے امام کو بھی منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح جب غیر امام کو خطبہ کے دوران گفتگو سے روکا گیا تو امام کو خطبہ کے علاوہ گفتگو سے دوران خطبہ ممانعت ہے۔

۲۰۱۹۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْبَاغَنْدِیُّ قَالَا ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِیْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْجُمُعَةُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْجُمُعَةُ قُلْتُ فِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ هُوَ الْیَوْمُ الَّذِیْ جُمِعَ فِیْهِ اَبُوْكَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اُخْبِرُكَ عَنِ الْجُمُعَةِ مَا مِنْ اَحَدٍ یَتَطَهَّرُ ثُمَّ یَمْشِیْ اِلَی الْجُمُعَةِ ثُمَّ یُنْصِتُ حَتّٰی یَقْضِیَ الْاِمَامُ صَلٰوتَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ كَفَّارَةً مَّا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِیْ قَبْلَهَا مَا اجْتَنَبَ الْمَقْتَلَةَ۔

اس سلسلے میں بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو جمعہ کیا ہے؟ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو جمعہ کیا ہے؟ میں نے تیسری یا چوتھی بار عرض کیا یہ وہ دن ہے جب آپ کے باپ (حضرت آدم علیہ السلام) کو (حضرت حوا علیہا السلام سے) ملایا گیا فرمایا نہیں بلکہ میں تمہیں جمعہ کے بارے میں بتاتا ہوں کوئی ایسا شخص نہیں جو پاک صاف ہو کر جمعہ کے لیے جائے پھر امام کے نماز مکمل کرنے تک خاموش رہے تو وہ اس کے اور گذشتہ جمعہ کے درمیان (گناہوں) کا کفارہ ہوگا جب کہ کبیرہ گناہ سے اجتناب کرے۔

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو معشر حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، مسواک کی، اگر اس کے پاس خوشبو تھی تو وہ لگائی اور اچھے کپڑے پہن کر نکلا حتی کہ مسجد میں آ گیا اور لوگوں کی

marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاسْتَنَّ وَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَہٗ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِہٖ ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ یَاْتِی الْمَسْجِدَ وَلَمْ یَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ ثُمَّ رَکَعَ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَرْکَعَ وَاَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ کَانَتْ کَفَّارَۃً لِّمَا بَیْنَھَا وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الَّتِیْ قَبْلَھَا۔

۲۰۲۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ۔

۲۰۲۳- حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ مَسَّ مِنْ طِیْبِ امْرَاَتِہٖ وَلَبِسَ اَصْلَحَ ثِیَابِہٖ وَلَمْ یَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ وَلَمْ یَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَۃِ کَانَتْ کَفَّارَۃً لِّمَا بَیْنَھُمَا۔

۲۰۲۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُسْھِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ یَحْیَی بْنِ الْحَارِثِ الذِّمَارِیِّ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَاَبْتَکَرَ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ فَاَنْصَتَ وَلَمْ یَلْغُ کَانَ لَہٗ مَکَانَ کُلِّ خُطْوَۃٍ عَمَلُ سَنَۃٍ صِیَامُھَا وَقِیَامُھَا۔

۲۰۲۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عِیْسٰی عَنْ یَحْیَی بْنِ الْحَارِثِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ۔

۲۰۲۶- حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا

گردنیں نہ پھلانگیں پھر جس قدر اللہ نے چاہا نماز پڑھی اور امام کے (منبر کی طرف) نکلنے کے بعد خاموش رہا تو گزشتہ جمعہ سے اب تک (کے گناہوں) کا کفارہ ہوگا۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا حضرت عبداللہ ابن عمرو (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے پھر اپنی بیوی کی خوشبو سے خوشبو لگائے عمدہ کپڑے پہنے، لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے اور خطبہ کے وقت فضول حرکت نہ کرے تو یہ دونوں جمعوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غسل کرایا (یعنی جماع کے ذریعے بیوی کے غسل کا باعث بنا) اور غسل کیا سویرے اور جلدی گیا حتیٰ کہ امام کے قریب ہوگیا۔ خاموش رہا کوئی لغو کام نہ کیا تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے اور قیام (قیام لیل) کا ثواب ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عیسیٰ، حضرت یحیٰی بن حارث روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سلمان الخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم

marfat.com

أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ
الْخَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ بِمَا اسْتَطَاعَ
مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ مِنْ دُهْنٍ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبِ
بَيْتِهِ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَصَلَّى مَا
كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ غُفِرَ لَهُ
مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا الْأَمْرُ بِالْإِنْصَاتِ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّ مَوْضِعَ كَلَامِ الْإِمَامِ لَيْسَ بِمَوْضِعِ صَلٰوةٍ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَنْ يَخْطُبَ الْإِمَامُ فَإِنَّ خُطْبَةَ الْإِمَامِ تَمْنَعُهُ مِنَ الصَّلٰوةِ فَيَصِيرُ بِهَا فِي غَيْرِ مَوْضِعِ صَلٰوةٍ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ دَاخِلًا لَهُ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ صَلٰوةٍ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ وَقَدْ رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ أَنَّ الْأَوْقَاتَ الَّتِي تَمْنَعُ مِنَ الصَّلٰوةِ يَسْتَوِي فِيهَا مَنْ كَانَ قَبْلَهَا فِي الْمَسْجِدِ وَمَنْ دَخَلَ فِيهَا الْمَسْجِدَ فِي مَنْعِهَا إِيَّاهُمَا مِنَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا كَانَتِ الْخُطْبَةُ تَمْنَعُ مَنْ كَانَ قَبْلَهَا فِي الْمَسْجِدِ عَنِ الصَّلٰوةِ كَانَتْ كَذٰلِكَ أَيْضًا تَمْنَعُ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ دُخُولِ الْإِمَامِ فِيهَا مِنَ الصَّلٰوةِ فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ فِي ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِيَتْ فِي ذٰلِكَ آثَارٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر طہارت حاصل کر سکتا ہے کرے پھر تیل لگائے یا گھر کی خوشبو سے خوشبو لگائے پھر چل پڑے اور دو (بیٹھے ہوئے) آدمیوں کو جدا نہ کرے اللہ تعالیٰ نے جس قدر نماز مقدر فرمائی ہے پڑھے پھر امام کے کلام (خطبہ) کے دوران خاموش رہے تو پچھلے اور اس جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

ان روایات میں بھی خطبۂ امام کے دوران خاموش رہنے کا حکم ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خطبۂ امام، نماز کا وقت نہیں ہے۔ معانی روایات کی تصحیح کے طور پر اس باب کا حکم یہ ہے۔

اور غور و فکر کے طور پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اس بارے میں ان کا اختلاف نہیں کہ جو شخص خطبہ دینے سے پہلے مسجد میں ہو تو امام کا خطبہ اسے نماز پڑھنے سے روک دیتا ہے تو وہ نماز نہ پڑھنے کے وقت میں ہو جاتا ہے پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ امام کے خطبہ کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے کا حکم بھی یہی ہو کہ اس کے لیے بھی اس وقت نماز پڑھنا مناسب نہ ہو۔

اور ہم ایک متفق علیہ ضابطہ پاتے ہیں وہ یہ کہ جن اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے ان میں وہ شخص جو پہلے سے مسجد میں ہو اور وہ جو اب آئے دونوں ممانعتِ نماز کے سلسلے میں برابر ہیں تو جب خطبہ پہلے سے موجود شخص کو نماز سے روکتا ہے تو امام کے خطبہ شروع کرنے کے بعد مسجد میں آنے والے کو بھی نماز سے روکے گا۔ اس مضمون میں قیاس یہی ہے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے اور اس سلسلے میں متقدمین سے بھی روایات آئی ہیں۔

حضرت توبہ عنبری فرماتے ہیں حضرت شعبی نے فرمایا

marfat.com

قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ الْحَسَنَ حِيْنَ يَجِيءُ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَيُصَلِّيْ عَمَّنْ أَخَذَ هٰذَا لَقَدْ رَأَيْتُ شُرَيْحًا إِذَا جَاءَ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ لَمْ يُصَلِّ۔

میں نے دیکھا جب حضرت حسن بصری رحمہ اللہ آتے تھے ہیں اور امام خطبہ کے لیے نکل آتا ہے تو وہ نماز پڑھتے ہیں انہوں یہ بات کس سے حاصل کی حالانکہ میں نے حضرت شریح کو دیکھا کہ اگر وہ امام کے نکلنے کے بعد آتیں تو نماز نہیں پڑھتے۔

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ يَجْلِسُ وَلَا يُسَبِّحُ أَيْ لَا يُصَلِّيْ۔

حضرت عقیل، حضرت ابن شہاب سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو جمعہ کے دن مسجد میں اس وقت داخل ہو جب امام خطبہ دے رہا ہو تو فرماتے ہیں وہ بیٹھ جائے۔ نہ تسبیح پڑھے اور نہ نماز۔

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَجَلَسَ وَلَمْ يُصَلِّ۔

حضرت خالد حذاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ جمعہ کے دن آئے تو امام خطبہ دے رہا تھا آپ بیٹھ گئے اور نماز نہ پڑھی۔

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي الْمُصْعَبِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ الصَّلٰوةُ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ مَعْصِيَةٌ۔

حضرت ابو المصعب، حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب امام منبر پر ہو تو نماز پڑھنا گناہ ہے۔

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِيْ مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ أَنَّ جُلُوْسَ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَكَلَامُهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ وَقَالَ إِنَّهُمْ كَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ حِيْنَ يَجْلِسُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى يَسْكُتَ الْمُؤَذِّنُ فَإِذَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ حَتّٰى يَقْضِيَ خُطْبَتَيْهِ كِلَيْهِمَا ثُمَّ إِذَا نَزَلَ عُمَرُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَقَضٰى خُطْبَتَيْهِ تَكَلَّمُوْا۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت ثعلبہ بن ابو مالک قرظی نے بتایا کہ امام کا منبر پر بیٹھنا نماز کو ختم کر دیتا ہے اور اس کا خطبہ گفتگو کو منع کر دیتا ہے، وہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھتے تو صحابہ کرام گفتگو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مؤذن خاموش ہو جاتا جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھتے تو کوئی بھی بات نہ کرتا حتیٰ کہ آپ اپنے دونوں خطبے پورے کرتے پھر جب آپ دونوں خطبے مکمل کر کے منبر سے نیچے اترتے تو لوگ گفتگو کرتے۔

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ الْخَلِيْلِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلٰى

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت صفوان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما خطبہ دے رہے تھے آپ پر تہبند اور چادر تھی، جوتے پہنے ہوئے اور

marfat.com

الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ وَرِدَاءٌ وَنَعْلَانِ وَهُوَ مُتَعَمِّمٌ
بِعِمَامَةٍ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ جَلَسَ
وَلَمْ يَرْكَعْ۔

عمامہ باندھے ہوئے تھے آپ نے (حجر اسود) کو بوسہ دیا پھر کہا اے امیر المومنین! آپ پر سلام اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو پھر بیٹھ گئے اور نماز نہ پڑھی۔

٢٠٣٣- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قِيلَ
لِعَلْقَمَةَ أَتَتَكَلَّمُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ
الْإِمَامُ قَالَ لَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَقْرَأُ حِزْبِي وَالْإِمَامُ
يَخْطُبُ قَالَ عَسَى أَنْ يَضُرَّكَ وَلَعَلَّكَ أَنْ لَا يَضُرَّكَ

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا آپ امام کے خطبہ کے دوران یا جب وہ نکل آئے کلام کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں امام کے خطبہ دیتے وقت اپنا وظیفہ پڑھتا ہوں، انہوں نے فرمایا شاید تمہیں نقصان دے اور نقصان نہ بھی دے۔

٢٠٣٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ
بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ
ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ
وَابْنُ عَبَّاسٍ يَكْرَهَانِ الْكَلَامَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت ابن عمر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) جمعہ کے دن امام کے (منبر کی طرف) نکل آنے کے وقت گفتگو کو ناپسند کرتے تھے۔

٢٠٣٥- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا
أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ
أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

حضرت لیث سے مروی ہے کہ مجاہد رضی اللہ عنہ امام کے خطبہ دیتے وقت نماز پڑھنا پسند نہیں کرتے تھے۔

فَقَدْ رَوَيْنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ خُرُوجَ
الْإِمَامِ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ
جَاءَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ فَجَلَسَ وَلَمْ
يَرْكَعْ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَا
مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيهِمْ ثُمَّ قَدْ كَانَ
شُرَيْحٌ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَرَوَاهُ الشَّعْبِيُّ وَاحْتَجَّ بِهِ
عَلَى مَنْ خَالَفَهُ وَشَدَّ ذٰلِكَ الرِّوَايَةُ عَنْ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْنَا
ذِكْرَهُ ثُمَّ مِنَ النَّظَرِ الصَّحِيحِ مَا قَدْ وَصَفْنَا
فَلَا يَنْبَغِي تَرْكُ مَا قَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ إِلَى غَيْرِهِ

ان احادیث میں ہم نے روایت کیا ہے کہ امام کا نکل آنا نماز کو ختم کر دیتا ہے اور حضرت عبد اللہ بن صفوان آئے تو حضرت عبد اللہ بن زبیر خطبہ دے رہے تھے وہ بیٹھ گئے اور نماز نہ پڑھی حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور دیگر موجود صحابہ کرام نیز تابعین عظام نے ان کے عمل کا انکار نہ کیا پھر حضرت شریح بھی اسی طرح کرتے تھے اسے حضرت شعبی نے روایت کیا اور اپنے مخالفین کے خلاف اس سے استدلال بھی کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے اس کو تقویت مل گئی جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا۔ پھر صحیح فکر تو وہی ہے جو ہم نے بیان کیا لہٰذا اس سے جو کچھ ثابت ہے اسے چھوڑ کر کسی دوسری بات کی طرف نہیں جانا چاہیے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

اگر کوئی شخص کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو جب تک دو رکعتیں نہ پڑھ لے نہ بیٹھے اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔

۲۰۳۶۔ وَذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ مَعَ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْعَجْلَانِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عجلان، حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک، حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الضَّرِيْرُ يَعْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ اَبِيْ زَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن سلیم زرقی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ يَنْبَغِيْ لِمَنْ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْ لَا يَجْلِسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ قِيْلَ لَهٗ مَا فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ اِنَّمَا هٰذَا عَلٰى مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِيْ حَالٍ يَحِلُّ فِيْهَا الصَّلٰوةُ لَيْسَ عَلٰى مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِيْ حَالٍ لَا يَحِلُّ فِيْهَا الصَّلٰوةُ اَلَا تَرٰى اَنَّ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ عِنْدَ غُرُوْبِهَا اَوْ فِيْ وَقْتٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يُصَلِّيَ وَاَنَّهٗ لَيْسَ مِمَّنْ اَمَرَهٗ

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص مسجد میں آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔ اسے کہا جائے گا اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں جس کا تم نے ذکر کیا ہے یہ تو اس شخص کے بارے میں ہے جو ایسے وقت مسجد میں داخل ہو جب نماز پڑھنا جائز نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص طلوع آفتاب یا غروب شمس کے وقت یا ایسے وقت مسجد میں آئے جب نماز پڑھنا منع ہے تو اس کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں اور وہ ان لوگوں میں سے نہیں جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں داخل ہوتے وقت دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا کیونکہ اس تحت

marfat.com

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی رکعتین لدخولہ المسجد لانہ قد نہی عن الصلوۃ حینئذ فکذلک الذی دخل المسجد والامام یخطب لیس لہ ان یصلی ولیس ممن امرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک وانما دخل فی امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ذکرت کل من لو کان فی المسجد قبل ذلک فاراد ان یصلی کان لہ ذلک فاما من لو کان فی المسجد قبل ذلک لم یکن لہ ان یصلی حینئذ فلیس بداخل فی ذلک ولیس لہ ان یصلی قیاسا علی ما ذکرنا من حکم الاوقات المنہی عن الصلوۃ فیہا التی وصفنا۔

نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح جو شخص مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ نماز نہیں پڑھ سکتا اور یہ ان لوگوں میں سے نہیں جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس حکم کا تم نے ذکر کیا ہے اس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو اس سے پہلے مسجد میں ہو اور وہ نماز پڑھنا چاہتا ہو تو وہ (خطبہ سے) پہلے پڑھ سکتا ہے لیکن وہ شخص جو پہلے سے مسجد میں ہو وہ اس وقت (خطبہ کے دوران) نماز نہیں پڑھ سکتا لہٰذا وہ اس حکم میں داخل نہیں ہوگا اور جیسا کہ ہم نے نماز سے ممنوع اوقات پر قیاس کرتے ہوئے بتایا اس کی روشنی میں وہ نماز نہیں پڑھ سکتا۔

باب ۷۹ الرجل یدخل المسجد والامام فی صلوۃ الفجر ولم یکن رکع ایرکع او لا یرکع

باب ۷۹، جو شخص مسجد میں آئے اور فجر کی جماعت کھڑی ہو اور اس نے سنتیں نہ پڑھی ہوں تو اب پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

۲۰۴۰۔ حدثنا ابراہیم بن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن زکریا بن اسحق عن عمرو بن دینار عن سلیمن بن یسار عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب نماز (کے لیے جماعت) کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ (نماز) پڑھنا جائز نہیں۔

۲۰۴۱۔ حدثنا محمد بن النعمان قال ثنا ابو مصعب قال ثنا عبد العزیز قال احمد بن الاصبہانی الصواب ابراہیم بن اسمعیل عن اسمعیل بن ابراہیم بن مجمع الانصاری عن عمرو بن دینار عن عطاء بن یسار عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

marfat.com

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَرِهُوْا لِلرَّجُلِ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْمَسْجِدِ وَ الْاِمَامُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِاَنْ يَّرْكَعَهُمَا غَيْرَ مُخَالِطٍ لِلصُّفُوْفِ مَالَمْ يَخَفْ فَوْتَ الرَّكْعَتَيْنِ مَعَ الْاِمَامِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ احْتَجُّوْا بِهٖ اَصْلُهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ۔

۲۰۴۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

فَصَارَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَالَفَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ مِّنْ ذٰلِكَ فِيْ اٰخِرِ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۲۰۴۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الَّتِيْ اُقِيْمَتْ لَهَا۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِهٰذَا النَّهْيِ عَنْ اَنْ يُّصَلِّيَ غَيْرَهَا فِيْ مَوْطِنِهَا الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ فَيَكُوْنُ مُصَلِّيْهَا قَدْ وَصَلَهَا بِتَطَوُّعٍ فَيَكُوْنُ النَّهْيُ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ لَا مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اسی حدیث کو اپناتے ہوئے مکروہ قرار دیا کہ کوئی شخص اس وقت فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھے جب امام نماز فجر میں ہو۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر امام کے ساتھ دو رکعتیں چھوٹنے کا خوف نہ ہو تو صفوں سے الگ ہو کر ان دو رکعتوں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے جس حدیث سے استدلال کیا وہ درحقیقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں حفاظِ حدیث نے حضرت عمرو بن دینار سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت عطاء بن یسار سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں انہوں نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

تو اس حدیث کی بنیاد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں صحابہ کرام کی ایک جماعت کی مخالفت کی ہے ان سے جو کچھ مروی ہے اسے ہم اس باب کے آخر میں روایت کریں گے انشاء اللہ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس نماز کے علاوہ جائز نہیں جس کے لیے یہ قائم ہوئی۔

تو ممکن ہے اس ممانعت سے مراد یہ ہو کہ جس جگہ یہ نماز پڑھ رہا ہے وہاں کوئی دوسری نماز بھی پڑھے اس طرح وہ اسے نوافل کے ساتھ ملانے والا ہوگا پس اس بنیاد پر ممانعت ہوگی اس بات سے نہیں کہ مسجد کے آخر میں پڑھ کر وہ اس جگہ سے ہٹ جائے اور

marfat.com

آخِرَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَتَنَحَّى الَّذِي يُصَلِّيهَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ فَيُخَالِطُ الصُّفُوْفَ وَيَدْخُلُ فِي الْفَرِيْضَةِ۔

۲۰۴۴۔ **وَكَانَ** مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الْفَجْرِ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ يُّصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَامَ عَلَيْهِ وَلَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ اَتُصَلِّيْهَا اَرْبَعًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

۲۰۴۵۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ وَلَاثَ بِهِ النَّاسُ۔

۲۰۴۶۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

فَلِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُخْرٰى عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَرِهَ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ وَصَلَهُمَا بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ تَقَدَّمَ اَوْ تَكَلَّمَ فَاِنْ كَانَ لِذٰلِكَ قَالَ لَهٗ مَا قَالَ فَاِنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ يَجْتَمِعُ الْفَرِيْقَانِ عَلَيْهِ جَمِيْعًا **فَاَرَدْنَا** اَنْ نَّنْظُرَ هَلْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

۲۰۴۷۔ **فَاِذَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَهُوَ مُنْتَصِبٌ يُصَلِّيْ ثَمَّةَ بَيْنَ يَدَيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ فَقَالَ لَا تَجْعَلُوْا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ

صفوں میں مل کر فرض نماز میں داخل ہو جائے۔

پہلے قول کے قائلین کے استدلال میں سے یہ بھی ہے حضرت مالک بن بجینہ فرماتے ہیں صبح کی نماز قائم ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو صبح کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھ رہا تھا آپ وہاں کھڑے رہے لوگ بھی وہاں جمع ہو گئے آپ نے تین بار فرمایا کیا تم اسے چار رکعتیں پڑھتے ہو۔

حضرت شعبہ نے حضرت سعد سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن یہ نہیں فرمایا کہ لوگ وہاں جمع ہو گئے۔

حضرت وہب فرماتے ہیں، ہم سے حضرت شعبہ نے بیان فرمایا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن تین بار کا ذکر نہیں کیا۔

دوسرے قول کے قائلین پہلے قول والوں کو جواباً کہتے ہیں کہ ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے ناپسند فرمائی ہو کہ اس شخص نے دو رکعتیں پڑھ کر انہیں صبح کی نماز کے ساتھ ملا دیا نہ تو وہ آگے بڑھا اور نہ کوئی کلام کیا اگر اس بنیاد پر آپ نے اسے تنبیہ فرمائی تو اس حدیث پر دونوں فریق جمع ہو سکتے ہیں۔ تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا اس پر دلالت کرنے والی کوئی بات مروی ہے۔ (تو دیکھا)

حضرت محمد بن عبدالرحمن فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مالک ابن بجینہ کے پاس سے گزرے وہ صبح کی اقامت سے پہلے اسی جگہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا اس نماز کو ظہر (کے فرضوں) سے پہلے اور بعد کی نماز (سنتوں) کی طرح نہ بناؤ ان دونوں کے درمیان تفریق کرو

marfat.com

كَصَلٰوةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا وَاجْعَلُوا بَيْنَهُمَا فَصْلًا۔

فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّ الَّذِيْ كَرِهَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ بُحَيْنَةَ هُوَ وَصْلُهٗ اِيَّاهَا بِالْفَرِيْضَةِ فِيْ مَكَانٍ وَاحِدٍ لَمْ يَفْصِلْ بَيْنَهُمَا بِشَيْءٍ وَلَيْسَ لِاَنَّهٗ كَرِهَ لَهٗ اَنْ يُصَلِّيَهَا فِي الْمَسْجِدِ اِذَا كَانَ فَرَغَ مِنْهَا تَقَدَّمَ اِلَى الصُّفُوْفِ فَصَلَّى الْفَرِيْضَةَ مَعَ النَّاسِ **وَقَدْ** رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

تو اس حدیث نے واضح کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت بجینہ رضی اللہ عنہ کا اس نماز (سنتوں) کو فرضوں کے ساتھ ایک ہی جگہ پر اس طرح ملانا پسند نہ آیا کہ درمیان میں کچھ جدا کرنے والا عمل نہ تھا اس بات کو ناپسند نہیں فرمایا کہ وہ مسجد میں نماز پڑھ کر فراغت کے بعد آگے صفوں کی طرف بڑھیں اور لوگوں کے ساتھ فرض نماز میں شامل ہو جائیں۔ اس ضمن میں اس حدیث کے علاوہ بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۲۰۴۸۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ قُمْتُ لِاَتَطَوَّعَ فَاَخَذَ بِثَوْبِيْ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ حَتّٰى تَقَدَّمَ اَوْ تَكَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابن جریج، حضرت عمر بن عطا بن ابی الخوار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نافع بن جبیر نے انہیں حضرت سائب بن یزید کے پاس بھیجا کہ وہ ان سے پوچھیں انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے بعد نماز کے بارے میں کیا سنا ہے انہوں نے فرمایا میں نے مقصورہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمعہ کی نماز پڑھی میں فارغ ہو کر نفل پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا انہوں نے میرا کپڑا پکڑا اور فرمایا ایسا نہ کرو، آگے بڑھو یا کچھ کلام کرو بے شک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم دیتے تھے۔

۲۰۴۹۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو عاصم، ابن جریج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۵۰۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ صَفْوَانَ مَوْلٰى عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُكَاثِرُوا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ بِمِثْلِهَا مِنَ التَّسْبِيْحِ فِيْ مَقَامٍ وَاحِدٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، فرض نماز کو اس کی مثل نفل نماز کے ساتھ ہی ایک ہی جگہ پر نہ ملاؤ۔

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ اَنْ يُوْصَلَ الْمَكْتُوْبَةُ بِنَافِلَةٍ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا فَاصِلٌ مِنْ تَقَدُّمٍ اِلٰى مَكَانٍ اٰخَرَ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں فرض نماز کو نفل نماز کے ساتھ ملانے سے منع فرمایا حتیٰ کہ ان کے درمیان کچھ فرق ہو جائے دوسری جگہ کی طرف آگے بڑھنے سے ہو یا کسی دوسرے طریقے سے۔

marfat.com

٢٠٥١- واحتج اهل المقالة الاولى لقولهم ايضا بما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حماد بن زيد عن عاصم الاحول عن عبد الله بن سرجس ان رجلا جاء ورسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة الصبح فركع ركعتين في حديث حماد بن سلمة خلف الناس ثم دخل مع النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم صلاته قال يا فلان اجعلت صلاتك التي صليت معنا او التي صليت وحدك۔

پہلے قول والوں نے حضرت ربیع موذن کی روایت سے بھی اپنے موقف پر استدلال کیا حضرت عبداللہ بن سرجس فرماتے ہیں ایک شخص آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں تھے حماد بن سلمہ کی روایت میں ہے کہ اس نے لوگوں کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں داخل ہوا آپ نماز مکمل کر چکے تھے تو فرمایا اے فلاں! تم اسے نماز قرار دیتے ہو جو ہمارے ساتھ پڑھی یا اسے جو تنہا ادا کی۔

٢٠٥٢- حدثنا ابو بكرة قال ثنا سعيد بن عامر قال ثنا شعبة ح وحدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا حماد بن زيد عن عاصم فذكر باسناده مثله۔

حضرت زید بن عاصم اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

قالوا ففي هذا الحديث انه صلاهما خلف الناس وقد نهاه رسول الله صلى الله عليه وسلم عنهما فمن الحجة عليهم للآخرين انه قد يجوز ان يكون قوله كان خلف الناس اي كان خلف صفوفهم لا فصل بينه وبينهم فكان شبيه المخالط لهم فذلك ايضا داخل في معنى ما بان من حديث ابن بحينة وهذا مكروه عندنا وانما يجب ان يصليهما في مؤخر المسجد ثم يمشي من ذلك المكان الى اول المسجد فاما ان يصليهما مخالطا لمن يصلي الفريضة فلا۔

وہ (پہلے قول والے) کہتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ اس نے لوگوں کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرما دیا۔ دوسرے قول والے ان کو جواب دیتے ہیں کہ لوگوں کے پیچھے کھڑے ہونے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ان کی صفوں کے پیچھے اس طرح کھڑا ہوا کہ اس کے اور ان کے درمیان کوئی فاصلہ نہ تھا تو ان کے ساتھ مشابہت ہو گئی یہ بھی اسی مفہوم میں داخل ہے جو حضرت ابن بحینہ کی روایت سے واضح ہوا اور ہمارے نزدیک یہ مکروہ ہے ان دو رکعتوں کو مسجد کے آخر میں پڑھنا واجب ہے پھر مسجد کے اگلے حصے کی طرف آئے فرض نماز پڑھنے والوں کے ساتھ مل کر پڑھنا جائز نہیں۔

٢٠٥٣- وقد حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر عن ابن ابي ذئب عن شعبة قال كان ابن عباس يقول يا ايها الناس الا تتقون الله افصلوا صلاتكم قال وكان ابن عباس لا يصلي الركعتين

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے اے لوگو! کیا تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اپنی نماز کو الگ الگ کرو (حضرت شعبہ) فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مغرب کی دو رکعتیں گھر میں پڑھتے تھے اور ان کا مقصد فرض اور

marfat.com

بَعْدَ الْمَغْرِبِ إِلَّا فِي بَيْتِهِ فَأَرَادَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ مِنْهُمْ انْفَصَلَ مِنَ الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ . وَذٰلِكَ الَّذِي أُرِيدَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ بُحَيْنَةَ وَابْنِ سَرْجِسَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَيْضًا الْفَصْلَ بَيْنَ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ بِمَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَيْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ وَلَا نَرَى بَأْسًا لِمَنْ لَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتّٰى جَاءَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ دَخَلَ الْإِمَامُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ أَنْ يَرْكَعَهُمَا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَمْشِي إِلَى مُقَدَّمِهِ فَيُصَلِّي مَعَ النَّاسِ أَلَا تَرٰى أَنَّ ذٰلِكَ لَوْ كَانَ فِي ظُهْرٍ أَوْ عَصْرٍ أَوْ عِشَاءٍ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ وَلَا يَكُونُ فَاعِلُ ذٰلِكَ وَاصِلًا بَيْنَ فَرِيضَةٍ وَتَطَوُّعٍ فَكَذٰلِكَ إِذَا كَانَ فِي صُبْحٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَلَا يَكُونُ فَاعِلُهُ وَاصِلًا بَيْنَ فَرِيضَةٍ وَتَطَوُّعٍ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جِلَّةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ .

۲۰۵۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ حِينَ دَعَاهُمْ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ دَعَا أَبَا مُوسٰى وَحُذَيْفَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْغَدَاةَ ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَى أُسْطُوَانَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ فَعَلَ هٰذَا وَمَعَهُ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مُوسٰى لَا يُنْكِرَانِ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُوَافَقَتِهِمَا إِيَّاهُ .

۲۰۵۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ

غیر فرض کو الگ الگ کرنا تھا حضرت ابوہریرہ، ابن بحینہ اور ابن سرجس کی روایتوں سے بھی یہی بات مراد ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے مطابق ہم بھی فرائض و نوافل میں تفریق کو مستحب سمجھتے ہیں اور اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جو شخص فجر کی دو رکعتیں پڑھے بغیر مسجد میں آجائے اور امام نماز شروع کر چکا ہو تو یہ مسجد کے آخر میں (سنتیں) پڑھ کر آگے بڑھے اور لوگوں کے ساتھ (فرض) نماز ادا کرے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر یہ بات ظہر، عصر اور عشاء میں ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور ایسا شخص فرض اور نفل نماز کو ملانے والا نہ ہوگا اسی طرح صبح کی نماز میں بھی کوئی حرج نہیں اور ایسا کرنے والا فرض اور نفل نماز کو ملانے والا نہ ہوگا امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

جلیل القدر متقدمین سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابوموسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے جب ان کو بلایا تو حضرت ابوموسیٰ، حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو صبح کی نماز سے پہلے بلایا پھر وہ ان کے پاس سے باہر آگئے اور نماز کھڑی ہو چکی تھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ستون کی اوٹ میں کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر (فرض) نماز میں داخل ہوئے۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے یہ عمل کیا اور حضرت حذیفہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما ان کے ساتھ تھے لیکن انہوں نے اس عمل پر اعتراض نہیں کیا لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دونوں بھی ان سے متفق تھے۔

حضرت عبداللہ بن ابی موسیٰ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِی الصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور امام نماز میں تھا تو انہوں نے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں۔

۲۰۵۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُرَاسَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ اَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ النَّحْوِیُّ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْاِمَامُ یُصَلِّیْ فَاَمَّا ابْنُ عُمَرَ فَدَخَلَ فِی الصَّفِّ وَاَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ مَکَانَہٗ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ۔

حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز صبح کے وقت حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا اور امام نماز پڑھا رہا تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تو صف میں داخل ہو گئے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں پھر امام کے ساتھ شامل ہوئے امام نے سلام پھیرا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی جگہ بیٹھے رہے حتی کہ سورج طلوع ہوا تو آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ فِی الْمَسْجِدِ وَالْاِمَامُ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ **وَقَدْ** رَوٰی شُعْبَۃُ مَوْلَاہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَاْمُرُ النَّاسَ بِالْفَصْلِ بَیْنَ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ وَقَدْ عَدَّ نَفْسَہٗ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فِیْ بَعْضِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ فِی النَّاسِ فِی الصَّلٰوۃِ فَاصِلًا بَیْنَہُمَا فَکَذٰلِکَ نَقُوْلُ۔

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جنہوں نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں جب کہ امام صبح کی نماز میں تھا۔ ان کے غلام حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ بھی ان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو فرائض و نوافل میں تفریق کا حکم دیتے تھے، اور خود بھی مسجد کے کسی مقام پر فجر کی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے اور اسے دونوں (نمازوں) کے درمیان فاصل شمار کرتے پس ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

۲۰۵۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِیْرُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِیْفٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ وَالْاِمَامُ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ وَلَمْ یَکُنْ صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ فَصَلّٰی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ الرَّکْعَتَیْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُمْ۔

حضرت عثمان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو امام صبح کی نماز میں تھا آپ نے دو رکعتیں نہیں پڑھی تھی چنانچہ آپ نے امام سے پیچھے (کھڑے ہو کر) دو رکعتیں پڑھیں اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلُ ذٰلِکَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۲۰۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ

حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھر سے باہر تشریف لائے تو صبح کی نماز کھڑی ہو چکی تھی آپ نے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے راستے میں ہی دو

marfat.com

بْنُ عُمَرَ مِنْ بَيْتِهٖ فَأُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيْقِ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ۔

رکعتیں پڑھیں پھر مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز ادا فرمائی۔

فَهٰذَا وَاِنْ كَانَ لَمْ يُصَلِّهِمَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَدْ صَلَّاهُمَا بَعْدَ عِلْمِهٖ بِاِقَامَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَذٰلِكَ خِلَافُ قَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ اِنْ كَانَ مَعْنَاهُ مَا صَرَفَهٗ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى۔

اگرچہ آپ نے یہ رکعتیں مسجد میں نہیں پڑھیں لیکن مسجد میں جماعت کھڑی ہونے کا علم حاصل ہونے کے بعد ادا کیں تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کے خلاف ہے کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز جائز نہیں بشرطیکہ اس کا وہی مفہوم ہو جو پہلے قول والوں کے نزدیک ہے۔

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ اَيْقَظْتُ ابْنَ عُمَرَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ۔

حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز فجر کے لیے جگایا اور نماز کھڑی ہو چکی تھی تو آپ اُٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں۔

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ جَاءَ وَالْاِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَصَلَّاهُمَا فِيْ حُجْرَةِ حَفْصَةَ ثُمَّ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ تشریف لائے تو امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا آپ نے صبح سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں چنانچہ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں ادا کر کے امام کے ساتھ نماز ادا کی۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلَّاهُمَا فِي الْمَسْجِدِ لِاَنَّ حُجْرَةَ حَفْصَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

تو اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے مسجد میں یہ دو رکعتیں پڑھیں کیونکہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مسجد میں شامل ہے تو یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ عمل کے موافق ہے۔

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلٰوةِ

حضرت ابو عبید اللہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے تو لوگ نماز فجر کے لیے صف بستہ ہوتے آپ مسجد کے ایک کونے میں دو رکعتیں پڑھ کر لوگوں کے ساتھ نماز میں داخل ہوتے۔

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابو عبیدہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اسی طرح کرتے تھے۔

marfat.com

۲۰۶۳ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا هشام بن ابي عبد الله عن جعفر عن ابي عثمان النهدي قال كنا نأتي عمر بن الخطاب قبل ان نصلي الركعتين قبل الصبح وهو في الصلوة فنصلي الركعتين في آخر المسجد ثم ندخل مع القوم في صلوتهم۔

۲۰۶۴ - حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال ثنا حماد بن زيد قال ثنا عاصم عن ابي عثمان قال كنا نجئ وعمر بن الخطاب في صلوة الصبح فنركع الركعتين ثم ندخل معه في الصلوة۔

۲۰۶۵ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا سعيد عن حصين قال سمعت الشعبي يقول كان مسروق يجئ الى القوم وهم في الصلوة ولم يكن ركع ركعتي الفجر فيصلي الركعتين في المسجد ثم يدخل مع القوم في صلوتهم۔

۲۰۶۶ - حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن الشعبي عن مسروق انه فعل ذلك غير انه قال في ناحية المسجد۔

۲۰۶۷ - حدثنا ابو بكرة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا يزيد بن ابراهيم عن الحسن انه كان يقول اذا دخلت المسجد ولم تصل ركعتي الفجر فصلهما وان كان الامام يصلي ثم ادخل مع الامام۔

۲۰۶۸ - حدثنا صالح ابن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا يونس قال كان الحسن يقول يصليهما في ناحية المسجد ثم يدخل مع القوم في صلاتهم۔

۲۰۶۹ - حدثنا صالح قال ثنا سعيد قال ثنا

حضرت ابو عثمان ہندی فرماتے ہیں ہم صبح کی دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوتے۔ اور آپ نماز میں مصروف ہوتے تو ہم مسجد کے آخر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے۔

حضرت عاصم، حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حاضر ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں ہوتے تو ہم دو رکعتیں پڑھ کر ان کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں حضرت مسروق رضی اللہ عنہ قوم کے پاس آتے تو وہ نماز میں مصروف ہوتے آپ نے اس سے پہلے فجر کی دو رکعتیں ادا نہ کی ہوتیں تو مسجد میں دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شامل ہوتے۔

حضرت عاصم احول حضرت شعبی سے وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسا کیا لیکن انہوں نے فرمایا مسجد کے کونے میں (دو رکعتیں پڑھتے)

حضرت یزید بن ابراہیم حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے جب تم مسجد میں داخل ہوا اور تم نے دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں تو انہیں پڑھ لو اگرچہ امام نماز میں ہو پھر امام کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

حضرت یونس سے مروی ہے حضرت حسن فرماتے تھے کہ انہیں مسجد کے کونے میں ادا کرے پھر قوم کے ساتھ ان کی نماز میں شامل ہو جائے۔

حضرت ابن عون، شعبی سے وہ حضرت مسروق

marfat.com

هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا حُصَيْنٌ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

فَهٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا قَدْ أَبَاحُوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ أَنْ يَرْكَعَهُمَا فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَهٰذَا أَوْجَهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ **وَأَمَّا** مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّهُ يَدْخُلُ فِي الْفَرِيْضَةِ وَيَدَعُ الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُمْ قَالُوْا تَشَاغُلُهُ بِالْفَرِيْضَةِ أَوْلٰى مِنْ تَشَاغُلِهِ بِالتَّطَوُّعِ وَأَفْضَلُ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهُ لَوْ كَانَ فِيْ مَنْزِلِهِ فَعَلِمَ دُخُوْلَ الْإِمَامِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ أَنَّهُ يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَخَفْ فَوْتَ صَلٰوةِ الْإِمَامِ فَإِنْ خَافَ فَوْتَ صَلٰوةِ الْإِمَامِ لَمْ يُصَلِّهِمَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا أُمِرَ أَنْ يَجْعَلَهُمَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يُجْمِعُوْا أَنَّ تَشَاغُلَهُ بِالسَّعْيِ إِلَى الْفَرِيْضَةِ أَفْضَلُ مِنْ تَشَاغُلِهِ بِهِمَا فِيْ مَنْزِلِهِ وَقَدْ أُكِّدَتَا مَا لَمْ يُؤَكَّدْ شَيْءٌ مِنَ التَّطَوُّعِ وَرُوِيَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ التَّطَوُّعِ أَدْوَمَ مِنْهُ عَلَيْهِمَا وَأَنَّهُ قَالَ لَا تَتْرُكُوْهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ فَلَمَّا كَانَتَا قَدْ أُكِّدَتَا هٰذَا التَّاكِيْدَ وَرُغِّبَ فِيْهِمَا هٰذَا التَّرْغِيْبَ وَنُهِيَ عَنْ تَرْكِهِمَا هٰذَا النَّهْيَ وَكَانَتَا تُرْكَعَانِ فِي الْمَنَازِلِ قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ كَانَتَا أَيْضًا فِي النَّظَرِ أَنْ تُرْكَعَا فِي الْمَسَاجِدِ قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اسی طرح کہا۔

ان تمام حضرات نے جماعت کے دوران فجر کی دو رکعتیں مسجد کے آخر (یا کسی کنارے) میں پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے اس باب کا روایات کے طور پر یہ بیان ہے۔

اور غور و فکر کے طور پر یہ کہ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ دو رکعتوں (سنتوں) کو چھوڑ کر فرض نماز میں شامل ہو جائے وہ کہتے ہیں نوافل میں مشغولیت کی نسبت فرائض میں مشغول ہونا زیادہ بہتر اور افضل ہے۔ اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ اگر وہ گھر میں ہو اور اسے امام کے نماز شروع کرنے کا علم ہو جائے تو مناسب ہے کہ جب تک امام کی نماز فوت ہونے کا خطرہ نہ ہو ان دو رکعتوں کو پڑھ لے اگر امام کے ساتھ نماز رہ جانے کا ڈر ہو تو انہیں نہ پڑھے کیونکہ انہیں (فرض) نماز سے پہلے ادا کرنے کا حکم ہے اور اس بات پر اجماع نہیں ہے کہ فرائض کی طرف جانے میں مشغولیت ان کو گھر میں پڑھنے میں مصروف ہونے سے افضل ہے نیز نوافل کی نسبت ان کی تاکید بھی زیادہ ہے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے زیادہ کسی نفل (غیر فرض) نماز کی پابندی نہیں کرتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ ان کو نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں پس جب ان کی اس قدر تاکید و ترغیب ہے اور ان کو چھوڑنے سے یوں منع کیا گیا ہے اور فرائض سے پہلے گھروں میں پڑھی جاتی تھیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مساجد میں بھی فرائض سے پہلے پڑھی جائیں امام ابو حنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۲۰۷۰ - **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ

باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو ایک کپڑا پہنایا اس وقت وہ لڑکے تھے جب

marfat.com

عُمَرَ كَسَاهُ وَهُوَ غُلَامٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّيْ مُتَوَشِّحًا فَقَالَ أَلَيْسَ لَكَ ثَوْبَانِ قَالَ بَلٰى قَالَ أَرَأَيْتَ لَوِ اسْتَعَنْتُ بِكَ وَرَاءَ الدَّارِ كُنْتَ لَابِسَهُمَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَزَيَّنَ لَهُ أَمِ النَّاسُ قَالَ نَافِعٌ بَلِ اللّٰهُ فَأَخْبَرَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ عُمَرَ قَالَ نَافِعٌ قَدِ اسْتَيْقَنْتُ أَنَّهُ عَنْ أَحَدِهِمَا وَمَا أَرَاهُ إِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَشْتَمِلُ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ اشْتِمَالَ الْيَهُوْدِ مَنْ كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ وَلْيَرْتَدِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ ثُمَّ لِيُصَلِّ۔

۲۰۷۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

۲۰۷۲ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ فَلَا أَدْرِيْ أَرَفَعَهٗ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ حَدَّثَ بِهٖ عَنْ عُمَرَ شَكَّ نَافِعٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَلَامِ عُمَرَ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ۔

۲۰۷۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَكَرِهُوا الصَّلٰوةَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لِمَنْ كَانَ قَادِرًا عَلٰى ثَوْبَيْنِ وَكَرِهُوا الصَّلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ قَادِرًا إِلَّا عَلٰى ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ مُلْتَحِفًا قَالُوْا وَلٰكِنْ يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَتَّزِرَ بِهٖ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے تو ان (حضرت نافع) کو کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا فرمایا کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں! انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں فرمایا اگر تم گھر سے باہر کسی کام کے لیے جاؤ تو ان دونوں کو پہنو گے انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے پوچھا تو اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے یا لوگوں کا حضرت نافع نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا حق زیادہ ہے، تو انہوں (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دی حضرت نافع فرماتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ایک سے خبر دی اور میرا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا تم میں کوئی یہودیوں کی طرح کپڑا نہ لپیٹے جس کے پاس دو کپڑے ہوں وہ ایک چادر کو ازار بنائے اور دوسری اوپر اوڑھے اور جس کے پاس دو کپڑے نہ ہوں [illegible]

حضرت ایوب، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا مجھے معلوم نہیں انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا حضرت نافع کو شک ہے، پھر انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے حضرت نافع نے پہلی حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کلام سے روایت کیا تھا۔

حضرت وہب فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نافع سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

بیان مسئلہ

حضرت امام جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی طرف گئی ہے کہ جو شخص دو کپڑوں پر قادر ہو اس کے لیے ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور جو ایک کپڑے پر قادر ہو اس کے لیے کپڑے کو مکمل طور پر لپیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے وہ کہتے ہیں اسے چاہیے کہ ازار باندھ لے۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا اور کہا کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

marfat.com

الحديث وقالوا هو عن النبي صلى الله عليه وسلم لا شك فيه۔

۲۰۷۴۔ وذكروا في ذلك ما حدثنا ابن ابي داود قال ثنا زهير بن عباد قال ثنا حفص بن ميسرة عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليلبس ثوبيه فان الله احق من يزين له فان لم يكن له ثوبان فليتزر اذا صلى ولا يشتمل احدكم في صلاته اشتمال اليهود۔

۲۰۷۵۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عبيد الله بن معاذ قال ثنا ابي قال ثنا شعبة عن توبة العنبري عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا صلى احدكم فليتزر وليرتد۔

قال فهذا موسى بن عقبة وهو من جلة اصحاب نافع وقدمائهم فذكر ذلك عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يشك ووافقه على ذلك توبة العنبري قيل لهم فقد روى عن ابن عمر غير نافع فذكره عن ابن عمر عن عمر لا عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

۲۰۷۶۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال رأى عمر بن الخطاب رجلا يصلي ملتحفا فقال له عمر حين سلم لا يصلين احدكم ملتحفا ولا تشبهوا باليهود فان لم يكن لاحدكم الا ثوب واحد فليتزر به۔

فهذا سالم وهو اثبت من نافع واحفظ انما روى ذلك عن ابن عمر لا عن النبي صلى الله عليه وسلم فصار هذا الحديث عن عمر لا عن

مروی ہے انہوں نے اس ضمن میں مزید ذکر کیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو دو کپڑے پہنے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔ اگر دو کپڑے نہ ہوں تو نماز پڑھتے وقت ازار باندھ لے اور تم میں کوئی بھی کپڑے کو یہودیوں کی طرح (پورے جسم پر) نہ لپیٹے۔

حضرت توبہ عنبری، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو ایک چادر بطور ازار استعمال کرے اور دوسری اُوپر لے۔

وہ کہتے ہیں یہ موسیٰ بن عقبہ ہیں جو حضرت نافع کے جلیل القدر اور قدیم شاگرد ہیں انہوں نے حضرت نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور شک کا اظہار نہیں کیا اور حضرت توبہ عنبری نے اس ضمن میں ان کی موافقت کی ہے۔

اور ان سے کہا گیا کہ حضرت نافع کے غیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ابن عمر نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا نبی اکرم صلی اللہ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم بن عبد اللہ نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تو اس کے سلام پھیرنے پر فرمایا تم میں کوئی شخص ایک کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹ کر نماز نہ پڑھے، یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو اگر تم میں سے کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اس کو بطور ازار استعمال کرے۔

تو یہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ ہیں حضرت نافع سے زیادہ مضبوط اور زیادہ یاد رکھنے والے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر کے واسطہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عُمَرَ۔

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَسَا نَافِعًا ثَوْبَيْنِ فَقَامَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَقَالَ احْذَرْ ذٰلِكَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَقُّ أَنْ يُتَجَمَّلَ لَهُ۔

وَخَالَفَ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

۲۰۷۸۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ۔

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالُوا أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَعَمْرِي إِنِّي لَأَتْرُكُ ثِيَابِي فِي الْمِشْجَبِ وَأُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ

سے نہیں۔ تو یہ حدیث حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہوئی، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں اور حضرت مالک نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کا قول نقل کیا اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نافع کو دو کپڑے پہنائے تو وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے آپ نے اسے معیوب قرار دیا اور فرمایا اس سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔

دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

انہوں نے یوں استدلال کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ لے؟ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے حاصل ہیں۔

حضرت ہشام بن حسان، حضرت محمد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے اس کی مثل بیان کیا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اپنی عمر کی قسم! میں اپنے کپڑے کھونٹی پر چھوڑ کر ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہوں۔

حضرت مالک، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا (اپنا) قول ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ

marfat.com

بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَۃَ مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الرَّجُلِ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمْ یَقُلْ لَهٗ شَیْئًا فَلَمَّا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ قَارَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ ثَوْبَیْهِ فَصَلّٰی فِیْهِمَا

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہے آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا جب نماز کھڑی ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑوں کو ملایا اور ان میں نماز پڑھی۔

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَکِیْمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَمِیْصُهٗ وَرِدَاؤُهٗ فِی الْمِشْجَبِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا صَنَعْتُ هٰذَا اِلَّا مِنْ اَجْلِکُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَتٰی یَکُوْنُ لِاَحَدِکُمْ ثَوْبَانِ۔

حضرت قعقاع بن حکیم فرماتے ہیں ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے جب کہ ان کی قمیص اور تہبند کھونٹی پر تھے جب فارغ ہوئے تو فرمایا سنو! اللہ کی قسم! میں نے یہ عمل تمہاری وجہ سے کیا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہاں (جائز ہے) اور کبھی تم میں سے کسی ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں (یعنی ہمیشہ نہیں ہوتے)

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا زَمْعَۃُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ یُحَدِّثُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا ذَکَرَ جَابِرٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سالم اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں جیسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ رَوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِبَاحَۃَ الصَّلٰوۃِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

تو یہ ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز کا جواز روایت کرتے ہیں۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خانہ مقدسہ

marfat.com

عَمْرِو بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ۔

میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَا ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهٖ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ قُتَیْلَةَ قَالَ اَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ مُوْسَی بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُعَالِجُ الصَّیْدَ اَفَاُصَلِّیْ فِی الْقَمِیْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَزِرَّهٗ وَلَوْ بِشَوْکَةٍ۔

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں شکار کرتا ہوں تو کیا میں صرف قمیص میں نماز پڑھ لوں فرمایا ہاں البتہ بٹن لگا لو اگرچہ کانٹے سے ہوں۔

فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَذٰلِكَ یُضَادُّ مَا مَنَعَ الصَّلٰوةَ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَیَدُلُّ اَنَّ ذٰلِكَ لَا بَاْسَ بِهٖ عَلٰی حَالِ الْوُجُوْدِ وَحَالِ الْاِعْوَازِ وَذٰلِكَ اَنَّ السَّائِلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُصَلِّیْ اَحَدُنَا فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَاَجَابَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا مُطْلَقًا فَقَالَ اَوَکُلُّکُمْ یَجِدُ ثَوْبَیْنِ اَیْ لَوْ کَانَتِ الصَّلٰوةُ مَکْرُوْهَةً فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَکُرِهَتْ لِمَنْ لَا یَجِدُ اِلَّا ثَوْبًا وَاحِدًا فَفِیْ جَوَابِهٖ ذٰلِكَ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ حُکْمَ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لِمَنْ یَجِدُ الثَّوْبَیْنِ کَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لِمَنْ لَا یَجِدُ غَیْرَهٗ ثُمَّ اَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ کَیْفَ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّفْعَلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْهِ اَیَشْتَمِلُ بِهٖ اَوْ یَتَّزِرُ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ۔

ان روایات کے مطابق ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے پس یہ روایات ان روایات سے متضاد ہیں جن میں ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے اور یہ اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں چاہے کشادہ حال ہو یا تنگ دست اور یہ اس لیے کہ سائل نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو آپ نے مطلق جواب دیتے ہوئے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہوتے ہیں یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز مکروہ ہوتی تو جس کے پاس صرف ایک کپڑا ہوتا اس کی نماز مکروہ ہوتی۔ آپ کا یہ جواب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس کے پاس دو کپڑے ہوں اس کے لیے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم وہی ہے جو اس کے لیے ہے جس کے پاس صرف ایک کپڑا ہے پھر ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کہ ایک کپڑے کے ساتھ کیا طریقہ اختیار کیا جائے اسے لپیٹ لیا جائے یا تہبند باندھے۔

۲۰۹۰۔ فَاِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ مَوْلٰی عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ اُمِّ

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے غسل کے

marfat.com

هانئ بنت ابی طالب فی حدیث طویل قالت فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة فسکبت له غسلا فاغتسل ثم صلی فی ثوب واحد مخالفا بین طرفیه رکعات۔

یے پانی رکھا آپ نے غسل فرمایا پھر ایک کپڑے میں کچھ رکعات پڑھیں اس کے کناروں کو ایک دوسرے کے خلاف الٹ ڈال رکھا تھا۔

٢٠٩١- حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا محمد بن عبد الله الانصاری عن محمد بن عمرو قال ثنا ابراهیم بن عبد الله بن حنین عن ابی مرة فذكر باسناده فی الصلوٰة مثله قال ثمان رکعات۔

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، حضرت ابومرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے نماز کے بارے میں اسی طرح ذکر کیا اور فرمایا آٹھ رکعات پڑھیں۔

٢٠٩٢- حدثنا یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن موسی بن میسرة وابی النضر مولی عمر بن عبید الله ان ابا مرة اخبرهما ان ام هانئ بنت ابی طالب اخبرته عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله۔

حضرت ابومیسرہ فرماتے ہیں حضرت ام ہانی بنت ابی طالب نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٢٠٩٣- حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا شعیب بن اللیث قال ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن سعید بن ابی هند ان ابا مرة حدثه ثم ذکر باسناده مثله۔

حضرت سعید بن ابی ہند فرماتے ہیں حضرت ابومرہ نے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٢٠٩٤- حدثنا محمد بن علی بن محرز قال ثنا یعقوب بن ابراهیم بن سعد قال ثنا ابی عن ابن اسحٰق قال حدثنی سلمة بن کهیل ومحمد بن الولید عن کریب مولی ابن عباس عن ابن عباس قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی برد له حضرمی متوشحا به ما علیه غیره۔

حضرت کریب (حضرت ابن عباس کے غلام) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حضرمی چادر میں نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اسے لپیٹ رکھا تھا آپ پر کوئی دوسرا کپڑا نہیں تھا۔

٢٠٩٥- حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا احمد بن عبد الله بن یونس قال ثنا یعلی بن الحارث المحاربی قال سمعت غیلان بن جامع یحدث عن ایاس بن سلمة بن الاکوع عن ابن لعمار بن یاسر قال قال ابی امّنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثوب واحد متوشحا به۔

حضرت ایاس بن سلمہ بن الاکوع، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے والد نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو آپ نے ایک کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔

marfat.com

۲۰۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ۔

۲۰۹۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يُصَلِّي مُلْتَحِفًا بِثَوْبِهِ وَثِيَابُهُ قَرِيبَةٌ مِنْهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِكَيْمَا تَرَوْا وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ۔

۲۰۹۸ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيَتَعَطَّفْ بِهِ۔

۲۰۹۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ وَثَوْبُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ۔

۲۱۰۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ فَصَلَّى وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ بِإِزَارٍ وَثِيَابُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ فَلَمَّا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى هَكَذَا۔

۲۱۰۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے اسے (اپنے اوپر) لپیٹ رکھا تھا۔

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں ابوزبیر مکی نے انہیں بتایا کہ وہ حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) کے پاس گئے تو وہ ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے حالانکہ قریب ہی ان کے کپڑے بھی تھے، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے یہ اس لیے کیا تاکہ تم دیکھو اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے (اپنے اوپر) لپیٹ لے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس کے کنارے ایک دوسرے کے مخالف کندھے پر ڈال رہے تھے۔ حالانکہ آپ کے کپڑے کھونٹی پر تھے۔

حضرت عاصم بن عبیداللہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی انہوں نے تہبند لپیٹ رکھا تھا حالانکہ ان کے کپڑے کھونٹی پر تھے نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے

marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ۔

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهِ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ۔

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أُسَامَةَ مُتَوَشِّحٌ بِبُرْدٍ فَصَلَّى بِهِمْ۔

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا أَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ وَشُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُتَوَشِّحًا بِهِ فِي حَالِ وُجُوْدِ غَيْرِهِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي بَعْضِ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ أَنَّهُ صَلَّى وَثِيَابُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ فَقَدْ يَجُوْزُ

اس (کپڑے) کے کنارے کاندھوں پر ڈال رکھے تھے۔

حضرت ابوامامہ بن سہل حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے اسے لپیٹ رکھا تھا اس کے کنارے کاندھوں پر اُلٹے ڈالے ہوئے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا سہارا لیا ہوا تھا اور ایک چادر لپیٹ رکھی تھی پھر آپ نے ان کو نماز پڑھائی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کو کاندھوں پر اُلٹا ڈالے۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے اس کے کنارے مخالف کاندھے پر ڈال رکھے تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات میں ہے کہ آپ دوسرا کپڑا پانے کے باوجود ایک کپڑے میں نماز پڑھتے اور اسے آپ نے لپیٹ رکھا ہوتا ان میں سے بعض احادیث کے ضمن میں ہم نے ذکر کیا کہ آپ نے اس حالت میں ایک کپڑے میں نماز پڑھی جب آپ کے کپڑے کھونٹی پر تھے تو ہوسکتا ہے یہ کھلے

اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا اتَّسَعَ مِنَ الثِّيَابِ خَاصَّةً لَا عَلٰى مَا ضَاقَ مِنْهَا وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى كُلِّ الثِّيَابِ مَا ضَاقَ مِنْهَا وَمَا اتَّسَعَ۔

۲۱۰۶۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا جَابِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اتَّسَعَ الثَّوْبُ فَتَعَطَّفْ بِهٖ عَلٰى عَاتِقِكَ وَاِذَا ضَاقَ فَاتَّزِرْ بِهٖ ثُمَّ صَلِّ۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْاِشْتِمَالَ هُوَ الْمَقْصُوْدُ وَاَنَّهٗ هُوَ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّفْعَلَ فِي الثِّيَابِ الَّتِيْ يُصَلّٰى فِيْهَا وَاِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ لِضِيْقِ الثَّوْبِ اِتَّزَرَ بِهٖ وَاحْتَجْنَا اَنْ نَّنْظُرَ فِيْ حُكْمِ الثَّوْبِ الْوَاسِعِ الَّذِيْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّتَّزِرَ بِهٖ وَيَشْتَمِلَ هَلْ يَشْتَمِلُ بِهٖ اَوْ يَتَّزِرُ وَكَيْفَ يَفْعَلُ۔

۲۱۰۷۔ فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُنْقِذٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيَجْعَلْ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْئًا۔

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُتَّزِرًا بِهٖ وَقَدْ جَاءَ عَنْهُ اَيْضًا

کپڑے کی مانند میں ہی ہو تنگ کپڑے کی حالت میں نہ ہو اور ممکن ہے کشادہ اور تنگ دونوں صورتوں میں ہو۔

پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا۔ تو حضرت شرحبیل بن سعید حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کپڑا کشادہ ہو تو اسے کاندھے پر ڈالو اور جب تنگ ہو تو تہبند باندھو پھر نماز پڑھو۔

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کپڑا لپیٹنا مقصود ہے اور جن کپڑوں میں نماز پڑھ رہا ہے ان میں یہی عمل کرنا مناسب ہے اور جب کپڑا تنگ ہونے کی وجہ سے اس پر قادر نہ ہو تو تہبند باندھ لے اب ضرورت ہے کہ ہم ایسے کشادہ کپڑے کو دیکھیں جسے بطور تہبند بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور اوپر بھی لپیٹا جا سکتا ہے کہ کیا اسے لپیٹا جائے یا ازار باندھی جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھوں پر اس سے کچھ نہ ہو۔

حضرت سفیان نے ابو الزناد سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس میں سے کچھ اپنے کاندھوں پر ڈال دے۔

پس حضرت ابو الزناد کی روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے کو بطور تہبند استعمال کرتے ہوئے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے صرف

marfat.com

أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي السَّرَاوِيلِ وَحْدَهُ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ۔

شلوار میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا مِثْلُ ذٰلِكَ وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى الْوُجُودِ مَعَهُ بِغَيْرِهِ فَإِنْ كَانَ لَا يَجِدُ غَيْرَهُ فَلَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِيهِ كَمَا لَا بَأْسَ فِي الثَّوْبِ الصَّغِيرِ مُتَّزِرًا بِهِ فَهٰذَا تَصْحِيحُ مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ أَصْحَابِهِ فِي ذٰلِكَ آثَارٌ۔

یہ بھی اسی طرح ہے اور ہمارے نزدیک (ممانعت) اس صورت میں ہے جب اس کے پاس اس کے علاوہ بھی کپڑا ہو اور اگر اس کے پاس کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو تو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جیسے چھوٹے کپڑے کو ازار بنا کر نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔ تو اس باب میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے معانی کی تصحیح اسی طرح ہے۔ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں روایات آئی ہیں۔

۲۱۱۱۔ مِنْهَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا يَشْهَدُونَ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي ثِيَابِهِمْ فِي رِقَابِهِمْ مَا عَلَى أَحَدِهِمْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں کچھ لوگ اس طرح شریک ہوتے کہ انہوں نے اپنی گردنوں میں کپڑوں کی گرہ باندھی ہوتی اور ان پر صرف ایک کپڑا ہوتا۔

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ قَالَ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْعَجْلَانِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ سُلَيْمٌ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي خِلَافَتِهِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ فَرَأَى أَكْثَرَ مَنْ يُصَلِّي مَعَهُ مِنَ الرِّجَالِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُدْعَى بُرْدًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ۔

حضرت ابو عامر سلیم انصاری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں چھ ماہ ان کے ہمراہ نماز پڑھی تو ان کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے اکثر کو ایک کپڑے میں دیکھا جسے "برد" کہا جاتا تھا ان پر کوئی اور کپڑا نہیں ہوتا تھا۔

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ صَلَّى بِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جنگ یرموک کے دن ہمیں ایک کپڑے میں نماز پڑھائی آپ نے اس کے کنارے الٹ ڈال رکھے تھے (یعنی دائیں طرف والا بائیں کاندھے پر اور بائیں طرف والا دائیں کندھے پر)

marfat.com

۲۱۱۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَمَّنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَخَلْفَهُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یرموک کے دن ہمیں نماز پڑھائی تو آپ پر ایک کپڑا تھا جس کے کنارے الٹ ڈال رکھے تھے اور آپ کے پیچھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔

فَفِيمَا قَدْ رَوَيْنَا عَمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مَا يُضَادُّ مَا رَوَيْنَا عَنْ عُمَرَ وَقَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ مَا قَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ فَذٰلِكَ أَوْلَى أَنْ يُؤْخَذَ بِهِ مِمَّا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَهٰذَا الَّذِي بَيَّنَّا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

پس جو کچھ ہم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے سلسلے میں صحابہ کرام سے نقل کیا ہے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے اور گزشتہ روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے وہ اس کے خلاف ہے پس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کے مقابلے میں اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے اور یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ

باب۸۱ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

۲۱۱۵- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَبَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَبُو الْعَبَّاسِ الْمِصْرِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ بَيْتِ اللّٰهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات یعنی کوڑا خانے، مذبح خانے، قبرستان، راستے، حمام، اونٹوں کے باڑے اور بیت اللہ شریف (کی چھت) پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۲۱۱۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ أَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَكَانَ ثِقَةً وَكَانَ الْحَكَمُ يَأْخُذُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

marfat.com

۲۱۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا قَالَ لَا قَالَ أُصَلِّي فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ قَالَ لَا قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا قَالَ نَعَمْ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں پوچھا کیا میں ان کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا نہیں، عرض کیا کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں فرمایا نہیں پوچھا کیا میں ان کا گوشت استعمال کرنے پر وضو کروں (ہاتھ دھونا مراد ہے) فرمایا ہاں۔

۲۱۱۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَا ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنَ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں بکریوں اور اونٹوں کے باڑے کے علاوہ جگہ نہ ملے تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

۲۱۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أُصَلِّي فِي مَبَاءَاتِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أُصَلِّي فِي مَبَاءَاتِ الْإِبِلِ قَالَ لَا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا "ہاں" پوچھا اونٹوں کے باڑے میں پڑھ لوں؟" فرمایا، "نہیں"۔

۲۱۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت جعفر بن ابی ثور، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۲۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الصَّلٰوةَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک

فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ مَكْرُوهَةٌ **وَاحْتَجُّوا** بِهَذِهِ الْآثَارِ حَتَّى غَلَطَ بَعْضُهُمْ فِي حُكْمِ ذَلِكَ فَأَفْسَدَ الصَّلَاةَ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَأَجَازُوا الصَّلَاةَ فِي ذَلِكَ الْمَوْطِنِ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ إِنَّ هَذِهِ الْآثَارَ الَّتِي نَهَتْ عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ قَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي مَعْنَاهَا وَفِي السَّبَبِ الَّذِي كَانَ مِنْ أَجْلِهِ النَّهْيُ فَقَالَ قَوْمٌ أَصْحَابُ الْإِبِلِ مِنْ عَادَتِهِمُ التَّغَوُّطُ بِقُرْبِ إِبِلِهِمْ وَالْبَوْلُ فَيُنَجِّسُونَ بِذَلِكَ أَعْطَانَ الْإِبِلِ فَنُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ لِذَلِكَ لَا لِعِلَّةِ الْإِبِلِ وَإِنَّمَا هُوَ لِعِلَّةِ النَّجَاسَةِ الَّتِي تَمْنَعُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ مَا كَانَتْ وَأَصْحَابُ الْغَنَمِ مِنْ عَادَتِهِمْ تَنْظِيفُ مَوَاضِعِ غَنَمِهِمْ وَتَرْكُ الْبَوْلِ فِيهِ وَالتَّغَوُّطِ فَأُبِيحَتِ الصَّلَاةُ فِي مَرَابِضِهَا لِذَلِكَ هَكَذَا رُوِيَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يُفَسِّرُ هَذَا الْحَدِيثَ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى وَقَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ لَيْسَ مِنْ قِبَلِ هَذِهِ الْعِلَّةِ عِنْدِي جَاءَ النَّهْيُ وَلَكِنْ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْإِبِلَ يُخَافُ وُثُوبُهَا فَيَعْطَبُ مَنْ يُلَاقِيهَا حِينَئِذٍ أَلَا تَرَاهُ قَالَ فَإِنَّهَا جِنٌّ مِنْ جِنٍّ خُلِقَتْ وَفِي حَدِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ وَهَذَا غَيْرُ مَخُوفٍ مِنَ الْغَنَمِ فَأَمَرَ بِاجْتِنَابِ الصَّلَاةِ فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ خَوْفَ ذَلِكَ مِنْ فِعْلِهَا لَا لِأَنَّ لَهَا نَجَاسَةً لَيْسَتْ لِلْغَنَمِ مِثْلُهَا وَأُبِيحَتِ الصَّلَاةُ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ لِأَنَّهُ لَا يُخَافُ مِنْهَا مَا يُخَافُ مِنَ الْإِبِلِ۔

قوم کے نزدیک اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا حتیٰ کہ بعض نے اس میں سختی کرتے ہوئے فسادِ نماز کا حکم دیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس مقام پر نماز پڑھنا جائز قرار دیا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ جن احادیث میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے ان کے مفہوم اور جس سبب سے منع کیا گیا ہے اس میں محدثین نے گفتگو کی ہے۔ ایک قوم نے کہا کہ اونٹ رکھنے والوں کی عادت ہے کہ وہ اپنے اونٹوں کے قریب ہی قضائے حاجت اور پیشاب کرتے ہیں لہٰذا اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے محض اونٹ ہونے کی وجہ سے نہیں، اس ممانعت کی علت نجاست ہے اور وہ جہاں بھی ہو وہاں نماز پڑھنا منع ہے جبکہ بکریاں رکھنے والوں کی عادت یہ ہے کہ وہ ان کے باڑوں کو صاف رکھتے ہیں اور وہاں قضائے حاجت اور پیشاب نہیں کرتے لہٰذا اس وجہ سے بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہے حضرت شریک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے وہ اس حدیث کی وضاحت اسی مفہوم کے ساتھ کرتے ہیں۔ حضرت یحییٰ بن آدم فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک اس علت کی بناء پر نہی وارد نہیں ہوئی بلکہ اس وجہ سے منع ہے کہ اس کے کودنے کا خدشہ ہوتا ہے جس سے وہاں موجود شخص ہلاک ہو سکتا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے آپ نے فرمایا وہ (اونٹ) جنوں میں سے ایک جن ہے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں سے اسی طرح وحشت ہوتی ہے جیسے وحشی جانوروں سے ہوتی ہے اور بکریوں سے اس بات کا خوف نہیں ہوتا لہٰذا اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے اجتناب کا حکم ان کے اس فعل کی وجہ سے ہے اس لیے نہیں کہ وہ ناپاک ہیں اور بکریاں اس طرح نہیں ہیں بکریوں کے باڑے میں نماز کا جواز اس بنیاد پر ہے کہ اونٹوں سے جو خوف ہوتا ہے وہ ان سے نہیں ہوتا۔

marfat.com

٢١٢٢ - حَدَّثَنِي خَلَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ شُجَاعٍ الثَّلْجِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ بِالتَّفْسِيرَيْنِ جَمِيعًا

حضرت ابن شجاع ثلجی، حضرت یحییٰ بن آدم سے یہ دونوں وضاحتیں نقل کرتے ہیں۔

٢١٢٣ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَنَّ عِيَاضًا قَالَ اِنَّمَا نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي اَعْطَانِ الْاِبِلِ لِاَنَّ الرَّجُلَ يَسْتَتِرُ بِهَا لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ۔

حضرت معاویہ بن صالح فرماتے ہیں حضرت عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے اسلئے منع فرمایا کہ آدمی اونٹ کی اوٹ میں قضائے حاجت کے لیے پردہ حاصل کرتا ہے۔

فَهٰذَا التَّفْسِيرُ مُوَافِقٌ لِتَفْسِيرِ شَرِيكٍ۔

یہ وضاحت حضرت شریک رضی اللہ عنہ کے بیان کے موافق ہے۔

٢١٢٤ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي اِلٰى بَعِيرِهِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کو سامنے رکھتے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔

٢١٢٥ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ اَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ زِيَادٍ الْمُصْفَرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مِقْدَامٍ الرَّهَاوِيِّ قَالَ جَلَسَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَاَبُو الدَّرْدَاءِ وَالْحَارِثُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلّٰى بِنَا اِلٰى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَقَالَ عُبَادَةُ اَنَا قَالَ فَحَدِّثْ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ فَاَخَذَ قُرَادَةً مِنَ الْبَعِيرِ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسُ وَهُوَ مَرْدُودٌ فِيكُمْ۔

حضرت مقدام رہاوی فرماتے ہیں حضرت عبادہ بن صامت، ابو درداء اور حارث بن معاویہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کس کو یہ حدیث یاد ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے اونٹ کے سامنے ہمیں نماز پڑھائی۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے پھر انہوں نے بیان کرتے ہوئے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے اونٹ کے پیچھے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہاتھ بڑھایا اور اونٹنی کے تن کا کنارہ پکڑ کر فرمایا تمہارے مال غنیمت سے میرے لیے خمس (پانچویں حصے) کے علاوہ اتنا بھی حلال نہیں یہ سب تمہاری طرف لوٹایا جائے گا۔

فَفِي هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ اِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ اِلَى الْبَعِيرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الصَّلٰوةَ اِلَى الْبَعِيرِ جَائِزَةٌ وَاَنَّهُ لَمْ يَنْهَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي اَعْطَانِ الْاِبِلِ لِاَنَّهُ لَا يَجُوزُ الصَّلٰوةُ بِحِذَائِهَا وَاحْتَمَلَ اَنْ تَكُونَ الْكَرَاهَةُ لِعِلَّةِ مَا يَكُونُ مِنَ الْاِبِلِ فِي مَعَاطِنِهَا

پس ان حدیثوں میں اونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا جواز ہے اس سے ثابت ہوا کہ اونٹ کو سامنے رکھتے ہوئے نماز پڑھنا جائز ہے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے اس لیے منع کیا گیا کہ اس کے سامنے نماز جائز نہیں۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ کراہت کی وجہ اونٹوں کے باڑوں میں ان کی لید اور پیشاب کا پایا

marfat.com

من ارواثها وابوالها فنظرنا في ذلك فرأينا مرابض
الغنم كل قد اجمع على جواز الصلوة فيها وبذلك
جاءت الروايات التي رويناها عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم وكان حكم ما يكون من الابل في
اعطانها من ابوالها وغير ذلك حكم ما يكون من
الغنم في مرابضها من ابوالها وغير ذلك لا فرق
بين شيء من ذلك في نجاسة ولا طهارة لان من جعل
ابوال الغنم طاهرة جعل ابوال الابل كذلك ومن
جعل ابوال الابل نجسة جعل ابوال الغنم كذلك فلما
كانت الصلوة قد ابيحت في مرابض الغنم في الحديث
الذي نهى فيه عن الصلوة في اعطان الابل ثبت
ان النهي عن ذلك ليس لعلة النجاسة ما يكون منها
اذ كان ما يكون من الغنم حكمه مثل ذلك ولكن
العلة التي لها كان النهي هو ما قال شريك او ما قال
يحيى بن آدم فان كان لما قال شريك فان الصلوة
مكروهة حيث يكون الغائط والبول كان عطنا
او غيره وان كان لما قال يحيى بن آدم فان الصلوة
مكروهة حيث يخاف على النفوس كان عطنا او
غيره فهذا وجه هذا الباب من طريق تصحيح معاني
الآثار واما حكم ذلك من طريق النظر فانا رأينا
لا يختلفون في مرابض الغنم وان الصلوة فيها
جائزة وانما اختلفوا في اعطان الابل فقد رأينا
حكم لحمان الابل كحكم لحمان الغنم في طهارتها
ورأينا حكم ابوالها كحكم ابوالها في طهارتها
او نجاستها فكان يجيء في النظر ايضا ان يكون حكم
الصلوة في موضع الابل كهو في موضع الغنم قياسا
ونظرا على ما ذكرنا وهذا قول ابي حنيفة وابي
يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

۲۱۲۶ - وقد حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابن

جانا ہو۔ پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ بکریوں کے باڑوں میں جواز نماز پر سب کا اتفاق ہے اور اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں جنہیں ہم نے ذکر کیا ہے اور اونٹوں کے باڑوں میں ان کے پیشاب وغیرہ کا حکم وہی ہے جو بکریوں کے باڑوں میں ان کے پیشاب وغیرہ کا ہے۔ نجاست و طہارت کے اعتبار سے ان میں کوئی فرق نہیں کیونکہ جس نے بکریوں کے پیشاب کو پاک قرار دیا اس کے نزدیک اونٹوں کا پیشاب بھی اسی طرح ہے اور جس نے اونٹوں کے پیشاب کو ناپاک کہا اس کے نزدیک بکریوں کا پیشاب بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ پس جس حدیث میں اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے اس میں بکریوں کے باڑوں میں جواز نماز کا ذکر ہے تو ثابت ہوا کہ اس سے ممانعت نجاست کی وجہ سے نہیں کیونکہ بکریوں کی نجاست کا حکم بھی تو وہی ہے بلکہ اس نہی کی علت وہی ہے جو حضرت شریک رضی اللہ عنہ یا حضرت یحییٰ بن آدم نے بیان فرمائی ہے اگر اس کی علت وہ ہو جو حضرت شریک نے بیان کی ہے تو ہر اس جگہ نماز مکروہ ہوگی جہاں بول و براز ہو خواہ اونٹوں کا باڑا ہو یا کوئی دوسری جگہ۔ اور حضرت یحییٰ بن آدم کی بیان کردہ علت مراد ہو تو جہاں جان کا خوف ہوگا نماز مکروہ ہوگی۔ اونٹوں کا باڑا ہو یا کوئی دوسری جگہ، معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کی یہ بہترین توجیہ ہے۔ اور قیاس کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بکریوں کے باڑے کے سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں اور ان میں نماز جائز ہے، اختلاف اونٹوں کے باڑوں میں ہے تو ہم نے دیکھا کہ طہارت کے سلسلے میں اونٹوں اور بکریوں کے گوشت کا حکم ایک جیسا ہے اور طہارت و نجاست کے اعتبار سے ان کے پیشاب کا حکم بھی ایک طرح کا ہے پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اونٹوں کی جگہ میں نماز کا حکم وہی ہو جو بکریوں (کے باندھنے) کی جگہ کا ہے یہی قیاس اور غور و فکر کا تقاضا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن ابی مریم فرماتے ہیں حضرت لیث بن سعد نے

marfat.com

أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ هٰذِهِ نُسْخَةُ رِسَالَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ إِلَى اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ يَذْكُرُ فِيهَا أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ فَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ ذٰلِكَ يُكْرَهُ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَمَنْ أَدْرَكْنَا مِنْ خِيَارِ أَهْلِ أَرْضِنَا يَعْرِضُ أَحَدُهُمْ نَاقَتَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ يُصَلِّي إِلَيْهَا وَهِيَ تَبْعَرُ وَتَبُولُ۔

ہم سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اس خط کا نسخہ ہے جو حضرت عبداللہ بن نافع نے ان (لیث بن سعد) کو لکھا اس میں مذکور ہے کہ جو کچھ تم نے اونٹوں کے باڑے میں ذکر کیا ہے تو ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ مکروہ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے اور ہم حضرت ابن عمر اور اپنے علاقے کے بہترین لوگوں کو یوں دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی اونٹنی کو اپنے اور قبلہ کے درمیان کر کے نماز پڑھتے اور وہ مینگنیاں اور پیشاب بھی کرتی۔

بَابُ ۸۲ الْإِمَامِ يَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعِيدِ هَلْ يُصَلِّيهَا مِنَ الْغَدِ أَمْ لَا

باب ۸۲: امام سے عید کی نماز رہ جائے تو دوسرے دن پڑھے یا نہ

۲۱۲۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمُومَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ الْهِلَالَ خَفِيَ عَلَى النَّاسِ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحُوا صِيَامًا فَشَهِدُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ الْمَاضِيَةَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالْفِطْرِ فَأَفْطَرُوا تِلْكَ السَّاعَةَ وَخَرَجَ بِهِمْ مِنَ الْغَدِ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْعِيدِ۔

حضرت ابو عمیر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے میرے انصاری چچاؤں نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں رمضان المبارک کی آخری شب لوگوں سے چاند مخفی رہا، انھوں نے دوسرے دن روزہ رکھا پھر کچھ لوگوں نے بارگاہ نبوی میں گواہی دی کہ انھوں نے گذشتہ رات چاند دیکھا ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں روزہ توڑنے کا حکم دیا چنانچہ انھوں نے اسی وقت روزہ توڑ دیا اور دوسرے دن آپ ان کو لے کر (عید گاہ کی طرف) تشریف لے گئے اور انھیں عید کی نماز پڑھائی

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا إِذَا فَاتَ النَّاسَ صَلٰوةُ الْعِيدِ فِي صَدْرِ يَوْمِ الْعِيدِ صَلَّوْهَا مِنْ غَدِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِي الْوَقْتِ الَّذِي يُصَلُّونَهَا وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِذَا فَاتَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمَ الْعِيدِ حَتّٰى زَالَتِ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِهِ لَمْ يُصَلِّ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَا فِيمَا بَعْدَهُ وَمِمَّنْ

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مسلک ہے وہ فرماتے ہیں جب عید کے دن شروع وقت میں لوگ عید کی نماز نہ پڑھ سکیں تو دوسرے دن اس وقت پڑھیں جس وقت پڑھا کرتے ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جب عید کے دن نماز رہ جائے حتی کہ سورج ڈھل جائے تو نہ اس دن پڑھیں اور نہ اس کے بعد، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات

marfat.com

قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اِنَّ الْحُفَّاظَ مِمَّنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هُشَيْمٍ لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ اَنَّهٗ صَلّٰى بِهِمْ مِنَ الْغَدِ فَمِمَّنْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْ هُشَيْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ هٰذَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَهُوَ اَضْبَطُ النَّاسِ لِاَلْفَاظِ هُشَيْمٍ وَهُوَ الَّذِيْ بَيَّنَ لِلنَّاسِ مَا كَانَ هُشَيْمٌ يُدَلِّسُ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔

کے قائل ہیں اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے۔ حضرت ہشیم (راوی) سے جن حفاظ حدیث نے یہ حدیث روایت کی ہے انھوں نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ آپ نے ان کو آئندہ روز عید کی نماز پڑھائی جن لوگوں نے حضرت ہشیم سے روایت کرتے ہوئے اس بات کا ذکر نہیں کیا ان میں یحییٰ بن حسان اور سعید بن منصور بھی ہیں اور وہ حضرت ہشیم کے الفاظ کو زیادہ یاد رکھنے والے ہیں انھوں نے ہی ان کی تدلیس کو بیان کیا (تدلیس یہ ہے کہ راوی اپنے شیخ کی بجائے ان کے شیخ سے روایت کرے۔

۲۱۲۸ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ اَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمُوْمَتِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اُغْمِيَ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالٍ فَاَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ اٰخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُفْطِرُوْا مِنْ يَوْمِهِمْ ثُمَّ لِيَخْرُجُوْا لِعِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ اِلٰى مُصَلَّاهُمْ۔

حضرت ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ مجھے میرے انصاری چچاؤں نے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بتایا کہ ہم پر شوال کا چاند مخفی رہا تو ہم نے دوسرے دن روزہ رکھا۔ پھر دن کے آخر میں سواروں کا ایک دستہ آیا اور انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گواہی دی کہ کل انھوں نے چاند دیکھا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو روزہ توڑنے اور آئندہ روز عید گاہ کی طرف جانے کا حکم دیا۔

۲۱۲۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام، حضرت ابو بشر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَاَمْرُهٗ اِيَّاهُمْ بِالْخُرُوْجِ مِنَ الْغَدِ لِعِيْدِهِمْ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِذٰلِكَ اَنْ يَجْتَمِعُوْا فِيْهِ لِيَدْعُوْا وَلِيَرٰى كَثْرَتَهُمْ فَيَتَنَاهٰى ذٰلِكَ اِلٰى عَدُوِّهِمْ فَتَعْظُمَ اُمُوْرُهُمْ عِنْدَهٗ لَا لِاَنْ يُصَلُّوْا كَمَا يُصَلّٰى لِلْعِيْدِ وَقَدْ رَاَيْنَا الْمُصَلّٰى فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ قَدْ كَانَ اُمِرَ بِحُضُوْرِ مَنْ لَا يُصَلِّيْ۔

اس حدیث کی اصل یہ ہے ایسے نہیں جیسے حضرت عبداللہ بن صالح نے روایت کیا (حدیث ۲۱۱۷) اور آپ نے ان کو دوسرے دن عید منانے کے لیے نکلنے کا حکم فرمایا تو ممکن ہے آپ کی مراد یہ ہو کہ وہ وہاں جمع ہو کر دعا مانگیں یا اپنی کثرت کا اظہار کریں یہ بات دشمن تک پہنچے اور وہ ان کی عظمت کو تسلیم کرے۔ اس لیے نہیں کہ وہ نماز عید کی طرح نماز پڑھیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن ان لوگوں کو بھی عید گاہ میں حاضری کا حکم فرمایا جن کے ذمہ نماز نہیں تھی۔

marfat.com

۲۱۳۰- حدثنا صالح قال ثنا سعيد قال انا هشيم قال انا منصور عن ابن سيرين عن ام عطية وهشام عن حفصة عن ام عطية قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الحيض وذوات الخدور يوم العيد فاما الحيض فيعتزلن ويشهدن الخير ودعوة المسلمين وقال هشيم فقالت امرأة يا رسول الله فان لم يكن لاحدانا جلباب قال فلتعرها اختها جلبابها۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن حیض والی اور پردہ دار عورتوں کو بھی (عید گاہ کی طرف) جانے کا حکم فرماتے۔ حیض والی عورتیں الگ بیٹھی رہتیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوتیں حضرت ہشیم فرماتے ہیں ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی ایک پاس (بڑی) چادر نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا اپنی دوسری بہن سے عاریتاً حاصل کرے۔

فلما كان الحيض يخرجن لا للصلوة ولكن لان يصيبهن دعوة المسلمين احتمل ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم امر الناس بالخروج من غد العيد لان يجتمعوا فيدعون فيصيبهم دعوتهم لا للصلوة وقد روى هذا الحديث شعبة عن ابي بشر كما رواه سعيد ويحيى لا كما رواه عبد الله بن صالح۔

تو جب حیض والی عورتیں نماز کے لیے نہیں بلکہ مسلمانوں کی دعا حاصل کرنے جاتی تھیں تو اس باب کا احتمال ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عید کے دوسرے دن محض اجتماع اور دعا کے لیے جانے کا حکم دیا۔ اس حدیث کو حضرت شعبہ نے حضرت ابو بشر سے اسی طرح روایت کیا جیسے حضرت سعید اور یحیی نے روایت کیا حضرت عبد اللہ بن صالح کی روایت (حدیث ۲۱۱) کی طرح روایت نہیں کیا۔

۲۱۳۱- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابي بشر قال سمعت ابا عمير بن انس ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو الوليد قال ثنا شعبة عن ابي بشر فذكر مثله باسناده غير انه قال وامرهم اذا اصبحوا ان يخرجوا الى مصلاهم فمعنى ذلك ايضا معنى ما روى يحيى وسعيد عن هشيم وهذا هو اصل الحديث ولما لم يكن في الحديث ما يدل على حكم ما اختلفوا فيه من الصلوة في الغد فنظرنا في ذلك فراينا الصلوات على ضربين فمنها ما الدهر كله لها وقت غير الاوقات التي لا يصلى فيها الفريضة فكان ما فات منها في وقته فالدهر كله لها وقت يقضى فيه غير ما نهى عن قضائها فيه من الاوقات ومنها ما جعل له وقت خاص ولم يجعل لاحد ان يصليه في غير

حضرت شعبہ نے حضرت ابو بشر سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے اگلی صبح عید کی طرف جانے کا حکم دیا تو اس کا مطلب وہی ہے جو حضرت یحیی اور سعید کی حضرت ہشیم سے مروی روایت کا ہے یہ اصل حدیث ہے اس حدیث میں اس اختلافی مسئلے یعنی اگلے دن نماز عید پڑھنے پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ نماز کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ ہے کہ تمام زندگی اس کا وقت ہے سوائے ان اوقات کے جن میں فرض نماز نہیں پڑھ سکتے۔ ان نمازوں میں سے جو اپنے وقت سے رہ جائے تو تمام زمانہ اس کا وقت ہے اسے قضا کیا جا سکتا ہے سوائے ان اوقات کے جن میں قضا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور بعض نمازوں کے لیے وقت مخصوص ہے ان کو کسی دوسرے وقت میں قضا کرنا جائز نہیں۔ جمعۃ المبارک (کی نماز) بھی ان میں سے ہے اس کا حکم یہ ہے کہ وہ صرف جمعہ کے دن سورج ڈھلنے سے لے کر عصر کا وقت شروع ہونے تک پڑھ سکتے ہیں

marfat.com

ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ ذٰلِكَ الْجُمُعَةِ حُكْمُهَا أَنْ يُصَلِّيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ إِلٰى أَنْ يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ فَإِذَا خَرَجَ الْوَقْتُ فَاتَتْ وَلَمْ يَجُزْ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمِهَا ذٰلِكَ وَلَا فِيْمَا بَعْدُ فَكَانَ مَا لَا يُقْضٰى فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهٖ بَعْدَ فَوَاتِ وَقْتِهٖ لَا يُقْضٰى بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا يُقْضٰى فَوَاتَ وَقْتِهٖ فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ قُضِيَ مِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ ذٰلِكَ وَكُلُّ هٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ وَكَانَتْ صَلٰوةُ الْعِيْدِ جُعِلَ لَهَا وَقْتٌ خَاصٌّ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ آخِرُهُ زَوَالُ الشَّمْسِ وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ عَلٰى أَنَّهَا إِذْ لَمْ تُصَلَّ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى زَالَتِ الشَّمْسُ أَنَّهَا لَا تُصَلّٰى فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهَا فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدِ لَا يُقْضٰى بَعْدَ خُرُوْجِ وَقْتِهَا فِيْ يَوْمِهَا ذٰلِكَ أَنَّهَا لَا تُقْضٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ غَدٍ وَّلَا غَيْرِهٖ لِأَنَّا رَأَيْنَا مَا لِلَّذِيْ فَاتَهٗ أَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ غَدِ يَوْمِهٖ جَائِزٌ لَهٗ أَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ بَقِيَّةِ الْيَوْمِ الَّذِيْ وَقْتُهٗ فِيْهِ وَمَا لَيْسَ لِلَّذِيْ فَاتَهٗ أَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ بَقِيَّةِ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ فَلَيْسَ لَهٗ أَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ غَدِهٖ فَصَلٰوةُ الْعِيْدِ كَذٰلِكَ لَمَّا ثَبَتَ أَنَّهَا لَا تُقْضٰى إِذَا فَاتَتْ فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهَا ثَبَتَ أَنَّهَا لَا تُقْضٰى فِيْ غَدٍ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَا رَوَاهُ عَنْهُ بَعْضُ النَّاسِ وَلَمْ نَجِدْهُ فِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ يُوْسُفَ عَنْهُ هٰكَذَا كَانَ فِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى۔

جب یہ وقت نکل جائے تو یہ نماز فوت ہو گئی تو اب اسی دن یا اس کے بعد اسے پڑھنا جائز نہیں۔ لہٰذا جو نماز اپنے وقت سے فوت ہونے کے بعد اس دن کے بقیہ حصے میں قضا نہ کی جا سکے وہ اس کے بعد (دوسرے دنوں میں) بھی قضا نہیں ہو سکتی اور جو نماز وقت سے رہ جانے کے بعد باقی ماندہ دن میں قضا ہو سکے وہ آئندہ روز اور اس کے بعد بھی قضا کی جا سکتی ہے۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔

عید کی نماز کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے جو زوال آفتاب تک ہے اور اس بات پر سب متفق ہیں کہ جب وہ اپنے وقت سے رہ جائے یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے تو اس دن کے باقی اوقات میں ادا نہیں کر سکتے۔ پس جب ثابت ہوا کہ عید کی نماز اپنے وقت سے رہ جانے کے بعد اسی دن قضا نہیں کی جا سکتی تو ثابت ہوا کہ وہ آئندہ کل یا اس کے بعد بھی قضا نہیں ہو سکتی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جس فوت شدہ نماز کو آئندہ روز قضا کیا جا سکتا ہے اُسے اس دن کے بقیہ حصے میں بھی قضا کیا جا سکتا ہے جس (دن) میں اس کا وقت ہے اور جسے فوت ہونے کے بعد اس دن قضا نہیں کیا جا سکتا اسے دوسرے دن قضا کرنا بھی جائز نہیں تو عید کا حکم بھی یہی ہے کیونکہ جب فوت ہونے کے بعد اسے اسی دن قضا نہیں کیا جا سکتا تو ثابت ہوا کہ دوسرے دن بھی قضا نہیں ہو سکتی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے آپ سے نقل کیا ہے لیکن ہم حضرت امام ابو یوسف اور امام احمد (یعنی امام محمد) رحمہما اللہ کی ان سے روایت میں اس طرح نہیں پاتے۔ (معلوم ہوتا ہے امام محمد کی جگہ امام احمد کا نام غلطی سے لکھا گیا۔)

بَابُ ۸۳ الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِيْ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِدُخُوْلِهٖ يَعْنِي الْبَيْتَ قَالَ

باب ۸۳: کعبہ شریف میں نماز پڑھنا

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں بیت اللہ شریف کے طواف کا حکم دیا گیا ہے اس میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا۔

marfat.com

لَمْ يَكُنْ يَنْهٰى عَنْ دُخُوْلِهٖ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ شَيْئًا حَتّٰى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ وَلَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهٗ لَمَّا خَرَجَ صَلّٰى عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ۔

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيْهَا سِتُّ سَوَارِيْ فَقَامَ اِلٰى كُلِّ سَارِيَةٍ كَذَا وَلَمْ يُصَلِّ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِي الْكَعْبَةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَبِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَلّٰى خَارِجًا مِنَ الْكَعْبَةِ اَنَّ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالُوْا قَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ مَا ذَكَرْتُمْ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِهٖ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ الَّتِيْ يُصَلِّيْ اِلَيْهَا اِمَامُكُمُ الَّذِيْ تَأْتَمُّوْنَ بِهٖ وَعِنْدَهَا يَكُوْنُ مَقَامُهٗ فَاَرَادَ بِذٰلِكَ تَعْلِيْمَهُمْ مَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ مِنْ قَوْلِهٖ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ط وَلَيْسَ فِيْ تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فِيْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِيْهَا وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْهَا۔

انھوں نے فرمایا اس میں داخل ہونے سے منع نہیں کیا گیا البتہ میں نے ان سے سنا فرماتے ہیں مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی اور اس میں نماز نہیں پڑھی حتی کہ باہر تشریف لائے جب باہر آگئے تو دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا یہ قبلہ ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور آپ نے نماز نہیں پڑھی البتہ جب باہر تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کے دروازے کے پاس دو رکعتیں پڑھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور اس میں چھ ستون تھے آپ ہر ستون کے پاس کھڑے ہوئے لیکن (وہاں) نماز نہیں پڑھی۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی بات اختیار کی وہ کہتے ہیں کعبہ شریف میں نماز جائز نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا کہ یہ قبلہ ہے آپ نے کعبہ شریف سے باہر نماز پڑھنے کے بعد یہ بات فرمائی۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ یہ قبلہ ہے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جس کا تم نے ذکر کیا اور اس مراد کا بھی احتمال ہے کہ یہ وہ قبلہ ہے کہ جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھو تو تمہارے امام کا قبلہ یہ ہے اور وہ یہاں کھڑا ہو تو آپ نے ان کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعلیم دینا چاہی "وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى"۔ مقام ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز بناؤ) اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں نماز نہ پڑھنا اس میں نماز کے ناجائز ہونے کی دلیل نہیں

marfat.com

ہے جبکہ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ آپ نے اس میں نماز پڑھی ہے۔

۲۱۳۵۔ **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِمْ وَمَكَثَ فِيهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَلَى يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَلَى يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کا دروازہ بند کر کے وہاں ٹھہرے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے باہر آنے پر ان سے پوچھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) کیا عمل کیا انہوں نے فرمایا آپ کی بائیں جانب ایک ستون، دائیں طرف دو ستون اور پیچھے تین ستون تھے ان دنوں بیت اللہ شریف کے چھ ستون ہوا کرتے تھے پھر آپ نے نماز پڑھی آپ کے اور دیوار کے درمیان تقریباً تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔

۲۱۳۶۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَأَنَّهُ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ كَيْفَ جَعَلَ الْعُمُدَ الَّتِي ذَكَرَهَا مَالِكٌ فِي حَدِيثِهِ۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور یہ کہ آپ نے دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی البتہ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ آپ نے ان ستونوں کو کیسے رکھا جن کا حضرت مالک نے اپنی روایت (گذشتہ روایت) میں ذکر کیا ہے۔

۲۱۳۷۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْرٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سالم فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۱۳۸۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيمِ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ صَلَّى عَلَى وَجْهِهِ حِينَ دَخَلَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ نے سامنے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جب دائیں طرف والے دو ستونوں کے درمیان کھڑے ہوئے

۲۱۳۹۔ **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے حضرت اسامہ بن زید رضی

marfat.com

أيوب عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل يوم فتح مكة وسديفه أسامة بن زيد فأناخ في ظل الكعبة قال ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وبلال وأسامة في البيت فقلت لبلال من وراء الباب أين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلى بحيالك بين الساريتين ـ

اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے آپ نے کعبۃ اللہ کے سائے میں اونٹ بٹھایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ آگے کو بڑھے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت بلال، اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیت اللہ شریف میں داخل ہو چکے تھے میں نے دروازے کی آڑ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی انھوں نے فرمایا کہ آپ نے تمہارے سامنے کے دو ستونوں کے

۲۱۴۰ - حدثنا علي بن زيد قال ثنا موسى بن داود قال ثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن ابن عمر عن بلال أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في الكعبة ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف میں نماز ادا فرمائی۔

۲۱۴۱ - حدثنا حسين بن نصر قال ابن أبي مريم قال أخبرني محمد بن جعفر قال أخبرني العلاء بن عبد الرحمن قال كنت مع أبي فلقينا عبد الله بن عمر فسأله أبي وأنا أسمع أين رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دخل البيت فقال ابن عمر دخل النبي صلى الله عليه وسلم بين أسامة بن زيد وبلال فلما خرجا سألتهما أين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالا على جهته ـ

حضرت علاء بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ تھا تو ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی میرے والد نے ان سے پوچھا اور میں سن رہا تھا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو کہاں نماز پڑھی؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے درمیان (کعبہ شریف) میں داخل ہوئے جب وہ دونوں باہر آئے تو میں نے ان دونوں سے پوچھا

۲۱۴۲ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا أحمد بن أشكاب قال أبو معاوية عن الأعمش عن عمارة عن أبي الشعثاء عن ابن عمر قال رأيته دخل البيت حتى إذا كان بين الساريتين مضى حتى لزق بالحائط فقام يصلي فجئت فقمت إلى جنبه فصلى أربعا فقلت أخبرني أين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من البيت فقال ههنا أخبرني أسامة أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى ـ

حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو میں نے بیت اللہ شریف میں داخل ہوتے دیکھا جب وہ دو ستونوں کے درمیان پہنچے تو آگے کو چل پڑے حتی کہ دیوار تک پہنچ گئے وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھی میں آیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آپ نے چار رکعات پڑھیں۔ میں نے عرض کیا بتائیے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں کس جگہ نماز پڑھی ہے انھوں نے فرمایا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

فهذا أسامة بن زيد قد روى عنه عبد الله بن عمر أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم صلى في البيت فقد اختلف هو وابن

تو یہ ہیں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا

marfat.com

عَبَّاسٍ فِيْمَا رَوَيَا عَنْ أُسَامَةَ مِنْ ذٰلِكَ وَرَوَى ابْنُ عُمَرَ أَيْضًا عَنْ بِلَالٍ مِثْلَ مَا رَوَى عَنْ أُسَامَةَ فَكَانَ يَنْبَغِيْ لِمَا تَضَادَّتْ عَنْ أُسَامَةَ وَتَكَافَأَتْ أَنْ تَرْتَفِعَ وَيَثْبُتَ مَا رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ إِذْ كَانَ لَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رَوَى ابْنُ عُمَرَ مُطْلَقًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ

۲۱۴۳ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ هُوَ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ وَسَيَأْتِيْكَ مَنْ يَنْهَاكَ فَيُسْمَعُ قَوْلُهُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ۔

۲۱۴۴ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلْ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ خَلْفَكَ وَأْتَمَّ بِهِ جَمِيْعًا وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ عَنْ أُسَامَةَ وَبِلَالٍ۔

۲۱۴۵ - **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيْ صَفْوَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَدْ قَدِمَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَوَجَدْتُهُ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالُوْا تُجَاهَكَ فَقُلْتُ كَمْ صَلّٰى قَالُوْا رَكْعَتَيْنِ۔

۲۱۴۶ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

پس اس سلسلے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے حضرت ابن عمر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) کا اختلاف ہوگیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا پس جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات ایک دوسرے کے متضاد اور برابر ہوئیں تو چاہیے کہ وہ ختم ہوجائیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت ہو کیونکہ اس سلسلے میں ان سے روایت میں اختلاف نہیں ہے

حضرت سماک حنفی فرماتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھی ہے اور عنقریب تجھے معلوم ہوگا کہ کس نے روکا ہے اور اس کی بات سُنی جائے گی یعنی وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

حضرت سماک حنفی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ بیت اللہ شریف کے کسی حصے کو اپنے پیچھے نہ کرو اور اس تمام کی طرف متوجہ ہو اور میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرات کے واسطے سے بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے روایت کی

حضرت ابو صفوان یا حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا سُنا تو اپنا لباس درست کیا میں نے آپ کو بیت اللہ شریف سے نکلتے ہوئے پایا (حضرت مجاہد فرماتے ہیں) میں نے پوچھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں کہاں نماز پڑھی ہے؟ تو صحابہ کرام نے بتایا تمہارے سامنے (والی جگہ) میں نے پوچھا کتنی رکعات پڑھی ہیں تو بتایا دو رکعتیں۔

حضرت مجاہد، حضرت عبدالرحمن بن صفوان رضی اللہ عنہ

marfat.com

إبراهيم الحنظلي قال انا جرير عن يزيد بن أبي زياد عن مجاهد عن عبد الرحمن بن صفوان قال قلت لعمر كيف صنع النبي صلى الله عليه وسلم حين دخل الكعبة فقال صلى ركعتين۔

۲۱۴۷- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو الوليد قال ثنا جرير بن عبد الحميد فذكر بإسناده مثله غير أنه قال عبد الله بن صفوان۔

فهذا عمر قد حكى عنه في ذلك ما يوافق ما حكى ابن عمر عن أسامة وبلال من صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في البيت **وقد** روي عن جابر بن عبد الله مثل ذلك۔

۲۱۴۸- حدثنا فهد قال ثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال ثنا شبابة عن مغيرة بن مسلم عن أبي الزبير عن جابر قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم البيت يوم الفتح فصلى فيه ركعتين **وقد** روي أيضا عن شيبة بن عثمان وعثمان بن طلحة مثل ذلك۔

۲۱۴۹- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن الصباح قال ثنا أبو إسمعيل المؤدب عن عبد الله بن مسلم بن هرمز عن عبد الرحمن بن الزجاج قال أتيت شيبة بن عثمان فقلت يا أبا عثمان إن ابن عباس يقول إن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة فلم يصل قال بلى صلى ركعتين عند العمودين المقدمين ثم ألزق بهما ظهره۔

۲۱۵۰- حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال انا عبد الرحيم بن سليمن عن عبد الله بن مسلم فذكر بإسناده مثله۔

۲۱۵۱- حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن سلمة قال انا هشام بن عروة عن عروة عن عثمان بن طلحة أن رسول

سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے کیا عمل کیا انھوں نے فرمایا دو رکعتیں پڑھیں۔

حضرت ابوالولید نے حضرت جریر بن عبد الحمید سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیت اللہ شریف میں نماز کے بارے میں نقل کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالزبیر حضرت جابر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

حضرت شیبہ بن عثمان اور عثمان بن طلحہ (رضی اللہ عنہم) سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت عبد الرحمن بن زجاج فرماتے ہیں میں حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا اے ابو عثمان! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے نماز نہیں پڑھی انھوں نے فرمایا کیوں نہیں! آپ نے اگلے دو ستونوں کے پاس دو رکعتیں ادا کیں پھر ان ستونوں کے ساتھ پیٹھ مبارک لگائی۔

حضرت عبد الرحیم بن سلیمان حضرت عبد اللہ بن مسلم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ہشام بن عروہ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے تمہارے

marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وِجَاهَكَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ **قَالَ** اَبُو جَعْفَرٍ فَاِنْ كَانَ هٰذَا الْبَابُ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ تَوَاتُرِ الْاٰثَارِ فَاِنَّ الْاٰثَارَ قَدْ تَوَاتَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ مَا لَمْ تَتَوَاتَرْ بِمِثْلِهِ اَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ وَاِنْ كَانَ يُؤْخَذُ بِاَنْ يُلْقٰى مَا يُضَادُّ مِنْهَا عَمَّنْ يُضَادُّ ذٰلِكَ عَنْهُ وَيُعْمَلُ بِمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَاِنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ الَّذِيْ حَكٰى عَنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ خَرَجَ مِنْهَا وَلَمْ يُصَلِّ **فَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَهَا صَلّٰى فِيْهَا فَقَدْ تَضَادَّ ذٰلِكَ عَنْهُ فَتَنَافَيَا **ثُمَّ** قَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَبِلَالٍ وَجَابِرٍ وَشَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ عَنْ اُسَامَةَ فَذٰلِكَ اَوْلٰى مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ **ثُمَّ** قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى جَوَازِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا۔

سامنے (والی جگہ) دو ستونوں کے درمیان دو رکعتیں پڑھیں۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اگر اس بات کو تواتر روایات کے طور پر لیا جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کے بارے میں جس تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں نہ پڑھنے کے بارے میں اسی قدر تواتر نہیں ہے اور اگر باہم متضاد روایات کو چھوڑ دیا جائے اور اس کے علاوہ اس پر عمل کیا جائے تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہونے کے بعد نماز پڑھے بغیر باہر تشریف لائے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے تو آپ نے وہاں نماز پڑھی جب یہ دونوں باہم متضاد ہوئیں تو انھوں نے ایک دوسرے کی نفی کر دی۔ پھر حضرت عمر فاروق، حضرت بلال، جابر، شیبہ بن عثمان اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم سے حضرت ابن عمر کی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق مروی ہے تو یہ اس روایت سے اعلیٰ ہے جس میں حضرت ابن عباس تنہا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ارشاد گرامی بھی مروی ہے جو اس میں نماز کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔

۲۱۵۲ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ اُمِّ مَنْصُوْرٍ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ وَلَّدَتْ عَامَّةَ اَهْلِ دَارِنَا قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ رَاَيْتُ قَرْنَيِ الْكَبْشِ حِيْنَ دَخَلْتُ الْبَيْتَ فَنَسِيْتُ اَنْ آمُرَكَ اَنْ تُخَمِّرَهُمَا فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ مُصَلِّيًا۔

حضرت منصور کی والدہ حضرت صفیہ بنت شیبہ فرماتی ہیں مجھے بنو سلیم کی ایک عورت نے جو ہمارے خاندان کے اکثر بچوں کی دایہ تھی بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور فرمایا میں نے بیت اللہ شریف میں داخلے کے وقت مینڈھے کے سینگ دیکھے تو میں تمہیں حکم دینا بھول گیا کہ ان کو جلا دے کیونکہ بیت اللہ شریف میں ایسی چیز کا ہونا مناسب نہیں جس سے نمازی کی توجہ بٹ جائے۔

۲۱۵۳ - **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

اس سلسلے میں بھی آپ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں خانہ کعبہ میں داخل ہونا پسند کرتی تھی تاکہ اس میں نماز پڑھوں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر

marfat.com

كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ فَاُصَلِّيَ فِيْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَاَدْخَلَنِي الْحِجْرَ وَقَالَ اِنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنُوا الْكَعْبَةَ اِقْتَصَرُوْا فِيْ بِنَائِهَا فَاَخْرَجُوا الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ فَاِذَا اَرَدْتِ اَنْ تُصَلِّيَ فِي الْبَيْتِ فَصَلِّيْ فِي الْحِجْرِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنْهُ۔

حطیم میں داخل کیا اور فرمایا جب تمہاری قوم نے کعبہ شریف کو بنایا تو اس کی عمارت میں کمی کر دی حطیم کو بیت اللہ شریف سے نکال دیا۔ پس جب تم بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا چاہو تو حطیم میں پڑھ لیا کرو۔ یہ اس کا ایک ٹکڑا ہے۔

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَازَ الصَّلٰوةَ فِي الْحِجْرِ الَّذِيْ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا تَصْحِيْحُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اِجَازَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْبَيْتِ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ وَاَمَّا حُكْمُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهِ اِنَّمَا فَهُوْا عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْبَيْتَ كُلَّهٗ عِنْدَهُمْ قِبْلَةٌ قَالُوْا فَمَنْ صَلّٰى فِيْهِ فَقَدِ اسْتَدْبَرَ بَعْضَهٗ فَهُوَ كَمُسْتَدْبِرِ بَعْضِ الْقِبْلَةِ فَلَا تُجْزِيْهِ صَلَاتُهٗ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا مَنِ اسْتَدْبَرَ الْقِبْلَةَ اَوْ وَلِيَهَا يَمِيْنَهٗ اَوْ شِمَالَهٗ اَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهٗ سَوَاءٌ وَاَنَّ صَلٰوتَهٗ لَا تُجْزِيْهِ وَكَانَ مَنْ صَلّٰى مُسْتَقْبِلَ جِهَةٍ مِّنْ جِهَاتِ الْبَيْتِ اَجْزَاَتْهُ الصَّلٰوةُ بِاتِّفَاقِهِمْ وَلَيْسَ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ مُسْتَقْبِلُ جِهَاتِ الْبَيْتِ كُلِّهَا لِاَنَّ مَا عَنْ يَمِيْنِهٖ فَاسْتَقْبَلَ مِنَ الْبَيْتِ وَمَا عَنْ يَسَارِهٖ لَيْسَ هُوَ مُسْتَقْبِلَهٗ وَكَمَا كَانَ لَمْ يَتَعَبَّدْ بِاسْتِقْبَالِ كُلِّ جِهَاتِ الْبَيْتِ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَاِنَّمَا بِاسْتِقْبَالِ جِهَةٍ مِّنْ جِهَاتِهٖ فَلَا يَضُرُّهٗ تَرْكُ اسْتِقْبَالِ مَا بَقِيَ

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے ایک حصے حطیم میں نماز پڑھنے کی اجازت فرمائی۔ پس ہماری مذکورہ بحث سے ان لوگوں کے قول کی صحت ثابت ہو گئی جن کے نزدیک اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے اور قیاس کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ جو لوگ اس میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں وہ اس لیے روکتے ہیں کہ ان کے نزدیک تمام بیت اللہ شریف قبلہ ہے۔ وہ کہتے ہیں جو شخص اس میں نماز پڑھے گا وہ اس کے بعض حصّے کی طرف پیٹھ کرے گا تو وہ بعض قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے والا ہوگا پس اس کی نماز جائز نہ ہوگی۔ ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ جو شخص قبلہ کی طرف پیٹھ کرے یا اس کو اپنی دائیں بائیں جانب رکھے تو یہ سب باتیں ایک جیسی ہیں اور اس کی نماز جائز نہ ہوگی اور جو شخص خانہ کعبہ کی کسی ایک جہت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے بالاتفاق اس کی نماز جائز ہے حالانکہ وہ کعبہ شریف کی تمام جہات کی طرف منہ نہیں کر رہا کیونکہ وہ اس کی دائیں اور بائیں منہ نہیں کر رہا تو جیسے وہ بیت اللہ شریف کی تمام جہات کی طرف منہ کر کے عبادت نہیں کرتا بلکہ اس کی صرف ایک جہت کی طرف رُخ کر کے عبادت کر رہا ہے تو دیگر جہات کا چھوڑنا اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہے اسی طرح جو شخص اس کے اندر نماز پڑھتا ہے وہ بھی کسی ایک جہت کی طرف رُخ اور دوسری طرف پیٹھ کرتا ہے تو اس میں پیٹھ کا حکم وہی ہوگا جو اس (بیت اللہ شریف) سے باہر والے کی دائیں اور بائیں جانب کا ہے اس سے بھی ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا جائز قرار دیتے

marfat.com

مِنْ جِهَاتِهٖ بَعْدَهَا كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اِنَّ مَنْ صَلّٰى فِيْهِ فَقَدِ اسْتَقْبَلَ اِحْدٰى جِهَاتِهٖ وَاسْتَدْبَرَ غَيْرَهَا اِنَّمَا اسْتَدْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ فِىْ حُكْمِ مَا كَانَ عَنْ يَمِيْنِ مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ جِهَاتِ الْبَيْتِ وَعَنْ يَسَارِهٖ اِذَا كَانَ خَارِجًا مِنْهُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَيْضًا قَوْلُ الَّذِيْنَ اَجَازُوا الصَّلٰوةَ فِى الْبَيْتِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِىَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔

ہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔

تلخیص ابواب
طحاوی شریف

کتاب الطہارۃ

باب ۱ ــــ پانی میں نجاست کا گرنا

پانی میں نجاست گرجانے سے وہ پاک ہی رہتا ہے یا ناپاک ہوجاتا ہے اس سلسلے میں تین مذاہب ہیں۔

(۱) حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک جب تک پانی کا رنگ، بُو یا ذائقہ نہ بدلے، پاک رہے گا وہ فرماتے ہیں حدیث شریف میں ہے "پانی ناپاک نہیں ہوتا" اور بیر بضاعہ میں مردار اور حیض کے کپڑے وغیرہ ڈالے جاتے تھے اس کے باوجود اس سے وضو کیا جاتا تھا۔

(۲) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جب پانی دو قُلوں (مشکوں) کی مقدار ہو جائے تو نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا اس سے کم ہو تو ناپاک ہو جاتا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قُلوں کو پہنچ جائے، تو نجاست نہیں اٹھاتا (ناپاک نہیں ہوتا)

(۳) حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر جاری پانی میں نجاست گرجائے تو جب تک رنگ، بُو یا ذائقہ نہ بدلے ناپاک نہیں ہوگا لیکن ٹھہرا ہوا پانی ناپاک ہوجاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کھڑے غیر جاری پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے غسل بھی کرتا ہے۔

احناف کی طرف سے حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی پیش کردہ دلیل کا جواب یُوں دیا جاتا ہے کہ بیر بضاعہ میں اختلاف ہے ایک گروہ کے نزدیک وہ باغوں کی طرف جانے والا راستہ تھا اس میں پانی ٹھہرتا نہیں تھا لہٰذا اس کا حکم وہی ہے جو نہروں کے پانی کا ہے یعنی جب تک رنگ، بُو اور ذائقہ نہ بدلے ناپاک نہیں ہوتا۔

حدیث میں جو فرمایا گیا کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا اس سے جاری پانی مراد ہے کیوں کہ اس میں نجاست نہیں ٹھہرتی جب کہ کھڑے پانی میں نجاست داخل ہو کر مل جاتی ہے اگر امام مالک رحمہ اللہ کی اس دلیل کو تسلیم کیا جائے تو پھر مسلمان کے بارے میں جو حدیث میں آیا ہے کہ وہ ناپاک نہیں، اسی طرح زمین کے بارے میں بھی مروی ہے کہ وہ ناپاک نہیں اس کا کیا مطلب ہوگا حالانکہ جب ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کیا، تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پانی بہانے کا حکم فرمایا معلوم ہوا یہ بات مطلقاً نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کو یُوں جواب دیا جاتا ہے کہ ان روایات میں قلتین کی مقدار بیان نہیں کی گئی ممکن ہے ان سے مقام ہجر کے مٹکے یا انسان کا قد مراد ہو کیونکہ جب دو آدمیوں کے قد کے برابر پانی ہوگا تو وہ جاری پانی کہلائے گا۔ ایک حبشی زمزم کے کنوئیں میں گر گیا تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حکم سے اس کا سارا پانی نکالا گیا اگر دو مشکوں کی مقدار پانی ناپاک نہ ہوتا تو یہ پانی کیوں نکالا جاتا، اسی طرح کنوئیں میں چوہا گر گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پانی نکالنے کا حکم فرمایا، بلی، پرندہ اور مرغی وغیرہ کے بارے میں اسی طرح کی روایات آئی ہیں اگر کہا جائے کہ برتن کی طرح کنوئیں کو کیوں نہیں دھویا جاتا تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ چونکہ اس کا دھونا ناممکن ہے اور وہ یوں کہ جس پانی کے ساتھ دھویا جائے گا وہی پانی اس میں واپس جائے گا لہٰذا اس سے پانی کا نکالنا ہی دھونے

marfat.com

کے قائم مقام ہے۔

باب ۲ —— بلی کا جھوٹا

ایک جماعت جن میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک بلی کا جھوٹا بلا کراہت پاک ہے ان کی دلیل حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہیں یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، بلی کے جھوٹے سے غسل کرتے تھے نیز آپ بلی کے جھوٹے سے وضو بھی فرماتے۔

دوسری جماعت جن میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں بلی کے جھوٹے کو مکروہ جانتے ہیں ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلی کسی برتن میں منہ مارے تو اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے، یہ حدیث صحت سند کے اعتبار سے پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات سے افضل ہے پھر اسے صحابہ کرام اور تابعین عظام مثلاً حضرت ابو ہریرہ، ابن عمر، سعید بن مسیب، حسن، ہشام اور یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہم کی روایات سے بھی تائید حاصل ہے جن میں کتے، خنزیر، گدھے اور بلی کے منہ لگائے ہوئے برتن کو دھونے کا حکم ہے، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بلی کے ناپاک ہونے کا ذکر ہے اس کے جھوٹے کے پاک یا ناپاک ہونے کا کوئی تذکرہ نہیں۔

علاوہ ازیں دوسرے گروہ کے قول کو قیاس سے بھی تائید حاصل ہے وہ کہتے ہیں گوشت چار قسم کا ہوتا ہے (۱) پاک گوشت جسے کھایا بھی جاتا ہے مثلاً گائے بکری وغیرہ کا گوشت (۲) پاک گوشت جسے کھایا نہیں جاتا مثلاً انسان کا گوشت (۳) ناپاک گوشت مثلاً کتے اور خنزیر کا گوشت چونکہ جھوٹے کا تعلق لعاب سے ہے اور اس کا تعلق گوشت سے ہوتا ہے لہٰذا پہلی دو قسموں کا جھوٹا پاک اور تیسری قسم کا ناپاک ہے (۴) وہ گوشت جس کے کھانے سے روکا گیا۔ مثلاً بلی کا گوشت، اس کے کھانے سے ممانعت ہے اور یہ کراہت کے باعث ہے لہٰذا اس کا جھوٹا بھی مکروہ ہے

باب ۳ —— کتے کا جھوٹا

کتے کے جھوٹے کے بارے میں تین مذاہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک پانی پاک رہتا ہے لیکن برتن کو حکم شرعی کی تعمیل کے طور پر سات بار دھویا جائے اس گروہ کا خیال صحیح نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جن پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں (مٹکے یا انسانی قد) کو پہنچے نجاست کو نہیں اٹھاتا گویا اس سے کم پانی ناپاک ہو جاتا ہے پس جب اتنا زیادہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے تو کتے کا جھوٹا بدرجہ اولیٰ ناپاک ہوگا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک کتے کا جھوٹا ناپاک ہے اور برتن کو سات مرتبہ یوں دھویا جائے کہ پہلی بار مٹی استعمال کریں ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتا جب برتن میں منہ مارے تو اسے سات بار دھویا جائے۔

تیسرا گروہ جس میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کتے کے جھوٹے کو ناپاک سمجھتا ہے لیکن اس کے نزدیک برتن کو اسی طرح دھویا جائے جیسے عام نجاستوں سے پاک کیا جاتا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند سے بیدار ہونے والے شخص کو اپنے ہاتھ دو یا تین بار دھونے کا حکم دیا کیونکہ نہ معلوم اس کا ہاتھ کہاں پہنچا ہوا ور چونکہ اس دور میں عام طور پر پانی سے استنجا نہیں کیا جاتا تھا اس لیے ممکن تھا کہ پیشاب اور پاخانے کے مقام پر پسینہ آیا ہو اور وہاں ہاتھ لگ جائے تو جب پیشاب اور پاخانہ لگنے سے ناپاک ہونے والے ہاتھ کو صرف دو یا تین بار دھونے کا حکم ہے حالانکہ یہ نہایت غلیظ نجاستیں ہیں تو اس سے کم درجے کی نجاست دو یا تین بار دھونے سے کیسے زائل نہ ہوگی پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جس برتن میں کتا اور بلی منہ مارے اسے تین بار دھویا جائے۔ پس حسن ظن کا تقاضا ہے کہ ان کے نزدیک سات بار دھونے سے متعلق روایت منسوخ ہوگئی اور اگر مخالف فریق اسے منسوخ نہ سمجھے بلکہ احتیاط پر عمل کرے تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ اس میں اضافہ ہے کہ سات بار دھویا جائے اور آٹھویں بار مٹی استعمال کی جائے، اس طرح مخالف فریق حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما دونوں کی روایتوں پر عمل کر سکے گا۔

باب ۴ ——— انسان کا جھوٹا

بعض حضرات کے نزدیک انسان کا جھوٹا مکروہ ہے ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن سرجس، حضرت حکم غفاری اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے جھوٹے سے غسل اور وضو کرنے سے منع فرمایا۔

دوسری جماعت کے نزدیک انسان کا جھوٹا پاک ہے امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی نظریہ ہے ان حضرات نے امہات المومنین حضرت عائشہ، ام سلمہ، ام میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے متعدد طرق سے روایت کیا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ بیک وقت ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے تو کہا جائے گا کہ کچھ ایسی روایات بھی ہیں جن کے مطابق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات ایک دوسرے کے بعد پانی لیتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے آپ مجھ سے پہلے پانی لیتے اس سے ثابت ہوا کہ مرد کے جھوٹے سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق ایک ام المومنین رضی اللہ عنہا نے غسل جنابت کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی سے وضو کیا اور فرمایا "پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی"

جب دونوں قسم کی روایات میں تضاد پایا گیا تو ایک ضابطے کی طرف رجوع کیا جائے گا وہ یہ کہ اگر مرد اور عورت اکٹھے ایک برتن سے پانی لیں تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا حالانکہ کوئی بھی نجاست وضو سے پہلے یا بعد پانی میں گرے تو اس کا حکم ایک ہی ہے تو جب دونوں کا اکٹھے وضو کرنا پانی کو ناپاک نہیں کرتا تو ایک دوسرے کے بعد وضو کرنے سے بھی ناپاک نہیں ہوتا اس طرح دوسرے فریق کا مذہب ثابت ہو گیا۔

باب ۵ ——— وضو میں بسم اللہ پڑھنا

وضو کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا ضروری ہے یا اس کے بغیر بھی وضو ہو جاتا ہے اس سلسلے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے بعض کے نزدیک بسم اللہ کے بغیر وضو نہیں ہوتا ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جو اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک بسم اللہ چھوڑنا غلطی ہے لیکن اس کے بغیر بھی طہارت حاصل ہو جاتی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اس وقت آپ وضو فرما رہے تھے تو آپ نے فارغ ہونے سے پہلے جواب نہ دیا اور فرمایا میں نے صرف اس لیے جواب نہ دیا کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتا۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام وضو کے بغیر لینا پسند نہ فرمایا اور پہلے وضو کیا گویا ذکر سے پہلے وضو کا پایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ وضو کے لیے بسم اللہ ضروری نہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ پہلے گروہ نے جو روایت پیش کی ہے اس کا کیا مطلب ہے تو اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو انہوں نے ذکر کیا اور وضو کے کامل نہ ہونے کا بھی احتمال ہے جس طرح سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے ایک یا دو کھجوریں یا ایک دو لقمے لوٹا دیں وہ مسکین

نہیں، تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ واقعی مسکین نہیں اور اس کے لیے صدقہ لینا حرام ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ کامل مسکین نہیں اسی طرح آپ نے فرمایا جس کے پڑوسی بھوکے ہوں اور وہ پیٹ بھر کر کھانا کھائے تو وہ مومن نہیں یہاں بھی کمال کی نفی ہے۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں ہے، لہٰذا اس حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ اس شخص کا وضو کامل نہیں اسے طہارت حاصل ہو جائے گی لیکن ثواب سے محروم رہے گا۔

جب پہلی حدیث میں دونوں باتوں کا احتمال ہے اور کسی ایک کو قطعیت حاصل نہیں تو وہ احتمال مراد ہوگا جو حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہوگا۔

احناف کے موقف کو قیاس کی تائید بھی حاصل ہے وہ یوں کہ بعض امور مثلاً عقود وغیرہ کلام کے ذریعے منعقد ہوتے ہیں، بعض کام، کلام کے ذریعے شروع ہوتے ہیں مثلاً نماز تکبیر کے ساتھ اور حج تلبیہ کے ساتھ شروع ہوتا ہے لہٰذا یہ ان امور کے ارکان میں شامل ہیں۔ جب کہ وضو ان میں سے کسی کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا نہ تو کلام کے ذریعے اس کا انعقاد ہوتا ہے اور نہ ہی آغاز۔ پس معلوم ہوا کہ بسم اللہ، وضو کا رکن نہیں۔ اگر اسے ذبیحہ پر قیاس کیا جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ذبیحہ پر جان بوجھ کر بسم اللہ چھوڑنے سے اس کا کھانا حلال ہے یا حرام؟ اس ضمن میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا کھانا جائز ہے اور بعض کے نزدیک وہ حرام ہو جاتا ہے وہ کہتے ہیں بسم اللہ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذبح کرنے والا کون ہے اگر وہ بسم اللہ پڑھے تو معلوم ہوا کہ وہ مسلمان یا غیر مسلم کتابی ہے اور اس کا ذبیحہ حلال ہے۔ لہٰذا یہاں بسم اللہ پڑھنا اس لیے لازم ہے کہ ذابح کی ملت و دین کا علم ہو سکے اور وضو میں اس بات کی ضرورت نہیں، پھر نماز کے دیگر اسباب و شرائط مثلاً ستر عورت وغیرہ کے لیے بسم اللہ شرط نہیں تو وضو بھی ایک سبب ہے اس کے لیے بھی یہ شرط نہیں ہونی چاہیے۔

باب ۶ ——— وضو میں اعضاء کا دھونا

وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھونا ضروری ہے یا ایک ایک بار دھونے سے بھی وضو ہو جاتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھویا اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح ہوتا تھا حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے یہی بات فرمائی ہے، حضرت عمر بن خطاب، ابن عباس، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایک بار اور حضرت ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ نے ایک ایک اور تین تین بار (دونوں طرح) دھوتے دیکھا۔ دونوں قسم کی احادیث پر یوں عمل ہو سکتا ہے کہ ایک ایک بار دھونے سے فرض ادا ہو جائے اور تین تین بار دھونا باعث فضیلت ہو، احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۷ ——— وضو میں سر کا مسح

بعض حضرات کے نزدیک پورے سر کا مسح فرض ہے جب کہ دوسرا گروہ پورے سر کے مسح کو فرض نہیں مانتا، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی (دوسرا) مسلک ہے۔

پہلا گروہ اپنے موقف پر حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی، طلحہ بن مصرف کے جد امجد، اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات سے استدلال کرتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کیا آخر تک لے گئے اور پھر واپس آگے کی طرف لائے۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں اس حدیث سے پورے سر کے مسح کی فرضیت نہیں، بلکہ استحباب ثابت ہوتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں آپ نے وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھویا تو ایک ایک بار دھونا فرض اور تین تین بار دھونا باعث فضیلت ہوا نیز ایسی روایات بھی آئی ہیں جن سے سر کے بعض حصے پر مسح کرنا ثابت ہے۔

marfat.com

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور عمامہ مبارک اور پیشانی پر مسح فرمایا، گویا مسح صرف پیشانی پر تھا اور وہ سر کا بعض حصہ ہے یہی باقی سر کے مسح کے لیے بھی کفایت کرتا ہے کیونکہ اگر باقی سر کا مسح عمامہ کے مسح سے ثابت کیا جائے تو وہ موزوں کی طرح ہونا چاہیے یعنی موزے میں تمام پاؤں چھپے ہوتے ہیں اگر پاؤں کا کچھ حصہ ننگا ہو تو اسے دھونا اور باقی کا مسح جائز نہیں اسی طرح اگر عمامہ پر مسح ثابت ہو تو سر کے بعض حصے کا ننگے اور بعض کا عمامہ کے نیچے ہونے کی صورت میں مسح ہوگا اور یہ جائز نہیں لہٰذا پیشانی پر مسح تمام سر کا مسح قرار پائے گا باقی سر کا مسح باعث فضیلت ہے۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بعض حصے کا مسح فرض ہو کیونکہ وضو میں بعض اعضاء کا دھونا اور بعض کا مسح فرض ہے جس عضو کا دھونا فرض ہے وہ بالاتفاق مکمل دھویا جائے گا لیکن مسح کے سلسلے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک پورے سر کا اور بعض کے نزدیک بعض سر کا مسح فرض ہے تو ہم نے موزوں کو دیکھا کہ ان کا حکم کیا ہے، موزوں کے بارے میں اگرچہ یہ اختلاف تو ہے کہ ظاہری حصے پر مسح کیا جائے یا باطنی پر، لیکن اس بارے میں اتفاق ہے کہ موزوں کے بعض حصے پر مسح کیا جائے گا۔ لہٰذا سر کے مسح کا بھی یہی حکم ہوگا۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سر کے اگلے حصے کا مسح کیا۔

باب ۔۔۔۔۔ وضو میں کانوں کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک وضو میں کانوں کے ظاہر کا وہی حکم ہے جو چہرے کا ہے یعنی اسے دھویا جائے اور پچھلے حصے کا حکم سر کے حکم جیسا ہے یعنی اس کا مسح کیا جائے ان کی دلیل ایک طویل حدیث کا ایک ٹکڑا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے چہرے کے ساتھ کانوں کے سامنے کا حصہ بھی دھویا اور سر کا مسح کرتے ہوئے کانوں کے پچھلے حصے کا بھی مسح کیا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک کانوں کے اگلے اور پچھلے دونوں حصوں کا مسح کیا جائے گا۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی، ابن عباس، مقدام بن معدیکرب، تمیم انصاری، عبداللہ بن زید، عمرو بن شعیب کے جد امجد، ابوامامہ باہلی اور ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی کیفیت بتاتے ہوئے ذکر کیا کہ آپ نے کانوں کے اگلے اور پچھلے حصے کا مسح کیا اور فرمایا "کان، سر سے ہیں" اور اس سلسلے میں جس تواتر کے ساتھ احادیث آئی ہیں اس کے خلاف پر اتنی احادیث مروی نہیں ہیں۔

قیاس بھی اسی گروہ کی تائید کرتا ہے کیونکہ احرام والی عورت کے لیے چہرہ ڈھانپنا جائز نہیں وہ سر کو ڈھانپے گی اسی طرح وہ بالاتفاق کانوں کو بھی ڈھانپے گی معلوم ہوا کانوں کا تعلق سر سے ہے لہٰذا ان کا وہی حکم ہے جو سر کا ہے چہرے کا نہیں۔

دوسری عقلی دلیل یہ ہے کہ وضو میں سر، چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے دھونے پر سب متفق ہیں تو جس عضو کا دھونا فرض ہے اس میں مسح نہیں اور جس کا مسح فرض ہے اس میں دھونا نہیں لہٰذا کانوں کا بھی مکمل طور پر مسح ہی ہوگا بعض کا دھونا اور بعض کا مسح نہ ہوگا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت حضرت انس بن مالک، عبداللہ بن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا یہی عمل تھا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلی حدیث حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کی پھر ان کا قول بھی اس دوسرے موقف کے مطابق ہے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت منسوخ ہے۔

marfat.com

باب ۹ ــــــ وضو میں پاؤں کا حکم

وضو کرتے وقت پاؤں کا دھونا فرض ہے یا مسح؟ اس سلسلے میں اختلاف ہے، بعض حضرات کے نزدیک سر کی طرح پاؤں کا بھی مسح کیا جائے جبکہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے پہلے گروہ کا استدلال یہ ہے کہ حضرت ابن عباس، علی المرتضیٰ، ابن عمر، رفاعہ بن رافع اور عباد بن تمیم کے چچا رضی اللہ عنہم سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت پاؤں کا مسح کرتے تھے۔

دوسرے گروہ کی دلیل حضرت علی المرتضیٰ، عثمان بن عفان، مستورد بن شداد قرشی، ابورافع، رُبیع، ابوہریرہ، عمرو بن شعیب کے جدامجد، عبداللہ بن زید بن عاصم اور ابوجبیر کندی رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے پاؤں مبارک دھوئے۔

نیز اس سلسلے میں آپ نے اسی بات کا حکم بھی فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جہاں آپ نے وضو کرنے والوں کے گناہ جھڑنے کا ذکر کیا وہاں فرمایا جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کی طرف وہ چل کر گیا۔

حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی، عمرو بن عبسہ، اور ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی مرفوع روایات مروی ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے ورنہ سر کے دھونے پر بھی یہ ثواب حاصل ہوتا۔

پھر آپ نے پاؤں نہ دھونے یا اس میں کوتاہی کرنے والوں کو تنبیہ بھی فرمائی جو دھونے کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے پاؤں میں کچھ جگہ دیکھی جسے دھویا نہیں گیا تھا تو فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

حضرت عائشہ، عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی مرفوع روایات آئی ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ہم سفر میں تھے نماز عصر کا وقت ہوا تو ہم نے وضو کرتے ہوئے پاؤں پر مسح کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو یا تین بار بلند آواز سے فرمایا ایڑیوں کے لیے جہنم سے خرابی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے مسح کا حکم تھا جو بعد میں منسوخ ہو گیا۔

قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ پاؤں کو دھویا جائے کیونکہ اس پر ثواب کا ذکر کیا گیا ہے اس کا حکم سر کی طرح نہیں اس کا مسح کیا جاتا ہے لیکن اگر کوئی شخص سر کو دھوئے تو اسے ثواب نہیں ملتا لہٰذا اگر پاؤں کا بھی مسح فرض ہوتا تو دھونے پر ثواب نہ ملتا۔

دراصل آیت وضو "یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ" آخر تک میں "وارجلکم" کی قرأت میں اختلاف اس مسئلے کی بنیاد ہے حضرت ابن مسعود، ابن عباس، مجاہد، عروہ اور بشیر بن خوشب رضی اللہ عنہم "وَاَرْجُلَكُمْ" نصب کے ساتھ پڑھتے ہیں اس طرح اس کا عطف "وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ" پر ہوتا ہے اور پاؤں کا دھونا فرض قرار پاتا ہے حضرت شعبی فرماتے ہیں قرآن پاک مسح کے (حکم کے) ساتھ اترا اور سنت دھونا ہے۔

حضرت مجاہد اور حسن نے کسرہ کے ساتھ "وَاَرْجُلِكُمْ" پڑھا صحابہ کرام بھی پاؤں کو دھوتے تھے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر، عمر بن خطاب، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں مروی ہے کہ پاؤں دھوتے تھے، عبدالملک نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا آپ کو کسی صحابی کے بارے میں خبر ملی ہے کہ وہ پاؤں کا مسح کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تیمم کی صورت میں ہاتھوں اور چہرے کا مسح کیا جاتا ہے لیکن سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ وضو میں سر اور پاؤں کا حکم ایک جیسا ہے ورنہ تیمم میں پاؤں کا بھی مسح کیا جاتا۔

اس بات کا جواب یہ ہے کہ غسل جنابت میں سارا بدن دھونا پڑتا ہے لیکن پانی نہ ہونے کی صورت میں غسل جنابت کے لیے تیمم میں باقی تمام جسم کو

کو چھوڑ کر صرف ہاتھوں اور چہرے کا مسح ہوتا ہے تو باقی اعضاء کا چھوڑنا غسل میں ان کے مسح کی دلیل نہیں لہذا تیمم میں پاؤں کا مسح نہ کرنا بھی وضو میں ان کے مسح کی دلیل نہیں۔

باب ۲۱ ——— ہر نماز کے لیے وضو کرنا

بعض حضرات کے نزدیک غیر مسافر کو ہر نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے ان کی دلیل حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے صرف فتح مکہ کے دن آپ نے ایک وضو کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کیں اور موزوں پر مسح فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے استفسار پر آپ نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

اکثر ائمہ جن میں تینوں جلیل القدر حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک بے وضو ہونے کی صورت میں وضو واجب ہوتا ہے اور آپ کا ہر نماز کے لیے وضو کرنا حصول فضیلت کی خاطر تھا یا پہلے حکم تھا پھر منسوخ ہوگیا اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم ملا لیکن یہ دونوں باتیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی مخصوص ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک انصاری خاتون کے ہاں تشریف لے گئے بھونی ہوئی بکری کا گوشت تناول فرمایا پھر ظہر کی نماز پڑھی اس کے بعد باقی گوشت تناول فرمایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور تازہ وضو نہیں کیا ہر نماز کے لیے وضو میں فضیلت کے سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ ظہر کی نماز پڑھ کر گھر میں اپنی نشست گاہ پر تشریف لائے پھر عصر کی نماز کے لیے اذان ہوئی تو وضو فرمایا پھر مغرب کی نماز کے لیے بھی وضو فرمایا حضرت ابو غطیف ہذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے فرمایا میرے لیے صبح کا وضو تمام نمازوں کو کفایت کرتا ہے لیکن میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص طہارت کے باوجود وضو کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اے بھتیجے! اسی لیے مجھے یہ مرغوب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت اسماء بنت زید بن خطاب (رضی اللہ عنہم) فرماتی ہیں حضرت عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر نے ان سے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم تھا جب آپ پر یہ مشکل ہوگیا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیا گیا اور مسواک کا حکم آپ سے مختص ہے امت کے بارے میں آپ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ جانتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اس حدیث کو حضرت علی المرتضیٰ ، ابن عمر ، زید بن خالد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایت کیا۔

قیاس کے مطابق بھی ہر نماز کے لیے وضو ضروری نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں طہارت کی دو قسمیں ہیں (۱) وضو (۲) غسل ——— غسل اس وقت فرض ہوتا جب جماع یا احتلام وغیرہ پایا جائے وقت کے نکلنے سے غسل نہیں ٹوٹتا اور اس سلسلے میں مقیم اور مسافر دونوں برابر ہیں لہذا وضو کا حکم بھی وہی ہوگا صحابہ کرام کا عمل بھی یہی تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم جب تک بے وضو نہ ہوں ایک وضو سے نماز پڑھتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ "اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ" پڑھتے اور ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے (امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اس آیت سے ہر نماز کے لیے وضو کا وجوب ثابت نہیں ہوتا اگر ایسا ہوتا تو مسافر کے لیے بھی یہی حکم ہوتا حالانکہ سب کا اتفاق ہے کہ مسافر پر واجب نہیں جب کہ اس سے مسافر اور مقیم دونوں مخاطب ہیں ابن فغو فرماتے ہیں، لوگ بے وضو ہوتے تو جب تک وضو نہ کر لیتے کلام نہ کرتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں بتایا گیا کہ وضو نماز کے لیے ضروری ہے گفتگو کے لیے نہیں لہذا اس آیت کے نزول کا مقصد یہ تھا اب مفہوم یہ ہوگا کہ جب تم نماز کا ارادہ کرو اور بے وضو ہو تو وضو کر لو۔

marfat.com

باب ۱۱ ـــــ مذی کا حکم

مذی آنے کی صورت میں صرف وضو واجب ہوتا ہے یا اعضائے مخصوصہ کو دھونا بھی ضروری ہے۔ اس ضمن میں دونوں قسم کی احادیث آئی ہیں جن کی بنیاد پر اس مسئلے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہوا ایک جماعت کے نزدیک اعضائے مخصوصہ کو دھونا بھی ضروری ہے وہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھنے کا حکم فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے مخصوص اعضاء کو دھوئے اور وضو کرے اور ان حضرات نے اسی طرح کی بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے کہ آپ نے سلیمان بن ربیعہ باہلی کو فرمایا "اپنی شرمگاہ اور خصیتین کو دھوؤ اور نماز کی طرح کا وضو کرو۔"

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک صرف نجاست کی جگہ کو دھونا اور نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے اعضائے مخصوصہ کو دھونا ضروری نہیں۔

حضرت ابن عباس، محمد بن حنفیہ، ابوعبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، ہانی بن ہانی حصین ابن قبیصہ اور عائش بن انس رضی اللہ عنہم، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم معلوم کیا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو اور منی میں غسل ہے۔

یہ حضرات پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا جواب یوں دیتے ہیں کہ اعضائے مخصوصہ کو دھونے کا حکم وجوب کے لیے نہیں تھا اور نہ یہ کہ اس کے بغیر طہارت حاصل نہیں ہوتی بلکہ مذی کو روکنے کے لیے تھا جیسے قربانی کے جانور کے تھنوں پر پانی ڈال کر دودھ کو روکا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس، حضرت حسن اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم بھی یہی بات فرماتے ہیں کہ جسے مذی آئے وہ عضو مخصوصہ کا کنارہ دھو کر وضو کرے۔

قیاس سے بھی ان حضرات کے موقف کو تائید حاصل ہوتی ہے وہ یوں کہ پیشاب اور قضائے حاجت کی صورت میں صرف اسی جگہ کو دھویا جاتا ہے جہاں نجاست لگتی ہے اسی طرح جن لوگوں کے نزدیک خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان کے نزدیک خون نکلنے کی صورت میں صرف اسی جگہ کو دھویا جاتا البتہ نماز کے لیے وضو بھی کرنا ہوتا ہے لہٰذا مذی نکلنے کی صورت میں صرف جائے نجاست کو دھویا جائے گا تمام اعضائے مخصوصہ کو نہیں۔

باب ۱۲ ـــــ منی پاک ہے یا ناپاک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو کھرچتی تھیں، اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات کے نزدیک منی پاک ہے اس کے گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس کا حکم وہی ہے جو رینٹھ (یا بلغم وغیرہ) کا ہے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک منی ناپاک ہے ان کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا روایت کا جواب یہ ہے کہ یہ بات لباس شب باشی کے بارے میں ہے نماز کے لباس سے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی دھوتی تو آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور ابھی تک دھونے کا اثر باقی ہوتا اور آپ ہی کا قول ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے ہمبستری کے لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

پہلے گروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی روایت پیش کی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس نماز سے منی کھرچتی تھیں اس کے جواب میں کہا گیا کہ اس حدیث سے منی کی طہارت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اس سے محض کپڑے کا پاک ہونا ثابت کیا جا سکتا ہے جیسے جوتے وغیرہ

marfat.com

سے نجاست کو رگڑنے سے جُوتا پاک ہو جاتا ہے لیکن نجاست کے پاک ہونے کی دلیل نہیں، معلوم ہوا نفسِ منی کے پاک یا ناپاک ہونے کا کوئی ذکر نہیں۔
جب نفسِ منی کے بارے میں دیکھا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کپڑے کو منی لگ جانے کی صورت میں اگر وہ دکھائی دے تو دھو لو ورنہ پانی چھڑکو۔ اس کے جواب میں پہلے گروہ کی طرف سے کہا گیا کہ دیگر نجاستوں کا حکم یہ ہے کہ نظر نہ آنے کی صورت میں تمام کپڑے کو دھویا جاتا ہے لہٰذا اس کا حکم ان سے مختلف ہوا صحابہ کرام سے بھی مختلف روایات آئی ہیں حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے کپڑے سے منی کو کھرچتے تھے تو اس میں دونوں باتوں کا احتمال ہے پاک ہونے کا بھی اور نجاست کا بھی، جیسے لید وغیرہ کو کھرچا جاتا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کپڑے کو منی لگنے کی صورت میں اگر دکھائی دے تو اسے دھو لو ورنہ تمام کپڑے کو دھوؤ تو یہ نجاست کی دلیل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اذخر گھاس سے رگڑ لو۔ یہ پاک ہونے کی دلیل ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا تو فرمایا پانی چھڑکو، تو ممکن ہے چھڑکنے سے دھونا مراد ہو۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جن کپڑوں میں جماع کیا گیا ان میں نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں تو انہوں نے فرمایا پڑھ سکتا ہے البتہ اس میں کچھ (منی) دیکھے تو دھوئے یا پانی نہ چھڑکے کیونکہ اس سے نجاست بڑھ جاتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی دھونے کا حکم دیتے ہیں۔
اب اختلاف کی صورت میں جب کہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کچھ بھی مروی نہیں قیاس کی راہ اختیار کی گئی تو وہ دوسرے گروہ کا مؤید ہے یعنی منی ناپاک ہے کیونکہ پیشاب، پاخانہ، حیض اور نفاس نیز لوگوں کے خون وغیرہ جن سے طہارت زائل ہو جاتی ہے ذاتی طور پر ناپاک بھی ہیں اسی طرح منی بھی ناپاک ہے البتہ خشک ہونے کی صورت میں ہمارے نزدیک وہی حکم ہوگا جو حدیث سے ثابت ہے یعنی اسے کھرچا جا سکتا ہے۔

باب ۱۲ —— انزال کے بغیر جماع

بعض حضرات کے نزدیک انزال کے بغیر جماع سے محض وضو فرض ہوتا ہے غسل کرنا ضروری نہیں جب کہ دوسرے گروہ کے نزدیک اس صورت میں غسل فرض ہو جاتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا موقف بھی یہی ہے۔
پہلے گروہ نے دو قسم کی احادیث سے استدلال کیا ہے۔ پہلی قسم کی روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو وضو کا حکم دیا حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو جماع کرتا ہے لیکن انزال نہیں ہوتا انہوں نے فرمایا اس پر صرف وضو لازم ہے اور یہ بات انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ ابی بن کعب، ابوسعید خدری اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہم نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا، دوسری قسم کی حدیث حضرت ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہے یعنی انزال کی صورت میں غسل واجب ہوتا ہے۔

دوسرے حضرات کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے آپ سے پُوچھا گیا ایک شخص جماع کرتا ہے لیکن انزال نہیں ہوتا تو اس کا کیا حکم ہے انہوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (محض) شرمگاہوں کے مل جانے سے غسل کرتے تھے پہلے گروہ نے جو روایت پیش کی ہے کہ پانی، پانی سے ہے اس سے احتلام مراد ہے جماع نہیں جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا۔ دوسری قسم کی احادیث جن میں وضو کا حکم دیا گیا ہے ان کے خلاف بھی مروی ہے مثلاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ سے متجاوز ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

marfat.com

جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ احادیث کا تعلق ہے تو ان سے ثابت شدہ حکم اسلام کے آغاز میں تھا پھر منسوخ ہوگیا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع شروع میں انزال کی صورت میں غسل کا حکم دیا تھا پھر اس سے روک دیا گیا اور غسل کا حکم فرمایا چنانچہ صحابہ کرام کے درمیان جب اس مسئلہ میں اختلاف ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یوں فیصلہ فرمایا کہ شرمگاہ کے شرمگاہ سے متجاوز ہونے کی صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے ایسا عمل کرنے کے بعد غسل نہیں کیا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔

قیاس سے بھی اسی موقف کو تائید حاصل ہے اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں جماع کی صورت میں انزال ہو یا نہ، حج اور روزہ فاسد ہو جاتے ہیں حج کی صورت میں قربانی اور قضاء دونوں لازم ہوتے اور روزے کی صورت میں قضاء اور کفارہ واجب ہوتے ہیں۔ زانی کو اگرچہ انزال نہ ہو اس پر حد لازم ہوتی ہے اور اگر شبہے کی بنیاد پر ہو تو حد ساقط ہو کر مہر لازم ہو جائے گا۔ جیسے انزال کے ساتھ جماع کی صورت میں یہ چیزیں لازم ہوتی ہیں اسی طرح انزال کے بغیر بھی ان کا یہی حکم ہے لہٰذا جب یہ حد درجہ کا حدث ہوا تو اس سے طہارت بھی اعلیٰ درجہ کی لازم ہوگی اور وہ غسل ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے زنا کا ارتکاب کرے تو اس پر حد لازم ہوتی ہے اور اگر اسے انزال ہو تو بھی وہی سزا ہوگی کوئی زائد سزا لازم نہ ہوگی لہٰذا حصول طہارت کے سلسلے میں بھی یہی حکم ہوگا یعنی انزال کے بغیر جماع ہو یا انزال بھی ہو دونوں صورتوں میں غسل لازم ہو۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں نے سنا ہے انصار کی عورتیں فتویٰ دیتی ہیں کہ انزال کے بغیر جماع کی صورت میں عورت پر غسل لازم ہوگا مرد پر نہیں حالانکہ یہ بات نہیں بلکہ جب شرمگاہ، شرمگاہ کو پار کر جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے تو گویا انصار کے نزدیک انزال کی صورت میں، جماع سے جماع کرنے والے مردوں پر غسل واجب ہوتا ہے عورتوں پر نہیں اور مرد عورت کے باہم ملنے سے عورتوں پر غسل واجب ہوتا ہے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انزال کی صورت میں مرد و عورت دونوں غسل کرتے میں برابر ہیں لہٰذا انزال نہ ہونے کی صورت میں بھی دونوں کا ایک جیسا حکم ہوگا اور دونوں پر غسل لازم ہوگا۔

باب ۱۴ ——— آگ پر پکی ہوئی چیز اور وضو

بعض حضرات کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز استعمال کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے بدلنے والی چیز سے وضو لازم ہو جاتا ہے اس مضمون کی احادیث حضرت ابو طلحہ، زید بن ثابت، عائشہ صدیقہ، ام حبیبہ، ابو ہریرہ، اسہل بن حنظلیہ اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں ان احادیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور عمل دونوں کا ذکر ہے۔

دوسرے گروہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے استدلال کیا کہ آپ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت ام سلمہ جابر بن عبداللہ، ام حکیم، ابو رافع، ابو سعید خدری کی پھوپھی، عبداللہ بن حارث زبیدی، عمرو بن امیہ، سوید بن نعمان، عمرو بن عبیداللہ، ام عامر بن یزید رضی اللہ عنہم سے بھی ایسی روایات مروی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکی ہوئی چیز تناول فرمانے کے بعد وضو نہیں فرمایا۔

marfat.com

لہٰذا پہلے گروہ کی روایت کردہ احادیث میں وضو سے یا تو حقیقی وضو مراد ہوگا یا محض ہاتھ دھونا، اگر ہاتھ دھونا مراد ہو تو احادیث میں تضاد نہ ہوگا اور اگر اصطلاحی حقیقی وضو مراد ہو تو دیکھنا ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل کیا تھا تاکہ اسے ناسخ اور اس کے خلاف کو منسوخ قرار دیا جا سکے۔ تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو نہ کرنا تھا لہٰذا آپ کا وضو والا عمل منسوخ ہوگیا۔

صحابہ کرام کی ایک جماعت مثلاً حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر بن خطاب، ابن مسعود، عثمان بن عفان، ابن عباس، ابن عمر، ابو امامہ رضی اللہ عنہم کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے کہ یہ حضرات آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ضروری قرار نہیں دیتے پھر کچھ ایسے حضرات جن سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرنے کے بارے میں ارشاد مروی ہے، سے بھی وضو کا ضروری نہ ہونا مروی ہے ان میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس صورت میں وضو واجب نہ ہو کیونکہ جب آگ پر گرم کیا ہوا پانی وضو نہیں توڑتا اور اس کا وہی حکم ہے جو گرم نہ کئے ہوئے پانی کا ہے تو باقی چیزوں کا بھی وہی حکم ہوگا یعنی آگ پر گرم کئے جانے سے پہلے جس طرح ناقض وضو نہیں اسی طرح بعد میں بھی ان سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

پھر اونٹ اور بکری کے گوشت میں فرق کیا گیا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے جواب میں فرمایا بکری کے گوشت سے چاہو تو وضو کرو اور چاہو تو نہ کرو اور اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کا حکم دیا تو یہاں بھی محض ہاتھ دھونا مراد ہے اور فرق کی وجہ یہ ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چکنائی زیادہ اور بکری کے گوشت میں کم ہوتی ہے۔

قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دونوں کے بھنے ہوئے گوشت کا حکم ایک ہو جیسے ان کی خرید و فروخت ان کا دودھ پینے اور گوشت کی طہارت کا حکم یکساں ہے۔

معلوم ہوا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو لازم نہیں ہوتا جن احادیث میں اس کا ذکر ہے وہاں محض ہاتھ دھونا مراد ہے یا وہ منسوخ ہیں۔

باب ۱۵ ——— شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو

بعض حضرات کے نزدیک شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ حضرت بُسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی روایت پیش کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شرمگاہ کو ہاتھ لگانے والے شخص کو وضو کا حکم دیتے تھے، انہوں نے اس ضمن میں حضرت ہشام، ابو الاسود، اور ایک نامعلوم شخص کے واسطہ سے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا نیز بواسطہ عروہ، حضرت زید بن خالد اور حضرت عائشہ سے حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ، جابر بن عبداللہ، ام حبیبہ، عمرو بن شعیب کے دادا سے بھی روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے جن میں سے ایک روایت حضرت ملازم، عبداللہ بن بدر سے وہ قیس بن طلق سے وہ حضرت طلق سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، علی بن مدینی فرماتے ہیں حضرت ملازم کی یہ روایت

حضرت بسرہ کی حدیث سے احسن ہے۔

ان حضرت کو قیاس سے تائید حاصل ہے کیونکہ ہتھیلی کی پیٹھ اور بازوؤں سے شرمگاہ کو چھونے سے وضو واجب نہیں ہوتا تو ہتھیلی سے چھونے کی صورت میں بھی واجب نہ ہوگا اسی طرح ران جو ستر ہے، کے ساتھ شرمگاہ کو چھوا جائے تو وضو واجب نہیں ہوتا لہٰذا ہتھیلی کے ساتھ چھونے کا حکم بھی یہی ہوگا۔

پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کا جواب یُوں دیا جاتا ہے کہ حضرت بسرہ کی روایت حضرت عروہ کو قبول نہیں حضرت زہری کو حضرت عروہ سے سماع حاصل نہیں وہ عبداللہ بن ابی بکر کے واسطے سے روایت کرتے ہیں اور ان کی روایت قابل اعتماد نہیں ہشام بن عروہ کو اپنے والد سے سماع حاصل نہیں ابوالاسود کی روایت میں ابن لہیعہ راوی خود مخالف کے نزدیک قابل حجت نہیں غیر معلوم شخص سے روایت ظلم ہے، زید بن خالد کی روایت میں محمد بن اسحاق کو مخالف حجت تسلیم نہیں کرتے پھر یہ حدیث منکر ہے حضرت عروہ کے واسطے سے حضرت زید بن خالد سے روایت کی گئی حالانکہ خود حضرت عروہ کو اس حدیث کا علم نہیں حضرت عائشہ کی روایت میں عمر بن شریح راوی ہیں جنہیں مخالف اپنے مدمقابل سے حجت نہیں مانتا خود کیسے استدلال کر سکتا ہے حضرت ابن عمر سے صدقہ بن عبداللہ راوی کی روایت خود مخالف کے نزدیک ضعف ہے علاء بن سلیمان کا بھی یہی حال ہے حضرت ابوہریرہ کی روایت میں یزید بن عبدالملک منکر الحدیث ہے حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت منقطع ہے اور وہ خود تمہارے نزدیک حجت نہیں حضرت ام حبیبہ کی روایت میں مکحول عنبسہ ابن ابی سفیان سے روایت کرتے ہیں حالانکہ انہیں ان سے سماعت نہیں عمرو بن شعیب بواسطہ والد دادا سے روایت کرتے ہیں حالانکہ ان کو اپنے والد سے سماعت حاصل نہیں۔

تو اس طرح یہ تمام روایات مضطرب ہیں حضرت مصعب بن سعد اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں روایت مروی ہے تو وضو واجب نہ ہونے سے متعلق بھی روایت موجود ہے لہٰذا دونوں روایتوں پر عمل کرنے کی صورت یہی ہوگی کہ وضو سے ہاتھ دھونا مراد ہوگا۔

حضرت علی المرتضیٰ، عبداللہ بن مسعود، عمار بن یاسر، حذیفہ بن یمان عمران بن حصین رضی اللہ عنہم نیز حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کے نزدیک بھی شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بارے میں روایات آئی ہیں۔

باب ۱۶ — مدت مسح

موزوں پر مسح کی مدت میں اختلاف ہے بعض لوگوں کے نزدیک اس میں وقت کی پابندی نہیں جب کہ دوسرے حضرات جن میں ائمہ احناف امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات مقرر ہے۔

پہلے گروہ کا استدلال حضرت ابوعمارہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی پھر عرض کیا "یارسول اللہ! میں موزوں پر مسح کر سکتا ہوں؟" آپ نے فرمایا "ہاں"، پوچھا "یارسول اللہ ایک دن؟" آپ نے فرمایا "ہاں اور دو دن"، پوچھا "دو دن یارسول اللہ؟" فرمایا "ہاں اور تین دن"، عرض کیا "تین دن یارسول اللہ" فرمایا "ہاں"، حتیٰ کہ سات تک پہنچے پھر فرمایا جیسے چاہو مسح کرو۔

نیز حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ شام سے آئے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے وہ جمعہ کے دن وہاں

marfat.com

سے پہلے اور دوسرے جمعہ کو مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے فرماتے ہیں میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے موزے پہن رکھے تھے انہوں نے فرمایا عقبہ! موزے کب اتارو گے؟ میں عرض کیا جمعہ کو پہنے تھے اور اب جمعہ ہے فرمایا تم نے سنت کو پالیا۔

دوسرے گروہ نے حضرت علی المرتضیٰ، خزیمہ بن ثابت، عبداللہ بن مسعود، صفوان بن عسال، ابوبکرہ، عوف بن مالک اشجعی اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہم کی روایات پیش کی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں پر مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن راتیں ہے۔ تو ان متواتر روایات کو حضرت ابو عمارہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ترجیح ہوگی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جس روایت کے پیچھے ذکر گزر چکا ہے آپ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے حضرت نباتہ جعفی کے پوچھنے پر انہوں نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات۔ حضرت اسود، ابوعثمان اور زید بن وہب رضی اللہ عنہم بھی ان سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لہٰذا ان کی پہلی روایت کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ایسے راستے سے آئے تھے جہاں پانی نہیں تھا تو آپ نے پوچھا کہ اگر تم نے تیمم کیا تو موزوں کو کب اتارو گے تو اس کے جواب میں انہوں نے وہ بات فرمائی، نیز ان کا یہ فرمانا کہ تم نے سنت کو پالیا اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مراد نہیں ہوگی کیونکہ خلفاء راشدین کے طریقہ مبارکہ کو بھی سُنت کہا جاتا ہے لہٰذا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اپنی رائے تھی اور وہ تیمم کی صورت ہو سکتی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی یہ مدت منقول ہے، مثلاً حضرت علی المرتضیٰ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس عبداللہ بن عمر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی موزوں پر مسح کے لیے وقت کی پابندی کا ذکر فرماتے ہیں تو صحابہ کرام اس پر متفق ہیں کہ مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات ہے لہٰذا کسی کو اس بات کی مخالفت نہیں کرنی چاہیئے۔

باب ۱۷ —— جنبی، حائضہ اور بے وضو کا ذکر اذکار کرنا اور قرآن پاک پڑھنا

جنبی، حائضہ اور بے وضو شخص ذکر خداوندی کر سکتا ہے یا نہیں نیز اس حالت میں اسے قرآن پاک پڑھنے کی اجازت ہے یا نہیں اس سلسلے میں تین مذاہب ہیں۔

پہلا مذہب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر صرف اسی حالت میں کر سکتا ہے جس میں وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

دوسرا مذہب جو شخص حالتِ حدث میں ہو وہ سلام کا جواب دینے کے لیے تیمم کرے سلام کے علاوہ کے بارے میں یہ مذہب، پہلے مذہب کے موافق ہے۔

تیسرا مذہب قرآن پاک کی تلاوت حالتِ جنابت میں جائز نہیں اس کے علاوہ اذکار ہر حالت میں ہو سکتے ہیں۔

پہلے مذہب کے قائلین حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا اس وقت آپ وضو فرما رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے جواب دینے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر پسند نہیں کرتا۔

دوسرے مذہب کے قائلین حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ

marfat.com

علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا آپ اس وقت پیشاب کر رہے تھے۔ آپ نے جواب نہ دیا حتیٰ کہ ایک دیوار کے پاس تشریف لائے اور تیمم فرمایا ——— تو جس طرح وضو میں مشغول ہونے کی وجہ سے تاخیر کے خدشہ سے نماز عید اور جنازے کے لیے تیمم کی اجازت ہے اسی طرح سلام کا جواب دینے کی کیلیے بھی اجازت دی گئی۔

تیسرے مذہب کے قائلین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن پاک پڑھتے تھے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے، اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حائضہ قرآن پاک نہ پڑھیں تو احادیث کے تعارض کو یوں دور کیا جائے گا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت متاخر ہونے کی وجہ سے پہلے دو مذاہب کے سلسلے میں مروی روایات کے لیے ناسخ ہے۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کہ حضور علیہ السلام جب بھی بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو وضو فرماتے تو یہ ان کی پہلی روایت کے خلاف نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ پیشاب کے بعد ہمیشہ وضو کرتے ہوں اس طرح آپ طہارت اور طہارت کے بغیر دونوں حالتوں میں ذکر کرتے ہوں تو یوں تیسرا مذہب ثابت ہوا۔

امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

باب [۱۸] ——— دودھ پیتے بچوں کے پیشاب کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک اور بچی کا پیشاب ناپاک ہے۔ جب کہ دوسرے حضرات جن میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دونوں کا پیشاب ناپاک ہے۔

پہلے گروہ کا استدلال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وعمل ہے کہ آپ نے فرمایا لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے آپ کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں آپ نے لڑکے کے پیشاب پر پانی ڈالنے کے لیے لفظ "نضح" استعمال فرمایا جس کا معنیٰ چھڑکنا نہیں بلکہ دھونا ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ چونکہ لڑکی کی شرمگاہ کشادہ ہونے کی وجہ سے پیشاب پھیل جاتا ہے اس لیے اسے اچھی طرح پانی بہا کر دھویا جائے گا اور لڑکے کی پیشاب گاہ تنگ ہونے کی وجہ سے اس کا پیشاب پھیلتا نہیں لہذا پانی بہا دینا کافی ہوتا ہے۔

حتیٰ کہ خود حدیث میں اس بات کی وضاحت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے اور آپ ان کے لیے دعا فرماتے ایک دفعہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے فرمایا اس پر اچھی طرح پانی ڈالو۔ نیز قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ لڑکے کا پیشاب بھی ناپاک ہو کیونکہ جب لڑکا اور لڑکی کھانا کھانے لگ جاتے ہیں تو اس کے بعد دونوں کا پیشاب ناپاک ہوتا ہے تو دودھ پینے کی عمر میں بھی دونوں کے پیشاب کا ایک ہی حکم ہونا چاہیے

باب [۱۹] ——— کھجور کے نبیذ سے وضو کا حکم

ایک جماعت کے نزدیک اگر حالت سفر میں صرف کھجور کا رس (نبیذ) دستیاب ہو تو اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے دوسری جماعت جن میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک کھجور کے رس سے وضو کرنا جائز نہیں اگر پانی وغیرہ نہ ملے

marfat.com

تو تیمم کیا جائے پہلے گروہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ لیلۃ الجن میں وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پانی نہ پایا تو آپ نے کھجور کے رس سے وضو فرمایا، دوسرے گروہ کہتا ہے کہ اپنی سند کے اعتبار سے یہ روایت قابل حجت نہیں بلکہ یہ ثابت ہی نہیں کیونکہ خود حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لیلۃ الجن میں حضور علیہ السلام کے ساتھ نہیں تھا، پھر قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس سے وضو جائز نہ ہو کیونکہ انگور کے رس اور سرکہ سے وضو کے عدم جواز پر اتفاق ہے تو کھجور کے رس کا بھی یہی حکم ہونا چاہیئے۔ نیز اس بات پر بھی اجماع ہے کہ پانی کی موجودگی میں اس سے وضو جائز نہیں کیونکہ یہ پانی نہیں تو جب یہ پانی کے حکم سے خارج ہے تو پانی نہ ہونے کی صورت میں بھی اس کا یہی حکم ہوگا۔

باب ۲۰ ——— جوتوں پر مسح

کیا جوتوں پر مسح کیا جا سکتا ہے؟ اس ضمن میں تین قسم کی روایات آئی ہیں۔

پہلی قسم کی روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعلین مبارک پر مسح فرماتے تھے۔

یہ حدیث حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے ——— بعض حضرات کا یہی موقف ہے۔

دوسری قسم کی روایت حضرت ابو موسیٰ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا، تیسری قسم کی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ جوتا پہنے ہوتے تو پاؤں کی پیٹھ پر مسح فرماتے ہیں اور بتاتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

ان روایات کی روشنی میں ایک گروہ کا مسلک یہ ہے کہ جوتوں پر مسح جائز نہیں البتہ جرابیں ایسی ہوں جو پانی کو جذب نہ کریں اور پاؤں پر ٹھہر سکتی ہوں تو ان پر مسح جائز ہے البتہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ان پر چمڑا چڑھا ہونا ضروری ہے۔

دوسرے گروہ نے پہلے حضرات کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا ہے کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جرابوں پر مسح کرتے ہوں اور اس کے ساتھ ہی جوتوں پر بھی ہاتھ پھیر لیتے ہوں لہذا جرابیں، موزوں کے قائم ہوں تو ان پر مسح (دھونے کے قائم مقام) فرض ہوگا اور جوتوں پر اضافی عمل قرار پائے گا۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جوتوں پر مسح جائز نہ ہو کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں اگر موزے پھٹے ہوئے ہوں تو پاؤں کو دھونا ضروری ہے مسح جائز نہیں، مسح صرف اسی صورت میں ہوگا جب پاؤں موزوں میں غائب ہوں اور جوتوں میں پاؤں غائب نہیں ہوتے لہذا ان پر مسح بھی جائز نہ ہوگا۔

باب ۲۱ ——— مستحاضہ کی طہارت

مستحاضہ نماز کے لیے طہارت کیسے حاصل کرے اس ضمن میں تین مسلک ہیں۔

پہلا مذہب یہ ہے کہ وہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کی زوجہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہی حکم فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح فتویٰ دیتے تھے۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ وہ ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرے، مغرب و عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور فجر کے لیے غسل کرے ظہر کی نماز کو آخر وقت تک مؤخر کرے اور نماز عصر کو وقت کے شروع میں پڑھے اس طرح یہ دونوں نمازیں ظاہراً اکٹھی ہو جائیں گی یونہی مغرب کو آخر وقت میں

marfat.com

اور عشاء کو شروع وقت پڑھے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں ایک مسلمان عورت مستحاضہ ہو گئی تو آپ نے اسی طرح حکم دیا حضرت زینب بنت جحش، حضرت عائشہ، اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے۔

یہ حضرات پہلے مسلک کے قائلین کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیتے ہیں کہ وہ منسوخ ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیتے تھے پھر جب انہیں یہ کام مشکل معلوم ہوا تو آپ نے ظہر و عصر، مغرب و عشاء اور صبح کے لیے غسل کا حکم فرمایا حضرت عائشہ حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے

تیسرا موقف یہ ہے کہ مستحاضہ عورت حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے صرف وضو کرے احناف کا یہی مسلک ہے۔

ان حضرات کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے، بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خون آتا ہے اور وہ نہیں رکتا تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دیں پھر غسل کریں اور ہر نماز کے لیے وضو کریں اگرچہ خون کے قطرے چٹائی (مصلے) پر گریں۔

حضرت عدی بن ثابت کے دادا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے جب تین قسم کی احادیث وارد ہوئیں تو دیکھنا ہو گا کہ ان میں سے کس پر عمل کرنا صحیح ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فتویٰ یہ تھا کہ مستحاضہ عورت ایام حیض کو چھوڑ دے پھر ایک بار غسل کر کے ہر نماز کے لیے وضو کرے حالانکہ پہلی دونوں قسم کی روایات بھی ان سے مروی ہیں تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک ہر نماز کے لئے غسل کرنے یا دو دو نمازوں کے لیے ایک غسل کے بارے میں مروی احادیث منسوخ ہو چکی ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ام حبیبہ کو غسل کا حکم صرف اس لیے دیا ہو کہ ان کا خون رک جائے حصول طہارت کے لیے نہیں۔ نیز یہ بھی ہو سکتا کہ مسلسل خون آنے کی وجہ سے ایام حیض کی پہچان نہ ہو سکتی ہو لہٰذا ہر نماز کے وقت حیض سے طہارت کا احتمال ہونے کی وجہ سے غسل کا حکم دیا گیا۔

پھر جن حضرات کے نزدیک ہر نماز کے لیے صرف وضو کی ضرورت ہے ان میں اختلاف ہے کہ ہر نماز کے لیے وضو کرے یا ہر وقت کے لیے! احناف کے نزدیک ہر وقت کے لیے وضو کرے اور اس سے جو نماز چاہے پڑھ سکتی ہے کیونکہ نماز کا پڑھنا حدث کا باعث نہیں بنتا بلکہ حدث کا موجب وقت کا نکلنا ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض طہارتیں، حدث کی وجہ سے ٹوٹتی ہیں مثلاً پیشاب وغیرہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بعض طہارتیں، وقت پورا ہونے سے ٹوٹ جاتی ہیں مثلاً موزوں پر مسح وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا یہاں بھی وقت ہی ناقض طہارت ہو گا اور جب تک ایک نماز کا وقت موجود ہے طہارت برقرار رہے گی۔

باب ۲۲ —— جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم

بعض حضرات جن میں امام محمد رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب پاک ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ جو مدینہ طیبہ آ کر بیمار ہو گئے تھے ان کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کا دودھ اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے مطابق ان کا پیشاب پینے کی ترغیب دی۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ متعدد روایات کے مطابق حرام چیز میں شفا نہیں اگر یہ پیشاب ناپاک (یا حرام) ہوتا تو اس میں بھی شفا نہ ہوتی۔ علاوہ ازیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹوں کے پیشاب اور دودھ میں پیٹ کی عدود کی شفا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات کہتے ہیں یہ پیشاب ناپاک اور حرام ہے اور ان کا وہی حکم ہے جو ان چیزوں کے خون کا ہے جہاں تک قبیلہ عرینہ

marfat.com

کے لوگوں سے متعلق واقعہ کا تعلق ہے تو وہ ضرورت کے تحت تھا اس سے اباحت ثابت نہیں ہوتی بعض اوقات ضرورت کے تحت کچھ حرام اشیاء کو مباح کیا گیا جیسے حضرت ابن زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کے تحت ریشمی قمیص پہننے کی اجازت فرمائی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ریشم حلال ہو گیا جہاں تک شراب وغیرہ میں شفا نہ ہونے کا تعلق ہے تو چونکہ وہ لوگ اسے عظیم سمجھتے اور باعث شفا خیال کرتے تھے تو ان کے غلط عقیدے کا ازالہ کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ حرام میں شفا نہیں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ پیشاب ناپاک ہو کیونکہ انسان کے گوشت کے پاک ہونے پر سب کا اتفاق ہے لیکن اس کا پیشاب ناپاک ہے کیونکہ اس کا وہی حکم ہے جو اس کے خون کا ہے لہٰذا جس طرح اونٹوں وغیرہ کا خون ناپاک ہے پیشاب بھی ناپاک ہوگا۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ متقدمین کا بھی اس مسئلے میں اختلاف ہے تاہم جن روایات میں پیشاب پینے کی اجازت ہے ان کی تاویل اسی طرح ہوگی کہ یہ محض ضرورت کے پیش نظر ہے

باب ۲۳ ——— تیمم کا طریقہ

طریقۂ تیمم کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ ہے کہ تیمم دو ضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لیے ہے اور دوسری ضرب سے کاندھوں تک ہاتھوں کا مسح کیا جائے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ ہاتھ کا کہنیوں تک مسح کیا جائے گا جب کہ تیسرے گروہ کے نزدیک صرف چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا جائے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں جب آیت تیمم نازل ہوئی تو میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ہم نے ایک ضرب چہرے کے لیے ماری اور دوسری ضرب سے ہاتھ کا کاندھوں کے اندر باہر سمیت مسح کیا۔

دوسرے دونوں فریق کہتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا ذکر نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کیا طریقہ سکھایا ہو سکتا ہے ان کا یہ عمل پوری آیت تیمم نازل ہونے سے پہلے کا ہو اور طریقے سے متعلق حصہ بعد میں اترا ہو۔ اور اس بات کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے اور وہ یوں کہ جس سفر میں آیت تیمم نازل ہوئی وہاں پانی نہ ملنے کی وجہ سے صحابہ کرام نے تیمم کیا اس کے بعد آیت نازل ہوئی بعض حضرات نے ہاتھوں کا اور بعض نے کاندھوں تک مسح کیا۔ علاوہ ازیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ہتھیلیوں اور چہرے (کے مسح) کا حکم فرمایا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے ان ہی سے ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے اور کہنیوں کے نصف تک مسح کیا۔ بہرحال یہ تو ثابت ہو گیا کہ کاندھوں اور بغلوں تک مسح نہیں ہوگا بلکہ دوسرے مذاہب میں سے ایک ثابت ہوگا اور چونکہ دونوں کے بارے میں احادیث مروی ہیں لہٰذا قیاس کی طرف رجوع کیا تو ہم دیکھتے ہیں بعض وہ اعضاء جن کو وضو میں دھویا جاتا یا مسح کیا جاتا ہے تیمم میں ان پر مسح نہیں ہوتا مثلاً سر اور پاؤں تیمم کے مسح میں شامل نہیں تو جب تیمم میں بعض ایسے اعضاء کو چھوڑا گیا جن کو وضو میں دھویا جاتا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا کہ تیمم میں مسح کرتے ہوئے اس حد پر اضافہ کیا جائے جو وضو میں مقرر ہے لہٰذا بغلوں اور کاندھوں تک مسح نہ ہوگا۔ اور چونکہ وضو میں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا جاتا ہے لہٰذا تیمم کے مسح میں بھی کہنیاں شامل ہوں گی۔

حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

marfat.com

باب ۲۴ —— غُسل جمعہ کا حکم

غسلِ جمعہ کے بارے میں دو مسلک ہیں پہلا یہ کہ جمعہ کے دن غسل واجب ہے اور دوسرے مسلک میں یہ فضیلت کا باعث ہے واجب نہیں بلکہ سُنت ہے۔ پہلا گروہ اپنے موقف پر حضرت ابن عباس، ابن عمر، عمر بن خطاب، حفصہ، عائشہ، جابر، ابوسعید خدری اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی روایات پیش کرتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم فرمایا جو وجوب کی علامت ہے۔

دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں۔

کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعہ کے دن غسل کا حکم دینا اس لیے تھا کہ ان دنوں لوگ محنت مشقت کرتے اُونی لباس پہنے ہوئے ہوتے مسجد تنگ تھی۔ چھت قریب تھی گرمیوں کے دن لوگوں کو پسینہ آیا ہوا تھا جس سے پاس بیٹھنے والوں کو اذیت ہو رہی تھی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ دن ہو تو غسل کر لیا کرو۔ اور تیل و خوشبو لگاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر حالات اچھے ہو گئے اور مسجد وسیع ہو گئی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ یہ محض طہارت کے لیے ہے اور افضل ہے واجب نہیں حضرت عائشہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی جنہوں نے وجوب سے متعلق احادیث روایات کی ہیں: سے مروی ہے کہ غسلِ جمعہ اچھا ہے ضروری نہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن تاخیر سے تشریف لائے اور صرف وضو کر کے آئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو واپس غسل کے لیے نہ بھیجا

اسی طرح خود حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو بہتر ہے اور جس نے غسل کیا اس نے اچھا کیا۔ جن دیگر صحابہ کرام مثلاً حضرت ابوہریرہ، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سعد اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما کی روایت میں غسل کی تاکید ہے اس سے بھی فضیلت مراد ہے (تفصیلی جواب کتاب میں ملاحظہ کیجئے۔)

باب ۲۵ —— استنجاء میں ڈھیلوں کا استعمال

ڈھیلوں سے استنجاء کے بارے میں مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں بعض احادیث میں تین ڈھیلوں سے استنجاء کا حکم ہے بعض میں محض طاق کا ذکر ہے تعداد کا بیان نہیں۔

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو استنجاء کے لیے ڈھیلے لانے کا حکم دیا تو ان کو دو ڈھیلے اور ایک لید ملی تو آپ نے صرف دو پتھروں سے استنجاء فرمایا بعض روایات میں ہے آپ نے فرمایا جو شخص پتھر ڈھیلے استعمال کرے تو اسے چاہئے کہ طاق استعمال کرے جس نے "ایسا کیا اس نے اچھا کیا ورنہ کوئی حرج نہیں۔

بعض حضرات نے پہلی قسم کی احادیث کو اپناتے ہوئے تین ڈھیلوں کا استعمال ضروری قرار دیا ہے جب کہ دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک تمام روایات پر اس طرح عمل ہو سکتا ہے کہ کوئی خاص تعداد فرض نہ سمجھی جائے جتنے ڈھیلوں سے طہارت حاصل ہو جائے ان کا استعمال ضروری ہے تین ڈھیلوں کا استعمال افضل ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیوں کہ استنجاء کے لیے پانی کے استعمال میں بھی صرف ضرورت کا خیال رکھا گیا ہے طہارت ایک بار دھونے سے حاصل ہو۔ دو سے یا تین سے، حسب ضرورت پانی استعمال کیا جائے۔ لہٰذا ڈھیلوں کا استعمال بھی اسی طرح ہو گا۔

marfat.com

باب ۲۶ —— ہڈیوں سے استنجاء

ہڈیوں سے طہارت حاصل کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود، سلمان، ابوہریرہ اور حضرت رویفع رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے ان روایات کی بنیاد پر بعض حضرات کے نزدیک ہڈیوں سے طہارت حاصل نہیں ہوتی جب کہ دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک اگرچہ ہڈیوں سے استنجاء جائز نہیں لیکن طہارت حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ ممانعت کی وجہ یہ نہیں کہ ان سے پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی بلکہ آپ نے اس لئے منع فرمایا کہ یہ جنوں کی خوراک ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہڈی اور لید سے استنجاء نہ کرو یہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہے۔

باب ۲۷ —— جنبی کا وضو کرنا

کیا جنبی کو سونے، کھانے پینے یا جماع کے لیے وضو کرنا ضروری ہے بعض حضرات کے نزدیک جنبی آدمی اگر یہ امور بجالانا چاہیے تو اس پر وضو کرنا لازم نہیں ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی استعمال کئے بغیر آرام فرما ہو جاتے حالانکہ آپ جنبی ہوتے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک جنبی کو وضو کرنا چاہئے انہوں نے اس ضمن میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تواتر کے ساتھ روایات نقل کی ہیں۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں کھانا کھانے کا ارادہ فرماتے تو ہاتھ دھوتے۔

لیکن آپ سے دوسری احادیث میں یوں مروی ہے کہ نماز کے وضو جیسا وضو کرتے اس تضاد کو دور کرنے کے لیے غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ آپ کا وضو کرنا اس لیے تھا کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز نہ تھا تو آپ کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے یا ذکر خداوندی کی حالت میں سونا چاہتے تو وضو فرماتے پھر جب جنابت کی حالت میں ذکر کی اجازت ہوگئی تو یہ علت ختم ہوگئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع کرتے پھر وضو کئے بغیر دوبارہ کرتے۔

معلوم ہوا کہ جنابت کی حالت میں سونے، کھانے پینے یا دوبارہ جماع کے لیے وضو کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا اب محض فضیلت کا باعث ہے جیسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تو ہر ایک کے پاس جاتے ہوئے غسل فرماتے آپ سے عرض کیا گیا اگر آپ ایک بار غسل کریں تو کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے گویا یہ ضروری نہیں بلکہ بہتر ہے اور یہی وجہ ہے کہ کبھی آپ صرف ایک غسل سے تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تھے جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔

کتاب الصلوٰۃ

باب ۲۸ —— اذان کا طریقہ

اذان سے متعلق دو مذہب ہیں (۱) اذان کے شروع میں "اللہ اکبر" کے کلمات دو بار "اللہ اکبر اللہ اکبر" ہوں کے اور تنہا ذہن میں تر جمع ہوگی

یعنی اشھد ان لا الہ الا اللہ " دوبار پڑھ کر دوبارہ اشھد ان محمد رسول اللہ پڑھیں گے پھر ان کو کلمات اتنی بار ہی بلند آواز سے لوٹائیں گے گویا شہادتین میں سے ہر ایک چار بار ہوگی۔

ان حضرات کی دلیل حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان اسی طرح سکھائی ہے

(۲) دوسرے حضرات کا اس میں دو جگہ اختلاف ہے ایک یہ کہ اذان کے شروع میں اللہ اکبر چار بار پڑھیں اور شہادتین میں ترجیع نہیں۔ وہ بھی حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان انیس کلمات سکھائی ہے اللہ اکبر (چار بار) پھر پہلی روایت کی مثل ہے ——— امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس کی روشنی میں یہ روایت زیادہ صحیح ہے کیونکہ اذان کے بعض کلمات دو جگہ آتے ہیں مثلاً اللہ اکبر شروع میں بھی ہے اور آخر میں بھی، اور بعض کلمات صرف ایک جگہ آتے ہیں جیسے " حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح تو جو کلمات دو جگہ آتے ہیں وہ آخر میں پہلی بار سے نصف ہو کر آتے ہیں مثلاً لا الہ الا اللہ آخر میں ایک بار ہے تو شروع میں دو بار ہے تو جب اللہ اکبر اذان کے آخر میں دو بار ہے تو شروع میں چار بار ہوگا۔ امام اعظم ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے پہلے قول کی طرح بھی مروی ہے جہاں تک ترجیع کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اس کی نفی ہو جاتی ہے وہ فرماتے ہیں" آسمان سے ایک شخص اترا جس پر سبز رنگ کے دو کپڑے یا (فرمایا) دو چادریں تھیں اس نے دیوار کے پاس کھڑے ہو کر اذان دی" اس میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی مثل ہے البتہ ترجیع کا ذکر نہیں وہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے جو کچھ تم نے دیکھا وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھاؤ۔

توجیہ دونوں روایات میں اختلاف ہوا تو اسے یوں حل کیا جائے گا کہ ممکن ہے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے اس قدر آواز بلند نہ کی ہو جس قدر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے تو آپ نے دوبارہ یہ کلمات کہنے کا حکم فرمایا جب یہ احتمال بھی ہے تو صحیح قول معلوم کرنے کے لیے قیاس کی طرف رجوع کریں گے تو ہم دیکھتے ہیں قیاس بھی ترجیع کے خلاف ہے وہ یوں کہ ترجیع کے سلسلے میں اختلاف صرف کلمات شہادت میں ہے باقی کلمات میں اتفاق ہے کہ ترجیع نہیں ہوگی تو مختلف فیہ مقام کو اس مقام پر قیاس کریں گے جہاں اختلاف نہیں یعنی باقی کلمات میں ترجیع نہ ہونے پر اتفاق ہے لہذا یہاں بھی ترجیع نہ ہوگی۔ تینوں حنفی ائمہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۹ ——— اقامت کا طریقہ

اقامت کے سلسلے میں تین قسم کی روایات مروی ہیں اسی بنیاد پر اس سلسلے میں تین مذاہب اختیار کیے گئے، پہلی قسم کی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام، اعلان نماز کے لیے ناقوس بجانا یا آگ جلانا چاہتے تھے تو ایک صحابی نے خواب میں دیکھا (جیسے گزر گیا) تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان میں کلمات جوڑا جوڑا اور اقامت میں ایک ایک بار کہیں۔

دوسری قسم کی روایت حضرت انس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اذان کے کلمات جوڑا جوڑا اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار ہوں البتہ " قد قامت الصلوٰۃ " دوبارہ کہیں اس طرح یہ دو مذہب ہو گئے پہلا یہ کہ اذان کے کلمات جوڑا جوڑا اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار ہوں دوسرا مذہب یہ کہ اقامت کے باقی کلمات ایک ایک بار ہوں لیکن " قد قامت الصلوٰۃ " کے دوبارہ کہے جائیں دوسرے مذہب کے قائلین قیاس سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ یوں کہ جس طرح اذان کے وہ کلمات جو دو دو جگہوں میں آتے ہیں دوسری بار پہلے سے نصف ہو کر آتے ہیں چونکہ اقامت، اذان کے بعد ہوتی ہے لہذا یہ اسی کا حصہ ہے بنا بریں اس کے کلمات اذان سے نصف ہو کر آنے چاہئیں البتہ " قد قامت الصلوٰۃ " کے الفاظ چونکہ اذان میں نہیں ہیں لہذا وہ دوبار ہی ہوں۔

marfat.com

تیسرا مذہب یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے کلمات میں کوئی فرق نہیں البتہ " قد قامت الصلوٰۃ " کے الفاظ اقامت میں ہوں گے اذان میں نہیں۔ ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا وہ آسمان سے اترا اس پر دو سبز کپڑے یا چادریں تھیں وہ دیوار کے اُوپر کھڑا ہوا اور اس طرح اذان دی جس طرح پہلے باب میں گزر چکا ہے پھر وہ بیٹھ گیا اس کے بعد کھڑے ہو کر اذان کی طرح اقامت کہی حضرت عبداللہ بن زید نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر بتایا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے جو کچھ تم نے دیکھا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔ پھر خود حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان اور اقامت کے کلمات دو دو بار کہتے تھے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے البتہ اس میں " قد قامت الصلوٰۃ " کے الفاظ نہیں ہیں۔ تو تیسرا مذہب ثابت ہو گیا کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا حضور علیہ السلام کے بعد اس پر عمل اس کی تائید کرتا ہے۔ جہاں تک قیاس کا تعلق ہے تو چونکہ اقامت ایک مستقل عمل ہے لہذا وہ بھی اذان کی طرح ہوگی پھر سب کا اتفاق ہے کہ آخر میں " اللہ اکبر " دو بار کہا جائے گا اگر یہ اذان سے نصف ہو کر آتی ہے تو اللہ اکبر ایک بار کہا جاتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اقامت، اذان ہی کی طرح مروی ہے

حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت ثوبان اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہم اسی طرح اقامت کہتے تھے حضرت مجاہد فرماتے ہیں حکمرانوں نے اقامت میں تخفیف پیدا کی گویا یہ عمل بدعت ہے اصل یہی ہے کہ کلمات جوڑا جوڑا ہوں۔

باب ۳۰ ——— صبح کی اذان میں " الصلوٰۃ خیر من النوم " کہنا

بعض لوگوں کے نزدیک صبح کی اذان میں " الصلوٰۃ خیر من النوم " کہنا مکروہ ہے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث میں جو اذان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائی گئی اس میں یہ الفاظ نہیں۔ دوسرے حضرات جن میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک " حی علی الفلاح " کے بعد " الصلوٰۃ خیر من النوم " کہنا مستحب ہے وہ کہتے ہیں ٹھیک ہے حضرت عبداللہ بن زید کی روایت میں اس کا ذکر نہیں لیکن اس کا حکم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں دیا تھا جیسے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صبح کی پہلی اذان میں " قد قامت الصلوٰۃ " کے کلمات سکھائے۔

حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم بھی یہی فرماتے ہیں۔

باب ——— اذانِ فجر کا وقت

فجر کی اذان، وقت سے پہلے دی جائے یا وقت داخل ہونے کے بعد، اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان وقت داخل ہونے سے پہلے دی جائے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں پس کھاؤ پیو یہاں تک کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں وہ چونکہ نابینا تھا اس لیے جب تک ان سے نہ کہا جاتا کہ صبح ہو گئی ہے وہ اذان نہ دیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ ان دونوں کی اذان میں اتنا وقفہ ہوتا کہ ایک اوپر چڑھتا تو دوسرا اُترتا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دوسری اذانوں کی طرح فجر کی اذان بھی وقت داخل ہونے کے بعد دی جائے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان جو وقت سے پہلے ہوتی تھی وہ نماز کے لیے نہیں بلکہ

marfat.com

کسی اور مقصد کے لیے ہوتی تھی جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے وہ اس لیے اذان دیتے ہیں (نداء یا اذان کا لفظ فرمایا) کہ غائب لوٹ آئے اور سویا ہوا جاگ جائے یہی وجہ ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب فجر کی اذان وقت سے پہلے دی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لوٹانے کا حکم دیا جیسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بھی یہی بتاتی ہیں کہ فجر کی اذان، طلوع فجر کے بعد ہی ہوتی تھی۔

یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بینائی میں کچھ کمزوری کی وجہ سے وقت کی صحیح پہچان نہ کر سکتے ہوں اور وقت سے پہلے اذان دیتے ہوں جب کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام کے بتانے پر اذان دیتے تھے یہی وجہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال آپ اس وقت اذان دیتے ہیں جب فجر (کی روشنی) اوپر کو جاتی ہے یہ صحیح نہیں صبح اس طرح (دائیں بائیں) پھیلتی ہے۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دوسری نمازوں میں چونکہ وقت داخل ہونے کے بعد اذان ہوتی ہے لہذا فجر کی اذان بھی دخولِ وقت کے بعد ہو۔

باب ۳۲ —— جو شخص اذان کہے کیا وہی اقامت بھی کہے

کیا اقامت وہی شخص کہے جس نے اذان کہی یا کوئی دوسرا شخص بھی کہہ سکتا ہے۔

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں پہلا یہ ہے کہ اقامت وہی شخص کہے جس نے اذان کہی ہے۔ دوسرا نہیں کہہ سکتا ان لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا جب صبح ہوئی تو آپ نے مجھے فرمایا اذان دو میں نے اذان دی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے کے لئے آئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارے بھائی صداء نے اذان دی ہے وہی اقامت کہیں۔

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک کوئی دوسرا شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن زید سے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہے لہذا انہیں کلماتِ اذان سکھاؤ تاکہ وہ اذان کہیں پھر حضرت عبداللہ سے فرمایا تم اقامت کہو۔

پس جب دونوں روایتوں میں تضاد ہوا تو قیاس کے ذریعے ایک کو ترجیح ہوگی اور قیاس دوسری روایت کو ترجیح دیتا ہے وہ یوں کہ ایک متفق علیہ قاعدہ ہے کہ دو آدمیوں کا ایک ہی اذان کہنا جائز نہیں یعنی ایسے نہیں ہو سکتا کہ اذان کا بعض حصہ کوئی کہے اور کچھ حصہ دوسرا کہے تو اب یہاں دو احتمال ہیں یا تو اذان اور اقامت کو ایک ہی تصور کیا جائے تو دونوں کو ایک ہی شخص انجام دے گا اگر الگ الگ تصور کیے جائیں تو ایک شخص اذان اور دوسرا اقامت کہہ سکتا ہے۔ اب ہم نماز کو دیکھتے ہیں نماز کی طرف بلانے والے اسباب مثلاً اذان اور اقامت نماز سے پہلے ہیں اور یہ تمام نمازوں میں ہیں جمعۃ المبارک میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا لازمی ہے گویا وہ بھی نماز کا ایک حصہ ہے اور وہی شخص خطبہ پڑھتا ہے جو نماز پڑھاتا ہے دونوں کے لیے الگ الگ آدمی ہونا ضروری نہیں لیکن اقامت نماز کا ایک سبب ہونے کے باوجود ضروری نہیں کہ جو شخص نماز پڑھاتا ہے وہی اقامت بھی کہے تو جب اقامت اذان کی نسبت نماز کے زیادہ قریب ہے اور نماز و اقامت کے لیے الگ الگ آدمی ہو سکتے ہیں تو اذان اس سے دور ہے اس کے لیے بھی الگ آدمی ہو سکتا ہے۔

marfat.com

باب ۴۳ ——— اذان کا جواب دینا

اذان سننے والا جواب میں کیا کہے؟ اس بارے میں ایک مذہب یہ ہے کہ جو الفاظ موذن کہتا ہے وہی الفاظ یہ بھی کہے، دوسرا مذہب یہ ہے کہ "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" کے جواب میں "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کہے باقی اذان کے جواب میں وہی الفاظ کہے جو موذن کہتا ہے پہلے قول کے قائلین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہیں کہ جب موذن کو اذان کہتے ہوئے سنو تو اس کی مثل کہو ایک حدیث میں ہے کہ جب موذن سے اذان سنو تو وہی کلمات کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلے کا سوال کرو اور وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کے لیے مناسب ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ پس جو شخص میرے لیے وسیلے کا سوال کرے گا اس کے لیے میری شفاعت جائز ہو جائے گی۔

دوسرے قول کے قائلین کہتے ہیں موذن "حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح" کے ذریعے لوگوں کو نماز اور فلاح کی طرف بلاتا ہے جب کہ سننے والا یہ کلمات بطور ذکر کہتا ہے اور یہ الفاظ کلمات ذکر نہیں لہٰذا وہ ان کی جگہ وہ کلمات پڑھے جن کا دوسری احادیث میں ذکر ہے اور وہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کے کلمات ہیں حضرت عمر بن خطاب ابو رافع اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے پہلی حدیث میں جو فرمایا گیا کہ جو کچھ موذن کہتا ہے وہی کچھ تم بھی کہو اس کا مطلب یہ ہے کہ اذان میں جو کلمات ذکر ہیں وہ کہو کیونکہ مقصود تو ذکر خداوندی ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں کلمات شہادت کی تخصیص ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب موذن کلمات شہادت پڑھے تو تم بھی اسی طرح کہو۔ دیگر روایات میں بھی کچھ الفاظ ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اذان سننے والے کی طرف سے جواب اذان ذکر کے طور پر ہے۔

دوسرا اختلاف یہ ہے کہ بعض حضرات کے نزدیک اذان کے جواب میں وہی کلمات کہنا واجب ہے جب کہ دوسرے حضرات اسے مستحب سمجھتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حضور علیہ السلام نے اللہ اکبر کے جواب میں "علی الفطرۃ" کے الفاظ کہے اور کلمات شہادت کے جواب میں فرمایا "جہنم سے بچ گیا" تو اس سے معلوم ہوا کہ اذان کے جواب میں وہی الفاظ کہنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

باب ۴۴ ——— اوقات نماز

اوقات نماز کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا جاتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بیت اللہ شریف کے پاس دو بار نماز پڑھائی ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو گیا مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، عشاء کی نماز شفق غائب ہونے پر پڑھائی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔

دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہوا مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب رات کا تہائی حصہ گزر گیا اور صبح کی نماز سفیدی میں پڑھانے کے بعد کہا اے محمد مصطفیٰ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ان دو وقتوں کے درمیان (نماز) کا وقت ہے یہ آپ سے پہلے انبیاء کرام کا وقت ہے۔

marfat.com

حضرت ابو سعید خدری، ابو ہریرہ، جابر بن عبد اللہ، ابو موسیٰ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی اس مفہوم کی روایات مروی ہیں۔

وقت فجر فجر کے وقت میں کوئی اختلاف نہیں اس حدیث کی روشنی میں بالاتفاق فجر کا پہلا وقت طلوعِ فجر اور آخری وقت طلوعِ شمس ہے۔

وقت ظہر ظہر کے پہلے وقت میں کوئی اختلاف نہیں اور وہ زوالِ شمس ہے البتہ اس کے آخری وقت میں اختلاف ہے حضرت ابن عباس، ابو سعید خدری، جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت میں ہے کہ دوسرے دن جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا تو آپ نے نماز ظہر ادا فرمائی اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا اس بنا پر ظہر کا وقت ایک مثل پر ختم نہیں ہوتا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب سایہ ایک مثل ہونے لگا تو آپ نے نماز ظہر ادا فرمائی اس صورت میں ایک مثل پر وقت ظہر ختم ہو جاتا ہے امام ابو یوسف، امام محمد اور امام طحاوی رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

وقت عصر وقتِ عصر کے آغاز میں اسی طرح اختلاف ہے جیسے ظہر کے آخری وقت میں ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جائے تو عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے ان کا استدلال یہی حدیث مذکورہ بالا ہے کہ پہلے دن جب سایہ ایک مثل ہوا تو آپ نے نمازِ عصر ادا فرمائی۔ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دو مثل پر عصر کا وقت شروع ہوتا ہے ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ظہر کا پہلا وقت زوال آفتاب ہے اور آخری وقت وہ ہے جب عصر شروع ہو جائے اور چونکہ ان حضرات کے نزدیک ظہر کا آخری وقت ایک مثل کے بعد ہوتا ہے لہٰذا وقتِ عصر کا آغاز بھی اسی وقت ہوگا۔ ترمذی شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ نماز کا وقتِ آغاز بھی ہے اور آخری وقت بھی، موطا امام محمد میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی وضاحت میں فرمایا ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جائے اور عصر کی نماز اس وقت ادا کرو جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہو جائے اور اس قسم کی وضاحت اپنی طرف سے نہیں کی جاتی اور یہ وضاحت امامت جبرئیل کی روایات کے بعد کی ہے۔

عصر کے آخری وقت میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ جب سایہ دو مثل ہو جائے تو وقتِ عصر ختم ہو جاتا ہے دوسرا یہ کہ سورج ڈوبنے تک اس کا وقت ہے اور اس سلسلے میں متعدد روایات آئی ہیں لہٰذا دونوں قسم کی احادیث پر یوں عمل ہوگا کہ عصر کا وقت اگرچہ غروب آفتاب تک ہے لیکن افضل وقت سائے کے دو مثل ہونے تک ہے۔

وقت مغرب احادیث کی روشنی میں مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہو جاتا ہے البتہ بعض حضرات کے نزدیک جب ستارے ظاہر ہوں تو مغرب کا وقت داخل ہوتا ہے وہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا اس کے بعد نماز نہیں حتیٰ کہ شاہد طلوع ہو، تو یہ حضرات شاہد سے ستارے مراد لیتے ہیں لیکن یہ حضرت لیث کی اپنی رائے ہے ممکن ہے اس سے رات کا آنا مراد ہو اور متواتر روایات سے اسی بات کو تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے پس پردہ چلے جانے کے بعد نمازِ مغرب ادا کرتے تھے۔

مغرب کا وقت کب ختم ہوتا ہے اس سلسلے میں اختلاف ہے حدیث شریف میں ہے کہ عشاء کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب شفق غائب ہو گی چونکہ شفق کی تفسیر میں اختلاف ہے اس لیے وقتِ مغرب کے نکلنے میں بھی اختلاف ہے، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک شفق سے سرخی مراد ہے لہٰذا جب سرخی ختم ہو جائے تو مغرب کا وقت ختم ہو گیا جب کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شفق سے سفیدی مراد ہے۔

marfat.com

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول قیاس کے موافق ہے کیونکہ فجر کے وقت پہلے سرخی اور پھر سفیدی ہوتی ہے اور یہ ایک ہی نماز کا وقت ہے اور وہ فجر کی نماز ہے جب دونوں ختم ہو جائیں تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مغرب کے وقت بھی یہ دونوں (سرخی اور سفیدی) جمع ہوں۔

وقت عشاء چونکہ عشاء کا وقت، وقت مغرب ختم ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے اس لیے اس کے پہلے وقت میں وہی اختلاف ہوگا جو مغرب کے آخری وقت میں ہے یعنی تمام ائمہ کے نزدیک شفق کے غائب ہونے پر عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے لیکن چونکہ شفق کی تفسیر میں اختلاف ہے لہٰذا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک سفیدی ختم ہونے پر عشاء کا وقت شروع ہوگا اور صاحبین کے نزدیک سرخی ختم ہونے پر وقت عشاء کا آغاز ہوگا۔

البتہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے شفق غائب ہونے سے پہلے نماز عشاء پڑھی تو ہو سکتا ان کے نزدیک شفق سے سفیدی مراد ہو اور دوسرے حضرات کے نزدیک سرخی تاکہ حدیثوں میں تضاد ثابت نہ ہو۔

عشاء کے آخری وقت کے بارے میں مختلف احادیث آتی ہیں کسی روایت میں ہے کہ آپ نے رات کی (پہلی) تہائی تک نماز عشاء کو موخر کیا، کہیں آپ خود فرماتے ہیں کہ عشاء کا وقت نصف رات تک ہے۔ تو دونوں قسم کی روایات پر یوں عمل کیا جائے کہ پہلی تہائی تک افضل وقت ہے اور نصف رات تک موخر کرنے سے فضیلت کم ہو جاتی ہے البتہ وقت باقی رہتا ہے اور بعض روایات میں نصف رات گزرنے پر نماز کی ادائیگی کا ذکر بھی پایا جاتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ طلوع فجر تک عشاء کا وقت ہے اور یوں یہ تین اوقات ہیں پہلی تہائی کے اختتام تک۔ اور یہ افضل ہے نصف رات تک اور یہ فضیلت میں پہلے وقت سے کم ہے، اور طلوع فجر تک، اس کی فضیلت پہلے دو وقتوں سے کم ہے۔

باب ۳۵ —— دو نمازیں جمع کرنا

کیا دو وقت کی نمازیں ایک وقت میں جمع کرنا جائز ہے؟ بعض حضرات کے نزدیک ظہر و عصر کا وقت ایک ہے اسی طرح مغرب اور عشاء کا وقت بھی ایک ہے ان حضرات کی دلیل حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو نمازیں اکٹھی ادا فرماتے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل، عبد اللہ بن عباس، جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مفہوم کی روایات مروی ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کرنے کا ذکر ہے۔

دوسرا گروہ جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک ہر نماز کا الگ وقت مقرر ہے جس میں اس کی ادائیگی ضروری ہے لہٰذا ممکن ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع کرنے کی صورت یہ ہو کہ نماز ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کی نماز کو اس کے پہلے وقت میں ادا فرماتے، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں بھی یہی طریقہ اختیار فرماتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ظہر (کی نماز) کو موخر کرتے اور عصر کو مقدم فرماتے، مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء کی نماز (مستحب وقت سے) مقدم کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ آپ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو شفق غائب ہونے پر مغرب اور عشاء کو جمع کرتے دوسری روایت میں ہے کہ جب شفق غائب ہونے لگی تو آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع فرمایا۔ اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں جلدی کی صورت میں اسی طرح کرتے دیکھا ہے گویا جب شفق غائب ہونے کے قریب ہوتی تو آپ مغرب کی نماز پڑھتے اس سے فارغ ہوتے تو شفق غائب ہو جاتی اور عشاء کا وقت داخل ہو جاتا چنانچہ آپ عشاء کی نماز پڑھتے۔

marfat.com

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ صبح کی نماز کے بارے میں اتفاق ہے کہ اسے وقت سے مقدم و مؤخر کرنا جائز نہیں تو معلوم ہوا کہ دوسری نمازوں کا بھی یہی حکم ہے۔ عرفات اور مزدلفہ میں حج کے موقعہ پر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھا جاتا ہے لیکن یہ اس دن اور اس مقام کے ساتھ خاص ہے یہی وجہ ہے کہ اگر امام عرفات میں ظہر و عصر کو اپنے اپنے وقت پر پڑھے اور اسی طرح مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو اپنے اپنے وقت پر پڑھے تو گناہ گار ہوگا حالانکہ باقی دنوں یا باقی مقامات پر ایسا نہیں لہٰذا عرفات اور مزدلفہ میں پڑھی جانے والی نمازوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

باب ۳۶ ——— درمیانی نماز کونسی ہے

قرآن پاک میں جس صلوٰۃ وُسطیٰ (درمیانی نماز) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ" تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو، اس سے کون سی نماز مراد ہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے نمازِ ظہر مراد ہے قریش کے ایک گروہ کے پاس سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ گزرے تو انہوں نے آپ سے درمیانی نماز کے بارے میں معلوم کیا آپ نے فرمایا نماز ظہر مراد ہے کیونکہ حضور علیہ السلام ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھاتے تو آپ کے پیچھے ایک یا دو صفیں ہوتیں اس وقت لوگ قیلولہ کر رہے ہوتے یا تجارت میں مصروف ہوتے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت (مذکورہ بالا) نازل فرمائی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھر جلا دوں گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی بات مروی ہے اس بنا پر ایک جماعت کے نزدیک اس سے نمازِ ظہر مراد ہے۔

لیکن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ بیان ہوا وہ ان کا اپنا قول ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نہیں لہٰذا اس میں نماز ظہر کے صلوٰۃ وسطیٰ ہونے پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہ آیت کریمہ تمام نمازوں کی حفاظت کے سلسلے میں نازل ہوئی ہو اور اس میں ظہر کی نماز بھی شامل ہے اور وہ جس نماز کی حاضری میں کوتاہی کرتے تھے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔ اور آپ کا یہ ارشاد نماز جمعہ سے پیچھے رہنے والوں اور بقول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز عشاء میں شامل نہ ہونے والوں کے بارے میں ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ مروی ہے وہ بھی ان کا اپنا قول ہے جب کہ خود ان سے ہی مروی ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے نماز عصر مراد ہے۔ جب ان سے مروی روایات متضاد ہوئیں تو معلوم ہوا کہ ان کے پاس اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کچھ نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے فجر کی نماز مراد ہے وہ فرماتے ہیں آیت کریمہ کے ساتھ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ کے الفاظ بھی ہے اور قنوت نماز فجر میں ہوتی تھی۔ اس کے جواب میں کہا گیا کہ نماز میں گفتگو کی جاتی تھے لہٰذا خاموشی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا "وقوموا للہ قانتین" نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ اس سے نماز عصر مراد ہے تو جب روایات میں تضاد ثابت ہوا تو دیگر صحابہ کرام کی روایات کو دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم عہد رسالت میں "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین" پڑھتے تھے۔

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے نسخہ قرآن میں "والصلوٰۃ الوسطیٰ وھی صلوٰۃ العصر" کے الفاظ ہیں۔ تو تواتر کے ساتھ مروی روایات کے مطابق اس سے نماز عصر مراد ہے اور اسے درمیانی نماز اس لیے کہا گیا کہ یہ دن کی دو نمازوں فجر اور ظہر اور رات کی دو نمازوں مغرب و عشاء کے درمیان ہے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

marfat.com

باب ۳۷ ——— نماز فجر کا وقت

بعض حضرات کے نزدیک فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے ان کی دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں نماز فجر ادا کی پھر سفیدی میں پڑھی اس کے بعد وصال تک کبھی روشنی میں نہیں پڑھی۔ نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مسلمان عورتیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرتیں اور انہوں نے چادریں لپیٹی ہوتیں پھر واپس گھروں کو لوٹتیں تو انہیں کوئی پہچان نہ سکتا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک صبح کی نماز اندھیرے کی بجائے روشنی میں پڑھنا افضل ہے حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف گیا تو آپ نے قربانی کے دن فجر کی نماز فجر ہوتے ہی ادا فرمائی پھر فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس موقعہ پر یہاں مغرب اور فجر کی نمازیں اپنے وقت سے پھیری گئی ہیں۔ گویا مزدلفہ میں جس وقت نماز فجر ادا کی جاتی ہے دوسرے مقامات پر اس کا وہ وقت نہیں لہٰذا عام طور پر اس کو روشن کر کے پڑھا جاتا تھا۔

پھر بعض روایات میں واضح طور پر نماز فجر روشنی میں ادا کرنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح روشن کر کے پڑھو جب بھی روشن کرو گے اس کا ثواب بہت زیادہ ہوگا ——— اس قسم کی روایات میں افضلیت کا بیان ہے جب کہ پہلی دو قسم کی روایات میں بیان جواز ہے تاکہ امت کے لیے آسانی رہے۔ جیسے ممکن ہو پڑھ لیں نیز دونوں قسم کی احادیث پر یوں بھی عمل کیا جا سکتا ہے کہ نماز اندھیرے میں شروع کی جائے اور طویل قرآت کے ساتھ ادا کرتے ہوئے روشنی میں ختم کی جائے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

درحقیقت شروع میں نماز دو، دو رکعتیں فرض ہوئی جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مغرب اور فجر کے علاوہ نمازوں میں ان کی مثل یعنی دو دو رکعتیں ملا دیں، مغرب کی نماز کو طاق رکھا اور فجر کی نماز میں قرآت کی طوالت کو ان دو رکعتوں کے قائم مقام رکھا گیا لیکن حالت سفر میں مختصر قرآت کی جاتی۔

بنابریں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں جس بات کا ذکر ہے کہ عورتیں پہچانی نہ جاتیں یہ اس وقت کی بات ہے جب نماز فجر کی قرآت مختصر تھی اس کے بعد قرآت بڑھا کر اسے اندھیرے میں شروع کیا جاتا اور روشنی میں یہ نماز مکمل ہوتی۔

باب ۳۸ ——— نماز ظہر کا مستحب وقت

ایک جماعت کے نزدیک سال بھر میں نماز ظہر جلدی پڑھنا مستحب ہے ، یہ حضرات حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ، جابر بن عبداللہ خباب ، عائشہ صدیقہ ، ابوہریرہ ، انس بن مالک اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلتے ہی ظہر کی نماز ادا فرماتے۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابو حنیفہ ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک سردیوں میں نماز ظہر جلدی پڑھی جائے اور گرمیوں میں تاخیر کی جائے تاکہ وقت ٹھنڈا ہو جائے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے پس جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو ، حضرت ابوذر ، ابو سعید خدری ، ابوہریرہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے اس حدیث کی روشنی میں گرمیوں میں ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا حکم ہے اور جن احادیث میں یہ نماز جلدی پڑھنے کا ذکر ہے وہ منسوخ ہیں حضرت ،

marfat.com

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز زوال آفتاب کے فوراً بعد پڑھائی پھر فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے پس نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو اور حضرت انس بن مالک اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں تاخیر فرماتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم گرم ترین زمین میں ہو لہذا وقت کے ٹھنڈا ہونے کا انتظار کرو اور پھر اذان دو۔

تو سنت طریقہ یہی ہے سفر ہو یا حضر سایہ دار جگہ ہو یا نہ، گرمیوں میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت تک مؤخر کی جائے اور سردیوں میں جلدی پڑھی جائے نماز ظہر میں مطلقاً جلدی کرنے سے متعلق احادیث منسوخ ہیں۔

باب ۲۹ ــــ نماز عصر کا مستحب وقت

عصر کا مستحب وقت کونسا ہے؟ اس سلسلے میں مختلف روایات کو باہم مطابق کرتے ہوئے کہا گیا کہ نماز عصر دیر سے پڑھی جائے لیکن اتنی تاخیر نہ ہو کہ سورج کا رنگ زرد ہو جائے اس ضمن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کچھ روایات مروی ہیں۔

حضرت ابو الابیض فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز عصر پڑھاتے تو سورج سفید ہوتا۔ پھر میں مدینہ طیبہ کے ایک کنارے میں اپنی قوم کی طرف لوٹتا تو وہ بیٹھے ہوتے میں ان سے کہتا اٹھو اور نماز پڑھو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے ہیں۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت علاء بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں ظہر کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے یا تو انہوں نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا تو فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ یہ منافقین کی نماز ہے کہ ایک شخص بیٹھ جائے جب سورج کا رنگ زرد پڑ جائے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جائے، تو کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرے۔

ان دونوں قسم کی روایات پر یوں عمل کیا جائے گا کہ پہلی روایت میں جو وقت بیان ہوا اس وقت نماز پڑھنا مستحب ہے اور دوسری روایت میں جس تاخیر کا ذکر کیا گیا وہ مکروہ وقت تک مؤخر کرنا ہے جس سے منع کیا گیا۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرتے تو ابھی تک دھوپ میرے حجرے میں ہوتی، تو اس حدیث سے نماز عصر کا جلدی پڑھنا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے ام المومنین کا حجرہ مبارکہ چھوٹا ہو اور غروب آفتاب تک دھوپ رہتی ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی نماز عصر تاخیر سے پڑھنا منقول ہے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک جنازے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے آپ نے نماز عصر نہ پڑھی تو ہم نے بار بار عرض کیا چنانچہ آپ نے اس وقت نماز ادا فرمائی جب ہم نے سورج کو مدینہ طیبہ کے بلند ترین پہاڑ پر دیکھا۔

اگر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت سے جلدی پڑھنے پر استدلال کیا جائے کہ وہ فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر پڑھنے کے بعد اونٹ ذبح کرتے پھر اسے دس حصوں میں تقسیم کرتے پھر پکا کر کھاتے تو ابھی سورج غروب نہ ہوتا تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ وہ لوگ یہ کام جلدی جلدی کرتے تھے لہذا یہ بات نماز عصر کی تاخیر کے خلاف نہیں۔ احناف کا یہی مذہب ہے کہ نماز عصر میں تاخیر کی جائے لیکن اتنی زیادہ نہیں کہ سورج کا رنگ بدل جائے۔

marfat.com

باب ۴۰ ــــــ نماز کے شروع میں ہاتھ کہاں تک اُٹھائے جائیں

نماز کے آغاز میں ہاتھ اُٹھانے کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔

ایک یہ کہ ہاتھ بلند کئے جائیں لیکن اس کے لیے کوئی مقدار مقرر نہیں ان کا استدلال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کھینچتے ہوئے بلند کرتے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ کاندھوں تک بلند کئے جائیں اس گروہ کا استدلال حضرت علی المرتضیٰ، عبداللہ بن عمر اور ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہم کی روایت سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کاندھوں تک ہاتھ اُٹھاتے۔

اس کے نزدیک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث میں نماز شروع کرنے سے پہلے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھانے کا ذکر ہے اس طرح دونوں قسم کی حدیثوں میں کوئی تضاد نہ ہوگا۔

تیسرا گروہ جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک کانوں تک ہاتھ اٹھائے جائیں وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی نرم جگہ (لَو) کے قریب ہوجاتے۔

ان مختلف قسم کی احادیث پر عمل صرف تیسرے گروہ کے مسلک کے مطابق کیا جاسکتا ہے اور اس سلسلے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت فیصلہ کُن ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو دیکھا تکبیر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے پھر آئندہ سال آیا تو ان (صحابہ کرام) پر چادریں اور لمبی ٹوپیاں تھیں تو انہوں نے ہاتھ اُٹھائے حضرت شریک (راوی) فرماتے ہیں سینے تک اُٹھائے۔ معلوم ہوا کہ جب نمازی پر کوئی چادر وغیرہ ہو تو ہاتھ کاندھوں اُٹھائے جا سکتے ہیں لیکن چادر وغیرہ نہ ہو تو کانوں تک اُٹھائے اس طرح تمام احادیث پر عمل ہوگا۔

باب ۴۱ ــــــ تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد "سبحانك اللّٰهم ــــ ولا اله غیرك" تک پڑھی جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسی طرح مروی ہے۔

امام ابویوسف اور دوسرے حضرات کے نزدیک ثناء کے ساتھ "وجهت وجهی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفًا مسلمًا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریك له وبذٰلك امرت وانا اول المسلمین" بھی پڑھنا مستحب ہے کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسی طرح مروی ہے۔

باب ۴۲ ــــــ نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا

نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔

ایک گروہ کے نزدیک یہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہے لہذا اسے سورۂ فاتحہ کی طرح پڑھا جائے۔ وہ کہتے ہیں حضرت نعیم بن مجمر رضی اللہ عنہ

marfat.com

نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا "غیر المغضوب علیہم والضالین" پر پہنچے تو "آمین" کہا تو لوگوں نے بھی آمین کہا پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب سے زیادہ میری نماز سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہے۔ حضرت ابن عمر، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے اسی طرح منقول ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو سورۂ فاتحہ کی سات آیات میں شمار کیا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے نہ پڑھی جائے۔

تیسرے گروہ کے نزدیک نماز میں بسم اللہ مطلقاً نہ پڑھی جائے۔

یہ دونوں گروہ پہلے گروہ کے خلاف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو "الحمد للہ رب العالمین" سے شروع کرتے اور خاموشی بھی اختیار نہ کرتے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہوتی تو آپ دوسری رکعت میں فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھتے تو یہ حدیث سند کی استقامت اور صحت کے اعتبار سے نعیم بن مجمر کی روایت سے اولیٰ ہے۔ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے دیکھا تو فرمایا بیٹے یہ بدعت ہے اس سے بچو میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے لیکن اسے کسی ایک سے نہیں سنا لہٰذا "الحمد للہ رب العالمین" سے شروع کیا کرو۔ ان روایات سے بسم اللہ کا ترک لازم نہیں آتا کیونکہ یہاں قرأت مراد ہے اور وہ ثناء کی طرح بسم اللہ کو بطور ذکر پڑھتے تھے اس لیے اسے بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بسم اللہ، اعوذ باللہ اور آمین، بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

تو جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ نے بسم اللہ کو باواز بلند نہیں پڑھا تو معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ کا حصہ نہیں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۴۳ — ظہر وعصر میں قرأت

بعض حضرات کے نزدیک ظہر وعصر کی نمازوں میں قرأت نہیں وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ سے جب اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے نفی فرمائی۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ظہر وعصر کی نمازوں میں قرأت ہے وہ متعدد روایات سے استدلال کرتے ہیں اور قیاس بھی ان کی تائید کرتا ہے۔ تینوں حنفی ائمہ کا یہی مسلک ہے۔ حضرت ابوقتادہ، علی المرتضیٰ، ابوسعید خدری، جابر بن سمرہ، عمران بن حصین، عمران، ابن عمر، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے مروی روایات میں ظہر وعصر کی نمازوں میں قرأت ہے بلکہ ان سورتوں کے نام بھی مذکور ہیں جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان نمازوں میں پڑھتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ان نمازوں میں قرآن پاک پڑھنا مروی ہے اور آپ کی اپنی رائے بھی یہی تھی لہٰذا اسے ترجیح حاصل ہوگی۔ قیاس کے طور پر دوسرے گروہ کا مسلک یوں ثابت ہوتا ہے کہ قیام، رکوع، سجدہ اور آخری قعدہ نماز کے فرائض سے ہیں اور یہ تمام نمازوں میں فرض ہیں تو قرأت بھی جب فرائض نماز سے ہے تو تمام نمازوں میں فرض ہونی چاہیے جو لوگ قرأت فرض نہیں مانتے ان کے نزدیک بھی مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے اور باقی رکعات میں آہستہ قرأت

marfat.com

ہوتی ہے تو جب ان نمازوں میں جہر کے ساقط ہونے سے قرأت ساقط نہیں ہوتی تو ظہر وعصر کی نمازوں میں جہر کا ساقط ہونا قرأت کے سقوط کا باعث کیسے بنے گا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۴۴ — نماز مغرب میں قرأت

نماز مغرب کی قرأت میں اختلاف ہے بعض حضرات کے نزدیک طویل سورتیں پڑھی جائیں جب کہ دیگر حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک قصار مفصل (سورہ بینہ ۹۸ نمبر سورۃ سے آخر قرآن تک) میں سے قرأت کی جائے پہلے گروہ کی دلیل حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا حضرت ام الفضل بنت حارث اور زید بن ثابت رضی اللہ سے بھی اسی قسم کی روایات مروی ہیں جن میں سورہ "مرسلات" اور "المص" کا ذکر ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں دو باتوں کا احتمال ہے ممکن ہے سورۂ طور وغیرہ کا بعض حصہ پڑھا ہو اور ہو سکتا ہے پوری سورت پڑھتے ہوں کیونکہ لغت میں بعض پر کل کا اطلاق جائز ہے۔

لہٰذا اب دیکھیں گے کہ کیا کوئی ایسی روایات ہیں جو ان میں سے ایک تاویل کو ترجیح دیتی ہوں تو دیگر روایات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرا مسلک صحیح ہے، وہ یوں کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت کریمہ "ان عذاب ربك لواقع" پڑھتے ہوئے سنا اس سے معلوم ہوا کہ آپ سورۂ طور کا بعض حصہ پڑھتے تھے المص کے بارے میں بھی یہی تاویل ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز مغرب کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تیر اندازی کرتے تو تیر لگنے کی جگہ نظر آتی اسی طرح وہ دو دو تین تین میل کے فاصلے پر گھروں کو جاتے اور انہیں تیر لگنے کی جگہ دکھائی دیتی معلوم ہوا کہ مغرب میں طویل قرأت نہ تھی۔ اسی طرح حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس اپنے لوگوں کو نماز پڑھاتے ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے نماز میں تاخیر فرمائی حضرت معاذ واپس آئے تو نماز پڑھاتے ہوئے سورہ بقرہ شروع کر دی ایک شخص نے الگ نماز پڑھی پھر حضور کی خدمت میں ماجرا عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے معاذ! کیا لوگوں کو فتنے میں ڈالتے ہو۔ اگر یہ نماز مغرب تھی تو اس میں طویل سورت پڑھنے سے ممانعت ہوئی اور اگر عشاء کی نماز مراد ہو تو پھر نماز مغرب میں مختصر قرأت ثابت ہوتی ہے کیونکہ جب عشاء میں طویل سورت پڑھنے سے منع فرمایا گیا تو مغرب میں بدرجہ اولیٰ ممانعت ہوئی اور اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں "والشمس وضحٰها" جیسی سورتیں پڑھتے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں "والتین والزیتون" وغیرہ سورتیں پڑھتے تو دونوں قسم کی احادیث پر عمل اسی طرح ہو سکتا ہے کہ جن میں طویل سورتوں کا ذکر ہے وہاں سورت کا بعض حصہ مراد ہے

باب ۴۵ — امام کے پیچھے قرأت کرنا

کیا امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز ہے؟ اس سلسلے میں دو موقف ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک مقتدی کے لیے بھی سورۂ فاتحہ کی قرأت ضروری ہے ان کی دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرأت بھاری ہو گئی تو سلام پھیرنے کے بعد فرمایا کیا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا سورۂ فاتحہ کے علاوہ ایسا نہ کرو کیونکہ جس نے اسے نہ پڑھا اس کی نماز نہیں ہوئی۔ حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایات مروی

marfat.com

ہیں حضرت عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ظہر و عصر کی نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں مروی ہے۔

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک جب کوئی شخص امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے لہٰذا ان احادیث میں جو سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کے نامکمل ہونے کا ذکر ہے اس سے امام اور تنہا پڑھنے والے کی نماز مراد ہے انہوں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ امام، مقتدیوں کو کفایت کرتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن مسعود، جابر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن شداد، علی المرتضیٰ، زید بن ثابت، عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے امام کے پیچھے قرأت کی ممانعت مروی ہے۔

دونوں قسم کی احادیث میں پائے جانے والے تعارض کو دُور کرنے کے لیے قیاس کی طرف رجوع کیا گیا تو اس سے بھی دوسرے گروہ کو تائید حاصل ہوتی ہے۔

وہ یُوں کہ جب کوئی شخص نماز میں اس وقت آئے جب امام رکوع میں ہو تو تکبیر اور قیام کو چھوڑ کر رکوع میں شامل ہو سکتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کا قرأت ترک کرنا محض ضرورت کے تحت نہیں ورنہ دیگر فرائض یعنی تکبیر تحریمہ اور قیام کو بھی چھوڑ سکتا بلکہ قرأت کو چھوڑنے کی اس لیے اجازت ہے کہ یہ مقتدی پر نہیں بلکہ امام پر فرض ہے۔

باب ۴۶ —— نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہنا

حضرت عبد الرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کو مکمل نہیں کرتے تھے اس حدیث کی بنیاد پر بعض حضرات نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر نہیں کہتے۔

جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں نماز میں نیچے جاتے اور اوپر اُٹھتے ہوئے دونوں حالتوں میں تکبیر کے قائل ہیں۔

یہ حضرات جن احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں وہ تواتر کے ساتھ مروی ہیں حضرت ابو بکر صدیق، فاروق اعظم، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ کرام کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے۔

نیز قیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے —— حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب بھی نیچے جاتے اور اوپر اُٹھتے، تکبیر کہتے۔

حضرت ابو مسعود، ابو ہریرہ، ابن عباس، علی المرتضیٰ، ابو موسیٰ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی روایات مروی ہیں، لہٰذا حضرت عبد الرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ اولیٰ ہیں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ نیچے جاتے ہوئے بھی تکبیر کہی جائے کیونکہ نماز میں ایک حالت سے دوسرے حالت کی طرف انتقال تکبیر کے ذریعے ہوتا ہے تو رکوع اور سجدے میں جاتے ہوئے بھی تکبیر کہی جائے گی۔

باب ۴۷ —— رکوع اور سجدے کی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھانا

بعض حضرات کے نزدیک رکوع کے لیے جاتے ہوئے، رکوع سے اُٹھتے وقت اور قعدے سے قیام کی طرف انتقال کے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ بھی اُٹھانے چاہئیں۔

marfat.com

جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک صرف تکبیر اولیٰ میں ہاتھ اُٹھائے جائیں گے احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت علی ابن ابی طالب، عبد اللہ بن عمر، ابو حمید ساعدی، وائل بن حجر، مالک بن حویرث اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ، رکوع میں جاتے اور اُس سے اُٹھتے وقت نیز قعدے سے قیام کی طرف منتقل ہوتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ بھی اٹھاتے تھے۔

دوسرے گروہ کہتا ہے کہ حضرت براء بن عازب اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مختلف طرق سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے دوبارہ یہ عمل نہیں کرتے تھے۔

پہلے گروہ کی روایت کردہ احادیث کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں یہ بھی مروی ہے کہ آپ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ اب دو صورتیں ہیں یا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی پہلی روایت صحیح نہیں یا صحیح ہے لیکن وہ منسوخ ہو چکی ہے ورنہ آپ اس کے خلاف عمل نہ کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل بھی اسی طرح مروی ہے کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی رکوع وغیرہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے سے متعلق حدیث منسوخ ہے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے جو کچھ مروی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صحبت میں مقدم ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو زیادہ سمجھتے ہیں کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نماز میں آپ کے قریب کھڑے ہوئے تھے۔

اگر کہا جائے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت ابراہیم کی روایت متصل نہیں تو جواباً کہا جائے گا کہ وہ آپ سے اسی وقت روایت کرتے جب ان کے نزدیک حدیث کی صحت اور تواتر ثابت ہو جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کو اسماعیل بن عیاش نے روایت کیا اور یہ حضرات خود اسماعیل کی غیر شامیوں سے روایت کو حجت نہیں مانتے تو دوسروں کے خلاف اس سے کیسے استدلال کر سکتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت مرفوع نہیں موقوف ہے۔

معلوم ہوا کہ رکوع وسجود وغیرہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے سے متعلق روایات یا تو منسوخ ہیں یا غیر ثابت۔

قیاس سے بھی دوسرے مسلک کو تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے اور سجدوں کے درمیان تکبیر کے وقت ہاتھ نہ اٹھانے پر سب کا اتفاق ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ رکوع میں جاتے یا اُس سے اُٹھنے اور قعدہ سے قیام کی طرف منتقل ہوتے وقت کی تکبیر کا تعلق کس کے ساتھ ہے تو تکبیر تحریمہ کے ساتھ اس کا تعلق نہیں کیونکہ وہ فرض ہے اور یہ فرض نہیں لہذا ان کا تعلق سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے ساتھ ہوگا کیونکہ یہ سب تکبیریں سنت ہیں لہذا ہاتھ اٹھانے سے متعلق بھی یہی مسئلہ ہوگا کہ اسے تکبیر تحریمہ پر نہیں سجدوں کی تکبیر پر قیاس کیا جائے گا اور چونکہ وہاں ہاتھ نہیں اٹھائے جاتے لہذا یہاں بھی نہ اُٹھائے جائیں۔

باب ۴۸ — رکوع میں تطبیق

رکوع کی حالت میں ہاتھ کیسے رکھے جائیں؟ بعض حضرات کے نزدیک تطبیق کی جائے یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھا جائے ان حضرات کی دلیل حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ وہ دونوں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے ان کو نماز پڑھائی اذان اور اقامت کا حکم نہ دیا اور تطبیق فرمائی اور بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

marfat.com

دوسرے حضرات کے نزدیک رکوع میں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کرتے ہوئے گھٹنوں پر رکھا جائے اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عمر فاروق ابو مسعود بدری، ابو حمید، وائل بن حجر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے وقت گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے گویا آپ نے ان کو پکڑ رکھا ہو۔

تو یہ روایات، پہلی روایت کے مخالف ہیں اور ان میں تواتر بھی ہے تو اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے کونسی ناسخ اور کونسی منسوخ ہیں تو حضرت ابو یعفور فرماتے ہیں میں نے حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھتے ہوئے میں نے اپنے ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے انہوں نے فرمایا بیٹا! ہم اسی طرح کرتے تھے تو ہمیں حکم دیا گیا کہ ہتھیلیوں کو گھٹنوں کے اوپر رکھیں ——— اس سے معلوم ہوا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

قیاس سے بھی اسی مسلک کی تائید ہوتی ہے کیونکہ تطبیق میں ہاتھوں کو ملایا جاتا ہے جب کہ ہم دیکھتے کہ رکوع اور سجدے میں اعضاء کو ایک دوسرے سے دُور رکھنے کا حکم ہے اس طرح حالت قیام میں بھی پاؤں کے درمیان فاصلہ ہونا چاہئے تو معلوم ہوا کہ رکوع میں گھٹنوں پر انگلیوں کو کشادہ کر کے رکھا جائے۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۴۹ ——— رکوع اور سجدے کی کم از کم مقدار

ایک گروہ کے نزدیک رکوع کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ تین بار" سبحان ربی العظیم " پڑھا جائے اسی طرح سجدہ اتنا ہو کہ اس میں کم از کم تین بار" سبحان ربی الاعلی " پڑھا جا سکے۔

ان کی دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع میں تین بار " سبحان ربی العظیم " کہہ دے تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ کم از کم ہے اور جب سجدہ میں تین بار " سبحان ربی الاعلی " کہہ دے تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ بھی کم از کم ہے۔

دوسرے گروہ کے نزدیک رکوع کی مقدار یہ ہے کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ سجدے کا بھی یہی حکم ہے۔ ایک شخص کو نماز لوٹانے کا حکم دیتے ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

آپ نے فرمایا "پھر رکوع کرو یہاں تک مطمئن ہو جاؤ اس کے بعد کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے پھر بیٹھو حتیٰ کہ مطمئن ہو جاؤ جب ایسا کرو گے تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی۔

دونوں حدیثوں پر عمل اس طرح ہو سکتا ہے کہ جو کچھ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے وہ تکمیل نماز کے لیے ہے اور جو کچھ پہلی روایات میں بیان ہوا وہ باعث فضیلت ہے۔ علاوہ ازیں پہلی حدیث منقطع ہونے کی وجہ سے دوسری حدیث کے برابر بھی نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۵۰ ——— رکوع اور سجدے میں کیا پڑھا جائے۔

رکوع اور سجدے میں کیا پڑھا جائے! اس ضمن میں تین مسلک ہیں۔ پہلا یہ کہ رکوع اور سجدے میں نمازی جو دعا چاہے پڑھ سکتا ہے اس بات کے قائلین حضرت علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن عباس، عائشہ صدیقہ، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کرتے ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رکوع اور سجدے میں مختلف دعاؤں کے پڑھنے کا ذکر ہے۔

marfat.com

دوسرا مسلک یہ ہے کہ رکوع میں صرف " سبحان ربی العظیم " پڑھا جائے البتہ سجدے میں خوب دعا مانگیں ان کا استدلال حضرت علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات سے ہے جس سے پہلے مسلک کے قائلین نے استدلال کیا۔ ان کے نزدیک آیت کریمہ " فسبح باسم ربك العظيم " رکوع کی دعاؤں کے لیے ناسخ ہے جب کہ سجدے میں جو دعا چاہیں مانگ سکتے ہیں
تیسرا مسلک یہ ہے کہ رکوع میں صرف " سبحان ربی العظیم " اور سجدے میں " سبحان ربی الاعلیٰ " پڑھا جائے۔ وہ کہتے ہیں جن احادیث میں دعاؤں کا ذکر ہے وہ منسوخ ہو چکی ہیں کیونکہ جب آیت کریمہ " فسبح باسم ربك العظيم " نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے رکوع میں کر لو اور جب آیت کریمہ " سبح اسم ربك الا علیٰ " نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اسے اپنے سجدے میں کر لو۔ حضرت عامر جہنی اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے ایک رات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے رکوع اور سجدے میں یہی کلمات پڑھے۔ احناف کا یہی مسلک ہے
قیاس سے بھی اسی مسلک کو تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ نماز کے آغاز میں اور ارکان کی تبدیلی کے وقت تکبیر کہی جاتی ہے اور وہ ذکر خداوندی ہے قعدے میں تشہد پڑھی جاتی ہے اور یہ بھی ذکر ہے اور جب ان میں کمی زیادتی نہیں کی جاتی تو رکوع اور سجدے کی تسبیحات بھی ذکر خداوندی ہیں لہٰذا وہی الفاظ پڑھے جائیں جو ان سے مخصوص ہیں البتہ تشہد سے فارغ ہو کر جو دعا چاہیں مانگ سکتے ہیں۔

باب ۵۱ ——— کیا امام ربنا ولك الحمد بھی کہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک امام " سمع الله لمن حمده " اور مقتدی " ربنا ولك الحمد " کہیں۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز سکھائی تو فرمایا جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو وہ رکوع کرے تو تم بھی کرو وہ سجدہ کرے تو تم بھی کرو جب وہ " سمع الله لمن حمده " کہے تو تم " اللهم ربنا ولك الحمد " کہو الخ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک امام بھی " ربنا ولك الحمد " کہے، امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں وہ کہتے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے کہ مقتدی " ربنا ولك الحمد " کہے، تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے اس کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی تو امام کے لیے کیوں ثابت ہو گی۔ نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ ثابت ہے اس سلسلے میں حضرت علی بن ابی طالب، ابن عباس، ابن ابی اوفیٰ اور ابو سعید خدری، رضی اللہ عنہم سے روایات آئی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے۔
امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ نماز میں امام اور تنہا نماز پڑھنے والے کا حکم ایک جیسا ہے تو جب منفرد " ربنا ولك الحمد " کہتا ہے۔ تو امام کو بھی یہ کلمات کہنے چاہیں۔

باب ۵۲ ——— فجر اور دوسری نمازوں میں قنوت پڑھنا

نماز فجر میں قنوت پڑھا جائے یا نہ! اس سلسلے میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ فجر کی نماز میں قنوت ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھا جائے گا۔ پہلا گروہ دو جماعتوں میں منقسم ہے بعض کے نزدیک رکوع سے پہلے قنوت پڑھا جائے اور کچھ کے نزدیک رکوع کے بعد پڑھیں۔ پہلے گروہ نے حضرت ابو ہریرہ عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، براء بن عازب، عبد اللہ بن مسعود خفاف ابن ایماء اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں مکہ مکرمہ

marfat.com

میں محبوس مسلمان قیدیوں کی رہائی کی دعا مانگتے اور کفار کے چند قبیلوں کے لیے بددعا کرتے ان روایات میں سے بعض میں ہے کہ آپ نے تیس دن ایسا کیا، بعض میں بیس دن کا ذکر ہے کسی روایت میں ہے کہ آیت کریمہ " او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظلمون " نازل ہونے پر آپ نے اسے چھوڑ دیا ایک روایت کے مطابق جب قیدیوں کو رہائی مل گئی تو آپ نے نماز فجر میں قنوت ترک کر دیا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب تک میں آپ کے ساتھ رہا آپ قنوت پڑھتے رہے۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک نماز فجر میں قنوت پڑھا جاتا تھا لیکن بعد میں منسوخ ہو گیا وہ ایک خاص موقعہ کے لیے تھا نہ اس سے پہلے پڑھا گیا اور نہ ہی بعد میں۔

وہ فرماتے ہیں قنوت کی روایت کرنے والے راویوں میں ایک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں وہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے ایک مہینہ قنوت پڑھا نہ اس سے پہلے پڑھا اور نہ ہی بعد میں ـــــ بلکہ جب عصیہ اور ذکوان قبیلوں پر غلبہ حاصل ہو گیا تو آپ نے قنوت چھوڑ دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی قنوت کی روایت کی ہے لیکن آپ ہی بتاتے ہیں کہ (مندرجہ بالا) آیت کریمہ کے نزول پر یہ حکم منسوخ ہو گیا، بلکہ آپ قنوت پڑھنے والوں کا انکار کرتے اور لاعلمی کا اظہار فرماتے ہیں۔

عبدالرحمن بن ابی بکر اور خفاف بن ایماء بھی قنوت کے راویوں میں سے ہیں لیکن ان کے نزدیک بھی نزول آیت کریمہ پر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے فجر اور مغرب میں قنوت مروی ہے لیکن جب مخالفین کا مغرب میں قنوت کے نسخ پر اجماع ہے تو فجر میں بھی منسوخ ہو گیا، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دونوں طرح کی روایات مروی ہیں لہذا ان کی روایت سے استدلال نہیں ہو سکتا اگر کہا جائے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نماز فجر میں قنوت پڑھتے تھے تو جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے انہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا علم ہو لیکن آیت کریمہ کا علم نہ ہو سکا ہو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حالت جنگ میں بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت ابو درداء اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم بھی اس کا انکار کرتے ہیں قیاس بھی اسی مذہب کی تائید کرتا ہے کیونکہ ظہر و عصر سب کے نزدیک قنوت نہیں وتروں میں اکثر فقہاء کے نزدیک پورا سال قنوت ہے فجر اور مغرب میں لڑائی نہ ہونے کی حالت میں قنوت نہیں تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جنگ کی حالت میں بھی ان نمازوں میں قنوت نہ ہو۔

باب ۵۳ ـــ سجدے میں پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے

بعض حضرات کے نزدیک سجدے میں پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھے جائیں ان کی دلیل حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) کی روایات ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہی تھا اور آپ نے اسی بات کا حکم فرمایا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھے جائیں ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایات ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متضاد روایات مروی ہیں لہذا ان کا اعتبار ساقط ہو گیا اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت کو ترجیح حاصل ہو گی کیونکہ ان سے مروی روایت میں اختلاف نہیں۔

marfat.com

پھر قیاس سے بھی دوسرے مسلک کو تقویت و تائید حاصل ہوتی ہے وہ یوں کہ اعضائے سجدہ سات ہیں لہذا جن اعضاء کے رکھنے میں اتفاق ہے ان پر ہاتھ اور گھٹنوں کے رکھنے کو قیاس کر لیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بعد سر کو زمین پر رکھا جاتا ہے اور اُٹھتے وقت پہلے سر اُٹھایا جاتا ہے پھر ہاتھ اور اس کے بعد گھٹنے اُٹھائے جاتے ہیں اس پر سب کا اتفاق ہے لہذا رکھنے میں اس کے اُلٹ ترتیب ہوگی یعنی پہلے گھٹنے اس کے بعد ہاتھ اور اس کے بعد سر رکھا جائے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۴ —— سجدے میں ہاتھ کہاں رکھے جائیں

سجدے میں ہاتھ کہاں رکھے جائیں؟ اس ضمن میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ ہاتھ کاندھوں کے برابر رکھے جائیں حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ناک اور پیشانی رکھتے بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر رکھتے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ شامل ہیں کے نزدیک ہاتھ کانوں کے برابر رکھے جائیں ان کی دلیل حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھتے تھے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں دونوں گروہوں کے مسلک کی بنیاد تکبیر میں ہاتھوں کا اُٹھانا ہے۔

جن کے نزدیک کانوں تک ہاتھ اُٹھائے جائیں وہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنے کے قائل ہیں اور جو حضرات تکبیر میں ہاتھوں کو کاندھوں تک اُٹھانے کا قول کرتے ہیں ان کے نزدیک سجدے میں ہاتھ کاندھوں کے برابر ہونے چاہئیں اور چونکہ تکبیر کے وقت کانوں تک ہاتھ اُٹھانے کا قول ثابت ہو چکا ہے لہذا سجدے میں ہاتھوں کا کانوں کے برابر ہونا ثابت ہوگا۔

باب ۵۵ —— نماز میں بیٹھنے کا طریقہ کیا ہے

نماز میں کیسے بیٹھا جائے؟ اس ضمن میں تین قول ہیں۔

۱۔ تمام نماز میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرد اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرے بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کرے اور زمین پر بیٹھے۔

۲۔ آخری قعدہ میں اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے قول کے قائلین کا خیال ہے لیکن پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر بیٹھے۔

۳۔ دونوں قعدوں میں دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پاؤں پر بیٹھے۔

پہلا گروہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کرتا ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بائیں پاؤں کو بچھاؤ۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمانا کہ یہ نماز کی سنت ہے اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے افعال پر بھی سُنت کا اطلاق ہوتا ہے۔ نیز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں زمین پر بیٹھنے کا ذکر نہیں، جب کہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کا طریقہ یوں بیان کیا ہے کہ آپ پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر اور آخری قعدہ میں سرین کی بائیں جانب پر بیٹھتے۔

marfat.com

تیسرے گروہ کا استدلال حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے۔

جہاں تک ابو حمید رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے۔

تو محدثین اس قسم کی حدیث سے استدلال نہیں کرتے کیوں کہ وہ محمد بن عمرو سے غیر متصل مروی ہے کیونکہ اس میں ہے کہ وہ ابو حمید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے حالانکہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اس سے ایک عرصہ پہلے انتقال فرما چکے تھے کیونکہ وہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ شہید ہوئے اور آپ نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی، اور حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے جو متصل روایت مروی ہے وہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے۔ لہذا یہ تیسرا قول ثابت ہوا حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۵۶ ——— نماز میں تشہد کی کیفیت

تشہد کے الفاظ میں اختلاف ہے کیونکہ اس ضمن میں مختلف قسم کے الفاظ مروی ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منبر پر تشریف فرما ہو کر صحابہ کرام کو یوں تشہد سکھایا: التحیات للہ الزاکیات للہ الصلوٰت للہ السلام علیك ایها النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الخ

چنانچہ بعض حضرات کے نزدیک اسی پر عمل ہے کیونکہ مہاجرین وانصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ سکھائے لیکن کسی نے انکار نہیں کیا۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اگر یہ بات ہوتی جو تم نے کہی ہے تو کوئی صحابی بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ تشہد کے خلاف تشہد نقل نہ کرتا۔ حالانکہ اس کے خلاف متعدد صحابہ کرام کا قول و فعل منقول ہے اور ان میں سے اکثر نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو یوں کہتے "السلام علی اللہ السلام علی جبریل، السلام علی میکائیل" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا السلام علی اللہ نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہو "التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیك ایها النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (آخر تک) ——— حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس تشہد کے بارے میں فرماتے ہیں میں نے (یہ) تشہد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حاصل کیا آپ نے مجھے یہ (تشہد) ایک ایک کلمہ کر کے سکھایا ———

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہو کر ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے جس طرح تم بچوں کو کتاب سکھاتے ہو پھر اس تشہد ابن مسعود کا ذکر کیا۔ حضرت ابن عباس، ابن زبیر، ابو موسیٰ اشعری اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے تشہد کے خلاف مروی ہے۔

البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات میں المبارکات کا لفظ زائد ہے۔

محدثین کے نزدیک حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے راوی ابو الزبیر حدیث ابن مسعود کے راویوں اعمش، منصور اور مغیرہ کے برابر نہیں اور نہ ہی وہ (ابو الزبیر) حدیث ابی موسیٰ کے راوی ابو قتادہ اور حدیث ابن عمر کے راوی ابو بشر کے برابر ہیں۔

اور اگر بعض حضرات کے بقول الفاظ کی زیادتی کے باعث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو اولیٰ قرار دیا جائے تو ابن زبیر

marfat.com

رضی اللہ عنہا کی روایت میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا اضافہ ہے۔ لہذا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سند کی صحت کے اعتبار سے زیادہ ثا
ہے امام طحاوی فرماتے ہیں اگر دیگر صحابہ کرام کی روایات معنی کے اعتبار سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے برابر بھی ہو جائیں تب بھی یہ اولی
کیونکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ تشہد اپنی طرف سے نہیں پڑھا جا سکتا بلکہ جو الفاظ مروی ہیں وہی پڑھے جائیں اور جو کچھ حضرت ابن مسعود رضی
عنہ سے مروی ہے اس پر سب کا اتفاق ہے اور دیگر صحابہ کرام کی روایات میں اضافہ ہے اور پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے الفاظ مبارکہ کا اتنا خیال فرماتے تھے کہ اپنے شاگردوں سے اس پر قسم لیتے تو ثابت ہوا کہ تشہد ابن مسعود پر ہی عمل زیادہ بہتر
امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۵۷ ــــــ نماز میں سلام کا طریقہ

ایک جماعت کے نزدیک نماز کے آخر میں صرف ایک سلام سامنے کی طرف پھیرا جائے ان حضرات کی دلیل حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت
ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں صرف ایک سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم" کے الفاظ فرماتے تھے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک دائیں اور بائیں دونوں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے سلام پھیرا جائے۔ وہ کہتے ہیں پہلے گرو
نے جو حدیث پیش کی ہے وہ حضرت مصعب بن ثابت راوی سے صرف محمد بن عبد العزیز دراوردی نے روایت کی ہے جب کہ حضرت
مصعب بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے دیگر حضرات اس کی مخالفت کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مبارک اور حضرت
محمد بن عمرو نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ور
کہتے ہوئے دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے رخ انور کی سفیدی ادھر سے بھی اور ادھر سے بھی نظر آتی۔ او
حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ ضبط وحفظ کے لحاظ سے بلند مقام کے مالک ہیں نیز حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی موافقت
فرمائی ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت ابوموسیٰ، ابن مسعود، عمار بن یاسر، عبد اللہ بن عمر، جابر بن سمرہ، براء بن عازب، وائل بن حجر،
ابومالک اشعری، طلق بن علی، اوس بن اوس (یا اوس بن ابی اوس) رضی اللہ عنہم سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ کرام کا عمل اسی طر
منقول ہے اگر کوئی شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک سلام کی روایت پیش کرے تو اسے جواب دیا جائے گا کہ یہ حدیث آپ پر
موقوف ہے مرفوع نہیں، اگر مخالف، حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرے جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ایک سلام کا
ذکر ہے تو جواباً کہا جائے گا کہ کوفیوں کی ایک جماعت نماز جنازہ میں ایک ہلکا سا سلام پھیرتی ہے اور باقی نمازوں میں وہ دونوں طرف
سلام پھیرتے ہیں لہذا دونوں حدیثوں پر اس طرح عمل ہوگا کہ جہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دونوں طرف سلام مذکور ہے وہاں عام نمازیں
مراد ہیں اور جہاں ایک سلام کا ذکر ہے اس سے نماز جنازہ مراد ہوگا۔

لہذا جمہور کا مسلک یہی ہے کہ دونوں طرف سلام پھیرا جائے صحابہ کرام کا یہی عمل تھا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد
رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۸ ــــــ نماز میں سلام فرض ہے یا سنت؟

نماز میں سلام کی کیا حیثیت ہے فرض ہے یا سنت؟ اس سلسلے میں تین قول ہیں پہلا قول یہ ہے کہ سلام فرض ہے لہذا جو شخص سلام

marfat.com

کے بغیر نماز سے باہر آئے اس کی نماز فاسد ہو جائیگی۔ ان کی دلیل حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی چابی، طہارت ہے اس کا احرام تکبیر اور اس کا حلال (باہر لاتے والا) سلام پھیرنا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ تشہد کی مقدار بیٹھنے سے نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ سلام نہ پھیرے جب کہ تیسرا قول یہ ہے کہ آخری سجدے سے سر اُٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ تشہد نہ پڑھے اور سلام بھی نہ پھیرے۔

دوسرے دو گروہ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یُوں دیتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ جب نمازی آخری سجدے سے سر اُٹھائے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی لہذا معلوم ہوا کہ " احلالها التسليم " کا مطلب وہ نہیں جو پہلے گروہ کی مراد ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ نماز تو پہلے ہی مکمل ہو چکی اب نماز سے باہر آنے کے لیے لفظ سلام استعمال کیا جائے۔

اگر کہا جائے کہ حدیث شریف ہیں " واحرامها التكبير " کے الفاظ بھی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ تکبیر کے بغیر نماز شروع نہیں ہوتی تو سلام کے بارے میں بھی یہی حکم ہونا چاہئے اس کے جواب میں کیا جائے گا کہ ہم دیکھتے کسی کام کو شروع کرنے کے لیے وہی الفاظ استعمال کرنا ضروری ہیں جن کا حکم دیا گیا لیکن اس سے باہر آنے کے لیے مامور بہ اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ بھی اختیار کیا جا سکتا، مثلاً جو عورت عدت گزار رہی ہو اس سے نکاح کرنا منع ہے اور اگر کر لیا تو نافذ نہیں ہوگا اسی طرح جو عورت طہارت کی حالت میں نہ ہو (حائضہ ہو) اسے اس حالت میں طلاق دینا منع ہے لیکن اگر کسی نے اس حالت میں طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اگرچہ وہ گناہ گار ہوگا، یہی صورت نماز کی ہے کہ اس کا آغاز تکبیر کے سوا نہیں ہو سکتا لیکن باہر آنے کے لیے کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے نماز فاسد نہ ہوگی۔

جن لوگوں کے نزدیک آخری سجدے سے سر اُٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی پیش کردہ روایت میں اختلاف ہے کہیں یہ ہے کہ جب وہ آخری سجدے سے سر اٹھائے اور بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہوگی، کہیں اس طرح ہے کہ جب امام نماز مکمل کر کے بیٹھے اور سلام پھیرنے سے پہلے وہ یا ان لوگوں میں کوئی ایک بے وضو ہو جائے جن کے ساتھ وہ نماز مکمل کر رہا ہے تو نماز مکمل ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں اور یہ بھی ہے کہ جب نمازی نماز کے آخر (آخری سجدے) سے سر اُٹھائے اور تشہد پورا کرے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی اسے نہ لوٹائے

ان میں سے پہلی اور تیسری روایت دونوں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں تیسرا گروہ جن کے نزدیک تشہد کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی اور سلام فرض نہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تشہد سکھایا اور فرمایا جب تم نے یہ پڑھ لیا یا اسے پورا کر لیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اگر اُٹھنا چاہو تو اُٹھ جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تشہد سے نماز مکمل ہو جاتی ہے سلام پھیرنا اس کا اعلان ہے۔ اسی طرح کی دیگر روایات بھی مروی ہیں قیاس بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے کیونکہ پہلا قعدہ بھول کر کھڑے ہونے والے شخص کو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا جاتا جب کہ آخری قعدہ بھول کر کھڑا ہو جائے تو سجدے سے پہلے پہلے جب یاد آئے بیٹھ جائے معلوم ہوا یہ فرض و واجب ہے لہذا اس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوگی امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۹ ——— وتر

وتروں کے بارے میں تین قسم کے نظریات ہیں ایک گروہ کے نزدیک وتر صرف ایک رکعت ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر، رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔ دوسرے دونوں

marfat.com

گروہوں کے نزدیک وتر تین رکعتیں ہیں البتہ ان میں سے ایک گروہ انہیں دوبار سلام کے ساتھ مانتا ہے یعنی دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا جائے اور پھر ایک رکعت پڑھی جائے، جب کہ دوسرے گروہ کے نزدیک تینوں رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھی جائیں احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

یہ حضرات پہلے گروہ کے استدلال کا یوں جواب دیتے ہیں کہ "وتر ایک رکعت ہے" کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے سے پہلی جوڑا جوڑا نماز کو وتر (طاق) بنا دیتی ہے یہ مطلب نہیں کہ ایک رکعت نماز ہے کیونکہ حضور علیہ اسلام نے ایسی نماز سے منع فرمایا نیز آپ نے فرمایا نماز دو، دو رکعتیں ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جو شخص چاہے پانچ یا سات رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھے ایک روایت میں تین کا ذکر ہے اور جس سے نہ ہو سکے وہ ایک رکعت کے ساتھ ادا کرے تو ممکن ہے یہ تین وتروں کے حکم سے پہلے کی بات ہو اس وقت انہیں اختیار تھا کہ جیسے چاہیں پڑھیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کا اس کے خلاف پر اجماع ہوگیا تو یہ نسخ کی دلیل ہے۔ حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعتیں پڑھتے اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے اور ان میں قعدہ نہ کرتے اسے ہشام نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن وہ اس میں منفرد ہیں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے جو عام راویوں نے روایت کیا وہ اس کے خلاف ہے لہٰذا اکثر پر اعتماد کیا جائے۔

نیز حضرت عروہ نے ہی حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اس کے خلاف بھی روایت کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعات پڑھتے اور ہر دو دو رکعتوں کے درمیان بیٹھتے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر بناتے ایک روایت میں ان ہی سے تیرہ رکعات کا ذکر ہے پس یہ حدیث مضطرب ہے اور وہ جو حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وتر ایک رکعت ہے تو ان دونوں حضرات سے وتروں کی تین رکعات بھی مروی ہیں لہٰذا تاویل ضروری ہے حضرت سعد، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے تو جن حضرات نے ان سے ایک رکعت نقل کی ہے ان کی اکثریت نے ان سے تین رکعات کی روایت بھی کی ہے۔ وتروں کے تین رکعات ہونے سے متعلق احادیث حد تواتر کو پہنچتی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ انہوں نے نماز فجر سے پہلے اور طلوع آفتاب کے وقت تین رکعات وتر قضا کیے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وتروں کی دو رکعتوں کے بعد سلام اور گفتگو ثابت ہے اور وہ اس کے بعد ایک رکعت پڑھتے تھے لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے دو رکعتوں پر سلام پھیرنے والے کے خلاف مروی ہے حضرت عمر فاروق، انس اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے سلام نہ پھیرنا بھی ثابت ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مدینہ طیبہ کے اکثر علماء و فقہاء نے اس بات پر اجماع کیا کہ وتر تین رکعات ہیں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھرا جائے، قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ جب فرض نماز میں دو رکعتوں پر نہیں بلکہ نماز کے آخر میں سلام پھیرا جاتا ہے تو یہاں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

باب ------ فجر کی سنتوں میں قرأت

بعض حضرات کے نزدیک فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قرأت نہیں جب کہ کچھ حضرات ان میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ ان دونوں گروہوں کی دلیل حضرت جعفر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب موذن صبح کی اذان سے فارغ ہوتا تو آپ (فرض) نماز کے ساتھ کھڑے ہونے سے پہلے دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھتے---- اس سے استدلال کرتے ہوئے بعض نے کہا کہ آپ بالکل قرأت نہیں کرتے تھے اور بعض نے کہا کہ صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے تیسرے گروہ کے نزدیک

marfat.com

فجر کی سنتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کسی دوسری سورت کا پڑھنا ضروری ہے اور اس سلسلے میں حضرت عائشہ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ انس بن مالک اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعتوں میں سورۂ کافرون سورہ اخلاص اور دیگر آیات پڑھتے تھے۔ بلکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں طویل قیام کی فضیلت مروی ہے اور آپ سے فجر کی دو سنتوں کی عظمت بھی منقول ہے تو کیسے ہوسکتا ہے کہ فجر کی دو رکعتوں میں طویل قیام کو ترک کیا جاتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۶۱ ــــــ عصر کے بعد دو رکعتیں

عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں یا نہیں! ایک گروہ کے نزدیک عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عصر کی دو رکعتیں پڑھتے تھے، دوسرا گروہ جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک عصر کے بعد نوافل پڑھنا جائز نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ حضرت عمر فاروق، علی المرتضیٰ، عائشہ صدیقہ، معاذ بن عفراء ابوسعید خدری، عبداللہ بن عمر، معاویہ بن سفیان اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے تو در حقیقت یہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کیونکہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سلسلے میں پوچھا گیا تو انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرمایا حضرت ام سلمہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار بنو تمیم کا وفد آنے کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکے اور انہیں عصر کے بعد قضا کیا لیکن آپ نے دوسروں کو ایسے کرنے سے منع فرما دیا۔

باب ۶۲ ــــــ امام کے ساتھ دو نمازی ہوں تو وہ کہاں کھڑے ہوں

امام کے ساتھ دو نمازی ہوں تو وہ کہاں کھڑے ہوں بعض حضرات کے نزدیک اس کے دائیں بائیں اور بعض کے نزدیک پیچھے کھڑے ہوں۔

جن حضرات کے نزدیک دائیں بائیں کھڑے ہوں ان کی دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرے چچا مقام ہاجرہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے انھوں نے نماز پڑھاتے ہوئے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کیا اور فرمایا جب (کل) تین نمازی ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے۔

دوسرے حضرات، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر دائیں طرف پھیر دیا پھر حضرت جبار ابن صخر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور آپ کی بائیں جانب کھڑے ہوگئے تو آپ نے ہم دونوں کو ہاتھ سے اپنے پیچھے کر دیا حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی یہی عمل تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عمل بھی یہی تھا۔

قیاس کے ذریعے بھی اس دوسرے موقف کو ترجیح حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں ایک نمازی ہو تو وہ امام کی دائیں جانب کھڑا

marfat.com

ہوتا ہے جب کہ دو سے زیادہ نمازی امام کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ دو کے بارے کیا حکم ہوگا۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اور اس سے زائد جماعت ہے۔

وراثت کے سلسلے میں بھی دو کا حکم وہی ہے جو جمع کا ہے مثلاً ماں کی طرف سے بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملتا ہے اور اگر وہ تین ہوں تو تیسرا حصہ ملے گا اسی طرح دو کو بھی تیسرا حصہ ہی ملتا ہے۔

بنا بریں یہاں دو نمازیوں کو جمع پر قیاس کرتے ہوئے امام کے پیچھے کھڑے ہونے کا حکم دیا جاتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۶۳ — نمازِ خوف کا طریقہ

بعض لوگوں کے نزدیک نمازِ خوف ایک رکعت ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر حالت اقامت میں چار، سفر میں دو اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

لیکن جمہور کے نزدیک یہ بات صحیح نہیں کیونکہ قرآن پاک میں ہے "اور جب آپ ان میں تشریف فرما ہوں اور ان کے لیے نماز قائم کریں تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیئے کہ اپنا اسلحہ پکڑے رکھیں جب وہ سجدہ کرلیں تو وہ آپ کے پیچھے سے چلے جائیں اور دوسرا گروہ جس نے نماز نہیں پڑھی جائے۔ پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔

اس آیت کریمہ کے مطابق امام حالت خوف میں دو رکعتیں پڑھے گا اور چونکہ یہ اس حدیث کے خلاف ہے لہٰذا قرآن پاک پر عمل ہوگا اور اس کے مقابل حدیث کو چھوڑ دیا جائے گا۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت مجاہد کے علاوہ جن لوگوں نے روایت کیا نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی اس نص قرآنی کی طرح مروی ہے۔

اور یہ بات محال ہے کہ امام دو رکعتیں پڑھے اور مقتدی ایک رکعت۔ لہٰذا امام اور مقتدی دونوں پر دو دو رکعتیں لازم ہیں حضرت ابن عباس، جابر اور زید رضی اللہ عنہم سے ایک ایک رکعت کی قضا مروی ہے لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق دونوں گروہ ایک ہی وقت نماز شروع نہ کریں۔ قرآن پاک سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر وہ گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی، اسی طرح دوسرا گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھنے کے بعد دوسری رکعت امام سے پہلے نہ پڑھے تاکہ امام سے پہلے مقتدی کا اپنی نماز پورا کرنا لازم نہ آئے اور نہ ہی امام دو مرتبہ ایک نماز ادا کرے کیونکہ دو مرتبہ نماز پڑھنا منسوخ ہو چکا ہے۔

پھر حضرت جابر اور ابوعیاش رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ اگر دشمن قبلہ کی جانب ہو تو دونوں گروہ امام کے ساتھ تکبیر کہیں پھر پہلا گروہ امام کے ساتھ سجدہ کرے اس کے بعد وہ ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ سجدہ کرے اسی طرح کریں حتیٰ کہ اکٹھے سلام پھیریں امام ابویوسف رحمہ اللہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے لیکن طرفین کے نزدیک دونوں گروہ باری باری آئیں۔

باب ۶۴ — حالت جنگ میں سوار کا سواری پر نماز پڑھنا

بعض حضرات کے نزدیک سواری پر نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں اگرچہ وہ ایسی حالت میں ہو کہ سواری سے اتر نہ سکتا ہو۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خندق کے دن عصر کی نماز ادا نہ کر سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔

marfat.com

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک اگر سوار لڑ رہا ہو تو سواری پر نماز نہ پڑھے اور اگر لڑائی میں مصروف نہ ہو اور اترنا بھی ممکن نہ ہو تو سواری پر پڑھ سکتا ہے جہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ خندق کے دن نماز نہ پڑھنے کا تعلق ہے۔ آپ لڑائی میں مصروف ہوں اور یہ عمل ہے جو دوران نماز جائز نہیں اور ہو سکتا ہے ان دنوں سواری کی حالت میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ ہو تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے واضح ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کا نماز چھوڑنا اس بنیاد پر تھا کہ سواری کی حالت میں نماز مباح نہ تھی اور اس سلسلے میں آیت کریمہ "فرجالاً او رکباناً" بعد میں نازل ہوئی اب حالت جنگ میں سواری سے اترنا ممکن نہ ہو تو اشارے سے نماز پڑھنا جائز ہے اس طرح زمین پر ہو لیکن کھڑے ہونے کی صورت میں درندے یا کسی انسان کی طرف سے قتل کا خوف ہو تو بیٹھ کر اشارے سے پڑھ سکتا ہے۔

باب ۶۵ ——— کیا استسقاء کی نماز ہے؟

طلب بارش کے لیے صرف دعا مانگی جائے یا نماز بھی پڑھی جائے اگر نماز پڑھی جائے تو قرأت بلند آواز سے ہو یا آہستہ؟ خطبہ پڑھا جائے یا نہ؟

ایک گروہ جس میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں کے نزدیک استسقاء کے لیے صرف دعا ہے نماز نہیں ان کی دلیل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وہ طویل روایت ہے کہ جمعہ کے دن ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اموال ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ گئے بارش کے لیے دعا کیجئے تو آپ نے دعا فرمائی حتی کہ مسلسل ایک ہفتہ بارش رہی۔ حضرت کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام ابو یوسف اور دیگر فقہاء کرام کے نزدیک استسقاء کے لیے دو رکعتیں نماز پڑھی جائے اور اس میں بلند آواز سے قرأت کی جائے اور عید کی طرح نماز کے بعد خطبہ بھی دیا جائے اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زید، عباد بن تمیم کے چچا، عبد اللہ بن عباس، عائشہ صدیقہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی مختلف روایات میں استسقاء کے لیے نماز، اس میں جہری قرأت، چادر الٹانے اور خطبہ کا ذکر کیا ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں جس طرح مخصوص دنوں میں پڑھی جانے والی نمازوں یعنی جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت ہے نماز استسقاء میں بھی قرأت جہری ہو اور چونکہ عیدین کی طرح استسقاء کا خطبہ ضروری نہیں لہٰذا نماز کے بعد ہو گا۔ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اس میں اگرچہ دعا مانگنے کا ذکر ہے لیکن نماز کی نفی نہیں ہے یوں اس سلسلے میں مروی تمام روایات پر عمل ہو سکتا ہے۔

باب ۶۶ ——— سورج گرہن کی نماز

سورج گرہن کی نماز (نماز کسوف) میں کتنے رکوع ہیں؟ اس سلسلے میں پانچ مذاہب ہیں پہلا یہ کہ ایک رکعت میں دو رکوع ہیں جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

دوسرا یہ کہ ہر رکعت میں چار رکوع ہیں جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ ہر رکعت میں تین رکوع ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا عمل بھی یہی تھا۔

چوتھا مذہب یہ ہے کہ کوئی تعداد مقرر نہیں جب تک سورج روشن نہ ہو جائے رکوع اور سجدہ کرتے رہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

marfat.com

نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

پانچواں مذہب یہ ہے کہ یہ نماز بھی دوسری نمازوں کی طرح ہے۔ ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے ہیں حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس طرح روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمرو، علی المرتضیٰ، سمرہ، ابو بکرہ، نعمان اور مغیرہ رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں عام نمازوں کی طرح دو رکعتیں پڑھ کر دعا و استغفار میں مشغول ہو جائیں حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔

لہٰذا نماز کو طویل کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں مختصر پڑھنا چاہیں تو ایسا بھی کر سکتے ہیں لیکن رکوع و سجود کی تعداد وہی ہے جو عام نمازوں میں ہے۔

مختلف روایات میں جو ایک رکعت میں دو یا تین یا چار رکوع بیان ہوئے ہیں درحقیقت نماز کی طوالت کے باعث ان حضرات پر اصل حقیقت واضح نہ ہو سکی۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ جب تمام فرض اور نفل نمازوں کی ہر رکعت میں ایک رکوع ہے تو یہاں بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے۔

باب ۶۷ ——— نماز کسوف کی قرأت

نماز کسوف میں قرآن پاک بلند آواز سے پڑھا جائے یا آہستہ؟ بعض حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک آہستہ قرأت کی جائے۔

ان کی دلیل حضرت ابن عباس اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی تو ہم نے آپ سے کوئی آواز نہ سنی۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک نماز کسوف میں جہری قرأت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں بلند آواز سے قرأت فرمائی۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ دن کی نمازیں دو قسم کی ہیں بعض وہ ہیں جو ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں مثلاً ظہر و عصر تو ان میں قرأت آہستہ ہوتی ہے اور بعض نمازیں کبھی کبھی ہوتی ہیں جیسے جمعہ اور عیدین کی نمازیں ہیں ان میں جہری قرأت ہے تو نماز کسوف چونکہ کبھی کبھی پائی جاتی ہے لہٰذا اس میں جہری قرأت ہوگی۔

جہاں تک حضرت ابن عباس اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو وہ اپنی جگہ صحیح ہے لیکن ہو سکتا ہے انہوں نے دُور ہونے کی وجہ سے قرأت نہ سنی ہو۔

باب ۶۸ ——— رات اور دن کے نوافل

بعض حضرات کے نزدیک رات ہو یا دن ایک سلام کے ساتھ صرف دو رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ اور شاید یہ مرفوع روایت ہے کہ رات اور دن کی نماز دو رکعتیں ہیں حضرت عمری نے بھی بواسطہ حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک دن کے وقت چار رکعات تک اور رات کو آٹھ رکعات تک نوافل ایک سلام سے پڑھے جا سکتے ہیں دن کے نوافل میں تو تینوں حنفی ائمہ متفق ہیں البتہ رات کے نوافل میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا اختلاف ہے وہ فرماتے ہیں ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے جن میں سے تین وتر اور آٹھ نفل ہوتے زوال شمس کے بعد بھی آپ چار رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھتے تھے جمعہ کے بعد عید الفطر اور عید الاضحی کے بعد بھی چار رکعات ایک سلام کے ساتھ ادا فرمائے۔

جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رات اور دن میں دو دو رکعتوں سے متعلق روایت کا تعلق ہے تو آپ ہی کا عمل دن کی چار رکعات سے متعلق مروی ہے۔

لہذا اس پہلی روایت کا اعتبار نہ رہا اور اس کا فساد ظاہر ہو گیا۔

باب ۶۹ ——— جمعہ کے بعد کی سنتیں

جمعۃ المبارک کی دو فرض، نماز کے بعد سنتوں کی تعداد میں اختلاف ہے بعض حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک چار سنتیں ہیں، بعض فقہاء دو رکعتیں مانتے ہیں اور ایک جماعت جن میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک چھ رکعات ہیں پہلے گروہ کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چار رکعتیں ادا کرے۔ دوسرے حضرات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت پیش کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

تیسرا گروہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی تو آپ نے اس کے بعد پہلے دو اور پھر چار رکعات ادا کیں، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے تو ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے چار رکعات پڑھتے ہوں اور پھر دو رکعتوں کا اضافہ فرمایا البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے چار رکعات پڑھی جائیں پھر دو رکعتیں تاکہ جمعہ کے بعد اس کی مثل نماز نہ پڑھی جائے۔

باب ۷۰ ——— بیٹھ کر نماز شروع کرنے والا کھڑے ہو کر رکوع کر سکتا ہے یا نہیں

بیٹھ کر نوافل پڑھنے والا رکوع اسی حالت میں کرے یا کھڑا ہو کر رکوع میں جا سکتا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک وہ بیٹھ کر ہی رکوع اور سجدہ کرے گا کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز نہیں ان کا استدلال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کھڑے ہو کر نماز شروع فرماتے کبھی بیٹھ کر کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو اسی حالت سے رکوع میں جاتے اور اگر بیٹھ کر شروع فرماتے تو رکوع بھی اسی حالت میں کرتے۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ بیٹھ کر نماز شروع کرنے والا رکوع کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے ان کی دلیل بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر نماز پڑھتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور تقریباً تیس چالیس آیات پڑھ کر رکوع کرتے تو یہ حدیث پہلی روایت کے

marfat.com

خلاف نہیں کیونکہ آپ کا بیٹھنے کی حالت میں رکوع کرنا کھڑے ہو کر رکوع کرنے کے خلاف نہیں اور آپ کا کھڑا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس طرح بھی جائز ہے بنا بریں دوسری روایت اولیٰ ہے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱ ــــــ مساجد میں نوافل ادا کرنا

بعض حضرات کے نزدیک مساجد میں نوافل ادا کرنا صحیح نہیں صرف وہی نماز مسجد میں پڑھی جائے جس کی ادائیگی لازم ہے مثلاً ظہر یا مغرب کے بعد کی دو رکعتیں (سنتیں)، تحیۃ المسجد کی نماز ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مسجد میں نوافل پڑھتے دیکھ کر فرمایا لوگو! یہ نماز گھر میں پڑھی جائے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ مجھے یہ نماز مسجد کی نسبت گھر میں پڑھنا زیادہ پسند ہے۔

دوسری جماعت جن میں امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک مسجد میں بھی نوافل پڑھنا اچھا ہے البتہ گھر میں افضل ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ٹھہرا تو آپ نے عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں نوافل ادا کئے یہاں تک کہ مسجد میں کوئی نہ رہا۔ لہٰذا مسجد میں بھی نوافل پڑھے جا سکتے ہیں لیکن گھر میں افضل ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا آدمی کی غیر فرض نماز گھر میں بہتر ہے، اس طرح دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو جائے گا۔

باب ۲ ــــــ وتروں کے بعد نفل پڑھنا

ایک جماعت کے نزدیک وتر ادا کرنے کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے تھے پھر درمیان شب پڑھنے لگے اور آخر میں رات کے آخری حصے میں وتروں کی ادائیگی مستقل ہو گئی اور یہ طلوع فجر کے قریب کا وقت ہے۔

بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت عثمان، ابو بکر صدیق، علی المرتضیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مسلک ہے اور حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جو شخص رات کو وتر پڑھے پھر نفل پڑھنا چاہیئے تو وتر دوبارہ پڑھے۔

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک وتر پڑھنے کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

حضرت انس، ابو امامہ اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مفہوم کی روایات مروی ہیں۔ جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کا تعلق ہے تو وہ بھی اپنی جگہ صحیح ہیں لیکن رات کے آخر میں وتر پڑھنے سے یہ کیسے لازم آتا ہے کہ اس کے بعد نفل نہیں پڑھے جا سکتے اور دوسری بات یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو وتر نہیں لہٰذا نفل پڑھنے کے بعد دوبارہ وتر پڑھنے والی بات صحیح نہ ہوئی اگر کہا جائے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں وتروں کے بعد جن دو رکعتوں کا ذکر ہے ہو سکتا ہے وہ صبح کی دو رکعات ہوں تو جواباً کہا جائے گا کہ یہ بات دو وجہ سے صحیح نہیں ایک یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور علیہ السلام کی رات کی نماز سے متعلق سوال ہوا تھا آپ نے اس کا جواب دیا دوسری وجہ یہ کہ وہ رکعتیں آپ نے بیٹھ کر ادا کیں جب کہ صبح کی دو رکعتیں بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں جہاں تک دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد رکعات کے طاق نہ رہنے کا تعلق ہے تو اس کا جواب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں دیا گیا ہے کہ اگر میں تین اونٹ ذبح کروں پھر دو ذبح کروں تو کیا یہ طاق نہیں رہیں گے۔ حضرت ابن عباس، عائذ بن عمرو، عمار، ابو ہریرہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک بھی وتروں کے بعد نوافل پڑھنے سے وتر نہیں ٹوٹتے۔

marfat.com

باب ۳ — شبینہ نماز کی قرأت

رات کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی جائے یا آہستہ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک آواز بلند کرنا ضروری ہے وہ حضرت ابن عباس اور حضرت ام ہانی (رضی اللہ عنہم) کی روایات سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ رات کو نماز پڑھتے تو گھر سے باہر آواز آتی۔

دوسرے حضرات جن میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دونوں طرح صحیح ہے چاہے بلند آواز سے قرأت کرے چاہے آہستہ، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی قرأت میں کبھی آواز بلند کرتے اور کبھی آہستہ پڑھتے تو یہ حدیث جامع ہے اس سے حضرت ابن عباس اور ام ہانی (رضی اللہ عنہم) کی روایت کا رد نہیں ہوتا بلکہ دونوں پر عمل ہوتا ہے۔

باب ۴ — ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کرنا

ایک جماعت کے نزدیک ایک رکعت میں صرف ایک سورت پڑھنا جائز ہے۔ اس سے زائد نہیں ان کا استدلال حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جس نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ہر سورت کے لیے ایک رکعت ہے اسی طرح کی ایک روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

دوسری جماعت جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں کیونکہ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں پورا قرآن پاک پڑھتے تھے نیز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس میں طویل قرأت ہو، حضرت ابن عمر مغرب کی ایک رکعت میں دو سورتیں جمع فرماتے تھے دیگر صحابہ کرام سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ لہٰذا روایات کے تواتر اور صحتِ سند کے اعتبار سے اس مفہوم کی روایات کو ترجیح حاصل ہے۔

نیز قیاس بھی اس کا موید ہے اور وہ اس طرح کہ جب سورۂ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت ملائی جاتی ہے تو وہاں بھی دو سورتیں جمع ہو جاتی ہیں حالانکہ اسے مخالف فریق بھی جائز جانتا ہے۔

باب ۵ — قیام رمضان گھر میں افضل ہے یا باجماعت

رمضان المبارک کی راتوں میں نوافل امام کے ساتھ پڑھنا افضل ہے یا تنہا گھر میں؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ ایک جماعت کے نزدیک امام کے ساتھ قیام افضل ہے ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھ کر گھر لوٹے اس کے لیے باقی رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک امام کے ساتھ نماز پڑھنے کی بجائے گھر میں پڑھنا افضل ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز کے علاوہ انسان کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رمضان المبارک میں نوافل امام کے پیچھے نہیں پڑھتے تھے اسی طرح کئی دیگر صحابہ کرام بھی الگ نماز پڑھتے تھے۔

دونوں قسم کی روایات میں تطبیق یوں ہوگی کہ گھر میں پڑھنا افضل ہے لیکن مسجد میں پڑھنے سے باقی رات بھی عبادت میں لکھی جاتی ہے

marfat.com

امام طحاوی فرماتے ہیں ان آثار وروایات سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں نوافل تنہا گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

نوٹ۔ حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس نماز سے تہجد کی نماز مراد ہے حضرت امام نووی اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے ارشاد گرامی کہ آدمی کی گھر میں (پڑھی جانے والی) نماز افضل ہے، کے عموم سے وہ نفل نماز خارج ہے جس کے لیے جماعت مشروع ہے اور اسلام کے شعائر میں سے ہے مثلاً عید کی نماز سورج گرہن اور استسقاء کی نماز اور اسی طرح نمازِ تراویح اور تحیۃ المسجد کی نمازیں گھر میں افضل نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسجد، صحرا اور میدانوں میں پڑھی جاتی ہیں۔

باب۶ ــــــ مفصل میں سجدہ ہے یا نہیں

سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں سورہ بروج تک طوال مفصل ہے سورہ بروج سے "لم یکن الذین کفروا" تک اوساط مفصل اور اس کے بعد والناس تک قصار مفصل کہلاتا ہے مفصل میں سجدہ تلاوت ہے یا نہیں اس سلسلے میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ ان سورتوں میں سجدۂ تلاوت نہیں۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ ان سورتوں میں بھی تلاوت کے سجدے ہیں امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم پڑھی گئی تو ہم میں سے کسی نے سجدہ نہ کیا۔ معلوم ہوا کہ اس میں سجدہ نہیں دوسرا گروہ اس روایت کی وضاحت یوں کرتا ہے کہ آپ کا سجدہ نہ کرنا مندرجہ ذیل وجوہ میں سے کسی وجہ سے ہو سکتا ہے۔

(۱) ہو سکتا ہے اس وقت آپ باوضو نہ ہوں۔

(۲) ممکن ہے یہ وہ وقت ہو جب سجدہ کرنا جائز نہیں۔

(۳) شاید اُس وقت سجدہ اختیاری ہو واجب نہ ہو۔

(۴) اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سورت میں سجدہ نہ ہو۔

جب یہ چار احتمالات پائے گئے تو دیکھنا ہوگا کہ کیا آپ نے اس کے علاوہ بھی کبھی مفصل کی سورتیں پڑھتے ہوئے سجدہ نہیں کیا اگر کیا ہے تو پہلے تین احتمالات میں سے کوئی احتمال ہو سکتا ہے چوتھا نہیں تو ہم دیکھتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی تو ہم میں سے ہر شخص نے سجدہ کیا البتہ ایک بوڑھے نے مٹی کی ایک مٹھی اٹھائی اور کہا مجھے یہی کافی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس شخص کو بعد میں حالتِ کفر میں قتل ہوتے دیکھا۔

حضرت ابن عمر، ابو ہریرہ، ابو درداء اور مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، عمار اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مفصل کی سورتوں میں سجدوں کا قول اور عمل مروی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت آخری قرأت ہے۔ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے سال دو مرتبہ آپ کے سامنے قرآن پاک پڑھا لہذا آپ نسخ اور تبدیلی کے بارے میں بہتر جانتے ہیں اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین سال پہلے اسلام لائے تو آپ کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل کا زیادہ علم ہے تو جب یہ حضرات مفصل میں سجدوں کا ذکر کرتے ہیں تو یقیناً مفصل میں آیاتِ سجدہ ہیں۔

marfat.com

باب ــــــ گھر میں نماز پڑھنے کے بعد جماعت کو پانے والا کیا کرے

اگر کوئی شخص گھر میں نماز پڑھ لے پھر مسجد میں آئے اور جماعت کھڑی ہو تو کیا کرے ایک گروہ کے نزدیک وہ جماعت کے ساتھ شامل ہو چاہے کسی وقت کی نماز ہو ان حضرات کی دلیل حضرت محجن دئلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے ظہر یا عصر کی نماز گھر پر ادا کی پھر مسجد میں گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف فرما دیکھا صحابہ کرام آپ کے گرد تھے اس کے بعد نماز کھڑی ہوئی تو میں بیٹھا رہا نماز کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ میں نے عرض کیا مسلمان ہوں آپ نے فرمایا تو کس چیز نے تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا میں نے عرض کیا، میں گھر میں پڑھ چکا تھا آپ نے فرمایا لوگوں کے ساتھ پڑھو اگرچہ گھر میں پڑھ چکے ہو۔ حضرت ابو ذر اور یزید بن اسود سوائی رضی اللہ عنہما سے بھی اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک، فجر، عصر اور مغرب کی نماز کے علاوہ نمازیں امام کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہیں ان حضرات کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع شمس تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع کرنا ہے اور چونکہ بعد میں جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز نفل ہوئی اور نفل طاق رکعتیں نہیں ہوتے لہٰذا مغرب کے بعد بھی جماعت میں شامل ہونا جائز نہیں تو گویا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر اور عصر کے بعد نوافل پڑھنے سے ممانعت پہلی روایت کے لیے ناسخ ہے۔ حضرت ام سلمہ کے غلام نافع بن اجبل رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں مغرب کی نماز کے لیے مسجد میں جاتا تو کچھ لوگوں کو مسجد کے آخر میں بیٹھے ہوئے دیکھتا وہ صحابہ کرام گھر میں مغرب کی نماز ادا کرتے پھر مسجد میں جماعت میں شریک نہ ہوتے۔

باب ــــــ خطبۂ جمعہ کے وقت نماز پڑھنا

جو شخص مسجد میں اس وقت آئے جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو کیا وہ دو رکعتیں پڑھ سکتا ہے؟

اس مسئلے میں دو موقف ہیں ایک یہ کہ وہ دو مختصر رکعتیں پڑھے۔ جب کہ دوسرا موقف اس کے خلاف ہے۔

پہلا گروہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتا ہے کہ حضرت سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے تو رسول کریم نبی اللہ علیہ وسلم منبر پر (خطبہ دے رہے) تھے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے آپ نے فرمایا تم نے دو رکعتیں پڑھی ہیں عرض کیا نہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا اُٹھ کر دو رکعتیں پڑھو۔ یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مختلف طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اس مفہوم کی روایت مروی ہے۔

دوسرے گروہ کی دلیل وہ متواتر روایات ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن خطبۂ امام کے دوران اپنے ساتھی سے کہا خاموش رہو تو اس نے لغو کام کیا۔ جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کا تعلق ہے تو یہ اس وقت کی بات جب نماز میں گفتگو کرنا جائز تھا پھر جب نماز میں گفتگو کی ممانعت ہو گئی تو خطبہ میں بھی کلام کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔ قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہو کیونکہ یہ بات متفق علیہ ہے کہ جو شخص پہلے سے مسجد میں ہو وہ خطبہ کے دوران نماز نہیں پڑھ سکتا تو باہر سے آنے والے کا بھی یہی حکم ہوگا۔

اگر کہا جائے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے

marfat.com

پہلے دو رکعتیں پڑھے، تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ یہ اس وقت کے بارے میں ہے جب نماز پڑھنا جائز ہو یہی وجہ ہے کہ جو شخص طلوع آفتاب کے وقت، دوپہر کو یا غروب شمس کے وقت مسجد میں آئے اس کے لیے دو رکعتیں پڑھنا جائز نہیں۔ احناف بھی اسی دوسرے مسلک کے قائل ہیں۔

باب۹ ——— فجر کی جماعت کھڑی ہو تو سنتوں کا کیا حکم ہے

جب کوئی شخص مسجد میں آئے اور فجر کی جماعت کھڑی ہو تو کیا وہ سنتیں پڑھ سکتا ہے؟ ایک گروہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز جائز نہیں، نیز ان کا استدلال اس روایت سے بھی ہے کہ فجر کی جماعت کھڑی ہوئی تو ایک شخص فجر کی دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو تین بار فرمایا کیا تم چار رکعتیں پڑھتے ہو۔ علاوہ ازیں ایک شخص آیا اور اس نے جماعت کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر جماعت میں شامل ہوا سلام پھیرنے کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں! کیا اسے نماز شمار کرتے ہو جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے یا اسے جو تنہا ادا کی ہے۔

دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے سنتیں ادا نہ کی ہوں اور وہ سمجھتا ہو کہ سنتیں ادا کر کے بھی جماعت میں شریک ہو سکوں گا تو وہ پہلے سنتیں پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور امام نماز پڑھا رہا تھا تو آپ نے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) ادا فرمائیں دیگر صحابہ کرام سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت پیش کی ہے وہ ان کا اپنا قول ہے مرفوع حدیث نہیں دیگر روایات میں جو ممانعت ہے وہ جماعت کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے سے متعلق ہے اگر مسجد کے بالکل آخر میں یا کسی کونے میں پڑھنے کے بعد جماعت میں شامل ہو تو کوئی حرج نہیں علاوہ ازیں فجر کی سنتوں کی بہت زیادہ تاکید وارد ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی دوسرا مسلک ہے۔

باب۱۰ ——— ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

اگر کسی شخص کے پاس دو کپڑے ہوں تو کیا وہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے اور اس کی نماز جائز ہوگی یا نہیں۔ اور اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اسے کیسے پہنا جائے ——

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں پہلا مذہب یہ ہے کہ دو کپڑوں کی موجودگی میں صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر کسی کو دوسرا کپڑا میسر نہ ہو تو ایک کو اپنے اوپر لپیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اسے بطور تہبند استعمال کیا جائے۔

ان حضرات کا استدلال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ نے ایک شخص کو کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تو اس کے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا تم میں سے کوئی شخص کپڑا لپیٹ کر نماز نہ پڑھے اور یہودیوں سے مشابہت کا اختیار نہ کرو اگر کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اسے تہبند کے طور پر استعمال کرے۔ تو اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مروی ہے۔

دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج

marfat.com

نہیں چاہے دوسرے کپڑے پر قادر بھی ہو۔ ایک شخص نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے آپ نے فرمایا کیا ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہوتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (بعض اوقات) ایک سے زائد کپڑوں کی موجودگی میں صرف ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے تھے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ جہاں تک ایک کپڑے کو پہننے کے طریقے کا تعلق ہے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھوں پر کچھ نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل بھی اسی صورت میں مروی ہے اور اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں۔ البتہ کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو ازار بھی باندھی جا سکتی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کپڑا کشادہ ہو تو اسے کاندھوں پر ڈالو اور تنگ ہو تو ازار باندھ کر نماز پڑھو۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے اور اسے تہبند، باندھنے کی بجائے اس کے کناروں کو کاندھوں پر دائیں بائیں کر کے ڈالا جائے۔

باب ۸۱ —— اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

بعض حضرات کے نزدیک اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ کچھ حضرات نے شدت اختیار کرتے ہوئے اسے فاسد قرار دیا ہے ان کی دلیل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں پوچھا کیا میں ان کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا نہیں (ضروری نہیں)، پوچھا کیا اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں فرمایا نہیں عرض کیا ان کا گوشت استعمال کرنے کے بعد وضو کرنا ہوگا فرمایا ہاں۔ اس مضمون کی دیگر روایات بھی مروی ہیں۔

دوسرے گروہ کے نزدیک اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے البتہ اجتناب بہتر ہے وہ کہتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے منع کرنا اس لیے نہیں کہ وہ جگہ ناپاک ہے ورنہ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز جائز ہوگی اور ناپاک جگہ کوئی بھی ہو وہاں نماز پڑھنا جائز نہیں اس میں اونٹوں کے باڑے کی تخصیص نہیں ممانعت کی وجہ یا تو یہ ہے کہ اونٹوں کے مالک عام طور پر ان کی آڑ میں پیشاب کرتے ہیں لہذا انہیں جگہ کے ناپاک ہونے کا خدشہ ہوتا ہے، جیسا کہ حضرت شریک کی روایت میں ہے یا اس لیے منع کیا گیا کہ اونٹ وحشی جانور ہے لہذا نقصان کا خطرہ ہوتا ہے جیسے حضرت یحییٰ بن آدم کی روایت میں ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھتے تھے گویا مطلقاً ممانعت نہیں۔ قیاس بھی اسی دوسرے موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ گوشت اور پیشاب کے اعتبار سے اونٹ اور بکری کا حکم ایک ہے اور جب بکریوں کے باڑے میں نماز جائز ہے تو اونٹوں کے باڑے میں بھی جائز ہوگی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

باب ۸۲ —— عید کی نماز دوسرے دن پڑھنا

بعض حضرات جن میں حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک اگر عید کے دن نماز عید رہ جائے تو دوسرے دن پڑھی جائے جبکہ دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ دوسرے دن یہ نماز نہ پڑھی جائے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے امام ابویوسف رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عید کا چاند نظر آیا دوسرے دن زوال آفتاب کے بعد چاند

marfat.com

دیکھنے کی اطلاع ملی تو آپ نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور دوسرے دن عید گاہ میں جا کر ان کو نماز پڑھائی۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ یہ حدیث جو تم نے پیش کی ہے حفاظ حدیث نے حضرت ہشیم (راوی) سے روایت کرتے ہوئے نماز پڑھنے کا ذکر نہیں کیا حضرت یحییٰ بن حسان اور سعید بن منصور حضرت ہشیم کے الفاظ کو زیادہ یاد رکھنے والے ہیں وہ نماز پڑھنے کے الفاظ ذکر نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ عید گاہ کی طرف جانا محض دعا اور شوکت اسلام کے اظہار کے لیے تھا چنانچہ اسی مقصد کے لیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حیض والی عورتوں کو بھی عید گاہ کی طرف نکلنے کا حکم دیتے تھے حالانکہ وہ نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

تو جب حدیث پاک سے اس اختلاف کا فیصلہ نہ ہوا تو قیاس کی طرف رجوع کیا گیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ نمازیں دو طرح کی ہیں ایک وہ جو اپنے وقت سے رہ جائیں تو اسی دن ان کو قضا کیا جا سکتا ہے مثلاً پانچ اوقات کی نمازیں ہیں، ایسی نمازیں دوسرے دن بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور بعض ایسی نمازیں ہیں جو اپنے وقت سے رہ جائیں تو اس دن کے باقی کسی حصے میں انہیں نہیں پڑھ سکتے لہذا یہ نمازیں دوسرے دن بھی پڑھنا جائز نہیں مثلاً جمعۃ المبارک کی نماز ہے — جب عید کی نماز کو دیکھا تو وہ دوسری قسم کی نمازوں کے مشابہ ہے لہذا اگر پہلے دن نہ پڑھ سکیں تو دوسرے دن بھی نہیں پڑھیں گے۔

باب ۸۳ —— کعبہ شریف میں نماز پڑھنا

کعبہ شریف کی عمارت میں نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اس ضمن میں دو مذہب ہیں ایک جماعت کے نزدیک ناجائز ہے ان کی دلیل حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقعہ پر) بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کے تمام کناروں میں دعا مانگی لیکن اس میں نماز نہیں پڑھی باہر تشریف لائے تو فرمایا یہ قبلہ ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ انہوں نے متعدد روایات سے ثابت کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم کے ہمراہ بیت اللہ شریف داخل ہوئے جب باہر تشریف لائے تو میں نے پوچھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی ہے انہوں نے بتایا کہ سامنے کی طرف —— چونکہ حضرت اسامہ بن زید سے دو مختلف روایتیں آئی ہیں لہذا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا جائے گا۔ اور وہ نماز پڑھنے کے بارے میں ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ بیت اللہ شریف کی پوری عمارت قبلہ ہے اور وہاں نماز پڑھنے والا پورے قبلہ کی طرف رخ نہیں کرتا تو اس کا جواب یوں دیا جائے گا کہ بیت اللہ شریف کی عمارت کے باہر نماز پڑھنا سب کے نزدیک جائز ہے حالانکہ وہاں عمارت کے کسی ایک کونے کی طرف رخ کر لیا جائے تو نماز جائز ہو گی اسی طرح عمارت کے اندر بھی ایک کونے کی طرف رخ ہو گیا تو نماز جائز ہو گی۔

جہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لانے کے بعد یہ بات فرمانے کا تعلق ہے کہ یہ قبلہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے اگر تم یہاں امام کے ساتھ نماز پڑھو تو امام کا قبلہ یہ ہے —— اس کا مطلب یہ نہیں کہ عمارت کے اندر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

marfat.com

شرح صحیح مسلم

تصنیف:

علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

اس صدی کی بہترین شرح جس میں عصر حاضر کے جدید مسائل کا محققانہ حل پیش کیا گیا ہے۔

● —— یہ شرح قارئین کو دوسری شرحوں سے بے نیاز کرے گی۔

سُنن نسائی مترجم

۳ جلد

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمہ اللہ

ترجمہ مولینا دوست محمد شاکر و مولینا حافظ محمد عبدالستار قادری

سُنن ابن ماجہ مترجم

۲ جلد

امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ الربعی القزوینی رحمہ اللہ

مترجم: مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری

سُنن ابوداؤد شریف مترجم

۳ جلد

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بجستانی رحمہ اللہ

مترجم: مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

بخاری شریف مترجم

۳ جلدیں

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ الرحمہ

مترجم: مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

جامع ترمذی مترجم مع شمائل ترمذی

۲ جلد

محدث جلیل امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ

مترجم: مولینا علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاروی

○ —— دیگر مطبوعات کی فہرست کے لیے جوابی لفافہ ارسال فرمائیں

فرید بُک سٹال ◎ ۳۸ اُردو بازار ◎ لاہور ۲

فون ۳۱۲۱۷۳ / ۲۲۴۸۹۹

marfat.com

فرید بُک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

فرید بُک سٹال

۳۸۔ اُردو بازار لاہور

E-mail:info@faridbookstall.com

Web Site: www.faridbookstall.com